فوائد و فضائل درود و سلام پر ایک بے مثل مدلل اور جامع کتاب

# تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

تالیف لطیف ۔ تصنیف منیف

عالم شریعت داعی سنت سراج رسول ابو الرضا حضرت مولانا الحاج حافظ محمد عنایت اللہ

"سنی حنفی نقشبندی مجددی نوری"

ناشر

مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ ۲۰ المصطفیٰ رضویہ سٹریٹ گلشن کالونی

عروس البلاد ۔ لاہور ۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو اللہ جل جلالہ — الذی لا الٰہ جل جلالہ — الا ھو جل جلالہ — الرحمن جل جلالہ — الرحیم جل جلالہ — الملک جل جلالہ

القدوس جل جلالہ — السلام جل جلالہ — المؤمن جل جلالہ — المھیمن جل جلالہ — العزیز جل جلالہ — الجبار جل جلالہ

المتکبر جل جلالہ — الخالق جل جلالہ — الباری جل جلالہ — المصور جل جلالہ — الغفار جل جلالہ — القہار جل جلالہ

الوھاب جل جلالہ — الرزاق جل جلالہ — الفتاح جل جلالہ — العلیم جل جلالہ — القابض جل جلالہ — الباسط جل جلالہ

الخافض جل جلالہ — الرافع جل جلالہ — المعز جل جلالہ — المذل جل جلالہ — السمیع جل جلالہ — البصیر جل جلالہ

الحکم جل جلالہ — العدل جل جلالہ — اللطیف جل جلالہ — الخبیر جل جلالہ — الحلیم جل جلالہ — العظیم جل جلالہ

الغفور جل جلالہ — الشکور جل جلالہ — العلی جل جلالہ — الکبیر جل جلالہ — الحفیظ جل جلالہ — المقیت جل جلالہ

الحسیب جل جلالہ — الجلیل جل جلالہ — الکریم جل جلالہ — الرقیب جل جلالہ — المجیب جل جلالہ — الواسع جل جلالہ

الحکیم جل جلالہ — الودود جل جلالہ — المجید جل جلالہ — الباعث جل جلالہ — الشہید جل جلالہ — الحق جل جلالہ

الوکیل جل جلالہ | القوی جل جلالہ | المتین جل جلالہ | الولی جل جلالہ | الحمید جل جلالہ | المحصی جل جلالہ

المبدئ جل جلالہ | المعید جل جلالہ | المحیی جل جلالہ | الممیت جل جلالہ | الحی جل جلالہ | القیوم جل جلالہ

الواجد جل جلالہ | الماجد جل جلالہ | الواحد جل جلالہ | الاحد جل جلالہ

اللہ جل جلالہ

الصمد جل جلالہ | القادر جل جلالہ | المقتدر جل جلالہ | المقدم جل جلالہ

المؤخر جل جلالہ | الاول جل جلالہ | الآخر جل جلالہ | الظاہر جل جلالہ

الباطن جل جلالہ | الوالی جل جلالہ | المتعال جل جلالہ | البر جل جلالہ

التواب جل جلالہ | المنتقم جل جلالہ | العفو جل جلالہ | الرؤف جل جلالہ

مالک الملک جل جلالہ | ذوالجلال والاکرام جل جلالہ | المقسط جل جلالہ | الجامع جل جلالہ | الغنی جل جلالہ | المعطی جل جلالہ

المانع جل جلالہ | الضار جل جلالہ | النافع جل جلالہ | النور جل جلالہ | البدیع جل جلالہ | الباقی جل جلالہ

لا الہ الا اللہ محمد ﷺ رسول اللہ

۷۸۶
۹۲

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

پ ۲۲ سورۃ الاحزاب ۵۶

"رواہ الترمذی"

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُہُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً حدیث مبارک

# تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

## فوائد و فضائل درود پاک

بر سیدِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم

○

تالیفِ لطیف، تصنیفِ منیف

مداحِ رسول حضرت مولانا الحافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی
خطیبِ اعظم جامع مسجد قدسیہ رضویہ ۔ چوک محمود غزنوی روڈ ○ لاہور

ناشر

المکتبہ نقشبندیہ مجددیہ
۶/۱ المصطفیٰ ۴ رضویہ سٹریٹ
گلشن کالونی ○ لاہور

۷۸۶
۹۲

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

پ ۲۲ سورۃ الاحزاب ۵۶

"رواہ الترمذی"

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً حدیث پاک

# تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

## فوائد و فضائل درود پاک

بر سیدِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم

○

تالیفِ لطیف، تصنیفِ منیف

مداحِ رسول حضرت مولانا الحافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی
خطیبِ اعظم جامع مسجد قدریہ رضویہ - چوک محمود غزنوی روڈ ○ لاہور

ناشر

المکتبہ نقشبندیہ مجددیہ
۶/ ۱ مصطفےٰ ۴ رضویہ سٹریٹ
گلفشن کالونی ○ لاہور



کتاب : تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم ط

تصنیف : مداح رسول الحاج مولانا محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی،

باہتمام وسرپرستی : خلیفہ السید محمد افتخار احمد نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ سرہند شریف

سرورق : صوفی خورشید عالم چشتی سدیدی

کتابت : قاضی نثار النبی خوشنویس "عربی - اردو"

درستی اغلاط : محمد احسن محمود انجینئر، حاجی عبدالرزاق، مختار احمد مغل

ترتیب وتزئین : محمد عطاء المصطفیٰ، السید احمد علی نقشبندی مجددی،

اشاعت اول : ۵۰۰ تعداد

صفحات : ۵۷۶

مطبع : نقوش پریس اردو بازار لاہور "پاکستان"

ہدیہ : دو سو روپیہ



## ملنے کا پتہ

۱- مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ - ۶ المصطفیٰ ۴ - رضویہ سٹریٹ - گلشن کالونی - لاہور

۲- جامع مسجد قدریہ رضویہ - چوک محمود غزنوی روڈ - لاہور

۳- آستانہ عالیہ دربار مجددیہ سرہند شریف - ریاست پٹیالہ "انڈیا"

۴- آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوعِ کتاب

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

☆ بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو! اُن پر دُرُود اور خوب سلام بھیجو۔ "پ ۲۲ سورۃُ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

○ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَاْتِيْ بَعْدَكَ مَا حَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا ○

☆ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خبر دیجئے اُن لوگوں کے دُرُود شریف سے جو دُرُود شریف بھیجتے ہیں آپ پر اور جو آپ سے غائب ہیں۔ اور جو آئیں گے آپ کے بعد۔ کیا حال ہے اُن دونوں کا آپ کے نزدیک؟ فرمایا کہ میں خود سُنتا ہُوں دُرُود شریف اپنے اہلِ محبّت کا اور پہچانتا ہُوں اُنکو اور پیش ہوتے ہیں میرے پاس دُرُود شریف غیر محبّت والوں کے فرشتوں کے ذریعہ سے۔

---

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ مَلَاَتْ قَلْبَهٗ مِنَ الْجَلَالِ وَعَيْنَهٗ مِنَ الْجَمَالِ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَيَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ○

یا اللہ
جلّ شانُہٗ

یارسول اللہ
صلی اللہ علیک وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# نذرِ عقیدت

اے شہنشاہِ دو عالم! ہوں آپ پر لاکھوں سلام
ہر دم ہوں درود آپ پر اے بدرُ الدُّجیٰ

اِک نظر کی آرزو میں ہے جہانِ آرزو
اِک نظر بہرِ کرم اُمّتی اِنّی رُوحی فِدا

ہر زماں ہر لحظہ تیرے حُسن کی تکریم میں
قُدسیوں کا وِرد ہے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

واسطہ اُن دُرودوں اور سلاموں کا شہا
بھیجتا ہے تجھ پر جو خود مالکِ ارض و سما

اے شفیعَ المذنبین اے رحمۃٌ للعٰلمین
مَیں خطا کی انتہا ہوں تو عطا کی انتہا

یا محمّد مصطفےٰ! آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک
حق سے جس کو کچھ ملا تیری بدولت ہی ملا

وقتِ آخر اپنے عنایت پہ بھی عنایت ہو
صُورت ہو دل میں تری دُرود ہو لب پہ ترا

علیٰ نبیّنا الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم

محمد عنایت اللہ
۳۶۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فہرست مضامین کتاب مستطاب تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

## صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم

"تمت بالخیر وبہ نستعین"

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ۝ وسلام علی المرسلین ۝ والحمد للہ رب العلمین ۝

پ۲۳ سورۃ الصٰفٰت ۱۸۰ تا ۱۸۲

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# نقشِ جمیل

کیا باغبانِ لم یزلی کا چمن میں ظہور ہے — ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

☆ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے اس فقیر پر یہ انعام فرمایا کہ اللہ وَحْدَہٗ کا ذکر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پہنچانے کی ترغیب دلانے کے لیئے یہ کتاب "تحفۃ الصلوٰۃ" تحریر ہوئی۔ رب کریم نے اپنے کمال فضل وکرم سے توفیق ارزانی عطا فرمائی کر سینہ کو کشادہ فرمایا اور ہر قسم کے اسباب مہیا فرمائے۔ چونکہ میرے لئے درود وسلام سے زیادہ دنیا وما فیہا میں اور کوئی چیز مرغوب ومحبوب نہیں اور اسی کو اپنی کتاب مستطاب کا موضوع بنایا اور یہ تحفہ منجملہ انوارِ دلائل الخیرات کی ہی نوری کرنیں ہیں اور جنہوں نے امتِ مسلمہ میں اللہ سُبْحَانَہٗ کے ذکر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف کو اپنا وظیفہ اور شغلِ حیات بنایا وہ بفضلہٖ تعالیٰ دونوں جہانوں میں فلاح پا گئے اور اللہ ربُّ العزّت کو بھی درود شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ محبوب نہیں جو کہ ذاتِ وَحْدَہٗ وملائکہ نوریہ کا وظیفہ ہے۔ ایک لمحہ یا ایک دن یا ایک سال کے لئے نہیں بلکہ ازل سے ابدالآباد رب کریم معہ ملائکہ رحمتیں بھیج رہا ہے اور اتنی رحمتیں بھیجیں کہ اپنے محبوب "نور" کو مجسّم رحمت بنا دیا۔ تمام کائنات ازل تا ابد اسی دریائے رحمت سے اپنی جھولیاں بھر رہی ہے اور بھرتی رہے گی۔ ۱؎

وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ — غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ
ہر کیے زایشاں بجو امداد از رسول الاعطا — کف ز آب بحر خود یش قطرہ از ابر سخا

۱؎ تمام انبیاء سرکار رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بحر رحمت سے ایک چلّو اور باران کرم سے اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گھونٹ کے طالب ہیں۔ یعنی ہر کسی کے دامن میں خیر سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عطا ہے۔

○ تالیفِ ہٰذا کا مقصود محض امتثال لامرِ اللہ اور محبت لرسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اُمتِ مرحومہ کو درُود شریف کا شوق دلانے کے لئے انبیاء علیہم السلام اور اولیاءِ کاملین کے مبشرات کو بسط کے ساتھ بیان کیا تاکہ اُمتِ مسلمہ کا ہمہ وقت کا مشغلہ حضور رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف بھیجنا ہو۔ اگر ایسا ہُوا تو اس عمل کے ساتھ ساتھ درُود شریف کا تحفہ دربارِ رحمۃ للعلمین میں پیش ہُوا کرے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح مبارک خوش ہوگی اور ربِّ رحیم راضی ہوگا اور یہی مقصود و مطلوب ہے۔ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم (سورۃ البقرۃ) اپنے کمال فضل سے درُود شریف کے انوار و تجلیات سے ہمارے قلوب کو منوّر کرے۔ اُمید کامل ہے کہ اس راہِ عمل سے قبولیت کی ہوائیں بشارتیں لے کر ہم پر آئیں اور وصول الی اللہ کی خوشبوؤں سے ہمیں معطر کریں اور نوازیں۔ "این دعا از من و جملہ احباب آمین باد"

☆ یہ فقیر اپنی بے بضاعتیِ علم اور کم مائیگیِ عمل کو خوب جانتا ہے۔ لیکن باایں ہمہ مدتِ مدیدہ سے بسیار تفحّص اور تحقیق سے مختلف گلستانِ محبت سے مختلف قسم کے رنگین پھول چُن چُن کر میں نے یہ تحفۃ الصلوٰۃ کا گلدستہ سجایا ہے اور اس گلدستہ میں سیّدُ الکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور پروردگانِ نگاہِ نبوت صحابہ کرام کا ادب اور تجلیاتِ رسالت کے نورِ نظر اہلِ بیتِ اطہار کی محبت اور اُن کے فضائل و کمالات کی رنگینی اور خوشبو رچی بسی ہے اور اولیاءِ عظام، علماءِ کرام کے مبشرات سے اس گلدستہ مقدسہ کی ڈالیاں نئی طرز اور نئے انداز سے تراش تراش کر سجائی ہیں کہ اُن کی مہک سے ایمان والوں کے دماغ معطر ہوں اور حُسنِ عقیدت سے ایمان کی رونق نصیب ہو۔ "یرحم اللہ عبدًا قال آمینا"

☆ "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" درُود شریف کے پھولوں کا گلدستہ ہے۔ درُود شریف میرا وظیفۂ حیات اور نعت ہی میرا وثیقۂ نجات ہے۔ یہ پھول میں نے نابدارِ رشحاتِ قلمِ اولیاءِ عظام اور علماءِ کرام کے باغوں سے صاحبُ الحُسن و الجمال اور صاحبُ البہجۃ و الکمال نُصلّی و نُسلّم علیہ کی بارگاہِ رحمت کے لئے چُنے ہیں۔ اس میں فقیر کا اپنی طرف سے کچھ نہیں یہ سب فیضِ اولیاءِ عظام ہے اور اُنھیں کے باغات سے کلیاں توڑ توڑ کر یہ گلدستہ سجایا اور بنایا اس میں طرح طرح کے اسماء، وصفاتِ الٰہیہ اور صفاتِ محمدیہ اور مبدأ فیاض حقیقیہ منبع فیضانِ نبویہ سے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جو میری دعا پر آمین کہے۔

کمالاتِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ اور عجیب چمک دمک اور رنگ و بُو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے، خود بھی منوّر اور مومنین کے قلوب کو بھی منوّر کرنے والے، اِس گلستانِ رسالت کے پودوں، ٹہنیوں اور شاخوں ۔ چمنستانِ نبوّت کے پھولوں اور پھلوں سے اس باغیچہ کائنات کا حقیقی مالک یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ مسرور اور راضی۔ فقیر نے اپنی ہجر کی گھڑیوں اور لمحات میں اپنی محبت کے آنسوؤں سے اس کی آبیاری کی ؎

نبی دے در دی مَیں بن کے مالن بنا کے سہرا چڑھان چلّی آں

گلاب چنبہ زگس کلیاں سجا کے منظوری میں پان چلّی آں

## شجرۂ طیّبہ کا گلِ سرسبد:۔

○ سرزمین ہند میں سمرقند اور بخارا سے بیج لاکر طیبہ و بطحا کی خاکِ پاک کے ایک گملا میں بویا گیا۔ پھر سالہا سال آبِ فیض سے اسکی آبیاری ہوئی اور پھر یہ سلسلہ پھلا پھولا پھیلا تو علوم حکمت و معرفت اور اسرار و انوار کے پھل اس میں لگے تو سرکار امام ربّانی قیومِ زمانی، محبوبِ صمدانی مہبطِ انوارِ رحمانی حضرت مجدّد الفِ ثانی الشیخ احمد نقشبندی قدس سرّہ العزیز جیسا ایک پھول گلستانِ مصطفوی میں کھلا۔ جن کے فیض کی خوشبو چار دانگ عالم میں پھیل گئی اور علم و عرفان کے موتی بکھرے اور کائناتِ عالم میں سُنّتِ مصطفوی کے سیرۃ و صورۃ وہ نقشے نظر آنے لگے جس سے نفوسِ قدسیہ صحابہ کرام کا دور یاد آگیا۔

☆ سرہند جو مدینہ منوّرہ کی ایک کھڑکی ہے۔ ایک دروازہ ہے۔ مدینہ منوّرہ آقا و مولیٰ رسُول کا شہر ہے اور سرہند شریف غلام اور نائبِ رسُول کا شہر۔ اس سارے باغ کی رونق اور خوشبو درود شریف سے ہے یہ خوشبو تے درود شریف امام ربّانی نے رُمائی۔ یہ سب اِسی درود شریف کے فیضان ہیں اور یہ اسی صلوٰۃ و سلام کے انوار ہیں۔ اولیاء نقشبند کا یہ تحفہ درود شریف بہر صورت مقبول و منظور ہے۔ یہ وظیفہ درود شریف تمام وظائف سے افضل اور اخصّ الخاص وظائف سے ہے۔ جس میں حضور ہی حضور ہے۔ غیبوبت نام کی نہیں ؎[1]

خاک شو خاک تا بروید گل      کہ بجز خاک نیست مظہر گل

[1] عشق و محبت کی راہ کی خاک ہو جا تاکہ پھول اُگیں۔ خاک ہی تو مظہرِ گل ہے۔



○ درود شریف "انشراحِ انوارِ سینہ کے حصول کا سبب اور کثیر اسرارِ قلبیہ کے انکشافات کا ذریعہ، خواب و بیداری میں نبی رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت اور یوم المزید کو نتیجۂ شہادت و شفاعت اور یہ مقامِ قطبیت تک پہنچنے کا زینہ۔ ظاہری، باطنی ارزاق جسمی، روحی فیوضات کا خزینہ ہے اور بہت سے فوائد و فضائلِ مخفیہ، معارفِ ربانیہ، حقائقِ رحمانیہ، انوارِ روحانیہ اور علومِ لدنیہ" واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم ورسولہ" کا گنجینہ ہے۔ درود شریف ہر شرِ شیطان اور وسوسۂ خناس سے مامون و محفوظ رکھتا ہے۔ الہام اور وسوسہ میں مابہ الامتیاز درود شریف ہی ہے۔ دشمنوں پر فتح اور کامرانیاں اسی سے ہوتی ہیں۔

☆ مؤلف المفتقر الی اللہ ورسولہ الکریم۔ محمد عنایت اللہ مسلکاً سنی حنفی نسبۃً نقشبندی مجددی اور نسباً خاندانِ مغلیہ کا ادنیٰ فرد جس کے آباء و اجداد شہنشاہ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر علیہم الرحمۃ جو امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کے فیض سے مستفیض اور فقیر بھی آپ سے نسبت رکھنے والا ایک ادنیٰ غلام، استاذ العلماء شیخ الحدیث سیدی ابو البرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ جامعہ حزب الاحناف لاہور سے سند یافتہ ہے۔ یہ انھیں بزرگانِ دین کی نگاہ اور صحبت کا نتیجہ ہے۔ ؎

جمالِ ہمنشین در من اثر کرد ‖ وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

☆ یہ تحفۃ الصلوٰۃ محبتِ رسول کا درس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ خیر، فضائل و کمالات اور معجزات اور فضائلِ درود شریف کے بیان سے ایمان کو تازگی، آنکھوں کو نور اور دل کو سرور ملتا ہے۔ حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استقامت صبر و تحمل سے درود شریف پڑھنے والے کو جب مقامِ محبوبیت سے حضوری نصیب ہوتی ہے تو قلب کو ایمانی طراوت اور تازگی، فؤاد کو اذعان، روح کو راحت اور صدر کو انشراح نصیب ہوتا ہے۔

○ خاک ہو جا ـــــ خاک! کس در کی؟ " خوش آں سرے کہ بر آں آستاں خاک شود ؎

محمد عربی کا برُوئے ارض و سماست صلی اللہ علیہ وسلم ‖ کسے کہ خاکِ درش نیست تاج بر سرِ اوست

محمد عربی کا برُوئے ہر دو سرا است صلی اللہ علیہ وسلم ‖ کسے کہ خاکِ درش نیست خاک بر سرِ اوست

☆ اللہ اکبر کیا شان ہے۔ ہمارے پیارے رسول اور اللہ سبحانہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ

؎ پہلا مصرعہ۔ بگفتا من گلے ناچیز بودم ‖ ولیک مدتے با گل نشستم " سعدی شیرازی"



علیہ وآلہٖ وسلّم کی۔ یہ خاکی، درِپاک کی خاک سر پر رکھ کر عرش کناں ہے۔ ؎

من آں خاکم کہ ابرِ نو بہاری ۔۔۔ کُند از لُطف برمن قطرہ باری
اگر بروید از تن صد جانم ۔۔۔ چو سوسن شُکر لُطفش کے توانم

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ (سورۃ الاعراف ۴۳)

○ یہ عزیز و جلیل تحفہ بوسیلہ امام ربّانی سرکار مجدد الف ثانی نوّر اللّٰہ مرقدہٗ، بحضور رحمۃ للعٰلمین، شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش کرتا ہوں۔ ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

## گذارش احوالِ واقعی :-

من ہیچم و کم از ہیچ ہم بسیارے ۔۔۔ از ہیچ و کم از ہیچ نیاید کارے[1]
ہر چہ کہ از اسرارِ حقیقت گویم ۔۔۔ دانم بہ بود بہرہ بجز گفتارے

☆ اربابِ علم و عرفان اور اصحابِ ذوق و وجدان کے قلوب اور ارواح، درودِ شریف سے منوّر ہوں۔ یہ تحفہ بفضلہٖ تعالیٰ اس فقیر نے اپنی کم علمی کے باوجود بسیار کوشش منتخب الفاظ اور صحیح روایات سے احاطۂ تحریر کیا ہے اور بلیغ اشارات سے نشان دہی کی ہے لہٰذا مجھے بھی اپنے اوقاتِ مخصوصہ میں دُعائے خیر سے یاد رکھیں۔

☆ مستفیضانِ تحفہ سے اُمید ہے کہ فقیر کی لغزشات، حوالہ کی کمی بیشی سے درگذر کرتے ہوئے اصلاح کے لیے لکھیں۔ اس کے لکھنے کی محض نیت اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی رضا، اور حضور فخرِ عرب نازِ عجم، نورِ مجسّم، شفیع معظّم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور قیامت کے روز شفاعت اور مغفرت ہے اور اس میں توحید و رسالت اتباع، تعظیم و محبت ادب کو بھی بطور

---

[1] میں ہیچ ہوں بلکہ ہیچ سے بھی کمتر۔ ایسے ہیچ اور کمتر از ہیچ سے بھلا کیا ہو سکتا ہے۔ یہ جو اسرار و حقیقت کے مسائل بیان ہوئے ہیں تو صرف اُن کا ناقل ہوں اور ترجمان، اس سے زائد کچھ نہیں۔ میرے لیے یہی نسبت کافی و افی شافی ہے کہ جو فقیر تعالیٰ میرے قلم کا قبلہ توجہ کا کعبہ ذکر شہِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم "درود شریف" بنا۔

اے درت کعبۂ اربابِ نجات ۔۔۔ قبلتی و جہک فی کل صلاۃ

موضوع بیان کیا کہ شریعتِ مطہرہ پر عمل سے ہی درود شریف کے صحیح طور پر انوار حاصل ہوں گے کیونکہ عمل کے بغیر درود شریف کے فوائد کا حصول کما حقہٗ ناممکن ہے۔ سنّتِ مصطفوٰیہ علیٰ صاحبہا الثناء والتحیۃ کی تبلیغ و ترویج اور اس پر عمل سے ہی تکمیل درجات ہوگی فضائل و کمالات اور معجزاتِ انبیاء علیہم السلام اور واقعاتِ اولیاءِ عظام و علماءِ کرام کے بیان سے شوق و ذوق اور محبت کو بڑھانا مقصود ہے۔ بندہ نے وہ ہی بیان کئے جو درود شریف سے متعلق تھے۔ تاکہ درود شریف پڑھنے کا ذوق و شوق جنوں کی حد تک پہنچے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

خدا در انتظارِ حمد مانیست ‏ محمدؐ چشم براہِ ثنا نیست ‏ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم

خدا مدح آفرین مصطفٰے بس ‏ محمدؐ حامدِ حمدِ خدا بس ‏ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم

مناجاتے اگر باید بیان کرد ‏ بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد

محمدؐ از تو مے خواہم خدا را ‏ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی از تو عشق مصطفٰے را ‏ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم

☆ فقیر نے تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار کی تالیف میں جن جن کتب سے خوشہ چینی کی اور استفادہ کیا۔ ربّ کریم ان مصنفین و مولفین کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنے خاص فضل سے نوازے میرا حشر و نشر ان کی غلامی میں فرمائے اور جب بارگاہِ کریمی میں روزِ قیامت حاضری ہو تو۔ ‏ روزِ قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ را

من نیز حاضر شوم تحفۃُ الصّلوٰۃ در بغل

☆ ربّ کریم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شہادت اور شفاعت سے نوازے اور میری اس کاوش کو اپنے کمال فضل و کرم سے شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور زندگی کے سیّئات کا کفّارہ بنائے۔ اور طالبِ دعا کو اپنی طلب، محبت اور چاہت میں رکھے۔

غرض نقشیست کزما یاد ماند ‏ کہ ہستی را نمے بینم بقائے

مگر صاحبدلے روزے برحمت ‏ کند درکار این مسکین دعائے

تبصرہ بر مسئلہ:۔ کلمہ مبارکہ "عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم" بالتحقیق بلا اختلاف جائز و مستحسن ہے۔

المعترض کالاعمٰی؛ اعتراض، اعراض اور انکار قلبی امراض "اعمیت" سے ہے۔ زمانہ نبوت کے انوار کا

حصول درود شریف باسم اللہ و باسم محمد عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم اور لفظ صلوٰۃ وسلام سے ہے۔ نہ کہ درود پاک بلفظ بارز و مستتر۔ اس کلمہ مبارکہ "عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم" بغیر واو میں ایک لطیف و نفیس نکتہ مضمر ہے مانند کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط، صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بھی واو عاطفہ نہیں جو بعد اور بیگانگت کی علامت ہے۔ کلمہ طیبہ اسماء ذاتیہ اور یہ کلمہ مبارکہ اسماء صفاتیہ پر مشتمل ہے۔ ثابت ہوا کہ نام خدا، اسم مصطفےٰ سے اور ذات خدا، ذات مصطفےٰ سے جدا نہیں۔ باللہ التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق وھو الرفیق ط ؎

سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی — آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی

چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر — اے قریشی لقبی و ہاشمی و مطلبی

**گلدستۂ صلوٰۃ وسلام**:۔ ذِکْرُ اللِّسَانِ لَقْلَقَةٌ وَّذِکْرُ الْقَلْبِ وَسْوَسَةٌ وَّذِکْرُ الرُّوْحِ دَلْحَةٌ ط یہ لذت روحی ہے۔ نہ حظ نفسی۔ ذکر روحی سربستہ راز اور یہ کیفیات قلبی نہفتہ اسرار ہیں جن کا افشاء عند العرفاء والغرباء جائز نہیں۔ فقیر[عہ] کے اس نسخہ کا استعمال اور درود شریف سے اشتغال اتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ جن کے انوار کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ فافہم ط[عہ۲]

فَفِیْ کُلِّ لَفْظٍ مِّنْهُ رَوْضٌ مِّنَ الْمُنٰی — وَفِیْ کُلِّ سَطْرٍ مِّنْهُ عِقْدٌ مِّنَ اللَّاٰلِیْ[عہ۳]

☆ شہنشاہ اقلیم وجود، جلوہ گر مقام محمود صلی اللہ علیہ وسلم روز فتح مکہ معظمہ کعبۃ اللہ میں داخل ہوئے تو یہ آیت کریمہ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا ۝ (سورۂ بنی اسرائیل) پڑھ کر اپنی چھڑی سے بتوں کی طرف اشارہ کیا۔ تو وہ گر کر پاش پاش ہو گئے۔ یوں بیت اللہ ۳۶۰ بتوں سے پاک ہو گیا۔

**قلب و روح کا وضو**:۔ آیت کریمہ شریفہ عظیمہ مانند کلمہ طیبہ تزکیۂ قلب و تصفیۂ باطن کے لئے اکسیر ہے۔ وہ یوں کہ جَآءَ الْحَقُّ کہتے ہوئے قلب پر ضرب لگائے اور زَهَقَ الْبَاطِلُ کی ضرب

---

عہ خواب میں ایک بزرگ سفید ریش، ملیح رنگ، دراز زلف اور وجیہ چہرہ سے کہہ رہا ہوں۔ کہ حقیر کا یہ تحفہ؟ فی الفور فرمایا حقیر نہیں فقیر اور یہ تحفہ عزیزہ وجلیلہ ہے۔ اس بشارت نے مجھے قلبی تقویت دی اور اس تحفہ کی تسوید اور تبییض کی ترتیب و تکمیل میں مدد ملی۔ اور مجدہٗ تعالیٰ تالیف اور تصنیف میں توفیق ارزانی پائی۔

عہ۲ جس مقام کے بیان میں انسانی عقل عاجز ہو اور الفاظ کی رسائی وہاں تک نہ ہو مصنفین فافہم سے اشارہ کرتے ہیں۔

عہ۳ اس تحفہ کے ہر ہر لفظ میں محبت کا باغیچہ کھلا ہے اور اس کی ہر ہر سطر چمکدار موتیوں کے ہار پروئے ہوئے ہے۔

سے باطل کو باہر جانب پُشت پھینکے۔ کلمہ طیبہ میں نفی اثبات سے پہلے ہے۔ اور اس کلمہ مُبارکہ میں اثبات نفی سے پہلے۔ جبکہ ماحاصل دونوں کا ایک ہے۔ مومن کے دل کی سُوئی قبلہ نُما کی یکسُوئی کی طرح اللہ سُبحانہٗ کی طرف رہتی ہے۔ سالک کو چاہیئے کہ شبِ تاریک میں دل کو کعبۂ حقیقی تصور کرے "جو تمام عباداتِ شرعیّہ، صُوریّہ و معنویّہ کا قبلہ ہے"۔ اس کعبۂ حقیقی کے گردا گرد ہوا، ہوس اور نفس کے ہزار ہا بُت ہیں۔ ان کو ان کلماتِ قرآنیہ کے تبر اور سنانِ لسانیہ کی ضرب سے پاک کرے۔ درُود شریف [1] کے جامِ اُلفت سے سرشار ہو کر صاحبِ درُود شریف ﷺ کو اپنے اندر بسالے۔

پیندار اینکہ مہرت از دلِ عاشق رود ہرگز ٭ چو میرد مُبتلا میرد، چو خیزد مُبتلا خیزد
چو بعد از مرگ من بینی گیہ بر گورِ من رُستہ ٭ نوشتہ نامِ آنجاناں بر ہر برگ گیاہ خیزد

**دُعائے تحفۃ الصلوٰۃ**: البلد المعظم شارع اُمّ القُریٰ میں تحفۃ الصلوٰۃ کی اغلاط کی درستی کی۔ اور المدینۃ المنورہ شارع طیبہ میں مسائل پر نظرِ ثانی کی گئی۔ نیز اضعف العبید نے مورخہ ۹ شوال المعظم ۱۴۱۳ھ بروز بُدھ بعد نمازِ عشاء مع مسودہ طوافِ خانہ کعبہ کے بعد مقامِ [2] ابراہیم علیہ السلام پر دُعا اور المدینۃ المنورہ بابِ جبرائیل علیہ السلام پر بوقتِ سحر عرض کی۔

"اے ربِّ مُحمّد! عزّوجل، صلی اللہ علیہ وسلم اس تحفہ کو مقبول معرُوف اور مشہُور فرما"۔

☆ **شرفِ حجِ بیت اللہ شریف**: اللہ جلّ مجدہُ الکریم نے اپنے کمال فضل و کرم سے اِس سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ مند فرمایا اور پھر بار بار المدینۃ المنورہ "رنگ گلشنِ نبوت اور بُوئے چمنِ فتوت"

---

[1] درُود شریف آبِ کوثر، آبِ حیات اور جامِ جم سے بڑھ کر ہے۔ آبِ کوثر قیامت کی گرمی کو بُجھاتا ہے اور آبِ حیات زندگی بڑھاتا ہے۔ درُود شریف وہ جامِ محبت ہے جو ہجرِ محبُوب کی تشنگی بُجھاتا ہے اور خوفِ مرگ سے بے نیاز کرکے برزخی اُخروی دائمی زندگی عطا کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا شَرَابًا ھَنِیئًا مَرِیئًا لَا نَظْمَاءُ بَعْدَہٗ اَبَدًا ۔ مؤلف

دل میرا خوفِ مرگ سے مُطلق ہے بے نیاز ٭ میں جانتا ہُوں موت ہے سُنّت حضُور کی ﷺ
چُھپا ہے اپنی آنکھوں کو رکھ رکھ کے آئینہ ٭ جب بھی ہوتی ہے مجھ کو زیارت حضُور کی ﷺ

[2] یہ جنتی پتھر جس حرم میں در کعبۃ اللہ کے سامنے ایک عالیشان قبّہ میں محفوظ ہے اُس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں۔ زائر زیارت سے درُود شریف پڑھتے اور نوافل ادا کرتے ہیں۔ یہ مقامِ قبولیتِ دُعا ہے۔ مؤلف

کی بہاروں اور فضاؤں کو دیکھا جن کی یادوں سے دِل منوّر اور دماغ معطّر ہو گیا ؎

کیوں کر نہ ہو وِردِ وہ اُسکی زُبان پہ جاری — رہتا ہو شب و روز جسے روضۂ محبوبِ خدا یاد

بہزاد گرچہ کئی بار نوازا گیا ہوں لیکن — دیکھئے اب کب کرتے ہیں شہِ دوسرا یاد

☆ **شرفِ حاضری سرہند شریف**: ۱۴۰۹ ہجری المقدسہ کو عرس شریف کی حاضری نصیب ہوئی۔ سجّادہ نشین آستان عرش نشان الخلیفۃ السید محمد افتخار احمد نقشبندی مجددی مدّ اللہ ظلّہ العالی مَدَ الدَّائم والتَّدانی نے مسوّدہ " تحفۃ الصلوٰۃ کو بارگاہ مجددیت میں پیش کرکے خصوصی دُعا کی۔ میں اپنے پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھ جیسے اضعف العبید کو درود شریف پر کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میری زندگی بھر کی کمائی یہ درود شریف ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک ط

**تقسیم ابوابِ تحفہ**: تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار کے ابواب کی تقسیم آٹھ بہشتوں کی تعداد کے مطابق اور رَوضۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ کی نسبت سے رکھی گئی ہے۔ "اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا" بروایتِ صحیحہ "اَبُوْبَکْرٍ بُنْیَانُھَا وَعُمَرُ سَقْفُھَا وَعُثْمَانُ جِدَارُھَا" (حدیث پاک) کے شگفتہ صفات کے تازہ ترپھولوں کے ظہورات پر مشتمل ہے اور ہر روضہ کے باب میں طرح طرح کے رنگین خوشنما خوشبودار اور سدا بہار مہکتے پھول ہیں "ہر گلے را رنگ و بُوئے دیگر است"

☆ روضۃ الاوّل: موضوعِ کتاب آیتِ کریمہ درود شریف کا مفہوم اور اُس کی تشریح ط

☆ روضۃ الثانیۃ: چالیس احادیث مُبارکہ مشہورہ صحیحہ درود شریف اور اُن کی تشریح

☆ روضۃ الثالثۃ: تقبیلِ اسم پاک اور تعظیم و توقیر پہ ۱۱ – ۱۱ واقعاتِ مشہورہ ط

☆ روضۃ الرّابعۃ: ظہورِ قدسی علیہ الف صلوٰۃ و الف سلام کے ارہاصات طیبات ط

☆ روضۃ الخامسۃ: فوائد الصلوٰۃ والسلام "ننانوے" ۹۹ عدد بمطابق اسماء الحسنیٰ ط

☆ روضۃ السادسۃ: حاضری حرم رسالت اور کیفیۃ الصلوٰۃ والسلام پہ ۱۱ واقعات ط

☆ روضۃ السابعۃ: فضائلِ درود وسلام ۔ دن ماہ سال کے آئینہ میں ط

☆ روضۃ الثامنۃ: چالیس مستند، مشہور اور مقبول درود شریف اور اُن کے فضائل ط

ہشت ابواب کتاب ہشت روضۂ بہشت

فَادْخُلُوْا مِنْ اَیِّ بَابٍ شِئْتُمْ لے نکو سرشت

ـــ جنتُ الفردوس، جنتُ النعیم، جنتُ العلیٰ، جنتُ الماویٰ، جنتِ عدن، خلدِ دوام، دارُ الخلد، دارُ السلام ط





## دُعائے خیر:

دلائل الخیرات مؤلفہ السید محمد بن سلیمان الجزولی شاذلی قدس سرہ العلی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِیْ دِیْنِنَا وَدُنْیَانَا وَالْاٰخِرَۃِ ط
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنَا اِلَیْکَ ط
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْمَکَّۃِ الْمُعَظَّمَۃِ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ ط
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مَوْتًا فِیْ حُبِّ حَبِیْبِکَ ط
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَالرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ط
اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی طَہِّرْ
قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاھَدَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ
وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَآئِکَ وَلِقَآءِ حَبِیْبِکَ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

☆ ابو الرضا مولانا حافظ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہ
"سُنی حنفی نقشبندی مجددی نوری"

خطیب جامع مسجد قدسیہ رضویہ چوک محمود غزنوی روڈ۔ لاہور شہر

☆ رہائش گاہ:۔ مسجد نقشبندیہ مجددیہ "
۶۔ المصطفیٰ ۴۔ رضویہ سٹریٹ گلشن کالونی
عروس البلاد۔ لاہور "پاکستان"

بروز ایمان افروز دو شنبہ ۱۲ ربیع النور شریف ۱۴۰۹ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام و تحیۃ ط
مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء

دستخط، حافظ محمد عنایت اللہ عفی عنہ

# تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا اَوَّلًا وَّاٰخِرًا　وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۝ سلہ پ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ ۱۱۔

از خلیفہ السید افتخار احمد دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ مجددیہ مدینۃ الاولیاء سرہند شریف انڈیا

**تعارف مصنف:** اسمِ گرامی محمد عنایت اللہ وطن مالوف جوکالیاں ضلع گجرات "پاکستان" تاریخ پیدائش ربیع الاول ۱۳۵۰ھ "۱۹۲۹-۶-۷" آباء مغل، نسبۃً نقشبندی مجددی۔ مسلکاً سنی حنفی المذہب مستند عالم دین دارالعلوم محمدیہ رضویہ نوریہ بھکھی سے درسِ نظامی کی ابتداء کی۔ حافظ القرآن، احادیث صحاح ستہ کے اعلیٰ سند یافتہ اور ایک عظیم الشان جامع مسجد قدسیہ چوک محمود غزنوی روڈ لاہور کے خطیب اعظم۔ دینی و ملی خدمات میں منہمک ہیں۔ طریقت میں سراج السالکین شمس العارفین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قدسنا اللہ روحہ وافاض علینا فتوحہ۔ ولی کامل مرشد اکمل کے نگاہ خاص سے فیض یافتہ فنافی الشیخ مرید اور غلام ہیں۔ "یہ بطور تحدیث نعمت، بیان کیا گیا۔ مرتب"

**گلدستہ درود شریف:** افضل البلاد فی الہند سرہند شریف کے عرس مبارک ۲۷ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۹-۹-۲۹ ہجریہ قدسیہ پر مولانا موصوف نے مسودہ "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" فقیر کو دعا کے لئے پیش کیا۔ جو نہایت ہی خوشخط تحقیق و تدقیق سے قلمبند کیا ہوا تھا۔ بالاستیعاب پڑھا۔ جس کا ہر لفظ خوشبوئے محبت سے معطر، اور ہر سطر چمکدار موتی کی لڑیاں پایا۔ مقصدِ تحریر نہایت اعلیٰ و ارفع رضاء الٰہ و قربِ مصطفےٰ "عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" اولیائے کرام کے گلستان "تصنیفات" سے نوری الفاظ چن چن کر یہ گلدستہ سجایا اور بنایا ہوا۔ جو فوائد الصلوٰۃ اور فضائل السلام سے مزین۔ آداب محبت کا مرقع اور ذکرِ رسول درود شریف سے مرصع ہے۔ جس سے قلب منور اور روح مسرور ہوا۔ لطیف ترین مقامات درود شریف قرب وفا و رضا "کو حکمِ خداوندی اَلرَّحْمٰنُ فَاسْئَلْ بِہٖ خَبِیْرًا ۝ رحمان کی بات اس سے پوچھو جس کو خبر ہے
سورۃ الفرقان ۵۹

سلہ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ "درود خوانی" نعت خوانی بہترین اظہارِ شکر ہے۔ حضور خیر الوریٰ شہ ہدیٰ نجم الہدیٰ، صدر العلیٰ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کے فضائل عیاں اور بیان کرنا تحدیث نعمت ہے۔ ۱۲ منہ

فقرہ فقرہ گل بداماں، جملہ جملہ گل بجیب　خوشبو کے بادِ بہاری، درود سراپا نو بہار

جس سے مصنف کی درودشریف سے وابستگی اور سیدالجامعین آل اللّٰہ تعالیٰ سے نسبت کی پختگی کی بین دلیل ہے۔ ماشاءاللہ نورانی پیشانی، وجیہہ چہرہ، سفید ریش، سنتِ مطہرہ کی مجسمہ تصویر، خوش اطوار، خوش اخلاق، خوش لباس۔ اس تحفۃ الصلوٰۃ کے ادب کا اہتمام یہ کہ چار سال کے عرصہ میں شب روز کی عرق ریزی کے باوجود ہمہ وقت باوضو۔ باحوالہ تحریر کیا۔ فقیر نے بارگاہِ مجددِ پاک میں بیٹھ کر فاتحہ خوانی کے بعد دعائے قبولیت کی اور اشاعت کی اجازت دی۔ بطریقہ عالیہ اویسیہ عرس مبارک پر وعظ وغیرہ نہیں ہوتا سکوت ہی سکوت جنت بریں جامع مسجد مجددیہ سرہند شریف میں قرآن خوانی اور مزارِ مقدس پر مراقبہ اور دعائیں۔ جبکہ مولانا موصوف کو عرس مبارک پر خطبہ جمعۃ المبارک میں وعظ کا حکم ہوا۔ غالباً یہ میری زندگی میں پہلا انتخاب تھا۔ جو نگاہِ مجددیت میں قبولیت کی علامت تھی۔

**اتباعِ سنت**:۔ کھوکھرا کا مجمع عظیم۔ علماءِ کرام اولیاءِ عظام قافلہ در قافلہ ماوراء النہر تا ماوراء الہند غزنی کابل قندھار سمرقند بخارا کاشغر کشمیر ممالک ایشیا ہند تا سندھ پاکستان کے مشہور مشہور مقامات کے گدی نشین۔ مجددِ اعظم کی درگاہ کے پروردہ دوزانو، باادب حاضر تھے۔ موصوف نے فرمایا۔ مومن کو اللہ تعالیٰ سے شدید محبت ہے۔ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ^سورۃ البقرہ ۱۶۵^ شدید محبت کو عشق کہتے ہیں محبت جمال ہے اور عشق جلال محبت چاند ہے اور عشق سورج۔ "اَلْعِشْقُ نَارٌ تُحْرِقُ مَاسِوَاءِ الْمَحْبُوْبِ" عشق قلب سے ماسواء کو جلا کر پاک کر دیتا ہے مومن کو چاہیے کہ اپنے آپ کو عشق کی بھٹی میں تپا کر اسوۂ رسول کے سانچے میں ڈھال لے تو فَاتَّبِعُوْنِیْ کی تفسیر اور عشق الٰہی کو درود پاک کے نور سے مستنیر کرلے تو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ محبوب بن گیا ؎

مغز قرآن، روح ایمان، جانِ دین ﴿ہست حبِ رحمۃٌ للعلمین

☆ یہ خانقاہ عالیہ اہلِ عشق کا مرکز ہے اور یہاں نگاہ عشق سے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں۔ ؎

بیا اے عشق آتش زن دل افسردۂ مارا ﴿ بنور خود منور کن تن پژمردۂ مارا

مولانا موصوف کی تقریر پر تاثیر سے زائرین پر ایک عجیب کیف اور سرور طاری تھا۔ جَزَاہُ اللّٰہُ عَنَّا خَیْرَ الْجَزَاءِ۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر نے دورۂ پاکستان میں آپ کے ہاں جمعۃ المبارک پڑھا اور مداحِ رسول

---

۱۔ از شکوہ بوریا لرزد سریر شہنشاہان مغلیہ۔ اس خانقاہ کی خاک نشینی کو تاج پوشی سے بڑھ کر جانتے۔ جہانگیر لرزہ براندام اور شاہجہان ننگے پاؤں حاضر ہوتا۔ یہاں کی بوریہ نشینی کو تخت نشینی پر ترجیح دیتے۔ "باسوختگان عشق شاید کہ توہم سوختی۔" "تحفۃ الصلوٰۃ یکے از قطرہ سحاب فیضے است از بحر معرفت مجدد الف ثانی قدس سرہ الربانی در کام روح مؤلف چکیدہ۔"

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا لقب دیا اور آپ کی دعوت پر آستانہ نقشبندیہ مجددیہ میں نسبت مجددیہ میں بیعت کی اجازت دی اور خرقہ تبرک دیا۔ موصوف نے اپنے مکان کو متبرک سمجھ کر جامع مسجد نقشبندیہ مجددیہ کے لیے وقف کر دیا جس کا فقیر نے سنگِ بنیاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجدد اعظم نبیرہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے فیض کا یہ چشمہ تا قیامِ قیامت جاری و ساری رہے۔ مصنف موصوف قابلِ صد ستائش ہے جس کا موضوعِ سخن درود شریف ہے۔ "یہ تحفۃ الصلوٰۃ ایک عظیم نعمت ہے اور محبتِ محبوب کا دعوت نامہ"

"یہ عنایات بعنایت شہنشاہ نقشبند چارہ ہر مستمند قدسنا اللہ بسرہٖ الاقدس کی نسبت سے ہیں۔"

عزیزے نقشہا زد از تحفہ بر صفحۂ عالم ۔۔۔ ہر آں نقشے کہ زد از فیضِ شاہِ نقشبنداں را

> علماءِ سرہند نے تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار کو دورِ حاضرہ کی بہترین کتاب قرار دیا جو فضائل الصلوٰۃ و فوائد السلام پر ایک بے مثل مدلل، تحقیقی اور جامع مانع کتاب ہے

**اہلسنت و جماعت**: درود شریف اسمِ اعظم ہے اور درود شریف اہلِ سنت و جماعت کا وظیفہ قطب غوث اولیاء سب اہلسنت سے ہوتے ہیں۔ منکرین درود شریف سے کوئی ولی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ معراج کا تحفہ نماز ہے اور نماز کا جزوِ اعظم درود شریف۔ محبوب کا محبت سے ذکر کرنے والا بھی محبوب ہوتا ہے۔ مولانا موصوف بھی ان محبوب بندوں سے ہیں۔

**وظیفہ درود شریف**: ایک بار مجھے بتایا کہ درود شریف کا وظیفہ پڑھنے کی اجازت مجھے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عطا ہوئی ہے۔ اور مجھے دین و دنیا میں جو کچھ ملا۔ اسی درود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ "مدینہ شریف درود شریف کا گھر ہے" دلائل الخیرات کی اجازت اور سند ہمیں سے رحمت ہوئی۔ پاکستان میں کئی احباب اہلسنت باجازت یہ وظیفہ روزانہ پڑھ رہے ہیں۔

**نعمت اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم**: دنیا کی ہر نعمت "ربِ جلیل" زحمت بن سکتی ہے مثلاً پانی۔ زبدۃ الحکماء کا قول ہے۔ اَوَّلُهٗ شِفَاءٌ وَّ وَسَطُهٗ دَوَاءٌ وَّ اٰخِرُهٗ دَاءٌ کھانے سے پہلے پانی پینا شفاء، درمیان میں دوا۔ آخر میں "داء" بیماری ہے۔ لیکن درود شریف ایک ایسی نعمت رحمت جو کسی صورت زحمت نہیں بنتی۔ درود شریف رحمت ہی رحمت ہے۔ درود شریف پر ہمیشگی کرنے والا معروف مشہور، مقبول، منظور محفوظ اور محبوب بن جاتا ہے۔ تارک۔ مہجور، مقہور۔

؎ یہ انعامات و الطاف مولائی مرشدی غوث العصر مجدد وقت سرکار کیلانی نائب شیر ربانی ابن فیض مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے ہیں۔



اور منکر مردود، مطرود، مکفور اور مغضوب ہے۔ اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ ۔ مجاز حقیقت کا زینہ ہے یہ وظیفہ لطیفہ درود شریف عُرْوَۃُ الْوُثْقٰی ہے۔ جس سے سالک بالاستقامت بلاخوف وخطر مقصودِ اعلیٰ اور معبودِ حقیقی تک پہنچ جاتا ہے۔ وَھُوَ الْمُرَادُ ۔

نغمہ کجا و من کجا سازِ سخن بہانہ ایست  سوئے قطار مے کشم ناقۂ بے زمام را

یہ تحفہ جلال وجمال کا حسین امتزاج ہے۔ اپنوں کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک اور غیروں پر چمکتی تلوار ذوالفقار حیدری ہے اور پاکیزہ قلم کی تحریر عزت وعظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ڈھال ہے[1]

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَتِیْ وَعِرْضِیْ  لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءٌ

یہ تحفۃ الصلوٰۃ مومن کے لیے جام عرفان اور عاشق زار کے لیے زیارت کی دستاویز ہے۔

سلطان آں فقیرے کجکلاہے  رسید از سینۂ او سوز آہے

دلش نالد! چرا نالد؟ ندانند  نگاہے یا رسول اللہ نگاہے

کتابت :- نہایت ہی نفیس آفسٹ، خوشخطی کا اعلیٰ نمونہ پیپر عمدہ، مسطر نہایت دیدہ زیب خطِ نسخ وخطِ نستعلیق کا عظیم شاہکار۔ خوشنویس قاضی نثار النبی سلمہ ربہ العلی، اللہ تعالیٰ جزا وخیر دے، نہایت ہی جانفشانی سے کتابت کی۔ کتاب ہذا کی آرائش وزیبائش قابلِ دید، اوّل آخر صفحہ پر اسکا دلکش تحفہ کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ میں مصنف موصوف کو اس "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" کی تصنیف پر مبارک دیتا ہوں اور اس عظیم شاہکار مجموعہ پر مسنون کلمات طیبات سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں اور دامے درمے قلمے سخنے اور قدمے معاونین حضرات اور قارئین کرام کو ہدیۂ سلام مسنون پیش کرتا ہوں "فقط والسلام مع الاکرام"۔

وَلَوْ اَنَّ فِیْ کُلِّ مَنْبِتِ شَعْرِیْ  لِسَانًا یُّثْبِتُ الشُّکْرَ کُنْتُ مُقْتَصِرًا[2]

دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ سورۃ یونس ۱۰

"صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ"

[1] میرے والدین اور میری عزت سرورِ سروراں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے لیے ڈھال ہے۔

[2] اور اگر میرا رونگٹا رونگٹا بھی زبان بن جائے تو تب بھی تیرا شکر کرنے سے عاجز اور قاصر رہوں گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

# انتساب

☆ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمْ ط

تحفۃُ الصّلوٰۃِ الی النّبیِّ المختار کو حضور مونسِ دل شکستگاں، راحتِ قلوبِ عاشقاں، راہبرِ راہِ سالکاں، سیّدُ المرسلین، شفیعُ المذنبین، خاتمُ النّبیین، رحمۃٌ للعٰلمین سیّدُ الانبیآء، نبیُّ الانبیآء، امامُ الانبیآء علیہِ افضلُ التحیّۃِ واطیبُ الثناء کی بارگاہِ محبوبیت میں بوسیلۂ جلیلہ الشیخین الکریمین سیّدنا ابوبکر الصّدیقِ اکبر، سیّدنا عمر الفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منسوب کرتا ہوں اور شرفِ قبولیت اور بشارت کی اُمید رکھتا ہوں ے

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فَاِنَّہٗ     یُبْدِیْ بِہِ الذِّکْرُ الْجَمِیْلُ وَیَخْتِمُ

۳۶۵۴  محمد عنایت اللہ

ے یہ عدد کتاب ہذا میں درود شریف کی مقدار اور بشارت کے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حمدِ باری تعالیٰ

کہاں طاقت زباں میں جو کرے حمد و ثنا تیری
کہ خلاقِ دو عالم ذات ہے ربُّ العُلیٰ تیری

چمن کے غنچہ و گل، سبز برگ و ثمر تیرے
چمن تیرا چمن کی پُر فضا تیری صبا تیری

تیری رحمت بچائے گی گنہگارانِ اُمت کو
درِ دوزخ سے واپس لائے گی شانِ عطا تیری

یہ میری بدنصیبی ہے کہ تجھ کو بھول بیٹھا ہوں
ثنا کرتے ہیں جب سب انبیاء اولیاء تیری

یہ تیرے پیغمبر کا مُدّعا کہ تو پوجا گیا ورنہ
پرستش کون کرتا تھا جہاں میں اے خدا تیری

بروزِ حشر یہ راز مجھ پر منکشف ہوگا
زیادہ ہیں گناہ میرے کہ رحمت بے سوا تیری

فضائے دہر میں ہر آن، رہتی تیرگی غالب
چمکتا شمس کس صورت نہ ملتی جو ضیاء تیری

# نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کیا کرے عاجز بشر توصیفِ شانِ مصطفےٰ
جب کہ ہے خلاقِ عالم مدح خوانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بھیجتا ہے خود خلاقِ عالم بھی درود
کرتا ہے قرآں عیاں عز و شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہاں یہ ہیں وہ رسول ملائک بھی پڑھتے ہیں درود
اللہ اللہ یہ مقامِ عز و شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں اولیائی تحت قبائی واقفِ اسرارِ صلوٰۃ یہ آوا
ہاں یہی ہیں دلق پوش خادمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مل گئی جلوہ جلد سے ہر سائل کو منہ مانگی مراد
مرکزِ جود و عطا ہے آستانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جن کو چاہیں دیں جب چاہیں نوازیں مختار ہیں
اللہ مُعطی و انا قاسم ہے فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وہ شفاعت جب کریں گے ہوگی ہم سب کی نجات
حشر کے دن دیکھنا فیضِ زبانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حشر کے دن حق جنہیں اپنا دکھائے گا جمال
وہ یہی دل سوختہ ہیں درود خوانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

درحقیقت شمس درود ہے رازِ خدا رازِ رسول
ہے کہاں روح الامین بھی راز دانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حاجی شمس الحق علیہ الرحمۃ

روضۃ الاوّل     باب ۱

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِلْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَرَسُوْلِنَا وَحَبِیْبِنَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ النُّجَبَاءِ الْبَرَرَۃِ التُّقٰی ۝ **اَمَّا بَعْدُ** :-

فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُخْبِرًا وَّاٰمِرًا ط

**قرآنِ پاک** : پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۵۶

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ عل

بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے دُرود شریف بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو تم بھی آپ پر دُرُود اور خوب سلام بھیجو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْھِمْ

**شانِ نزول** : یہود بے بہود جب بھی بارگاہِ رسالت میں آتے تو کہتے اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ بمعنی ہلاکت، موت ۔ ربِّ کریم نے اُن کے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی تو نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مُبارک دو! کہ ایسی آیتِ پاک نازل ہوئی ہے جو مجھے دُنیا وَمَافِیْھَا سے محبوب تر ہے اور حضور پُرنور شافعِ یوم النشور سید الانبیاء علیہ افضل التحیۃ و احسن الثناء کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے مُسرّت سے چہرہ چمک رہا تھا اور بشاشت سے سُرخ اور منوّر۔ تو صحابہ نے ھَنِیْئًا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط سے مُبارکیں دیں۔

☆ قرآن مجید گلدستۂ نعت ہے اِس میں طرح طرح کے اسماء و صفاتِ الٰہیہ لامتناہیہ

---

عل یہ آیتِ کریمہ فضیلۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی خاص ہے بالفاظِ دگر، یہ وصف جلیلہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حق سُبحانہٗ وتعالیٰ نے کُتُبِ سماویہ یا کسی صحیفہ میں یہ نعمت درود شریف اصالۃً کسی ایک کو بھی عطا نہیں فرمائی۔ الفقیر الی اللہ و رسولہ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ ط

اور صفاتِ محمدیہ اور احوالِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پھول کھلے ہوتے ہیں اور عجیب چمک دمک اور رنگ و بُو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے اور خود بھی منوّر اور مومنین کے قلوب کو بھی منوّر کیے ہوئے ہیں۔ درُود شریف اللہ تعاظم و تعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور اظہارِ عظمت کے لئے نزولِ رحمت ہے۔

☆ **پہلا مفہوم** : تعظیم و تکریم۔ علماءِ کرام نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کے معنی یہ بیان کئے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا ! سیدنا محمد مصطفےٰ، صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمتیں عطا فرما۔ آمین یا ربّ العٰلمین ط

☆ **دوسرا مفہوم** : ملٰئکہ اور مومنین کی طرف سے دُعا۔

اَللّٰھُمَّ تَوِّجْہُ بِتَاجِ الْعِزَّۃِ وَالرِّضٰی وَالْکَرَامَۃِ ط

اے اللہ ! سیدنا محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو عزت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا۔

○ یعنی دُنیا میں آپ کا دین بلند فرما کر، شریعتِ مطہّرہ کو غلبہ عطا فرما کر، آخرت میں شفاعت، اُمتِ مرحومہ کے حق میں قبول فرما کر اور اوّلین و آخرین پر آپ کی فضیلت کا ظہور فرما کر "عزت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا"۔

**قرآن پاک** : پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۴۳، ۴۴

ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ○ تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ ج وَّاَعَدَّ لَھُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا ○

وُہی ہے جو درُود شریف بھیجتا ہے تم پر۔ وہ اور اُس کے فرشتے تاکہ تمہیں اندھیرے سے نُور کی طرف نکالے اور وُہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے اور اُن کے ملتے وقت کی دُعا "تحفۃ سلام" ہے اور اُن کے لئے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

**شانِ نزول** : سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس شرف سے مشرّف فرمایا اُس سے ہم نیازمندوں کو آپ کے طفیل حصّہ ملا۔ لیکن یہ درُود شریف[۸] آپ کے لئے خاص فرمایا۔ یُصَلُّوْنَ عَلٰی

[۸] اللہ تعالیٰ اُس پر بھی درُود شریف بھیجتا ہے۔ جو درُود شریف پڑھتے ہیں۔

النَّبِیِّ" آتا عرض کرتا تھا کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے ثابت ہوا۔

ا : درود شریف "سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیئے جو بڑے درجے والے ہیں۔"
ان پر رب کریم بھیجتا ہے یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ، ضمیر کُمْ خصوصی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مخاطب ہیں اور آپ کے طفیل دیگر صحابہ کرام بھی شامل ہیں جیسے لفظ "صحابی" اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ "صاحبہٖ" سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیئے فرمایا اور دیگر صحابہ کرام آپ کی وجہ سے اس مبارک القاب سے "صحابی" کہلاتے اور آپکی صحابیت کا انکار کفر ہے کیونکہ نص قطعی کا انکار لازم آتا ہے۔

ب : حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ اور وساطت سے آل، اصحاب اور جملہ مومنین پر درود شریف بھیجنا جائز ہے۔

ج : تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ | ان کے لیئے ملتے وقت کی دعا "تحفہ" سلام ہے۔

○ ملاقات کے وقت سے مراد موت یا قبروں سے نکلنے یا جنت میں داخلے کا وقت۔

☆ مروی ہے کہ ملک الموت سیدنا عزرائیل علیہ السلام مومن کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں تیرا رب تبارک و تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے یا لقاء الٰہی کے وقت رب کریم سلام فرمائے گا۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ○ یا ملائکہ کرام ہر دروازے سے جنتی کو کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب تبارک و تعالیٰ کا سلام۔ قرآن پاک میں واضح طور پر رب کریم نے اس دنیا میں اپنے پیارے انبیاء و مرسلین علیہم السلام پر سلام فرمایا ہے۔

وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ط — پ ۲۰ سورۃ النمل آیت کریمہ ۵۹
سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ○ — پ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت " " ۱۰۹
سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ○ — پ ۲۳ " " " ۷۹
سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ○ — پ ۲۳ " " " ۱۲۰

۱ انبیاء پر سلام اور سید الانبیاء پر صلوٰۃ و سلام اور مستزاد یہ کہ ایمان والوں کو حکم خداوندی عظمت محمدی کی دلیل جلیل۔ علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ط

۲ پ ۲۳ سورۃ یٰسٓ آیت کریمہ ۵۸ ان پر سلام ہوگا رب رحیم کا فرمایا ہوا۔



سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلْ یَاسِیْنَ ○ پ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت کریمہ ۱۳۰

وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ پ ۲۳ ۱۸۱

○ لہٰذا مندرجہ بالا بیان کردہ تمام معنوں میں میثیت طور پر قدرِ مشترک "تعظیم" ہے۔

☆ صَلٰوۃ : لغوی معنی ۔ تحریکُ الصَّلوین ۔ شرعی معنی وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرو۔ سورۃ البقرۃ ۴۳

○ یہاں صلوٰۃ اصطلاحِ شرع میں نماز کے معنی میں ہے جیسا کہ حضرت سیّد الملٰئکہ جبرائیل امین علیہ السّلام نے سیّد الانبیاء آقا محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم اُمّت کے لئے سکھائی کعبۃُ اللہ مقامِ مُلتزم کے سامنے قیام ۔ رکوع ۔ سجود ۔ تشہد اور سلام ۔ تو یہاں صلوٰۃ بمعنی نمازِ مخصوص ہوگی ۔ صلوٰۃ کا معنی ۔ نماز ۔ دُعا ۔ رحمت بھیجنا " درود شریف " ہے ۔

① سلام : سلام کا معنی سلامتی " بَرَآءَۃٌ عَنِ الْعُیُوْبِ وَالنَّقَائِصِ " عیب اور نقص سے پاک تو دونوں الفاظ صلوٰۃ و سلام کا شرعی مفہوم اور مطلب یہ ہوا ۔

☆ صلوٰۃ : اَلْمُزَیَّنُ بِکُلِّ زَیْنٍ ط

② سلام : اَلْمُنَزَّہُ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَّشَیْنٍ ط

☆ ہر زینت سے مزیّن ۔ ہر وصف سے متصف اور ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ ۔ فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ [عله]

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ ۔ وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

○ تو اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم کو ہر صفت سے متصف فرمایا اور ہر مکروہ اور عیب سے منزّہ فرمایا ۔

وَمَلٰٓئِکَتَہٗ ط اور اُس کے فرشتے ، فرشتہ کی تعریف یہ ہے ۔

| نُوْرَانِیٌّ یَتَشَکَّلُ بِاَشْکَالٍ مُخْتَلِفَۃٍ | نوری ہے ۔ مختلف اشکال بن جاتا ہے ۔ |
|---|---|

عله آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محاسن میں شریک سے پاک ہیں اور حُسن جوہر آپ کا کسی دُوسرے میں منقسم نہیں ۔ پس اے مخلوق تو جو بھی شرف چاہے آپ کی ذات کی طرف منسوب کر اور جن عظمتوں کو تو چاہے آپ کی قدر والا کی نسبت سے
صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃُ الْاَبْرَارِ ۔ صَلّٰی عَلَیْہِ الطَّیِّبُوْنَ الْاَخْیَارِ " صلی اللہ علیہ وسلم "

لَا يُذَكَّرُ وَلَا يُؤَنَّثُ ۔ | نہ مذکر اور نہ مؤنث ۔

○ ہٗ کی ضمیر واحد غائب میں یہ حکمت ہے کہ فرشتے اُس کی نیابت میں اُس کے حکم سے درود شریف بھیجتے ہیں اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نیابت میں وہ بھی شریک فعل خداوندی ہیں۔

۱۔ **صلوٰۃ** : جب منسوب الی اللہ ہو تو معنی ہوگا درود بھیجنا، رحمت نازل کرنا، تعریف فرمانا اور اللہ رب کائنات کی طرف سے یہ آپ پر ایک صلوٰۃ بھیجنا تمام ملائکہ اور ارضی سماوی کائنات جن وانس سے شرافت، عظمت، نفاست، کرامت میں کروڑہا درجہ سے بڑھ کر ہے۔ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَنَاءُهٗ عَلَيْهِ "عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَتَعْظِيْمُهٗ ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ملائکہ میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ درود شریف گلدستۂ نعت ہے۔" رواہ امام بخاری عن ابن ابی عالیۃ علیہ الرحمۃ العالیۃ ۔

☆ علامہ السید ابو الفضل محمود الآلوسی البغدادی علیہ الرحمۃ وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

تَعْظِيْمُهٗ تَعَالٰى اِيَّاهُ فِى الدُّنْيَا بِاِعْلَاءِ ذِكْرِهٖ وَاِظْهَارِ دِيْنِهٖ وَاِبْقَاءِ الْعَمَلِ بِشَرِيْعَتِهٖ وَفِى الْاٰخِرَةِ بِتَشْفِيْعِهٖ فِىْ اُمَّتِهٖ وَاِجْزَالِ اَجْرِهٖ وَمَثُوْبَتِهٖ وَاِبْدَاءِ فَضْلِهٖ لِلْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَتَقْدِيْمِهٖ عَلٰى كَافَّةِ الْمُقَرَّبِيْنَ بِالشُّهُوْدِ ۔

"تفسیر روح المعانی"

۔ تفسیر الکشاف لعلامہ جار اللہ زمخشری علیہ الرحمۃ

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے درود شریف بھیجنے کا یہ مفہوم ہے کہ اللہ جل شانہٗ اپنے محبوب کے ذکر کو بلند کرکے اور آپ کے دین کو غلبہ دے کر اور آپ کی شریعت مطہرہ پر عمل برقرار رکھ کر اس دنیا میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بڑھا کر اور روزِ محشر اُمت کیلئے شفاعت قبول فرما کر اور بہترین اجر عطا فرما کر اور مقامِ محمود پر فائز کرنے کے بعد اوّلین وآخرین کے سامنے حضور کی عظمت، بزرگی کو ظاہر کرکے اور تمام مقربین پر حضور کو شرف سبقت بخش کر آپ کی شان کو آشکارا فرماتا ہے۔

○ صلوٰۃ کے معنی میں بہت وسعت ہے۔ تکریم، تعظیم، شرف، عظمت، مدح، ثناء، محبت، عطوفت، رحمت، رفعت درجات، بلندیٔ مقامات اور ارادۂ خیر سب کو شامل ہے اور اس کا ظہور فضائل وکمالات کے بیان سے ہوتا ہے۔

ؔ روزِ حشر سب کے سامنے شفاعت پر متمکن ہوگا۔



۲۔ **صلوٰۃ** : جب منسوب الی الملٰٓئکۃ ہو تو معنیٰ ہو گا۔ دُعا۔ استغفار۔

۱۔ استغفار ۲۔ کن کے لئے؟ ایمان والوں کے لئے۔

**قرآنِ پاک** : پ ۲۴ سورۃ المؤمن آیتِ کریمہ ۷

| | |
|---|---|
| وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ | ملائکہ مغفرت طلب کرتے ہیں اُن کے لئے جو ایمان لائے۔ |

ب۔ **رحمت** : ملائکہ کرام اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ کی بارگاہِ رحمت میں اپنے پیارے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بلندیٔ درجات اور رفعتِ شان اور اُمّتِ مرحومہ کے لئے طلب بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ"

☆ سیدنا آدم صفی اللہ نے اپنے لختِ جگر نورِ چشم پیارے بیٹے سیدنا شیث علیٰ نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کو بوقتِ وصال وصیت فرمائی۔ بیٹا ذکرِ اللہ کے ساتھ ذکرِ مصطفےٰ ضرور کرنا یعنی درود پڑھتے رہنا۔ کہ ؎

"شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

| | |
|---|---|
| اِنِّیْ رَاَیْتُ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَذْکُرُہٗ فِیْ کُلِّ سَاعَاتٍ ط | میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے وہ ہمہ وقت آپ کے ذکر "درود شریف" میں مشغول رہتے ہیں |

۳۔ **صلوٰۃ** : منسوب الی المؤمن ہو تو معنیٰ ہو گا۔

دُعا۔ طلبِ رحمت فِی الدُّنیا اور طلبِ شفاعت فِی الْاٰخِرَۃ۔

**قرآنِ پاک** : پ ۲۴ سورۃ المؤمن آیتِ کریمہ ۶۰

| | |
|---|---|
| وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط | اور تمہارے رب نے فرمایا تم مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا۔ |

○ لہٰذا اس آیتِ کریمہ کا مفہوم مختصراً یہ ہے اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ در ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اُس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا گستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور آپ کی رفعتِ شان کے تذکرے کرتے رہتے ہیں۔

☆ تو اے ایمان والو تم بھی سرکارِ محبوبِ کردگار نبیٔ مختار احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی رفعتِ شان کا بیان ہمیشہ کیا کرو۔ یعنی درود شریف بھیجا کرو۔ اگرچہ صلوٰۃ بھیجنے

؎ مختلف اَدوار میں مختلف انداز و مختلف الفاظ سے درود شریف ثابت ہے۔ مُرتّب ط

کا ہم نیاز مندوں کو حکم فرمایا لیکن ہم نہ تو عظمتِ محبوب اور نہ شانِ رسول کو کما حقہٗ جانتے ہیں اور نہ ہم حق ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے احساسِ کمتری کرتے ہوئے کہتے ہیں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ" اے اللہ پاک تو ہی اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان اور قدر و منزلت کو خوب جانتا ہے اس لئے ہماری طرف سے بھی تو ہی تحفہ، "درود شریف"[1] بھیج۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ"۔

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم"

○ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو اس میں خطاب ہے ہم غلاموں اور نیاز مندوں کو سبحان اللہ کتنا پیارا خطاب ہے۔ اے ایمان والو! جو درود شریف کو وردِ زبان اور حرزِ جان بناتے ہیں۔ اُن کے لئے کتنی بڑی بشارت ہے اور اللہ ربُّ العزت اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام و اعزاز فرماتے ہوئے قرآن پاک میں کتنے پیارے القاب اور محبت کے انداز میں فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ طٰہٰ یٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم

○ سبحان اللہ کتنا محبت بھرا اور پُر کیف انداز اور کتنے پیارے القاب دل کو بھانے والے ہیں۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ مخاطب مستحقِ تعظیم اور واجبُ الاحترام اور قابلِ توقیر ہے۔ جس کا اظہار اُمتی ادب و محبت سے درود شریف پڑھ کر کرتا ہے۔

نوٹ: مطلوب الکونین مقصودِ ثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر بمطابق سُنّت اللہ نصِ قطعی سے فرضِ عین ہے۔

[1] تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری ایک سوال کا جواب لکھتے ہیں جب اللہ جل شانہٗ اور فرشتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود بھیجنے کی کیا ضرورت ہے؟ جواب فرمایا اس کی غرض یہ کہ ۱۔ اظہارِ تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ ۲۔ عود کرے فائدہ درود شریف کا مؤمنوں کی طرف۔ از رُوئے رحمتِ تامہ ثواب دے اللہ سبحانہٗ اپنے بندوں کو اور بخشش فرمائے اُن کی۔ ۳۔ تاکہ اُمتی درود شریف پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت نصیب ہو۔ جو ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ٭



القاب کیسے کیسے حق نے کئے عطا اپنے محبوب پاک کو قرآں میں جابجا
یٰسٓ کہیں پکارا تو طٰہٰ کہیں کہا حٰمٓ نٓ اور کہیں والشمس والضحیٰ

پھر میرا کیا مقدور کہ تعریف آپکی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

خود ہے خدا ہمارے پیغمبر کا مدح خوان قرآن ہے سارا آپکے اوصاف کا بیان
الحمد کے الف سے ہے والناس تک عیاں نعت جناب جن و بشر ختم مرسلین کروں

میرا کیا علم و عقل صفت آپ کی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

**حکمت:۔** یا محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" اسم ذات سے پکارنا جائز ہے لیکن ادباً منع ہے۔ ذکر شرعاً اور عقیدۃً۔ از روئے محبت صفات سے پکارو۔

| | |
|---|---|
| وَالْمَعْنٰی قُوْلُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ رِفْقٍ وَّلِیْنٍ وَلَا تَقُوْلُوْا یَا مُحَمَّدُ بِتَجَهُّمٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" | نرمی اور ملاطفت کے ساتھ کہو یا رسول اللہ اور گستاخانہ انداز میں یا محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" نہ کہو۔ |
| لَا اَنْ یُّنَادِیَهٗ بِاسْمِهٖ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم بَلْ یَقُوْلُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" | آپ کو اسم پاک سے نہ پکارو بلکہ اسم صفت سے پکارو۔ یا نبی اللہ، یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" یا حبیب اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" |
| قَالَ قَتَادَةُ اَمَرَهُمْ اَنْ یُّشَرِّفُوْهُ اَوْ یُفَخِّمُوْهُ ؕ | حکم دیا عزت اور شرف کے ساتھ پکارو، اسم صفت سے پکارو۔ |

☆ یہ سب کرم ہے اللہ عزوجل کا اپنے محبوب رسول کی پیاری امت کو کتنے مبارک لقب سے مخاطب فرمایا۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ اے ایمان والو یہ خطاب بمقتضائے عمل ہے۔ کہ

☆ جنگ جدال کے موقعہ پر سپاہیوں سے کہا جاتا ہے۔ اے بہادر و اسخاوت کرنے

؎ قولی فعلی عملی حالی تحریری تقریری احتیاط لازمی ہے۔

والوں کو اے نیکیو! اور جہاد کرنے والوں کو، اے مجاہدو! اسی طرح درود شریف پڑھنے اور یہ تحفہ بھیجنے والوں کے لئے فرمایا اے ایمان والو! درود شریف پڑھنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے اور درود شریف نہ پڑھنا بے ایمان ہونے کی دلیل، درود شریف محسن اعظم، محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حق غلامی، حق نمک، حق احسان (بصورت اظہار) ادا کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ یہ سب نبی کریم واکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اور رفعت مکان کا اظہار بھی ہے اور ہم نیازمندوں کے لئے فضل وکمال بھی۔

| | |
|---|---|
| صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ | آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف اور خوب سلام پڑھو |

☆ درود شریف صلوٰۃ، سلام دونوں الفاظ سے ہو تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے امر کی تعمیل ہوتی ہے کیونکہ صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا دونوں امر کے صیغے ہیں" اکیلا لفظ صلوٰۃ ہو یا سلام اس سے اللہ جل شانہٗ کے امر کی نہ تعمیل ہوتی ہے اور نہ تکمیل اور یہ نامکمل درود شریف ہوگا۔ یہی مسلک ہے آئمۂ مجتہدین، آئمۂ ہدیٰ کا۔"

مسئلہ: بالاصالہ "مستقل بالذات" نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بالتبع دوسروں پر درود شریف پڑھنا چاہیئے اور یہ فرض، واجب، سنت مؤکدہ اور مستحب ہے۔ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا مومن پر امتثال لامر اللہ، فرض ہے۔ محفل میلاد پاک اور مجلس وعظ میں نام اقدس لے یا سنے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔ مستحب "حب" سے ہے اہل محبت کے لئے یہ مقام مستحب فرض کی طرح ہے اور سنۃ اللہ بھی۔ وجوب صلوٰۃ سلام کو علی الاطلاق ذکر کیا ہے یعنی جب بھی نام اطہر سنے یا لے درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

"درمختار کتاب الصلوٰۃ" ابوالحسن احمد بن محمد البغدادی القدوری علیہ الرحمۃ"

☆ شیخ محقق رحمۃ اللہ نے مستحب کو فرض دائم میں شمار کیا ہے۔ اور فرض تین قسم کے ہیں۔

ا: فرض عین! ہر ایک اپنے اپنے فرض کی ادائیگی کرے۔ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا اور وقت کے اندر پورا کرے۔

۔ فرض ۔ جو نص قطعی سے ثابت ہو۔

۲ : فرضِ کفایہ ! جو مجلس سے ایک کے ادا ہونے سے پُورا ہو۔
۳ : فرضِ ظنی ! جو مجتہد کے اجتہاد سے ثابت ہو۔

پھر فرضِ عین دو قسم ہے۔
۱ : فرضِ دائم ! مثلاً دُرود شریف بلاقید وقت اور جگہ۔
۲ : فرضِ مؤقت ! جیسے نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ یعنی وقت، ایام، ماہ، سال میں۔

☆ حاصلِ کلام :۔ خالقِ مُطلق کا یہ امر درُود و سلام کفائی نہیں وجوبی و دائمی ہے۔

○ عَلَى النَّبِيِّ : غیب کی خبریں دینے والے "نبی" پر

☆ عَلَى الرَّسُوْلِ : نہیں فرمایا حالانکہ رسُول نبی سے بُلند مرتبہ ہے بالتحقیق۔

○ رسُول کہتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات کی تبلیغ کرنے والا یا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا حکم اُس کے بندوں تک پہنچانے والا۔ ہمارے نبی پاک پر "رسُول" کا اطلاق اُس وقت ہُوا جب آپ پر قرآنِ پاک کا نزول ہُوا اور آپ نے تبلیغ فرمائی۔ اُس وقت آپ کی عُمر شریف چالیس برس تھی۔ تو مکہ معظمہ، جبلِ نور، غارِ حرا میں سورۂ علق کی پہلی پانچ[1] آیاتِ کریمہ سید الملائکہ رُوح الامین جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ
الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ

☆ عَلَى الْبَشَرِ : نہیں فرمایا۔ جب آپ کے بدن شریف کی اربعہ عناصرِ لطیف سے تخلیق فرمائی گئی اور آپ نے عالمِ شہود میں بشریت کا جامہ زیب تن کیا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اُس کے فرشتے دُرود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی پر کا یہ مطلب ہے

اللہ تعالیٰ کا دُرود شریف بھیجنا۔ نہ آپ کی پیدائش کے وقت سے ہے اور نہ چالیس

---

[1] پہلی وحی جلی۔ وحی متلو ۱۷ رمضان المبارک بروز پیر بوقت سحری سنہ نبوی مطابق ۴۱ سنہ عام الفیل کو نازل ہوئی۔ پ سورۃ العلق آیتِ کریمہ ۱ تا ۵ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

سال کی عمر شریف کے وقت کہ جب آپ پر وحی الٰہی کا نزول ہوا مطلب یہ ہوا اللہ سُبحانہٗ کا دُرود شریف بھیجنا زمان اور مکان کی قید سے مقیّد نہیں ۔

○ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ: دُرود شریف بھیجتے ہیں نبی پر "اَلنَّبِیّ" فرمایا۔

**حدیثِ پاک** : سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے "صحیح البخاری"

| | |
|---|---|
| ☆ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ؕ | فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی رُوح اور جسم کے درمیان تھے ۔ |
| ☆ كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الطِّيْنِ وَالْمَآءِ ؕ | فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے ۔ |

○ اللہ تبارکَ وتعالیٰ اور اُس کے پیارے فرشتے دُرود شریف بھیجتے ہیں نبی پر یعنی سیدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق بھی نہیں ہوئی تھی اور آپ ابھی پانی اور مٹی کے درمیان یا بروایت رُوح اور جسد کے درمیان ہی تھے ۔ تب سے ربِ کریم رحمتیں نازل فرما رہا ہے روزِ اوّل سے روزِ ابد تک ۔ اِن روایات سے بھی وقت کے تعیّن کی خوشبو آتی ہے حالانکہ رحمتِ باری کا نزول بصورت دُرود شریف بلا انقطاع زمان و مکان کی قید سے وراءُ الوراء ہے ۔ جو کہ عقلِ اوّل "جبرائیل علیہ السلام" کے احاطہ سے بھی باہر ہے ۔

○ يُصَلُّوْنَ ؕ مضارع کا صیغہ ہے اس میں زمانہ حال اور مستقبل پایا جاتا ہے اور اس میں دوامِ استمراری ، اور تجدّدی ہے جو ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے ۔ کلامِ الٰہی "ہمیشہ بلا توقف بلا ناغہ ابدالآباد"

---

ؕ لُغت کے لحاظ سے نبیؐ نبأ سے ماخوذ ہے اس کا معنیٰ ہے مُخبِر عن اللہ اور نبوت کا معنیٰ اطلاع علی الغیب غیب کی خبر دینے والا ۔ جنّت دوزخ ملائکہ قیامت اور سب سے غیبُ الغیب اللہ ، کی خبر بتلانے والا ۔ مُطلق خبر دینے والا نہیں کہ اُس کو مُخبر کہتے ہیں ۔ اور اُس کی خبروں کو اخبار اور مُصطفیٰ کی خبروں کو حدیثِ پاک اور اللہ تعالیٰ کی خبروں کو قرآن پاک کہا جاتا ہے ۔ "فَاَنْهِمْ اَنْبِيَآءُ اللّٰهِ مُرْسَلُوْنَ" ؕ

میں دو جملے ہیں۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ، استمرار اور دوام کے لیے اور جملہ فعلیہ حدوث و تجدد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

○ یعنی اللہ تقدس و تعالیٰ ہر آن، ہر گھڑی، ہر لحظہ ہر لمحہ اپنے پیارے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرماتا رہے گا۔ اس میں دوام بھی ہے اور تجدد بھی۔ یعنی پے بہ پے، یکے بعد دیگرے۔ "مرۃ بعد مرۃ اور علی التواتر"۔

☆ پہلا جملہ اسمیہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یہ حقیقت ہے۔

☆ دوسرا جملہ فعلیہ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝ یہ شریعت ہے۔

○ یہ آیت کریمہ مجموعہ ہے شریعت اور حقیقت کا۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے مصداقین مومنین کو صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا کا حکم فرمانا اور اس پر مومنوں کا محبت و ادب سے عمل پیرا ہونا طریقت ہے جو مبنی بر عقیدت ہے۔

ثنائے زلف و رخسار تو اے ماہ | ملائک ورد صبح و شام کردند
"عراقی"

## قرآن پاک : پ۶ سورۃ المائدہ آیت کریمہ نمبر ۱۵

| قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۝ | بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ |
|---|---|

○ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو نور[1] فرمایا۔

| در بحر الحقائق، آوردہ وجہ تسمیہ بنور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است اول چیزے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بنور قدم از ظلمت کدہ عدم بوجود آورد وہ نور وے بود صلی اللہ علیہ وسلم۔ "تفسیر حسینی فارسی"[3] | تفسیر بحر الحقائق[2] میں فرمایا "نور" کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ "نور قدم" سے ظلمت کدہ عدم سے وجود میں جس کو لایا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔ |
|---|---|

ع۱ نور کی تعریف :۔ النُّوْرُ ھُوَ الظَّاھِرُ بِذَاتِہٖ وَالْمُظْھِرُ لِغَیْرِہٖ۔ جو خود منور ہو اور دوسروں کو منور کرنے والا۔

ع۲ الشیخ نجم الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری کی شہرہ آفاق یہ تفسیر اشارات کنایات، حقائق و دقائق شریعت، رموز و نکات طریقت میں مشہور و معروف اور نہایت ہی مستند ہے۔ جو آپ کے علمی کمال اور عملی فضیلت کا بین ثبوت ہے۔ سلسلہ عالیہ کبرویہ میں شیخ الشیوخ نجم الدین کبریٰ علیہ الرحمۃ اللہ کے خاص الخاص خلفاء سے تھے۔ سن وصال ۶۵۶ ہجری القدسی ہے۔

ع۳ "ملا حسین واعظ الکاشفی الہروی اَفَاضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الرَّوْحَ وَالرَّیْحَانَ تفسیر ملاحظہ ہو۔ تحت آیت ہذا" ۶

قرآن پاک : پ ۱۸ سورۃ النور آیت کریمہ نمبر ۳۵

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ

اللہ نور آسمانوں کا اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہے اور وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے۔ موتی سا چمکتا روشن۔

○ نور اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ سے ہے اور مَثَلُ نُوْرِہٖ میں اس نور سے مراد سیّد الکائنات افضل الموجودات حضرت رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ اضافت اور نسبت تشریفی ہے۔ جو کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی عظمتِ نور کی شاہد ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ ابن عباس نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم جلیل القدر تابعی سے فرمایا اس آیتِ پاک کے معنی بیان کرو تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی روشندان طاق تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلبِ مبارک اور چراغ "نبوت" کہ شجرِ نبوت سے روشن ہے۔ اور اس نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی و اضاءت اس مرتبۂ کمال ظہور پہ ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان نہ بھی فرمائیں تو جب بھی خلق پر آپ کا نبی ہونا ظاہر ہو جاتا ہے "کنز الایمان"

☆ نوری شمع جو ہے وہ دلِ اقدس ہے اللہ سبحانہٗ کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا

☆ فانوس "چمنی" جس میں نوری شمع روشن ہے وہ سینۂ فیض گنجینہ ہے سرکارِ مدینہ کا

☆ طاق جس میں فانوس رکھا ہے وہ سراپا جسم اطہر ہے اللہ کے پیارے ہم بے سہاروں کے سہارے، عرشِ عظیم کی آنکھ کے تارے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

شمع دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیئے آیا ہے سورہ نور کا
ک گیسو، ہ دہن، ی ابرو، آنکھیں ع ص
کھٰیٰعص اُن کا ہے چہرہ نور کا
ذرّے مہرِ قدس تک تیرے توسط سے گئے
حدِ اوسط نے کیا صغریٰ سے کبریٰ نور کا

"صلی اللہ علیہ وسلم"

عظمت والے نور صلی اللہ علیہ وسلم کا



**حدیثِ پاک** : بروائت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ ورسولہٗ عنہما ؕ

قَالَ مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُّوْرِهٖ ؕ "رواہ عبد الرزاق بسندہ"

میں نے نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کب سے نبی ہیں؟ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جابر! بیشک اللہ سبحانہٗ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرما دیا۔

☆ اس حدیثِ پاک میں نبی کا لفظ زیرِ بحث ہوگا۔ جو مقصود ہے۔

**حدیثِ پاک** بروائت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ ورسولہٗ عنہ ؕ

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ وَ كُلُّ خَلَائِقِ مِنْ نُّوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ؕ

سب سے پہلے اللہ سبحانہٗ نے میرے نور کو تخلیق فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے اور میں اللہ کے نور سے ہوں۔

**قرآن پاک** : پ ۲۳ سورۃ یٰسٓ آیت کریمہ ۸۲

اِنَّمَا اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝

جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہوجا وہ فوراً ہوجاتی ہے۔

○ اس آیتِ کریمہ میں لفظ شَیْـًٔا[عل] فرمایا یعنی مشیت، ارادہ فرمایا تو کُلُّھُم کائنات معرضِ

عل امرِ مشیت ارادہ اور رضا یہ تینوں الفاظ اپنے اپنے اندر وسیع مفہوم رکھتے ہیں جو اہلِ بصیرت پر مخفی نہیں مقصود رضا ہے یہاں لفظ شَیْـًٔا فرمایا۔ اللہ سبحانہٗ نے مشیت ارادہ فرمایا اور اس امرِ کُنْ سے کائنات کا ذرّہ ذرّہ پیدا فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جو پیدا نہ ہوگئی ہو اور وہ علمِ الٰہی میں تھی اور اس کا ظہور بمطابق كُلَّ اَمْرٍ مَّرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا اپنے اپنے وقت پر ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ "واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم ورسولہٗ" اور "نور" حضور سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم کا امرِ کُن سے بھی بہت پہلے تخلیق ہو چکا تھا اور پھر دنیا میں مبعوث فرما کر چالیس سال کی عمر شریف میں جبلِ رحمت غارِ حرا میں آپ کو اِقْرَأْ، سے مخاطب فرمایا۔ یہ پہلی وحی تھی۔ یعنی ارادہ امر "اِقْرَأْ" کا فرمایا: فَتَدَبَّرْ ؕ

۱۔ وہاں "کُنْ" امر کا صیغہ ہے جو جاری ہوا

۱۔ یہاں "اِقْرَأْ" امر کا صیغہ ہے جو جاری فرمایا۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

وجود میں آگئی۔ خالقِ کائنات نے تمام مخلوق کو امرِ کُن سے تخلیق فرمایا اور حدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ میں "شَیْئًا" کا لفظ ہے۔ یعنی اتحادِ لفظی، مُحب اور محبوب کے کلام پاک میں قرآن و حدیث، وحی جلی اور وحی خفی میں ایک ہی لفظ شَیْئٌ ہے۔ قرآن پاک متن ہے اور حدیث پاک اُس کی شرح۔ قرآن علم ہے اور صاحبِ قرآن سیرت۔ قرآن علمِ خُدا ہے اور تفسیر قرآن سیرتِ مصطفےٰ۔ قرآن نُور ہے اور صورتِ مصطفےٰ نُورٌ عَلٰی نُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
"تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ" سے مُزیّن

بقیہ حاشیہ

| | |
|---|---|
| ۲۔ وہاں ارادہ اور مشیّت ہے۔ | ۲۔ یہاں ارادہ اور مشیّت کے ساتھ رضا بھی ہے جو مقصودِ کائنات ہے۔ |
| ۳۔ وہاں مخاطب شَیْئًا ہے جو متاعِ قلیل اور حقیر ہے۔ | ۳۔ یہاں مخاطب محض نبی و رسُول ہی نہیں بلکہ محبوب ہے جو تمام کائنات سے متاعِ عزیز و جلیل ہے۔ |
| ۴۔ وہاں تخلیق ہے سب کچھ پیدا فرما دیا گیا | ۴۔ یہاں تعلیم ہے کوئی ایسا علوم نہیں جو عطا نہ فرما دیا گیا |

وَکُلُّ عُلُوْمٍ فِی الْقُرْاٰنِ لٰکِنْ    تَقَاصُرَ عَنْہُ اَفْہَامُ الرِّجَالِ

☆ علومِ اسماء و صفاتِ الٰہیہ، علومِ اوّلین و آخرین، علومِ الشّہادۃ و الغیب، علمِ لوح و قلم غرضیکہ علمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ عطا فرما دیے گئے۔ بلکہ یہ سب علوم تو علومِ مصطفےٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا جزو ہیں۔ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ (سورۃ النساء ۱۱۳) اس پر شاہد ہے۔

☆ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ (سورۃ الرحمٰن) رحمٰن نے اپنے محبوب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علومِ قرآن خود سکھائے۔ اور قرآنِ پاک کے علوم، قرآن پاک کے جملہ علوم کا مطابق آیتِ کریمہ وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ (سورۃ القمر ۵۳) مخزن آپ کا سینۂ اطہر بنا دیا۔

(بوصیری رحمۃ اللہ علیہ)
فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَہَا    وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ
لوح بھی تُو قلم بھی تُو تیرا وجود الکتاب    گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

قرآن پاک: پ۷ سورۃ الانعام آیت کریمہ ۵۹، پ۲۹ سورۃ القلم آیت کریمہ ۱

| | |
|---|---|
| وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَآ اِلَّا ہُوَ ؕ | اور اُسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی۔ انہیں وُہی جانتا ہے۔ |

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

قولِ حق قرآن ہے، قولِ پیغمبر ہے حدیث ⁂ اہلِ دل کے واسطے تقریر ہے دونوں کی ایک
نورِ حق نورِ نبی اصل میں دونوں ایک ہیں ⁂ وہ خدا اور یہ نبی تنویر ہے دونوں کی ایک
یا خدا یا مصطفےٰ اشکل میں دونوں نام لو ⁂ حاجتیں بر آئیں گی تاثیر ہے دونوں کی ایک

**حدیثِ پاک:** بروایت سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ؎

○ ام المومنین سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلق کیا تھا تو ارشاد فرمایا۔

☆ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ ؕ | آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا خلق قرآن تھا

قرآنِ مجید کے بیان کردہ جملہ اخلاقیات صاحب خُلقِ عظیم "صلی اللہ علیہ وسلم" میں زینت آرا ہیں۔

---

بقیہ حاشیہ

مفتاح، مفتاح الجنۃ، مفتاح الرحمۃ، کنز اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماءِ حسنیٰ سے ہیں۔ مختو تعف

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۙ | قلم اور اس کے لکھے کی قسم

☆ نٓ سے مُراد دہان مُبارک، اور قلم سے مُراد زُبان مُبارک اور مَا یَسْطُرُوْنَ سے مُراد سینہ اطہر لوح مُبارک "مطلب یہ کہ ربِ کریم فرماتا ہے محبوب تیرے دہان کی قسم، تیری زُبان کی قسم، سینہ نوری لوح اور زُبان قلم کی قسم اور وُہ مفتاح "کُنجی" زُبان مُبارک ہے۔ جو اسم ذاتِ رسالت مآب "محمد" "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے اور اس کُنجی سے ربِ کریم کے علم و حکم کے خزانے، رزق و محبت کے خزانے، مغفرت، جنت کے خزانے رافت و رحمت کے خزانے، اور عالمِ امر، عالمِ تقدیر "عالمِ خلق - عالمِ تدبیر" کے خزانے اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کھلتے ہیں اور عرش عظیم اُن کا برزخ ہے۔ عالمِ غیبُ عالمِ شہادۃ حجرۂ اخفاء و عدم میں مُقفل تھے جس کُنجی سے اُن کا قُفل کھولا گیا وُہ مفتاح "کُنجی" اسم محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے جس سے یہ عالم میدانِ ظہور میں آئے۔ قَالَ عَزَّ اسْمُهٗ فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْد

---

لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ (سورۃ الزمر ۶۳) | اُسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی کُنجیاں

○ دو الفاظ کی طرف قرآن پاک نے اشارہ فرمایا۔ ۱۔ مفتاح - عالمِ امر - عالمِ غیب کی کُنجیاں
۲۔ مقالید - عالمِ خلق کی کُنجیاں: مفاتیح اور مقالید دونوں جمع کے صیغے ہیں جو کثرتِ خزائن پر دال ہیں۔

○ مفتاح کا پہلا حرف م اور آخری ح اور مقالید کا پہلا حرف م اور آخری د یہ بنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ سبحانہٗ تمام کائنات کو نیستی سے ہستی میں، عدم سے وجود میں لایا اور اللہ سبحانہٗ نے اپنی ذاتِ پاک کا ظہور بھی اسی نام محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" سے فرمایا۔ تو پھر روح و جسد سے انسان جو عالمِ امر، عالمِ خلق کا جامع ہے معرضِ وجود میں آیا جو کہ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا تھا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی عملی تفسیر اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کی صفات سے کماحقہٗ متصف اور مزین اور اُمتِ مسلمہ کے لیئے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ علہ کامل مکمل نمونہ ہیں ۔

مدینہ میں مدینہ والے رُوئے تاباں دیکھ لیتے ہیں
جو ہیں صاحبِ نظر وہ قرآں میں قرآں دیکھ لیتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

○ مندرجہ بالا نصِ قطعی، آیاتِ کریمہ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم "نور" ہیں اور اس نور کی تخلیق اُس وقت ہوئی جب کہ کائناتِ عالم کی کوئی شئی پیدا نہیں ہوئی تھی ۔ جن پر اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (سورۃ الانعام ۱۶۳) دلیل کافی ، وافی اور شافی ہے ۔

**آمدم بر سرِ مقصد :** فرمایا ۔ اے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر شئے سے پہلے ۔ یعنی ارادۂ امرِ کُن کے ظہورات عله سے بھی بہت پہلے

عرش سے پہلے فرش سے پہلے ، جنّت سے پہلے دوزخ سے پہلے ، شمس سے پہلے قمر سے پہلے
ذرّے سے پہلے پہاڑ سے پہلے ، زمین سے پہلے زمان سے پہلے ، قطرہ سے پہلے دریا سے پہلے
لوح سے پہلے قلم سے پہلے ، خاک سے پہلے آب سے پہلے ، آگ سے پہلے باد سے پہلے

غرضیکہ امرِ کُن سے تخلیق کی ہر شئے سے پہلے نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ تیرے نبی کے نور کو اپنے نور کی تجلی سے پیدا فرما دیا ۔ "کَمَا یَلِیْقُ بِشَانِہٖ" ۔

① یاد رہے ۔ مادّہ پہلے ہوتا ہے تو چیز بنتی ہے ۔ لوہا ہو تو تلوار بنتی ہے ۔ لکڑی ہو تو میز بنتا ہے اور اینٹ ہو تو مکان بنتا ہے ۔ اگر پہلے مادّہ ہی نہ ہو تو چیز کیسے بن سکتی ہے ۔ آگ پانی، ہوا، مٹی سے انسان بنتا ہے ۔

② اُس وقت اربعہ عناصر تھے کہاں ؟ جس سے حضور بنتے ۔ حضور اُس سے بنے جو حضور سے پہلے تھا ۔ حضور سے پہلے نورِ الٰہ تھا ۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور نورِ الٰہ سے بنے اور ساری کائنات نورِ مصطفےٰ سے "عزّ وجل صلی اللہ علیہ وسلم" بنی ہے ۔

۴

---

عله پ ۲۱ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۲۱ بے شک تمہارے لیئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے ۔
عله عالمِ ملکوت ، عالمِ جبروت ، عالمِ ناسوت ، عالمِ لاہوت ، غرضیکہ ہفت اقلیم کے اٹھارہ ۱۸۰۰۰ ہزار عالم مع چودہ ۱۴ طبق وغیرہ وغیرہ ۔



باغِ طیبہ میں سُہانا پھول پھولا نُور کا ۔ مست بُو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نُور کا
وضعِ واضع میں تیری صُورت ہے معنیٰ نُور کا ۔ یُوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نُور کا

**حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ ربِ کریم نے اس نُور کو چار حصّوں میں تقسیم فرمایا پہلے سے قلم دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش پھر چوتھے کے چار حصّے کئے اور پہلے سے ملٰئکہ حاملینِ عرش ۔ دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے فرشتے اور پھر چوتھے کے چار حصّے کئے ۔ پہلے سے مؤمنین کی آنکھوں کا نُور اور دوسرے سے مومنوں کے دلوں کا نُور پیدا کیا جو معرفتِ الٰہی ہے تیسرے سے دین کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کا نُور پیدا کیا اور چوتھے سے نُورِ ایمان ۔ نُورِ عرفان اور نُورِ ایقان پیدا فرمایا ۔ « زرقانی ج ۱ صفحہ ۴۶ »

☆ لہٰذا دلائلِ قطعیہ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہُوا کہ نُورِ ذاتِ محمّدی علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام نُورِ الٰہ کا مظہر ہے نہ کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ "جز" تمام کائنات پرتو ہے نُورِ ذاتِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور فرع ۔ اصل اور مقصودِ کائنات آپ کا نُور ہے ۔

بیا! تا در مدینہ نُورِ احمد ۔ ببینی از در و دیوار لامع
جمالِ مصطفےٰ بے پردہ بینی ۔ چو خورشیدے کہ بے ابر است طالع
بیا! اے کور چشم تیرہ باطن ۔ ببین ہر گوشہ صد برہان ساطع
نجومِ اہتدیٰ آنجا فروزاں ۔ شموسِ اصطفےٰ آنجا طوالع

**حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَئَلَ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ یَا جِبْرِیْلُ کَمْ عُمُرُکَ مِنَ السِّنِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَسْتُ اَعْلَمُ غَیْرَ اَنَّہٗ فِی الْحِجَابِ الرَّابِعِ نَجْمٌ یَّطْلَعُ فِیْ کُلِّ سَبْعِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ مَّرَّۃً

بیشک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پُوچھا تمہاری عُمر کتنی ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے آقا میں نہیں جانتا کہ میری عُمر کتنی ہے ۔ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حجابِ رابع عرش پر ایک نُوری ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع

رَاَیْتُہٗ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَرَّۃٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "یَا جِبْرِیْلُ وَعِزَّۃِ رَبِّیْ اَنَا ذٰلِکَ الْکَوْکَبُ اَیْ ذٰلِکَ النَّجْمُ" ط "رواہ البخاری فی تاریخہ"

ہوتا تھا۔ جس کو میں نے ستر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میرے رب کی عزت و عظمت کی قسم اے جبریل علیہ السلام وہ نوری تارہ میں تھا۔[1]

یہ سن کے مصطفےٰ نے کہا جان سکو گے
اے جبریل وہ تارا اگر دیکھا تو پہچان سکو گے
یہ کہہ کر سرکار نے عمامہ جو سر سے ہٹایا
پیشانی مصطفےٰ پہ وہ چمکتا تارا نظر آیا

☆ علمِ جبرائیل علیہ السلام کے مطابق، نورِ مجسّم شفیعِ معظم فخرِ آدم احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی تخلیق ستر ہزار در ستر ہزار سال پہلے فرمادی گئی تھی "چار ارب نوے کروڑ سال" اور یہ تنا ہی ہے۔ واللہ اعلم و رسولہ بالصواب ط

○ تمام کائنات سے کروڑوں، اربوں سال پہلے نورِ ذاتِ محمدی، نورِ نبوت کی تخلیق ہو چکی تھی اس وقت سے ربِ کریم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں "درود شریف" نازل فرما رہا ہے۔ اتنا رحمتوں کا نزول کیا کہ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن بنا دیا۔ اس نور نے سب سے پہلے نبوت کا لباس زیبِ تن کیا اور رحمت کا حُلّہ اوڑھا۔ وہ نورِ محمدی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنِی لباس میں ملبوس، ربِ کریم کی رحمتِ مختصر بن کر دنیا میں مبعوث ہوا۔

## احادیثِ قدسیہ: اللہ کا کلام بزبان رسالت عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم ط

☆ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ط

فرمایا میں مخفی خزانہ تھا۔ مجھے محبت آئی کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا۔

☆ لَوْلَاکَ لَمَا اَظْہَرْتُ الرَّبُوْبِیَّۃَ ط

اگر آپ نہ ہوتے تو اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا۔

[1] فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار سال میں قیام کرتا اور ستر ہزار سال سجدہ۔ قیام میں مجھے تم دیکھتے لیکن جب سجدہ کرتا تو مجھے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام کا بھی سجدہ ہزار سال اور دوسرا بھی ہزار سال کا تھا پہلا سجدہ عبودیت اور دوسرا سجدہ قبولیت کا۔ ۱۲ منہ غفراللہ ولوالدیہ ط

یہ احادیث مبارکہ طرقِ متعددہ اور اسانید مختلفہ سے روایت کی گئیں ہیں۔

○ یہ وحی خفی اور وحی غیر متلو کے زمرہ میں ہے فرمایا ربُّ العزت نے میں توحید کا مخفی خزانہ تھا۔ اَحَدٌ تھا صَمَدٌ تھا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ تھا اور اپنی ذات و صفات میں وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ تھا (سورۃ اخلاص) میں نے چاہا۔ پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا اور میری ذات اور صفات کا ظہور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ بایں معنی کہ میرے بحرِ توحید سے ایک محبت خالجیت کی لہر ابھری تو میں نے تجلی محبت سے اپنا محبوب بنالیا۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار ۔ وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں
غنچے ما اوحیٰ کے جو چٹکے دنیٰ کے باغ میں ۔ بلبلِ سدرہ بھی اس کی بو سے محرم نہیں

حدیثِ پاک: بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ وَكُلُّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نُّوْرِيْ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اللہ کے نور سے اور تمام مومن میرے نور سے ہیں۔

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے ۔ ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے صلی اللہ علیہ وسلم

☆ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا مظہر نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور نورِ ایمان و عرفان اس کی تجلیاں ہیں۔ یعنی ساری تخلیقاتِ الٰہیہ میں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے ہیں۔

خلاصۂ آیتِ کریمہ: بے شک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اس کے نوری فرشتے تب سے اب تک بغیر قید زمان و مکان صبحِ ازل سے شامِ ابد تک ہمیشہ در ہمیشہ، ہر وقت درود شریف بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ تم بھی اے ایمان والو میرے محبوبِ پاک شاہِ لولاک نبیُّ الانبیاء سیدُ الانبیاء امامُ الانبیاء احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہر وقت درود شریف پڑھا کرو۔ نوری ہو جاؤ گے۔

---

عہ من ذرّہ بودم نہاں در قعرِ بحرِ لم یزل ۔ عشقِ تو آوردہ ام آوردہ بیروں زاں محل

ترجمہ۔ میری روح تجلی صفات کے بحرِ لم یزلی میں مخفی تھی۔ اللہ نے چاہا تو عشق سے خود ہو کر ہمیں اس مقام سے باہر نکال لیا۔ اسی عشق کی منزل کی جستجو میں اس عالمِ شہود میں کر جنگل و بیابان میں پھر رہے ہیں۔ سرکار غریب نواز چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ

نمبر ۲ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۱۰

حدیثُ الحبیب علیٰ مصدرِہا الصلوٰۃُ والسلامُ ط

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ ط | میری اُمّت کے عُلماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔

کَ حرفِ تشبیہ ہے اور یہ تشبیہ تبلیغِ احکامِ الٰہیہ اور ترسیلِ شریعتِ مُطہّرہ میں ہے یا جتنی تکلیفات شاقہ انبیاء نے برداشت کیں ایسی ہی عُلماءِ اُمّت اُٹھائیں گے اور ضمناً ارشارہ فرما دیا کہ پہلے رسُولوں کے دین کی تبلیغ کے لیے انبیاء مبعُوث ہوتے رہے چونکہ حضُور" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" آخر زمان نبی۔ "ہیں بدیں وجہ اس دینِ حقّہ کی تبلیغ کا منصب عُلماءِ حق کو سونپا (العلماءُ ورثۃُ الانبیاءِ ط) گیا۔ جن کا تعلق قلبی رابطہ اور نسبت حقیقتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃُ والسّلامُ سے پختہ ہے۔ یہ نسبت مُرشدِ کامل۔ اکمل۔ مُکمّل کی نگاہ اور دُرُود شریف کی کثرت سے ملتی ہے۔ یہی وُہ لوگ جن کی محبّت، جنّت کی کُنجی ہے حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ ط اس حدیث

بقیہ حاشیہ

عہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط بلا تمثیل و بلا تشبیہ نُور۔ بفرمانِ رحمان واجبُ الاذعان قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ" حضور نُور صلی اللہ علیہ وسلم اور وَاتَّبِعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗ قرآن نُور بارشادِ حدیث منظُور نُورِ کبریا تاجدارِ لَوْلَاکَ لَمَا صلی اللہ علیہ وسلم "روزِ شمار ہر نبی کو دو دو نُور ملیں گے اور میرے ہر مُوئے تن سے نُور کا فوارہ جاری ہوگا"۔ میری نگاہ کے پروردہ "دُرُود خوان اُمّتی" نُوْرُہُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَبِاَیْمَانِہِمْ ط کے سامنے اور دائیں طرف نُور دوڑے گا۔ مزید براں اُن کا ہر اعضائے وضُو نُور سے مُنوّر ہوگا اور دُرُود شریف کا نُور اُن کو ہر چھ جہتوں چھ سمتوں چھ طرفوں آگے پیچھے اوپر نیچے دائیں بائیں سے گھیرے ہوئے ہوگا اور ہر مقام میزان پُلصراط پر دُعائے نُور رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا پڑھتے ہوئے اور نُورِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کی نُوری شفاعت سے سیدھے جنّتُ الفردوس میں داخل ہوں گے۔ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْہُمْ بِلُطْفِکَ یَا لَطِیْفُ ط

☆ نُورِ قرآن۔ نُورِ ایمان، نُورِ عرفان، نُورِ اذعان، نُورِ ایقان، نُورِ فراست، نُورِ ولایت، نُورِ شریعت، نُورِ طریقت، نُورِ حقیقت، نُورِ معرفت کے حصُول کا ذریعہ دُرُود شریف ہے اور یہ سب نُور ماہِ عرب مہرِ عجم نُورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور کی ایک خفیف سی جھلک ہیں۔ "دُعائے نُور" تحفۃُ الصلوٰۃ الی النبی المختار صفحہ ۹۶ پر ملاحظہ ہو۔

☆ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَجْعَلُ لَنَا بِہَا قُلُوْبَنَا نُوْرًا وَّصُدُوْرَنَا نُوْرًا وَّعُیُوْنَنَا نُوْرًا وَّشِفَاہَنَا نُوْرًا وَّاَجْسَادَنَا نُوْرًا وَّاَرْوَاحَنَا نُوْرًا وَّقُبُوْرَنَا نُوْرًا اٰمِیْنَ یَا نُوْرُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ط از محمد عنایتُ اللہ قادری

صَلُّوْا عَلَی النُّوْرِ بُکْرَۃً وَّعَشِیَّۃً | اَلْفَ صَلٰوۃٍ مَّعَ السَّلَامِ وَزِیْنَۃً

پاک کے مصداق نہ مولویانِ زرّاق ہیں اور نہ پیرانِ رقّاص اور نہ عُلماءِ سُوء بلکہ وہ عُلماءِ حق ہیں۔ جن کا ظاہر شریعتِ مطہّرہ سے آراستہ اور باطن انوارِ طریقت[1] سے پیراستہ ہو۔ دربارِ اکبری (قال حال کے باکمال) کے نورتن نہ ہوں۔ بارگاہِ محمدی علیہ اَلفُ صلوٰۃ وَّاَلفُ اَلفِ سلام کے مجددی درویش اور سرہندی درویش ہیں۔ جن کے آستانہ کی خاک روبی بادشاہوں کے دربار کی تخت نشینی سے افضل ہے۔ قدّس سرّہٗ

[1] یہ ہستیاں عُلماءِ کرام، مشائخِ عظام علم و عمل، قول و فعل، قال و حال فقہ و فقر میں شریعت طریقت کی جامع ہیں امامِ اعظم ابوحنیفہ اور سلطان العارفین بایزید بسطامی قُدّس سرّہما الاقدس دونوں سیدنا امام جعفر صادق علیہ و علیٰ آبائہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک ہی نظر اور ایک ہی فکر سے صحبت یافتہ اور فیض یافتہ لیکن اللہ عزّ اسمُہٗ نے امامِ اعظم کو شریعت میں قالِ رسول اللہ "ﷺ" کیلئے چن لیا اور سلطان العارفین کو طریقت میں حالِ مصطفےٰ "ﷺ" کے لیے منتخب فرمالیا۔ حالانکہ یہ دونوں ہستیاں ہر پہلو شریعت و طریقت میں کامل تھیں۔ ائمہ محدّثین امام بخاری، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہم نے اخبار و آثار سے قالِ رسول اللہ "ﷺ" کو ضخیم دفتروں میں جمع کیا۔ جس سے ائمہ مجتہدین نے فقہی مسائل استنباط کیئے اور فقر کے امام حسن بصری، امام ربانی مجدد الف ثانی علیہما الرحمۃ نے اسرار و انوارِ رسول اللہ "ﷺ" سے اپنے سینوں کو منوّر کیا اور پھر نگاہ سے چراغ پہ چراغ روشن کر دیئے۔ مقصد یہ کہ اُدھر رسول اللہ "ﷺ" کا قال ایک سینے سے دوسرے سینے میں منتقل ہوتا رہا اور اُدھر رسول اللہ "ﷺ" کا حال ایک سینے سے دوسرے سینے کو طُورِ سینا بناتا رہا۔

سُنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے یہ راز شریعت وضو ہے طریقت نماز

شریعت درِ محفلِ مصطفےٰ طریقت عروجِ دلِ مصطفےٰ

شریعت میں ہے قیل و قالِ حبیب طریقت میں ہے حسن و جمالِ حبیب "اکبر الٰہ آبادی"

قرآن کا فیض ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ (سورۃ البقرۃ ۲) ان نفوسِ قدسیہ سے اُمت تک پہنچا کر اُن کی تبلیغ پند و وعظ اور ترسیلِ نگاہ و نظر سے اُمتی۔ مؤمنین صالحین، صادقین، متقین، محسنین بن گئے یہ تبلیغ عین منشاءِ ربانی کے مطابق تھی کہ پہلے پیغام بَر پھر پیغام۔ پہلے طبیب پھر نسخہ پہلے ہادی پھر ہدایت اگر ہادی "ﷺ" سے بے نیاز ہو کر اور اُن نفوسِ قدسیہ سے صرفِ نظر کر کے محض اُصول و مسائل سے راہ چاہیں تو مقصدِ بندگی اور ہدایت ایصال الی المطلوب نہیں پا سکتے۔ بزمِ رسول اللہ "ﷺ" کا صحبت یافتہ "صحابی" اور دربارِ رسول "ﷺ" کا ہر حاضر مُفسّر بھی ہے۔ مُحدّث اور فقیہ بھی۔ مُراد بھی ہے اور مُرید بھی۔ مُبلّغ اور مجاہد بھی ہے۔ یہی عُلماءِ اُمت جو اس حدیثِ پاک کے مصداق بنے۔ جن کی دوات کی سیاہی روزِ قیامت شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی۔ اے کریم جلّ سلطانہٗ! عُلماءِ حق کی اس سیاہی کی عزّت کے طفیل اِس رُوسیاہ کی سیاہی کو نور اور سُرخروئی کا باعث بنانا۔ آمین یا نور یا نور النور ۱۲ منہ غفرلہٗ الغفور ط

☆ الشیخ محقق علی الاطلاق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ایک روایت نقل فرماتے ہیں۔

○ جب شبِ معراج میرا بُراق وادیٔ طورِ سینا سے گزرا ——— تو فرمایا۔

☆ ایک روایت الرسول میں ارشاد فرمایا۔ "رَأَیْتُ مُوْسٰی" رواہ البیہقی " نیز فرمایا۔

| | |
|---|---|
| مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوْسٰی وَهُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ ط | فرمایا میرا گزر موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر ہُوا تو دیکھا وُہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ |

☆ احادیثِ مبارکہ اس ایک معنی کو واضح کرتی ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم وسلامہ اپنی اپنی قبور میں عالمِ برزخ کی زندگی کے ساتھ ساتھ حیاتِ دنیوی سے بھی حیات ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں اور دیگر تصرفات بھی فرماتے ہیں۔ مصیبت زدہ کی مدد و اعانت کرنا۔ دُنیا میں سیر فرمانا اپنی مرضی سے آنا جانا بارگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہونا۔ تعزیت اور تہنیت پیش کرنا ثابت ہے۔

☆ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ ط اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اگرچہ ظاہراً یہ روایت نماز کے متعلق ہے لیکن یہ توجیہ بھی درجۂ صحت تک ہے اگرچہ تاویلِ بعید ہے کہ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر آپ پر درود شریف پڑھ رہے ہیں۔ "مؤلف" واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاعلیٰ بالصواب۔

☆ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ ط علامہ شمس الدین سخاوی علیہ رحمۃ الباری نے اپنی تصنیفِ لطیف، تالیفِ منیف "قول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" میں اس حدیث پاک کی ایک ترجمہ یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک درود شریف میں ہے۔ جو مجھ پر درود شریف بھیجا جاتا ہے۔ رواہ النسائی۔

○ سیدالانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کی شان بہت ارفع ہے آپ کے مرقدِ منورہ میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ وسلامہ عنہن حاضر بارگاہ ہو کر زیارت سے مستفیض ہوتی ہیں اور آپ جہاں چاہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تشریف لے جاتے ہیں۔

○ جملہ انبیاء و مرسلین کا شبِ معراج، بیت المقدس میں حضور پُرنور صاحب المعراج صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بجماعت نماز پڑھنا اور عرش پر انبیاء کا استقبال کرنا اور سلام عرض کرنا اور خصوصاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زیارت کرنا اور تخفیف نماز، روزہ کی عرض کرنا ۔۔ اُمتِ مسلمہ پر شفیق ترین نبی۔

احادیثِ کثیرہ صحیحہ سے ثابت ہے۔

○ اس سے قبل بھی مدینہ طیبہ ہجرت گاہ محبوب کردگار کے تذکرے انبیاء کرتے رہے ہیں۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کا لشکر جب مدینۃ الرسول سے گزرا تو فرمایا۔

| | |
|---|---|
| هٰذِهٖ دَارُ الْهِجْرَةِ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ طُوْبٰى لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ ؎ تفسیر مظہری | یہ آخر زمان نبی کی ہجرت گاہ ہے۔ مبارک ہے وہ جو آپ پر ایمان لایا۔ |

☆ شبِ معراج شریف آپ کا براق محترم جب سرزمین حجاز مدینہ منورہ زادہا اللہ تنویرًا پہنچا تو سیدنا روح الامین علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتریئے اور یہاں نمازِ نفل ادا فرمایئے کیونکہ یہ مبارک مقام آپ کی ہجرت گاہ اور آرام گاہ ہوگا۔

معراج النبی میں درود شریف:۔ برکۃ النبی فی الہند عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے ہنوز ستر ہزار نورانی حجاب ایسے تھے کہ ایک حجاب دوسرے حجاب کے ہم شل نہ تھا۔ ہر حجاب کی تہہ کا سفر پانچ سو سال کا تھا ابھی اُن کا طے کرنا باقی تھا چنانچہ آپ نے ان سب کو حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی امداد و اعانت سے قطع کیا اس وقت خاص قسم کی حیرت، دہشت اور جلالت و عظمت پیش آئی منادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہم آوازی میں ندا دی قِفْ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ (درود شریف) آپ متفکر ہوئے کہ یہ آواز کہاں سے آئی۔ آپ کو اس آواز سے اُنس حاصل ہوا اور گھبراہٹ سے باہر آئے جو درپیش تھی پھر حق تعالیٰ نے ندا دی اُدْنُ مِنِّيْ يَا حَبِيْبِيْ پھر میرے رب عزوجل نے مجھ سے اتنا قرب فرمایا کہ میں اتنا قریب ہو گیا۔ اِنَّ رَبَّكَ يَشْتَاقُ اِلَيْكَ کا ظہور وحی الٰہی سے ان الفاظ میں ہوا۔

قرآن پاک پ ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۸۔۹

| | |
|---|---|
| ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ | پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ |

○ پھر میرے رب کریم نے مجھ سے دریافت کیا تو مجھ میں اتنی تاب نہ تھی کہ جواب دے

؎ بر زمانہ ۶۱۰ ق م کا واقعہ ہے۔

سکتا اس وقت ربِ کریم نے اپنا دستِ کرم "مَا يَلِيقُ بِشَانِهٖ" علہ تیرے دونوں شانوں کے درمیان بے کیف و حد بڑھایا۔
"جیسا اس کی شان کے لائق"

☆ حدیث الحبیب میں بایں الفاظ مبارک ارشاد فرمایا۔ "رواہ البیہقی"

| | |
|---|---|
| فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَّعَرَفْتُ ط | پس رکھا اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان اور میں نے اس کی ٹھنڈک سینہ میں پائی اور تمام اشیاء مجھ پر روشن ہو گئیں اور میں نے پہچان لیا۔ |

☆ ایک روائیت میں فرمایا۔ "رواہ البیہقی"

| | |
|---|---|
| عَرَفْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط | پہچانا میں نے ہر اس کو جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں |

☆ اور ایک روائیت میں ارشاد ہوا۔ "رواہ البیہقی"

| | |
|---|---|
| فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ ط | پس جان لیا میں نے مشرقین اور مغربین کے درمیان ہر چیز کو۔ |

○ اس کی ٹھنڈک کو میں نے اپنے سینہ فیض گنجینہ میں محسوس کیا اس وقت مجھے اللہ سبحانہٗ نے تمام علوم اوّلین و آخرین عطا فرما دیئے اور میں نے ہر چیز کو جان لیا اور پہچان لیا۔

○ اور فرمایا کہ پھر عرش سے ایک قطرہ میرے قریب آیا اور وہ میری زبان پر گرا میں نے اس چیز کو چکھا اس سے زیادہ شیریں نہ چکھا ہو گا۔ اور مجھے اوّلین و آخرین کی خبریں حاصل ہوئیں اور میرا دِل روشن ہو گیا اور عرش کے نور نے میری آنکھوں کو ڈھانپ لیا۔ اس وقت میں نے تمام چیزوں کو دِل سے دیکھا "عَرَفْتُ" اور اپنے پسِ پشت "پیچھے" سے بھی دیکھنے لگا۔ جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں اور پہچانتا ہوں کما هي ط

حدیثِ پاک :- بروائیت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ "مدارج النبوت"

| | |
|---|---|
| اِنَّ اللّٰهَ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ | بے شک میرے لیئے دُنیا اٹھا لی گئی تو میں نے |

علہ قرآن پاک اور حدیث پاک میں جہاں اللہ تعالیٰ کی نسبت سے لفظ نفس آنکھ کان اور ہاتھ کا ذکر آیا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔ علماءِ محققین نے ان کی تعبیر مَا يَلِيقُ بِشَانِهٖ سے کی ہے اور ان کو متشابہات سے شمار کیا ہے۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم بحقیقتہٖ ورسولہ الاعلیٰ عزّ وعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

| | |
|---|---|
| اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ ط | تمام دُنیا کو اور جو کچھ اُس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہُوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو۔ |

**حریم قدس میں درود شریف**:۔ دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر پہنچے تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے پُوچھا محبوب ﷺ "میرے لئے کیا تحفہ لائے تو عرض کیا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ تو جواب میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تو آپ ﷺ نے جواباً کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اور پھر تشہد فرمایا۔ آپ نے اپنی اُمّتِ مرحومہ یعنی ہم نیازمندوں کو حریم قدس میں بھی نہیں بھلایا۔ معبودِ حقیقی نے اپنے محبوبِ پاک صاحبِ لولاک ﷺ کو صلوٰۃ وسلام کے تحفے عطا فرمائے اور یہ ہے حقیقتِ صلوٰۃ وسلام ؎

ادھر سے تھیں نذر شہ نمازیں اُدھر سے اِنعام خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پُرنور میں پڑے تھے

☆ سید غوث علی شاہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔

① اور جب خاتم النبیین علیہ التحیۃ والثناء شب معراج کو مدارج ومقامات طے کرتے ہوئے قرب تک پہنچے تو ندا آئی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پس اس ساغر کو حضرت رسالت پناہ نے دو بخش فرمایا ایک حصہ خود نوش جان اور دوسرا حصہ بندگان خاص صالحین کو عنایت فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ حسرت تو یہ ہے کہ بندگان صالحین کو تو ان کی صالحیت کافی تھی وہاں ہم تشنہ لبان، بادیہ معصیت کو یاد کیوں نہ فرمایا۔ کہ مستحق کرامت گناہ گارانند"

② لیکن میں نے کہا کہ حضرت خیرالوریٰ ﷺ نے تو گناہگاروں کو صالحین سے بھی پہلے دورِ ساغر میں اپنے ساتھ کمال شفقت سے شریک فرمایا ہے چنانچہ عَلَیْنَا میں ضمیر جمع متکلم اس پر شاہد ہے کہ صالحین کو بعد واؤ عطف سے ذکر کیا ہے اور علیہوں کو اپنے ساتھ رکھا ہے بھلا اس سے زیادہ اور عنایت کیا ہوسکتی ہے۔ "تذکرہ غوثیہ"

؎ مصرع فقل " نصیب ما بہشت است اے خدا شناس برو "

○ نماز خاص الخاص اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہی عبادت ہے۔ اُس کا قیام، رکوع، سجود اور اس میں تسبیح و تہلیل فَاعْبُدِ اللّٰہَ[1] کا فرمان اور مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ کی شان میں۔ عبد بندہ عبادت سے بنتا ہے۔ بغیر عبادت بندہ نہیں، گندہ ہے۔

☆ ایک روایت الحدیث میں ارشاد فرمایا۔

| | |
|---|---|
| اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ ط<br>حدیث جبرائیل، صحیح البخاری | یہ کہ عبادت کرو اللہ کی گویا اُس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو بس یہ خیال کرو کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ |

(۳) پہلا مقام اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ والی نسبت کہاں یہ تو مقام خواص ہے اور دوسرا مرتبہ خود سرکار انبیاء "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ہم سے اُتار دیا اور فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ اور اگر یہ کیفیت نہ ہو تو کم از کم نماز میں فَاِنَّہٗ یَرَاکَ والی ہی کیفیات[2] اور احوال نصیب ہوں تو غنیمت ہیں۔ "تذکرۂ غوثیہ"

کبھی حیرت کبھی مستی کبھی آہِ سحر گاہی ۔۔۔ بدلتا ہے ہزاراں رنگ میرا دردِ مہجوری

**قرآن پاک** پ۳۰ سورۃ الانشراح آیت کریمہ ۴

| | |
|---|---|
| وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۝ | اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ |

○ اسی آیت کریمہ کے تحت وَاِذَا ذُکِرْتَ ذُکِرْتَ مَعِیَ (حدیث قدسی) محبوب تیرا ذکر میرے ذکر کے ساتھ ہوگا۔ اور یہ معیت دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر روشن ہوتی اور ہر مقام میں مومن کلمہ طیبہ میں، مؤذن آذان میں، خطیب خطبۂ جمعہ، عیدین میں اور نمازی نماز میں ذکر اللہ کے ساتھ ذکرِ مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" بلند کر رہا ہے۔

وہ کہ اس در کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی ۔۔۔ وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا
مومن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہوگیا ۔۔۔ کافران سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

---

[1] پ۲۳ سورۃ الزمر آیت کریمہ ۲ تو اللہ کو پوجو نرے خاص اُس کے بندے ہو کر۔

[2] نگاہ کمالِ اِیْتُوْنِیْ اُصَلِّیْ کے حسن پر اور قلب اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کے جلووں میں گم ہو تو کیفیات پیدا ہوتی ہیں اور یہ نماز معراج بنتی ہے کیا شان محبوب ہے خاص بارگاہِ اُلوہیت میں۔ سُبْحَانَ اللّٰہ ۱۲ منہ غفرلہٗ (رواہ امام بخاری)

سہ اسلام، ایمان اور احسان کا مقام، پہلی حالت مشاہدہ دوسری مراقبہ۔



ٹھوکریں کھاتے پھروگے اُن کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اوّل گیا آخر گیا

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا کا یہ مطلب ہے کہ محبوب کے ذکر کو اپنے ذکر کی معیت عطا فرمائی۔

قرآن پاک: پ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت کریمہ ۶۲ ، پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۴۰

| | |
|---|---|
| ۱: اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ○ | بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے۔ |
| ۲: اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ | بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ |

○ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ذکر پہلے کیا اور بعدہٗ رب تعالیٰ کا ذکر کیا اور نبی پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اللہ سبحانہٗ کا ذکر پہلے اور بعدہٗ اپنا ذکر کیا۔ حکمت یہ کہ یہ معیت دائمی ازلی ابدی ہے جس کا انفکاک کسی وقت نہیں۔ نیز موسیٰ علیہ السلام نے معیت کا ذکر خود کیا اور نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی معیت کا ذکر اللہ سبحانہٗ نے فرمایا۔" اہل ذوق اس مقام معیت کو جانیں۔ مرتب"

ایں معیت مے نگنجد در بیان
نے زماں دارد خبر زو نے مکان

قرآن پاک : پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ ۱ تا ۴

| | |
|---|---|
| وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۭ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۭ | چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔ |

شانِ نزول : ایک مرتبہ اتفاقاً چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطورِ طعن کہا کہ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کو رب تعالیٰ نے چھوڑ دیا ہے۔ کفار کی یہ بات آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دل نازک پر گراں گزری تو رب قدوس نے فرمایا۔ وَالضُّحٰى قسم ہے، نورِ جمالِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی۔ وَالَّيْلِ اور قسم ہے گیسوئے عنبرین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ تمہیں تمہارے رب تعالیٰ نے چھوڑا نہ علیحدہ ہوا۔ محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" تمہارے لئے پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہوگی۔ "وَالسَّاعَةُ الْاُخْرٰى خَيْرٌ لَّكَ مِنَ السَّاعَةِ الْاُوْلٰى ۭ"

(۱) مفسرین کرام نے دو معنی بیان فرمائے پہلا معنی آنے والے احوال تمہارے لئے

گذشتہ سے بہتر ہیں۔ گویا حق تعالٰی کا وعدہ ہے۔ کہ روز بروز آپ کے درجات بلند فرماتا رہے گا۔ اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

(۲) دوسرا معنیٰ یہ کہ آخرت دُنیا سے بہتر ہے وہاں آپ کے لئے مقامِ محمود، حوضِ مورُود اور تاجِ شفاعتِ کبریٰ ہے۔ نیز اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِی کا ایک (حدیثِ قدسی شریف) مفہوم یہ ہے محبوب تیرے ذکر کے بغیر میرا ذکر قبول نہیں ہے۔

(۳) کفار نے کہا لَسْتَ مُرْسَلًا (سورۃ الرعد ۴۳) تو اللہ کریم نے جواباً فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (سورۃ الفتح ۲۹) "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" کلمہ طیبہ نماز اذان میں اپنے محبوب کو معیت عطا فرمائی۔ سُبحانَ اللہ خداوند قدوس کا اندازِ توصیف سے نورِ الٰہ کیا ہے محبت حبیب کی جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے

ازالۂ وہم :- نماز کے تشہد میں ادباً بیٹھ کر محبت ادب اور تعظیم سے سلام عرض کرنا۔" مقصود الثقلین حضور سید الکونین "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" کا خیال مبارک [علہ] اور تصور تعظیم کے ساتھ آنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ نماز تو آپ کے ذکرِ پاک کے بغیر ہوتی ہی نہیں اس لئے التحیات میں حضور سے خطاب اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ [علہ] سے اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ [علہ] کے تحفے نذرانے اور ہدیے اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سے حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود شریف۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب حریم قدس میں ربِ کریم کی بارگاہ میں ہوں اور آپ سے کلام بھی ہو اور سلام بھی، تو پھر اُمتی کو پوری عظمت کے ساتھ خیال نہ آئے۔ اور تصور نہ جمے۔ فافہم [علہ]

☆ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں شیخ محقق علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ نمازی یہ خیال کرے کہ حضور بارگاہِ رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کر رہا ہوں اور

---

علہ بعض خوارج علماء سوء نے اس کے خلاف لکھا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْھَفْوَاتِ انہوں نے اپنی سیہ باطنی کی سیاہی سے کاغذ کو سیاہ کیا اور خود بھی رُوسیاہ ہو گئے اور مرکز حسنیٰ میں مل گئے۔

علہ بارگاہ الوہیت میں تحیات صلوات طیبات کے تحفے اور مقام دنی فتدلی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں سلام پیام اس کیفیتِ حالی سے نماز مومن کی معراج ہی۔ کروڑہا اُمتی خیر القرون علی الاطلاق قرن نبوی سے تا ایں زمان متواتر علی الاستمرار مسلسل بالاستقلال بغیر کسی ادنیٰ تامل و تردد اور بلاشک و شبہ نماز میں کہ ضمیر مخاطب سے عقیدہ حاضر ناظر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

آپ بنفسِ نفیس اپنے سمعِ مبارک سے سُن رہے ہیں۔ کیونکہ حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کائناتِ عالم کے ذرہ ذرہ میں جلوہ گر ہے بلکہ اطاعتِ رسول کا تو یہ عالم ہو کہ حضور کسی کو بُلائیں اور وہ فرض نماز پڑھ رہا ہو تو اُس پر واجب اور فرض ہے کہ وہ نماز چھوڑ کر بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو۔

## قرآن پاک : پ ۹ سورۃُ الانفال آیتِ کریمہ ۲۴

| يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ | اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بُلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اُس چیز کے لئے بُلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔ |
|---|---|

**شانِ نزول** : سیدنا سعید بن مُعلّیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فرض ادا کر رہے تھے کہ حضور نے انہیں بُلایا تو وہ جلد از جلد نماز مکمل کر کے ذرا تاخیر سے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا تمہیں جواب دینے میں کیا چیز مانع ہوئی عرض کیا حضور نماز میں تھا تو فرمایا کیا تم نے قرآنِ پاک میں یہ آیتِ پاک نہیں پڑھی عرض کیا آئندہ ایسا نہ ہو گا۔ اِجَابَةُ الرَّسُوْلِ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ ط " کما ذکرہ الامام فخر الدین رازی فی تفسیرہ الکبیر "

☆ اِس آیتِ کریمہ کے تحت علامہ قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ الباری فرماتے ہیں۔

○ اور یہ بات ہے بھی ٹھیک۔ کیونکہ اُس نمازی نے کلام کیا تو کس سے کیا آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " سے جن کو نماز میں سلام و کلام عرض کرنا واجب ہے اور اگر کسی غیر کو سلام کیا تو نماز ٹوٹ جاتی اور اگر کعبہ مشرفہ سے " سینہ " پھیرا تو کس طرف پھیرا۔ آپ کی طرف جو کعبہ کے بھی کعبہ ہیں اور اگر چلا تو کدھر، بارگاہِ محبوبیت کی طرف جب کہ ربُّ العزت " جلّ وعلا " اپنے بندوں کو اسی درِ اقدس پر بُلاتا اور دعوت دیتا ہے۔

بقیہ حاشیہ

سے سلام عرض کرتے آ رہے ہیں اور خوش قسمت کہ اللہ تعالیٰ ہمیں التحیات بالشان وسلام کے جواب سے شرف پاتے ہیں۔ بعض منکرین محجوب علماءِ حاضرہ اپنی ناقص الایمانی و ذہنی اختراعی اور باطل استدلالی منطق سے اس سلام کی تنسیخ و ترمیم کے درپے ہیں اور اپنی ناکام مساعی اور تحریف سے اپنے باطن کو مسخ کر کے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (سورۃ الاعراف ۱۷۹) بنے " چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی " حالانکہ بامتثال امر اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف بھیجنا ایسا ہی ہے جیسا آپ کی نبوت و رسالت کی شہادت دینا۔ ۱۲ منہ حفظہ اللہ وسلمہ ربہ ط

مسئلہ :- نماز میں کسی کو بلانا ۔ پکارنا اور سلام و کلام کرنا منع ہے اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے ۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام و سلام سے نماز نہیں ٹوٹتی ۔ عین نماز کی اس مؤدبانہ حالت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام و سلام خطاب کے صیغہ سے واجب ہے کہ مومن حالت حضوری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حریم کبریاء جل وعلیٰ میں دیکھ کر تعظیم بجالاتا ہے تو بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں سلام عرض کرکے منظوری پاتا ہے بفضلہٖ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ جل شانہٗ صلی اللہ علیہ وسلم فافہم ط

---

☆ ایک روایت میں ہے ۔

| | |
|---|---|
| اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط | نماز مؤمنین کی معراج ہے ۔ |

○ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج تو یہ ہے کہ آپ دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر اللہ رب العزت کے دیدار سے مشرف ہوئے اور آپ نے اپنی ظاہری سر کی آنکھوں سے بے حجاب رب کریم کا جمال دیکھا اور فرمایا کہ تعلیم اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ بِاَحْسَنِ تَادِیْبِیْ کے کمال ادب سے رَأَیْتُ رَبِّیْ بِاَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط کا مشاہدہ عینی عطا ہوا ۔ یعنی معبود حقیقی نے اپنے محبوب حقیقی پر تجلی فرمائی ۔

☆ ایک حدیث الحبیب میں ارشاد ہوا ۔

| | |
|---|---|
| اَتٰنِیْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط | میرا رب سب سے احسن تجلی میں میرے پاس جلوہ گر ہوا ۔ |

○ اور آپ نے کمال ادب سے تجلی رب جل جلالہٗ کو دیکھا اس شان سے کہ رب کریم نے خود اس دیدار کا نقشہ کھینچا ۔ اور کتنے واشگاف الفاظ مبارکہ میں اظہار فرمایا ۔

**قرآن پاک :** پ ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۷-۱۰

| | |
|---|---|
| مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ | آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی |

○ صاحب مَا زَاغَ الْبَصَرُ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خالق و مالک کو دیکھا ہے ۔ جب کہ درمیان کوئی واسطہ نہ تھا ۔ اور یہ دیدار آپ کی ذات پاک سے خاص ہے ۔

| | |
|---|---|
| فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ط | وحی فرمائی اپنے بندہ کو جو وحی فرمائی ۔ |

○ ایسی وحی اللہ سبحانہٗ اور محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کے درمیان اسرار ہیں جن پر آپ کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ یا جس کو اُس کے مرتبہ کے مطابق جتنا بتا دیا۔

☆ حبرُ الاُمّت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا۔

| رَأَيْتُ رَبِّي بِعَيْنِي وَقَلْبِي ط "رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد صحیح" | میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں اور دل سے دیکھا۔ "صحیح مسلم شریف" |
|---|---|

○ دل کی آنکھ سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھ سے بھی دیکھا "تفسیر روح المعانی تحت سورۃ النجم" ؎

موسیٰ زہوش رفت بیک پرتوِ صفات — تو عین ذات مے نگری در تبسمی "شیخ جمالی دہلوی"

☆ جب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر وادی طورِ سینا میں تجلی فرمائی تو پہاڑ جل گیا۔ اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش سنبھالا تو کہا قَالَ سُبْحٰنَكَ سورۃ الاعراف ۱۴۳۔ اللہ اکبر کیا شانِ نبوّت ہے کہ کتنے پیارے موزوں الفاظ سُبْحٰنَكَ سے عین موقعے کے مطابق کلمہ عرض کیا۔ "مولانائے روم" محمد جلال الدین رومی روح اللہ روحہٗ نے کتنے بلیغانہ انداز میں فرمایا ہے۔[1] ؎

آنچہ طورش برنتابد اے کیا — قدرتش اندر زجاجے ساخت جا

گفت مشکوٰۃ زجاجی جائے نور — کہ ہمی درد زنور آں قاف وطور

دردِل مومن بگنجد ہیچ حنیف — نے زچوں وبے چگوں وزنے زکیف

○ دنیا میں دیدارِ الٰہی کی تاب کسی میں نہیں اور یہ نعمتِ اعلیٰ فقط، مختص ہے۔ سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے لیے میثاقِ اوّل، روزِ اوّل اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ سورۃ الاعراف ۱۷۲ کے جواب میں سب سے پہلے روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا۔ بعدہٗ روحوں نے یک زبان ہو کر قَالُوْا بَلٰی کہا تو پھر تمام روحوں کو دیدارِ جمالِ الٰہی ہوا اور سجدہ کیا۔

حدیثِ قدسی "کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ عزّ وجلّ صلی اللہ علیہ وسلم ط

| مَا وَسِعَنِي سَمَآئِي وَلَا اَرْضِي | میں نہ آسمانوں میں سماتا ہوں اور نہ زمینوں میں |
|---|---|

---

[1] جس نور کا متحمل کوہِ طور نہ ہو سکا، حق تعالیٰ کی قدرت اُس نور کو مومن کے دل میں رکھ دیا۔

۲۔ قدرتِ حق سے مومن کا قلب اس نور کا محل بن گیا جس نور کی تجلی سے کوہِ طور ریزہ ریزہ ہو گیا۔

۳۔ مومن کے دل میں سما جاتا ہے بے مثل مہمان وہ بے چون، بلا چگونہ اور وہ بے کیف۔

وَلٰكِنْ يَسَعُنِيْ فِيْ قَلْبِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ ؕ

لیکن میں اپنے بندہ مومن کے دل میں جلوہ گھاتا ہوں۔ "موضوعات ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری"

**قولِ فیصل :** دلائل جلیلہ سے واضح ہُوا۔ یہ معراج شریف جسمانی تھا اور دیدارِ الٰہی "رُویت" دَنَا فَتَدَلّٰی پر ہُوئی یہ مقام دارِ آخرت کی مانند ہے اس سے پہلے تینتیس ۳۳ معراجیں رُوحانی تھیں۔ اللہ سُبحانہٗ کو بصارت کی آنکھ سے دیکھا اور بصیرت کی آنکھ سے بھی دیکھا۔ یعنی مُشاہدہ عینی وقلبی ہُوا۔

**قرآن پاک** پ سورۃ الانعام آیت کریمہ ۱۰۳

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○

آنکھیں اُسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اُس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پُورا باطن پُورا خبردار۔

○ اِس آیتِ کریمہ میں نفی ادراک ہے رُویت نہیں۔ آنکھیں اس ذاتِ سبحانہٗ کا ادراک نہیں کرسکتیں کہ ادراک احاطہ کو مُستلزم ہے کہ وُہ ہمارے فہم وادراک میں آئے اور آنکھیں اس ذات کا احاطہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔

☆ جمہور عُلماءِ عظام اہلِ سُنّت وجماعت کا مسلک ہے کہ صاحبِ مَازَاغَ الْبَصَرُ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بچشمِ سر، جمالِ ذاتِ الٰہی کا مُشاہدہ فرمایا یہ دیدار آپ کے لیئے خاص ہے اور اس دُنیا کے وراء الوراء میں ہُوا۔ جو دارِ آخرت کی مانند ہے۔

☆ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حدیث عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قائل ہُوں۔ کسی نے آپ سے پُوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج اپنے ربّ عزّوجلّ کو دیکھا تو آپ نے جواباً فرمایا رَاٰهُ ، رَاٰهُ ، رَاٰهُ دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔ اتنی مرتبہ فرمایا حتّٰی اِنْقَطَعَ نَفَسُهٗ ط کہ آپ کا سانس ٹوٹ گیا۔ "رُوح المعانی" "کیونکہ دیدارِ الٰہی مُحال نہیں ادراک مُحال ہے۔"

☆ امام غزالی قدس سرہ السامی صاحب احیاء العلوم فرماتے ہیں۔

○ سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کو ننانوے ۹۹ مرتبہ خواب

ت امام الائمہ، مقتدی اہل السنۃ۔ العابر علی المحنۃ۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رضی اللہ عنہ وعنا بہ علیہا۔

نیند" میں بصیرت کی آنکھ سے دیکھا اور حضرت امامِ اعظم سیدنا نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہما نے ربِ کریم کو بحالتِ نیند "مکاشفہ" ننانوے ۹۹ بار دیکھا ہے۔ یہ دیدار فانی آنکھ سے نہیں باقی آنکھ یعنی بصر سے نہیں بصیرت سے ہے۔ "شرح فقہ اکبر"

☆ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ ؕ مومن کا دِل تجلی گاہِ خُداوندِ قدوس ہے۔ اِس کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ اولیاء کے مدارجِ ولائیت کی سیر الی اللّٰہ یہ ولائیت صُغریٰ ہے۔ سیر فی اللّٰہ سیر عن اللّٰہ یہ ولائیت کبریٰ میں داخل ہیں۔ ولائیتِ عُلیا سے اوپر کمالاتِ نبوت ہیں جنت میں مدارج کی ترقی قلبی احوال وکیفیات سے ہوگی۔ اہلُ اللّٰہ کو بصیرت کی آنکھ سے دُنیا میں دیدارِ الٰہی ثابت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ؕ

○ ہماری معراج، نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" تک پہنچنا ہے۔ درُود شریف کی برکت سے حضُور کا اتنا قُرب حاصل ہو تو ہم اس دُنیا میں بحالتِ خواب "عوام کے لیئے" اور بحالتِ بیداری "خواص کے لیئے" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جمالِ مُبارک اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اسی حکمت کے تحت مومن حالتِ ظاہری نماز میں آپ کی حضوری سے مُشرف ہوتا ہے۔" اب اگر کوئی اپنی پاکیزہ نفسی اور طہارت قلبی، محبت اور اخلاص کو اس درجہ تک قوی کرلے اور سلام عرض کرتے وقت اُس کی بصیرت نُورِ جمالِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لے۔ تو بس یہی معراج ہے مومن کی۔" حضور تک پہنچنا اللہ سبحانہٗ تک پہنچنا ہے اور حضور کو دیکھنا اللّٰہ جلّ شانہٗ کو دیکھنا ہے۔

آنکھوں نے اپنے اندر سارا مدینہ سمو لیا ○ چھوٹی سی چیز کتنا بڑا کام کر گئی
یہ کیفیت مجھ پہ بارہا گذر گئی ○ دیکھا جلوۂ حضور جہاں تک نظر گئی
موسیٰ بیہوش ہو گئے اور طُور جل گیا ○ نقاب میم محمد جو رُخ سے اُلٹ گئی
دوزخ جلا سکے گی بھلا مجھ کو کیا اسد ○ ہجر نبی میں زندگی جل جل کے کٹ گئی

○ حدیثِ قدسی، کلامُ اللہ بزبانِ رسُول اللہ "عزّوجلّ فصلّی اللہ علیہ وسلم"

| | |
|---|---|
| لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ ؕ | مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے اس میں میرے ساتھ کوئی بھی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل گنجائش نہیں رکھتا۔ |

○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی یہ معیت جو کہ ہمہ وقت میسّر تھی۔ بعد معراج شریف بھی یہ قرب اور معیت دائمی اور مقامِ خاص نصیب تھا۔ ملکِ مقرّب اور نبیِ مرسل کی عدم وسعت بھی دائمی ہوگی اور یہ مقامِ خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

حدیثِ پاک:۔ رواہ تلمسانی عن سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

☆ ایک بار سیدنا جبرائیل روح القدس علیہ السلام حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تو عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ظَاهِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاطِنُ؀ اور فرمایا وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ؀ [عل]

○ تو آپ نے نگاہِ رحمت سے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور فرمایا اے روح القدس علیہ السلام! یہ صفات تو میرے ربِّ کریم کی ہیں عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن اس نے حضور کو ان صفاتِ کمالیہ سے متصف فرمایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بایں معنی ہے

☆ اوّل صلی اللہ علیہ وسلم، تخلیق نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات سے پہلے ہوئی تھی۔

☆ آخر صلی اللہ علیہ وسلم، بعثت میں تمام انبیاء کے بعد اور خاتم النّبیّین آخر زمان نبی بنایا۔

☆ ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم، اپنی ذات وصفات کا مظہر بنایا آپکی صفات اظہر من الشمس ہیں۔

☆ باطن صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی ذاتِ اطہر کو ستر ہزار پردوں میں مبعوث فرمایا کہ آپ کی حقیقت کو سوائے ربِ قدوس کے کسی نے بھی نہ جانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوّل میں بے مثل، آخر میں بے نہایت، ظاہر میں لامع اور باطن میں جامع ہیں " لِلّٰهِ دَرُّ قَائِلِهِمْ مَنْ قَالَ ؀ " درۃ الغواص للامام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی ؀

| | |
|---|---|
| وہ دانائے سُبل ختم الرسل، مولائے کل جس نے | غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا |
| نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل، وہی آخر | وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسٓ وہی طٰہٰ |

[عل] خالق اکبر نے ناموس اکبر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں حاضر ہو کر ان صفات سے سلام عرض کرنے کا حکم دیا حضور کا رب اوّل آخر ظاہر باطن اور اس کی عطا سے حضور اوّل آخر ظاہر باطن ہوئے۔ حضور کا رب محمود اور حضور محمد عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس بشارت عظیم پر آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ فِیْ اِسْمِیْ وَصِفَتِیْ ؀ تو ھو ضمیر کا مرجع حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے اور بعطاء الٰہی ہر شئی کے جاننے والے۔ الحمد للہ تعالیٰ " اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلِ الْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَاٰخِرِ ظُهُوْرُهٗ وَرَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ وُجُوْدُهٗ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ؀

## قرآن پاک : پ ۳۰ سورۃ العلق آیت کریمہ ۱۹

○ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ (آیت سجدہ) | اور سجدہ کر اور ہم سے قریب ہوجا۔

سجدہ[1] میں مومن رب کے قربِ خاص میں ہوتا ہے اور درود شریف سے قربِ مصطفٰی میں اور جو اللہ رب العزت کو سجدہ نہ کرے وہ جاہل ہے اور جو مصطفٰی پر درود شریف کا انکار کرے وہ ابوجہل، اور جس نے ربِ حکیم کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور تعظیم نہ کی وہ عزازیل سے شیطان ہوا اور جو اس کے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کا انکار کرے وہ ذریتِ شیطان کے زمرہ میں ہوگا۔

☆ بندہ کا اللہ سبحانہ کی بارگاہِ کبریائی میں سجدہ اظہارِ عجز و انکساری اور تذلل کا نام (انتہائے تذلل و بغایت تعظیم) ہے اور درود شریف بمطابق آیت کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (سورۃ الم نشرح ۴) اظہارِ عظمت اور رفعتِ شان ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ

غیر اللہ کو سجدہ:- کی دو صورتیں ہیں۔ اولاً کسی کو معبود قرار دیتے جانے پر یہ سجدہ مطلقاً (وضع الجبھۃ علی الارض) کفر اور شرک ہے اور یہ کسی بھی شریعت میں مشروع نہیں ہوا ثانیاً صفاتِ الٰہیہ کے مظہر کی بنا پر۔ یہ سجدہ بھی اس شریعتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ سابقہ شرائع میں سجدۂ تحیت یا تعظیمی سیدنا آدم و یوسف علیہما السلام کے لئے قرآن پاک سے ثابت ہے۔ "الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ"

☆ امام فخرالدین رازی قدس سرہ الباری فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" فِیْ جَبْهَةِ اٰدَمَ علیہ السلام | بے شک ملائکہ کو سجدہ کا حکم ہوا کہ نورِ محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر تھا۔ "تفسیر کبیر"

(۱) ثابت ہوا جملہ انبیاء و رسل افضل ہیں ملائکہ رسل سے اور ملائکہ رسل افضل ہیں صحابہ اجل سے، صحابہ افضل ہیں ملائکہ مطلق سے اور عام مومنین افضل ہیں عام ملائکہ سے اور سید الرسل افضل ہیں ان سب سے۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم

[1] اللہ سبحانہ وتعالٰی بندے سے اس کی شاہ رگ سے بھی قریب ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (سورۃ ق ۱۶) اور بندہ سجدہ سے قرب پاتا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) سجدہ اللہ سبحانہٗ وتعالٰی کو تھا حضرت آدم و یوسف علیہما السلام قائم مقام قبلہ تھے۔
کے کمک کردے بر پیشِ آدم خاکی سجود ❊ نورِ تو در وے بُودے گر ودیعت اے بدرالدجیٰ

(۳) یہ سجدہ تعظیمی تھا نہ کہ عبادت کا۔ عزازیل، عظمتِ نبی کا منکر ہو کر شیطان بنا۔

☆ اللہ جل شانہٗ نے اپنے شاہکارِ اعظم حضرت آدم علیہ السلام کے سینہ میں نورِ نبوت رکھا اور سرِ اقدس پر علم کا تاج پہنایا اور پیشانی میں باعثِ تخلیق کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو رکھ کر سجدہ کا حکم دیا۔ تمام ملٰئکہ کی عظمتیں عظمتِ نورِ "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے سجدہ کناں ہوئیں۔

☆ سجدہ عبادت ہے ربِ علیٰ کی اور ادا ہے مصطفےٰ کی "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ درود شریف وظیفہ ہے رب کا اور ذکر ہے مصطفےٰ کا "صلی اللہ علیہ وسلم"

**کلمۂ حکمت** : ربِ کریم کی رضا اس میں ہے کہ بندہ ہمہ وقت میرے محبوب کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف بھیجتا رہے اور محبوبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم،

بقیہ حاشیہ

ہے اور نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" اُمتی سے اسکی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں اور اُمتی یہ قرب درود شریف سے پاتا ہے۔

☆ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ ط "الحدیث" بندہ اپنے مولا کے سب سے زیادہ قریب بحالتِ سجدہ ہوتا ہے اَلسَّاجِدُ یَسْجُدُ عَلٰی قَدَمِ اللّٰہِ ط سجدہ اللہ تعالٰی کے قدموں میں ہوتا ہے (کما یلیق بشانہ) اور غلام اپنے آقا کے بہت قریب ہے جب تک وہ درود شریف میں مشغول ہے۔

☆ اداءِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" سجدہ کی حالت میں لفظ اسمِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" بنتا ہے م بمنزلہ سر ح بمنزلہ ہاتھ کہنیاں م ثانی بمنزلہ کمر اور د بمنزلہ پاؤں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالٰی نے اپنے محبوب کے اسم پاک کو عددی مناسبت بھی عطا فرمائی۔ اللہ کے حروف چار، اسم محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کے حروف چار اور دونوں اسماءِ حسنیٰ (اسرار الٰہیہ مناسبہ سے) بے نقطہ یعنی بے عیب۔ اسم ذات چہار حرفی نے اپنا سایہ چار حرفی اسم محبوب پر اور پھر چہار یار پر سایہ فرمایا۔ اللہ کی ذات سبحان اور محبوب معصوم اور صحابہ محفوظ ٹھہرے۔ کلمۂ توحید کے حروف بارہ اور بے نقطہ اور کلمۂ رسالت کے حروف بارہ اور بے نقطہ اور صحابہ چار یار کے اسماء کے حروف بھی بارہ بارہ، ابوبکر الصدیق، عمر ابن الخطاب، عثمان ابن عفان، علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہم ط اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی رضا یہ ہے کہ میرا اُمتی کسی وقت بھی اللہ سُبحانَہٗ کے ذکر، نماز اور سجدہ سے غافل نہ ہو

**حدیثِ پاک** : رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بحوالہ "دلائل الخیرات"

○ روزِ قیامت حق سُبحانَہٗ وتعالیٰ نزولِ اجلال فرمائے گا اور تخت ربُّ العٰلمین عزّوجلّ کا مقامِ صحرہ بیتُ المُقدّس پر ہوگا " مَا یَلِیقُ بِشَانِہٖ " اور فرمایا مقامِ محمُود ہی مقامِ شفاعت ہے۔ شَفِیعُ المُذنِبین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے منبر، حق تعالےٰ کے بہت قریب اور نزدیک رکھا جائے گا ایسا قُرب کسی نبیِ مرسل اور ملکِ مقرب کو حاصل نہ ہوگا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیقَتِہٖ ط

**خلاصۂ کلام** : تمام عبادات کی اصل نماز اور نماز کا اصل سجدہ، سجدہ سے قُربِ الٰہی اور درُود شریف سے قُربِ مُصطفائی ملتا ہے [1]

سرنوشت واژگوں را راست مے سازد نماز نقشِ معکوسِ نگیں از سجدہ مے گردد درست

صلوٰۃ بر تو آرم کہ فزودہ باد قُربت چو بقُربِ کُل بگردد ہمہ جزو ہا مُقرب

☆ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا مانگ عطا ہوگا تو انہوں نے عرض کیا۔ مَیں آپ سے آپ کی جنّت مانگتا ہوں پھر فرمایا کچھ اور عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بس پھر فرمایا یہ تو تجھے عطا کر دیا کچھ اور مانگ لے عرض کیا بس کافی ہے فرمایا کثرتِ سجُود کیا کر۔ نمازِ فرض کے بعد نمازِ نوافل کی کثرت کیا کر۔ "صحیح مسلم شریف"

☆ کُشتۂ عشقِ مُصطفےٰ سیدنا بلال ابن رُباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

○ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شبِ معراج جنّت کی سیر فرمائی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے پُوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ آگے آگے چلنے کی کس کی آواز آرہی ہے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ کا عاشقِ زار غلام حضرت بلال رضی اللہ و رسولہ عنہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پُوچھا اے بلال یہ سعادت تجھے کیسے ملی۔ عرض کیا یا رسُول اللہ

[1] روزِ ازل سے پیشانی پر اُلٹی لکھی ہُوئی تقدیر سجدہ میں سیدھی ہوجاتی ہے۔ جس طرح مُہر پر اُلٹے لکھے ہُوئے نقش کاغذ پر لگنے سے سیدھے ہوجاتے ہیں [2] ہم حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف کے تحفے لاتے ہیں تاکہ آپ سے قربت بڑھے جب کُل مُقرب ہوگیا تو جزو "قلب" بھی مقرب بن جائے گا یعنی کہ سجدہ میں اُلٹی تقدیر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔

☆ سُبحان اللہ نوافل بھی کیا خوب نعمت عظمیٰ ہیں۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب پاک "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو ہر نعمت ہی کمال عطا فرمائی۔ مولائے کریم ہمیں بھی نعمت فرائض، سُنن اور نوافل تہجد۔ اِشراق چاشت اور اوّابین عطا فرمائے۔

مسئلہ: علم اللہ علیم خبیر کی صفت ہے اور حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اللہ کے علوم کے مظہر اتم ہیں بدیں سبب کائنات ارضی و سماوی میں سب سے افضل و اعلم ہیں۔ تمام کائنات کے علوم حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" (خلیفۂ اعظم، نائب مطلق) کے علم کا ایک شمہ ہیں۔

★ خوارج فی زمانہ ابلیسی توحید کے پرستاروں نے اپنی کتابوں میں بڑی ڈھٹائی اور عیاری سے لکھ مارا کہ شیطان کا علم آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے علم سے زیادہ ہے۔ نعوذ باللہ مِنْ ذٰلِکَ الْمهفوات۔ (خلاصۂ کلام) میدانِ محبت میں "نقل کفر، کفر نباشد،" سمجھتا ہوں میرا یہ مقولہ اُن کے کفریات لکھنے سے مانع ہے اور قلم لکھنے سے انکاری جس سے نسبت قوی ہو انسان اُسی کی تعریف کرتا ہے۔ پاکستان میں بعض جاہل صوفیہ پیری مُریدی کرنے والوں نے عزازیل لعین کو عاشق کہا اور کسی نے توحید پرست اور کوئی گویا ہُوا کہ ابلیس، خنّاس، معلم الملکوت تھا۔ "اَلْعِیَاذُ بِاللہ" اور اپنے ممدوح کی تعریف میں ایک دو (مردود ازلی، ملعون سرمدی) سے سبقت لے گئے۔

○ اگر عاشق ہوتا تو اللہ سبحانہٗ کے نام لیوؤں کو گمراہ کرتا پھرتا اور ذکر اللہ اور ذکر مصطفےٰ عزوجل "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" (درود شریف) سے روکتا اور اگر صاحب علم ہوتا تو اللہ سبحانہٗ کے حکم پر سجدہ نہ کرتا اور اُسے علم ہوتا کہ سجدہ نہ کرنے سے مردود ہو جاؤں گا۔ یا بعدہٗ توبہ کرتا وہ تو اکڑا بیٹھا تھا ؎ "علمے کہ راہ حق نہ نماید جہالت است"

بقیہ حاشیہ

سیدھی ہو جاتی ہے اور قرب خداوندی ملتا ہے اور درود شریف سے قرب مصطفائی کے ساتھ اُلٹی تقدیر سیدھی ہو جاتی ہے

۱؎ تحفۂ محمدی تہجد، تحفۂ عباسی صلوٰۃ التسبیح، تحفۂ بلالی تحیۃ الوضو، تحفۂ سیلانی درود شریف ہے علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام ط

۲؎ شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ "انفاس العارفین" میں رقم فرماتے ہیں۔

☆ اکبرآباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران ایک کوچے سے میرا گزر ہوا اس

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

کا مصداق بن گیا اور اگر توحید پرست اور مُوحّد ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتا اُس کے پیدا کئے ہُوئے شاہکار اَبُوالبَشر کی تعظیم کرتا، واضح ہو کہ شیطان کی اصل نار ہے نُور نہیں۔ جہل ہے علم نہیں وُہ حقیقۃً جاہل تھا اور وُہ مقامِ عبدیّت کو نہ جان سکا چہ جائیکہ وُہ مقامِ محبوب اور شانِ معبود کو جانتا اور ایک عظیم رسُول خلیفۃُ اللہ کی تعظیم و توقیر نہ کر کے اور معبودِ حقیقی کے فرمان کا مُنکر ہو کر لعنت کا طوق گلے میں ڈال لیا اور راندۂ درگاہِ ربُّ العٰلمین ہوگیا اور اُس پر مُستزاد یہ کہ وُہ اِس پر راضی ہے۔ اَلعِیاذُ بِاللہِ۔

## تشہُّد میں سلام ہے۔ "حق را بسجُودے نبی را بدرُودے"

☆ سیّدُ الطائفہ حضرت بایزید طیفوری بُسطامی قدس سرّہُ السّامی کو ایک مرتبہ نماز پڑھانے کے لیے مُصلّی پر کھڑا کر دیا گیا تو آپ نے آدابِ نماز کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہُوئے نماز پڑھائی اور تشہُّد بہت طویل کر دیا اور جب سلام پھیرا تو نمازی عجیب کیفیت سے سرشار، اور مسجد نُور سے معمور تھی اور مُقتدی نماز کی کیفیت سے مُتاثر۔ ایسی نماز پڑھائی، کمال اوجِ معراج تک پہنچا دیا۔ کسی محرمِ راز نے پُوچھا تو فرمایا میرا یہ معمول

بقیہ حاشیہ

وقت شیخ سعدیؒ کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خُوب ذوق و شوق حاصل تھا ؎

جُز یادِ دوست ہر چہ کُنی عُمر ضائع است — جُز سرِّ عشق ہر چہ بخوانی بطالت است

سعدیؔ بشو تو لوحِ دل از نقشِ غیرِ حق — علمے کہ راہِ حق نہ نماید جہالت است

یہ چوتھا مصرعہ میرے ذہن سے نکل گیا اور اس سبب سے میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ اچانک ایک فقیر منش، دراز زلف، صبیح چہرہ پیرِ مرد ظاہر ہُوا اور کہا "علمے کہ راہِ حق نہ نماید جہالت است" میں نے کہا جزاک اللہ پھر میں نے اُنکی خدمت میں پان پیش کیا۔ مُسکرائے اور فرمایا یہ اُجرت ہے۔ عرض کیا یہ بطورِ شکریہ ہے۔ فرمایا میں نہیں کھاتا پھر فرمایا میں جاتا ہُوں۔ جلدی ہے۔ قدم اُٹھا کر کوچے کے آخر میں رکھا مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ رُوحِ مجسّم ہے۔ میں پکار اُٹھا۔ حضرت! مجھے اپنے نام سے آگاہ فرما دیں تاکہ فاتحہ پڑھ سکوں فرمایا۔ سعدیؔ یہی فقیر ہے۔ علیہ الرحمۃ۔

"یہ اعانتِ رُوح ہے۔ استعانتِ اولیاءِ عظام اور استمدادِ موتیٰ پر دلیلِ مُحکم"

☆☆☆☆☆

ہے میں جب بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ پڑھتا ہوں تو اس مقام پر توقف کرتا ہوں تاآنکہ سرکارِ مدینہ کی طرف سے جوابِ سلام آ جائے پھر آگے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا پڑھتا ہوں چونکہ آج نمازیوں کی امامت کرا رہا تھا۔ جب تک سب کا سلام بارگاہِ رسالت میں قبول نہیں ہو گیا سلام نہیں پھیرا۔

قرنہا باید کہ تا یک صاحبدلے پیدا شود ۔۔۔ بایزید اندر خراسان یا اُویس اندر قرن

☆ نیز ایک مقام پر فرمایا۔ میں جب بھی نماز میں سر سجدہ میں رکھ کر تسبیح پڑھتا ہوں تو جب تک سجدہ کی قبولیت کی نداء نہ آجائے سر نہیں اُٹھاتا۔

ہر کس کہ در نماز نہ بیند جمالِ دوست ۔۔۔ فتویٰ ہمیں دہم کہ نمازش قضا کند

☆ یہ تعلق الٰہ سے تھا اور وہ تعلق مصطفےٰ "جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ یہ قبولیتِ الٰہ سے تھی اور وہ قبولیتِ مصطفےٰ "جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم"

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام

میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

☆ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔

○ مقتدی جب تشہد کے اس مقام "اَلسَّلَامُ" پر پہنچے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ پر توقف کرے تاآنکہ بارگاہ رسالت مآب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے جواب آئے جبکہ رؤف رحیم نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی شان ہے کَانَ یُبَادِرُ بِالسَّلَامِ آپ سلام میں ہمیشہ پہل فرماتے۔

اَلسَّلَام اے قیمتی تر گوہر دریائے جود ۔۔۔ اَلسَّلَام اے تازہ تر گلبرگ صحرائے وجود

صد سلامت مے فرستم ہر دم اے فخر کرام ۔۔۔ لیکے کہ آید یک عَلَیْکُمْ در صد سلام ۔ جامی

☆ امام غزالی قدس سرہ السامی "احیاء العلوم" میں نماز کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وَاحْضِرْ[1] فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ "صلی اللہ علیہ وسلم" وَشَخْصَهُ الْکَرِیْمَ وَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

اُس ذاتِ کریمی کو قلب میں حاضر ناظر جان کر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ سے سلام عرض کرو کیونکہ جس دربار میں تم بیٹھے ہو

[1] ضمیر کا ۔ سے قلب، روح اور جان کی حضوری مراد ہے۔

وَبَرَكَاتُهٗ فَاِنَّهٗ لَا يُفَارِقُ حَضْرَةَ اللهِ تَعَالٰى اَبَدًا فَيُخَاطِبُوْنَهٗ بِالسَّلَامِ مُشَافَهَةً ط

اُس دربارِ پاک میں تمہارے نبی موجود ہیں۔ وہ کبھی وہاں سے جُدا نہیں ہوتے اور بالمشافہ رُو برُو سلام عرض کرو۔

○ سُبحَانَ اللہ ط آپ نے کتنے واشگاف الفاظ میں سلام کی حقیقت کو بیان کردیا۔ مومن کو درجہ علم الیقین سے مقام عینُ الیقین تک پہنچا دیا۔ عین حالتِ نماز میں تشہد کے مقام پر اَلسَّلَامُ عَلَیکَ عرض کرنا انشاءً اور حقیقۃً ہے نہ کہ حکایۃً۔ درُود شریف کے بغیر عبادت نامکمل اور نامقبول ہے۔ "غایۃُ الاوطار ترجمہ دُرِّ مختار"

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرُور
ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

☆ عظیم رسُول کلیمُ اللہ کو حکم درُود شریف:-

○ اللہ ربُّ العزّت نے حضرت سیّدنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اگر میرے حمد کرنے والے دُنیا میں نہ ہوتے تو بارش کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہ برساتا اور ایک دانہ بھی زمین پر نہ اُگاتا اور بہت سی چیزیں ارشاد فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اگر تو چاہتا ہے کہ میں تیرے اس سے بھی قریب ہو جاؤں جو قرب ہے تیرے کلام کو تیری زبان سے، تیرے خطرات کو تیرے قلب سے اور تیری رُوح کو تیرے جسم سے اور تیری بینائی کو تیری آنکھ سے عرض کیا ہاں یا اللہ جلّ شانہٗ! فرمایا اے موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السلام! میرے محبوب شہنشاہِ نبوت و تاجدارِ مملکتِ رسالت محمد رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر بکثرت درُود شریف بھیجا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ط رواہ الحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء"

بقیہ حاشیہ

علہ اپنے قلب میں حاضر ناظر جاننا۔ یہ مقام حضوری ہے جب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہی اُن کے دل خالی ہیں تو حضور "دل کا حاضر ہونا" کہاں سے آئے گا۔ جن کے دل بے حضور، اُن کی صلوٰۃ بھی اور سلام بھی بے سرُور، صحابہ کرام کو ہر سہ قرب، جسمانی، رُوحانی اور قلبی نصیب تھا اور اُمت مرحُومہ کا قرب رُوحانی اور قلبی ہے۔ اس قرب کا نام حضوری ہے کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" دل میں بس جائیں تو یہی دل زندہ ہے اور درُود شریف کی برکت سے قرب پا گیا۔ منہ حفظہٗ ربّہٗ سبحانہٗ ط

مجھے کیا خبر تھی رکوع کی اور کیا ہوش تھا سجود کا
تیرے نقش پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں

قرآن پاک : پ۳ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۸۱

| | |
|---|---|
| لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ | تم ضرور ضرور آپ پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور آپ کی مدد کرنا۔ |

☆ سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے۔

"یہ دوسرا میثاق خاص انبیاء علیہم السلام سے تھا۔" بناءبریں شب معراج تمام انبیاء و مرسلین کا بیت المقدس حاضر ہونا فخر کائنات کی امامت میں آپ کی شریعت کے مطابق نماز پڑھنا اسی عہد میثاق کی عملی توثیق تھی اور اپنے ایمان لانے کا ثبوت بھی۔ خصوصاً موسیٰ علیہ السلام کا شب معراج مکالمہ اور نماز اور روزہ کی تخفیف کے متعلق بار بار عرض کرنا اور یہ ایمان اور مدد اس بات کا ثبوت ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام نبوت اور رسالت سے متصف ہونے کے باوجود حضور سید الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ وعلیہم کے تواب اور امتی ہیں۔

☆ الشیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ الاطہر فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں۔ ایک نبوت اور رسالت کے لحاظ سے کہ آپ اولوالعزم رسول ہیں دوسرا امتی اور صحابی ہونے کی حیثیت سے۔

قرآن پاک : پ۸ سورۃ الانعام آیت کریمہ ۱۲۵

| | |
|---|---|
| اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ | اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔ |

○ نبوت اور رسالت ایک ایسا عطیہ ربانی اور منصب رفیعہ ہے کہ وہ ذات وحدہ جس کو عطا فرماتا ہے نہ منسوخ کرتا ہے اور نہ واپس لیتا ہے۔ "نبوت نہ ظلی ہے نہ بروزی" حقیقت نبوت ایک ہی ہے جو کہ سب انبیاء کو عطا ہوئی اور سب نبی نبوت میں برابر ہیں۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۔ دلیل
(صفاتی معرفتی، نہ مراتبی و معراجی) (سورۃ البقرۃ ۲۸۵)

---

عہد روز ازل میثاق اول تمام ارواح سے "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى" کا تھا۔ "سورۃ الاعراف"

جلیل ہے۔ اور بمطابق آیت کریمہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ م (سورۃ البقرۃ ۲۵۳) بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت [1] ہے۔ اور سب پر فضیلت ہے اللہ سبحانہٗ کے پیارے نبی، رسول اور محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بنا بریں روزِ ازل، عہدِ میثاق ثانی انبیاء سے لیا گیا کہ تمہاری موجودگی میں سرورِ عالم و عالمیاں سیدالانس والجان محمد رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لے آئیں تو ایمان بھی لانا اور مدد بھی کرنا۔

☆ ایک روایتُ الحدیث میں ہے۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اُمتِ مصطفوی کی شان ملاحظہ فرمائی تو آپ نے اُمتی ہونے کی تمنا کی تو بارگاہِ رحمٰن سے یہ تمنا قبول ہوئی تو بفضلہٖ تعالیٰ نبوت رسالت اور شانِ کلیمی کے باوجود روزِ شمار کو آپ کا شمار اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوگا۔ جبکہ حدیثِ پاک لَوْ كَانَ مُوسٰى حَيًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِي سے واضح اشارہ ملتا ہے۔

مسئلہ: موت سے اعمالِ جسمانی منقطع ہو جاتے ہیں روحانی نہیں۔ بدلیل وَلَتَنْصُرُنَّهٗ سے ثابت ہے۔ انبیاءِ عظام اور اولیاءِ کرام کا قبروں میں نماز پڑھنا ادائیگی فرض کی وجہ سے نہیں بلکہ قربِ الٰہی اور حصولِ لذت، فرحت اور عطاءِ فیض کے لئے ہے۔ کہ اولیاء و انبیاء کے مزارات فیض کے منابع و مراکز ہیں۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضور کی بارگاہ میں نمازوں اور روزوں کی تخفیف کا بار بار عرض کرنا اور یہ پایۂ ثبوت پر ہے کہ پچاس کی پانچ رہ گئیں اور چھ ماہ کے روزوں سے ایک ماہ کے روزے رہ گئے۔ یہ روحانی اعمال کے عدمِ منقطع پر دلیل

---

[1] نبوت اور رسالت میں بالذات، بالعرض، ظلی، بروزی کی تقسیم مطلقاً باطل ہے فِي نَفْسِ النُّبُوَّةِ لَا انْفِصَالَ فِيْهِ نفسِ نبوت میں سب نبی برابر ہیں۔ البتہ ذواتِ انبیاءِ کرام و رسلِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی خصوصیت کی بنا پر ایک کی دوسرے پر فضیلت، بنصِ قطعی سے ثابت ہے اور حضور خاتم النبیین "آخر زمان نبی" صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پر فضیلت ہے۔ خاتمیت بربنائے تاخرِ زمانی کے ہے۔ بعض مُلّاؤں نے اس معنی کا انکار کیا اور نبوت بالذات و بالعرض کی ذہنی اختراعی تقسیمات باطل تاویلات سے نبوت کا دروازہ جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لَا نَبِيَّ بَعْدِي (جزو حدیث) سے مقفل کر دیا تھا کھولنے کی سعی ناکام کی اور اپنے فاسد خیالات دروغ بے فروغ سے دجالوں اور کذابوں کے لئے دلیل فراہم کر کے اُمتِ مسلمہ میں فتنہ کا دروازہ کھول دیا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی مِنْ ذٰلِكَ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

بھی اور رُوحانی مدد بھی اور استمدادِ موتیٰ کے لیئے ثبوت بھی ہے۔

**زندہ نبی : علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ؕ** "صحیحین بخاری ومسلم"

☆ سیّدنا ادریس، علیہ السلام : جنّت میں بدنی زندگی سے جلوہ گر ہیں۔

☆ سیّدنا عیسٰی ، علیہ السلام : آسمانوں پر تشریف فرما ہیں۔

☆ سیّدنا الیاس، علیہ السلام : جنگلوں میں خدمات پر مامور ہیں۔

☆ سیّدنا خضر ، علیہ السلام : دریاؤں پر آپ کی ڈیوٹی ہے۔

یہ حضور سیّدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت سے شرفِ صحابیت بھی پائے ہوئے ہیں۔

☆ سیّدنا ادریس علیہ السلام : سیّدنا ادریس بن سیّدنا شیث بن سیّدنا آدم صفی اللہ علیہم السلام ؕ

○ سیّد الکل فخر الرُّسل "صلی اللہ علیہ وسلم" نے شبِ معراج آپ کو جنّت میں دیکھا۔

حضرت اُبو الشیخ کعب اَحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت اِدریس علیہ السلام نے ملکُ الموت کو طلب کیا اور فرمایا اے عزرائیل علیہ السلام میں موت کا ذائقہ چکھنا چاہتا ہُوں کہ کیسا ہوتا ہے تم میری رُوح قبض کر کے دکھاؤ اُنہوں نے اس حکم کی تعمیل اللہ سُبحانہٗ کے اذن سے کی اور رُوح قبض کر کے اُسی وقت لوٹا دی آپ پھر دوبارہ زندہ ہو گئے۔ پھر فرمایا اب مجھے جہنّم دکھاؤ تاکہ خوفِ[عله] الٰہی زیادہ ہو چنانچہ یہ بھی باذنہٖ کیا گیا اور جہنّم دیکھ کر آپ نے داروغہ جہنّم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر

---

عله اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ ؕ ایمان خوف اور اُمّید کے درمیان ہے دِل میں خوفِ الٰہی بھی ہو اور اُس کے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ (سورۃ الزمر ۵۳) کے مژدہ سے دِل پُر اُمّید بھی ہو کر دل ایمان کا برتن ہے۔ دل ایمان کی قرارگاہ ہے۔ قَالَ عَزَّ اِسْمُہٗ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ ۝ (سورۃ الرحمٰن ۴۶) جو رب تعالٰی کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے دو جنّتیں ہیں خوف کی علامت یہ ہے۔ فِیْھِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۝ (سورۃ الرحمٰن ۵۰) اُس میں دو چشمے بہتے ہیں۔ اہلِ طریقت کہتے ہیں دو چشمے سے مُراد دو آنکھیں جو خوفِ الٰہی سے آنسو بہائیں اور اُس کا بدلہ دو جنّتیں۔ جنّتِ عدن خوف کا صلہ اور جنّتِ نعیم ترکِ شہوات کا صلہ۔ رَأْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ ؕ دانائی کا سرچشمہ خوفِ خدا ہے جس سے حکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں اور عرفانِ الٰہی کے لاینحل مسائل کی گرہیں کھلتی ہیں۔ اَلرِّفْقُ رَأْسُ الْحِکْمَۃِ قلبی لینت نرم دلی حکمت اور دانائی کی جڑ ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

سے گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنّت کی سیر کراؤ اور آپ کو جنّت میں لے جایا گیا تو آپ دروازہ جنّت کا کھلوا کر اندر داخل ہونے تو تھوڑی دیر انتظار کر کے ملک الموت نے عرض کیا کہ سرکار

بقیہ حاشیہ

جو خوف اور خشیت الٰہی کی دلیل قال عزّ اسمہٗ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (سورۃ الفاطر ۲۸) اللہ سے اُس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ جن کو سب سے زیادہ خوف ہوتا ہے اُن کو ہی سب سے زیادہ حزن۔ اُمّتِ مسلمہ میں سب سے زیادہ اعرف الناس (اعلم باللہ والے) سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (سورۃ التوبہ ۴۰) خشیتِ الٰہی میں سب سے زیادہ تھے اور حزن سے تسلی عطا ہوئی اور بوسیلہ معیتِ مصطفوی سے معیتِ الٰہی بھی۔ اور یہ عطائے ذوالمنن کی عطا ہے۔ **خوف**

☆ سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے سورۂ طور کی یہ آیتِ کریمہ سُنی اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ بے شک تیرے ربّ کا عذاب ضرور ہونا ہے تو آپ غش کھا کر بے ہوش ہو گئے اور ایسے بیمار ہوئے کہ کئی ماہ لوگ تیمار داری کرتے رہے۔

☆ امام محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ خوفِ خدا سے رو رہے تھے۔ الہام ہوا کہ میں جس کو کتاب و سنّت کا علم عطا کرتا ہوں اُسے عذاب نہیں کرتا۔ اُٹھ میرے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دین کی خدمت کر۔ آپ اسلام کے درخشندہ ستارے تھے۔ آیت کریمہ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (سورۂ یونس ۶۲) سُن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ یاد رہے۔ کہ

عوام کو خوف بھی ہوتا ہے اور حزن بھی لیکن اپنی جان کا
انبیا کو خوف بھی ہوتا ہے اور حزن بھی لیکن تمام جہان کا
اولیاء کو نہ خوف ہوتا ہے نہ حزن، نہ جان کا اور نہ جہان کا

○ اُمّید رحمت :- درود شریف سے قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص کا نامۂ اعمال تولا گیا۔ تو بدیوں کا پلڑا بھاری تھا۔ نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لائے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا پرزہ نکالا اور پلڑا میں رکھ دیا تو وہ بھاری ہو گیا اور مغفرت ہو گئی۔ غلام نے عرض کیا فِدَاكَ اُمِّی وَاَبِی یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" یہ کیا تھا فرمایا تم نے مجھ پر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

آپ اَب واپس اپنے مقام پر تشریف لے چلیئے فرمایا اَب مَیں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اللہ سُبحانہٗ تعالیٰ قرآن پاک سورۃُ الانبیاء آیۃ ۳۵ میں فرماتا ہے۔

☆ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط | ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

○ وُہ مَیں ذائقہ چکھ چکا ہُوں اور امرِ الٰہی کے تحت مجھے موت آچکی ہے دوبارہ موت نہیں اللہ جلّ شانہٗ۔ قرآن پاک پ۱۶ سُورۃ مریم ۷۱ میں ارشاد فرماتا ہے۔

☆ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ج | اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر سے نہ ہو

○ بروائیت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جہنّم میں داخل نہیں بلکہ پُل صراط سے گزرنا مُراد ہے اور فرمایا۔ ہر شخص کو جہنّم سے گزرنا ہے تو وُہ مَیں گزر چکا اور اب مَیں جنّت میں پُہنچ گیا ہُوں۔ جنّت میں پُہنچنے والوں کے لیئے اللہ عزّ اسمہٗ پ۱۴ سورۃ الحجر ۴۸ میں فرماتا ہے۔

☆ وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝ | نہ وُہ اُس میں سے نکالے جائیں گے۔

○ وُہ جنّت میں داخلہ کے بعد نکالے نہیں جائیں گے اور اَب مجھے جنّت سے نکلنے کے لیئے کیوں کہتے ہو۔ اللہ تبارکَ وتعالیٰ نے مَلَکُ الموت سیّدنا عزرائیل علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اے عزرائیل علیہ السلام! میرے پیارے بندے حضرت اِدریس[1] علیہ السلام نے جو فرمایا ہے اور جو کچھ کیا ہے وُہ سب میرے اِذن سے ہی کیا ہے کہ کوئی نبی بھی میرے اِذن کے بغیر آنکھ بھی نہیں جھپکتا اور میرے اِذن

[1] اِدریس کا معنیٰ احکامِ خُداوندی کا درس دینے والا۔ المنجد

بقیہ حاشیہ

ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھا وُہ مَیں نے سنبھال کر رکھا ہُوا تھا یہ وُہ دُرود شریف ہے۔

○ خوفِ الٰہ:۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص کا حساب ہُوا۔ تو اُس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی بھی نہ تھی۔ اور ہر اعضاء نے اس کے خلاف گواہی دی اُس کی آنکھ کا ایک بال پلک اُڑا اور حاضرِ بارگاہ ہوگیا اور عرض کیا یا الٰہ العٰلمین! ایک مرتبہ یہ خوفِ الٰہ سے رو یا تھا تو مَیں بھیگ گیا۔ ربِّ کریم اُس کی شہادت کو قبول فرماتے ہُوئے بخشش فرما دے گا۔ خوفِ الٰہ بہُت بڑی نعمت ہے اور اُمّیدِ رحمت بہُت بڑا کرم ہے

گہے ابرِ کرم گہے ترشح گہہ بود باراں | بیاور چشم با نگر ہوائے برشگال را

خوفِ الٰہی سے چشم پُرنم قلبِ حزیں اور اُمّیدِ رحمت لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ سے وابستگی دُرود شریف سے حق ہے ۱۰۲
سورۃ الزمر ۵۳

سے ہی جنّت میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں اب چھوڑ دو وہ ابدالآباد جنّت میں ہی رہیں گے۔ چنانچہ آپ جنّتُ الفردوس میں بدنی اور جسمانی حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔ "کنزُ الایمان فی ترجمۃ القرآن"

سمجھتا ہوں جنّت ہے میراث اُس کی جو اَدنیٰ سے ادنیٰ غلام آپ کا ہے

○ شبِ معراج کو نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے جنّت میں ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے ادریس علیہ السلام! مبارک ہو کہ "حساب وکتاب، روزِ قیامت اور حشر و نشر کے بغیر" آپ جنّت میں پہنچ گئے تو عرض کیا یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" جب کا جنّت میں داخل ہوا ہوں صبح سے شام تک سیر کرتا ہوں تو شام کو غیب سے آواز آجاتی ہے کہ اے سیدنا ادریس علیہ السلام! آپ معزز نبی ہیں یہ مقام آپ کا نہیں یہ تو میرے محبوب محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فلاں اُمتی کی جنّت ہے۔ ابھی تو میں آپ کے غلاموں، نیازمندوں اُمتیوں کی جنّت کی سیر کر رہا ہوں۔ جو دُرود شریف کی برکت سے قربِ الٰہی سے نوازے گئے۔

☆ سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم بنت عمران علیہم السلام ؁

○ سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھا لیا گیا آپ چوتھے آسمان پر بجسدہٖ زندہ ہیں[1]۔ قربِ قیامت دُنیا میں تشریف لائیں گے اور شریعتِ مطہرہ کا اجراء بحیثیت اُمتی کریں گے۔ پوری دُنیا پر اسلام کا غلبہ ہو گا۔ اس لحاظ سے آپ نبی کی صفت سے متصف ہونے کے باوجود لاریب اُمتی بھی ہیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا اجتہاد موافق اجتہاد امامِ اعظم ہو گا۔ اس وقت سیدنا امام محمد مہدی[2]

---

[1] لیکن وہاں آپ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے اور نہ سوتے ہیں بباعث متصف ہونے صفات ملائکہ۔ "نزہۃ الخنبین فی اخلاق سید المرسلین"

[2] آپ تمام روئے زمین کی حکومت کے پانچویں بادشاہ اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں گے اسمِ گرامی سیدنا "محمد" امام مہدی لقب سے مشہور ہونگے۔ کعبۃ اللہ زادہ شرفاً و تعظیماً کا طواف کرتے ہوئے لوگ آپ کو پہچانیں گے احادیث پاک میں دانائے غیوب مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امام مہدی کا ظہور، خروج دجّال لعین پر دُرود خوان پر اللہ تعالیٰ تجلی صمدی وارد کرے گا جس سے اُن کا کھانا پینا ذکر ہو گا ۱۲ منہ "صفحہ ۲۸۳ ملاحظہ ہو"

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مل کر چالیس سال تک حکومت کریں گے۔ اور شریعتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کے مطابق عمل کرینگے۔ اصحابِ کہف معاونت کریں گے۔

☆ سیدنا الیاس ابن ہشام علیہ السلام ؕ

○ آپ قیامت تک زندہ رہیں گے اور صورِ اسرافیل علیہ السلام پر آپ کو وعدۂ الٰہی کے مطابق موت آئے گی۔ آپ جنگلوں میں خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ زائرین حرمین شریفین کی خدمات بجالاتے ہیں۔

☆ سیدنا ابوالعباس خضر علیہ السلام اسمِ گرامی بلیا بن ملکان۔

○ آپ[1] زندہ ہیں۔ سکندر ذوالقرنین بادشاہ کے خالہ زاد بھائی ہیں جو تمام روئے زمین کے سلطان بادشاہ تھے اور حضرت خضر علیہ السلام آپ کے صاحبِ لواء وزیر۔ آپ چشمۂ آبِ[2] حیات تک بعیت خضر علیہ السلام پہنچے۔ خضر علیہ السلام نے چشمۂ حیات کے پانی سے غسل کیا اور سیراب ہو کر حیاتِ جاوداں پا گئے لیکن ذوالقرنین سکندر کے مقدر میں نہ تھا۔ نہ پی سکے ؎

تہیدستانِ قسمت راچہ سود از رہبرِ کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر ؓ

«لسان الغیب حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ»

☆ سیدنا خضر اور الیاس علیہما السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے اور ارشادات سنتے اور شریعتِ مطہرہ کی تبلیغ فرماتے۔ انھوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت حدیث کی کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم اور قلب کو ایسا پاک اور صاف کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو۔ «قول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع»

---

[1] کسی رازدار، واقفِ علم لدنّی، محرمِ اسرارِ نہانی درعرفانی نے کیا عمدہ کہا ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء ؕ ؎

حَیٌّ وَحَقِّكَ لَمْ یَقُلْ بِوَفَاتِهٖ ۔۔۔ اِلَّا الَّذِیْ لَمْ یَلْقَ نُوْرَ جَمَالِهٖ

فَعَلَیْهِ مِنِّیْ کُلَّمَا هَبَّ الصَّبَا ۔۔۔ اَزْکٰی سَلَامٍ طَابَ فِیْ اِرْسَالِهٖ

ترجمہ۔ حق کی قسم آپ زندہ ہیں اُن کی وفات کا وہی قائل ہو گا جو آپ کے نورِ جمال کا فیض نہ پا سکا۔ آپ پر میری طرف سے سلام ہو۔ جب کہ بادِ صبا چلے تو میرا ستھرا اور پاکیزہ سلام پہنچائے۔

[2] درحقیقت درود شریف آبِ حیات ہے۔ جو اس سے سرشار اور سیراب ہوا وہ دو جہاں کی پاکیزہ زندگی پا گیا۔ چشمۂ آبِ حیواں کا منبع و مرکز "درود شریف" ہے جہاں سے حیاتِ جاودانی ملتی ہے۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ ؕ

درودِ خضری: یہ درود شریف مختصر ترین درود شریف ہے جو درجات میں بلند تر، زبان پر سہل اور مقامات میں جامع الصفات ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام بمقام حطیم شریف مؤمنین مخلصین کو مصافحہ سے نوازتے ہیں اور درود خوان حضرات کو بلندی ارج میں مدد فرماتے اور زائرِ مدینہ منورہ کی خدمات کرتے ہیں۔ "درود شریف خضری یہ ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ

درود شریف کی عظمت اور فضیلت :۔ "مدارج النبوت"

① رسولِ کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر درود بھیجنا اور درود بھیجنے میں جتنی کمیت و مقدار اور کیفیت میں مبالغہ کیا جائے اتنا ہی اس پر رب العزت کی بارگاہ سے فیضان و نزولِ رحمت زیادہ ہوگا۔ لیکن اس نوعیت کے مطابق ہوگا جتنا اس کے حال کے لائق و مناسب ہے کما لا یخفیٰ۔

② حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا منبع انوار و برکات اور مفتاحِ ابوابِ خیرات و سعادت ہے۔ اہلِ سلوک اس باب میں بہت زیادہ شغف رکھنے کی بنا پر فتوحاتِ عظیمہ کے مستوجب اور عطیۂ رحمانیہ کے مستحق ہوتے ہیں۔

☆ امام الاولیاء الکرام، خیر التابعین العظام خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ و بجاہہ علینا نے فرمایا۔

③ مشائخ عظام شاذلیہ لکھتے ہیں، جب ایسا شیخ کامل اور مرشد اکمل موجود نہ ہو۔ یا نہ ملے۔ جو اس کی تربیت کر سکے تو اسے چاہیئے کہ رسولِ کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر کثرت سے درود شریف بھیجنے کو لازم کرلے یہ ایک ایسا طریقہ ہے۔ جس سے طالب واصل بحق ہو جاتا ہے اور یہی درود و سلام اور حضور سرورِ عالم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی طرف توجہ کرنے سے احسن طریقہ سے آدابِ نبویہ اور اخلاقِ جمیلہ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السلام سے اس کی تربیت ہوتی ہے اور کمالات کے بلند ترین مقامات اور قربِ الٰہی سے فائز المرام کرتا اور قربِ مصطفائی سے سرفراز فرماتا ہے۔

---

علہ "صاحب نبراس" الشیخ عارف باللہ علامہ عبد العزیز پر ہاروی علیہ الرحمۃ القوی درود خضری کے عامل تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حجرہ میں کرامۃً اندر آکر ایسا نوازا کہ آپ ۲۷ علوم متداولہ میں ماہر اور علم لدنی میں کامل ہو گئے تھے۔ ۱۲ منہ

① بندہ جب درود شریف میں اَللّٰھُمَّ کہتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کے تمام اسمآء الحُسنیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اور جب صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتا ہے تو یہ سیدُ الکائنات ﷺ کے دریائے رحمت میں گم ہو جاتا ہے۔ اُس کے بعد جب وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کہتا ہے تو بندہ لامتناہی صفات کے دریاؤں میں شناوری کرتا ہُوا کمالاتِ محمدی ﷺ کے انوار و تجلیات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔

☆ شیخ اجل و اکرم قطب وقت عبدالوہاب متقی وَنَفَعَنَا اللّٰہُ بِبَرَکَاتِہٖ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

② درود شریف پڑھتے وقت جاننا چاہیئے کہ دریائے فضل و رحمت کے کون کونسے دریاؤں میں شناوری کر رہا ہُوں اور کہاں کہاں غوطہ زن ہُوں اور جب درود شریف پڑھتا ہے تو دریائے رحمت میں داخل ہو جاتا ہے اور جب مجھے "شیخ محقق" کو آپ نے مدینہ منورہ کے مبارک سفر کے لیئے رخصت کیا تو فرمایا۔ یاد رکھنا کہ اس مبارک سفر میں بعد ادائے فرض اور تلاوتِ کلام پاک کے حضور پر درود شریف بھیجنے سے بلند تر کوئی عبادت نہیں جب تعداد دریافت کی گئی تو فرمایا وہاں کوئی تعداد نہیں۔ جتنا ہو سکے پڑھو اور رطب اللسان ہو جاؤ۔ اخلاقِ محمدی اور سنتِ مصطفوی صلوٰۃ اللّٰہ وسلامہ علیہ کے رنگ میں رنگ جاؤ۔ اِن صفات سے متصف ہو جاؤ۔ جو نبی رحمت ﷺ کی بعثت کا منشا ہے۔ اللہ ربُّ العزت اِن صفات کا خلعت

---

ع ۱ زیں سبب فرمود حق صلّوا علیہ    کہ محمد بر حق بود محتاج الیہ "ﷺ"

☆ ہم اَللّٰھُمَّ سے عرض کرتے ہیں اے اللہ سبحانہٗ تو ہماری طرف سے درود بھیج کیونکہ تیرے محبوب نور سے معمور اور ہم گناہوں سے چور ہم اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ شرمسار ہیں سے

چوں بنام مصطفیٰ خوانم درود    از خجالت آب مے گردد وجود "ﷺ"

اَللّٰھُمَّ کے میم میں تمام اسماء و صفاتِ الٰہیہ مضمر ہیں جس کا مفہوم یہ ہے۔ یَا اَللّٰہُ الَّذِیْ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی الطہر مُرتّبہ اسمِ اعظم اللہ تعالیٰ سے بطور عجز و انکسار و اظہارِ ندامت عرض گذار ہیں سے

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر    روزِ محشر عذر ہائے من بپذیر
ور حسابم را تو بینی نا گزیر    از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر "ﷺ"

ظاہری باطنی اپنے محبوب صاحبِ لولاک "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" کا صدقہ عطا فرمائے

دل کی ہر دھڑکن عنایت ہر نفس اُن کا کرم ایک دو ہوں تو گناؤں شمس احسانِ رسُول

☆ قَوْلُكَ حَقٌّ يَا اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شَانُهٗ ط

○ اِنَّ اللّٰهَ بے شک اللہ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ اور اُس کے فرشتے يُصَلُّوْنَ درود بھیجتے ہیں عَلَى النَّبِيِّ غیب بتانے والے "نبی" پر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو اے ایمان والو! تم بھی صَلُّوْا عَلَيْهِ (مرشدِ حقیقی کا یہ امر دوامی ہے) آپ پر خوب درود شریف وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ اور سلام بھیجو۔ "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن"

☆ دُرُود شریف وظیفۂ خداوندی ہے ☆

☆ دُرُود شریف مومن کے لیے تحفۂ خداوندی ہے اور عطیۂ محمدی ہے۔ "عزوجل صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم"

☆ دُرُود شریف اندھیری راتوں میں مانندِ جگنو، مایوسیوں اور تاریکیوں میں مینارۂ نور ہے۔

☆ دُرُود شریف عمرِ انسانی کے طویل اور عمیق سفر میں شفیق ترین رفیق ہے۔

☆ دُرُود شریف سفرِ حیات میں خطرات، تفکرات وسوساتِ قلبی و ذہنی کی ڈھال ہے۔

☆ دُرُود شریف دُنیاوی دھندوں، قرضوں اور مالی پریشانیوں کا تیر بہدف نسخہ ہے۔

☆ دُرُود شریف زندگی کی بیماریوں، مصیبتوں، مایوسیوں اور نزع کی تلخیوں کا تریاق ہے۔

☆ دُرُود شریف زندگی کی سنگلاخ وادیوں میں یارِ وفا، دشوار گذار گھاٹیوں میں یارِ غار ہے۔

☆ دُرُود شریف معبودِ حقیقی کا مطلوب، ملائکہ نوری کا مقصود اور مومن کا محبوب وظیفہ ہے۔

---

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

نوٹ:- دُعا کے اوّل آخر دُرُود شریف پڑھتے وقت "سَیِّدِنَا" ضرور پڑھا کرو۔ "از محمد عنایت اللہ" ط

روضۃ الاول ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ترکُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

## قرآن پاک : پ ۱۸ سورۃ النُّور آیت کریمہ ۶۳

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

تو ڈریں وہ جو رسُول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں اُنہیں کوئی فتنہ پہنچے یا اُن پر دردناک عذاب پہنچے۔

○ حقیقت یہ ہے رضائے رسُولُ اللہ ﷺ " رضاء الٰہی اور ناراضگی رسُولُ اللہ ﷺ " بسبب انکارِ اطاعت کفر ہے اور بجہت ترکِ اطاعت فسق اور سبب ہے ناراضگی الٰہ کا۔ ہر مُسلمان کو ناراضگی رسُولُ اللہ ﷺ " سے خوف کھانا چاہیئے اِس آیتِ کریمہ میں مُنافقین کی حالت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ مُنافقین جمعۃ المبارک کو مسجد شریف سے چپکے چپکے، آہستہ آہستہ کوئی آڑ لے کر سرکتے سرکتے باہر نکل جاتے۔ حضور کی مجلس میں بیٹھنا خُطبہ سُننا گراں گزرتا اور باہر آکر بے شرمی ہانکتے اور جب اُن سے کہا جاتا کہ آؤ رسُولُ اللہ ﷺ " تمہارے لئے مُعافی چاہیں تو وہ اپنا سر بصورت انکار گھماتے اعراض کرتے مُعاندانہ اور مُخالفانہ انداز اختیار کرتے تھے۔ مُنافقین کا یہ طرزِ عمل قیامت تک اپنانے والوں کا حال یہی ہوگا اور یہ بات رسُولُ اللہ ﷺ کے دربارِ پاک کی حاضری کے انکار کے مُترادف ہے۔

★ رأس المُنافقین ابن اُبَی عَلَیْہِ مَا عَلَیْہِ کو جب حضور کی بارگاہ کی طرف بُلایا جاتا تو مُتکبرانہ انداز میں گردن جھٹک کر کہتا۔ تم نے کہا ایمان لاؤں ایمان لایا۔ تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کو سجدہ کروں۔

"نعوذ باللہ" یہ کتنا بڑا کفر اور نفاق کا مظاہرہ ہے زبان سے کفر تو ظاہر تھا ہی لیکن دل میں نفاق بھی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ رب کریم جل شانہ نے اپنے حبیب اکمل علیہ الصلوٰۃ والسلام الاکمل پر وحی نازل فرما کر ہمیشہ ہمیشہ ان کے نفاق پر مہر ثبت کر دی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ
لِمَرْضَاۃِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث الحبیب "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" بروایت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

○ حضور نور الانوار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے خطبہ کے لیئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر قدم رنجہ فرمایا تو کہا آمین پھر دوسری سیڑھی پر جلوہ فگن ہوئے تو فرمایا آمین پھر تیسری سیڑھی کو قدوم میمنت سے نوازا تو فرمایا آمین حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فداہ ابی و امی ان مقامات پر آمین فرمانے میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا۔ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور منبر شریف کے قریب کھڑے ہو کر تین دعائیں مانگیں تو میں نے ہر دعا پر آمین کہی ۔" اس دعا میں تارکین درود شریف کو زجر، توبیخ اور تنبیہ و تہدید فرمائی گئی ہے۔ مؤلف۔"

☆ **پہلی دعا:۔** جو رمضان المبارک کا مہینہ پالے اور روزے نہ رکھے۔

☆ **دوسری دعا:۔** جو بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے اُن کو راضی نہ کرے۔

☆ **تیسری دعا:۔** جو میرا نام اقدس محمد "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" لے یا سنے اور درود شریف نہ پڑھے تو وہ ہلاک ہوا العیاذ باللہ ۔ رب کریم نے یہ دعائیں قبول فرمائیں۔ دربار خداوندی میں کیا شانِ مصطفائی ہے جو نام اقدس لے یا سنے اور درود شریف نہ پڑھے تو اس کا ایمان پر خاتمہ خطرہ میں ہوگا۔ سرکار مدینہ سرور سینہ "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" پر درود شریف پڑھنا جنتی ہونے کی نشانی ہے۔ "رواہ حاکم فی المستدرک قال صحیح الاسناد"

**حکمت:۔** ہم نیاز مندوں کے لیئے درود و سلام کی عیدیں اور منکرین کے لیئے وعیدیں اپنا اپنا نصیب۔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ع ۶ (سورۃ الکافرون ۶) ۸

با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب

☆ سیدنا جبرائیل روحُ القدس علیہ السلام، سدرۃُ المنتہیٰ سے مدینہ منورہ زادہا اللہ نورًا، پہنچ کر حضور کے منبر شریف کے پاس قُربِ رسول میں تعظیماً کھڑے ہو کر دعا مانگنے آئے۔ وہاں سدرۃُ المنتہیٰ پر ہی جو قُربِ الٰہی میں ہے دُعا کیوں نہ مانگی؟ اوّلاً تاکہ اُمّتِ مُبشّرہ کو معلوم ہو دُعا وہی مُستجاب ہوتی ہے جس پہ آمینِ مُصطفیٰ کی مُہر ہو۔ دُعا سیدُ الملٰئکہ کی ہو اور آمین سیدُ الانبیاء کی۔ یقیناً لاریب یہ دُعائیں بارگاہِ مُجیبُ الدعوات میں قبول ہیں۔ حضور مدنی تاجدار احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تو اُمّت کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ثانیاً سیدُ الملائکہ کا یہ ظاہر فرمانا مقصود تھا کہ مدینہ منورہ تمام کائناتِ ارضی، سماوی حتّٰی کہ عرشِ عظیم اور سدرۃُ المنتہیٰ کا مرکز اور حکومتِ الٰہیہ کا دارُ السّلطنت ہے۔ ثالثاً سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام

☆ سیدنا آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۸ بار آئے۔

☆ سیدنا نوح نجیُّ اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۳ بار آئے۔

☆ سیدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السلام کے پاس ۴۰ بار آئے۔

☆ سیدنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۲ بار آئے۔

☆ سیدنا عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۰ بار آئے۔

☆ سیدُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ۲۴ ہزار بار آئے۔

☆ سیدتنا اُمُّ المؤمنین عائشہ صدیقۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

○ وحیِ الٰہی کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ مبارک پر ختم ہو گیا لیکن ملائکہ مُقرّبین اور جبرائیل علیہ السلام رب کی رحمتیں لے کر فرش پر اُترتے ہیں۔ لیلۃُ القدر کو کعبہ مُشرّفہ حطیم میں اولیاء سے سلام اور مُصافحہ فرماتے ہیں۔

★ جو درود شریف کے تارک ہیں اور اُس پر مُصر اور مُستہزا دیہ کہ درود شریف پڑھنے سے روکتے ہیں۔ وہ مُنافقین کی راہ پر چل رہے ہیں یہی حالت رہی تو دُنیا میں ذلیل اور چہرے مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ کی تصویر اور روزِ قیامت سیدھے جہنّم میں جا گریں گے اور یہ لوگ گناہِ کبیرہ کے مُرتکب ہیں۔ کبیرہ گناہ ساٹھ

۱ مُنہ کالا اور غصہ سے بھرا ہوا۔ سورۃ النحل ۵۸

ہیں۔ اُن میں سے ایک درُود شریف نہ پڑھنا ہے۔

**مسئلہ :-** ثواب اور فضیلت جتنی بلند تر اور کامل تر ہو تو اتنا ہی اُس کا انکار اور ترک قبیح اور مذموم تر ہوتا ہے اور اسی قدر صلوٰۃ وسلام کے منکرین اور تارکین کے لئے احادیثِ پاک میں قباحت اور مذمّت کے ساتھ ساتھ عتاب اور عذاب کی وعیدیں مذکور ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَار ؕ

☆ بروائیت مولائے[1] کائنات علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریم ؕ

○ رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ (تین بار)۔ صحابہ نے عرض کیا فداہ رُوحی یارسُولَ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کون؟ فرمایا وُہ جس کے سامنے میں ذکر کیا گیا اور اُس نے درُود شریف نہ پڑھا۔

○ کتب تصنیف کرتے وقت نامِ اقدس پر درُود شریف نہ لکھنا اور بُخل سے کام لینا اور زُبان سے بھی نہ پڑھنا یا وعظ کرتے وقت، درسِ قرآن وحدیثِ پاک کے وقت یا تبلیغ احکاماتِ دین کے وقت درُود شریف نہ پڑھنا جنّت سے محرُومی کا سبب ہے۔ صاحبِ ایمان پر لازم ہے درُود شریف نہایت محبّت وادب سے پاکیزہ قلم، پاکیزہ خیال، پاکیزہ جسم سے لکھے۔ کاغذ، وقت کی بچت کا خیال نہ رکھے سب کچھ تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ ہے اور وسوسۂ شیطانی اور خیالِ نفسانی سے بچے۔ یہ علاماتِ بدعات م، ؐ، شیطان کی اختراعات ہیں۔

☆ بروائیت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہٗ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ جس کے آگے میرا ذکر کیا گیا اور اُس نے مجھ پر درُود شریف نہ پڑھا بلاشُبہ

---

[1] بمطابق حدیثِ پاک مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ جس کا میں محبوب ہُوں اُس کا علی اُس کا محبوب ہے صلی اللہ علیہ وسلم مولیٰ کا معنی محبوب یعنی آپ لاریب محبوبِ کائنات ہیں اور کرّم اللہ وجہہٗ کا معنی ہے کہ بمطابق اَلنَّظْرُ عَلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ ؕ سرکار کے چہرہ کو ربِّ کریم نے وُہ وجاہت عطا فرمائی ہے کہ آپ کے چہرہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ یا اللہ سبحانہٗ وُہ نوری چہرہ دکھا۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ؕ

اُس نے جنّت کی راہ بھلادی۔

★ جنّت کی راہ وُہی بھُولے گا جو بمطابق آیتِ کریمہ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ علہ کا مصداق ہو گا۔ جس کو ایمان کا نور نصیب نہ ہو گا۔ اَلۡعِیَاذُ بِاللّٰہِ اِس سے بڑھ کر اور کیا بدنصیبی ہے ؎

جس دلِ بدنصیب سے رہ گئی یادِ مصطفےٰ ﷺ اُس کا بگڑ گیا نصیب وہ اُجڑ کے رہ گیا

☆ بروائیت قتادہ رضی اللہ عنہ رسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ جس نے میرا نام مُبارک سنا اور درُود شریف نہ پڑھا اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ ﷺ ایذاء دیا بمطابق آیتِ کریمہ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ؕ علہ وُہ عذاب کا مصداق اور مستحق ہے چہ جائیکہ ظلم۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی ؕ

☆ بروائیت حضرت ابُوسعید خُدری رسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

○ ایک مجلس بیٹھی اور پھر اُٹھ گئی اور اُس نے میرا ذِکر نہ کیا یعنی درُود شریف نہ پڑھا یا فضائل و کمالات یا معجزات بیان نہ کئے۔ وُہ ایسی ہے جیسے مُردار سے گندی مجلس میں بیٹھے اور یہ روزِ قیامت حسرت اور محرُومی کا باعث ہوں گی۔ ایسی مجالس نہایت قبیح، مبغُوض اور منحوس ہیں مجلس میں کثرتِ اژدحام علامتِ قبولیت نہیں۔ مجلس کی قبولیت ذکر، فکر، مراقبہ، عبادت، دُعا اور صلوٰۃ وسلام سے ہے۔ تارکینِ درُود وسلام اور مانعینِ صلوٰۃ وسلام کا کیا حال ہو گا وُہ تو جنّت کی ہوا کی بُو بھی نہ پاسکیں گے۔ مقبُولانِ بارگاہِ رسالت اور مصلّینِ بارگاہِ نبوّت قدس اللّٰہ اسرارہم کا تجربہ شُدہ ہے۔ ہمیشگی کے ساتھ درُود شریف پڑھنے والا۔ جان بُوجھ کر یا کبھی تساہل یا کسی اور وجہ سے درُود شریف کا ناغہ کر دے تو وُہ خواب میں بھٹکتا پھرتا ہے اور منزل کا راستہ بھُولا ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک کی عملی تصویر خواب میں نظر آجاتی ہے۔

---

علہ پ۲۳ سورۃ الزُّمر آئیت شریفہ ۲۲ اُس جیسا ہو جائے گا جو سنگ دل ہے تو خرابی ہے اُن کی جن کے دل یادِ الٰہی کی طرف سے سخت ہو گئے۔

علہ پ۱۰ سورۃ التوبہ آئیت کریمہ ۶۱ اور جو رسُول اللّٰہ ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اُن کیلئے دردناک عذاب ہے

## ۱- قولِ حکمت: عقل جسمِ انسانی میں وزیرِ اعظم اور دل بادشاہ ہے۔

☆ جس عضو کا دماغ سے رابطہ ٹوٹ جائے۔ اُس پر رعشہ طاری ہوجاتا ہے۔ تو اعضاء ہاتھ، سر، ٹانگوں میں لرزش آجاتی ہے تو وُہ کانپتے ہیں تو اُس کا اپنے آپ پر کنٹرول نہیں رہتا بعینہٖ تمام کائناتِ عالم میں ایمان کا منبع اور مرکز نبی طیب المُطیَّب "ﷺ" کی ذاتِ پاک ہے۔ آپ ﷺ کے قلبِ اقدس کی قوّتِ جاذبہ نے کائنات میں مومنین کے قلوب کو اپنی طرف کھینچ رکھا ہے اور نور کا فیضان اُن کے قلوب پر بارش کی طرح برستا ہے جب کسی بھی عالم یا عابد کا تعلق قلبی یا رابطہ روحی لِہ الفداءِ حضور "ﷺ" کے قلبِ اطہر سے ٹوٹ جاتا ہے تو اُس کے علم و فہم اور عقیدہ میں لغزش آجاتی ہے۔ قلم میں لغزش، ہاتھ میں لغزش، پاؤں میں لغزش اور زُبان میں لغزش واقع ہوتی ہے۔ نہ علم، علم رہتا ہے کہ نُور سے خالی، نہ عمل عمل کہ اجر سے خالی، سب کچھ ضائع ہوجاتا ہے اور وُہ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ (کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں) کے زُمرہ میں آجاتا ہے۔ جس کا اُس کو شعور تک نہیں ہوتا اور جب وُہ وعظ کرتا ہے تو شانِ مصطفےٰ "ﷺ" پر تنقیص اور جب تصنیف کرتا ہے تو تنقید اور جب زُبان کھولتا ہے تو توہین آمیز[1] کلمات نکالتا ہے اور پھر اِس حالتِ کفر کے وقوع پذیر ہونے پر سمجھ نہیں پاتا کیونکہ اُس کی عقل پر اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (سورۃ الحجرات، اور تمہیں خبر تک نہ ہو) کی مُہر لگ چکی ہوتی ہے۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

مساجد میں پنجگانہ نماز اور آذان پر درود شریف پڑھنا تو درکنار۔ پڑھنے والوں کو منع کرنا۔ بحث و مباحثہ۔ لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد کرنا اپنے ازلی، ابدی شقی ہونے کی دلیل فراہم کرنا ہے۔ وَاللّٰہِ مَا اَحَدٌ لَّھُمْ وَمَا اَشْقٰی لَھُمْ ط ۶

[1] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ رفیعہ میں بے ادبانہ طرزِ بے باکانہ لہجہ، گستاخانہ گفتگو، سُوقیانہ انداز، ایمان سوز عمل، ناشائستہ بے سروپا، یاوہ گوئی کی گندی سڑاہنڈ سے تمہارے ایمان کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ بزعم خویش خواہ تم نمازی ہو یا غازی، قائم اللیل ہو، صائم النہار، عابد ہو یا عالم، مُفسّر ہو یا مُحدّث، مُبلّغ ہو یا مُصنّف، امام ہو یا خطیب، تمہارے مزعومہ اعمال کا کھیت بے ادبی کی بادِ سموم اور گستاخی کی بادِ صرصر سے اُجڑ جائے گا۔ اور تمہیں پتہ تک نہ چلے گا اور روزِ قیامت یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا کہتے ہوئے کفِ افسوس ملو گے۔ اَلْحَذَرُ اَلْحَذَرُ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ ۱۲ منہ سلّمہ ربہٗ سبحانہٗ و تعالیٰ ط

۲- **نورِ حکمت**: تعظیمِ رسول "عَلَیْہِ اَلْفُ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفُ سَلَامٍ" جانِ ایمان ہے۔

☆ عقل جسم کے اعضا پر حکمران ہے۔ جو علم، فہم اور شعور کا مقرب ہے۔ سینہ، الہام، الوان (حواس خمسہ)، ایمان اور انوار کا موطن ہے۔ بقولے اَلنُّوْرُ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَتَحَ ۔ نور جب سینہ میں آتا ہے تو کھلتا ہے۔ قلبِ صنوبری "مضغہ" قلبِ حقیقی کا آشیانہ ہے۔ جو عالمِ امر سے ہے۔ اِس کو حقیقت جامعہ بھی کہتے ہیں۔ قلبِ ایمان تعظیم توقیر اور محبت کا مستقر اور زبان اظہار کا آلہ ہے۔ مقلب القلوب جلّ شانُہٗ کا مقصود صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا سے عظمتِ رسول ہے۔ حضور کی ادا دین اور آپ کی تصدیق ایمان ہے اور تعظیم ایمان کا جزوِ اعظم ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ الرَّفِیْقُ بِالتَّحْقِیْقِ ۔

۳- **گلِ حکمت**:۔ اتباعِ تمام رسولِ انام عَلَیْہِ اَجْمَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ السَّلَامِ "کمالِ ایمان" ہے۔

☆ حضور نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے قلبِ اطہر میں نور کا سمندر موجزن ہے۔ جس سے فوارہ کی طرح نور کی شعاعیں اور لہریں ہر ایک مومن کے قلب میں پہنچ رہی ہیں اور ایمان اس رشتۂ قلبی سے قائم ہے۔ اِس گلستانِ نور کا ہر غنچہ و گل "مومن" پُر نور اور ہر شگوفہ اور پودا رشکِ طور ہے۔ اشتیاقِ محبت سے جب غنچہ کی آنکھ کھلتی ہے تو بلبلِ باغِ رسالت کی زبانِ فصاحت سے درود شریف کے انوار کے پھول کھلتے اور محبت کے نغمے پھوٹتے ہیں ؎

سلامے یا رسول اللہ سلامے — فرستادم بدرگاہت پیامے
خدا را سوئے مشتاقان نگاہے — بیا پیش گرنباشد گاہے گاہے

۴- **آئینۂ حکمت**: گستاخیِ رسول "صَلَّی اللّٰہُمَّ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ" صریح کفر ہے۔

☆ ذاتِ مصطفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِلٰی یَوْمِ التَّنَادِ سے عناد اور ذکرِ مصطفٰے "درود شریف" سے اعراض اور اعتراض "اَلْاَمَانُ الْحَفِیْظُ" اپنے دل کے آئینہ میں دیکھ۔ مارِ بد عقیدگی نے ڈس کر تیرا جانِ ایمان سے رشتہ کاٹ دیا ہے۔ تیری زبان زہر آلود عقل بے شعور اور دل اندھا ہے۔ توہینِ رسالت، توہینِ الوہیت کو مستلزم ہے اور ادنیٰ بے ادبی رسولِ عربی صریح کفر ہے۔ "تُف بر تو ہزار بار تُف"

ع حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کی روح ہیں۔ ہر آن ہر زمان اور ہر مکان میں موجود "حاضر ناظر" جس عضو میں روح نہ ہو وہ عضو معطل، مفلوج اور بیکار مانند کفّار "مُردہ" ہے۔ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ جسے اللہ نور نہ دے اس کے لیے نور نہیں۔ روحِ مصطفٰے کو کائناتِ عالم کی ہر شی میں موجود جاننا، پہچاننا اور

○ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۔

★ معزز قارئین کرام! آثارئین معاندین منکرین درود و سلام پر زجر و توبیخ عتاب عذاب کے چند ایک عبرت آموز واقعات تحریر کرتا ہوں۔ عافانا اللہ بجاہ صاحب الصلوٰۃ والسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ط

★ صنعاء میں ایک قاری قرآن جو اندھا، گونگا اور بہرہ ہو گیا تھا۔ اس کی آواز بہت اچھی تھی اور قرآن پاک خوش الحانی سے پڑھا کرتا تھا اس نے ایک روز جان بوجھ کر يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ (سورۃ الاحزاب) کی بجائے عَلَى الْعَلِيِّ پڑھا تو اسی وقت اس کی یہ حالت ہو گئی۔ پہلے بالکل وہ صحیح و سلامت تھا۔ "نزہۃ المجالس"

★ ایک شخص بزمانہ حضور سید الکائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" نام مبارک بے ادبی سے لیتا اور از راہ تمسخر منہ ٹیڑھا کر کے پڑھتا تھا۔ اللہ عزیز ذوالانتقام کو اپنے محبوب پاک کی یہ بے ادبی اور گستاخی پسند نہ آئی اور اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ گستاخانِ بارگاہِ حبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے چہرے آخری عمر میں قبیح ہو جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کے چہرے بھیانک ہو کر قابلِ نفرین بن جاتے ہیں ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکاں زند "مثنوی رومی"

★ ایک رئیس اعظم جو موطا امام مالک علیہ الرحمۃ مستند کتاب مستطاب حدیث پاک سے بڑی محبت رکھتا تھا اس نے ایک کاتب سے کہا مجھے موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کر دے۔ اس نے تحریر کر دیا لیکن جہاں حضور نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کا اسم گرامی آتا وہاں وہ خیانت کرتے ہوئے درود شریف نہ لکھتا۔ حالانکہ موطا شریف میں لکھا ہوتا جب اس نے رئیس کو وہ نسخہ مبارک پیش کیا اور انعام و اکرام لینا چاہا تو اچانک اس کو کاتب کی خیانت کا پتہ چل گیا۔ اس رئیس نے انعام کی بجائے اسے دھتکار کر نکال دیا اور وہ کاتب کنگال ہو گیا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا اور اسی طرح فاقوں کی

بقیہ حاشیہ

ماننا دل کے نور سے ہے مومن کو دل کا نور اور قرب درود شریف سے ملتا ہے۔ لیکن جو دل ہی حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حضور بے نور ہو۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خبر ہے۔ نور " اندھا " ہو گا اور شانِ مصطفےٰ سے بہرہ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ ۔ ۱۲ منہ نور اللہ قلبہ بنور الصلوٰۃ والسلام علی سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ط

حالت میں مرگیا۔ مَاتَ هُوَ اَقْبَحَ مَوْتَةٍ اور نہایت قبیح موت مرا۔

☆ فقیر غفرلہٗ نے اپنے زمانہ میں کئی ایک ایسے علماء سُنے اور دیکھے ہیں۔ جو حضور نورِ مجسّم شفیع معظم فخرِ آدم و بنی آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ افضل التحیۃ و اطیب الثناء کی شانِ پاک میں اختلافی مسائل چھیڑ کر گستاخیاں بے باکیاں کیا کرتے وہ نہایت بُری موت مرے ایک شخص سرورِ کونین نبی الحرمین "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک میں ایسے الفاظ کہتا جو یارسول اللہ کہے اُس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور وہ کافر ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ ط لوگوں نے دیکھا کہ وہ آخری عمر میں پاگل ہوگیا اور گندگی کھاتا پھرتا تھا اسی حالت میں گستاخیوں کی سزا پا کر مرگیا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو اپنے محبوب رسول "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ادنیٰ سی توہین بھی گوارا نہیں۔

☆ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں درود شریف کا ترک تو درکنار، مانعین اور منکرین کا کیا حال ہوگا اور گستاخیاں؟ " اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ ط کیا وہ ان وعیدات کے حامل نہ بنیں گے؟ اللہ جل شانہٗ کے غضب اور قہر سے بچ جائیں گے؟ انسان کا چہرہ اُس کے دل کا آئینہ ہوتا ہے۔ جب دل بُغض اور عداوت کے غل سے بھرا ہو اور حُبِّ حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یکسر خالی ہو تو کیا اُن کے چہرے اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ق کی تصویر نہ ہوں گے؟ سورۂ آل عمران ۱۰۶

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپِ سقر ترے دل میں کس سے بُخار ہے

اُن کے دل "فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ لا [1]" سے بھرے ہوئے ہیں۔ اِن دِلوں کا علاج تو توبہ اور درود شریف تھا۔ جس کے وہ منکر ہوگئے۔

☆ ایک شخص جب بھی محبوبِ ربّ العٰلمین جل جلالہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسمِ پاک، ذکرِ پاک سُنتا تو درود شریف میں بُخل سے کام لیتا اور کنارہ کشی کرتا اور دوسروں کو بھی روکتا ٹوکتا تھا اُس کی سزا اُس کو یہ ملی کہ اُس کی زبان بند ہوگئی اور وہ اشارے سے بات بھی نہیں کر

---

[1] پ۱ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۰ اُن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے اور اُن کے طرزِ عمل سے اللہ سبحانہٗ مرض کو اور زیادہ کرتا ہے۔ منافق کا مقام، جہنم کی سب سے نچلی کھائی ہوگا۔ منافق کی ایک قسم ملّا کی ہے جو تمام دینی تبلیغی اور اعتقادی اُمور میں فسادی جڑ ہے اور حقیقتِ نفاق کی تصویر کا عکسی رُخ ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

سکتا تھا۔ "پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔" اور اسی حالت میں جہنم رسید ہوگیا۔

★ ایک کاتب جب حدیث پاک کی کتابت کرتا قصداً درود شریف لکھنا چھوڑ دیتا۔ کاغذ یا وقت کی بچت کرتا۔ اس کے ہاتھ میں آکلہ "پھوڑا" نکل آیا۔ اور اسی کے درد سے تڑپتا ہوا مر گیا۔ اور دوسروں کے لئے عبرت بن گیا۔

★ ایک منشی بوقت کتابت نام اقدس پہ درود شریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بجائے علامات مہملہ لکھ دیتا جو کہ شعار نجدیہ، ندویہ ہے۔ اس کو دنیا میں سزا یہ ملی کہ اس کا ہاتھ کٹ گیا اور قیامت کی سزا تو وہ قہار و جبار ہی جانتا ہے کہ اسے کیا ملے گی یا کیا مل رہی ہے۔ اللہ رب العزت محفوظ فرمائے۔ "شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

★ ایک شخص کا انتقال ہوگیا اس کی قبر کھودی گئی تو ایک کالا سانپ نکلا۔ لوگوں نے گھبراہٹ میں قبر بند کر دی۔ دوسری جگہ کھودی تو وہی کالا سانپ موجود تھا اسی طرح ہوتا رہا۔ آخر کار سانپ نے زبان حال سے کہا تم جہاں کہیں بھی قبر کھودو گے میں وہاں موجود ہوں گا کیونکہ یہ سرکار مدینہ، سرور سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سنتا تو درود شریف پڑھنے سے بخل کرتا تھا۔ اس کے بخل کا میں عالم برزخ میں شکلاً سانپ ہوں۔ "شفاء القلوب" هٰذا بِتَعُدُّ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

○ تنبیہ:۔ "صحیح احادیث مبارکہ سے" نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم ہمایوں پر تحریراً، تقریراً درود شریف لکھنا اور پڑھنا مومن پر لازمی الامر ہے۔ بخل۔ کنجوسی۔ کینہ کی وجہ سے وقت، کاغذ کی بچت، درود شریف کی بجائے مہمل اشارات پر اکتفا کرنا خوارج کا طریق کار ہے۔ سب سے پہلے اس کی ابتداء بنو امیہ کے زمانہ میں ہوئی۔ نجدیہ نے اسے اپنایا اور وہابیہ نے پروان چڑھایا تاحال ان کی یہ بھونڈی روش ان کی تصانیف سے ظاہر ہے اور تاویلات فاسدہ کاسدہ میں الجھ کر اب تک جاری رکھے ہوئے ہیں یہ علامات، بدعت سیئہ ہیں۔ لطیف، پاکیزہ ذہن کے لیے مکروہ

ے یہ شخص نو تھے جو زمین میں فساد کرتے اور اصلاح نہ چاہتے۔ سورۃ النمل ۴۸

تحریر کی حد تک قابلِ نفریں ہیں۔ درود شریف جو ایک نہایت پاکیزہ اور جامع دعائیہ کلمہ ہے اور وہ زبان اور دہن مبارک ہے۔ جس سے درود شریف نکلتا ہے۔ اس کی پاکیزگی اور طہارت کے کیا کہنے جن کو ملائکہ اپنے نوری پروں سے مس کرتے سونگھتے اور خوش ہو ہو کر چومتے ہیں یہ مومن کا محبت سے حقِ غلامی ادا کرنے کا ایک اعلیٰ ترین طریقہ ہے۔ ایسے مبارک اور پاکیزہ کلماتِ دعائیہ کو مہمل اور بے معنی الفاظ سے بدلنا مومن کی شان سے بعید ہے اور یہ کاہلوں اور جاہلوں کا طریق کار ہے اور مومن کی شان کے لائق نہیں کہ ربِ کریم کے وظیفہ کو لایعنی نشان سے بدل دے۔ "وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی" سورۃ طٰہٰ ۴۷

☆ علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ سب سے پہلے جس شخص نے درود پاک کو کلمہ مہملہ میں لکھا تھا۔ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا قانونِ قدرت بھی یہی تھا۔ کیوں نہ ہو جو چور مال کی چوری کرتا ہے اس کے متعلق حکم خالقِ کائنات یہ ہے فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا سورۃ مائدہ ۳۸ پس کاٹ دو اُن کے ہاتھ۔ اس بدنصیب نے مال تو نہیں مال سے گراں بہا چیز، عظمتِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی چوری کرنے کی سعی کی دنیا میں تو اس کا ہاتھ بطور سزا کٹا اور قیامت کی سزا اس پر مستزاد، حالانکہ عند اللہ مال کی چوری سے عظمتِ مصطفےٰ، شانِ مرتضےٰ، کمالِ مجتبےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی چوری کی سزا بہت زیادہ اور سخت ہے۔ قُطِعَ ذُرِّیَّتُهٗ وَلَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدًا اس کی نسل ہی منقطع ہو گئی۔

☆ امام محی الدین علیہ الرحمۃ کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں۔

یُکْرَهُ الرَّمْزُ بِالصَّلٰوةِ وَالتَّرَقُّمِ بِالْکِتَابَةِ بَلْ یَکْتُبُ بِکَمَالِهٖ وَلَا یَسْاَمُ مِنْهُ الْاَحْرَمُ خَطًّا عَظِیْمًا

درود شریف کو اشارہ کنایہ سے لکھنا مکروہ تحریمہ ہے بلکہ پورا درود شریف لکھے۔ کلمہ مہمل سے درود شریف لکھنا حرام گناہِ عظیم ہے۔

"گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی"

○ "اَلدِّیْنُ کُلُّهٗ اَدَبٌ" کے تحت اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ مثلاً اسم گرامی محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" پر عزوجل نہ لکھا جائے۔ لاریب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" بارگاہِ صمدیت میں عزیز بھی ہیں اور جلیل بھی لیکن یہ وصف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے لئے



ے لباس رہبری میں راہزن۔

خاص ہے۔ عزّوجل ، جلّ مجدہٗ ، ربُّ العزّت ، جلّ وعلا ، تعالٰی ، تبارک ، سُبحانہٗ عزّاسمہٗ لکھا جائے گا۔ جب بھی اسمِ پاک لکھے یا پڑھے تو لازمی طور پر مُبارک القاب لکھے اور یہ آدابِ محبّت سے ہے۔ اور صرف رب یا اللہ لکھنا ادباً منع ہے۔

**قرآن پاک : پ ۹ سورۃ الاعراف آیتِ کریمہ ۱۸۰**

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْہُ بِھَا ص | اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اُسے اُن سے پُکارو۔

○ معبودِ حقیقی تو ایک ہے اور اُس کے اسماء مُبارک بہت اور وہ سب توقیفی ہیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے سُنے ہُوئے اُن کے علاوہ کسی اور نام سے پکارنا منع ہے۔ اللہ سُبحانہٗ کو اللہ میاں کہنا یا لکھنا بالکل ہی خلافِ شریعت مُطہرہ ہے اور یہ جُہلاء کا طریق ہے اور بعض عُلماء دورِ حاضرہ نے اللہ سُبحانہٗ وتعالٰی کو اللہ صاحب لکھا ہے یہ لکھنا ممنوع اور معیوب ہے۔ ایسی مروجہ اور قبیحہ عادات سے مُصنّفین کو بچنا چاہیئے۔

☆ حضور دانائے سُبل فخرِ رُسل مولائے کُل محمد مصطفٰی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسماءِ گرامی پر "صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم ، صلی اللہ علیہ وسلّم ، علیہ الصلوٰۃ والسلام ، علیہ التحیۃ والثناء ، علیہ اطیب الصلوٰۃ واحسن السلام" کے مُبارک القاب جو شایانِ شان ہیں لکھے اور شانِ اطہر سے گرے ہُوئے الفاظ ، القاب ہرگز ہرگز نہ لکھے آنجناب ، آنحضور ، آنحضرت ، آنسرور کے الفاظ سے توہین کی بُو آتی ہے۔ اور یہ الفاظ شانِ نبوّت کے لائق نہیں۔ فی زمانہ ان کا بہت رواج بڑھ گیا ہے۔ احتراز کرنا چاہیئے۔ بچنا اَولٰی ہے اور جُملہ انبیاء و مُرسلین کے لیئے علیہ السلام ، سلام اللہ علیہ لکھے مثلاً سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام لکھا جائے "صلی اللہ علیہ وسلم" نہ لکھا جائے۔ یا یُوں لکھا جائے ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علٰی نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام انبیاء کے لیئے علیہم

---

علہ اللہ تعالٰی جواد ہے کو سخی نہ لکھے اسمِ پاک "خُدا" کی وجہ جواز یہ کہ برصغیر میں یہ نام اکثر اولیاء کاملین ، عُلماءِ ربانیین نے اپنی اپنی تصنیفات میں استعمال کیا ہے اس کے سوا کوئی اور دلیل نہ پائی۔ یہ مستعمل لفظ فارسی ہے۔ چھوڑ دو اُن ناموں کو جو قیاسی وضعی اور بے معنی اور حُسن ادب کے خلاف ہوں۔ ۱۲ منہ

السلام کا لفظ ہو گا۔ جو قرآن پاک وسلٰم علی المرسلین ؕ سے ثابت ہے اور صلوٰۃ کا لفظ بغیر وسیلہ جلیلہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نہ لکھا جائے۔ اسی طرح ملائکہ مقربین اور ، ملائکہ رسل کے لئے بھی علیہ السلام لکھا جائے۔

**علامات مکروہ**: اللہ تعالیٰ کی بجائے تعہ اور جل شانہ کی بجائے ج لکھنا منع ہے۔ درود شریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بجائے ص، ؐ، صلعم، صلے اور علیہ السلام کی بجائے ؑ، عم اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے رضؓ اور کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی بجائے کؑ اور رحمۃ اللہ علیہ کی بجائے رحؒ لکھنا ناجائز ہے۔ "وقس علٰی ھٰذا"

| | |
|---|---|
| وکذا اسم رسولہ بان یکتب عقبہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد جرت عادۃ الخلف کالسلف ولا یختصر کتابتہا بنحو صلعم ؐ، عم فانہ عادۃ المحرومین ؕ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک پر پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا طریقہ خلف تا سلف صالحین ہے اور علامت صلعم ؐ۔ عم لکھنا عادت محرومیوں کی ہے۔ |

"فتاویٰ حدیثیہ للامام زین العابدین عراقی علیہ الرحمۃ الباقی"

☆ صحابہ عظام، ازواج مطہرات، اہل بیت اطہار کے لیئے علیہ السلام نہ لکھا جائے بلکہ اُن سب کے لیئے قرآنی آیت کریمہ سے رضی اللہ عنہ قطعیت کے ساتھ مختص ہے۔ اور تابعین اور اولیاء مقربین کے لیئے جواز کی دلیل کہ رضی اللہ عنہ لکھنا جائز ہے اور نہ لکھنا رحمۃ امتیاز افضل واولیٰ ہے۔ جملہ اولیاء رب کریم کی رضا کی راہ میں ہیں اور صحابہ کبار رضا کے مقام پر پہنچے ہوئے۔ "رضا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بندہ کے حق میں کرامت، رحمت، فضل و کرم اور ارادۂ ہدایت و ثواب ہے اور بندہ کی رضا کا مطلب یہ ہے کہ رضا دوسرا نام ہے اطاعت کاملہ اور اتباع تام کا اور یہ احوال سے ہے۔ مقام رضا پر صحابہ کرام کو

---

عہ آئمہ فقہاء، مشائخ فقراء سلسلہائے عالیہ برگزیدہ صوفیہ شرفہا اللہ تعالیٰ باسرارہ القدسیہ پر لفظ رضی بالاجماع بلا نزاع وبلا اختلاف مندوب مرغوب اور محبوب ہے۔ "باستدلال اشارۃ النص" والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ سورۃ التوبہ "قال النووی فی الاذکار" رضا والٰہی کے راہ حصول میں ہی وصول ہے۔ الکم

☆ رب العزت نے اپنی رضا کا تاج زرین اُن کے سروں پر سجایا۔ جنہوں نے اپنے رب کو راضی کر لیا۔ اور وہ بھی اپنے رب پر راضی ہو گئے۔ رضا سلسرو ہی ہے نہ کہ از قسم مکاسب اس مقام رضا سے اور کوئی مقام نہیں۔ جو جذبہ سلوک کے مقامات کی انتہا ہے۔ سبحان اللہ ان سروں پہ رضا کا تاج کتنا سجتا ہے ۱۲ منہ غفرلہ

فائز المرام کر دیا گیا۔ ولایت کے سارے مدارج صحابہ کرام پر ختم ہو گئے جیسے نبوت و رسالت محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ختم ہوئی۔ یہ مرتبہ رضاکتنا عظیم عطیہ خداوندی ہے۔

☆ سیدنا علی مرتضیٰ، حسنین کریمین کے لیے علیہ السلام لکھنا یا کہنا منع ہے اور یہ شعائر رافضیہ ہے اس سے بچنا اولیٰ و افضل ہے۔ اگرچہ معنی اس کا اطلاق السلام علیکم کی مانند صحیح ہے۔ اولیاء عظام، علماء کرام ائمہ دین سلف تا خلف اور مومنین متقین کے لیے قدس سرہ العزیز، رحمۃ اللہ علیہ، علیہ الرحمۃ، نور اللہ مرقدہ، طاب اللہ ثراہ، اعطر اللہ تربتہ کے القاب لکھے جائیں۔ اکثر جہلاء کا طبقہ اپنا نام لکھتے وقت مثلاً محمد علی لکھتے ہیں۔ یہ علامات نہیں لکھنی چاہئیں اور نہ یہ نام لیتے وقت درود شریف پڑھا جائے۔ ہاں نام لیتے وقت ادب ضروری ہے۔ ٹیڑھے میڑھے توڑ موڑ کر نام سے نہ پکارے اور نہ لکھے۔ مثلاً محمد شفیع کو م ش نہیں لکھنا چاہیے۔ انگریزی میں M یا MOHD نہ لکھے بلکہ پورے سپیلنگ کے ساتھ MOHAMMAD لکھے نام کے اثرات سے شخصیت متاثر ہوتی ہے۔ لہٰذا سب سے افضل نام اللہ رب العزت اور نبی پاک "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے نام مبارک ہیں۔ محمد عبد اللہ، محمد عبد الکریم، محمد عنایت اللہ، محمد عبد الرحمٰن نام رکھے نہ کہ دشمنان اسلام کے نام رکھے مثلاً پرویز، یزید۔ عام مومنین کے انتقال کے بعد مرحوم، مغفور کے الفاظ لکھنے جائز ہیں۔

**تحقیق الفاظ :-** عبد، غلام، ولد "یہ تینوں عربی الفاظ ہیں مؤلف"

◯ عبد الرسول[1]، عبد المصطفےٰ یہ نام غلام رسول، غلام مصطفےٰ کے معنوں میں ہوں گے۔ اگر غلام کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اللہ کے اسم پاک کی عظمت اور عبدیت کاملہ کی وجہ سے معنی بندہ ہوگا نہ کہ نوکر۔ لہٰذا غلام اللہ بھی نام جائز ہے بمعنی عبد اللہ اور اگر یہاں معنی نوکر اللہ کا لیا جائے تو شان عظمت خداوندی کے خلاف ہے۔ اگر غلام کی نسبت

[1] عظمت کبریا اور عزت مصطفےٰ "عزوجل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" خالق اور مخلوق کا ضرور خیال رکھا جائے تاکہ شائبہ شرک کا خطرہ نہ رہے۔ اس معنی میں اگر غلام اللہ نام جائز ہے تو عبد المصطفےٰ کیوں جائز نہیں؟ یہاں معنی غلام مصطفےٰ ہوگا۔ عبد النبی عبد العلی، عبد المطلب، عبد الرسول یہ افضل ترین نام ہیں کہ مظہر جمال مصطفوی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہیں۔ عبد المصطفےٰ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی۔

مخلوق کی طرف ہو تو معنی نوکر اور غلام اور بیٹا بھی۔

**قرآنِ پاک :** پ۱۶ سورۂ مریم آیتِ کریمہ ۱۹-۷

| | |
|---|---|
| قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ○ | بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔ |

① یہاں ہر دو مقام پر غلام کا معنی بیٹا ہے لیکن اگر غلام کی نسبت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف ہو مثلاً غلام اللہ تو معنی بیٹا نہیں ہوگا یہ کفر اور شرک ہے بلکہ اللہ کا بندہ مراد ہوگا۔

| | |
|---|---|
| قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ پ سورۂ زمر ۵۳ | تم فرماؤ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو |

② ان آیاتِ کریمہ میں ربِ کریم نے اپنے رسولِ کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو حکم دیا کہ آپ اپنے غلاموں کو فرما دیں۔ اے میرے بندو!

یٰعِبَادِیْ کہہ کے ہم کو شہ نے
اپنا بندہ کرلیا پھر تجھ کو کیا

احادیثِ مبارکہ میں مولیٰ، غلام کے معنی میں بھی مستعمل ہے مثلاً سالم مولیٰ ابی حذیفہ، ابو رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور بھی کئی ایک معانی ہیں۔ محبوب، مالک، قریب گہرا دوست۔ مددگار۔ سردار۔ بادشاہ۔ خداوند تعالیٰ۔ آزاد کردہ غلام وغیرہ۔

من کیستم کہ با تو دمِ دوستی زنم
چندیں سگانِ کوئے تو یک کمتریں منم

☆ حقیقت میں عبداللہ، وہ ہے جو عبدالمصطفےٰ ہے جو عبدالمصطفےٰ نہیں وہ عبدالطاغوت ہے مولائے کائنات علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کا قول ہے؎[1]

اَحْسَنُ قَوْلُ الْمُرْتَضٰی فِیْ اَحْمَدَ صلی اللہ علیہ وسلم
اِنِّیْ لَعَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

گفتم چہ گوئی ؟ گفتا جان و دل
گفتم چہ خواہی ؟ گفتا غلامے

---

[1] کتنی اچھی بات سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شانِ احمد "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں فرمائی کہ میں محمد "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے غلاموں سے ایک غلام ہوں۔ یہ فقیر اضعف العبید عرض کناں ہے۔

تابِ وصلت کار پاکاں من از ایشاں نیستم
چوں سگانم جائے دہ در سایۂ دیوارِ خویش

تیرا کرم کہ آپ ہی میرے دل میں بس گئے
مجھ کو تو جستجو تھی تیرا نقش پا ملے

☆ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "صحیحین مسلم و بخاری شریف"

○ ایک سفر میں رسول اعظم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ساتھ تھا تو میں کُنتُ عَبدَہٗ وَخَادِمَہٗ آپ کا غلام اور نوکر تھا۔ یہاں عبد سے مراد غلام اور خادم ہے ؎۱

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ
مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

"القصیدۃ البردہ شریف" امام محمد بوصیری علیہ الرحمۃ

---

۱؎ بے شک اپنا نام محمد رکھے جانے کی بدولت حضور پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" سے میرے لئے ایک عہد شفاعت ہے اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" تو ساری مخلوق سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔

☆ بروایت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؎

اِنَّہٗ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَادٰی مُنَادٍ اَلَا لِیَقُمْ مَنِ اسْمُہٗ مُحَمَّدٌ اَوْ اَحْمَدُ "صلی اللہ علیہ وسلم" وَلْیَدْخُلِ الْجَنَّۃَ کَرَامَۃً لِّمُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" کما نص علیہ الائمۃ بالتصریح ؎

روز قیامت منادی ندا کرے گا۔ خبردار! جس کا نام محمد یا احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے اور یہ اعزازاً و کرامۃً باسم پاک محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔

☆ ایک روایت میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے پیدا فرمائے ہیں۔ جو تمام روئے زمین پر پھر کر اس گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں کوئی محمد یا احمد نامی شخص ہوتا ہے۔ نیز حدیث قدسی میں فرمایا۔

وَاسْتَحْیِیْ اِنَّ عَذَابَ النَّارِ مَنِ اسْمُہٗ اِسْمُ حَبِیْبِیْ ط صلی اللہ علیہ وسلم "

اللہ حیا کرتا ہے کہ جہنم کا اسے عذاب دے جس کا نام میرے حبیب کے نام پر ہو۔

○ مطلب یہ کہ جس طرح اس کا مسمّٰی حق تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اسی طرح یہ اسم بھی بہت پیارا ہے۔ یہاں تک کہ واسطے اکرام حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داخل نہیں کرے گا جہنم میں مگر ان کے تن کو مسخ کر کے۔

اندریں امت نباشد مسخ تن
لیک مسخ دل بود اے ذوالفطن

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنِ اسْمُہٗ مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ صلی اللہ علیہ وسلم "

یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بخشش اور رحمت کرتے ہیں اس کے لئے جس کا نام محمد، احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اسم محمد حمد سے مشتق ہے اللہ رب العرش محمود ہے۔ تورات میں اسم پاک محمد اور انجیل میں احمد ہے۔ "صلی اللہ علیک وسلم" ؎

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت حفص بن عبداللہ علیہما الرحمۃ سے روایت کی ہے۔ حافظ الحدیث ابوزرعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اُنکی موت کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ آسمانِ دُنیا میں فرشتوں کی امامت کرا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ نے یہ مرتبہ کیسے پایا تو انھوں نے

بقیہ حاشیہ

اُمت حمّادون، حمداً، لواء الحمد اور مقام شفاعت مقام محمود ہے۔ الحمد للہ علی ذٰلک حمداً کثیراً ط

☆ یہ اسم "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کریم و شریف ہے کہ اشرف اسماء حضور سے ہے اور تمام اسماء سے خاص الخاص ہے۔ اس نام کا آج تک کوئی نہیں ہوا اور جنت میں سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کو آپ کے اکرام کے لئے ابو محمد کنیت سے پکارا جائے گا۔ یہ اُن کے لئے بہت بڑی عظمت کا مظہر ہوگا۔

☆ اس فقیر پُرتقصیر کا نام محمد عنایت اللہ ہے۔ اسم اللہ، غفور رحیم کا اور اسم محمد رؤف رحیم کا جل عز و صلی اللہ علیہ وسلم اور درمیان میں یہ بندہ عاصی۔ بفضلہ تعالٰی اُمید واثق ہے کہ ان اسماء مبارکہ کی برکت سے اللہ سبحانہ و تعالٰی ہر مشکل منزل نزع، قبر، حشر، میزان، پُلصراط میں فضل فرمائے گا اور ان اسماء پاک کے انوار مدد و معاون ہوں گے۔ میرے پاس تو یہ حسنِ اسماء پاک ہی سرمایہ نجات ہے اور کوئی عمل نہیں اس پر شکر پروردگار کرتا ہوں کہ میرے لئے یہی کافی و افی شافی ہے ؎

تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

اک غفور رحیم تے اک رؤف رحیم منگتا ایں اک سخی دربار نے دو

میری کشتی نوں موج دا ڈر کی اے میری کشتی دے کھیون ہار نے دو

☆ صلوٰۃ کا لفظ بغیر سلام اور اسی طرح سلام کا لفظ بغیر صلوٰۃ کے لکھنا۔ پڑھنا کروہ تحریمہ اور ناجائز ہے ایک محدث حدیث لکھتا اور آپ کے اسم مبارک پر صرف صلوٰۃ اللہ علیہ لکھا کرتا تو ایک بار خواب میں اُس نے نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کی تو آپ نے اُسے جھڑکا اور فرمایا تو پورا درود شریف کیوں نہیں لکھتا اور تو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم ہوتا ہے۔ "جذب القلوب الی دیار المحبوب"

☆ پورا درود شریف "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہے۔ نہ کہے صلی اللہ علیہ اور نہ کہے صرف علیہ السلام ط یہ حکم بمقتضائے ظاہر آیت کریمہ صلوا علیہ وسلموا تسلیما کے ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ نے صلوٰۃ و سلام دونوں کا امر فرمایا ہے۔ درود شریف "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کلمہ مبارکہ لکھنے کی بجائے مہمل نشان لکھنا تخفیف ہی نہیں تنقیص شانِ نبوت بھی ہے اور اپنے رذیلی بخل کا مظاہرہ جو کہ ایک مومن کی شان کے لائق نہیں۔

"ھٰکذا فی الطحطاوی" اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ وصحبہ

فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے کئی لاکھ احادیثِ مبارکہ لکھیں ہیں اور ہر حدیثِ پاک کے بیان میں عَنِ النَّبِیِّ  لکھا کرتا تھا۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے درود شریف لکھنے کی برکت سے یہ شرف عطا فرمایا[1]

"شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

---

[1] حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پاک لکھتا جب وہ مر گیا تو میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ نوری سبز حلّہ پہنے بیٹھا ہے میں نے کہا یار تم میرے دوست ہو سو کیا ہے؟ فرمایا جب بھی اسم نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" آتا تو میں درود شریف بامید ثواب پورے کا پورے لکھا کرتا یہ خلعتِ بہشتی مجھے اسی کے عوض رب کریم سے عطا ہوئی ہے۔ یہ سعادت مؤلف دلائل الخیرات کے والد سلیمان الجزولی علیہ الرحمۃ کو بھی نصیب ہوئی"۔

☆ نیز فرمایا کہ ایک خوشنویس جو ہمیشہ کتابت کا کام باوضو کرتا۔ اُس کے پاس ایک بیاض تھی۔ جس پر وہ لکھنے سے پہلے روزانہ درود شریف لکھتا اور پھر کتابت شروع کرتا۔ مرضِ موت میں خوفِ خدا سے سخت گھبرا گیا اور کہنے لگا۔ عمل صالح تو کوئی ہے ہی نہیں دیکھیے میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا ظہور ہوتا ہے۔ اُس کی اس حالت بے چینی میں ایک مجذوب غیب سے ظاہر ہوئے اور کہنے لگے تو کیوں گھبراتا ہے؟ تجھے مبارک ہو کہ تیری وہ بیاض درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت میں پیش ہے اور اُس پر صاد ہو رہے ہیں۔

☆ علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ "مواہب اللدنیۃ علی شمائل المحمدیۃ" میں تصریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

○ اصالۃً صلوٰۃ وسلام حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں ہاں بالتبع آپ کے وسیلہ جلیلہ سے جملہ انبیاء و رسل، ملائکہ، اہلبیتِ اطہار، صحابہ کرام ازواجِ مطہرات خلفاء اور جمیع المؤمنین والمؤمنات غرضیکہ ہر اُمتی کے لئے جائز ہے۔ مثلاً

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ وَشَفِيْعِ خَلْقِهٖ وَزِيْنَةِ عَرْشِهٖ وَمَظْهَرِ لُطْفِهٖ وَقَاسِمِ رِزْقِهٖ سَيِّدِنَا وَشَفِيْعِنَا وَحَبِيْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَمُهَاجِرِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَمِلَّتِهٖ وَاُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط



روضۃ الثانیۃ　　　　　　　　　　　　　　　　باب ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# چالیس احادیثِ مُبارکہ

## فِی فَضْلِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ

## صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

○ احادیثِ مُبارکہ میں سیدُ الکائنات اَفْضَلُ الصَّلٰوٰتِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمَات پر صلوٰۃ و سلام کے فضائل و فوائد لَا یُعَدُّ وَلَا یُحْصٰی (لاتعداد بے حد و بے حساب) "اَن گنت" مذکور ہیں اور درود شریف پڑھنے والوں کی مدح و توصیف کے ساتھ وعدہ پر اجرِ عظیم کی بشارت اور تارکین، مانعین کے لیے عتابِ عذابِ الیم کی وعیدیں مندرج ہیں۔ یہ منتخبہ چالیس[1] احادیثِ مبارکہ تحریر کرتا ہوں اور اُمتِ مُسلمہ کے لیئے ربِ کریم سے رسُولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود و سلام بھیجنے کی ہدایت و توفیق مانگتا ہوں تاکہ اللہ جل مجدہُ الکریم درود شریف کے انوار سے ہمیں بھی ایمان افروزی اور اطمینانِ قلبی کا چشمہ عطا فرمائے آمین بجاہِ طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم "وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ"

☆ **حدیثِ پاک**: بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبُشْرٰی تُرٰی فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ لِیْ اَمَا تَرْضٰی یَا مُحَمَّدُ ﷺ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ

فرمایا بے شک رسُول اللہ ﷺ تشریف لائے ایک دن آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی و مُسرت ظاہر تھی اور فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیک وسلم کیا آپ راضی نہیں اس سے کہ جو اُمتی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو ایک سلام آپ پر

[1] یہ چالیس احادیث مبارکہ بمطابق مُبارک عدد اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جو اسم جلالۃ اللہ کے آ کا مظہر تم ہے۔ الحمد

عَشْرًا ط | عرض کرے گا میں اس پر دس سلامتیاں نازل کروں گا۔

○ **تشریح** :۔ نبی کریم ﷺ کی رضا کے لیے اُمتِ مرحومہ کو یہ شرف عطا فرمایا کہ ایک درُود شریف پڑھنے سے ربِ کریم دس رحمتیں نازل فرماتا ہے یہ شانِ کریمی ہے اور ایک سلام پر دس سلامتیاں نازل فرمانا یہ فضلِ الٰہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ بروایت سیدنا ابُو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ "طبرانی"

قَالَ ﷺ "اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُهُمْ صَلٰوةً وَّمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلٰٓئِکَةُ مَا دَامَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ فَلْیُقَلِّلْ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْ لِیُکْثِرْ ط

فرمایا رسُول اللہ ﷺ "نے سب سے زیادہ قریب میرا وُہ اُمتی ہے جو سب سے زیادہ درُود شریف بھیجا اور اس پر فرشتے درُود شریف بھیجتے رہیں گے۔ جب تک وُہ درُود شریف بھیجتا رہے اَب کم پڑھے یا زیادہ"

○ **تشریح** :۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو اپنے قُرب سے نوازا اور فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک درُود شریف پڑھتا رہے۔ ربِ کریم کی رحمت اور فرشتوں کی دعائے مغفرت کے لیے اُمتی کو اختیار دیا ہے کہ وُہ کم پڑھتا ہے یا زیادہ۔ اور میرے مولا ﷺ بھی اس کے لیے مغفرت کی دُعا مانگتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ بروایت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ "دلائل الخیرات"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَکْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَرَّةً وَّاحِدَةً کُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَتْ

فرمایا رسول اللہ ﷺ "نے جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر کثرت سے درُود شریف پڑھا کرو جو ایک مرتبہ درُود شریف پڑھے گا اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں

عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ ط " رواہ النسائی " مٹا دی جائیں گی۔

○ **تشریح**:۔ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اُن سے جب ارشاد فرمایا تو آپ یعنی ابوذر غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں تشریف فرما تھے اور اس حدیثِ پاک میں جمعۃ المبارک کو درود شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور دس برائیاں مٹتی ہیں اور اظہارِ تشکر و امتنان پر لمبا سجدہ فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْہِ النَّھَارُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک**:۔ بروایت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ ط " دلائل الخیرات "

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ ط " صلی اللہ علیہ وسلم " رواہ مسلم

فرمایا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے جو شخص درود شریف لکھے فرشتے اُس کے گرد حلقہ باندھ کر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں جب تک وہ اسمِ پاک کتاب میں لکھا رہے۔

○ **تشریح**:۔ اِس حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ جب تم کتاب، دیوار یا چارٹ بورڈ پر اسمِ مبارک لکھو تو درود شریف مکمل اور پورا لکھا کرو جب تک نام مبارک لکھا ہوا قائم رہے گا تجھے فرشتوں کے استغفار سے اجر اور مغفرت پہنچتی رہے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّمَالِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک**:۔ بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ ط " دلائل الخیرات "

قَالَ اَبُوْ سُلَیْمَانَ الدَّارَانِیُّ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْئَلَ اللّٰہَ حَاجَتَہٗ فَلْیَکْثِرْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ یَسْئَلِ اللّٰہَ حَاجَتَہٗ وَلْیَخْتِمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ " صلی اللہ علیہ وسلم " فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ الصَّلٰوتَیْنِ

کہا ابو سلیمان الدارانی نے کہ جو سوال کرے اللہ تعالےٰ سے اپنی حاجت کا کثرت سے درود شریف پڑھے پھر اللہ تعالےٰ سے دعا کرے اور دعا کے بعد بھی درود شریف پڑھے اور دعا ختم کرے۔ بے شک اللہ تعالےٰ درود شریف اوّل آخر کو قبول

ابو سلیمان الدارانی: عبدالرحمٰن بن عطیہ علیہ الرحمۃ — اولیاء متقدمین دمشق ملک شام

هُوَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّدَعَ مَا بَيْنَهُمَا ط

فرماتا ہے۔ وُہ کریم ہے درمیان دُعا کو بھی قبول فرمائے گا۔

○ **تشریح** :۔ حدیثِ پاک سے مُستنبط ہوتا ہے جو دُعا یا عبادت کے اوّل آخر درُود شریف پڑھے۔ درُود شریف ہر صورت میں قبول ہے۔ وُہ رد نہیں ہوتا تو ربِ کریم دونوں درُودوں کے درمیان دُعا۔ عبادت کو بھی قبول فرمائے گا یہ اُس کی شانِ رحمت سے بعید ہے کہ اوّل آخر کے کلمات قبول کرے اور بیچ رد کر دے۔ درُود شریف اوّل آخر پرندے کے پر کی مانند ہے۔ پرندہ پروں سے اُڑتا ہے بعینہٖ دُعا اور عبادت درُود شریف کے پروں سے اُڑ کر عرشِ عظیم پر جا کر قبولیت پائے گی۔ فی زمانناآئمہ مساجد کے لئے خصوصی عرض ہے کہ دُعا مانگتے وقت اوّل، آخر درُود شریف پڑھا کریں اور مقتدیوں کو بھی ہدایت کریں تاکہ دُعائیں قبول ہوں۔ "درُود شریف کی عادت بھی عبادت ہے۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُوْلِى النِّعْمَةِ وَمُؤْتِي الرَّحْمَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ط ۔۔ رواہ صحیح مسلم

قَالَ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةَ مَرَّةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفَ مَرَّةٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ اَلْفَ مَرَّةٍ حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ وَثَبَّتَهٗ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَجَاءَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَيَّ نُوْرًا لَّهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو درُود شریف پڑھے ایک بار اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں اور جو دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ سو بار اور جو پڑھے ہزار بار تو اللہ تعالیٰ دوزخ حرام فرما دیتا ہے اُس کے جسم پر اور بوقتِ نزع ثابت رکھے گا کلمہ طیبہ پر دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں عالمِ برزخ میں قبر کے سُوال و جواب پر ثابت قدم رکھے گا۔ درُود شریف کا نور اُس کا مُمِد و مُعاون ہوگا سُوال و جواب میں اور داخل ہوگا وُہ جنت میں اور اُس کے درُود شریف کا نور آئیگا پُل صراط پر جو پانچ سو سال

سے جو پڑھے سو بار تو اللہ تعالیٰ ہزار بار

الصِّرَاطِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَّاَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ قَلَّ ذٰلِكَ اَوْ كَثُرَ ط

کی دُوری تک ہوگا اور اللہ تعالیٰ اُس کو ہر درُود شریف کے بدلے جنّت میں محل عطا فرمائے گا۔ اب اُتنی کم پڑھے یا زیادہ سے

مَیں گدائے مصطفےٰ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو
مجھے دیکھ کر جہنّم کو بھی آگیا پسینہ
نہ کلیم کا تصوّر نہ خیالِ طورِ سینا
میری جستجو محمّد، میری آرزو مدینہ

تشریح: ثابت ہُوا کہ دوزخ سے نجات، پُلصراط پر سلامتی اور عطیہ جنّت درُود شریف سے ہے قبر، عالمِ قیامت کا دروازہ اور پہلی منزل ہے۔ جو اس منزل میں کامیاب ہُوا وہ بفضلِ تعالیٰ اگلے سب مقامات حشر و نشر، حساب و کتاب، میزان و پُلصراط پر کامیاب ہوگا اور جنّت میں داخل ہو جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَاشِفِ الْغُمَّةِ وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: بروایت سیّدنا علی بن ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَعَهٗ نُوْرٌ وَّلَوْ قُسِمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جو شخص جمعہ کے دن سَو بار مجھ پر درُود شریف بھیجے۔ اور آئے گا قیامت کو تو اُس کے ساتھ نور ہوگا۔ اگر یہ نور درُود و سلام کا تقسیم کیا جائے تمام مخلوق پر تو کافی ہو سب کے لیے۔

ذُكِرَ فِي بَعْضِ الْاَخْبَارِ مَكْتُوْبٌ عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ مَنِ اشْتَاقَ اِلٰى رَحْمَتِهٖ مَنْ سَاَلَنِيْ اَعْطَيْتُهٗ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ط

بعض احادیث میں ذکر ہے۔ عرش کے ساق پر لکھا ہے کہ جو شوق سے درُود شریف پڑھے۔ اُس کی رحمت سے جو سُوال کرے وہ عطا کرے گا اور اگر تقرب چاہے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا درُود شریف سے تو اُس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

ـــ سات ہیں۔ جہنم، جحیم، سعیر، سقر، ہاویہ، حُطمہ، لظیٰ۔ اور دروازے سُورۃ حجر آیت ۴۴ میں مذکور ہیں۔ ۱۲ سکتۃ سبحانہ زبدۃ ط

○ تشریح : جمعۃ المبارک کے روز درود شریف کی فضیلتیں بیان فرمائیں۔ درود شریف قیامت کے روز نور ہوگا۔ اللہ جل جلالہٗ کے عتاب عذاب سے محفوظ و مامون فرمائے گا۔ ہر قسم کے گناہ خواہ کتنے بھی ہوں سب کی مغفرت کا مژدہ سنایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ "دلائل الخیرات"

رُوِیَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّہٗ قَالَ مَا مِنْ مَجْلِسٍ یُصَلّٰی فِیْہِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا قَامَتْ مِنْہُ رَائِحَۃٌ طَیِّبَۃٌ حَتّٰی تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَآءِ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ھٰذَا مَجْلِسٌ صُلِّیَ فِیْہِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

بعض صحابہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "نے وہ مجلس جس میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا گیا تو اس مجلس سے ایک خوشبودار ہوا اُٹھے گی جو آسمان تک پہنچے گی اور ملائکہ کہیں گے کہ دنیا میں کوئی ایسی مجلس ہوئی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا گیا یہ اُس کی خوشبو ہے۔

○ تشریح :۔ جب درود شریف پڑھا جائے۔ تو رب کریم درود شریف کے نور سے ایک پاکیزہ خوشبو پیدا فرما دیتا ہے۔ جس سے فرش تا عرش فضا خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ سیدنا امام محمد بن اسمٰعیل بخاری نور اللہ مرقدہٗ کی قبر انور سے حدیث پاک کا نور اور مشک کی خوشبو آتی ہے اور قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکر طاب اللہ ثراہٗ فرمایا کرتے کہ مجھے عروس البلاد لاہور کی فضا میں جنت کی خوشبو آتی ہے۔ یعنی سرزمین مدینہ منورہ سے جو قدوم میمنت مجوبی سے نوازی گئی۔ ایک خاص قسم کی خوشبوئے جنت مومن کو آتی ہے۔ جس ذات ستودہ صفات "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ جہاں اور جس جگہ آرام فرما ہوں وہ مقام معطر و معنبر کیوں نہ بن جائے۔

"درود خواں کے درود شریف کی خوشبو ہر ایک کے اپنے احوال کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔"

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

طَابَتْ بِطِیْبِکَ طَیِّبَۃٌ وَثَرَاھَا ☆ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ طَیْبَۃٌ سَمَّاھَا

مَلأَ الْوُجُوْدَ عَبِيْرُ عَنْبَرِ عِطْرِهَا ☆ وَعَلَا عَلَى الْاٰفَاقِ طِيْبُ شَذَاهَا

وَذَهَبَ لَوَامِعُ نُوْرِهِ هَامِعُ نُوْرِهٖ ☆ وَهَبَتْ رِيَاضُ قُبَاهَا وَقُبَاهَا

اَنَا وُفُوْدُكَ يَا خِتَامَ الْاَنْبِيَآءِ ☆ جِئْنَا لِفَاقَتِنَا وَاَنْتَ غِنَاهَا

جِئْنَا اِلَيْكَ بِضَاعَةً قَدْ اُزْجِيَتْ ☆ فَاقْبَلْ بِضَاعَتَنَا وَلَا تَخْفَاهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَعَطَّرَتِ الرِّيْحُ الطَّيِّبُ

بِذِكْرِهٖ وَرَيَّاهُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : بروایت رویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ "دلائل الخیرات"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ وَتُكْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ بکثرت درود شریف پڑھے کیونکہ درود شریف غموں کو دور اور تکلیفات کو محو کرتا ہے اور رزق میں برکت اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔

○ تشریح : درود شریف سے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ ط مومن کی زندگی فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (سورۃ البقرۃ ۲۰۱) کی تصویر بن جاتی ہے۔ غم، الم، پریشانی و کرب سے نجات ملتی ہے اور رزق میں برکت اور قناعت کی دولت اور مومن کی زندگی جنت نظیر

بقیہ ترجمہ

۱- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے مدینہ منورہ کی مٹی خوشبودار ہو گئی۔ اس وجہ سے اس کا نام طیبہ ہوا۔

۲- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو پاک سے سارا مدینہ منورہ بھر گیا اور زمین عنبر اور ہوا عبیر بن گئی اور آفاق پر اس کی خوشبو غالب آگئی اور سب کو طیب بنا دیا۔ اور غبار رشک مشک ہو گیا۔

۳- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے کرنیں نور کے گئیں اور باغوں کے ٹیلوں کو تر و تازہ اور پہاڑوں کو منور کر دیا۔ جس سے چمن اور پہاڑ کی وادیاں مہک گئیں۔ جس سے دماغ معطر ہو گئے۔

۴- اے صاحب ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم آپ کے وفد ہیں۔ اپنی محتاجی کو لائے ہیں ہمیں غنی فرما دیجیے۔ بے شک آپ کے ہاں سے غنا ملتی ہے۔ جو آپ ہی کے شایان شان ہے۔

۵- ہم کھوٹی پونجی لائے ہیں۔ اس کو قبول فرمائیے۔ آپ پر کوئی پوشیدہ نہیں۔

بن جاتی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ مومن درود شریف سے ہی جنتی بنتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَاشِفِ الْغُمَّۃِ وَمُجْلِی الظُّلْمَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: بروایت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ط "دلائل الخیرات"

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اَرَأَیْتَ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مَاحَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَ اَعْرِفُھُمْ وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا ط

"رواہ النسائی"

عرض کیا گیا یارسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" جو درود شریف پڑھنے والے آپ سے غائب ہیں۔ یا بعد زمانہ میں ہوں گے اُن کا حال فرمائیں۔ فرمایا میں اہلِ محبت کے درود شریف کو خود سُنتا ہوں اور اُن کو پہچانتا بھی ہوں اور اہلِ محبت کے علاوہ درود شریف پڑھنے والوں کا درود شریف پیش کیا جاتا ہے۔

○ **تشریح**: اس حدیثِ پاک میں آقائے نامدار مدنی تاجدار احمدِ مختار "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے غلام کو عجیب انداز سے نوازا "آقا کی عطا اور غلام کی ادا" غلام کا درود شریف تو آقا بہ نفسِ نفیس اپنے سمعِ مبارک سے سُنتے ہیں۔ عرض کرنا آتا ہو تو عجیب بہاریں ہیں۔ اہلِ محبت کا بھی کیا عجیب مقام ہے ۔

لب ہوں سکوتِ آشنا دل میں خیالِ یار ہو ۔۔۔ اُن کو خبر ہو یا مجھے کوئی نہ رازدار ہو

○ محبوبِ پروردگار "صلی اللہ علیہ وسلم" ہر آن، ہر لحظہ، ہر لمحہ، ہر گھڑی اور ہر دن اور ہر رات اپنی پیاری اُمت کا درود وسلام بلاواسطہ دُور و نزدیک سُنتے ہیں اور جانتے اور پہچانتے ہیں۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ" ۔

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں ۔۔۔ ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

اُنکے سوا رضاؔ حامی نہیں جہاں ۔۔۔ گذرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاءِ نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۱ **حدیث پاک** : طبرانی بسندہ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهٗ مِنْ حَيْثُ كَانَ قَالَ بَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ ط

"رواہ الطبرانی"

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز دُرود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ یوم مشہود ہے۔ ملائکہ نوری آسمان سے اُترتے ہیں۔ تم میں سے جو اُمتی مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہے۔ اس کے دُرود شریف کی آواز سُنتا ہوں جہاں کہیں بھی ہو عرض کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا بے شک اللہ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ نبی کے اجسام کو کھائے۔

☆ ایک روائیت حدیث میں بدین الفاظ ارشاد فرمایا۔

فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ ط "رواہ ابن ماجہ"

اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔

☆ ایک اور روائیت مبارکہ میں یہ ارشاد ہُوا۔

اَلْاَنْبِيَاءُ حَيٌّ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ ط

انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

"جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام لابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ" ط

○ **تشریح** : اِن احادیث پاک میں، فضیلت دُرود پاک بروز جمعۃ المبارک کے ساتھ ساتھ عقیدہ اُمت اہل سُنت وجماعت "حیات النبی" بھی بیان فرمایا کہ جُملہ انبیاء علیہم السلام فی الواقعہ زندہ ہیں مانند ملائکہ نوری کے کہ وہ موجود ہیں لیکن نظر نہیں آتے۔ مگر جس ولی اللہ کو مولائے کریم کرامت دکھلا دے تو وہ دیکھ لیتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں نمازیں پڑھتے حج کرتے ہیں اور محبّین کے دُرود [1] وسلام کو بہ نفسِ نفیس سُنتے ہیں، شرق ہو یا غرب، شمال ہو یا جنوب، سندھ ہو یا ہند غرضیکہ من حیث کان فرما کر قرب بُعد کے سب فاصلے اپنی ہر دو نسبت "حیات وبعد الممات" مُساوی فرما دیئے۔

[1] عمرہ کرتے تلبیہ پڑھتے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَتَنَعَّمُ فِيْ هٰذِا الدَّارِ وَتِلْكَ الدَّارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

ے تجلی قربی روحانی لسانی بر تسمیہ کے دُرود شریف۔

☆ حدیثِ پاک : عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا حَیْثُ کُنْتُمْ فَسَیَبْلُغُنِیْ سَلَامُکُمْ وَصَلٰوتُکُمْ ط "رواہ النسائی" ۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "نے اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اُن میں صلوٰۃ و سلام پڑھو جہاں بھی ہو تم تمہارے سلام اور درُود شریف مجھے پہنچتے ہیں۔

○ تشریح : فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اور تم مردے نہ ہو۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نوافل اور درُود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ تمہارا تحفہ بہر صورت بارگاہِ رسالت میں پہنچتا ہے۔ دِل اور گھر نماز اور درُود شریف سے منور اور آباد ہوتے ہیں" ۔ قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنَالُ رَحْمَۃَ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : بروایت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "اِنَّ اللّٰہَ اَعْطَانِیْ مَلَکًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَقُوْمُ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا قَامَتْ فَلَا یُصَلِّیْ عَلٰی عَبْدٌ صَلٰوۃً اِلَّا قَالَ یَا اَحْمَدُ صلی اللہ علیہ وسلم " فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ یُسَمِّیْہِ بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ فَیُصَلِّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مَکَانَھَا عَشْرًا " فِیْ رِوَایَۃٍ " فَھُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " اللہ سبحانہٗ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جب کوئی امتی مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ عرض کرتا ہے یا احمد" صلی اللہ علیہ وسلم " فلاں بن فلاں۔ " دادا تک نام لے کر نے درُود شریف بھیجا ہے تو رحمت بھیجتا ہے اللہ سبحانہٗ اس پر اور اس کے باپ پر دس رحمتیں"

ایک روایت میں ہے۔

اور وہ فرشتہ قیامت تک میری قبر انور پر کھڑا ہے

○ تشریح : اس سے بڑھ کر درُود شریف پڑھنے والوں کے لئے اور کیا بشارت اور سعادت ہوگی کہ ہم بے نواؤں فقیروں کا نام معہ ولدیت اس بارگاہ بیکس پناہ میں لیا جائے اور دادا تک

طیبہ کے جانے والو کو جاناں میں جب جاناں
ہمیں بھی یاد رکھنا ذکر جب دربار میں آئے
ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہوا
ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَفَتَّقَتْ مِنْ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَالْاَزْهَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: عن اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ ط فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ ط اوکما قال

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل ترین دنوں سے قیامت کے روز وہ دن ہوگا۔ جس دن تم نے مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کیونکہ تمہارا درود شریف مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ پس عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کس طرح اپنے درود شریف بھیجیں جبکہ آپ بوسیدہ ہو گئے ہوں فرمایا بے شک اللہ سبحانہٗ نے حرام کر دیا ہے زمین پر کھانا اجسام انبیاء کا۔

"رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر"

○ تشریح:۔ اس حدیثِ پاک سے ثابت ہوا۔ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ حق ہے جن کے صدقہ میں غلاموں کو حیٰوۃً طیبۃً کا مژدہ ملا اور شہیدوں کے متعلق فرمایا گیا بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ
سورۃ النحل ۹۷ سورۃ البقرۃ ۱۵۴

---

ملہ مٹی کی خاصیت:۔ تیمم جنبی اور ناپاک جسم کو پاک کر کے قابل نماز بناتا ہے۔ مٹی ہر قسم کی گندگی اور نجاست کو پاک صاف کرتی ہے خواہ وہ گندگی ظاہری ہو یا باطنی، روحانی ہو یا جسمانی۔ چونکہ گناہ تمام غلاظتوں سے زیادہ نجس اور قبیح ہیں۔ جس کی پاکیزگی کے لئے مٹی کی احتیاج پڑی۔ یہی وجہ ہے کہ عوام الناس کو " جو گناہوں کی آلودگیوں سے آلودہ تھے " قبر کی مٹی نے انہیں کھا لیا اور پاک صاف کر دیا۔ " بروایت " امت مرحومہ کو غفور رحیم گناہوں سے پاک کر کے قبر سے اٹھائے گا تاکہ وہ بھی مغفور ہوں۔ بخلاف انبیاء و اولیاء و شہداء، کہ وہ گناہ سے معصوم اور محفوظ ہیں۔ اس لئے ان کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی۔ رشحۃ حفیظ رحمۃ اللہ علیہ ط



لَا تَشْعُرُوْنَ ○ ؎ محبوب پاک "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی زندگی پاک کا بیان نہ قلم میں طاقت کہ لکھ سکے اور نہ عقل میں شعور کہ سمجھ سکے آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی زندگی سے اُمّت کے قلوب زندہ ہیں۔ اجلّ اولیاء کاملین کے قبور بھی زندہ اور جنّت نظیر ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ یَرٰی مَنْ خَلْفَہٗ کَمَا یَرٰی مَنْ اَمَامَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ اَوْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ؎

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور اللہ کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ تم میں سے کوئی جب مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو اللہ سبحانہ میری روح کو لوٹا دیتا ہے

○ **تشریح** :۔ حافظ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

اَلْاَوَّلُ :۔ اِنَّ الْمَعْنٰی اَلْاَقْدَرُ رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ یَعْنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ "صلی اللہ علیہ وسلم" بَعْدَ مَا مَاتَ وَدُفِنَ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ رُوْحَہٗ لِاَجْلِ سَلَامِ مَنْ یُسَلِّمُ عَلَیْہِ وَاسْتَمَرَّتْ ط

اوّل :۔ بے شک رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ؎ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے وصال اور دفن کے بعد آپکی روح کو لوٹا دیا۔ تاکہ سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیں اور روح ہمیشہ رہتی ہے جسم اطہر میں کہ روح حیات کا مستقر قلب انسانی ہے۔

وَالثَّانِیْ :۔ یَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ رَدًّا مَعْنَوِیًّا وَاَنْ یَکُوْنَ رُوْحُہُ الشَّرِیْفَۃُ مَشْغُوْلَۃً بِشُھُوْدِ الْحَضْرَۃِ

ثانی۔ احتمال ، ردِّ معنوی ہو۔ کہ روح شریف مشغول ہو شہود اور حضرت الٰہیہ میں اور ملاءِ اعلیٰ کے اس عالم سے اور جب کوئی آپ پر درود شریف

---

؎ جو شہید ان خدا ہیں اُن کو مُردہ مت کہو زندگی اُن کی خدا فرماتا ہے لَا تَشْعُرُوْنَ

؎ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی روحِ پاک یکسوئی اور توجّہ کے ساتھ ہمہ اوقات اللہ جلّ شانہٗ کے جلالی اور جمالی جلوؤں کے مشاہدہ میں مستغرق رہتی ہے۔ جب کوئی درود وسلام عرض کرتا ہے تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی روح اُس کی طرف متوجہ ہوکر سلام کا جواب دیتی ہے تو اس روحانی توجّہ والتفات کو ردِّ روح سے تعبیر کیا گیا ہے۔ منہ غفرلہٗ

الْإِلٰهِيَّةِ وَالْمَلَاءِ الْأَعْلٰى مِنْ هٰذَا الْعَالَمِ فَإِذَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ أَقْبَلَتْ رُوْحُهُ الشَّرِيْفَةُ عَلٰى هٰذَا الْعَالَمِ فَيُدْرِكُ سَلَامَ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيَرُدُّ عَلَيْهِ ط

سلام بھیجتا ہے تو روح شریف اس عالم میں، ادراک کر لیتی ہے تو اس شخص کو جانتی ہے جس نے سلام عرض کیا یہاں تک سلام کا جواب دیتی ہے۔

وَالثَّالِثُ:- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اَلْأَنْبِيَاءُ لَا يُتْرَكُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بَعْدَ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَلٰكِنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ حَتّٰى يُنْفَخَ فِي الصُّوْرِ ط

ثالث فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" انبیاء اپنی اپنی قبور میں چالیس راتوں تک ٹھہرتے ہیں اور پھر حاضر ہو جاتے ہیں اللہ سبحانہٗ کی بارگاہ میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ صور کے پھونکنے تک۔

"شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

☆ امام علامہ تقی الدین علی بن عبد الکافی سبکی شافعی علیہ الرحمۃ الباری نے فرمایا۔

○ اللہ تعالیٰ نے ذائقۃ الموت کے اجراء سنت اللہ کے بعد نبی کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا اور رَدَّ اللّٰهُ رُوْحِيْ کا یہ مطلب نہیں کہ بوقت سلام اُمتی روح واپس آتی ہے۔ بلکہ وہ تو اجرائے سنت اللہ کے بعد واپس آچکی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ امر الٰہی كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط (سورۃ الانبیاء ۳۵) کے مطابق روح ایک بار قبض کی گئی۔ پھر عالم برزخ میں حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے جسم اطہر و اقدس میں روح کو لوٹا دیا گیا۔ کیونکہ روح کے لئے اعلیٰ علیین، عرش عظیم، جنت المعلیٰ، کعبۃ اللہ المشرفہ اور کوئی بھی بلند تر مرتبہ کے لحاظ سے نہیں تھا سوائے جسم انور کے۔ بلکہ وہ خاک پاک جو لحد مبارک میں جسم اطہر سے متعلق ہے وہ خاک پاک بھی ان سب سے افضل، اطہر، اکرم، انور ہے۔

"شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ، وَرَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۹ حدیث پاک:- بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِیْ رُدِدْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ مَکَانٍ آخَرَ بَلَغُوْا فِیْہِ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "جو شخص درود شریف پڑھتا ہے میری قبر انور پر میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ اور جو کسی دوسری جگہ سے درود شریف بھیجتا ہے اُسے فرشتے پہنچاتے ہیں۔

○ تشریح: یہ حدیث اس آیتِ کریمہ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ اَوْ رُدُّوْھَا[1] کی عملی تفسیر ہے۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُمتی کے سلام کا جواب از روئے کمال رحمت و شفقت مرحمت فرماتے ہیں۔ خواہ وہ قریب ہو یا بعید اور سلام میں سبقت کرنا آپ کی عادت کریمہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَا مِنْ عَبْدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِھَا مَلَکًا یُبَلِّغُنِیْ وَکُفِیَ اَمْرَ اٰخِرَتِہٖ وَدُنْیَاہُ وَکُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی غلام میری قبر اطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتا ہے ایک مؤکل فرشتہ مجھے وہ درود شریف پیش کرتا ہے کفایت کرے گا اس کا اجر قیامت کو یہ کہ میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

○ تشریح: اللہ تعالٰی نے اُس فرشتہ کو ایسی قوت ودیعت فرمائی ہے۔ تمام مخلوقِ الٰہی کی زبان سے جو کچھ نکلے اُسے سننے کی طاقت رکھتا ہے چاہے آواز کہیں سے ہو۔ دور سے ہو یا نزدیک یا کسی بھی زبان میں ہو یہ مخلوق فرشتہ بارگاہِ عرش جاہ سلطانی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ میں ہر وقت ایستادہ اور حاضر رہتا ہے اور زمین پر ایک ہی لمحہ اور ایک ہی آن میں شرقاً غرباً شمالاً جنوباً تمام دنیا والوں کے درود پاک کی آوازیں بلسانِ مختلفہ سن کر اسم معہ ولدیت پیش بارگاہِ رسالت کرتا

[1] پ سورۃ النساء آیت کریمہ ۸۶ اور جب تمہیں کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا وہی لفظ کہہ دو۔ سلام سنت ہے اور جواب فرض ہے۔ جب مومن نماز میں سلام عرض کرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُمتی کے سلام کو سنتے اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

ہے۔ یہ شانِ غلام ہے جو خدمت بجا لاتا ہے جیسے تخت لانے میں حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے سیدنا سلیمان علیہ السلام کی خدمت کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الشَّفِیْعِ یَوْمَ الْعَرْضِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : بروایت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؂

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "مَنْ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِیْ مِائَۃَ مَرَّۃٍ غُفِرَتْ خَطِیْئَتُہٗ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً" ؂

فرمایا رسول کریم ﷺ "جو میری قبر اطہر پر حاضر ہو کر درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی اسّی سال کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔"

○ تشریح : اس حدیثِ پاک میں ثمانین ۸۰ سال فرما کر درحقیقت عمر بھر کے گناہ کی بخشش کا مژدہ سنایا گیا ہے۔ رب کریم نے محبوب ﷺ کی اُمت کو تین فضیلتیں عطا فرمائیں اولاً عمر کم دی تاکہ گناہ کم ہوں۔ ثانیاً سب اُمتوں سے آخر میں رکھا کہ قبروں کا قیام تھوڑا ہو۔ ثالثاً قیامت کے روز قبروں سے پاک صاف کر کے اُٹھانا۔ تاکہ حشر میں شرمندگی نہ ہو۔" یہ اللہ جل شانہ وعم نوالہ کا درود خوان پر فضل عمیم و کرم مستقیم ہے۔ مؤلف"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْقَمَرِ التَّامِ وَالْبَحْرِ الْخِضَمِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : رواہ الحافظ المنذری فی الکامل ؂

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ" ؂

فرمایا رسول اللہ ﷺ "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عیدگاہ بناؤ۔ درود شریف پڑھو مجھ پر کیونکہ تمہارا درود شریف پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔"

☆ ایک روایت میں فرمایا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "عِلْمِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَعِلْمِیْ فِیْ حَیَاتِیْ"

فرمایا رسول اللہ ﷺ "نے میرا علم بعد وفات کے ایسا ہی جیسے علم حیات کا۔"

○ **تشریح:** موت جسم پر وارد ہوتی ہے رُوح پر نہیں، نبی بعد وفات بھی نبی ہوتا ہے اور ولی بعد الممات ولی ہوتا ہے۔ نبوّت کے لیئے دوام ہے ایک لمحہ کے لیئے بھی نبی سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ لہٰذا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا علم، ممات کے بعد بھی مانند حیات ہے اور زیارت بھی بعد وصال قائم مقام زیارتِ حیات ہے۔ اگرچہ اس پر شرعی اُمور مرتب نہیں ہوتے کہ وُہ زیارت کے انوار سے ولی ہے صحابی نہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ
الرَّسُوْلِ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک:** بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؎

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَاِنَّ صَلٰوةَ اُمَّتِيْ تُعْرَضُ عَلَيَّ فِيْ كُلِّ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَمَنْ كَانَ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً كَانَ اَقْرَبُهُمْ مِنِّيْ مَنْزِلَةً ؎

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" جمعۃ المبارک کو مجھ پر درُود شریف بکثرت پڑھا کرو پس بیشک میرے اُمّتی کے درُود شریف ہر جمعۃ المبارک کو میری بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جو مجھ پر جتنا کثرت سے درُود شریف پڑھتا ہے اُتنا ہی میرے قریب ہوتا ہے۔

○ **تشریح:** درُود شریف پڑھنے والے کو قربِ مصطفوی نصیب ہوتا ہے۔ صلوٰۃ و سلام قربِ مصطفیٰ کا ذریعہ ہے اور قربِ مصطفیٰ سے ہی قربِ الٰہ نصیب ہوتا ہے۔ صُوفیائے کرام اور اربابِ اہلِ ذوق کے نزدیک آپ کے قرب سے بڑھ کر اور کوئی مقام "مرتبہ" نہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ
الْبَرَكَةُ بِذَاتِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک:** بروایت سیدہ علیہا فاطمہ بنتُ النّبی صلوٰۃُ اللہ وسلامُہٗ علیہ وعلیہا ؎

"جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام"

---

؎ خاتونِ جنّت۔ سیدۃُ النساء بنت خدیجۃ الکبریٰ۔ بانوئے علی مرتضےٰ۔ بتول الزہراء۔ مادرِ سبطین کریمین۔ سیدۃ بنت سید الانبیاء
☆ وصال مبارک:۔ ۳ رمضان المبارک ۱۱ سنہ ہجری المقدسہ عمر ۳۰ سال مرقد منورہ جنت البقیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم ؎

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ کَذٰلِکَ ط زاد: اَللّٰھُمَّ صَلِّ

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" جب داخل ہو مسجد شریف میں پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ زائد کیا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

○ تشریح: مسجد میں داخلہ وخارجہ کی دُعا کے ساتھ دُرود شریف لازمی ہے۔ فی زمانہ اس پر عمل کی شدید ضرورت ہے۔ اور اس سُنّت کو زندہ کرنے کا بہت ثواب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک: بروایت سیدنا ابوھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا مِنْ غَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلٰوۃٍ عَلَی النَّبِیِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" اِلَّا وَقَامُوْا اَنْتَنَ مِنْ جِیْفَۃٍ ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے کوئی قوم جمع ہو اور پھر منتشر ہو جائے اور نہ ذکر اللہ عزّوجلّ کرے اور نہ دُرود شریف پڑھے وہ ایک مجلس مُردار میں بیٹھے اور چلے گئے۔

"فقال النسائی فی سننہ الکبیر"

○ تشریح: مومن کی کوئی مجلس ذکر اللہ و ذکر مصطفٰے عزّوجلّ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے خالی نہیں ہونی چاہیئے ورنہ مجلس مُردار ہوگی اور قلب مُردہ اور وہ مُردار کی بدترین بدبو سے بدترین مجلس میں بیٹھے قلب کی زندگی ذکر اللہ و ذکر مصطفٰے عزّوجلّ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ
عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک: عن ابی رافع مولی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ط "الطبرانی"

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اِذَا

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" جب کسی کے

| | |
|---|---|
| طَنَّتْ اُذُنُ اَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِيْ وَلْيُصَلِّ عَلَيَّ وَلْيَقُلْ ذَكَرَ اللهُ مَنْ ذَكَرَنِيْ بِخَيْرٍ "جلاء الافہام" | کان بجیں تو وُہ میرا ذکر کرے اور مجھ پر دُرود شریف پڑھے اور اللہ کا ذکر کرے اور میرا ذکر خیر کے ساتھ کرے۔ |

○ تشریح:۔ اپنی پیاری اُمّت پر رؤف رحیم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنی رحمت رأفت فرمائی کہ کان بجنے اور آنکھ پھڑکنے اور ہاتھ پاؤں کے سُن ہونے کا علاج دُرود شریف فرمایا اُمّت مسلمہ کے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جسمانی اور رُوحانی طبیب کل ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک درود شریف "شفا بخش" ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک:۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ "رواہ جامع الترمذی"

| | |
|---|---|
| قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ | فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وُہ دُرود شریف نہ پڑھے اور مر جائے تو آگ میں داخل ہو گا۔ |

☆ اخرجہ، ابن حبان امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا زیادہ کہا ہے۔

| | |
|---|---|
| رَغِمَ اَنْفُهٗ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ | اُس کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور دُرود شریف نہ پڑھے۔ |

اور حاکم نے حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استدلال کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| شَقِيَ عَبْدٌ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ | وُہ شقی ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور دُرود شریف نہ پڑھے۔ |

اور بروایت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا گیا۔

| | |
|---|---|
| اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ | وُہ بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور دُرود شریف نہ پڑھے۔ |

○ تشریح:۔ ان چار احادیثِ پاک کے مختلف راوی ہیں فرمایا جس نے میرا

نامِ اقدس و اطہر سُن کر دُرود شریف نہ پڑھا وہ مُنافق، جہنمی، ذلیل، بخیل، شقی اور لئیم ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا بِجَاہِ طٰہٰ وَ یٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ **مُنافق** : خود دُرود شریف نہ پڑھنا، بلکہ پڑھنے والوں سے کُڑھنے، جلنے والا عملی مُنافق ہے۔ ایسے عملی مُنافق کا علاج دوزخ کی آگ ہے۔

☆ **جہنمی** : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غُلام سے دُرود شریف سُن پاتے ہیں تو غیظ و غضب میں ڈوب جاتے ہیں۔ ربِ کریم فرماتا ہے۔ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ ط (سورۃ آلِ عمران ۱۱۹) غیظ و غضب میں جل مرو[1]۔ دُنیا میں غیظ کی آگ اور قیامت کو جہنم کی آگ۔

☆ **ذلیل** : جو انکاراً دُرود شریف نہ پڑھے وہ ذلیل ہے۔ قُرآن پاک نے مُشرک اور مُنافق کو نجس اور ذلیل فرمایا ہے۔ یہ شرعی و قلبی مُنافق ہیں۔

☆ **بخیل** : وہ جو نہ خود دُرود شریف پڑھے اور نہ دوسروں کو پڑھنے دے۔ یہ ثناءِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخیل اور لئیم ہے۔

بخیل ار بود زاہدِ بحر و بر      بہشتی نباشد بحکمِ خبر

☆ **شقی** : فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ ○ (سورۃ ہود ۱۰۵) | تو اُن میں کوئی بدبخت ہے اور کوئی نیک بخت۔

○ فضائل و کمالات، انوار و تجلیات اور معجزات یہ سب دُرود شریف میں شامل ہیں اور، خصوصاً دُرود شریف سے انکار و کنارہ کرنا شقی[2] ازلی ابدی ہونے کی علامت ہے۔ ربُّ العزت محفوظ فرمائے۔ سعید الفطرت ہونے کی علامت دُرود شریف سے محبت اور اُس پر مواظبت ہے۔ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ○ (سورۃ طٰہٰ ۴۷)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط حکیم الامۃ فی الصحابہ "طبرانی"

---

[1] ایسی حالت حسد سے مردُود و مطرُود، مقہُور مجبُور، مغلُوب اور مغضوب بن گیا اَلْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی ط سے
بمیر تا برہی اے حسُود کیں رنجیست      کہ از مشقتِ او جز بمرگ نتواں رست

[2] کہ اپنی بدبختی و سیہ بختی سے رُوسیہ ہو گیا اور اپنے قلبی و باطنی سیاہی سے نامۂ اعمال سیہ کر لیا۔ منہ غفرلہٗ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَّحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر صبح دس مرتبہ اور شام دس مرتبہ درود شریف پڑھا قیامت کے روز میری شفاعت پائے گا۔

○ **تشریح** :۔ اس حدیث پاک میں صبح و شام کو قلیل یا کثیر تعداد میں درود شریف پڑھنے والوں کے لئے قیامت کے روز شفاعت کی خوشخبری ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْھُمْ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک** : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "نسائی شریف"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ کرام سیر کرتے ہیں زمین میں وہ میرے اُمتی کا سلام پہنچاتے ہیں۔

○ **تشریح** : اللہ رب العزت نے ملائکہ "سیر کرنے والے" مقرر کر دیئے ہیں۔ جہاں کہیں بھی کوئی غلام اپنے آقا پہ درود شریف پڑھتا ہے تو یہ اس مجلس مبارک میں شریک ہوتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام کو بارگاہ رسالت میں نام بنام پہنچاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک** : عن انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ط
"رواہ النسائی"

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم کوئی چیز بھول جاؤ پس درود شریف پڑھو مجھ پر ان شاء اللہ یاد آجائے گی۔

○ **تشریح** : نسیان اور بھول ایک قسم کے نفسیاتی امراض ہیں۔ مرض کی شفاء

؎ نسیان وہ جو حافظہ سے نکل جائے اور بھول حافظہ میں ہو لیکن توجہ نہ ہو اور یہ ہر دونوں کو شامل ہے۔

کے لئے درود شریف سے بڑھ کر اور کوئی علاج نہیں یہ حکمت نبوی کا نسخہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاءَ نَفْسِكَ
وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک** : عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ ط

قَالَ اُبَیُّ ابْنُ کَعْبٍ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ ط

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ پر کتنا درود شریف پڑھوں فرمایا جتنا تو چاہے عرض کیا چوتھائی فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ عرض کیا تمام وظائف کا نصف فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا میں ہر وقت ہی درود شریف پڑھا کروں گا۔ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر تیرے ہر کام کے لئے درود شریف کفایت کرے گا اور تیرے ہر قسم کے گناہ معاف ہوں گے۔

"بحوالہ ترمذی و رواہ المنذری فی الترغیب"

○ **تشریح** : سیدنا اُبی ابن کعب رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ کو ہر وقت ہی درود شریف کا ارشاد ہوا۔ یہ ذکر الٰہی بھی ہے اور ذکر مصطفےٰ بھی اللہ رب العزت کا فعل اور ملائکہ کرام کا اس کے حکم کے تحت عمل۔ بندہ کو چاہیے کہ رب سبحانہٗ سے استکثار کی تمنا
طلب کثرت

---

عہ فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر کا عمل حرمین شریفین، ۲ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ ہجری المقدسہ ۱۹۸۹-۲-۱۳ بتوفیقہ تعالیٰ یہ رہا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت دعاؤں کی جگہ درود شریف ہی پڑھا۔ یہی خیال پیش نظر رہا کہ درود شریف سب دعاؤں سے افضل دعا ہے اور اللہ سبحانہٗ کی خاص بارگاہ میں اس کے محبوب کے لئے ایک عظیم تحفہ بھی ہے۔ جو کبھی رد نہیں ہوتا۔ اور صحن کعبۃ اللہ اور حطیم شریف میں دلائل الخیرات

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

کرے اور توفیق ارزانی کی دعا مانگے۔ یقیناً قبولیت ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا

اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک**: بروائیت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ ا۔ الطبرانی معجم کبیر۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ مَنْزِلَ الْمُقَرَّبِ" فی روایۃ "الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ" فی روایۃ۔ اَللّٰهُمَّ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جو شخص بعد اذان یہ دعا پڑھے اس کو قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ مَنْزِلَ الْمُقَرَّبِ اَوِ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بروایت اَللّٰهُمَّ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط

○ **تشریح**: اللہ رب العزت کے پیارے نبی پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اس حدیث پاک میں اپنی پیاری امت کو یہ پیاری پیاری دعا سکھائی۔ تاکہ اس دعا سے میری امت شفاعت سے مستفیض ہو۔ وسیلہ، فضیلہ، درجہ رفیعہ، مقام محمود کا تو رب کریم نے اپنے حبیب کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے پہلے ہی وعدہ فرما رکھا ہے یہ مقام محمود ہی مقام شفاعت ہے۔ اس دعا سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو فائدہ پہنچانا نہیں بلکہ خود فائدہ پانا مقصود ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے محتاج نہیں اور کائنات ہر وقت آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی محتاج ہے۔

---

بقیہ حاشیہ

کا ختم بھی توفیقہٖ تعالےٰ اسی نیت سے ہوا۔ رب الکعبہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ۔ کعبۃ اللہ کے انوار و تجلیات سے نوازے اور ہمارے طواف، سعی، تلاوت، ذکر اور دعا کو، درود شریف کی برکت سے قبول فرمائے۔ "مدینۃ المنورہ" میں اقلیم رسالت کے شہنشاہ، کشور نبوت کے تاجدار "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف ہر وقت از خود زبان پر جاری، قلب پر حاوی رہا اور توفیقہٖ داخل ریاض الجنۃ اسطوانۃ "ابولبابہ"، جمعۃ المبارک کے مبارک لمحات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری اور شیخین کریمین کی منظوری سے یکبارگی دلائل الخیرات کا ختم ہوا۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ "جلاء الافہام"

عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم "مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا وَلَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَھُمْ ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں قوم بیٹھی اور اُس نے نہ اللہ سبحانہٗ کا ذکر کیا اور نہ مجھ پر دُرود شریف پڑھا۔ قیامت کے روز اُس پر حسرت ہوگی اور چاہے تو عذاب کرے اُن کو یا معاف کرے اللہ تعالیٰ۔

○ **تشریح** : وُہ مجلس قیامت کے روز باعثِ خسران ہوگی جس پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی حمد و ثنا اور محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور صلوٰۃ و سلام نہ ہوگا دُنیا میں موجب غضب مانعین اور تارکین صلوٰۃ و سلام کے لیئے عذاب عتاب۔ مشیّتِ قہاری سے چاہے وُہ عذاب دے یا شانِ غفاری سے معاف فرما دے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ
وَمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : امام ترمذی نے اپنی سُنن میں نقل کیا۔

بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَاعِدًا اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ ط فَاقْعُدْ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ فَقَالَ ھَلْ رَجُلٌ اٰمَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاٰنَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی داخل ہُوا اور اُس نے کہا اے اللہ میری مغفرت فرما اور رحم فرما تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے نمازی تُو نے جلدی کی نماز کے بعد بیٹھ اور اللہ کی حمد کر جیسے اُس کا حق ہے۔ اور پھر دُرود شریف مجھ پر بھیج پھر دُعا مانگ پس اُن آدمی نے ایسا ہی کیا حمد باری تعالیٰ بیان کی اور دُرود شریف پڑھا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُہٗ تُجَبْ" اَوْکَمَا قَالَ"
"ماثر الصلوٰت شرح دلائل الخیرات"

اب اے نمازی جو چاہے ربّ تعالیٰ سے دُعا مانگ قبول ہوگی۔

○ تشریح: اِس حدیثِ پاک میں صحابی کو نماز کا صحیح اور کامل طریقہ سکھایا کہ نماز پڑھ کر مولیٰ کریم کی حمد و ثنا کر اور پھر درُود شریف پڑھ بعد ازاں بمطابق حدیثِ پاک اُدْعُہٗ تُجَبْ دُعا مانگ قبول ہوگی۔ بغیر ذکرِ الٰہ اور درُود شریف نماز نہ مکمل ہوتی ہے اور نہ قبول۔ اِس طریقۂ مسنونہ پر علماءِ حاضرہ کو عمل کرنا اور کرانا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی
الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَنَّہٗ قَالَ لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَقْوَامٌ مَّا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ وَکُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّشَہِیْدًا ط

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا ملاقات کرے گی ایک قوم مجھ سے حوضِ کوثر پر قیامت کے روز اور مَیں اُن کو بکثرت درُود شریف پہچانوں گا۔ اور مَیں اُن کا شفیع اور گواہ ہُوں گا۔

○ تشریح: حضُور شافعِ یوم النشور "صلی اللہ علیہ وسلم" درُود شریف پڑھنے والے اپنے اُمتیوں کو حوضِ کوثر پر درُود پاک کے نُور سے پہچانیں گے جو اُن کی پیشانی پر چمک رہا ہوگا۔ جبکہ تارکین مانعین اِس نُور سے محرُوم ہوں گے۔ درُود شریف کا نُور چہرہ کی رونق دِل کی آبادی اور قبر میں روشنی ہے۔ آنکھوں کے نُور کی بقا درُود شریف سے ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ
اَھْلُکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْھَا ط "قولِ بدیع"

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ رَاضِیًا فَلْیُکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ ط

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جو شخص چاہتا ہے۔ اللہ ربّ العزت خوشی سے مُلاقات کرے تو اُسے چاہیئے کہ وُہ بکثرت درُود شریف پڑھے۔

○ تشریح: سیدہ اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اللہ رب العزت اُس سے راضی ہوتا ہے جو درُود شریف پڑھتا ہے اور درُود شریف پڑھنے والا بھی اللہ سُبحانہٗ پر راضی، جس نے اپنے کمال وفضل سے اُس کو درُود شریف کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضَاہُ لَکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: "دلائل الخیرات شریف"

ذُکِرَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اَوِ الْاَمَۃَ الْمُؤْمِنَۃَ اِذَا بَدَأَ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَالسُّرَادِقُ حَتّٰی اِلَی الْعَرْشِ فَلَا یَبْقٰی مَلَکٌ فِی السَّمٰوٰتِ اِلَّا صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّیَسْتَغْفِرُوْنَ لِذٰلِکَ الْعَبْدِ اَوِ الْاَمَۃِ مَاشَاءَ اللہُ ط

بے شک مومن مرد یا مومنہ عورت رسُول اللہ "ﷺ" پر درُود شریف بھیجتے ہیں تو اُن کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں دروازے آسمانوں کے اور کھڑکیاں عرش عظیم تک پس کوئی فرشتہ بھی ایسا نہیں جو درُود شریف پڑھنے والوں کے لئے ربِ کریم سے مغفرت نہ طلب کر رہا ہو۔ جب تک اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ چاہے۔

○ تشریح: اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کے فرشتے اور تمام اہل الارض والسماء حتیٰ کہ چیونٹیاں بلوں میں، مچھلیاں دریاؤں میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں جو بکثرت درُود شریف پڑھتا ہے اور وُہ اس وقت تک بخشش طلب کرتے رہتے ہیں جب تک فضلِ رحمانی اور تائیدِ ایزدی شاملِ حال ہو تا آنکہ وُہ جنّت میں داخل ہو جائے یا جب تک اللہ سُبحانہٗ چاہے۔ بروایت ایک فرشتہ اُس کی قبر پر تاقیام قیامت کھڑا رہتا ہے اور مغفرت طلب کرتا رہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالشَّفِیْعِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ ط "از عشرۂ مبشرہ صحابی"

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ وَمَنْ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے آئے میرے پاس جبرائیل علیہ السلام اور عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھیجتا آپ پر اُمت سے دُرود شریف مگر یہ کہ اُس پر فرشتے ستر ہزار رحمت بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے رحمت بھیجیں وُہ اہلِ جنت سے ہے۔

○ **تشریح** :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی دُرود شریف پڑھنے والا جب تک جنّت میں داخل نہ ہو جائے گا ملائکہ کرام اُس کی مغفرت کی دُعا مانگتے رہیں گے۔ عالمِ برزخ کی زندگی میں یہ ملائکہ کرام کی دُعا قائم مقام صدقہ جاریہ سے بڑھ کر ہو گی اور قبر پر رحمتوں کا نزول ہوتا رہے گا اور اُس کی قبر جنّت کی کیاری بن جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْعَالِمِ
مَاكَانَ وَمَا يَكُوْنُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط "قولِ بدیع"

قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجَبًا رَاَيْتُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِيْ يَزْحَفُ عَلَى الصِّرَاطِ مَرَّةً وَيَحْبُوْا مَرَّةً وَيَتَعَلَّقُ مَرَّةً فَجَاءَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَيَّ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَاَقَامَتْهُ عَلَى الصِّرَاطِ حَتّٰى جَاوَزَهٗ ط "او کما قال"

فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ایک عجیب واقعہ دیکھا ہے۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو میری اُمت سے ہے پُل صراط سے گرنے لگا۔ پھر سنبھلا پھر گرنے لگا تو اُس کے پاس دُرود شریف آیا جو اُس نے پڑھا تھا اور ہاتھ کو تھاما اور پُل صراط سے گزار دیا۔

○ **تشریح** : دُرود شریف کا نُور پُل صراط پر اُس کی معاونت اور مدد کرے گا اور وُہ سلامتی سے پُل صراط عبور کرے گا۔ سیّدنا جبرائیل علیہ السلام کے پر بچھانے کی روایت

بھی ملتی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَرَسُوْلُہٗ ط ۔

پل سے گزارو کہ رہ گذر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : بروایت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَقَدْ اَخْطَأَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ اِنَّمَا اَرَادَ بِالنِّسْیَانِ التَّرْكَ وَاِذَا کَانَ التَّارِكُ یُخْطِیُٔ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ کَانَ الْمُصَلِّیْ عَلَیْہِ سَالِکًا اِلَی الْجَنَّۃِ ط

"الطبرانی فی المعجم"

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص درود شریف پڑھنا بھول گیا تو اس نے جنت کے راستہ کو بھلا دیا۔ نسیان کا معنی ترک ہے اور جب ہوا چھوڑنے والا درود شریف کا بھولنے والا جنت کی راہ کا۔ تو ہوا درود شریف بھیجنے والا آپ پر چلنے والا جنت کی راہ کا۔

○ تشریح : اس حدیث پاک میں ارشاد ہوا۔ جو شخص درود شریف پڑھنا ترک کر دے وہ صراطِ مستقیم اور جنت کے راستے سے بھٹک گیا۔ جنت کے راستہ پر گامزن ہونا درود شریف کی برکت سے ہے اور درود شریف جنت میں سیدھا لے جائے گا۔ یعنی درود شریف جنتی بناتا ہے۔ اور جنت کا راستہ دکھاتا اور اس پر قائم رکھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی
وَرَسُوْلِكَ الْمُجْتَبٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک :

"شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ الْقَوَارِیْ وَقَالَ مِنْ بَعْضِ الصّٰلِحِیْنَ مَاتَ لِیْ جَارٌ نَاسِخٌ فَرَأَیْتُہٗ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَہٗ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ فَقَالَ غَفَرَ لِیْ قُلْتُ فِیْمَ ذٰلِكَ قَالَ کُنْتُ اِذَا کَتَبْتُ

عبیداللہ بن عمر قواری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بعض صالحین نے بیان کیا ہمارا ایک ہمسایہ تھا کہ میں نے اسے خواب میں دیکھا تو کہا تیرے ساتھ اللہ سبحانہ نے کیا کیا۔ اس نے کہا کہ مجھے بخش دیا۔ پھر میں نے کہا۔ وجہ؟ کہا جب میں اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم



اِسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِیْ كِتَابٍ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَاَعْطَانِيْ رَبِّيْ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ فِيْ قَلْبِ بَشَرٍ ؕ

لکھا تو درود شریف بھی کتاب میں لکھا تھا۔ اس کے اجر میں ربِ کریم نے مجھے وہ کچھ عطا فرمایا نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سُنا اور نہ کسی بندے کے دل میں گزرا۔

○ **تشریح :** ایک صالح کے مرنے کے بعد اُس کی عالمِ برزخ کی زندگی میں بخشش کا ذکر فرمایا اور اُس کو ایسا انعام ملا انسان کا وہم وگمان بھی وہاں نہیں پہنچتا جو فضیلت اور فیض درُود شریف نے عطا کیا۔ خطوط ہوں یا کتب جہاں بھی اسمِ پاک آئے درُود شریف لکھنے کی بہت بڑی سعادت اور فضیلت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ
وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک :** بروایت سیدنا ابُو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؕ

قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَتٰى اَكُوْنُ مُؤْمِنًا قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ اللّٰهَ ؕ فَقِيْلَ مَتٰى اُحِبُّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ رَسُوْلَهٗ فَقِيْلَ وَمَتٰى اُحِبُّ رَسُوْلَهٗ قَالَ اِذَا اتَّبَعْتَ طَرِيْقَتَهٗ وَاسْتَعْمَلْتَ سُنَّتَهٗ وَاَحْبَبْتَ بِحُبِّهٖ وَاَبْغَضْتَ بِبُغْضِهٖ وَوَالَيْتَ بِوِلَايَتِهٖ وَعَادَيْتَ بِعَدَاوَتِهٖ وَيَتَفَاوَتُ النَّاسُ فِي الْاِيْمَانِ عَلٰى قَدْرِ تَفَاوُتِهِمْ فِيْ مَحَبَّتِيْ وَيَتَفَاوَتُوْنَ فِي الْكُفْرِ عَلٰى قَدْرِ تَفَاوُتِهِمْ فِيْ بُغْضِيْ اَلَا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ ؕ اَلَا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ ؕ

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں کیسے مومن ہوں گا فرمایا جب تو اللہ سبحانہٗ سے محبت کرے عرض کیا۔ میری کیسے محبت ہوگی اللہ سبحانہٗ سے فرمایا جب تو محبت کرے اُس کے رسُول سے عرض کیا گیا میری رسُول سے کیسے محبت ہوگی۔ فرمایا جب تُو آپ کے طریقہ کی اِتباع کرے اور آپ کی سُنّت پر عمل کرے اور آپ کے محبت کرنے والے سے محبت کرے اور عداوت کرنے والوں سے عداوت اُن کی محبت اللہ کی محبت سے ہے اور اُن کا بُغض اللہ سے بُغض کی وجہ سے ہے اور دوستی اللہ کی دوستی کی وجہ سے اور عداوت، اللہ سے عداوت کی وجہ سے ہے۔ متفاوت ہوتے ہیں لوگ ایمان میں

ہ

ہ بروایت [illegible]

اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ ط

تو وہ نبض میں بھی شقاوت ہیں۔

" خبردار اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو اللہ رسُول سے محبت نہیں ۳ بار فرمایا۔"

○ تشریح : مومن کی علامت بیان کی گئی ہے کہ مومن کون ہے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ اور اُس کے محبوب سے محبت رکھے۔ محبت کی نشانی رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت اور اتباع پر صحیح طور پر عامل ہونا ہے جو اللہ سبحانہٗ اور رسُول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے اُس سے محبت کرے اور جو عداوت رکھے اُس سے عداوت رکھے اور فرمایا خبردار! اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو محبت نہیں۔ یہ کلمات طیبات تین مرتبہ دہرائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ
مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک :۔ بروایت سیدنا ابُو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "مَنْ اٰلُ مُحَمَّدٍ الَّذِیْ اُمِرْنَا بِحُبِّھِمْ وَاِکْرَامِھِمْ وَالْبُرُوْرِ بِھِمْ فَقَالَ اَھْلُ الصَّفَاءِ وَالْوَفَاءِ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاَخْلَصَ فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَامَاتُھُمْ فَقَالَ اِیْثَارُ مَحَبَّتِیْ عَلٰی کُلِّ مَحْبُوْبٍ وَّاشْتِغَالُ الْبَاطِنِ بِذِکْرِیْ بَعْدَ ذِکْرِ اللّٰہِ ط " اَوْ کَمَا قَالَ

عرض کیا گیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آلِ محمد " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کون ہیں جن کی عزت و اکرام کا ہم حکم دیئے گئے ہیں۔ فرمایا وہ اہلِ صفا اور اہلِ وفا ہیں جو ایمان لائے اور خالص ہوئے۔ پس عرض کیا گیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اُن کی علامات کیا ہیں۔ فرمایا ایثار محبت اپنی محبوب شی پر اور باطن کا شغل میرا ذکر " درود شریف" اللہ سبحانہٗ کے ذکر کے بعد۔

☆ ایک اور روایت میں فرمایا۔

" شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار "

اِدْمَانُ الْاِکْثَارِ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ

کثرتِ صلوٰۃ وسلام پر ہمیشگی ؎

○ تشریح : بحوالہ تفسیر کبیر للامام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کون ہیں؟ فرمایا جو ایمان لائے خلوص کے ساتھ اور محبت رکھے اور اکرام واحترام کرے اور ہمیشہ دربیشہ، اُس کا اشتغال باطن محبت کے ساتھ درود شریف کثرت کے ساتھ

ہو تو وہ اہلِ سُنّت وجماعت ہے۔ مومن۔ مُکمّل الایمان۔ شہید اور جنتی ہے۔

## تحقیق لفظِ آل :۔ "لغوی معنیٰ" ۔ اولادِ پاک سیّدُ الانبیاءِ، سیّدۃُ النساء، آلِ عبّاس

آلِ ہاشم، بنو مطلب، آلِ جعفر و عقیل و علی۔ اولادِ بناتُ النبیّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم "تفسیر ثعلبی"

جن پر صدقہ و زکوٰۃ حرام ہے۔ سادات کرام، بنو ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ط " "شرعی معنیٰ"۔

☆ کُلُّ تَقِیٍّ وَّ نَقِیٍّ فَھُوَ آلِیْ ط

ہر گناہ سے بچنے والا اور خدا سے ڈرنے والا وہ میری آل ہے۔

☆ مَنْ سَلَکَ عَلٰی طَرِیْقَتِیْ فَھُوَ آلِیْ ط

جو میرے طریقہ سُنّت پر چلا پس وہ میری آل سے ہے۔

○ جمہور علمائے اہلِ سُنّت وجماعت شکر اللہ سعیہم کا یہی مسلک ہے۔ لفظِ آل و اَہل دونوں ایک لفظ ہی ہیں۔ بدلیل آل کی تصغیر اُہَیل ہے۔ اس معنی میں وسعت ہے۔

☆ اہل البیت لطہار تین حصوں میں منقسم ہیں۔ "اہل البیت للطہار (اصالۃً)، داخل البیت پاک، لاحق اہل البیت شریف"

## قرآنِ پاک : پ ٢٢ سورۃُ الاحزاب آیت کریمہ ٣٣

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۚ

اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔

○ اس آیتِ تطہیر کے مصداق اوّل "اصالۃً" ازواجِ مطہرات [1] ہیں اور تبعاً اولادِ پاک علی [2]

---

[1] ازواجِ مطہرات کا ایمان اور قطعی جنتی ہونا ثابت ہوگا جیسے صحابہ عشرہ مبشرہ۔

[2] سیدنا علی مرتضیٰ، سیدہ فاطمۃ الزہراء کی اولاد سید کہلائی وہ آلِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہے نہ کہ آلِ علی "

☆ قیامت تک آپ کی آل پاک کیسی بھی گناہ گار کیوں نہ ہو بالآخر اُن کو توبہ نصیب ہوگی اور خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

علاوہ ازیں شرفِ جوارِ سیّدُ الابرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کافی و وافی ہے جو کسی صورت زائل نہیں ہوتا وہ حُسنِ خاتمہ اور مغفرت کا چہ جائیکہ شرفِ ذاتی خونِ نبوت" اہلبیتِ نبوت سے کوئی بھی شخص دُنیا سے انتقال اُس وقت تک نہ کرے گا۔ جب تک نجاستِ معنوی سے پاک نہ ہوئے گا خواہ اُس کا سبب لحوقِ مرض ہو یا صعقب امر معقبۃ تعالیٰ"

رِجس :۔ کفر و ضلالت۔ ارتکابِ محرمات، ارادۂ معصیت۔ خصائلِ مکروہ۔ ملکاتِ رذیلہ اور ظلماتِ نفسانیہ وغیرہ

مُراد ہیں اور احادیث پاک کی رُو سے سیدۃ النساء، سید الاولیاء، سید الشہداء اہلِ بیت میں داخل ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چاروں کو اپنی چادر میں لپیٹ کر دعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا ط آیتِ کریمہ اور یہ دعا اہلِ بیت کی تطہیرِ شان اور پاکیزگی کی مبینہ دلیل ہے۔

☆ امام المسلمین الشیخ ابو منصور ماتریدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام سے شرفِ نسب کی جو "اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ" سے نفی کی گئی ہے وہ "اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ" کی بنا پر ہے کہ وہ منافق تھا اور اپنا کفر چھپاتا تھا۔ اور کفر نسب کے شرف کو مٹا دیتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت افضل ہے اور قوی۔ لیکن اگر فضلِ ربی سے نسبی قرابت کے ساتھ دینی قرابت بھی ہو تو یہ سب سے افضل اور اقویٰ ہے یعنی سید بھی ہو اور متقی بھی، قریشی بھی ہو اور متقی بھی۔ فضیلت میں یہی کافی ہے کہ امامت اور خلافت کے لئے قریشی ہونا شرط ہے۔ (علیٰ ہذا القیاس خاندانِ نبوت ہاشمی) بدیں وجہ تیس سال تک کا دور خلافتِ راشدہ کاملہ تھی بعد ازاں خلافتِ ناقصہ۔ (الائمۃ من القریش) اللہ رب العزت نے اپنے محبوب پاک شاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلبیت پاک کو یہ شرف عطا فرمایا ہے۔

**مسئلہ:** سیدہ کا نکاح غیر سید سے اگرچہ عالمِ دین ہی کیوں نہ ہو ادبًا نہ کرے اور ایک بے پڑھا سید صالح عالمِ دین غیر سید سے عزت و شرف میں زیادہ ہے "ھٰذَا مِنْ عِنْدِیْ وَعِلْمُہٗ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَاَتَمُّ" یہ شرف اور فضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نسب کی بنا پر ہے کاش کہ سادات کرام اپنی وراثتِ علمی و عملی سے وافر حصہ پائیں۔

حدیث الحبیب علیٰ صاحبہا ازکی الصلوٰۃ و ازکی السلام ط

| | |
|---|---|
| کُلُّ حَسَبٍ وَّنَسَبٍ یَنْقَطِعُ اِلَّا حَسَبِیْ وَنَسَبِیْ "او کما قال" | قیامت کے روز ہر حسب و نسب منقطع ہو جائے گا مگر میرا حسب و نسب۔ |

○ حسب صفاتی کمالات اور نسب "خونی رشتہ" ذاتی شرف کو کہا جاتا ہے۔

☆ علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ نے شرح مواہب اللدنیہ میں باحادیث صحیحہ ثابت کیا ہے کہ جنابہ سیدۃ النساء بنت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم و علیہا السلام کی آل پاک شرک اور کفر سے

ے یہ تقویٰ ہے فتویٰ نہیں کہ فقہی اور شرعی لحاظ سے نکاح جائز ہے۔ (مرتب)

مامون اور محفوظ کر دی گئی ہے۔ سیدنا فاروق اعظم کا سیدۃ النساء الجنۃ کی بیٹی اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہم سے نکاح قرابتِ نسب کی بناء پر تھا اور سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نکاح میں دو صاحبزادیاں سیدہ رقیہ و سیدہ اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہما تھیں تو ذوالنورین کا خطاب پایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتے وقت آل پاک کو بھی شامل کرنا چاہیئے۔ بغیر ذکر آلِ پاک درود پاک مقطوع اور بغیر لفظِ سلام ناقص ہے اور آل میں ازواجِ مطہرات، صحابہ عظام سب شامل ہیں۔

☆ محدثِ جلیل ابوعبداللہ حاکم علیہ الرحمۃ نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اگر کوئی شخص مقامِ ابراہیم حجرِ اسود، درِ کعبۃ اللہ اور حطیم شریف میں روزہ رکھ کر نمازیں پڑھتا ہے مگر اہلِ بیتِ اطہار سے بغض رکھے اور اسی پر مر جائے وہ جہنمی ہے۔

☆ الشیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہٗ الاطہر فرماتے ہیں کہ میں آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و تکریم بجالاتا ہوں خواہ اُن کے اعمال کیسے ہی ہوں کیونکہ بُرے اعمال سے شرفِ نسب میں کمی نہیں آتی۔ اور نہ بُرے اعمال سے نسب منقطع ہوتا ہے۔ ہاں کفر اور شرک سے قرآن پاک کی رُو سے نسب منقطع ہو جاتا ہے۔ لیکن بحمدہٖ تعالٰی صحیح العقیدہ سُنی سادات کو اس سے محفوظ و مامون کر دیا گیا ہے۔

گوہر اگر در خلاب اُفتد ہماں گوہر است ۔۔۔ غبار گر بر آسمان رود ہماں غبار است

**قرآن پاک** : پ ٢٦ سورۃ الحجرات آیت کریمہ ١٣

| إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ ط | بے شک اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ |
| --- | --- |

○ اس آیتِ کریمہ میں نسب کی فضیلت کا انکار نہیں پایا جاتا۔ اس کا مطلب ہے کہ باشد "سید ہو یا غیر سید، قریشی ہو یا ہاشمی، کالا ہو یا گورا، تقویٰ ہی باعث اکرام ہے۔ اگر سید متقی ہے تو وہ نسبتاً دوسرے غیر سید متقی سے بہر حال افضل ہے۔ غوثیتِ عظمیٰ کی مسند سیدۃ السادات صلوٰت اللہ وسلامہٗ علیہ وآلہٖ کی آل پاک کے لئے ہی مختص ہے۔ اور قربِ قیامت سیدنا امام محمد مہدی موعود اس مقام پر فائز المرام ہوں گے۔

ے غوث الثقلین سید امام حسن مجتبٰی کی اولاد و ہمام والدین کریمین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ و علٰی آبائہ الاکرام و آلہٖ ط ۲

آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت | اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت | اُنکے گھر میں بے اجازت جبرئیل بھی آتے نہیں

اہلبیتِ پاک سے بیباکیاں گستاخیاں
لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ دشمنانِ اہلبیت

حسن رضا

☆ اہلِ بیتِ اطہار تین حصوں میں منقسم ہیں۔ اہلبیتِ ولادت[۱]، نسبی[۲]، سُکنی[۳]۔

آل : فضیلتِ آل میں ہر وہ شخص شامل ہے جو نسب[۱]، حسب[۲] اور نسبت[۳]، صحبت، قرب، قریبہ یا بعیدہ سے متصف ہو۔ سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ نے ہر سہ مدارج سے وافر حصہ پایا اس میں اُمتِ مُسلمہ کے مُتقی لوگ بھی اعزازًا و اکرامًا شامل ہیں۔ اہلِ بیت۔ عترت اور ذُرّیت ہم معنیٰ ہیں۔ اہلِ بیت کے تینوں اقسام اس فضیلتِ آل میں شامل ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت جزوی ثابت ہے۔

حدیثِ پاک : رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| یَا بُنَیَّۃُ اَمَا تَرْضَیْنَ اِنَّکِ سَیِّدَۃُ النِّسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ فِی الدُّنْیَا لَقَدْ زَوَّجْتُکِ سَیِّدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط | اے میری پیاری بیٹی کیا تو راضی نہیں اس سے کہ تو دُنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرا شوہر دُنیا و آخرت میں سب کا سردار۔ |

☆ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے مُتعلق فرمایا۔

| | |
|---|---|
| اِنَّھُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ط | دونوں میرے بیٹے اہلِ جنّت کے سردار ہیں۔ |

☆ سیّدۃُ النّساء بنت سیّد السّادات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد پاک بسلطِ رسول اور سیّد کہلاتی یہ صرف فَلْذَۃُ کَبِدِ خَیْرِ الْاَنْبِیَآءِ "سیّدہ" کا نصیبہ ہے۔ رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خون اور خمیر کی طہارت و نظافت بہت بڑا شرف ہے۔ [۱]
جگر گوشۂ رسول

یَا اَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمْ | فَرْضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَہٗ
کَفَاکُمْ مِّنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اَنَّکُمْ | مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکُمْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ

سیدنا الامام شافعی علیہ الرحمۃ

[۱] اے اہلبیت رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہاری محبت اللہ تعالیٰ نے فرض کی اور قرآن گواہ ہے۔ اے اہلبیت تمہاری عظمتِ شان کے لیے یہی کافی ہے کہ جو تم پر درود شریف نہ پڑھے۔ اُس کی نماز نہیں۔ "خاکپائے اہلبیت پاک سلام رکھنا"

☆ بناتِ مُطہّرات اور اُن کی اولادِ پاک بھی اِس میں شامل ہے۔

## دُعائے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط برِوایت حضرت اُسامہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا ط

اے اللہ! میں اِن سے محبت کرتا ہُوں تُو بھی اِن سے محبت فرما اور اُن سے بھی محبت فرما جو اِن سے محبت رکھے

سیّدہ، زاہرہ، طیّبہ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

پارہ ہائے صُحُف، غنچہ ہائے قُدُس
اہلِ بیتِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

## اصطلاح پنجتن پاک :-

لِیْ خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةِ
الْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةُ
☆☆☆☆☆

○ لفظِ پنجتن پاک شرعی نہیں عجمی ہے اور اِس کو صرف اِن چار میں حصر کرنا بھی چنداں صحیح نہیں کہ اِن نفوسِ قدسیہ کے علاوہ کوئی اور پاک نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم "تمام مُطہّرِیْن اور طہورِ فیکون کے رسول اور مزکّی ہیں اور وَیُزَکِّیْهِمْ کی صفت سے کماحقہٗ مُتّصف (سورۃ آلِ عمران ۱۶۴) آپ کے حلقۂ ارادت اور عقیدت میں جو بھی آگیا وُہ ظاہراً، باطناً پاک ہوگیا۔ اور جس کو اپنے قدومِ میمنت سے نوازا اُس کو پاک سے پاک تر کر دیا۔ لہٰذا قرآن پاک اور احادیثِ پاک کی رُو سے چاریار پاک، پنجتن پاک، عشرۂ مُبشّرہ پاک، صحابۂ مہاجرین پاک، انصار پاک اور اہلِ قُبا پاک اور ازواجِ پاک، صحابیہ بیبیاں پاک، غوث پاک امام پاک تا آنکہ مومن بھی پاک ہیں۔ ان سب کی پاکیزگی اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ہے۔

☆ اوّلاً اللہ سُبحانہٗ نے وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا (سورۃ الاحزاب ۳۳) سے ازواجِ مُطہّرات کو نوازا۔

☆ ثانیاً دُعائے فَطَهِّرْ تَطْهِیْرًا سے اِن چاروں کو بھی چادرِ تطہیر میں شامل فرما دیا گیا۔

☆ ثالثاً وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ (سورۃ التوبہ ۱۰۸) سے صحابۂ قُبا کو طہارت اور نظافت سے سرفراز فرمایا۔

☆ ایک روایتِ حدیث میں سیّدُ الارض و السّماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ مَیں فرش عرش والوں کا رسُول ہُوں میرے دو وزیر فرش پر ہیں۔ سیّدنا ابوبکر صدیق اکبر اور سیّدنا عُمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دو عرش پر سیّدنا جبرائیل امین، سیّدنا میکائیل علیہما السّلام لہٰذا حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم "جب اِن چاروں کے

؎ رجس، نجس سے مبراء و منزّہ۔

☆ گھر میں جلوہ گر ہوں تو سیدۃ النساء، سید الاولیاء، سید الشہداء یہ پنجتن پاک
☆ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہوں تو صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی المرتضیٰ یہ پنجتن پاک
☆ عرش پر رونق افروز ہوں تو جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل یہ پنجتن پاک
☆ انبیاء و رُسل میں جلوہ گر ہوں تو آدم، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ یہ پنجتن پاک
☆ ائمہ طریقت میں نور افشاں ہوں تو نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی یہ پنجتن پاک
☆ ائمہ مجتہدین میں جلوہ افروز ہوں تو امام اعظم، امام مالک، امام شافعی، امام احمد یہ پنجتن پاک
☆ نور کا ظہور اربعہ عناصر میں ہو تو خاک، آب، باد، آگ یہ بھی پاک

"علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام" یہ سب اپنے اپنے مقامات اور درجات کے لحاظ سے طہارت، نظافت اور شرافت سے متصف ہیں لیکن درجہ و مقامات میں متفاوت ہیں۔ پہلے معنی میں اُمتِ مرحومہ سے پنجتن پاک کی افضلیت نسبی لحاظ سے ثابت ہے، اور ہمارا ایمان اور ترجیحاً یہ پہلا معنی مقصود ہے۔

○ حضرت ابو زکریا یحییٰ بن معاذ رازی قدس سرہ العزیز سے کسی علوی نے پوچھا۔ تم اہلبیتِ اطہار کے حق میں کیسا خیال رکھتے ہو تو فرمایا میں بھلا کیا، عرض کروں کہ جو وحی کے پانی سے سیراب ہو اور اُس سے بجز مشکِ ہدایت اور خوشبوئے طہارت کے کیا سونگھا جا سکتا ہے تو علوی نے اُس کی قدر دانی کرتے ہوئے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| اِنْ زُرْتَنَا فَبِفَضْلِكَ وَاِنْ زُرْنَاكَ فَلِفَضْلِكَ فَلَكَ الْفَضْلُ زَائِرًا اَوْ مَزُوْرًا | اگر تو ہماری زیارت کے لئے آ تو یہ تیری فضیلت ہے اور اگر ہم تیری زیارت کریں تو یہ بھی تیری فضیلت ہے۔ "زائر ہو یا مزور"۔ |

تحفۃ المحبین بحوالہ تذکرۃ الاولیاء

○ اُمتِ مسلمہ میں عوام و خواص، اصاغر و اکابر، علماء و مشائخ اور جملہ مومنین سادات کرام کی حسب و نسب اور سیادت کی بناء پر تعظیم و اکرام کرنا جزو ایمان سمجھتے ہیں۔

---

[1] شرفِ اخوانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: سنہ ۸ ھ غزوہ موتہ ملکِ شام کے شہداء حضرات جعفر طیار، زید بن حارثہ، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خبر مدینہ منورہ میں حضور نے دی اور فرمایا جعفر طیار اپنے نوری بازوؤں سے اُڑ کر جنت میں جا رہے ہیں اور پیچھے پیچھے ابن حارثہ، ابن رواحہ رضی اللہ عنہما۔ خیال آیا جہاد میں برابر تھے اور پھر جعفر طیار آگے آگے چہ حکمت وارد ہے؟ وحی آئی محبوب! صلی اللہ علیہ وسلم جعفر طیار کا خون آپ کے خون سے ملتا ہے۔ "رواہ حاکم مستدرک" جیش البشر ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ[1]

☆ لفظ علیٰ کے بغیر درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نہ پڑھے۔ علیٰ کے ساتھ آل کا ذکر درود شریف میں سنتِ ماثور ہے۔ آئمہ محدثین کرام کا وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ پر اکتفا کرنا بایں وجہ صحیح ہے کہ وہ آل نبی کو کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ سمجھتے تھے۔ بدلیل جلیل آیتِ مباہلہ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ[2] ۔

دست بدامانِ آل زن کہ نباشد ۔ جز بہ محمد کمال و آلِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"

بصدق و صفا تواں گشت جامیؔ ۔ غلامے غلامانِ آلِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"

**حدیث پاک** : بروایت ابی ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ ط

مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا اِنْفَجَرَتْ مَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ ط

جو شخص خالصاً للہ چالیس صبحیں کرے تو اس کے قلب سے زبان پر حکمت کے چشمے ابلیں گے۔

○ لہٰذا چالیس مبارک عدد کے مطابق یہ چالیس احادیث مبارکہ متعلقہ درود شریف نقل کی گئیں جو مزید فضائل درود شریف چاہے تو کتب احادیث کی طرف رجوع کرے جو طرق متعددہ اور اسانید مختلفہ سے بکثرت مروی ہیں۔ فَمَنْ شَآءَ فَلْیَرْجِعْ ثَمَّۃَ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] یوں پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

[2] پ۳ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۶۱۔ فرما دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں۔ حضور اقدس کے نصاریٰ کے ساتھ مباہلہ میں سید الانبیاء کی گود میں سیدنا حسین کریم، دست مبارک میں سیدنا حسن مجتبےٰ کا ہاتھ اور سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا اور سید الاولیاء علی مرتضےٰ پیچھے پیچھے تھے۔ ایکمرتبہ سبط رسول سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ وجہہ الکریم سے کسی اموی نے کہا آپکو ابن رسول کہا جاتا ہے حالانکہ آپ ابن علی ہیں تو آپ نے فی الفور فرمایا ابن رسول تو ہمیں قرآن پاک نے فرمایا ہے اور یہ آیت پاک پڑھی کہ یہاں اَبْنَآءَنَا سے مراد ہم ہی تو ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط۔ بحر العلوم حضرت اعلیٰ پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

روضۃ الثانیۃ باب ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# آدابُ الصَّلوٰۃِ وَالسَّلام

سحری کو چمن میں جو گرتی ہے شبنم
تاکہ پتہ پتہ کرے باوضو یاد تیری

☆ باوضو پڑھنا ۱

## وضو کے فضائل

احادیثِ مبارکہ۔ رسولِ مطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ دُم علی الوضوءِ یُحِبُّکَ حَافِظُکَ ط ہمیشہ باوضو رہو۔ تمہارا محافظ تمہیں درست رکھے گا۔ رواہ البیہقی

☆ اَلْوُضُوْءُ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ — وضو اسرارِ الٰہی سے ہے۔

اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ط — وضو ایمان کا جزو ہے

☆ اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ — وضو نماز کی کنجی ہے

اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ ط — وضو جنت کی کنجی ہے۔

☆ اَلْوُضُوْءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ ط — وضو مومن کا ہتھیار دشمنانِ جنی، انسی اور سحر کے لئے ڈھال اور ایمان کا قلعہ ہے۔

وضوء۔ نظافت فرضیۃ، طہارت شرعیۃ۔

ع ۱ بے وضو درود شریف پڑھنا ادب کے خلاف ہے۔ سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ آپ روزانہ قصیدہ بردہ شریف اس غرض سے بطور وظیفہ پڑھتے کہ سرکار سلطان الانبیاء والرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو تو حصولِ مقصد نہ پاتے۔ کسی محرمِ راز سے کہا تو انہوں نے فرمایا قصیدہ بردہ شریف کا ہی درود شریف اول و آخر پڑھا کرو۔ آپ نے ایسا کیا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہو گئے آپ ہمیشہ باوضو رہتے اور اسمِ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بے وضو نہ لیتے۔ اولیاء عظام، علماء اعلام اور مسلم سلاطین مثلاً سلطان ناصر الدین محمود دہلی علیہ الرحمۃ جیسے اولیاء بادشاہ کا اس پر عمل رہا ہے۔ آپ ذاتِ نبوت سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ فرماتے ہیں "شرمم آمد کہ بے وضو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم بزبان رانم" تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے نوازے گئے۔ "تاریخ فرشتہ ج ۱"

ع ۲ صلوٰۃ کے تین معنی ہیں۔ نماز۔ دعا۔ درود شریف وضو ان تینوں کے لئے مفتاح ہے۔

| | |
|---|---|
| ☆ لَا یُحَافِظُ الْوُضُوْءَ اِلَّا مُؤْمِنٌ | نہیں حفاظت کر سکتا ہمیشگی وضو پر مگر مومن۔ |
| ☆ اِنَّ اُمَّتِیْ غُرٌّ الْمُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ[ علہ] | بے شک میرے اُمّتی کے انوارِ وضو سے "سر چہرہ پیشانی ہاتھ پاؤں" منوّر اور چمکتے ہوں گے۔ |
| ☆ تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ تَبْلُغُ الْوُضُوْءُ | مومن کے جن اعضاء پر وضو کا پانی مَس ہو گیا اُن کو نُور کا زیور پہنایا جائے گا۔ |
| ☆ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَا مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ الْاَظْفَارِ | جس نے سُنّتِ مُطہّرہ پر وضو کیا اُس کے ہر اعضاءِ وضو سے حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ دُھل جائیں گے۔ |

☆ وضو سے ظاہر و باطن کی پاکیزگی اور تزکیۂ نفس نصیب ہوتا ہے۔

☆ وضو کرتے وقت ملائکہ نُور کی چادر تانتے ہیں اور وہ نُور علیٰ نُور بن جاتا ہے۔

☆ وضو مسواک سے سکراتُ الموت میں آسانی، نزع میں زبان پر کلمہ طیبہ، اور پُل صراط پر نُور ہوگا۔

○ طَیِّبُوْا اَفْوَاهَكُمْ بِالسِّوَاكِ وضو میں سر کا مسح کرتے وقت درود شریف پڑھنا لاعلاج دماغی امراض کا علاج ہے۔"

☆ ایک روایتُ الحدیث میں رسولِ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ | اگر مجھے اپنی اُمّت کے مشقت میں پڑنے کا خیال نہ ہوتا تو میں نماز کے ہر وضو میں مسواک کا حکم دیتا۔ |

○ وضو نعمت غیر مترقبہ ہے اور مومن کے اعضاء کی تو یہ ہے "تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے　　رونا میرا وضو ہو نالہ مری دُعا ہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوِّرَتْ مِنَ الْمَاءِ الْوُضُوْئِیَةِ الْوُجُوْهُ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ

---

علہ اللہ سبحانہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمیشہ باوضو رہنے کا فرمایا کہ مصیبت وحادثہ سے حفاظت میں رہو گے وضو پر وضو نُور علیٰ نُور ہے اسکے فوائد و انوار دُنیا و آخرت دونوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ تحفۂ خداوندی ہے۔

☆ وضو پر مواظبت اور محافظت مومن کے ایمان کی علامت اور اولیاء اللہ کا شعار ہے۔ اجلّہ اولیاء عظام کا معمول ہے کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا اور ہمیشہ باوضو رہنا۔ تیمم وضو کا نعم البدل ہے اور فضائلِ عظیم کا حامل ہے۔ ۱۲ منہ

☆ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ[1] کے تحت محض رضاءِ خدا اور رضاءِ مصطفےٰ ہو۔ عزّوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

☆ زبان سے آہستہ آہستہ بصد ذوق و شوق اور حضورِ قلب سے پڑھنا۔

☆ حواسِ ظاہریہ اور باطنیہ کو دُنیاوی خیالات سے پاک رکھنا۔

☆ محض امتثال لامر اللہ اور محبت رسول اللہ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کے خیال سے پڑھنا۔

☆ پاکیزہ جگہ اور پاکیزہ لباس ہو۔

☆ رقّتِ قلب کے ساتھ حقِ غلامی ادا کرنے اور شفاعت کی اُمید سے پڑھنا۔

☆ خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہِ مصطفوی " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی عظمتِ شان کا خیال رکھنا۔

☆ آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کو حاضر ناظر جان کر پڑھے تاکہ دل آپ سے محبت پکڑے اور تصور کرے کہ میں روضۂ اطہر پر بیٹھا درُود شریف پڑھ رہا ہوں اور آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " میرا درُود شریف بنفسِ نفیس سماعت فرما رہے ہیں۔

☆ قبلہ رُو، دو زانو بیٹھ کر پوری توجّہ اور انہماک سے پڑھے اور ادب کا خاص خیال رکھے۔

" ادب تاجیست از فضلِ الٰہی     بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی "

از خُدا خواہیم توفیقِ ادب     بے ادب محروم ماند از فضلِ ربّ

" تلک عشرۃ کاملۃ "

# درُود شریف پڑھنے کے مقامات

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب     ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی است

**نیّت:** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ نَوَیْتُ بِصَلٰوۃٍ عَلَی النَّبِیِّ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " اِمْتِثَالًا لِاَمْرِكَ[2] وَتَصْدِیْقًا لِنَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَمَحَبَّةً فِیْهِ وَشَوْقًا اِلَیْهِ وَتَعْظِیْمًا لِقَدْرِهٖ فَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ بِفَضْلِكَ یَا رَبِّیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِجَاهِ طٰهٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ط

[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی " صحیح البخاری "

[2] پروردگارِ عالم نے درُود شریف کا حکم، عالمِ علوی، عالمِ سُفلی، عرب و عجم، شمالاً جنوباً، شرقاً غرباً، بحر و بر، خشک و تر، عرش و فرش، قُرب استویٰ اور خریف اقلام میں نشر فرما دیا ہے۔ اِس ہفت کشور میں ہر جگہ اور " ماوراء النہر تا ماوراء النظر "

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللہُ جَلَّ جَلَالُہٗ بِہٰذَا بَدَا لِلْعَالَمِیْنَ کَمَالُہٗ

**حدیثِ پاک: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔**

۱- اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَاَحْسِنُوْا صَلٰوتَکُمْ ط عـہ | جب تم مجھ پر درود شریف بھیجو تو حسین کرو اپنے درود و سلام کو۔

○ یعنی آہستہ آہستہ۔ صحت لفظی اور حضورِ قلب کے ساتھ باآداب پڑھنا حُسنِ صلوٰۃ ہے یہ مقاماتِ اجابت ہیں۔ جس دُعا کے ساتھ درود شریف پڑھا جاتے وہ بفضلہٖ تعالیٰ کبھی رد نہیں ہوتی اور ہمیشہ شرفِ قبولیت پاتی ہے۔

۲- مرشدِ کامل کی زیارت پر | ۳- آذان سے قبل اور بعد عـہ

۴- مسجد میں داخلہ اور خارجہ کے وقت | ۵- وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھ کر

۶- وضو کرتے وقت "لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ" سے کامل وضو مراد ہے۔

۷- تیمم کرتے وقت۔ | ۸- لباس دھوتے اور پہنتے وقت

۹- جبہ پہنتے وقت | ۱۰- دستار باندھتے وقت

۱۱- نماز کی نیت سے پہلے | ۱۲- بروز جمعۃ المبارک "بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ" عـہ۳

۱۳- نمازِ پنجگانہ تشہد میں | ۱۴- دُعا کے اوّل، آخر

۵

بقیہ حاشیہ

ہر وقت "کوئی لمحہ خالی نہیں جاتا" درود شریف پڑھا جارہا ہے۔ اور یہ ہے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (سورۃ الانشراح ۴) کی تفسیر کو فرمایا محبوب جَعَلْتُکَ ذِکْرًا مِّنْ ذِکْرِیْ ط میں نے تجھے اپنا ذکر بنایا۔ محبوب تیرا ذکر، میرا ذکر۔ (حدیث قدسی شریف)

عـہ ہر سعید مومن کے ساتھ روحِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے۔ جس کی توجہ سے وہ بالاستقامۃ درود شریف پڑھتا اور عمل صالح کرتا ہے ہر مقام پر ہر وقت درود شریف پڑھنا غلامی کا ثبوت ہے۔ تاہم چند ایک مقامات خصوصی بیان کئے ہیں تاکہ ان مقامات متعددہ پر غفلت میں نہ رہے اور شغل درود شریف سے دل کو مصفّٰی اور مجلّٰی کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کو تازہ رکھے۔ درود شریف کا پڑھنا ہی قبولیت کی علامت ہے۔

عـہ افضل طریقہ یہ ہے۔ درود شریف پڑھ کر ذرا سا توقف کرے بعد ازاں کلمات آذان پکارے۔ کہ فی زمانا معاندین نے اس مسئلہ کو مختلف فیہ بنا دیا ہے۔ جو محض اعتراض اور انقباض پر مبنی ہے۔ ۱۲ رحمۃ غفرلہٗ

عـہ۳ غدو سے طلوعِ فجر تا طلوعِ آفتاب، آصال عصر تا غروبِ آفتاب۔ یہ قبولیت کی گھڑی درود شریف کیلئے موزوں تر ہے۔

۱۵- پنجگانہ نماز کی ادائیگی کے بعد دعا سے پہلے

۱۶- خطبہ میں

۱۷- نمازِ جنازہ میں

۱۸- تلاوت کے وقت

۱۹- ذکر و فکر تسبیح و تہلیل اور تکبیر کے وقت

۲۰- علی الصباح علی المساء و العشاء

۲۱- کھانا کھاتے پانی پیتے وقت

۲۲- تعلیم و تعلّم کے وقت

۲۳- حفظِ قرآنِ پاک کے وقت

۲۴- درسِ قرآن پاک اور حدیثِ پاک کے وقت

۲۵- محفلِ میلاد میں نعت سے پہلے

۲۶- چاند نظر آنے پر

۲۷- روزہ کی سحری اور افطاری کے وقت

۲۸- کھجور اور پھل کھاتے وقت

۲۹- زکوٰۃ دیتے۔ لیتے وقت

۳۰- سفر اور حضر میں

۳۱- چاند۔ سورج گرہن کے وقت

۳۲- دوا کھاتے وقت۔

۳۳- وصیت لکھتے وقت

۳۴- میّت کو قبر میں رکھتے وقت

۳۵- ایصالِ ثواب کے وقت درود تاج پڑھے

۳۶- فتویٰ نویسی کے وقت

۳۷- قرضہ کی ادائیگی کے لیئے

۳۸- کسی چیز کے عطا ہونے پر

۳۹- کامیابی اور کامرانی کے وقت

۴۰- میّت کے سرہانے کلمہ طیبہ کے بعد

۴۱- حادثہ کے وقت

۴۲- خوفِ طوفان یا زلزلہ کے وقت

۴۳- کوئی حاجت پیش ہو

۴۴- مفلسی اور غریبی سے نجات کے لیئے

۴۵- کسی چیز کے گم ہونے پر

۴۶- انشراحِ صدر اور فتوحِ قلبی کے لیئے

۴۷- روحانی قلبی قبض کے لیئے

۴۸- رزقِ محبت، ادب کے لیئے

۴۹- اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کیلئے

۵۰- پیرِ کامل کی تلاش کے لیئے

۵۱- جنگل میں رستہ بھول جائے تو

۵۲- تہمات اور ظلم سے بچنے کے لیئے

۵۳- عام وباء یا طاعون کے وقت

۵۴- درجۂ قبولیت اور قطبیت کے لیئے

۵۵- اچانک مصیبت پڑنے پر

۵۶- شدت کی پیاس پر

۵۷- لاعلاج مرض کے لیئے خصوصاً یرقان "

۵۸- بھول جانے کے وقت

۵۹- حقوق العباد کی ادائیگی کے لیئے ~

۶۰- کتب کی تالیف و تصنیف لکھے اور پڑھے

~ وہ مسبّب الاسباب، سبب پیدا فرما دے گا۔

۶۱- حقِ غلامی کی ادائیگی کے لیے

۶۲- ہنگامی حالات میں

۶۳- جنگ کے وقت اور حادثۂ عظیمہ کے وقت اچانک مُصیبت میں گرفتار ہونے پر پڑھے۔

۶۴- لڑائی جھگڑا کے وقت

۶۵- غُصّہ کے وقت

۶۶- ملاقات میں مُصافحہ اور مُعانقہ کے وقت

۶۷- ناگاہ ہنگامہ خیز خبر پر

۶۸- مُسرّت اور خوشی کی اچانک خبر پر

۶۹- پاؤں سُن ہونے پر

۷۰- کان بجنے پر

۷۱- آنکھ پھڑکنے پر۔

۷۲- پریشانی کے وقت

۷۳- مناظرِ روضۂ اطہر دیکھنے کے وقت

۷۴- آثارِ نبوی کی زیارت پر

۷۵- اَسمآء پاک سُننے اور پڑھنے پر

۷۶- کعبۃُ اللہ پر پہلی نظر پڑنے پر

۷۷- حجرِ اسود کا بوسہ یا استلام کے وقت

۷۸- طواف میں

۷۹- سعی صفا، مروہ کے وقت

۸۰- آبِ زمزم پیتے وقت

۸۱- عمرہ و حج پر خصوصاً طواف میں

۸۲- مَشعرُ الحرام میں تکبیرات کے بعد

۸۳- میدانِ عرفات میں

۸۴- بلدُ الامین میں داخل اور خارج پر

۸۵- جبلِ رحمت، نور، ابُوقبیس پر

۸۶- حطیم، ملتزم باب کعبہ پر

۸۷- میزابِ رحمت، رُکنِ یمانی پر

۸۸- جنّتُ البقیع جنّتُ المعلیٰ اور جنّتُ القُباء میں حاضری کے وقت یا الالتزام پڑھے۔

۸۹- مدینہ منوّرہ کے داخلہ، خارجہ کے وقت اور شہر مُبارک کے آثارِ مُبارکہ کی زیارت پر پڑھے

۹۰- روضۂ اطہر پر نظر پڑے

۹۱- مسجدِ نبوی بابُ السّلام سے داخلہ کے وقت

۹۲- ریاضُ الجنّۃ میں

۹۳- منبر منیف، محراب شریف کے پاس

۹۴- مواجہہ شریف افضل ترین مقامات سے ہے۔ یہاں صیغۂ مخاطب سے بعد آداب پڑھے۔

۹۵- مقاماتِ مقدسہ، مساجد، باغات، پہاڑ پر نظر پڑے

۹۶- بابِ جبریل میں مؤدبانہ کھڑے ہو کر۔ یہ مقام خصوصی درُود تاج شریف کا ہے

۹۷- اِشْرَبُوا الْحَلِیْبَ صَلُّوا الْحَبِیْبَ دُودھ پیو اور درُود شریف پڑھو

۹۸- گھر میں داخل ہو تو صَلٰوۃٌ وَّسَلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھے اگرچہ کوئی نہ ہو
اور گھر میں کوئی نہ ہو۔

حَاضِرَۃٌ فِی بُیُوْتِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

۹۹- گلاب کا پھول دیکھتے، سونگھتے وقت اور خوشبو لگاتے وقت درود شریف پڑھے کہ حضور طیب طاہر "صلی اللہ علیہ وسلم" کا پسینہ جہاں گرا وہاں گلاب کا پودا اگ آیا تھا۔

☆ ایک روایت الحبیب علیہ اطیب التحیۃ والثناء میں فرمایا۔

○ سفید گلاب کا پھول میرے پسینے سے اور سرخ گلاب جبرائیل علیہ السلام کے پسینے سے اور زرد رنگ کے گلاب کا پھول "چمپا" براق کے پسینے سے پیدا ہوا۔ بدیں وجہ فرمایا گلاب کے پھول میں میرے پسینہ کی خوشبو ہے۔ تو یہ سارے پھولوں کا سردار کہلایا۔

☆ السیدی ابو عبداللہ احمد بن مرزوق علیہ الرحمۃ "از اعاظم مشائخ دیار مغرب" سے مروی ہے۔

○ ہم بحر ہند میں سفر کر رہے تھے۔ تیز ہوائیں چلنے لگیں اور سمندر میں موجیں ابھرنے لگیں۔ ہم ایک جزیرہ میں ٹھہر گئے تو وہاں ہم نے ایک نفیس ترین گلاب کا پھول دیکھا جس کی تیز بھینی بھینی خوشبو تھی اُس پر خطِ سفید سے لکھا تھا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے دل میں خیال گزرا کسی نے خود نہ لکھ دیا ہو تو ہم نے ایک پھول اور دیکھا جو ابھی پورا نہ کھلا تھا اور نہ پھیلا تھا۔ تو اُس میں بھی اسی طرح سے لکھا ہوا پایا۔

☆ ابوالبشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جب جنت سے زمین پر آئے تو آپ روتے رہے۔ آپ کے آنسو جہاں جہاں زمین پر گرے تو وہاں صندل، عود، رطب پیدا ہوا۔ اور ام البشر سیدہ حوا رضی اللہ عنہا کے آنسوؤں سے لونگ کی خوشبو پھیل گئی۔ یہ سب خوشبویات حضور طیب المطیبین "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہیں اور ہر کسی میں اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ظہور پذیر ہوئیں جیسے ہرن سے مشک نافہ۔ اور پھول میں خوشبو۔ "دلائل الخیرات"

○ ہجر کے لمحات میں عاشقوں کے دل گلاب کے پھول کو دیکھ کر اور سونگھ کر تسلی پاتے ہیں کہ اس میں محبوب کی خوشبو ہے۔ گلاب کے پھول نے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پسینہ کو اپنی نازک پتیوں میں نہایت لطیف انداز سے اپنے اندر بسا رکھا ہے۔

ے شیخ المحدثین امام اجل الشیخ علی نورالدین حلبی قدس سرہ العلی والخفی کی تصنیف لطیف (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)



☆ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو اُس وقت آپ ذکرِ محبوب محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" میں رطب اللسان تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر ادب سے گلاب کا پھول پیش کیا اور عرض کیا حاضری بارگاہ کے ارادہ سے آرہا تھا راہ میں ایک عالی شان باغ "جنت" کو دیکھا تو گلاب ؏ کے پھول عجیب بہار میں تھے تحفہ کے طور پر ایک پھول لے آیا۔ جب آپ نے سونگھا تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو نے جیر کو تیز تر کر دیا اور اسی حالت میں پھول کو سونگھتے ہی رُوحِ مشتاق قفسِ عنصری ؏ سے پرواز کر کے جنت الفردوس میں چلی گئی یہ ایک گلستانِ ابراہیمی کے پھول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو تھی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

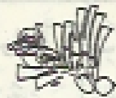
بقیہ حاشیہ

تعریفُ أھلِ الإسلام والإیمانِ بانّ محمّداً صلّی اللہ علیہ وسلّم لا یخلو منہ زمانٌ ولا مکانٌ طے نے اِس لا ینحل مسئلہ کو حل کر نیز مُلا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے شرحُ الشفاء میں بروایت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تحریر کیا ہے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی رُوح "سیدُ الارواح" "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔ ہر اہلِ اسلام کے گھر میں رُوحِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" جلوہ گر ہوتی ہے۔ لہٰذا جب حجرہ یا گھر میں داخل ہو تو کہو اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ مومن کا یہ مُبارک اور پاکیزہ تحفہ اپنے محبوب رسُول کی بارگاہ میں اللہ ربُّ العزت کی عنایت بے غایت سے ہے۔ "الدُّرُّ المنظم فی مولد النبیّ المعظم"

؏ گلاب کے پھول کی نرم ونازک پکھڑیاں شبنم کی خنکی سے مزاج سرد رکھتی ہیں۔ یاد رہے کہ ٹھنڈی اور گاہ گرم ہے اور ٹھنڈا اور نور ہے حضور سیدالابرار "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہاتھ مبارک برف "ثلج کی طرح ٹھنڈا تھا۔ اور آپ" صلی اللہ علیہ وسلم "کا ذکر درود شریف بھی ٹھنڈا ہے جس میں مومن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک اور قرار رکھ دیا گیا ہے۔ مومن حضور" صلی اللہ علیہ وسلم "کے نام اقدس پر انگوٹھوں کو چوم کر درود شریف پڑھ کر قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتا ہے۔

؏ ملک الموت علیہ السلام نے حضرت جُنید بغدادی علیہ الرحمۃ کو ایک سیب بہشت کا لا کر سونگھایا تو اُس کی خوشبو سے اُن کی پیکرِ خاکی سے آزاد ہو کر اللہ اللہ کرتی حضورِ الٰہی میں چلی گئی۔ بوئے گل را از کہ جوئیم از گلاب ۔ ۱۲ منہ عفی عنہ

روضۃ الثانیہ | باب ۲



# قسم ذاتِ مصطفٰے

## صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحٰی ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

① اللہ سبحانہٗ وتعالٰی نے اپنے کلامِ معجز نما میں اپنے محبوب پاک شاہِ لولاک "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" کی ذات پاک کی قسمیں بیان کیں۔ آپ کی مثل محبوب رسول نہ ہوا ہے اور نہ ہو گا اور نہ دائرۂ امکان میں کہ ایسا محبوب کوئی اور پیدا ہو۔ ربِ کریم نے اپنے رسولِ کریم کی سیرت کا ہی قرآن پاک میں تذکرہ نہیں کیا بلکہ جا بجا قرآنِ عظیم کی ہر سورتِ پاک نے جا بجا محبوب کی صورتِ پاک کا بھی نقشہ کھینچا ہے اور دونوں سیرت اور صورت کی قسمیں اٹھائیں اور یہ مرتبہ محض آپ "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" ہی کے لیئے ہے۔

② معبودِ حقیقی نے کہیں محبوب کے نوری مکھڑے کی قسم اٹھائی اور کہیں گیسوئے عنبریں کی اور کہیں درِ رسول اور بلدِ رسول کی قسم اور کہیں زبان کی قسم، دہان کی قسم، مسکن و مکان کی قسم بیان ہوئی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس خاکِ پاک کی قسم جو گزرگاہِ محبوب بنی۔ در کی قسم، دیوار کی قسم اور پہاڑ کی قسم، گلی و بازار کی قسم عمر شریف کی قسم یعنی سانس کا ہر لحظہ ہر لمحہ ہر سیکنڈ اور روز و شب، ماہ و سال کی قسم بیان فرمائی۔ ایسے عظیم رسول پر درود ہو سلام ہو۔

**قرآن پاک** : پ سورۃ النساء آیت کریمہ ۶۵

| | |
|---|---|
| فَلَا وَرَبِّكَ | تو اے محبوب تمہارے ربّ کی قسم |

☆ اپنے ربّ ہونے کی قسم اٹھائی تو محبوب کی نسبت سے۔

؎ یہ نسبت حقیقی ہے۔ باقی کعبہ عرش، ارض، کعبہ وغیرہ ذالک کی طرف رب کی نسبت ذیلی و طفیلی ہے۔ ۴

## قرآنِ پاک : پ۲۲ سورۂ یٰسٓ آیت کریمہ ۱

| | |
|---|---|
| یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ | قسم ہے حکمت والے قرآن کی بے شک تم رسول ہو۔ |

☆ ربِ کریم نے قسم اٹھا کر فرمایا اے سیدِ کائنات! مجھے قرآن کی قسم کہ تم میرے رسول ہو

## قرآنِ پاک : پ۳۰ سورۂ الضحیٰ آیت کریمہ ۱-۲

| | |
|---|---|
| وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ | چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے |

☆ وَالضُّحٰی چہرۂ نورِ جمالِ مصطفےٰ، وَالَّیل کنایہ ہے گیسوئے عنبرین کی قسم، ؎

| | |
|---|---|
| دُرست کشمکش مدہ ایں دلِ بے قرار را | یک دو شکن زیادہ کُن گیسوئے تابدار را |

## قرآنِ پاک : پ۳۰ سورۂ الفجر آیت کریمہ ۱-۲

| | |
|---|---|
| وَالْفَجْرِ ۙ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ | اُس صبح کی قسم اور دس راتوں کی |

| | |
|---|---|
| ☆ شب لحیہ و شارب ہے رُخ روشن دِن | گیسوئے دو شب قدر و براءت مومن |
| مژگاں کی صفیں چار ہیں اور دو ابرو | وَالْفَجْر کے پہلو میں وَلَیَالٍ عَشْر |

## قرآنِ پاک : پ۳۰ سورۂ البلد آیت کریمہ ۱ تا ۳

| | |
|---|---|
| لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ | مجھے اُس شہر کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔ |

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے مسکن و مکان، در و دیوار، محلّہ و بازار، گلی اور شہر کی قسم۔ والد سے مُراد سیدِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم"، اور مَا وَلَدَ سے مُراد اُمت۔ "تفسیرِ حسینی"

## قرآنِ پاک : پ۲۹ سورۂ القلم آیت کریمہ ۱

---

| | |
|---|---|
| گیسو و قد لام الف کر دو بلا منصرف | لا کے تہِ تیغ لا تُم پہ کروڑوں درُود |

؎ دو گیسوئے مبارک مانند حرف لٓ کے ہیں اور لفظ آہ کے دل میں دو لام پیدا ہونے سے اسم اللہ بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت و عشق میں جب عاشق کی آہ کعبۃ اللہ سے اپنا سر ٹکراتی ہے تو سر پھٹتا ہے تو وہ قائم مقام لٓ ہے ؎

| | |
|---|---|
| یادِ گیسو ذکرِ حق ہے آہ کر | دل میں لام پیدا ہو ہی جائے گا |

؎ یہ معانی اشارۃُ النص، دلالۃُ النص، اقتضاءُ النص اور عبارۃُ النص کے لحاظ سے تحریر کئے گئے ہیں۔ ۱۲ منہ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۝ | قلم اور اس کے لکھے کی قسم

☆ نٓ سے مراد دہانِ مصطفیٰ، قلم سے زبانِ مصطفیٰ، وَمَا یَسْطُرُوْنَ سیدِ مصطفیٰ کی قسم

**قرآن پاک :** پ سورۃ العصر آیت کریمہ ۱

وَالْعَصْرِ ۝ | اس زمانہ محبوب کی قسم "ﷺ"

☆ تمام زمانوں سے فضیلت والا خیر القرون قرنی کے نورانی زمانہ کی قسم۔ عمر شریف کے روز و شب ماہ و سال کی قسم اور زندگی پاک کے ایک ایک لمحہ کی قسم بیان ہوئی۔

**قرآن پاک :** پ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی ۝ | اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم "ﷺ"

☆ نجم سے مراد ذاتِ گرامی سید الانبیاء محمد مصطفیٰ "ﷺ" "تفسیر خازن"

**قرآن پاک :** پ۱۴ سورۃ الحجر آیت کریمہ ۷۲

لَعَمْرُكَ | اے محبوب تمہاری جان کی قسم

☆ محبوب کی جان پاک سے بڑھ کر کوئی اور جان عزت و حرمت میں بڑھ کر نہیں۔

**قرآن پاک :** پ۲۵ سورۃ الزخرف آیت کریمہ ۸۸

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ | تو مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم

☆ محبوب کی گفتگو، قول اور کلام۔ دعا و التجا کتنا اکرام و اعزاز ہے۔ کی قسم۔ وہ آیاتِ کریمہ جن میں رب العزت نے اپنے ناموں سے حضور "ﷺ" کو موسوم فرمایا

**قرآن پاک :** پ۱۸ سورۃ النور آیت کریمہ ۳۵ ، پ سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۱۵

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط | اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ | بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

☆ ان آیاتِ کریمہ میں اپنا اسمِ مبارک نور، محبوب کو عطا کیا۔ یہ کمال عظمت ہے۔

**قرآن پاک :** پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۴۳ ، پ۱۱ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۲۸

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ | بے شک اللہ آدمیوں پر مہربان مہر والا ہے۔

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ | مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

☆ اِن آیاتِ کریمہ میں اللہ سُبحانہٗ نے اپنے نام نورٌ رؤُفٌ رحیم سے محبوب کو یاد فرمایا مزید برآں جن اسمآء وصفات کے زیور سے محبوب کے جمال وکمال کو چمکایا۔ اُن میں اوّل۔ آخر ظاہر۔ باطن۔ محی۔ مجیب۔ عفو۔ حق۔ قوی۔ کریم۔ مؤمن۔ ہادی۔ ولی۔ مُطاع۔ رحمت۔ مُختار۔ کاف۔ عزیز۔ شہید۔ حلیم۔ علیم۔ حکیم ﷺ ہیں۔ "الفردوس لاسماء الحسنیٰ لحبیبنا من الاسماء الحسنیٰ"

○ مخفی نہ رہے۔ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کے اسماء وصفات ذاتی اور قدیمی ہیں اور محبوبِ برحق کے (ازلی ابدی سرمدی دیجوئی) اسمآء وصفات عطائی اور وہبی ہیں۔ علمِ خالق ذاتی اور حضوری۔ علمِ مخلوق عطائی اور حصولی ہے۔ وُہ واجب یہ ممکن، وُہ قدیم یہ حادث، وُہ نامقدور یہ مقدور، وُہ لامتناہی اور یہ متناہی۔ وُہ واجبُ البقاء یہ جائزُ البقاء، وُہ ممتنع المتغیر یہ ممکنُ التبدّل۔ اتنے بیّن فرق سے شرک اور شائبہ شرک کا خیال وسوسۂ شیطانی ہے۔ مزید برآں حضور ﷺ کے اسمآ تخلیقی اور رب حضور عزّ وجلّ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمآء وصفات توقیفی اور اپنی اپنی شان کے لائق اُن کا ظہور ہے۔

له حضور سیدِ عالم ﷺ اُمورِ تشریعی وتکوینی میں باذنہٖ تعالیٰ مختار ہیں۔ ۱۔ سیدۃ النساء سلام اللہ علیہا کی موجودگی میں سیدنا علی مُرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر نکاحِ ثانی حرام کر دیا۔ ۲۔ مقبولُ الشہادۃ حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شہادت کو دو کے برابر کا قرار دیا۔ ۳۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے سَلْ مَاشِئْتَ کے الفاظ مختارِ کُل پر صریح دلیل ہیں۔ ۴۔ جلیلُ القدر صحابی حضرت سُراقہ بن مالک بن جعشم کنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ "سردار رابغ" نے حج کی فرضیت پر بار عرض کیا۔ فِیْ کُلِّ عَامٍ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم تو آپ خاموش رہے بعد ازاں فرمایا لَا تو پھر ادب سکھاتے ہوئے اپنی خاموشی کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ تمہارے سوال پر لَوْ قُلْتُ نَعَمْ اگر میں ہاں کہہ دیتا لَوَجَبَتْ تو حج ہر سال فرض ہو جاتا۔ وَمَا اسْتَطَعْتُمْ اور تم طاقت نہ رکھتے اور مشقت میں پڑ جاتے۔ ۵۔ سیدنا یوسف نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حکومتی آدمیوں نے جیل میں یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ (سورۃ یوسف) کہہ کر خواب کی تعبیر پوچھی تو آپ نے بتا دی بَعْدَهٗ وُہ اِستہزاءً کہنے لگے ہم کو تو خواب ہی نہیں آیا۔ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ○ (سورۃ یوسف) عالمِ جلالیت میں فرمایا تمہیں خواب آیا ہے یا نہیں ہماری زبان سے جو نکل گیا وُہ ہو کر رہے گا۔ مزید نظائر کتب میں ہیں۔ فَلْیَنْتَظِرْ بِالنَّظَرِ الْاِیْمَانِ تَمَّۃٌ ط ــ

له علیم۔ فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا ۔۔۔ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ "علامہ بوصیری"

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دُنیا وآخرت آپکے دسترخوانِ جُود وکرم سے ایک ٹکڑا ہیں۔ مکتوباتِ لوح اور ملفوظاتِ قلم کے علوم

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ قرآنِ عظیم میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے اعضاءِ شریفہ عظیمہ کریمہ کا تذکرہ جمیلہ جلیلہ :-

(۱) قلبِ انور ـــــــ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝

(۲) زبانِ فیض ترجمان ـــــــ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝

(۳) آنکھ نوری ـــــــ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝

(۴) چہرۂ انور ـــــــ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ

(۵) سینۂ گنجینہ ـــــــ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝

(۶) ہاتھ مبارک ـــــــ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ

(۷) پشت مبارک ـــــــ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝

(۸) کان مبارک ـــــــ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى كُلِّ عُضْوٍ مِّنْ حُسْنِهِ الْاَنْوَرِ الْاَعْطَرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُعَطَّرِ ط

بقیہ حاشیہ

سے علومِ ماکان وما یکون آپ کے علم شریف کا ایک جزء ہیں یعنی جمیع مخلوقات ابتداء تا انتہا کے تمامی علوم، علم محمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سطروں میں ایک سطر ہیں اور علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عظیم علمی سمندروں میں سے ایک نہر یا بے پایاں علمی موجوں میں سے ایک لہر ہیں۔ لیکن باایں ہمہ علوم عالیہ محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام وتحیۃ، اپنے علیم و خبیر خالق و مالک عزّ اسمہٗ کے لامتناہی علمی سمندروں میں سے ایک قطرہ ہیں۔ لیکن یہ قطرہ علم انبیاء و رسل اور علم جبرائیل و عزرائیل علیہم السلام اور معتزلہ کے ممدوح عزازیل "شیطان" کے علمی مجموعے لاکھوں سمندروں سے بڑھ کر ہے " اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ "۔

۱۔ پ ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۱ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

۲۔ پ ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۳ وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔

۳۔ پ ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۷ آنکھ نہ کسی، طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

۴۔ پ ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۴۴ ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا آسمان پر چہرہ بار بار کرنا۔

۵۔ پ ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت کریمہ ۱ کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔

۶۔ پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۲۹ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔

۷۔ پ ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت کریمہ ۲-۳ اور تم سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ دی۔

۸۔ پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۶۱ تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں۔



☆ اللہ اکبر شانِ محبوبی! لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ بطور اظہارِ عجز عرض کیا۔ تو ربُّ العزت نے اپنے محبوبِ پاک کو درودِ شریف کے عظیم انعام سے نوازا۔ مدعا یہ کہ محبوبِ پاک صاحبِ لولاک "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے جسمِ اطہر کے ایک ایک اعضاءِ شریفہ کریمہ اور رونگٹے رونگٹے پر ربِ کریم نے رحمتوں کے پھول "درود شریف" نچھاور کئے اور کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔
وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ[عله] کے نوری لشکر کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا اور نورِ ایمان والوں کو بھی حکم دے دیا کہ اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب اور اپنے رسول کے لئے تحفے اور ہدیے درود شریف بھیجو[عله]۔ وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهٰذَا ؎

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ بِعَدَدِ اَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰی وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

---

عله پ ۲۹ سورۃ المدثر آیت کریمہ ۳۱ — تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

عله اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا قدس سرہ العزیز نے حضور شاہِ کونین "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے ایک ایک اعضاء شریفہ کریمہ پر اپنے مخصوص اندازِ محبت سے خالقِ کائنات کا ترجمان بن کر اپنی زبان میں صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور قرآنِ پاک کے الفاظِ منوّرہ کو مستعار لے کر اپنے شعروں میں ہیروں اور نگینوں کی طرح جڑ کے محبت کے انداز محبین جانتے ہیں کہ وہ چشمۂ محبت سے سیراب ہو کر گلستانِ محبت سے تشبیہات کے خوش رنگ خوشنما پھول چن چن کر لائے اور گلدستۂ صلوٰۃ و سلام میں اشاروں، کنایوں، تلمیحات، تصریحات کی طرزِ ادا، صنائع بدائع لفظی و معنوی سے اپنے قلبی نازک جذبات کو کمال ادب سے پیش کیا۔ واقعی رضا کی زبان آبِ کوثر سے دھلی ہوئی تو تھی ہی اُن کے کلام پر آبِ سلسبیل کے نوری شبنم کے قطرات کا ترشح بھی پایا گیا اور بارگاہِ محبوب سے ایسا شرفِ قبولیت ملا کہ اس صلوٰۃ و سلام سے ملک و ملکوت شہر و جنگل گونج اٹھے۔ صلوٰۃ و سلام ملاحظہ ہو۔

| | |
|---|---|
| وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں | اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام |
| لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق | مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام |
| معنیٔ قَدْ رَاٰی مقصدِ مَا طَغٰی | نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام |
| شمعِ بزمِ دَنٰی ھُو میں گم کُن اَنَا | شرحِ متنِ ہُوِیّت پہ لاکھوں سلام |

☆

روضۃُ الثانیۃ — باب ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عظمتِ صفاتِ مُصطفےٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآن مجید پ ۲۲ سورۃُ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۵ - ۴۶

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝

اے غیب کی خبریں بتانے والے "نبی" بیشک ہم نے تمھیں بھیجا حاضر ناظر[1] اور خوشخبری دیتا۔ ڈر سُناتا اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بُلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

○ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ کا خطاب کتنا دلکش پیارا اور محبت کا مظہر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کو شاہد، مُبَشِّر، نذیر، داعیٔ اِلی اللہ بِاِذنِہٖ اور سراجِ مُنیر بنا کر مبعوث فرمایا اور اَرْسَلْنٰكَ سے اشارہ ہے یہ صفاتِ خمسہ بلا محنت بلا طلب کے حق سُبحانہٗ نے محض اپنے فضل سے بطورِ عطیہ عنایت کیں اور ایمان والوں کو وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا[2] (سورۃ الاحزاب ۴۷) کا مژدہ سُنایا اور مومنوں کو مُبارک اور بشارت سے نوازا کہ تمہیں ایسا جامعُ الصّفات عظیم نبی عطا فرمایا۔

☆ شَاهِدٌ : لُغوی معنیٰ ۱۔ گواہ ۲۔ نگہبان۔ "شرعی معنیٰ حاضر ہر جگہ کا اور ناظر ہر شئی کا۔ شاہد صفاتِ فعلیہ سے ہے اور اس صیغہ کے ہر لفظ کے معنیٰ میں "حضور" ہے۔ ۲۔ محبوب یہ ان چاروں معنوں میں مُستعمل ہے۔ کلامِ پاک میں، اللہ پاک نے محبوب کو مشہود بھی فرمایا وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ[3] (سورۃ البروج ۳) شاہد "صلی اللہ علیہ وسلم" اور

---

[1] قارئین "تفریح الخاطر" فِی کَوْنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی کُلِّ مَکَانٍ وَ زَمَانٍ حاضرٌ وَ ناظرٌ کا مطالعہ کریں۔ الخ

[2] اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ اُن کے لیئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔

[3] شاہد سے مُراد انبیاءِ کرام اور مشہود سے سیّد الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے" دیکھو توجیہاتِ اربعہ " ۱۲ منہ



مشہود ﷺ "آپ حضور ﷺ" ہی ہیں اور شہید صفاتِ ذاتیہ سے ہے وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا[1] دونوں صفات "شاہد شہید" کا محبوب کو عطا ہونا کمال علم اور حال کی دلیل ہے اور حضور ﷺ کا معمول تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ (مسند ابو داؤد) اس پر شاہد یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ قلبِ اطہر وحی ربانی کے انتظار میں بیدار رہتا اور اعمالِ اُمت سے خبردار کہ آپ ﷺ کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کہ بے وضو ہونا حدث ہے۔ اس وضو کے ٹوٹنے سے تعلق باللہ ٹوٹ جاتا ہے اور آپ ﷺ کا قلبِ اطہر اور قالبِ اقدس دونوں کا تعلق اللہ سبحانہٗ سے بھی ہے اور احوال و اعمالِ اُمت سے بھی قائم ہے۔ اعمالِ اُمت کے نگران و محافظ بھی ہیں اور اُن کے شاہد بھی۔ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○[2]

☆ سراج الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تفسیر فتح العزیز میں لکھا۔

باشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنورِ نبوت بر مرتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقتِ ایمان او چیست حجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است، کدام است پس او مے شناسد گناہاں شمارا و درجاتِ ایمان شمارا و اعمالِ نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا لہٰذا شہادت او در دنیا بحکمِ شرع در حقِ اُمت مقبول و واجب العمل است۔

ہیں رسول تمہارے تم پر گواہ۔ کیونکہ وہ نورِ نبوت سے مطلع ہیں ہر دیندار کے دین سے کہ وہ اپنے دین میں کس مرتبہ تک پہنچا اور اُس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ وہ حجاب جس سے دین میں ترقی سے محجوب ہُوا وہ کیا ہے۔ پس وہ پہچانتے ہیں تمہارے نیک و بد اعمال کو اور اخلاص اور نفاق کو۔ لہٰذا ان کی شہادت دنیا میں شرع شریف میں اُمت کے حق میں مقبول اور واجب العمل ہے۔

"تفسیر عزیزی"

"الانسان فی القرآن" سیدی اجمل مرشدی اکمل علیہ الرحمۃ

---

[1] پ۲ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۴۳ یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ۔ شاہد شہود سے ہے اور شہود "حضور" سے شاہد مُشاہدہ سے ہے اور مُشاہدہ رؤیت تو حضور ﷺ بیشک حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی ۱۲ منہ غفرلہٗ

[2] پ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۱۱۳ اللہ کا تم پر بہت بڑا فضل ہے۔

☆ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحکمِ تعالیٰ نورِ نبوت سے ہر شخص کے حال اور اُس کی ، حقیقتِ ایمان و اعمال نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب پر مطلع ہیں اور اُمت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ احوال سابقہ اُمم و تبلیغ انبیاء کا علم قطعی و یقینی ہُوا۔

| اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اَمَّا بِالْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ | الشہود ، الشہادۃ میں "حضور ، المشاہدۃ بصارت اور بصیرت سے ۔ |
|---|---|

○ یہ علم اور اطلاع "بصر" سر کی آنکھ اور "بصیرت" دِل کی آنکھ سے بھی ہے۔ شاہد صلی اللہ علیہ وسلم شرعی معنیٰ کے لحاظ سے " اللہ عزّ اسمہٗ کے ہاں " حضور اور مشاہدہ میں ہیں اور احوال و اعمال اُمت میں بھی ہر لمحہ ہر لحظہ اور ہر ساعۃ علی التساوی "حاضر و ناظر ہیں۔ اس معنیٰ میں شک کی قطعاً گنجائش نہیں کہ شہود ، شہادت کا یہ شرعی معنیٰ حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے ثابت ہُوا۔ اور گواہ کو بھی "شاہد" اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اُسے من وعن بیان کرتا ہے۔ لَا یَخْفٰی اَهْلَ الْبَصَرِ وَالْبَصِیْرَۃِ۔

## نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔

○ حاضر ناظر کا مفہوم ہرگز یہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جسم کی حیثیت سے ہر آن ہر جگہ کو محیط ہیں۔ جیسا کہ بعض محجوب علماء نے سمجھا ہے۔

☆ شیخ الشیوخ فی الہند عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے مجمع البرکات میں ارقام فرمایا۔

| وے علیہ السلام بر احوال و اعمال اُمت مطلع است و بر مقربان و خاصان بارگاہ خود مفیض و حاضر ناظر است ۔ | حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُمت کے حالات ، اعمال پر مطلع ہیں اور حاضرین بارگاہ کو فیض دینے والے اور حاضر ناظر ہیں۔ |
|---|---|

○ حاضر اور ناظر اسم فاعل کے صیغے ہیں۔ اور فعل کسی شیٔ پر اپنا عمل جاری کرے تو فاعل کہلاتا ہے۔ بدیں معنیٰ حق سبحانہٗ و تعالیٰ حاضر ناظر نہیں کہ پہلے وہ غائب تھا۔ اب حاضر ہُوا یا پہلے وہ غافل تھا اب ناظر ہُوا۔ اسم فاعل میں استمرار اور دوام نہیں لہٰذا اس معنیٰ میں اللہ سبحانہٗ کو حاضر ناظر کہنا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ عظم و تعالیٰ کی شان سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ○ ہے۔ نبیٔ کریم رؤف رحیم

ے پاک اور برتری ان کی باتوں سے بڑی برتری ، سورۃ بنی اسرائیل ۴۳



صلی اللہ علیہ وسلم کی نورِ نبوت کے لحاظ سے ہر جگہ جلوہ گری[1] ہے اور ذات کے لحاظ سے ایک مقام پر جلوہ افروز، اس معنیٰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر ماننا، جاننا اور کہنا نہ کفر ہے نہ شرک اور یہی عقیدہ ہے اہلِ سنت وجماعت کا۔ "فافہم"

☆ السیدی عارف باللہ امام اجل عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے "لواقح الانوار فی طبقات الاخیار" میں فرمایا "حاضر ناظر کا مسئلہ سلوک کی دو سو منزلیں طے کرنے کے بعد سمجھ آتا ہے"

○ مُبَشِّرًا " بشارت دینے والا ظاہری صورت میں ایمان والوں کو جنت الفردوس اور نعمتوں کی اور باطنی صورت میں مومن کے ایمانی احوال کی ترقی اور حجاب کے دور ہونے کی صورت میں عالمِ رؤیا میں بشارت دینا۔ "ھٰذَا ھُوَ الْمُرَادُ" ط

قرآن پاک : پ۲۸ سورۃ الصف آیت کریمہ ۶

| | |
|---|---|
| وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ ط صلی اللہ علیہ وسلم | اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو تشریف لائے گا میرے بعد اُس کا نام نامی احمد ہوگا صلی اللہ علیہ وسلم |

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُبشّر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم "مُبشّر" ہیں اپنے ربّ عزّ اسمہٗ کے اور باذنہٖ تعالیٰ اپنی اُمت کے۔ "عشرہ مبشرہ کو جنت کی بشارت"

○ نَذِیْرًا " ڈرسنانے والا۔ اُمت کو خوفِ خدا دلانا اور کفار کو عذاب کا۔

○ دَاعِیًا اِلَی اللہِ بِاِذْنِہٖ " اللہ جلّ شانہٗ کی طرف بلانے والے اُس کے اذن سے یعنی باِذنہٖ کا تعلق ان پانچوں صفات سے ہے اور یہ امر تصرفی آپ کے عنصری وجود میں رکھ دیا گیا اور آپ کو ان صفات سے کماحقہٗ متصف فرمایا گیا اور مومنوں کو بشارت دی کہ تم پر اللہ سبحانہٗ کا بڑا فضل ہے کہ ایسا باتصرف نبی عطا فرمایا۔ جن کا تصرف باذنہٖ عالمِ دنیا عالمِ برزخ میں اب بھی الآن کما کان[2] جاری وساری ہے اور قیامت کے روز تمام اہلِ

---

[1] غرضیکہ تمام عالمِ کائنات کے ذرہ ذرہ میں سرکار رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہے کہ وہ سب آپ ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی شے آپ سے دور نہیں۔ حاضر ناظر بجہت نورانیت اور روحانیت ہے اور اکنافِ عالم میں آنا جانا بشریت مقدسہ کے لحاظ سے ہے اور اس کا انکار بسبب الجہیت ہوگا۔ منہ

[2] ☆ سرکار عرش وقار سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم صرف درود شریف ہی نہیں بلکہ اُمت کے تمام اقوال اعمال

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

ان اختیارات اور تصرفات کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کریں گے سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو صرف پانچ چیزوں کا اذن عطا فرمایا گیا اور ان کے سوا اور کسی قسم کا اذن نہیں دیا گیا اور نہ ہی ان کے علاوہ آپ سے کوئی کرشمہ یا معجزہ ظاہر ہُوا۔ اُن کی نبوت کا دائرہ مخصوص اور محدود تھا اور اپنے محبوب "تُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَتُحْیِ الْمَوْتٰی" صلی اللہ علیہ وسلم "کو مطلقاً باذنہٖ فرما کر آپ کے اختیارات اور تصرفات کو لامحدود کر دیا۔ بنا بریں آپ سے کروڑہا معجزات ظہور پذیر ہوئے۔ اور جب چاہیں۔ حق تعالیٰ کی تمام کائنات میں اپنے اختیار سے تصرف فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو اُمور تشریعی اور اُمور تکوینی میں مختار ہیں۔ کہ باذنہٖ آپ کے خمیر میں گوندھ دیا گیا۔

کا اذن اللہ ترجمہ: نہ کا اذن ط

○ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ط حضور پُرنور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو فرمایا اور شمس کو سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝
رسول اعظم منور کر دینے والا روشن چراغ " نیر اعظم سورۃ النبا و آیت کریمہ ۱۳

بقیہ حاشیہ

افعال حسنہ و سیئہ کا روزانہ دو وقت معائنہ فرمانا اور اُن کے اچھے اعمال پر راضی اور گناہوں سے مغفرت چاہنا اور اُمت کے لیئے دعائیں کرنا۔ عالمِ ارواح میں اپنی اُمت کا معائنہ فرمانا اور عالمِ برزخ میں عالمِ ملکوت اور اقطارِ زمین میں برکت کے لیئے تشریف لے جانا صالحین اُمت کے وصال پر اُن کو زیارت کرا کے بشارتِ عظیم سے نوازنا اور اُن کے جنازوں میں شرکت فرمانا۔ یہ عالمِ برزخ میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے چند اشغال مبارکہ مختصراً نقل کئے گئے۔ ورنہ ممکنہ تصرفات تک بھی کس کی رسائی ہے۔ جو بیان کر سکے۔ "کجا حدیث وصفت ز اہنوز آغاز مے بینم"

☆ اللہ ربُّ العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کے اولیاء خواص کو لفظ کُنْ سے تصرف کرنا عطا فرمایا ہے۔ لیکن وہ تصرفات میں ادباً "القادر المطلق" کُن کہنے میں حیا کرتے ہیں۔ وہ بجائے کُن کے بسم اللہ کہہ لیتے ہیں تو اُس چیز کا ظہور ہو جاتا ہے۔ تاکہ اُمورِ تکوینی میں ظاہری نسبت بھی اللہ سبحانہٗ ہی کی طرف سے جیسا کہ باطناً ہے۔ "فتوح الغیب امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ الرحمٰن"

☆ آقائے مختارِ کُل " صلی اللہ علیہ وسلم " سے احادیثِ پاک میں یہ ثابت ہے۔ کُنْ اَبَا ذَرٍّ ، کُنْ کَذٰلِکَ ،
تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ

قصہ مختصر یہ مقاماتِ نازک ہیں یہاں لب کشائی سُوءِ ادب ہے۔ اُمورِ تشریعی ہوں یا اُمورِ تکوینی "باعثِ تخلیقِ عالم" حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " ہی ہیں اور اُن پر آپ کو دسترس حاصل ہے " فافہم "

لہ حضور سِرَاجًا وَّهَّاجًا " صلی اللہ علیہ وسلم " نہایت چمکتا سورج ہیں۔ سورج سے قمر روشن ہے اور پھر ستارے جگمگاتے ہیں اور سراجاً منیرًا " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اپنے نور سے صحابہ کو منور کیا۔ انکے چراغ سے اولیاء نے چراغ روشن کئے اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا

لہٰذا سُورج "شمس" کو حضور شمسُ النّبوّت و قمرُ الرسالت ﷺ " سے یک گونہ نسبت ہے۔ سُورج کی روشنی ضیاء اور قمر کی روشنی نُور ہے۔ [1]

○ فَجَآءَ مُحَمَّدٌ ﷺ سِرَاجًا مُّنِيرًا　　فَصَلُّوْا عَلَيْهِ كَثِيرًا كَثِيرًا

☆ شمس چراغ آسمان ہے اور حضور "ﷺ" چراغ زمین و آسمان

☆ شمس چراغ دُنیا ہے اور حضور "ﷺ" چراغ دین و ایمان

☆ شمس چراغ بُروج ہے اور حضور "ﷺ" چراغ محفل و مجالس

☆ شمس چراغ اجسام ہے اور حضور "ﷺ" چراغ ایمان و عرفان

○ اس آسمانی چراغ شمس السّمٰوات سے انسان نیند سے بیدار ہوتے ہیں اور شمسُ النّبوّت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگ عدم سے وجود، نیست سے ہست میں آتے ہیں۔ حضور "ﷺ" کی ولادت مکہ معظمہ اور رہائش المدینۃ المنورہ میں اور قیام ہر مومن کے سینہ کینہ میں جیسے سُورج رہتا چوتھے آسمان پر ہے اور چمکتا تمام جہاں پر سُورج کا فیض، نُور، روشنی ہر جگہ ہے لیکن خاص فیض خاص جگہ کھیتوں میں دانہ اُگاتا ہے اور چمن میں پھول، باغوں میں پھل اور بدخشاں کے پہاڑوں میں لعل و یاقوت اور یمن میں عقیق بعینہٖ حضور ﷺ جو مہر سپہر اصطفاء اور ماہِ منیرِ اجتباء ہیں۔ آپ کا عام فیض ہر ایک مومن کو پہنچتا ہے اور خاص الخاص فیض صحابہ کو پہنچا ہے۔

سُورج پودوں کو اُگاتا اور بڑھاتا ہے جس سے ٹہنیاں شاخیں پتے پھول کی نمو ہوتی ہے اور چاند مقام عفر میں پھولوں کو رنگ، بُو اور پھلوں کو حلاوت اور شیرینی دیتا ہے شمسُ النّبوّت کے فیض سے مومن کے قلب میں نُورِ ایمان اور قمرُ الرسالت کے درود خوان کو انوارِ سُنّت کی رنگینی ملتی ہے۔

دُنیا، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں　　ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

○ حضور "ﷺ" کے وصال سے آپ کی ولادت کا زمانہ ختم ہو گیا۔ لیکن جلوہ گری ختم نہیں ہوتی آپ ہمیشہ کے لیے آگئے۔ جیسے سورج کے غروب ہونے سے اس کا ظہور ختم ہو جاتا ہے وجود نہیں۔ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ [2]

از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہٗ

دِن کو اُنہی سے روشنی شب کو اُنہی سے چاندنی　　سچ تو یہ ہے کہ اُن کے یار شمس بھی ہے قمر بھی ہے

[1] پس تشریف لائے محمد سراجاً منیرا　　بس درود پڑھو تم آپ پر کثیرا کثیرا "صلی اللہ علیہ وسلم"

السلام اے آنکہ ذاتِ پاکِ تو در کائنات حاضر و ناظر بود در ہر زمان و ہر مکان

## ☆ حیاتُ النبی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

(۱) جمہور علماء محققین اہل سنت وجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے حضور ﷺ حیاتُ النبی ہیں جس حیاتی سے آپ وصال سے پہلے حیات تھے۔ آپ "ﷺ" اب بھی اسی حیاتی اور مزید برزخی حیاتی سے حیات ہیں آپ حیات کے محتاج نہیں بلکہ حیات آپ کی محتاج ہے اولیاء نقشبند نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے۔ جو تصرفات اور اختیارات حضور "ﷺ" کو بعین حیات بدن میں تھے وہ اب روح مبارک سے بدستور جاری ہیں۔ اور روح پُر فتوح سے ہمیشہ اُمت کی پرورش فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے سینہ فیض گنجینہ سے نور کی نہریں اور فوارے شرقاً غرباً شمالاً جنوباً ہمہ وقت جاری ہیں۔ اور روح مبارک کی پرورش سے ہزارہا غوث قطب ابدال مجدد اور اولیاء اصفیاء ہوتے ہیں اور علماء کرام قال اللہ وقال الرسول کے چرچے کر کے تبلیغ دین اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اور یہ سب روحانی تصرفات سے ہے۔ "ملخص خزینۂ کرم"

(۲) حضور "ﷺ" اپنے جسم اور روح کے ساتھ علم، سمع، بصر اور ادراک سے علی الدوام وعلی الاستمرار حیات ہیں اور اپنی اُسی ہیئت پر ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے اُس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن حضور ﷺ ہماری آنکھوں سے اس طرح پوشیدہ ہیں۔ جس طرح نوری ملائکہ اپنے اجساد سے زندہ ہونے کے باوجود ہمیں آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اُسے دکھا دیتے ہیں۔

☆ خواجہ توکل شاہ نقشبندی مجددی قدس سرہ الاقدس "ذکرِ خیر" میں تحریر فرماتے ہیں۔

○ سابقین انبیاء و رسل علیہم السلام پر حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جب وارد ہوتی تھی جس کے سبب سے اُن کی نبوت سے ارشاد و ہدایت کا ظہور ہوتا اور جب ان کا وصال ہو جاتا تو اس حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا تعلق اُن کے بدن سے ٹوٹ جاتا۔ اسی وجہ سے اُن کی اُمتیں اپنے ہی دین کو بدل دیتیں چونکہ حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا تعلق جس طرح ذاتِ رسول ﷺ سے ہے بعینہٖ وہی تعلق اب بعد وصال عالم برزخ میں بھی بدستور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دین اسلام غیر مبدل ہے۔ اسی

تمام حقیقتوں کے جامع



وجہ سے قطب غوث ابدال اور اوتاد اولیاء، اُمت میں ہوتے ہیں اور اب کسی دوسری اُمت میں نہیں ۔ ان سب اولیاء کا تعلق اسی حقیقتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوتا ہے اور اولیاء سے بھی بطفیل حضرت محمدٌ رسول اللہ ﷺ "وہی تصرفات جاری ہوتے ہیں تبھی اُن کی قبور زندہ ہیں" فیض و برکات کا منبع ہیں اور دینِ اسلام کے چشمے ہیں"۔

## ☆ عقیدہ حیات النبی اور ختم النبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط

① یہ دونوں جزوِ لاینفک ہیں۔ کسی ایک کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ حضور "ﷺ" حیاتِ جسمانی حقیقی اور حیاتِ برزخی سے متصف ہیں یعنی آپ "ﷺ" بالذات حیات سے متصف ہیں اور قیامت تک آپ ﷺ کا زمانہ ہے ۔

ہے اُنہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار ۔۔۔ وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

غنچے ما اوحیٰ کے جو چٹکے دنیٰ کے باغ میں ۔۔۔ بلبلِ سدرہ تک اُن کی بُو سے بھی محرم نہیں

② جو شخص دل سے محبت کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اُس کے درود شریف کو جہری یا سری ہو جلی یا خفی ہو لسانی یا قلبی ہو قریب سے یا بعید مسافت سے ہو، آپ ﷺ اپنے کانوں سے بنفسِ نفیس سُنتے ہیں۔ اُس کو جانتے اور پہچانتے ہیں کثیر اخبار و آثار، اولیاء کرام کے مشاہدات اور مومنین کے مبشرات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے جس میں اب کسی قسم کا ابہام یا اخفاء نہیں ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

☆ سیدی اجمل مرشدی اکمل شمس العارفین سراج السالکین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قُدِّسَ سِرُّہُ البَارِی نے اپنی کتاب "مستطاب الانسان فی القرآن" میں ارقام فرمایا۔

○ اب غور و فکر سے بفرمانِ ایزدِ متعال کا مطالعہ باعثِ رُشد و ہدایت ہوگا۔ مولیٰ کریم نے آپ "ﷺ" کو سِرَاجًا مُّنِیرًا یعنی منور کر دینے والا آفتاب فرمایا ہے۔ اور مومنوں کی مثال کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَہٗ [سورۃ الفتح] یعنی نبات سے فرمائی۔ جس طرح عالم دنیا میں جسمانیت کا رہبر شمس کو مقرر فرمایا ہے اسی طرح روحانیت میں حضور ﷺ کو سِرَاجًا مُّنِیرًا سے نامزد فرمایا ہے۔ ہر چند یہ دونوں سورج مخلوق کے سردار اور فیاض ہیں۔ تاقیامت اِن کا تصرف جاری و ساری رہے گا۔ سِرَاجًا مُّنِیرًا جو لغت میں اسم فاعل

ے جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا۔

ہے تو موافق ارشاد سیدنا ابو القاسم ﷺ ۔ وَاللّٰہُ مُعْطِیْ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ [1] اللہ سبحانہٗ عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ فافہم ؁ (صحیح البخاری) (المتفق علیہ بحرجی علی اطلاقہ)

☆ سِرَاجًا مُّنِیْرًا کے معنی منور کرنے والے ہیں تو نص قطعی سے ثابت ہوا آپ باذنہٖ تعالیٰ مومنوں کے ضمیر کو منور کرنے والے ہیں۔ اور اُس فاعل حقیقی نے اپنے فعل کا اجراء حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ضمیر میں جاری کر دیا یا صحیح معنوں میں فاعل کی رُو سے مختار کر دیا ہے اور اس کے خلاف خیال کرنا سراسر انکارِ کلام اللہ اور مشیئت ایزدمتعال پر اعتراض ہے جو سراپا کفر پر مبنی ہے۔ مختصر طور پر اتنا کافی ہے کہ مطابق قرآنِ پاک تمام خیر و برکات ثواب و رحمت، توفیق و اطاعت نور و ہدایت مِنَ اللّٰہِ [2] ہی ہے اور اُس کی سبیل و صراطِ مستقیم ہادی و راہنما اپنی سُنّت کے مطابق حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بنایا اور سراجًا منیرًا کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ یعنی منور کرنے والا سورج جس طرح وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ [3] کے ضمن میں یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ [4] کو اپنی نسبت سے منسوب

"؎ مُصنّفین کرام نے فافہم سے وہاں اشارہ کیا۔ جہاں علمی الفاظ پہنچنے سے قاصر ہوں۔ مترجم۔"

---

[1] اللہ سبحانہٗ وہّابِ مطلق ہے اور عطا کرنے والا اور تقسیم فرمانے والے محمد مصطفےٰ "ﷺ" یہاں دونوں جملوں میں مطلق تعمیم ہے یعنی جو چیز جس کو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے عطا کی اُس کے تقسیم فرمانے والے آپ "ﷺ" ہیں جو جس کو ملا اور ملتا ہے اور ملتا رہے گا۔ ابتدائے خلق سے ابدالآباد تک ظاہر و باطن روح و جسم، فرش و عرش پر اور ارض و سما، ایمان و عرفان ولایت نبوّت دُنیا و آخرت اور مغفرت جنّت یعنی جو کچھ جس جس کو ملا حضور "ﷺ" ہی کے دست کرم سے ملا کہ مبدأ فیاض اللہ سبحانہٗ کی ذات ہے اور دستِ رحمت سے تقسیم فرمانے والے آپ "ﷺ" ہیں۔ ھٰذا ھُوَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ اَقُوْلُ، اَلْحَقُّ بِالْقَبُوْلِ وَلَوْ کَرِہَ الْجَھُوْلُ ؁

[2] اللہ کی طرف سے۔ ہدایت اپنے دونوں معنوں اراءۃ الطریق و ایصال الی المطلوب کا اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے ھُدیٰ "ﷺ" کو ہی ھادی بنا کر مبعوث فرمایا اور اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ (سورۃ القصص ۵۶) میں تخلیق ہدایت کی نفی ہے جبکہ توفیق ہدایت اللہ تعالیٰ ہی سے ہوتی ہے۔ آپ "ﷺ" علی الاطلاق ہادی اور مَہدی ہیں۔ (سراپا ہدایت)

[3] پ۲ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۶۵ اور وہ لوگ جو ایمان لائے شدید محبت "عشق" کرتے ہیں اللہ سبحانہٗ سے۔

[4] پ۶ سورۃ المائدۃ آیت کریمہ ۵۴ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ اُن کا پیارا۔

کیا لیکن صراطِ مستقیم اور صحتِ حال کی رُو سے اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ علہ پر انحصار رکھا۔ اسی طرح نُور و ہدایت کو اپنی طرف منسوب کیا۔ لیکن طریقت کے لحاظ سے سِرَاجًا مُّنِیۡرًا کو راہنما بنایا اور یہ سلسلہ سینہ بسینہ جاری ہے اور تاقیامت جاری و ساری رہے گا۔ "انتہٰی کلام السید قدس سرہ المجید"

**قرآن پاک** : پ۵ سورۃ النساء آیتِ کریمہ ۴۱

فَكَيۡفَ اِذَا جِئۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيۡدٍ وَّجِئۡنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيۡدًا ۞

تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔

○ روزِ قیامت ہر نبی اپنی اپنی اُمت کے ایمان کفر، نفاق پر گواہی دیں گے تو اے محبوب چونکہ تم نبی الانبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہٗ علیہ وعلیہم ہو اور سارے انبیاء آپ کی اُمت تو حضور پُر نُور "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن پر گواہی کے درست ہونے کی شہادت دیں گے۔

**حدیثِ پاک** : بروایت سیدُ القُرّاء اُبی بن کعب رضی اللہ و رسولہٗ عنہٗ

○ فرماتے ہیں۔ مسجد بنی ظفر میں حضور صاحبُ القرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف فرما تھے کہ مجھے فرمایا قرآن سُناؤ میں نے تلاوت شروع کی جب مندرجہ بالا آیتِ کریمہ کو پڑھ چکا تو اچانک میری نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر پڑی تو دیکھا کہ حضور کی مَازَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی علہ والی دو چشمان مبارک سے آنسو موتی کی لڑیوں کی طرح جاری ہیں۔ یہ اظہارِ تشکر و امتنانِ الٰہی سے تھا اور بطورِ تحدیثِ نعمت فرمایا گیا۔ آدَمُ وَمَنۡ دُوۡنَهٗ تَحۡتَ لِوَآئِیۡ "اس عظمت کا ظہور روزِ قیامت ہوگا۔ تمام انبیاء و رُسل اور نسبتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم پانے والے لواء الحمد کے سایہ میں ہوں گے اور یہ نسبت صرف درود شریف سے ملتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الشَّاهِدِ الشَّهِيۡدِ الشُّهُوۡدِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلِّمۡ

---

علہ پ۳ سورۃ آل عمران آیتِ کریمہ ۳۱ اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ

علہ پ۲۷ سورۃ النجم آیتِ کریمہ ۱۷ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی یعنی جس نُور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ مند ہوئے۔ دائیں بائیں کسی طرف مُلتفت نہ ہوئے اور نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری اور نہ بے ہوش ہوئے۔

روضۃ الثانیہ　　　　باب ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عظمتِ مُصطفےٰ

## صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

### (۱) تعظیمِ مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

**قرآنِ پاک** : پ۲۶ سورۃ الفتح آیتِ کریمہ ۸ - ۹

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ تم اے لوگو اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو۔ "خزائن العرفان"

☆ تُعَزِّرُوْهُ :- عزت کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اس کا تعلق ظاہری ارکانِ اجسام "سر ہاتھ جسم" سے ہے اور ضمیرہٗ راجع ہے نبی اقدس " صلی اللہ علیہ وسلم " کی طرف ؛

☆ تُوَقِّرُوْهُ :- توقیر، تعظیم کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اس کا تعلق باطن قلب سے ہے۔

☆ وَتُسَبِّحُوْهُ :- اور تسبیح پڑھو تم اللہ سبحانہٗ کی صبح و شام یہاں ضمیر ہٗ باری راجع ہے۔ اللہ وحدہٗ کی طرف اور لقولِ مُبَرِّد ، تُوَقِّرُوْهُ وَ تُعَزِّرُوْهُ اَیْ تُبَالِغُوْا فِیْ تَعْظِیْمِهٖ تعظیم میں مُبالغہ کرو تُعَزِّرُوْهُ : کی ضمیرہٗ راجع ہے نبیِّ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یعنی نبی اطہر " صلی اللہ علیہ وسلم " کے صبح و شام فضائل و کمالات بیان کرو۔ اور درُود شریف پڑھو۔

○ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " عالمِ کائنات میں جمال و کمال ، علم و معرفت ، تعظیم و توقیر، شمائل خصائل اور فضائل میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور کارخانۂ قدرت میں سب سے زیادہ واجب التعظیم اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے متبعین مُستحقِ تعظیم ٹھہرے ۔[۱]

---

[۱] رسُولِ مُعظّم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی تعظیم فرضِ عین ہے جو محبت اور ادب کے بغیر ناممکن ہے۔ توقیر وہی توقیر ہے جس کا مبدأ ادب ہو اور تعظیم وہی تعظیم ہے جس کا منشا محبت ہو۔ محبت ادب سکھاتی ہے اور ادب اتباع۔ منہ غفرلہٗ

فَھُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاہُ وَصُوْرَتُہٗ ثُمَّ اصْطَفَاہُ حَبِیْبًا بَارِیُٔ النَّسَمِ
فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

"قصیدہ بُردہ شریف"

## (۱) تعظیم کے لئے قیام سُنّت ہے۔

☆ سیّدۃُ نساءِ العٰلمین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا شکل و شمائل، عادات و اطوار اور حُسنِ کردار میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہ تھیں۔ نبی اکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی تشریف آوری پر آپ قیام فرمائیں اور حضورِ اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کاشانۂ اقدس میں حاضر ہوئیں تو آپ کھڑے ہو کر اکرام اور شفقت فرماتے اور سر کو بوسہ دیتے۔

☆ ایک مقام پر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا اکرام فرماتے ہوئے فرمایا۔ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ خَیْرِکُمْ اپنے سردار یا اپنے سے بہتر کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ قولی، فعلی سُنّت ہے۔ "صحیح البخاری"

○ اپنے بزرگوں، علماء و مشائخ کے لئے قیام آدابِ سُنّت سے ہے اور جو قیام
ـــ تعظیم کا تعلق باطن قلب سے ہے۔ اور اعضاءِ جسمانی سے اُس کا ظہور ہوتا ہے۔ "مُرتّب تحفۃ الصلوٰۃ"

---

عـہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ اقدس کے ظاہری باطنی کمالات سیرت اور صورت درجہ کمال تک پہنچے ہوئے ہیں پھر خالقِ کائنات نے آپ کو برگزیدہ کر کے حبیب چُن لیا۔ بے شک رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضل اور فضیلت کی کوئی حد نہیں کہ بولنے والا زُبان فصاحت و بلاغت سے کچھ بیان کر سکے۔

عـہ۲ اس سے کسی بھی صاحبِ فضیلت کی آمد پر کھڑا ہونے کا استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہ قیام صرف کھڑا ہونا یا اُٹھنا کے معنی میں ہے اور وُہ قیام جس سے منع کیا گیا ہے وُہ قیام کھڑے رہنے کے معنی میں ہے۔ یہاں اگر مقصود تعظیم نہ ہوتی یا بوجہ نقاہت حکم ہوتا تو فرمایا جاتا قُوْمُوْا اِلٰی سَعْدٍ پھر سواری سے اُتارنے کے لئے ایک دو آدمی کافی تھے نہ کہ سب کو حکمِ قیام ہوتا۔ سعید احضور مُعزّز و مُعظّم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئی مقامات پر یہ قیام ثابت ہے۔ فتح مکہ پر حضرت عکرمہ بن ابی جہل کے لئے قیام فرمایا اور حضرت عدی بن حاتم طائی جب بھی حاضرِ حضور ہوتے تو قیام سے عزت افزائی فرماتے اور حضرت زید بن حارث، سیدہ اُمّ النبی حلیمہ اور حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے قیام ثابت ہے۔ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بنی ہاشم و آلِ فاطمہ رضی اللہ عنہم کے لئے اُمتِ مُسلم کو ان کے لئے قیام کا حکم صادر فرمایا۔ "علامہ عینی شارح مشکوٰۃ المصابیح"

"جلیل القدر صحابی مدنی انصاری سیّد الاوس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجاہد علیہ شہادت ۵ھ"

حاکم یا بادشاہ کے لیئے ہوتا ہے کہ وُہ تخت یا کرسی پر بیٹھا ہے اور نوکر چاکر خدمت میں ہاتھ باندھے ہمہ وقت ایستادہ ہیں۔ ایسا طریق شاہانِ عجم اور اغنیاء کا ہے جو سراسر مذموم اور خلافِ سُنّت ہے۔ ایسے قیام سے روکا گیا ہے۔

☆ شیخ الاسلام تاج الدین سُبکی جلیل القدر علماءِ شوافع سے ہیں۔ ایک محفل میں ذکرِ پاک سُن کر تعظیماً اُٹھ کھڑے ہوئے اُن کی متابعت میں سب لوگ بھی کھڑے ہوگئے فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا تَعْظِيمًا یہ قیام ذکرِ حبیب پر تھا اور تعظیم کے اِس انداز سے مجلس پر ایک عجیب سرور اور نور چھا گیا۔ اور مابعد والوں کے لیئے راہِ ہدایت کی روشنی بکھیر گئے۔

☆ علّامہ شہیر فقیہِ اہلسنّت السید محمد امین ابنِ عابدین شامی علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ شامی میں ارقام فرمایا۔

جَرَتْ عَادَةٌ كَثِيْرٌ مِنَ الْمُحِبِّيْنَ اِذَا سَمِعُوْا بِذِكْرِ وِلَادَتِهٖ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" اَنْ يَّقُوْمَ تَعْظِيْمًا قَدِ اسْتُحْسِنَ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيْفَةِ ؕ

محبّین میں یہ عادت کثرت سے جاری ہے کہ نبی اطہر "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کی ولادت کا ذکرِ مبارک جب سُنتے ہیں تو تعظیماً کھڑے ہوجاتے ہیں اور مولدِ شریف میں قیام کو محبّین محمود اور امرِ مستحسن جانتے ہیں۔

○ اہلِ محبّت و صاحبانِ ذوق و شوق "سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھتے ہوئے قیام کرتے تو عجیب قلبی مسّرت و رُوحی فرحت کا ظہور ہوتا۔ فَضَائِلُهَا لَا يُحْتَاجُ اِلَى الْبَيَانِ ؕ اس کے فضائل بیان کی حد سے باہر ہیں۔

## فتویٰ از آئمہ اربعہ مجتہدین :۔ وَنَفَعَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى بَرَكَاتِ عُلُوْمِهِمْ ؕ

☆ سراج الفضلاء عبدالرحمٰن سراج مفتی حنفیہ ☆ سید العلماء احمد دحلان مفتی شافعیہ
☆ اشرف العلماء مولانا محمد اشرفی مفتی مالکیہ ☆ حسن العلماء سید حسن مفتی حنبلیہ

○ نیز فتاویٰ علماءِ المدینۃ المنورہ اَفَاضَ عَلَيْنَا اَنْوَارَ فُيُوْضِهِمْ سے ذکرِ مولد النبی الاعظم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" پر تعظیماً قیام مستحسن اور مستحب ہے۔ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ ؕ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

☆ **چشمہ زمزم :۔** وُہ مقدّس چشمہ ہے جو سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی ایڑیوں سے پھوٹا۔ اس پانی نے آپکے قدم مُبارک چُومے اور دھوئے

ــــ جنہوں نے ادلّہ اربعہ کتاب اللہ، سُنّت رسول اللہ، اجماع، قیاس سے مسائل استنباط و استخراج کرکے اُمت کی راہبری کی۔



اور عشاق کا لعاب اپنے اندر سمو لیا۔ جس سے وہ مقدس ترین بن گیا۔ آبِ زمزم کی فضیلت یہ ہے کہ ہر وقت اُس کا ذائقہ بدلتا رہتا ہے کسی وقت کھارا، کبھی کھارا کسی وقت نہائیت شیریں اور آدھی رات کے بعد گائے کے تازہ دودھ کی طرح اور جس کسی کے پاس زمزم ہو اُسے نہ کسی غذاء کی ضرورت ہے اور نہ دوا کی۔ آبِ زمزم کھانے کی جگہ کھانا اور پینے کی جگہ پینا اور ہر مرض کے لیئے دواءِ شفا ہے اور جو کوئی جس نیت سے پیئے وہ مراد پوری ہو۔

☆ سیدنا عمر فاروق اعظم "مرادِ رسول" صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ایک پیالہ پانی سے لبالب بھر کر حاضر حضور ہو گئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ آپ کو گواہ بنا کر آبِ زمزم اس لیئے پیتا ہوں کہ قیامت کے روز مجھے پیاس نہ لگے اور پھر درود پاک پڑھ کر پی گئے۔ ساقی کوثر" صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نے فرمایا قیامت کے روز میرا عمر" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "پیاس سے محفوظ ہوگا۔ آبِ زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔ اور یہ قیام پانی کی تعظیم کے لیئے ہے۔ مومن آبِ زمزم پیٹ بھر کر پیتا اور بطور شکر درود شریف پڑھتا ہے

◯ جس "چیز" کی نسبت اللہ سبحانہٗ کے مقبولانِ بارگاہ سے ہو اُس کی تعظیم واجب ہے یہ ایک صاف شفاف چشمہ، سیدنا ایوب علیہ السلام کے قدموں کی ایڑیوں سے پھوٹا، اللہ سبحانہٗ کی طرف سے یہ صبر کا پھل تھا جس سے آپنے پیا اور غسل کیا تو شفا پائی۔ سیدتنا مریم پاک کے لیئے قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا[1] چشمہ جاری ہوا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ایڑی مارنے سے پھوٹا۔ جس کا پانی نہائیت شیریں تھا۔

◯ وہ کتنا مبارک اور پاکیزہ چشمہ ہے۔ جس چشمہ کی نسبت اللہ سبحانہٗ کے پیاروں سے ہو گئی جس سے یہ فضیلت پا گیا اور اگر غیر اللہ، مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ[2] کی طرف نسبت ہو تو اُس کی نہ کوئی عزت ہے اور نہ توقیر و تعظیم جیسے گنگا کا پانی۔ ان کی تعظیم بوجہ تشبیہ کفار اور نسبتِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حرام ہے لیکن اس کا استعمال پینا، غسل کرنا وغیرہ جائز ہے۔

☆ حضرت سیدنا اسمٰعیل، سیدنا ایوب، سیدۃ مریم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو یہ چشمے نہائیت

---

[1] پ ۱۶ سورہ مریم آیت ۲۴ ترجمہ: بے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہے۔

[2] یہاں غیر اللہ سے مراد مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنی اللہ سبحانہٗ کے مخالف، مقابل بت طاغوت کافر ہیں۔ "حاشیہ صفحہ ۱۴۰ دیکھیں"

محنت مشقت اور شدید ابتلاء کے بعد عطا ہوئے اور سیدالانبیاء والمرسلین علیہ افضل الصلوٰت واکرم التسلیمات کو بھی رب کریم نے ایک چشمہ عطا فرمایا۔

قرآن پاک : پ۳۰ سورۃ الکوثر آیت کریمہ ۱

| اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ | اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ |
|---|---|

○ کوثر سے مراد خیر کثیر بے حد وحساب فضائل وکمالات معجزات محامد ومحاسن عطا فرمائے۔ یا اُمتِ کثیرہ یا حوضِ کوثر مراد ہے اور یہ حوضِ کوثر تو بے طلب بے مانگے بے محنت مالکِ متعال نے مصطفےٰ کریم کو عطا فرما کر مالکِ کوثر وتسنیم "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ" بنا دیا۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یعنی محبوب محب میں نہیں میرا تیرا

☆ تفسیر روح البیان میں علامہ الشیخ اسمٰعیل حقی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

○ حوضِ کوثر جنت میں ہے۔ عرش عظیم پر لکھا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ کی م سے پانی کا چشمہ، اَللّٰہ کی ہ سے دودھ کا چشمہ اَلرَّحْمٰنِ کی م سے شرابًا طہورًا کا چشمہ اور الرَّحِیْمِ کی م سے شہد کا چشمہ جاری ہے اور پھر چاروں مل کر حوضِ کوثر میں آگرتے ہیں اور یہ حوضِ کوثر، قیامت کے روز مؤمنین کی پیاس بجھانے کے لیے جنت سے میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ اور پھر جنت میں منتقل کر دیا جائے گا اور درود شریف پڑھنے والے اس سے سیراب ہونگے اور زمزم کا مقدس چشمہ تاقیامِ قیامت کعبۃ اللہ کے صحن میں مؤمنین کو سیراب کرتا رہے گا اور حوضِ کوثر ابدالآباد رہے گا۔

اس میں زم زم ہے کہ تھم تھم اس میں جم جم ہے کہ بیش کثرتِ کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں
ان کو بے مانگے ملے ان کو رگڑ کر ایڑیاں صاحبِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر صاحبِ زم زم علیہ السلام نہیں

☆ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَاَعْطِ اَنْتَ الْكَثِیْرَ۔ پیارے ہم نے آپ کو بہت کچھ دیا اور آپ بھی اپنوں کو بہت کچھ دیا کریں۔ یہ آپ ہی کی شان کے لائق ہے۔ "روضۃ الفقیر میں ہے"

☆ شہیر العصر السید عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ جو اجلہ اولیاء کرام سے ہیں۔ جب بھی حضور

لولا الشہیرۃ لکان التبرقیۃ قول جدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہکذا ہہنا عایشہ

فرماتے تو وضو کا بقیہ پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پیتے اور اس سے شفا چاہتے۔ تو رب کریم شفا عطا فرما دیتا۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

☆ امام ربانی سرکار مجدد اعظم الشیخ احمد نقشبندی قدس سرہ العزیز کا کمال تقویٰ:۔
آپ نے دورانِ سفر وضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ کسی نے دریائے گنگا کا پانی پیش کر دیا تو آپ نے فرمایا وضو کرنے اور پینے (بروزن ہولی، دیوالی) میں ایک قسم کے پانی کی تعظیم ہے چونکہ کفرستانِ ہند کے بُت پرست اس دریا کو متبرک سمجھتے ہیں۔ لٰہذا ہم اس پانی سے استنجا کریں گے۔ وضو نہیں۔

☆ **احادیثِ پاک:** عمامہ سنتِ لازمہ دائمہ اور مؤکدہ ہے۔

☆ شُدُّوا الْعَمَائِمَ فَاِنَّ الْعِمَامَۃَ سِیْمَاھُمُ الْاِسْلَامِ۔ — عمامہ باندھا کرو یہ اسلام کی نشانی ہے۔ اور اس کی زینت۔

☆ اَلْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ — عمامے مسلمانوں کی عزت کے تاج ہیں۔

☆ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے شرح مشکوٰۃ المصابیح میں فرمایا۔
لَمْ یَرَوْنَ اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَبِسَ قَلَنْسُوَۃً بِغَیْرِ الْعِمَامَۃِ۔ — کسی نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ کو بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو۔

○ اصلاً مروی نہ ہوا کہ حضور ﷺ نے کبھی بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی ہی پہنی ہو۔ عمامہ کا سنت ہونا سنتِ متواترہ سے ہے اور اس کا استخفاف از کفر ہے۔

☆ سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام عمامہ باندھ کر حضور ﷺ کے پاس تشریف لاتے۔ عمامہ سفید۔ کالا اور سبز رنگ تینوں احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں۔ فتح مکہ معظمہ پر کالا عمامہ تھا اور قیامت کے روز مقامِ محشور پہ سبز عمامہ ہو گا اور جمعۃ المبارک کو سفید عمامہ باندھتے اور سفید عمامہ آپ کو پسند تھا۔ جبکہ حضور ﷺ کو سفید لباس مرغوب اور محبوب تھا۔

**تحفے:** ☆ سفید عمامہ ؏ یہ سنتِ مؤکدہ ہے اس کے باندھتے وقت

---

؏ کالا عمامہ بوجہ شعارِ شیعہ متروک ہے۔ اولیائے نقشبندیہ مسنون طریقہ کے مطابق پنج کلی ٹوپی پر سفید دستار باندھتے ہیں۔ پنج کلی کی نسبت پنج تن پاک سے ہے اس کی گولائی کی نسبت سبز گنبد اور نیچے کی پٹی کائناتِ عالم کے حصار سے تعبیر ہے۔ یہ پنج کلی ٹوپی مجمعِ فقر ہے۔ اس پر دستار باندھنا سنت ہے۔ ۱۲ منہ

کھڑا ہونا یہ عمامہ کی تعظیم ہے۔ جب سے علماءِ ظواہر فی زمانہ نے اس سنّت مبارکہ کو ترک کیا۔ اُن کی عزّت جاتی رہی اُن کے لئے قراقلی کی ٹوپیاں عقل پر حجاب بن کر رہ گئیں۔

☆ سفید داڑھی علیہ ہے۔ یہ دو تحفے شبِ معراج کو ربُّ العزّت نے اپنے محبوب پاک شاہِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اُمّت کے لئے عطا فرمائے۔

○ حضرت یحییٰ بن اکثم علیہ الرحمۃ ایک جلیل القدر محدّث گزرے ہیں۔ وصال کے بعد اپنے ایک محرم راز دوست کو خواب میں ملے تو اُس نے پوچھا اے یحییٰ ساری زندگی تم نے قال اللّٰہ وقال الرّسول عزّوجلّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں گزار دی۔ اللّٰہ تعالیٰ کے ہاں تیرا کیا حال ہے۔ کہا جب میں بارگاہِ کریمی میں پہنچا تو حکم ہوا۔ اے یحییٰ! مجھے بھی میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سناؤ۔ عرض کیا اے کریم! تیرا فرمان "حدیثِ قدسی" ہے: "جس کی ڈاڑھی کے بال سفید ہوں گے میں اُسے روزِ قیامت عذاب نہیں دوں گا۔" ربِ کریم نے فرمایا میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ جا۔ میں نے تجھے بخش دیا اور میرے جنّتُ النّعیم میں داخل ہو جا۔ [۲] رواہ عبدُ الرّزاق فی مصنّفہٖ"

---

علہ سفید بالوں کی اللّٰہ ربُّ العزّت کے ہاں بڑی عزّت ہے۔ معلوم! بعض نام نہاد مُفتی علماء و فضلاء "خضاب کو جائز قرار دینے والوں نے" نُور کو ظلمت سے اور وجاہت کو قباحت سے اور سفید داڑھی کو کالے رنگ سے کیوں بدل دیا۔ یہ کتنا بھونڈا اور قبیح فعل ہے۔ کالے خضاب کو کس طرح سے بزعمِ خود امرِ مشروع قرار دے کر عجیب تاویلات کا دروازہ کھول دیا۔ حالانکہ یہ حرام ہے (دھوکہ ہے ہو پیالہ سے، فتاویٰ عالمگیری)۔ جس کو معاذاللّٰہ سُنّت تک ثابت کرنے میں خوفِ خدا نہیں کرتے۔ اگر غور کریں تو بڑھاپے میں چہرے پہ جھریاں اور نوجوانوں کی طرح کالی سیاہ رنگت کی گئی داڑھی یہ کتنا عجیب تماشا لگتا ہے۔ "یاللعجبا" اور طرفہ یہ کہ خلافِ سُنّت داڑھی کے کاٹنے سے تقویٰ کے انوار مفقود ہو جاتے ہیں۔ چہرہ قابلِ زیارت وہی ہوتا ہے۔ جس پر انوارِ سُنّت برس رہے ہوں۔ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ○ ملک الحبیب فی تحریم شعر الشیب

---

علہ اولیاء ابدال نے حضرت خضر علیہ السّلام سے پوچھا کہ تم نے جنت باطنی میں اپنے مرتبہ سے بڑھ کر بھی کسی کو پایا ہے فرمایا ہاں ایک مرتبہ مسجدِ نبوی شریف میں المحدّث عبدالرّزاق علیہ الرحمۃ کے درسِ حدیث میں شریک تھا۔ انوارِ حدیث برس رہے تھے۔ اچانک میری نظر ایک آدمی پر پڑی۔ جو سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور باادب دو زانو بیٹھا درود شریف پڑھ رہا تھا۔ میں اُس کے پاس گیا اور کہا کتنا پیارا درس ہو رہا ہے۔ تم بھی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



۹ **نعت خوانی** : صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاری، زیدبن ثابت، کعب بن زہیر، قصیدہ بانت سعاد، حسّان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم عہدِ رسالت سے قیامت تک آنے والے نعت خواناں ۔ نعت گویاں کے امام ہیں ۔ المؤید بروح القدس، حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زندگی میں اُن کے لئے مسجد نبوی میں منبر بچھایا جاتا ۔ جس پر آپ کھڑے ہوکر بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ عقیدت نعت پیش کرتے اور آپ کھڑے ہوکر تعظیماً صفاتِ رسالت بیان کرتے ۔ جن کی تائید سیّدنا جبرائیل علیہ السلام فرماتے اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ کو عطائیں اور دُعائیں دیتے یہ قیام عظمت نعت مبارک کے لئے ہے جو سُنّت سے ثابت ہے ۔

ایک طرف اپنے نعتیہ کلام میں فضائل و خصائص بیان فرماتے اور دوسری طرف کفّار کے لایعنی اعتراضات و الزامات کا بڑی شدومد سے دندان شکن جواب دیتے ۔ کتنے مبارک ۔ اشعار ۔ ہیں جو آج چودہ سَو سال کے بعد بھی ایمان افروز او سُرور بخش ہیں ۔ عظیم شاعر رسول کے لئے عظیم دُعا فرمائی ۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ حَسَّانًا بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَادَامَ یُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ط

اے اللہ سبحانہ ! تائید فرما میرے حسّان ابن ثابت کی لسانِ جبرائیل علیہ السلام سے جب تک وہ تیرے رسول کی مدح میں اور دشمنوں کے دفعیہ میں رہیں ۔

○ وہ مبارک نعتیں جن کی تائید ربِ کریم نے دربارِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" میں رُوح القدس سے کی وہ کتنی عظیم ہیں ۔ اَعَزَّ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ لِعِزَّۃِ الدَّارَیْنِ وَجَزَاہُ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ط ۔

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ　　وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ　　کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

بقیہ حاشیہ

چل کر حدیث پاک سُنو کہنے لگا تُم جاؤ جاکر عبدالرزاق سے حدیث سُنو ہم تو حدیث والوں سے سُن رہے ہیں میں نے کہا ۔ اس کی دلیل ۔ فرمایا میرا انوارِ فراست کہتا ہے تم خضر علیہ السلام ہو ۔ لہٰذا میں جان گیا ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ولی ایسے بھی ہیں جن کے علوِ مرتبہ کو میں نہ جا سکا لیکن وہ مجھے پہچانتے ہیں " ۔

ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی　　وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

اللہ یونہی عُمر گزر جائے گدا کی　　سر خم ہو درِ پاک پہ اور ہاتھ اُٹھا ہو

☆ درسِ قرآن پاک اور حدیث پاک:۔

○ سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بعد از نمازِ فجر یا قبل از نمازِ مغرب حضور نبی اُمّی، فداہُ اَبِی وَ اُمِّی "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" مسجد نبوی شریف میں درس ارشاد فرمایا کرتے۔ بعد ازاں جب تشریف لے جاتے تو ہم تعظیماً، ادباً آپ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے تاآنکہ آپ حجرہ مطہرہ کے اندر داخل ہوجاتے۔ تو پھر ہم کسی دوسری طرف متوجہ ہوتے۔

☆ سُلطان عُثمان تُرکی خاقانِ اوّل بانی خلافتِ عُثمانیہ علیہ الرحمۃ الرحمانیہ ؎

○ ایک دفعہ دورانِ سفر جنگل میں ایک جھونپڑی میں پناہ گزین ہوئے اور جب سونے لگے تو اچانک دیکھا کہ ایک طرف حمائل شریف لٹکی ہوئی ہے۔ قرآن پاک کے ادب میں ساری رات کھڑے گزار دی اور اُس طرف پاؤں کرنا گوارہ نہ کیا تو ہاتف غیب سے آواز آئی۔ اے عُثمان! ہم نے تمہیں سارے عالمِ اسلام کی سلطنت عطا کی اسی طرح اس پر عمل کرنا۔ خلافتِ عُثمانیہ میں تُرکوں نے جو حرمین شریفین کی خدمات سرانجام دیں اور تعظیم ادب و احترام کو ملحوظ رکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثارِ مبارکہ اور تبرکات کی حفاظت اور درود شریف پر مواظبت کی یہ انہی کا حصہ تھا۔ "تِلْكَ اَحَدَ عَشَرَةَ كَوْكَبًا"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

## ② توقیرِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؎

☆ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ جو مشہور محدث اور آئمہ مجتہدین سے ہیں۔ آپ حدیث رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی تعظیم مبالغہ کی حد تک کرتے۔ تھے۔ اوّل غسل فرماتے اور پھر فرش بچھایا جاتا اور مسند ٹھیک ہوتی۔ لوبان خوشبو سُلگتی پھر منبر شریف پر بیٹھ کر کمال تعظیم و ادب سے حدیثِ پاک بیان فرماتے۔ کسی نے پوچھا۔ جناب! اتنا اہتمام کیوں کرتے ہو تو فرمایا تَعْظِيمًا وَّ اَدَبًا لِّلْحَدِيْثِ ؎

☆ بعض اوقات آپ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گلیوں میں نوافل ادا فرماتے کسی نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا ان مقدس گلیوں میں اس لئے نوافل پڑھتا ہوں

کہ میرا سجدہ اُس جگہ ہوجائے جہاں رسُول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے قدمِ اقدس لگے ہوں تو نقشِ پا کا صدقہ میرا سجدہ قبول ہوجائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط ؎

نگاہِ شوق نے گُل کے عوض سجدے بکھیرے ہیں جہاں نقشِ قدم دیکھا وُہیں سنگِ جبیں پایا

○ حقیقت ہے کہ صاحب خُلقِ عظیم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کی محبّت، تعظیم اور اتباع سے ہی انسان عظیم بنتا ہے۔ صحابہ کرام میں فارُوقِ اعظم، اولیاءِ عظام میں غوثِ اعظم اور عُلماءِ مجتہدین میں امامِ اعظم اور شریعت اور طریقت کے مجمعُ البحرین، مُجدّدِ اعظم قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُمْ ط

☆ قرآنِ پاک: پ۲۸ سورۃ المنٰفقون آیت کریمہ ۸

وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ | عزّت تو اللہ اور اُس کے رسُول اور مسلمانوں کے لئے ہے

○ بے شک عزّتوں کا حقیقی مالک اور خالق اَللّٰہ عَزَّ اسْمُہٗ ہی ہے جو ذُوالجلال وَالاکرام ہے لیکن اللّٰہ عزّ اسمُہٗ نے ساری عزّتیں اپنے رسُولِ عزیز و جلیل کے لئے پیدا کیں اور طرح طرح کی صفتوں، فضیلتوں، عظمتوں کے نگینے جَڑ کر عزّتوں کے یہ مرصّع تاج سرورِ سروراں محبوبِ مطلق "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے سرِ مبارک پر سجائے اور قیامت کے روز تمام عالمِ محشر کے سامنے شفاعتِ کبریٰ کا تاجِ مکلّل اپنی صفات کے نُور سے مزیّن کرکے مقامِ محمُود پر اپنے دستِ رحمت سے محبُوب کے سر پر رکھے گا۔ مؤمنین عزّت کے جھنڈے "لِوَاءُ الْحَمْد" کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نِعْمَائِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط"

○ مُنافقین اور اُن کی ذرّیت کی لُغت "رسیلہ گزٹ" میں عزّت کسے کہتے ہیں؟ اور قبیح لفظ ذلیل سے کیا مفہوم مُراد لیا۔ ان ذلیل رذیل عَلَیْہِمُ اللُّوْمُ وَالتَّذْلِیْل جاہلوں نے رسُولِ عزیز و جلیل "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" اور صحابہ کرام رضی اللہ و رسُولہٗ عنھم المنعام کو مقامِ ادب سے فروتر اور گرے ہوئے یہی الفاظ شنیعہ منافقین کی موافقت طبع میں اپنی کتابوں میں لکھے۔ حالانکہ اللّٰہ ربُّ العزّت نے اُن کے سروں پر تاج "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے اور تاج رضی اللہ عنہٗ کے

ح عبداللہ بن اُبَی ابنِ سلُول مُنافق نے عظیم و کریم رسُول "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" اور صحابہ عظام کے لئے یہ کلمہ ملعونہ کہا تھا "لعن اللّٰہ قائلہا و قابلہا"۔ فی زمانہ کے بعض مُصنّفین نے بھی یہ کلمہ نازیبا لکھ کر اپنے آپ کو اس کا مزا ثابت کیا؟ اَعَاذَنَا اللّٰہُ عَنْ ذٰلِکَ الْھَفَوَات۔ اُن کی تصنیفات اُن کی گستاخانہ عبارات اور توہین آمیز کلمات کی آج بھی گواہ ہیں۔ اور صحابہ کرام ذوی الاحترام والاحتشام اَعَزَّہُ اللّٰہُ الْعَزِیْز بِعِزَّۃِ الدَّارَیْن کی عزّت پر قرآن عزیز شاہد ہے۔ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۵ پ۲۸ سورۃ المنٰفقون ۸

سجائے ہیں اور رحمۃ اللہ علیہ کی عزت کی دستاریں مومنوں کو عطا ہوئی ہیں۔[1]

○ رئیس المنافقین نے غزوۂ مریسیع کے بعد ایک کمسن لیکن جلیل القدر صحابی زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے یہی الفاظ کہے۔ جس پر وحی الٰہی کا نزول ہوا۔ لیخرجن الاعز منھا الاذل (سورۃ المنفقون ۸) منافقین نے اپنے لئے اعز کا لفظ بولا تھا۔ اس منافق کے بیٹے نے جو ایک مخلص اور عظیم المرتبت صحابی تھے۔ باپ پر تلوار سونت لی اور کہا اے ابا کہہ میں ذلیل اور صحابہ عزت والے۔ اس سے یہ الفاظ کہلوائے تو پھر چھوڑا۔ یہ ہے محبت رسول کا مظاہرہ۔ لیکن وہ تو اپنے خبث باطن اور قلبی مرض اور منافقت کا ثبوت بہم پہنچا چکا تھا۔ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد جلد ہی رئیس المنافقین اُبی بن سلول علیہ ما علیہ کو رب کریم نے مدینہ منورہ اور اس دنیا سے نکال کر جہنم میں داخل کر دیا۔

☆ بطل جلیل عالم نبیل سیدنا امام احمد بن حنبل از آئمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ عباسی خلیفہ مامون نے معتزلہ کے فتنہ میں آپ کو خلق قرآن کے مسئلہ پر ایسے کوڑے مارے۔ کہ اگر وہ ہاتھی کو بھی مارے جاتے تو وہ چنگھاڑ اُٹھتا لیکن آپ نے صبر سے کام لیا اور قرآن عزیز کی عزت رکھ لی اور خاندانی آداب کا یہ عالم تھا جب خلیفہ متوکل نے معذرت خواہانہ انداز اختیار کیا تو آپ نے فرمایا۔ جب مجھے کوڑا لگتا تو جسم سے علیحدہ ہونے سے پہلے معاف کر دیتا تھا کوڑا مارنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مکرم چچا سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھا۔ رحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً ط

☆ مشہور محدث عبداللہ بن مبارک تلمیذ عزیز فقیہ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

○ فرماتے ہیں میں ایک دن سیدنا امام مالک[2] کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ آپ

---

[1] للہ العزۃ جمیعا یؤتیہ من یشاء عزتوں کا مالک اللہ عزاسمہٗ ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

[2] آپ جلیل القدر صحابی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لخت جگر اور نور چشم، متقدمین میں امام المحدثین اور مشہور فقیہ اعظم اور ایک از آئمہ مجتہدین تھے حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے علمی فضائل کی خبر ان کی پیدائش سے پہلے ہی دے دی تھی۔ محدثین عظام حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم النشور کی غیب کی خبر "پیشین گوئی" کا مصداق سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کو سمجھتے تھے۔ ۱۲ منہ



درسِ حدیثِ پاک بیان فرما رہے تھے یکدم آپ کا رنگ متغیر ہو گیا مگر آپ نے تسلسل حدیث پاک بدستور جاری رکھا۔ اور بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا۔ جب درس حدیثِ مبارک ختم ہوا تو دعا مانگی گئی تو میرے استفسار پر ارشاد فرمایا۔ آج مجھے بچھو نے سولہ مرتبہ ڈنگ مارا ہے۔ لیکن میں نے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی حدیث پاک کی عزت و عظمت، اجلال واکرام، ادب و احترام کے باعث صبر کیا۔

☆ ادب کا یہ عالم تھا ساری زندگی مدینہ منورہ میں گزاری لیکن کبھی سواری نہیں کی فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے۔ میں اس سرزمین میں گھوڑے پر سواری کروں۔ جس زمین پاک میں حضور اللہ کے محبوب "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" استراحت فرما رہے ہوں اور مدینہ منورہ سے محبت کا یہ عالم تھا۔ ساری زندگی صرف ایک دفعہ فریضۂ حج کے لیئے مکہ معظمہ گئے۔ ساری زندگی یہیں گزار دی کہ کہیں موت مدینہ منورہ سے باہر نہ آجائے اور محبوب رب کریم "عزوجل" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "کی آپ پر وہ نظرِ عنایت تھی کہ کبھی آپ نے مشاہدۂ جمالِ جہاں آرا سے انہیں محروم نہیں رکھا خود ارشاد فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| مَابِتُّ لَيْلَةً اِلَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط | کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں رسول کریم "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی زیارت سے مستفیض نہ ہوتا ہوں۔ |

حدیثِ پاک: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| يُوْشِكُ النَّاسُ اَنْ يَّضْرِبُوْا اَكْبَادَ الْاِبِلِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَلَا يَجِدُوْنَ عَالِمًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ ط | عنقریب لوگ طلب علم کے لیئے لمبا سفر کرتے ہوئے اونٹوں پر آئیں گے مشقت کی وجہ ان کے جگر گھل جائیں گے لیکن انہیں مدینہ منورہ کے عالم سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ملے گا۔ |

"سنتِ خیرالانام"

☆ مشہور بزرگ ابو عبداللہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

○ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا حضور رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی شریف میں جلوہ افروز ہیں اور امام مالک رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہیں اور بہت سے لوگوں کا ہجوم ہے۔ اور مجمع کی کثرت کا کوئی شمار نہیں۔

سے مومن کا خواب، نبوت کے فیضان کا حصہ ہے۔





عالمِ علومِ اوّلین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کستوری رکھی ہوئی ہے۔ آپ مٹھی بھر بھر کر سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کو دے رہے ہیں اور آپ اُس کستوری کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں لوگ کستوری سے اپنی اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں اور کستوری کی خوشبو سے مسجدِ نبوی اور دُور دُور سے آنے والے لوگوں سے خوشبو کی لپٹیں آرہی ہیں فَاَوَّلْتُ ذٰلِکَ الْعِلْمَ وَ اِتِّبَاعَ السُّنَّۃِ میں نے اس خواب کی تعبیر علم حدیث پاک اور اتباعِ سُنّت سے کی تعلیم کا جمال تھا اب ذرا جلال کی کیفیت بھی ان نفوسِ قُدسیہ کی ملاحظہ ہو۔

☆ ایک دن قاضی القضاۃ امام ابو یوسف شاگردِ رشید سیدنا امام اعظم رحمہما اللہ کی مجلس میں ذکر ہوا کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کدو بہت پسند تھا۔ ایک شخص نے کہا مَا اَنَا اُحِبُّہٗ مجھے تو پسند نہیں۔ آپ غیظ و غضب سے آگ بگولا ہو گئے اور تلوار سونت لی اور فرمایا جَدِّدِ الْاِیْمَانَ وَاِلَّا لَاَقْتُلَنَّکَ ابھی تجدید ایمان کرو ورنہ تجھے قتل کر دوں گا۔ یہ غیرتِ ایمانی اور جذبہ عشق تھا۔ جو جلال سے ظاہر فرمایا۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ"

☆ ایک ولی اللہ نے کدو شریف کھایا۔ لیکن پیٹ میں گڑبڑ ہو گئی تو فرمایا میرا معدہ خبیث ہو گیا ہے جو سُنّتِ رسول کو قبول نہیں کرتا۔ یہ نہیں فرمایا کہ کدو شریف خراب ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ ذٰلِکَ ط

☆ خواجہ خواجگان سید معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ[1] فوائد السالکین میں فرماتے ہیں۔

○ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے جب بھی داہنے جانب نظر پڑتی تو ساتھ ہی تعظیماً کھڑے ہو جاتے۔ اسی طرح آپ دورانِ وعظ کئی مرتبہ کھڑے ہوئے بعد از اختتامِ مجلس کسی نے پوچھا تو فرمایا میری نظر جب بھی دربارِ مرشد پاک خواجہ خواجگان حضرت عثمان ہرونی قدس سرہ الرحمانی کے روضۂ پاک پر پڑتی تو ادب بجا لاتے ہوئے تعظیماً کھڑا ہو جاتا تھا۔ کیونکہ مرشد کامل حیات و ممات میں واجب التعظیم ہے بلکہ بعد از ممات زیادہ مستحقِ تعظیم ہوتے ہیں اولیاء کاملین نے میدانِ محبت میں مرشد کے شہر کے کتوں کا بھی ادب کیا ہے۔ مرشد کا ادب درجاتِ ولائیت کی پہلی سیڑھی ہے ؎

رہی صد دستہ ریحان پیش بلبل | نخواہد خاطرش جز نکہتِ گل

[1] وصال ۶۳۳ھ — مروی ہے کہ بعد از وصال آپ کی پیشانی پر نوری الفاظ سے لکھا ہوا تھا ماتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ ط



☆ محبوبِ الٰہی السید نظام الدین اولیاء چشتی دہلوی بدایونی قدس اللہ سرہ العزیز[ا]

○ ایک مرتبہ آپ مع مریدین دہلی کی شاہراہ سے گزر رہے تھے اچانک سامنے ایک کتا نظر آیا تو آپ ایک طرف ہٹ کر ادباً کھڑے ہو گئے۔ اس کے چلے جانے کے بعد جب واپس اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو کسی نے عرض کیا۔ سرکار وہاں ادباً کھڑا ہونا چہ حکمت وارد؟ فرمایا ایک کتا نظر آیا۔ ایسا کتا ایک مرتبہ میں نے پاکپتن شریف کی گلی میں دیکھا تھا۔

اگر پائے سگ مے بوسم اے ناصح مزن طعنہ     کہ من چنداں بکوئے آشنائے دیدہ ام اورا

☆ صلوٰۃ و سلام بحضور سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

○ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً بارگاہ رحمۃ للعالمین میں مواجہ شریف کے سامنے غلامانہ انداز محبت میں نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر اور تعظیماً کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کیا جاتا ہے۔ تمام امت کا اس پر اجماع ہے۔ بعدہ شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ و رسولہ عنہما (صفحہ ۳۹۱ ملاحظہ ہو) کی خدمت اقدس میں سلام عرض کرنا امت مسلمہ کا طریق ہے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ سلسلہ تاقیامت جاری و ساری رہے گا۔ بیٹھ کر سلام عرض کرنا توقیر و تعظیم کے خلاف ہے۔

"تِلْكَ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

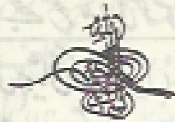
الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ



---

[ا] سلطان المشائخ السید محمد نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی۔ قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکر رحمہما اللہ رحمۃً واسعۃً کے محبوب خلیفہ تھے۔ (وصال ۷۲۵ھ) دہلی میں آپ کے زمانہ میں سات بادشاہ گزرے جو سوائے ایک کے سب عقیدت مند تھے۔ آپ کے لاکھوں مرید صادق اور سینکڑوں خلفاء تھے جو ولایت میں اکمل تھے۔ آپ کے ملفوظات مبارکہ پر دو مجموعے فوائد الفواد، امیر حسن سنجری اور افضل الفوائد امیر خسرو علیہما الرحمۃ جو آپ کے چہیتے مرید اور خلیفہ تھے جن کے متعلق آپ کا مشہور مقولہ ہے کہ روز قیامت مجھ سے رب تعالیٰ پوچھے گا کہ محبوب! کیا لائے تو میں امیر خسرو کو پیش کر دوں گا۔ چشتیہ نظامیہ سلسلہ آپ کی طرف منسوب ہے۔ دہلی شریف میں آپ کا مزار مقدس مرجع عوام و خواص ہے۔ "دلائل الخیرات" کا آپ روزانہ ختم فرمایا کرتے جس سے مرتبہ محبوبی پایا۔ اور اپنے خلفاء اور مریدین کو دلائل الخیرات کی اجازتیں عطا فرمایا کرتے۔ اولیاء چشت نے درود شریف سے اہل بہشت کا لقب بارگاہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پایا۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہ

باب ۱



# تقبیلِ اسمِ محمد

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

☆ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ (متوفی ۵۴۴ھ) نے "الشفا بتعریف حقوقِ المصطفٰے" میں فرمایا۔

○ جہاں اسمِ محمد علیہ الف صلوٰۃ و الف الف سلام چارٹ، کتبہ، طغریٰ، دیوار یا کاغذ پر لکھا ہو وہاں ملائکہ کرام چاروں طرف اردگرد حلقہ باندھ کر درود شریف پڑھتے ہیں جب تک نامِ اقدس کی لکھائی کا نشان قائم ہے۔ چومتے ہیں اور اسمِ پاک کے اردگرد طواف کرتے رہتے ہیں اور اظہارِ مسرت کرتے ہیں۔

**نامِ اقدس پر بوسہ :۔** آذان یا محفلِ ذکر میں نامِ اقدس سن کر جھومنا۔ اظہارِ مسرت سے چومنا۔ بوسہ لینا یہ توقیر و تعظیم میں شامل ہے اور محبت کی دلیل، ایمان کی علامت ہے۔ بوسہ تین قسم ہے ۔

۱۔ بوسۂ شفقت ۲۔ بوسۂ اظہارِ محبت ۳۔ بوسۂ عظمت

عرفِ عام میں پیشانی اور سر کو چومنا بوسۂ شفقت اور محبت ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کو چومنا بوسۂ عظمت ہے۔ بوسہ اظہارِ عقیدت کا ایک انداز ہوتا ہے۔

☆ بوسۂ شفقت :۔ کُنْ فَکَانَ مُقْطَعْ مُرسلاں ﷺ جب سفر سے مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے اپنی پیاری بیٹی خاتونِ جنت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تو سیدہ ادباً کھڑے ہو کر تعظیم بجا لائیں اور استقبال کرتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیاری بیٹی کی پیشانی کو چومتے۔

○ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حبشہ سے مدینہ منورہ فتح بدر کے بعد پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کا اکرام کھڑے ہو کر کیا اور انتہائی خوشی اور مسرت کا



اظہار کرتے ہوئے فرمایا اللہ اعلم! مجھے فتح بدر کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُن کی پیشانی کو آنکھوں کے درمیان بار بار چوما۔

☆ بوسۂ محبت: سیدالمحبوبین حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اپنے نواسوں کو کبھی کندھوں پر بٹھاتے اور کبھی گود لیتے اور کبھی اُن کو کھلاتے اور اُچھالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے نواسوں کے رخسار کو چومتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ حسنین کریمین کو سونگھتے اور فرماتے مجھے ان سے جنّت کی خوشبو آتی ہے۔ حق ہے حسنین کریمین باغ مصطفوی کے دو جنّتی خوشبودار پھول ہیں۔ ان کلیوں اور پھولوں کی نکہت اور خوشبو سے سارا باغ قدرت مہک رہا ہے اور اس مہک سے مومنین کے دماغ معطر ہیں ؎

اے گُل ہمارے گُل سے ہے گُل کو سوالِ گُل
جنّت ہے اُن کے جلوہ سے جویائے رنگ و بو
غنچے ہے بلبلوں کا یمین و شمالِ گُل
حسنین اِدھر نثار، غنی و علی اُدھر
کیجیے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گُل
اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں

هُمَا رَيْحَانَتَايَ فِي الْجَنَّةِ حسنین کریمین میرے جنّت کے دو پھول ہیں" الحدیث او کما قال

وہ حسن حسین ابن علی جن کی یاد سے کھلتی ہے دل کی کلی،
جب چومتے ہوں گے اُن کو پیارے نبی اس پیار کا عالم کیا ہوگا

○ بروایت سیدنا انس بن مالک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ
وَمَنْ اَحَبَّنِيْ فَقَدْ اَحَبَّ اللهَ ط

جس نے ان سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سبحانہٗ سے محبت کی۔

○ دُعاءِ حبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" اے اللہ! جو ان سے محبت کرے تو اُن سے محبت فرما۔

سرتابقدم تن سلطانِ زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
دندان ولب و زلف و رُخ شہ کے فدائی
ہیں دُرِّ عدن، لعل یمن، مُشک ختن پھول
دل اپنا بھی شیدائی ہے اُس ناخنِ پا کا
اتنا بھی مہِ نو پہ، نہ اے چرخِ کہن پھول

کیا بات رضا اس چمنستانِ رسالت کی ہے
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

☆ بوسۂ عظمت : سیدُ المعظمین، نبیِ اطہر و اکرم "ﷺ" کے اسم گرامی کو سُن کر انگوٹھوں کو چُوم کر آنکھوں پر لگانا اور درُود شریف بھیجنا۔ محبت والوں کا ندرانہ اور تعظیم و ادب کا ایک انداز ہے۔ ابتداء میں سیدنا ابُو البشر آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام اور صحابہ میں سیدنا ابُوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ و رسُولُہٗ عنہما کی سُنّت ہے۔

☆ سیدنا ابُو خثیمہ انصاری رضی اللہ و رسُولُہٗ عنہٗ حاضر بارگاہِ رسالت ہُوئے تو عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ آپ کی جبین مبارک کو چُوم رہا ہُوں تو مرکزِ محبت ﷺ نے تبسّم فرماتے ہُوئے فرمایا آؤ آکر اپنے خواب کی تعبیر پوری کر لو تو وُہ فرطِ شوق اور جذبۂ محبت سے بیخود ہو گئے اور والہانہ انداز میں سیدُ الکائنات، محبوب بردار، احمد مختار "ﷺ" کی پیشانی کو چُوم لیا۔ دیکھنے والوں نے یہ عجیب منظر دیکھا اور لکھنے والوں نے محبت و ادب سے لکھا اور ماننے والوں نے سرِ تسلیم خم کر کے مانا۔

☆ جب وفد امراُ القیس المدینۃ المنورہ حاضر ہُوا تو وُہ جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اُتر کر رسُولِ کریم "ﷺ" کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور کبھی پاؤں مُبارک کو چُومتے تھے۔ یہ خُوشی اور مُسرّت کے جذبات کا اظہار اور عظمت کے بوسے تھے۔

☆ حافظُ الحدیث ابُوذرعہ رضی اللہ و رسُولُہٗ عنہٗ فرماتے ہیں صحابہ کبار جب المدینۃُ المنوّرہ کو واپس آتے تو وُہ جلد از جلد اپنی سواریوں سے اُتر کر رسُولُ اللہ "ﷺ" کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور چُومتے تھے اور اپنے ہاتھ چہروں پر پھیرتے۔ "سُنن ابُوداؤد"

☆ ہر وُہ چیز جو آپ "ﷺ" کی ذاتِ اقدس سے مَس ہو گئی۔ آنکھوں سے لگانا اور اسے محبت کرنا۔ طغریٰ شریف کو گھر میں آویزاں کرنا اور ہاتھوں کو مَس کر کے چہرہ پر ملنا، چُومنا اور درُود شریف پڑھنا آدابِ عزت و عظمت کے زُمرہ میں آتا ہے۔

☆ حضرت آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام سے لغزش ہُوئی تو آپ نے تین سَو سال تک بوجہ حیا آسمان کی طرف سر نہ اُٹھایا اور آپ کے آنسُو تمام رُوئے زمین والوں کے آنسُوؤں سے زیادہ ہیں۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیرُ البکاء تھے۔ رب کریم نے رحم فرمایا۔

قرآن پاک : پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۳۷

ے مقبول شہادہ جن کی شہادت دو کے برابر کر دی گئی۔ ۱۲ منہ عفر لہٗ الذنب ط



| | |
|---|---|
| فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ | پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اُس کی توبہ قبول کی بے شک وہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ |
| پ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۲۳ | |
| قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ | دونوں نے عرض کیا اے رب ہمارے ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر بخشش نہ فرمائے گا تو اور نہ رحم فرمائے گا ہم پر تو یقیناً ہم ضرور نقصان والوں سے ہوں گے |

○ پہلی آیت کریمہ میں دو القاء کی طرف اشارہ ہے۔ ایک القاء مندرجہ بالا وحی جلی دوسرا القاء مندرجہ ذیل وحی خفی ہے تو آپ نے اِن الفاظ سے دُعا مانگی۔

| | |
|---|---|
| اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِىْ خَطِيْئَتِىْ بِاسْمِ مُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" | اے اللہ میں تجھ سے اپنی لغزش کی مغفرت طلب کرتا ہوں تیرے محبوب کے اسمِ پاک "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ۔ |
| "صحیح المستدرک ج۲ از حاکم ابو عبداللہ محمد نیشاپوری علیہ الرحمۃ" | |

تو بارگاہ مجیبُ الدَّعوات سے حکم ہُوا تم نے محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کو کس طرح پہچانا۔ ابھی تو آپ کا جوہر رُوحانی، صدفِ جسمانی میں بھی نہیں آیا۔ عرض کیا اے ربِ کریم جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میرے جسم میں رُوحِ عُلوی کو پھونکا تو میں نے ساقِ عرش پر لکھا دیکھا
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم
تو میں نے جان لیا یہ تیرا ایک بندہ ہے۔ جو ساری کائنات میں محبوب اور مقرب ترین ہے۔ حکم ہُوا تو میری بارگاہِ کریمی میں وسیلہ میرے محبوب رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کا لایا لہٰذا میں نے تیری لغزش مُعاف کی اور فرمایا اے ابُو البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام لولا ما خلقتک اگر آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ کرتا۔ "معجم صغیر الطبرانی صفحہ ۲۰۷"۔

☆ شیخُ الاسلام تاجُ الدین سُبکی علیہ الرحمۃ نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں فرمایا۔

○ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے مولائے کریم مجھے اپنے پیارے محبوب

عہ کلمۂ طیبہ کے دو جُز ہیں۔ ۱۔ کلمۂ توحید۔ اس کے برکات تسمیہ سے ملتے ہیں۔ ۲۔ کلمۂ رسالت۔ اس کے انوار تب ملیں جب کہ درُود شریف بھی ساتھ پڑھا جائے کہ کلمۂ طیبہ کی دستار تسمیہ اور لباس درُود شریف ہے۔ یہ تسمیہ قرآنِ پاک ہر سُورت کے سر کا تاج ہے۔ اور سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام ہمیشہ درُود شریف سے رطبُ اللسان رہے۔



کی زیارت سے مستفیض فرما تو ربِ کریم نے جو اُن کی پیشانی میں نُورِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جلوہ گر تھا ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخن میں منتقل فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام نے چوم کر اپنی آنکھوں پر لگایا اور کہا قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

حکمت نور ۔ سیدنا آدم علیہ السلام کا لباس لطیف جنت میں یہی تھا۔ جب دُنیا میں تشریف لائے تو یہ لباس اُتار دیا گیا اور نشانی کے طور پر انگلیوں پر باقی رکھا تاکہ لباس کی یاد رہے اس جنتی لباس میں نورِ محمدی ﷺ کو منتقل فرمایا تو آپ نے درود شریف پڑھ کر محبت سے بوسہ دیا ہم نبی پاک ﷺ کے نام اقدس کو جنتی غلاف میں چومتے ہیں۔ جیسے کعبۃ اللہ میں زائر، جنتی حجرِ اسود کو چومتے ہیں اور باقی تمام کعبۃ اللہ کو نہیں چوما جاتا۔ حجرِ اسود کعبۃ اللہ میں نصب ہے اور ناخن جنتی لباس کی یادگار ہر مومن کے پاس ہے۔ حجرِ اسود جنتی۔ ناخن لباس جنتی اور بحمدہٖ تعالیٰ یہ مومن بھی جنتی ہے۔ "روح البیان"

☆ مسند الفردوس کی حدیث پاک بروایت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

○ آپ نے آذان میں نام اقدس سُن کر انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر پھیرا تو رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ حَبِیْبِیْ فَقَدْ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ط | جو ایسا کرے جیسا میرے "حبیب" پیارے نے کیا تو اُس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔ |

○ جامع الرموز و کنز العباد میں ہے۔

| | |
|---|---|
| فَاِنَّہٗ "ﷺ" یَکُوْنُ لَہٗ قَائِدًا فِی الْجَنَّۃِ ط | جو ایسا کرے رسول اللہ "ﷺ" اس کو جنت میں ساتھ لے جائیں گے۔ |

☆ علامہ قہستانی شرح الکبیر میں بحوالہ کنز العباد از ابن علیہ رفع اللہ درجتہٗ فرمایا۔

| | |
|---|---|
| ○ حضرت رسولِ پاک بمسجد درآمد و ابوبکر رضی اللہ عنہ ظفر ابہامین چشم خود را مسح کرد و گفت قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ و چوں بلال رضی اللہ عنہ از آذان | رسول پاک "ﷺ" مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے کے ناخن چوم کر آنکھوں پر لگایا اور پڑھا قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور جب |

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَ اٰلِکَ وَسَلَّمَ ط

فراغ رُوئے نمود حضرت رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" فرمود کہ ابابکر رضی اللہ عنہ ہر کہ بگوید آنچہ تو گفتی او از رُوئے شوق بقاءِ من و بکند آنچہ تو کردی خدائے ذوالجلال درگذر گناہاں دے آنچہ باشد نو، کہنہ، خطا، عمد، نہاں، آشکارا و مُضرات بریں وجہ نقل کردہ۔

بلال رضی اللہ عنہ نے آذان سے فراغت پائی آپ نے اُن کی طرف مُنہ کر کے فرمایا جو کچھ ابُوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور پڑھا ہے درُود شریف میری لقاء کے شوق میں جو کوئی ایسا کرے ربِّ ذوالجلال اُس کے تمام گناہ نئے پرانے، عمداً، بھُولے، ظاہر پوشیدہ سب مُعاف فرمائے گا۔

"شرح الکبیر بحوالہ کنزالعباد"

☆ ایک روایت میں ہے۔

مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَیْ اِبْھَامَیْہِ مَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ اَبَدًا ط

جس نے میرا اسمِ پاک آذان میں سُنا اور انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم کر اپنی آنکھوں سے مَس کیا۔ اور درُود شریف پڑھا۔ وُہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔

☆ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین عمر سہروردی، بانی سلسلۂ عالیہ سہروردیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے "عوارف المعارف شریف" میں مسئلۂ تقبیل الابہامین[1] کی تصدیق فرمائی ہے۔

☆ ایک روایت حدیث الحبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" میں ہے۔

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ ط

تم پر لازم ہے کہ میری اور میرے خُلفاءِ راشدین مہدیین کی سُنّت اور تُم پر لازم ہے اُسے مضبوطی سے پکڑو۔

○ ایسا عمل انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم کر آنکھوں پر لگانے سے آنکھوں میں نُور، قلب میں سُرور پیدا کرتا ہے۔ درُود شریف کا اثر جسم اور رُوح دونوں پر ہوتا ہے۔ جسم محفوظ ہوتا ہے اور رُوح مسرور، اور اس مُبارک عمل کا نُور چہرہ پر ظاہر ہوتا ہے۔

☆ اِعانۃُ الطّالبین "فقہ شافعی" میں فرمایا۔ "میرالعینین فی حکم تقبیل الابہامین"

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جو شخص مؤذن کے الفاظ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" سُنے اور انگوٹھے چُوم

[1] تقبیل الابہامین اولیاء نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ کا مُتفقہ علیہ مسئلۂ استحباب ہے۔ لااختلاف فیہ ط از محمد حیات اللہ

| | |
|---|---|
| مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْھَامَیْہِ وَ یَجْعَلُھُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ ط | کر آنکھوں پر لگائے اور پڑھے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یارسول اللہ محمد بن عبد اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " تو نہ وہ اندھا ہوگا اور نہ ہی کوئی بیماری آنکھوں کو لگے گی۔ |

**احادیثِ پاک : بروائت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط**

☆ سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے تو پڑھتے۔ (یہ دعا انگلیوں کو آنکھوں سے اٹھاتے ہوئے پڑھے۔ مؤلف)

| | |
|---|---|
| رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا "صلی اللہ علیہ وسلم" ط | میں راضی ہوں کہ اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین اور قرآن میرا امام اور سیدنا محمد " صلی اللہ علیہ وسلم " میرے نبی ہیں۔ |

☆ ایک اور روائت میں ہے۔ " نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "

| | |
|---|---|
| ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا "صلی اللہ علیہ وسلم" ط | ایمان کا ذائقہ اس نے چکھا۔ جو اللہ کے رب ہونے پر۔ اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا۔ |

اور جو شخص آذان سن کر یہ دعا پڑھے تو اس کی زندگی کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ ایک روائت میں ہے۔ سیدنا ابوالعباس خضر نبی اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں یوں کہے

مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْکِرَامِ ط

☆ بروائت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کہ یوں کہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ط (وَالرُّوْحِ وَالْجَسَدِ کے الفاظ بھی کہے۔ مؤلف)

☆ ایک روائت میں یوں کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ قَلْبِیْ وَیَا نُوْرَ بَصَرِیْ وَیَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ط

ـــ منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین کا مطالعہ کریں۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ یُوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ احْفِظْنِیْ حَدَقَتِیْ وَنَوِّرْھُمَا بِبَرَکَۃِ حَدَقَتِیْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

○ تقبیلُ الابہامین محبوب مستحسن اور سنّتِ مستحبہ ہے۔

☆ اِس عمل میں مومن کے لیئے اللہ تعالیٰ کا ذِکر ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھی۔ اللہ عزّوجلّ کی اطاعت اور اُس کی ذات سے دُعا بھی۔ ذکر رُوحِ عبادت ہے اور دُعا مغزِ عبادت اور درود شریف مومن کا ایمان اور ایمان کی جان اور جان کی رُوح ہے مومن اِس عمل مبارک سے محبوب بن جاتا ہے۔ "نہج السلامۃ امام احمد رضا"

☆ "حِلیہ" میں حافظ ابُونعیم علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک مسلع نامی یہودی نے تورات پاک میں اسم پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم دیکھا اور تعریف پڑھی تو عقیدت و محبت سے چوم لیا جب وُہ فوت ہُوا تو ربِ کریم نے مُوسیٰ علیہ السلام کو وحی کی اُس کی جا کر تجہیز و تکفین کر کے جنازہ خود پڑھائیں عرض کیا اے الٰہ العٰلمین! وُہ تو ایسا ایسا تھا یعنی فاسق فاجر تھا فرمایا اے میرے پیارے مُوسیٰ علیہ السلام اُس نے تورات شریف میں میرے محبوب کا نام پاک دیکھا تو محبت و ادب سے چوما اور آنکھوں سے لگا کر دُرود شریف پڑھا اُس کی یہ ادا مجھے پسند آگئی تو مَیں نے اُس کے سارے گُناہ مُعاف کر دیئے اور ایمان کی دولت عطا کر دی اب جنّتِ عدن اُس کا مقام ہے۔ تو مُوسیٰ علیہ السلام نے ربِ رحیم کے حکم پر ایسا ہی کیا۔

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِسم پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام نے چُوما اور آنکھوں سے لگایا اور دُرود شریف کو اپنا وسیلہ بنایا اور اُمّت نے اس نام مُبارک سے اپنے قلوب کو تسکین دی اور بیماریوں سے شفا چاہی اور ملی۔ اور یہ بوسہ عظمت جنّتی ہونے کی علامت ہے۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ"

★ تقبیلُ الابہامین کے اس مُبارک عمل کا انکار کرتے ہُوئے بعض محرومین خذلھم اللہ نے اپنی کتاب نامسعود میں رمد "منتر" لکھا ہے۔ اعاذنا اللہ عن ذٰلک الھفوات والخرافات ط اعلیٰ حضرت اُس کا تعاقب کرتے ہُوئے منتہیہ سے پوچھتے ہیں کہ کوئی اپنی آنکھوں کا علاج جالینوس کا سیاف اور ابن سینا کی سلائی سے کرتا ہے۔ اور ایک مسلمان

لے الدعاء مخ العبادۃ ط — لے عقلی استدلال سراپا اختلال اور علمی اغفال کا مظاہرہ۔



اسم الٰہی "نور" اور صلوٰۃ نور" درود شریف" سے کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں ؟

○ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ط تو وہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔ سورۃ البقرۃ ۲۵۸ پھر اُس کا جواب بھی خود ہی دیتے ہیں کہ کہاں جالینوس اور ابن سینا ؟ کہاں کلامُ اللہ کا نورُ الہُدیٰ اور اسماء الٰہی کے توسّل سے شفا؛ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ط سورۃ الانعام فرما دو کیا اندھا اور بینا برابر ہیں ؟

★ منہیہ بمصداق آیتِ مبارکہ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ط وَسَاءَتْ مَصِيرًا[۱] کی طبعی مطابقت اور غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ[۲] کی بناء پر واصل جہنّم ہو گیا اور جہنّم بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ أَقُولُ الْحَقُّ بِالْقَبُولِ وَلَوْ كَرِهَ الْجُهُولُ ط

☆ امام اجل ابوزکریا نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| قَدِ اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَىٰ جَوَازِ الْعَمَلِ بِالْحَدِيثِ الضَّعِيفِ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ ط | تحقیق علماء کا اس بات پر اتفاق ہے فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔ |

☆ مشہور محدث فقیہ صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| مَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ ط رواہ البیہقی ط فکفیٰ بابن مسعود حجۃ و اماماً رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جس کو مسلمان پسند کریں وہ اللہ سبحانہٗ کو بھی پسند ہے |

☆ علامہ احمد ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ "جوہر منظم فی زیارات قبر النبی المکرم" میں فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| تَعْظِيمُ النَّبِيِّ ﷺ بِجَمِيعِ الْأَنْوَاعِ التَّعْظِيمِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا مُشَارَكَةُ اللّٰهِ تَعَالَىٰ فِي الْأُلُوهِيَّةِ أَمْرٌ مُسْتَحْسَنٌ عِنْدَ مَنْ نَوَّرَ اللّٰهُ أَبْصَارَهُمْ ط | تعظیم نبی ﷺ بجمیع انواع تعظیم وہ جس میں مشارکت فی الالوہیۃ نہ ہو، امر مستحسن ہے اس شخص کے نزدیک جس کی آنکھوں کو اللہ سبحانہٗ نے نور بخشا۔ |

سے سورۃ الفاتحہ اسم جلالیہ قہریہ اور درود شریف شفا ہے۔

[۱] پ سورۃ النساء آیت کریمہ ۱۱۵ ہم اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُس کو دوزخ میں داخل کریں گے کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ [۲] جو مسلمانوں کی راہ سے جُدا چلے۔

[۳] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتکریم ہی حضور شرع اور مطلوب دین ہے اسکے بغیر ایمان ایمان نہیں ، اسلام اسلام نہیں سے رضاک اعظمہ التماری فی رتبتہم والحکم بما شئت مدحافیہ واحتکم

☆ فقیر غفرلہٗ المولی القدیر کہتا ہے۔

○ تحصیلُ الالباب میں کے مسئلہ میں صرف انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا ہی کافی نہیں بلکہ زبان سے دُرود شریف پڑھے یہ ایک مُبارک عمل ہے جو اس پر مداومت کرے گا وہ اندھا۔ چُندھا اور ہر قسم کے آشوبِ چشم سے محفوظ ہو گا۔ یہاں درُود شریف وہی کام کرتا ہے جو قمیص سیدنا یوسف علیہ السلام نے دیدۂ سیدنا یعقوب علیہ السلام کے لیئے کیا تھا۔ وہاں محبوب "یُوسف کریم" تھے اور یہاں محبوبِ کریم مُصطفےٰ" صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِم" وہاں نورِ آنکھوں میں آیا یہاں نُورِ قلب و نظر میں۔ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَعُیُوْنَنَا بِحُرْمَۃِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ط قمیص کا نُور محبوبِ "مصطفےٰ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نُور کا جلوہ تھا۔ "مرتب تحفۃ الصلوٰۃ"

☆ علامہ الشیخ علی الصعیدی قدس سرہٗ کا عمل مُبارک ا۔

○ شیخ القرآن نورُالدین خراسانی فرماتے ہیں کہ میں آذان کے وقت آپ سے ملا تو اُنہوں نے کلمۂ شہادت میں اسمِ پاک محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سنا تو دونوں انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں [عل] سے لگائے تو میں نے دریافت کیا تو فرمایا میں یہ عمل مُبارک کیا کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا تو میری دونوں آنکھیں خراب ہو گئیں۔ تو میں ایک دِن خواب میں رسُولُ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے جمالِ جہاں آرا سے مُشرّف ہُوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا آذان میں میرے اسمِ مُبارک پر اُنگلیوں کو چُوم کر آنکھوں سے لگانا اور درُود شریف پڑھنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جب بیدار ہُوا تو میں نے وُہی عمل محبّت کیا تو فی الفور میری آنکھیں تندرُست ہو گئیں [عل]۔

قَدْ تُنْکِرُ الْعَیْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ     وَیُنْکِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ

اِذَا مَا مُقْلَتِیْ رَمَدَتْ فَکُحْلِیْ
تُرَابٌ مِنْ نِعَالِ اَبِیْ تُرَابِ

---

عل عرب شریف میں مصری یمنی اور بخاری جب آپس میں ملتے ہیں تو مصافحہ کے بعد آپس میں گردنوں اور رخساروں پر بوسوں کا تبادلہ کرتے دیکھا گیا ہے۔ یہ اظہارِ محبّت کا ایک طریق ہے۔

عل تحقیق بیمار آنکھ کو سُورج کی روشنی اچھی نہیں لگتی اور بیمار آدمی کو پانی کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے۔ میرے مُقلہ، آنکھ کے ڈھیلے میں رمد آشوبِ چشم ہُوا تو اُس کا سُرمہ ابوتراب کے نعلین کی خاک ہے۔

**حجرِ اسود :-** ؎ حجرِ اسود کو کعبۃ اللہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مُبارک سے نصب فرمایا تھا طواف کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔ یہ ایک جنتی پتھر ہے جو کہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام جنت سے لائے اور اُس کے نور سے حرم پاک روشن رہتا۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے کثیر فضائل احادیثِ پاک کی کتب میں موجود ہیں۔ اگر کثرتِ اژدحام کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو استلام[عـ۱] کافی ہے۔ استلام ہو یا بوسہ ہر دو صورتوں میں جب مومن کے ہونٹ اُس سے مَس ہوتے ہیں۔ تو وہ اس کی زندگی کے تمام گناہ چوس لیتا ہے اور ایسا پاک صاف کر دیتا ہے جیسا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ صحابہ کرام کی کثیر جماعت نے رسول اللہ "ﷺ" کو حجرِ اسود کا بوسہ لیتے دیکھا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرماتے سُنا کہ، حجرِ اسود، دودھ کی طرح سفید تھا۔ ابنِ آدم کے گناہوں نے اسے کالا کر دیا اسی وجہ سے حجرِ ابیض حجرِ اسود کے نام سے موسوم ہو گیا۔ بوسہ کے وقت یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆ قاضی ثناء اللہ نقشبندی مجددی "پانی پتی" علیہ الرحمۃ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں۔

○ جب سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو لے کر کعبۃ اللہ میں آئیں تو تمام بتوں نے تعظیماً سر جھکا دیئے۔ اور کعبۂ مشرفہ بھی تعظیم کے لیئے جھک جاتا تھا۔[عـ۲]

جَآءَتْ بِهٖ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ لِتُقَبِّلَهٗ فَخَرَجَ مِنْ مَّكَانِهٖ حَتّٰى اِلْتَصَقَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ ﷺ ط

اور جب وہ سیدِ عالم ﷺ کو گود میں اٹھا کر حجرِ اسود کے پاس آئیں تو حجرِ اسود نے آگے بڑھ کر اکرام کیا اور آپ کے چہرۂ انور کو چوم لیا۔

؎ حجرِ اسود کی بے حرمتی کرنے والے قرامطہ مارتند ابرہہ اشرم نہایت بُری موت مرے۔ تاریخ مکۂ معظمہ ط

---

عـ۱ ہاتھ یا لاٹھی سے حجرِ اسود، کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ یا لاٹھی کو چومنا استلام ہے۔

عـ۲ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت پر کعبۃ اللہ کا آپ ﷺ کے گھر کی سمت تعظیماً جھکنا اور سجدہ کرنا بطورِ معجزہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ مولودِ کعبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ولادتِ پاک پر رکنِ یمانی سے کعبۃ اللہ کا پھٹنا اور سیدہ والدہ ماجدہ کا داخل ہونا ثابت ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

روزِ اوّل ارواح سے جو میثاق " اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى " (سورۃ الاعراف ۱۷۲) کا لیا گیا تھا۔ وُہ عہدنامہ بطورِ امانت اُس میں رکھ دیا گیا اور اس حجرِ اسود کے انوار قلبِ مومن میں رکھے گئے تبھی مومن اُن انوار سے کھچا چلا آتا ہے اور پروانہ وار قربان ہوتا اور چومتا ہے۔

☆ محدثِ جلیل ابُوعبداللہ حاکم علیہ الرحمۃ کی ایک روایت ہے۔ "مستدرک"

○ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہٗ نے طواف کرتے وقت حجرِ اسود کو مخاطب ہو کر فرمایا اے حجرِ اسود میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ نہ تو نفع دے سکتا ہے اور نہ (بالذات) نقصان اگر تجھے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز نہ چومتا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ نے طواف کی حالت میں سُنا تو فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ حجرِ اسود نافع بھی اور ضار بھی (باعطاءِ الٰہی)۔ قیامت کے روز اللہ تبارک تعالیٰ اس کو دو آنکھیں اور زُبان عطا فرمائے گا اور وہ مومنین جنہوں نے اس کو ایمان اور اخلاص کے ساتھ چوما۔ یہ اُن کو شہادت اور شفاعت سے نوازے گا۔

☆ اعدلُ الاصحاب مزینُ المنبر والمحراب سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا۔

| لَا اَبْقَانِی اللّٰہُ بِاَرْضٍ لَسْتَ فِیْھَا یَا اَبَا الْحَسَنِ ؎ | اللہ تعالیٰ مجھے اس سرزمین میں نہ رکھے جہاں آپ اے ابُوالحسن نہ ہوں۔ |
|---|---|

○ حجرِ اسود جو شعائر اللہ سے ہے اس کی تعظیم اللہ سُبحانہٗ کی تعظیم ہے۔ حرم کعبۃ اللہ المشرفہ میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اس کے شرف کو بڑھا دیا اور اس کی فضیلت کو ظاہر کر دیا اور اُمتِ مغفورہ کو اپنے عمل سے بتا دیا یہ ایک محض پتھر نہیں بلکہ یہ جنتی یاقوت ہے جو اس ظاہری لبادہ میں آیا اور اُمت کو دعوتِ بوسہ دی۔ یہ حرم کعبہ مشرفہ کا وہ پتھر ہے جس کو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوما اور وُہ مدینہ منورہ حرم نبوی کے پتھر ہیں۔ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو چوما اور قدم بوسی سے شرف پایا اور سلامی دی۔ ؎

کہاں ایسے نصیب اللہ اکبر حجرِ اسود کے — یہاں کے پتھروں نے پاؤں چومے ہیں محمد کے " صلی اللہ علیہ وسلم "

★ یاد رہے! پُوجنا اور ہوتا ہے اور چومنا اور فرق بین ہے۔ پُوجنا عبادت ہے اور چومنا تعظیم اور غیر اللہ کی عبادت مطلقاً حرام ہے اور کفر ہے۔ اور ہم حجرِ اسود اور نامِ اقدس کو چومتے

؎ ان اللہ تعالیٰ جعل الحق علی لسان عمر و قلبہ۔ الحدیث المبارک۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وسیما بہ ظلا ۔ ۱۲ منہ غفر لہٗ

ہیں پُوجتے نہیں۔ ہم تبرکات کی زیارت کرتے ہیں عبادت نہیں۔ زیارت اور چُومنا سُنّتِ صحابہ ہے۔ اور صحابہ کی سُنّت سُنّتِ مُستعملہ ہے۔

★ کعبۃُ اللہ المشرّفہ کے صحنِ حرم میں جتنا ہجوم حجرِ اسود کے پاس ہوتا ہے اتنا کہیں نہیں ہوتا یہ حجرِ اسود کی عظمتِ شان کی دلیل ہے۔ مقامِ ابراہیم بھی ایک جنّتی مقام ہے۔ جہاں ہجوم ربِّ کریم کو سجدے کرتا ہے۔ یہ نقشِ قدمِ خلیل کا فیض ہے کہ اس مقام پر مُومنین کی پیشانیوں میں سجدے مچلتے ہیں اور وہ سجدہ کے لیئے تڑپتے ہیں اور نوافل ادا کرتے رہتے ہیں۔

کبھی تو اے حقیقتِ مُنتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز سے

★ عبادت کرنا اور چیز ہے زیارت کرنا اور چیز۔ زیارت عبادت نہیں ہوتی۔ عبادت معبودِ حقیقی کی غایت تعظیم ہے (انتہائی تذلل کے ساتھ) اور اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں وہ ہی مستجمع جمیع صفاتِ کمالیۃ ازلیہ ابدیہ ہے بظاہر حجرِ اسود ایک پتھر ہے لیکن حقیقت میں وہ جنّتی یاقوت ہے جو اس لباس میں آیا۔ بعینہٖ فضیلت مآب سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی بشری لباس میں جلوہ افروز ہوئے لیکن حقیقت میں اللہ کا نور ہیں۔[۱]

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَا كَالْبَشَرِ یَاقُوْتٌ حَجَرٌ لَا كَالْحَجَرِ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ امام شعرانی نے الشیخ ابوالمواہب شاذلی اعلیٰ اللہ درجتہٗ کے متعلق فرمایا۔

○ آپنے ایک مرتبہ مجلسِ وعظ میں نہایت اعلیٰ اور مُوثر انداز میں یہ شعر پڑھا اور ساری محفل نے پرجوش انداز میں داد دی اور تائید کی اور سامعین مسرور ہو کر نعرۂ تکبیر و تحسین بلند کرتے رہے تو فرماتے ہیں خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپنے فرمایا اے شاذلی! اللہ تعالیٰ نے تجھے اور جتنے آدمی اس قول کی تائید میں تیرے ہم زبان تھے سب کو بخش دیا۔ آپ ساری زندگی مرتے دم تک اپنی ہر مجلس میں یہی مُوقف دُہرایا کرتے تھے۔ اور اپنی سعادت پر سجدۂ شکر بجا لاتے۔[۲]

"برکاتُ البردۃ شرح القصیدۃ البردۃ"

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ مَنْ زَانَتْ بِهِ الْعُصُرُ

---

[۱] فضیلت مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بشر ہیں لیکن بشروں کی مثل نہیں یاقوت پتھر ہے لیکن پتھروں کی مانند نہیں۔

[۲] اے میرے رب! ہمیشہ در ہمیشہ صلوٰۃ و سلام ہو نازل تیرے حبیب پاک پر جن کی بدولت زمانے سنور گئے۔

☆ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسے دیئے پاؤں کو چُوما اور ایک انصاری صحابی نے کمال اَدب اور محبّت سے پیشانی مُبارک کو اجازت لے کر بوسہ دیا۔ سابق الفارس سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام قبا میں مُہرِ نبوّت کو چُوما تو ایمان پایا۔

☆ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" ہاتھ اُنہی کے چُومے جاتے ہیں جنہوں نے کسی کے چُومے ہوں۔ آج بھی اَجلّہ اَولیاءِ کاملین کے مزارات بوسہ گاہِ خلائق اور صحابہ کرام اور اہلِ بیت نبوّت کے روضے زیارت گاہِ ملائک ہیں۔ اور اُمّتِ مُسلمہ کے لیئے فیوض و برکات اور اَنوار کے منابع اور مراکز ہیں اور مومن اُن کی خاکِ در کو بوسے دیتے ہیں۔ اور فیض پاتے ہیں ؎

کیمیا پیدا کُن از مُشتِ گلے بوسہ زن بر آستانے کاملے

**حکمت کے موتی:۔** حجرِ اسود کو کعبۃ اللہ کی آنکھ کی پتلی سے تشبیہ ہے اور، حجرِ اسود یمین اللہ ہے یعنی قُدرتِ کاملہ کا دایاں ہاتھ، وَالْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰہِ زائر دستِ قدرت سے مُصافحہ بھی کرتا ہے اور چُومتا بھی ہے اور حطیم میں میزاب زر کے عین نیچے سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السّلام کی تُربت مُبارک ہے اور یہ حطیم قادرِ مُطلق کی گود ہے جس میں لاکھوں بندے اِس طرح سما جاتے ہیں جیسے بچّہ ماں کے پیٹ میں اور مقامِ ملتزم سے لپٹنا، مُعانقہ کے قائم مقام ہے۔ کعبۃ اللہ المُشرّفہ میں استلام۔ مُصافحہ۔ مُعانقہ اور دست بوسی سے مومن کے ہر جذبۂ محبّت کو درُود شریف سے سکون ملا اور سجدوں سے تسکین ؎

ہر تمنّا دِل سے رُخصت ہو گئی اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

ع اے ربِّ کریم یہ سب کچھ تیرے فضل سے نصیب ہُوا۔ مکان تو دیکھ لیا اب مکین کا انتظار ہے۔ مولا کریم تیری بارگاہِ رحمت میں کوئی استحقاق نہیں ہیں پہلے بھی جو تھا تیرا فضل تھا اور جو ہو گا وُہ بھی تیرا فضل اے ذُوالفضل العظیم تیرے فضل کی اُمّید ہے کہ اپنی محبّت اور معرفت سے ایک رشحہ عطا ہو سے از محمد عنایت اللہ

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہو گا ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہو گا
جو کچھ ہُوا، ہُوا کرم سے تیرے جو کچھ ہو گا، تیرے کرم سے ہو گا



روضۃ الثالثہ **نعلینِ مقدس** اعظم ھدیۃ تھدی المدینۃ المنورۃ ب ۲

عَلٰی رَأْسِ ھٰذَا الْکَوْنِ نَعْلُ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَا فَجَمِیْعُ الْخَلْقِ تَحْتَ ظِلَالِہٖ ﷺ

اِلٰی خِدْمَتٍ مِثَالَ نِعَالِ الْمُصْطَفٰی ﷺ لَاَعِیْشَ فِی الدَّارَیْنِ تَحْتَ ظِلَالِہٖ ﷺ

لَدَی الطُّوْرِ مُوْسٰی علیہ السلام نُوْدِیَ اخْلَعْ وَاَحْمَدُ ﷺ عَلَی الْعَرْشِ لَمْ یُؤْذَنْ بِخَلْعِ نِعَالِہٖ ﷺ

سَعْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ بِخِدْمَۃِ نَعْلِہٖ ﷺ وَاَنَا السَّعْدُ بِخِدْمَتِیْ بِمِثَالِہٖ ﷺ

لِمِثَالِ النَّعْلِ الْمُصْطَفٰی مَالَہٗ مِثْلٌ ﷺ

لِرُوْحِیْ بِہٖ رَاحٌ لِعَیْنِیْ کُحْلٌ ﷺ

ھٰذَا مِثَالُ نِعَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

☆ سیدنا ابو ہریرہ جلیل القدر محدث فی الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کے مطابق نعلین شریفین کو تبرکاً قبر میں آپ کے سینہ مبارک پر رکھ کر دفن کیا گیا۔

☆ امام قسطلانی ابو اسحاق ابراہیم بن الحاج سے نقل ہے کہ ان کے شیخ الشیخ ابو القاسم بن محمد علیہم الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ نقشِ مبترک جس کے پاس ہو وہ ظلم ظالمین، شر شیاطین اور چشم زخم حاسدین سے محفوظ رہے گا اور نگاہِ خلق میں معزز ہو۔ "بدر الانوار فی آداب الآثار"

○ علماءِ کرام نے اس نعلینِ مقدس کے وہی آداب بتائے ہیں جو اصل کے لئے ثابت ہیں۔

"نوٹ: نقش کا عکس اہلِ محبت کے لئے مثل اصل ہے۔ العبد"

---

۱۔ کونین کے سر پر محمد مصطفےٰ "ﷺ" کے نعلین پاک ہیں اور تمام مخلوق اُس کے سایہ میں ہے۔

۲۔ میں خدمت گار ہوں مصطفیٰ "ﷺ" کے نعلین پاک کے عکس شریف کا۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر حکم ہوا اپنا جوتا اتارو اور عرش پر محبوب کو فرمایا گیا جوتا سمیت آؤ۔

۴۔ میں سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے نعلین پاک کا خادم ہوں اور اس خدمت سے سعید ہوں۔

۵۔ مصطفےٰ "ﷺ" کے نعلین پاک کے نقش کی مثل نہیں، میری روح اُس پر فدا ہو کہ میری آنکھوں کا سرمہ ہے۔

۶۔ یہ حضور "ﷺ" کے نعلین شریف کی تصویر ہے اس کی زیارت پر حضور "ﷺ" اور آپ کی آل پاک پر درود شریف پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور ﷺ
تو پھر کہیں گے کہ "ہاں" تاجدار ہم بھی ہیں
حسن رضا

☆ امام العلامہ الشہاب احمد علیہ الرحمۃ نے "فتح المتعال فی مدح النعال" میں فرمایا۔

○ حضور ﷺ کے نقشہ نعلین شریف کی زیارت پر عشاق کے ہونٹوں پر درود شریف کے نغمے پھوٹتے ہیں اور قلب، انوار تبرکات سے سیری پاتے ہیں اور یہ نقشہ مبارکہ جس کے پاس ہو وہ ہر قسم کی بلا و وبا سے محفوظ ہو گا یہ کائنات کی سب سے اعظم، افضل بلند و بالا، بہتر و برتر اور عظیم البرکت نعمت ہے۔ اسے خواب میں زیارت سراپا طہارت جمال جہاں آرا ﷺ کی ہو اور اس کو مکہ مکرمہ لے جائے زیارت روضہ مقدسہ کے لئے بلایا جائے گا۔ یہ اولیاء عظام کا تیر بہدف آزمودہ نسخہ ہے۔ نقشہ نعلین مبارک کا ادب ملحوظ رہے۔ اور درود شریف پڑھے۔ "شفاء الوالہ فی صور الحبیب و نعالہ"

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ زُوَّارِ جَمَالِ حَبِیْبِکَ الْمُکَرَّمِ وَرَوْضَۃِ الْمُفَخَّمِ" ﷺ "فوائد و برکات نقشہ نعلین مقدس"

☆ الشیخ صالح ابو جعفر احمد "صاحب ورع و تقوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

○ اگر کسی پر ایسی افتاد پڑے جس کا حل ممکن نہ ہو تو رات کی تاریکی میں نفل پڑھ کر چومے اور ننگے سر پر نقش مبارک رکھ کر دعا مانگے تو فی الفور قبولیت ہو۔ اور اگر درد کی جگہ پر رکھے تو فَشَفَاھَا اللّٰہُ لِلْحِیْنِ بِبَرَکَۃِ النَّبِیِّ ﷺ "شَرَفًا وَّکَرَمًا" خصوصاً اپنے گھر کے دروازہ کے اوپر لٹکائے تاکہ ہر کوئی گزرنے والا فقیر ہو یا بادشاہ نعلین شریف کے نیچے سے جھک کر گزرے اور دو جہاں کی سعادت سے بہرہ مند ہو اور ہر قسم کے خیرات و برکات کا حامل ہو۔ وَفِیْہِ الْفَوَائِدُ کَثِیْرَۃُ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النَّعْلَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ تَفَتَّقَتْ مِنْ نُّوْرِہِ الْاَزْھَارُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

؎ فقیر نے اپنے گھر کے ہر دروازے پر یہ نقش آویزاں کر رکھے ہیں۔ جس کے انگنت فوائد دیکھے۔ الحمد



روضۃ الشریف باب ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اتباعِ رسول

## صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآن پاک پ ۳ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۳۱

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اے محبوب تم فرما دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اور تمہیں اللہ دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

○ اللہ سبحانہٗ محافظ ہے ذاتِ رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کا اور کلام اللہ محافظ ہے شانِ رسول کا اور اللہ سبحانہٗ نے محبت کے دعویٰ کی دلیل فَاتَّبِعُوْنِیْ سے متابعتِ مصطفےٰ " صلی اللہ علیہ وسلم " ٹھہری جو تقاضائے محبت ہے۔ اگر اتباع سُنّت نہیں تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ مقامِ اطاعت اور اتباع کو قرآن پاک نے مجملاً و تفصیلاً بیان فرمایا اور اتباع کا مفہوم واضح کیا ہے۔ جو مقصودِ قرآن و مطلوبِ صاحبِ قرآن " صلی اللہ علیہ وسلم " ہے۔

○ اطاعت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں رسول کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " عطا کریں وہ لے لو اور جس سے منع کریں رک جاؤ۔ نبی کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے یہی مفہوم ہے " خُذْ مَا صَفَا ، دَعْ مَا كَدَرْ " کا (امر بالمعروف و تکمیل اسے) (نہی عن المنکر، ترک نواہی)۔ حمدِ الٰہی اور درود و رسالتِ پناہی صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ سے تکمیلِ اتباع ہے اور مراعاتِ سُنن و آداب سے عمل کی قبولیت ہے اور اسی پر اجر اور نور کے وعدے ہیں۔ شریعتِ مصطفوی اور سُنّتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا دامن کسی حالت میں بھی نہ چھوٹے اور آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے قدموں کی خاک پاک کو اپنی آنکھوں کا سُرمہ بنائے اتباع اور عمل صالح کی منزل پہ دو چیزوں اکل حلال اور صدقِ مقال کا خاص خیال رکھے۔ ان کے بغیر عمل تو ہو گا لیکن صالح نہیں ہو گا۔

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید | کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ے اتباع سُنّتِ سنیہ اور اجتناب بدعتِ غیر مرضیہ۔

☆ سیدُ الطّائفہ جُنید بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| وَاِذَا رَأَیْتَ رَجُلًا یَطِیْرُ فِی الْھَوَآءِ اَوْ یَمْشِیْ عَلَی الْمَآءِ اَوْ یَاْکُلُ النَّارَ وَتَرَکَ سُنَّۃً مِّنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاضْرِبْہُ بِالنَّعْلَیْنِ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ وَّمَا صَدَرَ مِنْہُ وَھُوَ مَکْرٌ وَّاسْتِدْرَاجٌ ط | جو کسی مرد کو دیکھے وُہ ہوا میں اُڑتا اور پانی پر چلتا اور آگ کو نگلتا ہے اور وُہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی ایک سُنّت کا تارک ہو تو اُسے جُوتے مارو۔ وُہ شیطان ہے اور جو اُس سے صادر ہُوا وُہ مکر اور استدراج ہے۔ |
| | استدراج = سحر۔ سحر کرم۔ شعبدہ بازی |

○ بتوفیقہٖ تعالیٰ غلام کا کام شریعتِ مُطہرہ کے معیار پر اُترے تو یہ اتباع ہے۔ رُخصت کی بجائے عزیمت پر عمل ہو اور فتویٰ کی بجائے تقویٰ پر علٰہ اور اولیاء اہلِ طریقت کی اصطلاح میں استقامت ہی سب کرامتوں سے اعظم کرامت ہے اس سے بڑھ کر کیا کرامت ہوگی کہ سُنّتِ بیضاء علی صاحبہا التحیۃ سے حصّہ مل گیا۔ سُنّت = "قالِ مُصطفےٰ، حالِ مُصطفےٰ، دونوں کی اتباع کا مجموعہ ہے" صلی اللہ علیہ وسلم

○ نکتہ :۔

| | |
|---|---|
| جملہ انبیاء و مرسلین کا محور | ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
| جُملہ ستّر ادیان کا تکملہ | دینِ اسلام |
| جُملہ کُتبِ الٰہیہ و صحائف کا مُرقّعہ | قرآنِ پاک |
| جُملہ عبادات کا خُلاصہ | نماز علٰہ اور سجدہ |
| جُملہ اوراد کا جامع وظیفہ | ذکر اللہ۔ درُود شریف |

علٰہ "انوارِ لاثانی" سے یہ الفاظ لکھتے وقت اپنے پر نظر پڑی تو شرم سے آنسو نکل آئے کہ لکھ کیا رہا ہے اور تیری اپنی حالت کیا؟ تو فی الفور یہ الفاظ بھی شاہ لاثانی قدس سرّہٗ السامی کی کرامت اور فیض نگاہ سے نظر آگئے تو کچھ اطمینان ہُوا ۔ "گر چہ من ناپاک ہستم دل بہ پاکاں بستہ ام"

کسی نے کیا عُمدہ کہا ہے جَزَاکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا ط ؎

بارگاہِ کریم سے مجھ کو کرم کی ہے اُمید — آپ کا گر گو رہُوں مانا کہ مُتّقی نہیں

علٰہ نمازِ پنجگانہ اللہ عزّوجلّ کی وُہ نعمت عظمیٰ ہے جو اُس نے اپنے کرمِ عظیم سے ہم کو عطا فرمائی۔ ہم سے پہلے کسی اُمّت کو نہ ملی۔ نمازِ پنجگانہ میں کونسی نماز کس نبی نے پڑھی تو ترجیحاً قول یہ ہے فجر سیدنا آدم صفی اللہ، ظہر سیدنا داؤد، عصر سیدنا سلیمان، مغرب سیدنا یعقوب اور عشاء سیدنا یونس اور پانچوں نمازیں حضور سید الانبیاء

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ اتباعِ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ماحاصل :-

○ اتباعِ تام سے مغفرت کی بشارت اور تزکیۂ باطن اور تصفیۂ قلب ہے تو پھر ولایت کبریٰ کے فیضان سے حصہ نصیب ہوتا ہے۔ محبت ایمان کی جڑ ہے۔ عمل صالح اس کے انوار و اجرات۔ آداب ایمان کے برگ و بار اور فیوضات ثمرات ہیں۔ تقویٰ ابتدائی زینہ ہے ولایت کا اور مقامِ مطابقت انتہائی مقام۔ جس پر کملاءِ اولیاء، اور صحابۂ عظام توفیق ایزدی اور فضل ربی سے فائز المرام ہیں۔ مقامِ مطابقت کی مثالیں۔

☆ ایک مرتبہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سرِ مبارک میں سخت درد تھا۔ اسی عالم میں حجرۂ مطہرہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ محبوبۂ محبوبِ ربِ العُلیٰ عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر بھی شدید درد سے باندھ رکھا تھا اور وَارَأسَاہُ وَارَأسَاہُ کہہ رہی تھیں۔

☆ بہیکل یمنی خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ، جب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا دانت مبارک غزوۂ احد میں شہید ہوا تو آپ کا وہ دانت خود بخود اکھڑ کر گیا۔ یہ مقامِ مطابقت ہے۔ بمطابق ایک قول کہ آپ نے از خود سارے دانت نکال دیئے تھے۔ یہ روایت صحیح نہیں اس میں شریعتِ مقدسہ کے خلاف کی بُو ہے۔

بقیہ حاشیہ

مرسلین علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو عطا ہوئیں اور نمازِ تہجد خاص حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ملی۔

ع اللہ تعالیٰ نے اپنے طالبین کو دو حصوں میں منقسم کر رکھا ہے۔ صفاتِ جلالیہ اور صفاتِ جمالیہ سے تربیت فرماتا ہے۔ ایک گروہ کو غم و اندوہ کی راہ سے اور ایک گروہ کو خوشی اور شادمانی کی راہ سے عطا فرماتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام سے حضرت آدم علیہ السلام تین سو سال تک روتے رہے اور آپ کے آنسو تمام کائنات کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں اگرچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی کثیر البکاء تھے یہ ظہورِ صفاتِ جلالیہ سے ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق تو فرمایا یَا نُوحُ اِلیٰ کَمْ تَنُوحُ (اے نوح کب تک روتے رہوگے) اور ظہورِ صفاتِ جمالیہ خوشی اور شادمانی کی راہ پر حضرت سلیمان اور "حضرت یوسف" علیہما السلام بعینہٖ اولیاءِ اُمت میں دو گروہ ہیں۔ فقیر عفی عنہ،

کے الفاظ سے کوئی مفہوم مخالف نہ نکالے کہ خوفِ الٰہی کی نفی ہے۔ حالانکہ بین الخوف والرجاء، ایمان ہے عالمِ شباب میں خوفِ الٰہی کا غلبہ ہو اور بڑھاپے میں عمل کی راہ سے رجاء کا غلبہ ہو ؎

عصیانِ ما و رحمتِ پروردگارِ ما     ایں را نہایتے ست نہ آں را نہایتے     گرامی

○ اِس کے بدلے میں ربِ کریم نے جنّت سے جنّتی پھل کیلا بھیجا اور اُس نے دُنیا میں قرار پکڑا اور یہ پھل ہر موسم میں ہوتا ہے۔ یہ تحفہ انعامِ محبّت ہے جو معبودِ حق نے عطا فرمایا اور حرزۂ تبرّک محبوبِ برحق "صلی اللہ علیہ وسلم" سے پایا۔

☆ سیدنا یونس نبی اللہ علیہ السلام کو بامرِ ربّی مچھلی نے اپنے پیٹ سے تین روز بعد اُگلا تو اُس وقت آپ کے جسمِ اطہر کی جلد مبارک نرم ہو چکی تھی اور آپ کے جسمِ اطہر کی حفاظت کے لیئے ربِ کریم نے کدّو کی بیل پیدا فرمادی جس نے آپ کے سارے جسمِ اطہر کو ڈھانپ لیا۔ سایہ بھی مِل گیا اور مکھی مچھر سے امن بھی اور خوراک کے لیئے ربِ قدّوس نے ہرنی کو بھیجا میرے پیارے کو دُودھ پلا۔ ہرنی ہر روز حاضر ہو کر زیارت بھی کرتی اور دُودھ بھی پلاتی اور کدّو کی بیل مُوذی حشرات الارض سے حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتی فطرتی اور قدرتی طور پر کدّو کی بیل پر مکھی نہیں بیٹھتی۔ اللہ! اللہ! محبوب کی پسندیدہ چیز پر بھی گندی مکھی نہیں بیٹھ سکتی۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ"

☆ حضرت آدم علیہ السلام کو کھجور، حضرت یونس علیہ السلام کو کدّو اور حضرت اُویس رضی اللہ عنہ کو کیلا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور، شہد اور کدّو بہت پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے وقت کدّو مبارک کی کاشیں سالن سے نکال نکال کر کھاتے۔

○ فقیر عفی عنہ نے مدینہ طیّبہ زادَ اللہ تعظیماً کی حاضری میں تبرّکاً کھجور، کدّو اور کیلا بڑی رغبت اور چاہت سے کھایا۔ اُن کی برکت سے جسم وجان میں طاقت اور ہر قسم کی وباء سے حفاظت رہی۔ مدینہ طیّبہ کے پاک پھلوں کا ذکر کرنا ضروری ہے جو ذکرِ محبّت ہے اور اللہ سبحانہٗ کو پسند۔ مدنی مدینہ منوّرہ کے گلی و بازار میں ریڑھیوں پر سبزی بیچتے ہیں اور بڑی محبّت سے اُن پر پانی چھڑکتے وقت بُلند آواز اور دلکش انداز سے کہتے ہیں۔ یَا بَرَکَةَ النَّبِیِّ تَعَالِیْ اَنْزِلِیْ ثُمَّ لَا تَتَحَلِیْ ۱؎ اے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی برکت۔ آجا اور بر جا پھر واپس نہ جا کھجوروں، پھلوں، سبزیوں میں اس دُعا سے عجیب حلاوت، برکت اور شفا ہے۔

یہاں دو چیزیں بیان ہوئیں۔ ۱۔ اطاعت، ثمرۂ ہدایت ۲۔ اتباع ثمرۂ محبّت

یک زمانہ باتباعِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" بہتر از سلطانی ارض و سما

۱؎ جناب حضرت زاہر بن الحرام الاشجعی رضی اللہ عنہ سبزی فروش جلیل القدر صحابی بدری تھے

| اطاعت | اتباع |
|---|---|
| ١۔ اسلام ہے اور ظاہری ارکان سے متعلق ہے | ایمان ۔ قلب اور روح سے متعلق ہے ۔ |
| ٢۔ اطاعت حکم کی تعمیل کرنا ہے | اتباع قدم بقدم چلنا ہے ۔ |
| ٣۔ اطاعت میں بیگانگی ہے | اتباع میں یگانگت ہے ۔ |
| ۴۔ اطاعت اعمال سے متعلق ہے ۔ | اتباع ۔ اعمال مع عقائد[1] ۔ |

○ اطاعت کی تکمیل ، اتباع ہے ۔ اور اتباع[2] سُنّتِ مطہرہ کو کہتے ہیں ۔ نیز اطاعت اور اتباع وہی معتبر ہے جو عشقِ رسول "ﷺ" کا نتیجہ ہو ورنہ محض فریبِ نفس ہے ۔ اتباع سے جسم پر سُنّت کا رنگ چڑھتا ہے اور محبت سے قلب و رُوح پر ؎

"اصلِ سُنّت جز محبت ہیچ نیست "

☆ اتباع میں مجاہدہ شرط ہے ۔ ربُّ العزت جلّت شانُہٗ نے فرمایا وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا[3] مجاہدہ سے مشاہدہ نصیب ہوتا ہے ۔ دُنیا میں مجاہدہ سے وفا ، صفا اور آخرت میں رضا اور لقاء سے نوازا جائے گا ۔ اتباع میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر صبر سے گامزن ہونا مجاہدہ ہے اور مجاہدہ سے ہدایت کے راستے کھلتے ہیں ۔ تکمیلِ دین ، اتمامِ نعمت اور دینِ اسلام پر رضا کا اظہار حضور "ﷺ" پر ہوا ۔ اسلام ظاہری ارکان کا نام ہے اور ایمان باطنی اعتقادات کا اور دین دونوں کا مجموعہ ہے ۔ دینِ اسلام کے دو رکن ہیں ۔ تعظیمِ مصطفےٰ اور اتباعِ مصطفےٰ "ﷺ" ۔ "ما بندۂ عشقیم و دگر ہیچ نمے دانیم" مومن کی سرشت میں اتباع اور عشق کا بیج رکھ دیا گیا ہے ؎

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اُوست ﷺ
گر بہ اُو نرسیدی تمام بولہبی ست "علامہ اقبال"

---

[1] عملِ صالح مومن کے ایمان کی علامت ہے جیسے ولایت کے لئے کرامت اور نبوت کیلئے معجزہ دلیل ہے ۔ بغیر اعمال ایمان کامل نہیں ۔ "ایمان" اقرارٌ باللّسان ۔ تصدیقٌ بالقلب اور عملٌ بالارکان کے مجموعہ کا نام ہے ۔ خلفائے اربعہ ؓ

[2] اتباع کا معنیٰ ہے پیچھے آنا نہ بھائی بن کر برابر چلنا اور نہ بادشاہ بن کر آگے ۔ بلکہ غلام بن کر قدم بقدم چلنا ۔

[3] پ ۲١ ۔ سورۃ العنکبوت آیت کریمہ ۶۹ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انھیں اپنے راستے دکھائیں گے ۔

سے تکمیل اتباع سُنّتِ سیّئۃ ۔ مکمل اجتناب بدعتِ نامرضیّہ سے مقامِ محبوبیت ملتا ہے ۔

☆ مکتوب[1]: عُروۃ الوثقیٰ قیّوم ثانی خواجہ محمد معصوم کا جو مُروّج الشریعہ خواجہ عُبید اللہ رضی اللہ عنہما نے نقل کیا اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (سورۃ النمل) لقد سعادت دارین، متابعت سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہے دوزخ سے نجات اور دارُ القرار جنّت کا داخلہ سیّد الابرار، قدوۃ الاخیار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع پر موقوف ہے۔ نیز رضائے پروردگار، پیروی رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشروط ہے تو یہ زُہد توکّل اور تبتّل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کے بغیر نامقبول اور اذکار و افکار، اشواق و اذواق بے توسّل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، غیر معمول ہے۔ اولیاء آقائے نامدار " صلی اللہ علیہ وسلم " کے بحرِ بے پایاں فیض کے ایک جرعہ سے مستفیض انبیاء اُنکے سرچشمۂ آبِ حیات کے ایک قدح سے سیراب ہیں۔ فرشتہ اُن کا طفیلی، فلک اُن کی حویلی، رشتۂ وجُود انھیں کے وجُود سے متّصل۔ سلسلۂ ایجاد اُنھیں سے مربوط ہے۔ جملہ کائنات اُن کی تابعدار اور تمام عالم کے بادشاہ اُن کی رضا کے طلب گار ہیں اور یہ اتباع میں خاکروبی کی دولت درود شریف کی ہمیشگی سے میسّر آتی ہے ؎

خاک شو خاک تا بروید گُل ۔۔۔ کہ بجز خاک نیست مظہرِ گل

در بہاراں کے شود سر سبز سنگ ۔۔۔ خاک شو تا گُل بروید رنگ رنگ[2]

---

[1] امام ربّانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد علیہ الرحمۃ کے فرزندِ ثالث ہیں۔ فرمایا میرے اِس فرزند کی ولادت باسعادت میرے لئے نہایت مبارک اور مسعود ثابت ہُوئی کہ خواجہ بزرگ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں پُہنچا اور دولتِ روحانی سے مالامال ہُوا۔ آپ آیۃ مّن آیٰتِ اللّٰہِ تھے۔ علم مروّجہ شرعیہ الشیخ محمد طاہر بندگی علیہ الرحمۃ سے بھی حاصل کیا۔ پھر اپنے والد کے فیض کو عالمِ دُنیا کے چپّہ چپّہ تک پُہنچایا۔ آپ کے نو لاکھ مُرید تھے اور سات ہزار خلفاء جو اسرار، غریبہ علوم بدیہیہ معقول و منقول میں مجتہد تھے۔ سلطنتِ مُغلیہ کے تین بادشاہ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب اور اراکینِ سلطنت اُمراء، وُزراء مُرید تھے۔ آپ کے چھ صاحبزادے تھے جو شریعت اور طریقت میں باکمال تھے۔ بہتّر سال کی عمر شریف میں اِس دُنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کو رحلت فرما کر جنّتُ الفردوس میں جاگزیں ہُوئے۔ آپکا مزار پُر انوار سرہند شریف میں ہے۔ اَلحمدُ للہ فقیر کی حاضری ہُوئی۔ فیض جمالی اور نگاہ جلالی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

[2] خاک ہو خاک تاکہ پھُول اُگیں کہ خاک ہی مظہرِ گُل ہے ؎ ۔۔۔ مبارک ہیں وُہ جو اِس درِ پاک کی خاک ہو گئے
پتھر بہار کے زمانے میں بھی کب سر سبز ہوتا ہے ۔۔۔ خاک ہوجا تا کہ رنگ برنگ کے پھُول کھلیں

؎ قطبُ الاقطاب، غوثُ اولی الالباب، خواجہ خواجگان، عُروۃ الوثقیٰ محمد معصوم قیّوم ثانی قدسنا اللہ باسرارہ السامی رضی اللہ عنہ



○ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (سورۃ آل عمران ۳۱) :- محبّت دو قسم ہے۔ ۱۔ محبّت لِذاتِہٖ ۲۔ محبّت لِغیرِہٖ[عـ۱]

۱۔ محبّت لِذاتِہٖ : اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک سے محبّت یہ ذاتی شان ہے اور اپنے خاصُ الخاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اور اُن کا مُنشا دیدارِ الٰہی اور تقرّب الی اللّٰہ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ دُنیاوی اسباب اور ماسواء اللّٰہ سے مکمّل اعراض ہوتا ہے۔ "مقامِ فنا فی اللّٰہ"

☆ سیدہ رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ حالتِ جذب[عـ۱] میں ایک ہاتھ میں پانی کا پیالہ اور دوسرے ہاتھ میں آگ لے کر باہر نکلیں اور فرمانے لگیں۔

میں چاہتی ہُوں اس آگ سے جنّت کو جلا دُوں اور پانی سے جہنّم کو بجھا دُوں تا کہ جو لوگ جنّت کے طمع سے یا جہنّم کے ڈر سے عبادت کرتے ہیں۔ وُہ اللّٰہ سُبحانہٗ کی خالص محبّت اور رضا کے لیئے عبادت کریں نہ طمعِ جنّت ہو نہ ڈرِ جہنّم کا ہو، یہ اولیائے مقرّبین کا مقام[عـ۳] ہے۔ جن کے درجات ہمارے علم وفہم سے بُلند تر ہیں۔

---

عـ۱ اے اللّٰہ! جو تُو نے میرے لیئے دُنیا سے حصّہ رکھا ہے وُہ اپنے دشمنوں کو دے دے اور جو تُو نے میرے لیئے آخرت سے حصّہ رکھا ہے وُہ اپنے دوستوں کو دے دے۔ میرے لیئے تو تُو ہی کافی ہے۔ "تذکرہ رابعہ بصریہ جیلانی رحمۃ"

عـ۲ لِغیرِہٖ سے مُراد عالَمِ ماسواء اللّٰہ ہے اللّٰہ سُبحانہٗ کے سوا ہر عالم ہی ماسواء اور غیر ہے اور وُہ مخلوق ہے اور پھر اس عالَمِ ماسواء میں دو گروہ ہیں۔ ۱۔ حزبُ اللّٰہ۔ اللّٰہ والوں کا گروہ اِس میں فی سبیل اللّٰہ، باذنِ اللّٰہ والے انبیاءؑ و اولیاءؒ مؤمنین شامل ہیں۔ ۲۔ حزبُ الشیطان (متبعِ الشیطان)۔ اس میں کُفّار، بُت، طاغوت، شیاطین یہ من دُونِ اللّٰہ (مخالفِ اللّٰہ) والے شامل ہیں۔ خوارج نے من دُونِ اللّٰہ والی آیاتِ بیّنات انبیاءؑ، اولیاءؒ اور مؤمنین پر چسپاں کر دیں اور گمراہی کے گڑھے میں گر گئے جہاں سے نکلنا مُحال ہے۔ حالانکہ من دُونِ اللّٰہ (دشمنِ اللّٰہ) نہ قابلِ محبّت ہیں اور نہ لائقِ شفاعت اور نہ ہی اِن کی محبّت اللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی محبّت ہے۔ انبیاءؑ و اولیاءؒ جو اللّٰہ سُبحانہٗ کی بارگاہِ رحمت میں باذنِ اللّٰہ، فی سبیل اللّٰہ کے زُمرہ میں ہیں اُن کو مَعَاذَ اللّٰہ ثُمَّ مَعَاذَ اللّٰہ من دُونِ اللّٰہ بُتوں (اللّٰہ کے مقابل والے) اور طاغوت میں شُمار کرنا یا اُن سے تشبیہ دینا گمراہوں کا طریق ہے اور یہ مُبارک گروہ تو وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا (سورۃ النساء ۶۹) ہے جو اپنے اپنے منازل، مقابر میں زندہ ہیں سُنتے۔ دیکھتے اور دُعا سے حاجت براری کرتے ہیں اور من دُونِ اللّٰہ والے عالمِ برزخ میں گرفتار اور وُہ اپنی اپنی برزخی حالت میں بے حس جماد مثل بُت ہیں۔ یہ عقیدہ نجد کے حنبلی اور ہند کے حنفی کا ہے جو بباسِ حنبلی میں حنبلی اور لُبادۂ حنفی میں حنفی ہیں۔ العیاذُ باللّٰہ ۔

عـ۳ یہ واقعہ حالتِ سکرات ہے ورنہ جنّت کی تمنّا اور دوزخ سے بچنے کے لیئے عبادت مشروع ہے۔



۲- محبت لغیرہٖ :- اللہ سبحانہٗ کے ماسوائے محبت ہو لیکن اُس کے لئے یعنی اُس کی عطا سے محبت لغیرہٖ ہے۔ عبادت اُمیدِ جنّت اور خوفِ دوزخ سے ہو تو یہ مقام ابرار کا ہے۔ کیونکہ مومن کی تسبیح سے جنّت میں باغ کھلتا ہے۔ جنّت درُود شریف سے جھومتی اور خوش ہوتی ہے اگر کوئی مومن جنّت کی دُعا کرتا ہے تو جنّت بھی اُس کو چاہتی ہے اور ربّ عزّوجلّ سے دُعا کرتی ہے یہ بندہ مجھے عطا فرما۔

☆ سیدنا امام حسن مجتبےٰ نے اپنے والد سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پُوچھا اے ابّا جان! آپ کے دِل میں میری محبت ہے فرمایا ہاں۔ عرض کیا چھوٹے بھائی کی؟ فرمایا ہاں۔ عرض کیا میرے ناناجان کی۔ تو فرمایا انکی بھی عرض کیا ابّاجان یہ دِل ہے یا سرائے جس میں سب کی محبت سماگئی۔ سُبحان اللہ "اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ" اتنی چھوٹی سی عمر شریف اور یہ کلامِ معرفت، فرمایا سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیٹا ان سب کی محبت اللہ کے لئے ہے۔

"شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

☆ ایک روائت خبرِ واحد میں ہے

| | |
|---|---|
| اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ اَنَا عَرَبِیٌّ وَّقُرْاٰنٌ عَرَبِیٌّ وَّلِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ ط | عربوں سے محبت کرو کہ میں عربی ہوں قرآن عربی اور جنتیوں کی زُبان عربی ہے۔ "عربوں سے محبت نہ کہ نجدیوں سعودیوں یزیدیوں سے۔" |

☆ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ کے تحت ان سب سے محبت درحقیقت اللہ سبحانہٗ سے محبت ہے

معیارِ محبت : ربِّ کریم کسی کو عطیہ عطا فرمائے۔ اگر وُہ اِس عطیہ میں مشغول ہو کر مُعطی کو بھول جائے تو یہ مقام محجوبین کا ہے۔ اور اگر عطیہ کے ملنے پر مُعطی کی طرف توجہ اور ہو جائے اور اُس کے حمد و شکر میں لگ جائے تو یہ مقام محبّین کا ہے۔ عطا تو مُعطی کی یاد دلاتی ہے۔ بھلاتی نہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ محبوب لذاتہٖ ہے اور اُس کی عطا محبوب لغیرہٖ ہم اُس کی عطا سے اس لئے محبت کرتے ہیں کہ محبوب کی عطا ہے اور یہ بھی محبت لذاتہٖ میں داخل ہے اور یہ مقام صالحین، مؤمنین کا ہے۔ "ملخص تفسیر روح البیان"

○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جس کو محبوب بنالیتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام سے پہلے آسمانوں میں اور پھر زمین میں مُنادی کراتا ہے کہ سب اِس کو محبوب رکھیں۔ مؤمنین صالحین اور

؎ سب سے بڑا عطیہ، ذکرِ الٰہی، ذکرِ درُود رسالت پناہی ہے۔

اولیاءِ کاملین کی مقبولیت عامہ اُن کی محبوبیت کی دلیل ہے اور اولیاءِ کرام سے محبت کرنا انسان کی اپنی نیک بختی کی نشانی ہے۔ محبوب کے ذکرِ گرامی پر دل نہ دھڑکے۔ سینہ پُر سوز اور آنکھیں نم آلودہ نہ ہوں تو نہ ایمان، ایمانِ کامل اور نہ اسلام، اسلامِ کامل ہے۔

**شرائطِ محبت**:۔ کثرتِ ذکرِ محبوب، آزمائش پر صبر، اِنقطاع ازما سوائے المحبوب[۳]

یہ شرائط طے کرنے کے بعد مقامِ محبت پاتا ہے یہ سب اتباع کے نتیجہ سے ہے۔

○ حصولِ فیضِ محبت دو طرح ہے۔ اوّلاً نگاہ سے جب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مَحَبَّةً مِّنِّي سے نوازا تو وہ جس طرف نگاہ کرتے وہ دل سے محبت کرتا ثانیاً لب سے۔ یہ دونوں اندازِ محبت ہیں جسے جس سے چاہیں نواز دیں۔ اس میدانِ محبت میں کوئی اویس قرنی بنا اور کوئی بوعلی قلندر، کوئی غریب نواز بنا اور کوئی دستگیر بنا کوئی گنج بخش، اور گنجشکر بنا اور کوئی نوشہ گنج بخش یہ سب محبت کے کرشمے ہیں۔ ربِّ کریم نے محبوب کے چشمۂ محبت سے اُمت کو سیراب کرایا اور چشمہ ہائے فیضانِ محبوب سے وافر حصے عطا فرمائے۔ اُمتِ مسلمہ میں درود شریف سے مرتبہ محبوب پا گئے۔

☆ محبوبِ سبحانی، سیدالاولیاء، غوثِ اعظم الشیخ محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الرحمانی

☆ محبوبِ صمدانی، مجمع البحرین، مجددِ الفِ ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ الرحمانی

☆ محبوبِ یزدانی، سندالکاملین، السید محمد اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ الرحمانی

☆ محبوبِ الٰہی، سلطان المشائخ، السید محمد نظام الدین اولیاء دہلوی قدس سرہ الرحمانی

○ محبوب ربِّ العٰلمین عزوجل ﷺ کے چشمۂ محبت سے مستفیض ہو کر اولیاء عظام اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کے جامِ عشق سے سرشار ہو اور اللہ ربُّ العزت جلت شانہٗ کو بھی اُن سے محبت یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ کی تفسیر بنے۔

**قرآنِ پاک**: پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۳۸

| ہم اللہ کا رنگ چڑھاتے ہیں اور کس کا رنگ خوبصورت ہے اللہ کے رنگ سے اور ہم اُسی کو پوجتے ہیں۔ | صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ○ |
|---|---|

○ جس طرح رنگ کپڑے کو ظاہر و باطن میں نفوذ کرتا ہے اسی طرح اللہ کا رنگ

[۳] کامل اتباع اقوال، اعمال اور احوال سے درجہ محبوب ملتا ہے



"اعتقاداتِ حقّہ" ہمارے رگ و پے میں سما گئے ہمارا ظاہر "قالب" اور باطن "قلب" اُس کے رنگ میں رنگے گئے اور رنگ چڑھانا ہو تو اللہ سُبحانہٗ کا رنگ چڑھاؤ۔ جو نہ پانی سے دُھلے اور نہ دھُوپ سے اُڑے اور جو نہ وقت گزرنے پر پھیکا پڑے۔ اللہ سُبحانہٗ کا رنگ وہی ہے جو رنگِ مُصطفائی ہے۔ جس سے دل ایمان اور محبّت کے رنگ سے رنگے گئے۔ یعنی مومن کی زندگی حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کی سیرتِ طیّبہ کا ہُو بہو نقشہ، لباس، خوراک، کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا غرضیکہ ہر افعال میں گفتار میں کردار میں توحید کا رنگ اور سُنّتِ مُطہّرہ کا نقشہ ہو یعنی صُورت ہو نمونہ سُنّتِ مُطہّرہ کا اور زُبان تر ہو ذکرِ مُصطفےٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" درُود شریف سے۔

"صِبْغَةَ اللّٰهِ" کا رنگ ظاہری جسم پر چڑھتا ہے تو سُنّتِ غرّاء کا نمونہ بن جاتا ہے اور درُود شریف کا رنگ باطن "قلب" پر چڑھتا ہے تو تمام کائناتِ عالم میں اللہ پاک کا محبوب[1] بن جاتا ہے اور سُنّتِ مُطہّرہ پر عمل کی راہ سے اُنہیں انوارِ ولائیت ملے۔

سے اَلنُّبُوَّةُ اَفْضَلُ مِنَ الْوِلَايَةِ ط نبوت، ولائیت سے ہر جہت، ہر وجہ افضل، اکمل و اعظم ہے۔ الحکم

[1] جنہوں نے ولائیت کو نبُوّت سے افضل کہا وُہ اپنی اِس استدلالی منطق کی راہ سے بھٹک گئے کہ نبی رجُوع الی الخلق اور ولی رجُوع الی اللہ ہوتا ہے۔ حالانکہ نبی اللہ سُبحانہٗ کے ہاں تکمیل پا کر منزلِ مقصُود پر فائز ہو کر اُس کے حکم سے خَلق کی ہدائیت کے لیے مبعوث ہوتا ہے۔ اور ولی رجُوع الی اللہ ہونے میں ابھی اپنی منزل کی راہ میں ہے اور مقصُود کو پانے والا "نبی" نبی بھی ہوتا ہے اور ولی بھی۔ یعنی رجُوع الی الخلق اور رجُوع الی اللہ دونوں پر مقصُود کو پائے ہُوئے۔ نبی کی نبُوّت نبی کی اپنی ولائیت سے بھی افضل ہوتی ہے۔ "لَا اِخْتِلَافَ فِیْهِ" چہ جائیکہ ولی کی ولائیت نبی سے افضل ہو؛ نبی معصُوم اور ولی محفُوظ ہے۔ معصُوم وُہ ہوتا ہے جس میں گناہ کی طاقت ہی نہ ہو اور محفُوظ وُہ جس میں گناہ کی طاقت تو ہو لیکن حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہو۔ ولی ولائیت میں کتنا ہی ترقی کر جائے درجۂ معصُوم کو نہیں پا سکتا۔ اور بندہ بہرحال بندہ ہے وُہ کسی حال و مقام میں بندگی سے باہر نہیں ہو سکتا اور نہ خُدائی میں داخل اور شریک ہو سکتا ہے۔ "بندہ بندگی سے بندہ ہے ورنہ گندہ" "زندگی بے بندگی شرمندگی ہے۔"

☆ امام علی بن ابی بکر قُدِّسَ سِرُّہٗ نے "معارج البدیعیہ" میں فرمایا ولی کا تمام اُمور میں حُسن و کمال، ظاہراً و باطناً اصُولاً و فرُوعاً۔ عقلاً و نقلاً۔ عَادَةً وَعِبَادَةً کامل اِتّباعِ سُنّت و اجتناب از بدعت میں مُنحصر ہے۔

اَلشَّرِیْعَةُ هِیَ الشَّجَرَةُ وَالْحَقِیْقَةُ هِیَ الثَّمَرَةُ شریعت درخت ہے اور حقیقت معرفت ثمرات ہیں۔ مکتوباتِ معصُومیہ

☆ انبیاءِ عظام، اولیاءِ کرام کا درود شریف سے رطب اللسان ہو کر انوار اور مراتب پانا۔

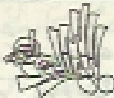
○ درود شریف میں ملائکہ کرام اللہ تعالیٰ کے ساتھ یُصَلُّوْنَ میں شامل ہیں۔ اور صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○ کے مخاطب اٰمَنُوْا ہیں۔ جو درود شریف کے انوار کے پروردہ ہیں۔ روزِ ازل انبیاءِ عظام کا نورِ نبوت پر تو نورِ محمدی ﷺ سے چمکا اور درود شریف کے وظیفہ سے فضیلتیں پا گئے۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

عہ درود خوان انبیاءِ عظام۔ اول البشر حضرت آدم علیہ السلام کو حکم اول درود شریف کا ہوا۔ حضرت شیث علیہ السلام کا اپنے پدر بزرگوار کی وصیت کے مطابق ہمیشہ درود شریف ورد رہا۔ درود ابراہیمی علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کو درود شریف اظہر من الشمس و الامس ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے صاحب الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے درود خضری کی اجازت چاہی اور باقی ملائکہ نوری جن میں اول جبرائیل علیہ السلام مع الاتباع ملائکہ کا بے انتہا درود شریف واضح۔ صحابہ کبار چار یار خصوصاً حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ہر وقت درود شریف وظیفہ رہا۔ آئمہ اہلبیت اطہار از بارہ امام تاج الرجال مجمع الافضال امام جعفر الصادق "نسبت صدیقی نسبا علوی" رضی اللہ تعالیٰ عنہما و بجاہم علینا۔ خصوصاً اولیاء نقشبند و دیگر سلاسل ثلاثہ قادریہ سہروردیہ چشتیہ درود شریف "در چشت اہل بہشت" ہے۔ محدثین کرام نے ہمیشہ درود شریف لکھا پڑھا اور پڑھایا۔ آئمہ مجتہدین امام ابو حنیفہ انار اللہ برہانہ فنافی اللہ درود شریف تھے۔ اولیاء متقدمین خواجہ اویس قرنی یمنی روح اللہ روحہ، غوث الاولیاء بایزید بسطامی قدس سرہ السامی کو بکثرت درود شریف استغراق کلی رہا۔ اولیاء متاخرین قطب العالم السید الشریف الشیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی شہنشاہ بغداد علیہ الرحمۃ کو درود شریف سے مرتبہ محبوب سبحانی ملا۔ اولیاء کاملین حلقہ اویسیہ شاذلیہ صاحب الصلوٰۃ والسلام سے مانند صحابہ مجلس کرتے اور فضائل درود شریف کے مسائل پوچھتے نیز اولیاء نقشبند عاشق و عامل درود شریف ہیں۔ کاشف الاسرار واصف الابرار السید محمد بہاؤ الدین نقشبند بخاری قدس سرہ الباری اپنے قیام مدینہ کھڑے ہو کر روزانہ چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰ درود شریف پڑھتے اور شہنشاہ نقشبند کا لقب پایا۔ قیوم اول محبوب صمدانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی افاض علینا فتوحہ کا بوقت سحری پانچ ہزار ۵۰۰۰ درود خضری اور دلائل الخیرات کا معمول رہا۔ زبدۃ العاشقین حاجی الحرمین الشریفین شاہ حسین طاب اللہ ثراہ مکان شریفی کا وظیفہ درود شریف ہر دم تھا۔ فقیر کے طریقت میں جدِ اعلیٰ قدوۃ الابرار زبدۃ الاخیار میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ کا روزانہ درود شریف پانچ ہزار ۵۰۰۰ سیدی اکمل مرشدی اکمل السید نور الحسن شاہ بخاری علیہ الرحمۃ الباری بوقت سحری تسبیح پر تین ہزار ۳۰۰۰ اور کھجور کی "گٹھلیوں" شماروں پہ بے شمار درود شریف پڑھا جاتا۔ سلاطین اسلام سلطان ناصر الدین محمود دہلوی۔ سلطان محمود غزنوی کا ایک لاکھ ۱۰۰۰۰۰ درود شریف وظیفہ تھا۔ شاہان مغلیہ درود شریف کے فیض یافتہ تھے۔ بفضلہ تعالیٰ فقیر چغتائی کا بھی محبوب وظیفہ درود شریف ہے۔ ۱۲ منہ

شدیم خاک ولیکن ز بوئے تربت ما — تواں شناخت کزیں خاک فقیرے خفتہ

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِعَدَدِ نِعْمَتِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ"

روضۃ الشہ



# اطاعتِ رسول

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

**قرآن پاک** پ ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۶۹

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ؕ

اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور اُس کے رسول کی وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ انبیاء ، صدیقین ، شہداء صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں ساتھی

**شانِ نزول :** حضرت ثوبان حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کمال محبت رکھتے تھے ۔ ایک دن اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر خدمت ہوئے کہ چہرہ کا رنگ متغیر ہوچکا تھا اور پریشان حالی ظاہر ہورہی تھی ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہُوا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے نہ کوئی بیماری ہے اور نہ درد سوا اس کے کہ جب آپ صلی اللہ علیک وسلم سامنے نظر نہیں آتے تو انتہا درجہ گھبراہٹ پریشانی ہوجاتی ہے اور جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے ۔ وہاں کیسے دیدار پاسکوں گا ۔ آپ اعلیٰ ترین درجات و مقامات پر ہوں گے اور اگر اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے جنت دے بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں ؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور آپ کو آخرت میں معیتِ مصطفوی کا مژدہ سنایا گیا اور ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ سے اُمت کا نصیبہ کھُل گیا اور دل تسلی پاگئے ۔ اے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ تیرے فیض سے ہم نالائقوں کے لیے تسلی ہے ۔ کہاں دنا خدتلی کے مکین اور کہاں ہم کمین " چہ نسبت خاک را عالم پاک " ۔

اتنا عجب بلندی جنت کا کس لئے دیکھا نہیں کہ بھیک کس اُونچے در کی ہے

سے اے ثوبان علیہ الرضوان میرا تن ، من ، دھن تجھ پہ قربان ۔ (مترجم)



حدیثِ پاک : بروایت حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ مجھ سے زیادہ محبّت کرنے والے وُہ لوگ ہوں گے جو بعد میں آنے والے ہیں۔ اُن میں ہر کوئی خواہش کرے گا۔ کاش کہ! مجھے ایک نظر جمالِ پاک پر ڈالنے کی سعادت ملے اور اُس کے مقابلے میں مجھ سے میرا مال ومنال، دولت وثروت لے لیئے جائیں اور مجھے دیدارِ محبُوب ربّ العلمین عزّوجلّ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" حاصل ہوجاتا اور یہ دیدار کی تمنا حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" سے اظہارِ محبّت ہے۔ " رواہ الدارمی " بحوالہ دلائل الخیرات "

☆ رسُول کے مبعُوث فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے حکم سے آپ کی اطاعتؑ کی جائے اور اپنی ہوائے نفس کو اُس کے تحت کیا جائے جو وُہ لائے ایک مقام پر ربِ کریم نے انسان کی حالت کو بیان فرمایا۔ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰمہُ (سورۃ الجاثیہ ۲۳) آیا تم نے اُسے نہیں دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا۔ تخلیق انسانی کا مقصد ومنشا یہ ہے کہ وُہ اپنے قلبی وذہنی خیال کو بتابعتِ رسُول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کرے اور ہوائے نفس کو چھوڑ کر رضاءِ الٰہی تک پہنچائے۔ لیکن حیران کُن بات یہ کہ انسان نے تو اپنی خواہشات کو یعنی اپنے آپ کو "اپنا خدا" بنا رکھا ہے۔

○ تعجّب ہے انسان پر خالقِ کُل کی اکوئی سے اکوئی مخلوق چیونٹی تو نہ بنا سکا۔ لیکن خدا معاذ اللہ، کئی بنائے ہوئے ہیں۔ (اہلِ ہواء، اہلِ ریاء) اَللّٰھُمَّ احْفَظْ مِنْ ذٰلِكَ ط یہ سب ہوائے نفس کے کرشمے ہیں۔ بندہ کو جنابِ کبریائی میں اِس امر کا ہمیشہ ملتجی رہنا چاہیئے کہ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ اپنے کرم سے شرِ شیطان، شرِ نفس اور خصوصاً ہوائے نفس علہ سے بچائے رکھے۔

انوارِ فیضانِ نبوّت : ایک روایت الحدیث میں فرمایا۔

| خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ط | بہترین زمانہ میرا ہے پھر وُہ جو اُس سے ملا ہُوا اور پھر وُہ جو اُس سے ملا ہُوا۔ "صحیح البخاری" |
|---|---|

☆ طبقہ اولیٰ :- طُوبیٰ لِمَنْ رَاٰنِیْ کا مصداق ہے۔ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ صدرِ اوّل کہلایا۔

☆ طبقہ ثانی :- وَلِمَنْ رَاٰی رَاٰنِیْ میں جنہوں نے کسی ایک صحابی کو دیکھا "نشاۃ ثانیہ" ۲

علہ مخالفانِ اہلسنّت وجماعت کے تمام طوائف جدید وقدیم خذلھم اللہ کے زوائد مکائد کے حقائد ہوائے نفس ہیں۔ الخ

☆ طبقۂ ثالثہ۔ تبع تابعین جنہوں نے تابعین کی زیارت کی۔ یہ تینوں زمانے رُوئیت، روائیت اور درائیت میں قرب کی بناء پر خیر میں شامل ہیں۔

**گُلِ حکمت** :۔ قرآن عظیم میں ربُّ العرشِ العظیم نے وَالْعَصْرِ سے جس کی قسم اُٹھائی وہ قرنی ہے۔ قؔ صدیق، رؔ عمر، نؔ عثمان، یؔ علی اور لفظ عؔ سب میں مُشترک ہے مثلاً عؔ عتیق، عؔ عمر، عؔ عثمان، عؔ علی اور یہ سب آپس میں باہم یکدیگر عین ہیں۔ جو ان عین کو غین جانے بخدا اُس کی عین "آنکھ" میں غین "پردہ" ہے۔

☆ الشیخ ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی قُدِّسَ سِرُّہٗ الجلی والخفی کا مقولہ ہے

| | |
|---|---|
| اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَلَنَا فِیْھَا صَوْمٌ | دُنیا ہے ایک یوم[1]، ہمارا ہے اس میں صوم، |
| اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ فَاجْعَلْھَا طَاعَۃً | دُنیا ہے ایک ساعت، ہم اس میں کریں اطاعت |

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" مُطاع ہیں اور آپکی اطاعت، اطاعتِ الٰہی ہے۔ اطاعت کے صحیح مفہوم کو وہ کیا جانے جو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات و صفات سے محجوب اور ناواقف ہو۔ حقیقۃً "اللّٰہ سُبحانہٗ" کا اطاعت گزار وہی ہو گا جو سُنّتُ اللّٰہ کے مُطابق آپ پر درود و سلام بھیجے گا۔ اور سُنّتِ نبوی پر عمل کرے گا۔ حضور سیدُ البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام من اللہ الاکبر نے اپنی نورِ نظر، لختِ جگر سے فرمایا یَافَاطِمَۃُ اِنَّکِ تُسْئَلِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَا اکْتَسَبْتِ وَلَا لِمَنْ نَسَبْتِ اِعْمَلِیْ اِعْمَلِیْ "بیٹی روزِ جزا تجھ سے کسب پوچھا جائے گا نہ کہ نسب" عمل کرنا عمل"۔ قُرۃُ العینِ رسُول زہرا بتول جگر گوشۂ رسول ہونے کے باوجود مُبشّرہ "سَیِّدَۃُ النِّسَآءِ فِی الْجَنَّۃِ" ہیں اور آپ پر درود شریف پڑھنا جزوِ ایمان ہے۔ جنہوں نے اس راہِ عمل سے درود شریف کو اپنایا وہ جو درود شریف کی رنگت میں رنگے گئے۔ اُن پر درود شریف کے انوار سے وہی اثرات ظاہر ہوں گے جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسم و جان[2] سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

---

[1] ولادت پر کانوں میں اذان اور وفات پر نمازِ جنازہ۔ زندگی بس اتنی ہے۔ جتنا اذان اور نماز کا وقفہ۔ روزِ قیامت پچاس ہزار سال کا جو عنداللہ ایک دن ہے۔ اتنا طویل ہو کر بھی ان عاجز مومن درود خوان کے لیے کَلَمْحِ الْبَصَرِ ہوگا۔

[2] ایک ولی اللہ باسی روٹی کو ترجیحاً تناول فرماتے اور اُسے بھلی کہتے کہ یہ رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے زمانہ سے بہ نسبت تازی کے زیادہ قریب ہے۔ امام علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بڑھاپے میں وہ لذّتِ عبادت نہ پاتے جو جوانی میں تھی۔ یہ لذّتِ عبادت اور بھلی کا شرف اور فضیلت قُربِ زمانی سرکارِ مدنی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بناء پر تھی۔ ۱۲ منہ غُفِرَ لَہٗ



☆ السید محی الدین خواجگانی فی اللہ باقی باللہ نقشبندی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فیضان سے مستفیض، انوار یافتہ اولیاء کرام کے جسم پر مکھی نہ بیٹھتی کیونکہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی۔ "بجسم پاک پیغمبر مگس ننشست و ننشیند" علہ

☆ خواجہ خواجگان السید محمد بہاؤ الملت والدین نقشبند بخاری قدس سرہ الباری بانی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ "ملفوظات" میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ میں نے مقام قرن ملک یمن میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے خرقہ، جبہ مبارک کی زیارت کی جو نبی اکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے خواجہ اویس قرنی کو عطا فرمایا تھا۔ جبہ شریف کو چوما اور کمال محبت سے آنکھوں پر لگایا اور سر پر برکت کے لیئے رکھا تو میرا سایہ بھی نہ رہا۔ یہ فیضان ہے متعلقات نبوی، تبرکات مصطفوی کا۔ انوار محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" جو اولیاء کرام کے قلوب پر برستے ہیں اور ان انوار فیضان سے آپ کا بھی سایہ نہ رہا۔

☆ سید غوث علی شاہ پانی پتی قدس سرہ الخفی تذکرۂ غوثیہ" میں فرماتے ہیں۔

○ مقام قرن، زبید، میں جبہ مبارک کی زیارت ہوئی تو مارے شوق کے جبہ شریف کو میں نے سر پہ رکھ لیا۔ اس وقت جبہ مبارک کا سایہ تو درکنار، ہمارا سایہ بھی ندارد۔

گلستاں میں جا کر ہر اک گل کو دیکھا ۔۔۔ تیری ہی سی رنگت تیری ہی سی بو ہے

○ عالم شہادۃ میں شئی کا سایہ شئی سے لطیف تر ہوتا ہے۔ جب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے کوئی جہان میں زیادہ لطیف ہے ہی نہیں تو آپ کے بدن شریف عنصر لطیف کے لیئے سایہ کیسے ہو؟ اولیاء اللہ کی بارگاہیں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ہی بارگاہیں ہیں۔ حضور ہی کی کفش برداری سے ہی وہ اولیاء ہوئے اور واسطہ اور وسیلہ بنے حتیٰ کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام بھی حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے طفیلی اور عطاء فیض میں حضور کے نائب ہیں۔

تقویٰ :۔ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (سورۃ الانفال ٣٤) اولیاء اللہ تقویٰ کے منابع اور مراکز ہیں۔

---

علہ علماء کرام نے منجملہ اور خصوصیات کے لکھا کہ اسم پاک اللہ جل شانہٗ کی طرح اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم " میں بھی کوئی حرف منقوطہ نہیں رکھا کہ نقطہ مشابہ مکھی ہے۔ اللہ پاک نے محبوب کے اسم پاک کو اس مشابہ سے بھی پاک رکھا یہی وجہ تھی کہ " جسم اور لباس " پر کبھی مکھی نہیں بیٹھتی۔ اولیاء اللہ کو بھی گندی مکھی سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ "سبحان تیری قدرت" محاطرح ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری فی شمائل الترمذی "تذکرۂ غوثیہ"۔

○ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ (سورۂ لقمان ۱۵) سے تقویٰ ملتا ہے۔ یہی مقصود ہے جو ثمرہ ہے اِتباع کا۔ ولائیت کی یہ پہلی منزل ہے۔ تقویٰ کا معنیٰ ہے "باز آنا تقی" اور "ڈرنا تقی" ہے۔ جس میں یہ دونوں معنیٰ پائے جائیں وہ مُتقی ہے۔ غیر مُتقی، فاسق مُعلن، تارکِ سُنّت اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے والا (یعنی التقی) ولی نہیں ہو سکتا۔

☆ سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں ایک شخص نے اپنے آپ کو ولی مشہور کر رکھا تھا آپ اس کی ملاقات کو چل دیئے جب وہاں پہنچے تو وُہ مسجد میں داخل ہو رہا تھا اس دوران اُس نے مسجد میں قبلہ رُو تھوکا آپ نے جب دیکھا تو بغیر ملاقات کئے واپس چلے آئے۔ اُسے سلام کرنا بھی گوارہ نہ کیا اور فرمایا۔

هٰذَا رَجُلٌ غَيْرُ مَامُوْنٍ عَلٰى اَدَبٍ مِّنْ آدَابِ الشَّرِيْعَةِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ آمِيْنًا عَلٰى اَسْرَارِ الْحَقِّ ؕ

یہ شخص شریعت کے آداب میں سے ایک ادب کا تو لحاظ نہیں کرتا۔ اسرارِ الٰہیہ کا کیوں کر امین ہوگا۔

"نفحاتُ الانس"

خلافِ پیغمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

☆ آپ کے نزدیک شریعتِ مُطہرہ کی اتباع ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ آپ کے پاس کرامت کا خواہاں ایک شخص آیا اور ایک سال ٹھہرا جب بد دل ہو کر واپس جانے لگا تو آپ نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا اتنے عرصہ میں آپ سے کوئی کرامت نہیں دیکھی فرمایا اچھا یہ تو بتا کہ مجھے کبھی کوئی کام خلاف سُنّتِ مُطہرہ کرتے دیکھا ہے۔ کہنے لگا نہیں یہ سُن کر آپ نے فرمایا پھر اس سے بڑھ کر اور کیا کرامت ہوگی اور فرمایا طریقت کی رُوح شریعت ہے۔ اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ شریعتِ مُطہرہ پر استقامت ہی سب سے بڑی کرامت ہے اور ہم تو کریم کے چاہنے والے ہیں کرامت کے نہیں ہے (استقامت علیٰ منہاج النبوت)

علمِ طریقت ہچو مسکہ، علمِ شریعت ہچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

☆ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دعویٰ ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کی دلیل ﷺ اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حقیقت ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

ــــه اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔



شریعت اور حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، نقشبندی، قادری، چشتی، سُہروردی سالک کے لیئے یہ سب معبود تک پُہنچنے کے راہ ہیں، نشانِ منزل ہیں، منزل نہیں۔ منزلِ مقصود تو حضور ﷺ تک پُہنچ کر اللہ سُبحانہٗ "معبودِ حقیقی" کی معرفت، قرب اور رضا ہے۔

یقین دانم دریں عالم لَامَعْبُوْدَ اِلَّا ھُوْ — وَلَا مَوْجُوْدَ فِی الْکَوْنَیْنِ لَامَقْصُوْدَ اِلَّا ھُوْ

اصل دین شریعت مطہرہ پر عمل ہے۔

☆ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کو ایک شخص کے متعلق معلوم ہُوا کہ وُہ ہمیشہ سے قائم اللیل اور صائم النہار ہے تو آپ نے فرمایا اُس نے اپنے اندر مجاہدہ سے صفاتِ ملائکہ پیدا کرلیں ہیں اور یہ کوئی مقام نہیں اور نہ یہ ولائیت اور فرمایا کمال ولائیت یہ ہے اپنے اندر صفاتِ محمّدی ﷺ پیدا کرے یعنی اپنی زندگی کے ہمہ اوقات اپنے قیام وصیام کلام وطعام اور منام کو سُنّتِ مُطہرہ کے مطابق کرے۔

○ شیخُ الشیوخ خواجہ شہابُ الدین عمر سُہروردی "علیہ الرحمۃ بانی" بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ نے اپنی کتاب مُستطاب "عوارفُ المعارف شریف" میں فرمایا۔

| کُلُّ حَقِیْقَۃٍ رَدَّتْہُ الشَّرِیْعَۃُ فَھُوَ زِنْدِیْقَۃٌ[1] | ہر وُہ حقیقت جس کو رد کرے شریعت وُہ زندیقہ ہے۔ "زندیق بظاہر دیندار، بباطن بیدین بدعقیدہ" |
|---|---|

کی محمّد ﷺ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں[2]

☆ شریعت کے بغیر طریقت کا دعویٰ سراسر باطل ہے۔ شریعت اور طریقت میں جسم و جان، جسد و رُوح، ظاہر و باطن، الفاظ و معنیٰ، پوست اور مغز کی نسبت ہے یعنی یک قالب دو جان ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر دعوے ولائیت مکر ہے اور فقر مکر سے پاک ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کو چھوڑ کر توحید، توحید کرنا یہ توحید رحمانی نہیں توحید شیطانی

---

[1] حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہُ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہِ — نُورِ مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ وظیفہ حقیقت ہے۔

[2] اے مُخاطب! اگر تُو نے میرے محبوب ﷺ کی اتباع کی تو یہ عالم رنگ و بُو کیا چیز ہے۔ ہم تیرے ہیں۔ لوح قلم تیرے ہیں یعنی پھر لوح محفوظ اور قلم ربانی جو تقدیریں لکھتی ہے۔ تجھے عطا کردوں گا۔ اپنی مرضی سے اپنی تقدیر آپ لکھنا۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کی تفسیر بن جاؤ گے یہ شعر آیتِ کریمہ فَاتَّبِعُوْنِیْ کا ترجمہ ہے۔ جو حضور سیّدُ الابرار صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ المجتبیٰ وبارک وسلم کی عظمت اور محبت کا ثبوت ہے۔ مرزا عفی عنہٗ

ہے۔ توحید اصل دین ہے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ رہ کر ہی ملتی ہے۔

☆ خواجہ عبیداللہ المعروف خواجہ خورد ابن خواجہ باقی باللہ بیرنگ علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ جاننا چاہیئے۔ شریعت صورت حقیقت ہے اور حقیقت معنیٔ شریعت، صورت معنیٰ سے اور معنیٰ صورت سے جدا نہیں۔ معنیٰ تک پہنچنا بے توسط صورت مستحیل محال ہے اور محض صورت پہ اکتفا کرنا اور معنیٰ سے جو کہ مقصود ہے غافل ہونا صریح نقصان کی بات ہے۔ اس سے زیادہ کیا لکھا جائے "تذکرۂ خواجہ بزرگ حضرت باقی باللہ ترجمہ نسیم احمد امروہی فریدی لکھنؤ"

☆ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے مبدأ و معاد میں فرمایا۔

| ○ من عبادت خدا بایں طور کردم کہ اُو رب محمد جل وعز صلی اللہ علیہ وسلم است۔ | میں اللہ سبحانہ کی عبادت اس وجہ سے کرتا ہوں کہ وہ محمد کا رب ہے "عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" |
|---|---|

بدلیل جلیل، کلام اللہ میں رب جلیل نے فرمایا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ سورۃ الاعراف ۱۲۲ نبی کے دامن کو چھوڑ کر رب تعالیٰ کو ماننا یہ ایمان نہیں جادوگروں نے سجدہ میں اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا چاہیئے تھا تکمیل ایمان ہو جاتی اور جب انھوں نے "رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ" کہا تو اب ایمان صحیح ہوا اور عنداللہ وہ مومن اور جنتی ہوئے۔

☆ حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ، غوث الاتامی سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہ السامی کا واقعہ لکھ کر انکشاف فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب کعبۃ اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو وہاں گھر دیکھا گھر والا نظر نہ آیا پس میں سمجھا کہ میرا حج قبول نہیں۔ دوسری مرتبہ کعبۃ اللہ گئے تو گھر بھی دیکھا اور گھر والا بھی لیکن جب تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو گھر والے کا خوب مشاہدہ کیا اور گھر نظر نہیں آیا اور یہ کمال فنا فی اللہ کی دلیل عـلـہ ہے۔ "کشف المحجوب شریف"

○ ایک مسلمان جب مکہ معظمہ فریضۂ حج ادا کرتا ہے تو جلال الٰہیہ کی تابانیوں کا مشاہدہ

---

عـلـہ ایک شخص کعبۃ اللہ گیا۔ عشق الٰہی سے سرشار، زور زور سے آہ و زاری کرتا ہوا عالم وارفتگی میں در کعبہ کو کھٹکھٹانے لگا۔ کسی نے کہا کسے ملنا ہے تو اُوپر اشارہ کر کے کہنے لگا۔ اُس کو ملنا ہے جس کا اُوپر نام لکھا ہوا ہے۔ اتنا کہنا تھا کہ گرا اور واصل بحق ہو گیا کہ گھر والے نے اُسے اپنے پاس بلا لیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ عـہ

ہر کہ شد عاشق جمال ذات را او ست سید جملہ موجودات را

عـہ

کرتا ہے تو یہی جذبہ اُسے کشاں کشاں مدینہ منوّرہ در رسول ﷺ پرلے جاتا ہے۔ جہاں جمال محمدی ﷺ کی ایمان افروز تابانیاں ہیں۔ مکہ معظمہ کے بعد زیارت مدینہ منوّرہ اپنی جگہ دُرست لیکن عشق و محبت کی دُنیا کی منزل کے راہی کا کچھ اور ہی مقام ہے۔ مکہ معظمہ کے بعد آپ مدینہ منوّرہ نہیں گئے واپس وطن آگئے اور یہاں وطن سے بہ نیت حاضری بارگاہ رسالت ﷺ مستقلاً کر کے گئے۔ ل

اَدِّبُوا النَّفْسَ اَیُّھَا الْاَصْحَابُ    فَالطُّرُقُ الْعِشْقِ کُلُّھَا آدَابُ

اور فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حاضری مدینہ پاک کو مکہ معظمہ کے تحت کروں اور جب بارگاہ محبوب رب العلمین عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری ہوتی تو دیر تک روتے رہے۔ اور صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہے قیام مدینہ طیبہ میں دُرود شریف ہی پڑھتے رہے۔ اولیاء عظام نے جو کچھ مدارج ولایت سے حصہ پایا۔ اسی دُرود شریف سے پایا۔ حضرت ابونصیر علیہ الرحمۃ کے سامنے بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کا یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ بِھٰذِہٖ الصِّفَۃِ نَالَ مَا نَالَ ؎ بایزید نے جو کچھ پایا اسی استقامت ہمت اور دُرود شریف سے پایا۔ شریعت مطہرہ کا ادب رُوح اور محبت جان ہے یہ ہیں وہ لوگ جن کے متعلق فرمایا۔

حدیث قدسی :۔ کلام اللہ بزبان رسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ؎

| | |
|---|---|
| اَنَا جَلِیْسٌ مَنْ ذَکَرَنِیْ وَھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ ؕ | میں اس کا ہم نشین ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے اور وہ اولیاء اللہ رب العزت کے جلیس ہیں۔ |
| ھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ وَبِھِمْ یُمْطَرُوْنَ وَبِھِمْ یُرْزَقُوْنَ ؕ | اُن کی مجلس میں بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا اور انہیں کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور رزق ملتا ہے |

یک زمانہ صحبت با اولیاء    بہتر از صد سالہ بودن با اتقاء

اللہ کا ذکر آب حیات اور دُرود شریف جامِ عرفان ہے۔ ان چشموں سے اولیاء سیراب ہوتے ہیں۔

آب خواہ از جُو بجُو خواہ از سبو    کایں سبو را ہم مدد باشد زجو

---

ؔ اے لوگو! اپنے آپ کو ادب سکھاؤ کہ عشق کے انداز سارے کے سارے ادب پر منحصر ہیں۔

ؔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب انور سے نور کی نہریں اور چشمے جاری ہیں۔ جس سے نور کی شعائیں نکل کر فیض پہنچاتی ہیں جس سے وہ عرفان کی منزلیں طے کر کے معبود حقیقی تک پہنچتے ہیں۔ ۱۲۰ منہ عفی اللہ لوالدیہ



ذکر اسمِ ذات پر مجاہدہ سے مشاہدہ تک پہنچا جاتا ہے۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا ذکر کرو اور دُرود شریف پڑھو اور حالتِ ذکر میں وُہ تمہارا ہم نشین ہو گا اور ذکر۔ دُرود شریف۔ میں ایسے رہو کر آپ ﷺ "حالتِ حیات میں تمہارے سامنے ہیں اور تم آپ کو دیکھ رہے ہو۔ ادب، اجلال واکرام، تعظیم اور حیا سے رہو اور یقین جانو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہیں دیکھتے اور سُنتے ہیں تمہارے کلام کو اور تمہارے اعمال واحوال پر نگاہ ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام صفاتِ الٰہی سے موصوف ہیں اور اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی ایک وصف یہ ہے کہ میں اپنے ذاکر کا ہم نشین ہوتا ہوں۔ اور یہ باطنی خزانے کھولنے کی کنجی ہے ۵ "مدارج النبوت"

ہر کہ خواہد ہم نشینی باخدا او نشیند در حضورِ اولیاءؒ

**اقوالِ حکمت** ۱۔ مقولہ اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ[1] اور اَلْاَدَبُ فَوْقَ الْاَمْرِ اپنے اپنے مدارج اور مقام کے لحاظ سے ہے۔ پہلا مقام مُبتدئ شریعت اور دُوسرا مقام مُنتہی طریقت کا ہے۔ مخفی نہ رہے ادب میں خطا بے ادبی کے صواب سے افضل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ حُسْنَ الْاَدَبِ بِاَوْلِیَآئِکَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ سُوْٓءِ الْاَدَبِ بِاَصْفِیَآئِکَ بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

۲۔ اولیاء اللہ، مقامِ فنا میں، از خود رفتہ، اَنَا الحق کہہ دیتے ہیں۔ جیسے شاہ منصور حلاج علیہ الرحمۃ نے اَنَا الحق کہا۔ لیکن فنا فی الرسول کی منزل میں۔ اَنَا مُحَمَّد ﷺ " کسی نے نہیں کہا اور نہ آئندہ کوئی کہے گا۔ وُہ مقامِ نیاز یہ مقامِ ناز ہے مقامِ ناز مقامِ محبوب ہے۔

با خدا دیوانہ و با مُصطفٰے ہشیار باش "عزیز حاصل پوری علیہ الرحمۃ"

☆ محبوبِ صمدانی شہبازِ لامکانی کشفِ اسرارِ سبع مثانی بحرِ امواج ہمدانی شمعِ بزمِ عرفانی مقتدائے ارباب

---

[1] مرتبۂ اولیٰ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل کی تکمیل کے بعد حاصل ہوتا ہے اور تربیت شارعیہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح حدیبیہ میں شرائط لکھنے سے پہلے تسمیہ اور کلمہ طیبہ لکھا مشرکین نے اعتراض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن کر فرمایا اے علی! رضی اللہ عنہ لفظ رسول اللہ کاٹ کر ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھ دو تو عرض کیا لَا اَمْحُوْکَ اَبَدًا تو پھر حضور ﷺ نے خود اپنے ہاتھ مبارک سے قلمزد کیا یہ مثال بے ادب امر بلند مرتبہ ہے۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں ☆ فتح مکہ معظمہ پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

معانی امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی قدس سرہ الرحمانی نے فرمایا۔

○ فنا کے یہ معنی نہیں کہ وجودِ عنصری زائل ہو جائے اور نہ ہی بقاء کے یہ معنی ہیں کہ ممکن سے امکان بالکل زائل ہو جائے اور اس کو وجوب حاصل ہو جائے یہ محال ہے اور اس کے قائل ہونے سے کفر لازم آتا ہے بلکہ اس امکانیت کے باقی رہنے کے باوجود خلع اور لبس کے یہ معنی ہیں۔ صفاتِ بشریہ سے نکلنا اور صفاتِ الٰہیہ اور انوارِ احمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے متصف ہونا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

بقیہ حاشیہ

اپنے قدم ناز میرے کندھوں پر رکھ کر بتوں کو گرا دیں۔ فرمایا اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم بارِ نبوت نہیں اٹھا سکتے تو امتثال لامر رسول اللہ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوشِ مبارک پر کھڑے ہو کر بتوں کو گرایا۔ جب نیچے آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں نے اپنے آپ کو عرشِ عظیم کی بلندی پہ پایا تھا فرمایا اے علی مرتضےٰ! انھیں اٹھانے والے محمد مصطفےٰ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " اور اتارنے والے جبرائیل علیہ السلام تھے۔ یہ مثال اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ کی ہے۔

☆ ایک آدمی کا دورانِ سفر اونٹ چھوٹ گیا جس پر زادِ سفر کھانا پینا تھا۔ شدید گرمی وسیع و عریض ریگستان اور مہلک بیابان، عالمِ پریشانی میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا اچانک آنکھ لگ گئی جاگا تو دیکھا کہ اونٹ سرہانے کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کے لئے اسی عالمِ بیخودی میں بے ساختہ پکار اٹھا اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ "تو میرا بندہ میں تیرا رب"۔ یہ تمثیل بیان فرما کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اَخْطَأَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ یہ الفاظِ خطا ہیں۔ لیکن حالتِ محبت کے اس عالمِ وارفتگی و شیفتگی میں ربِ ودود اس کے ان الفاظ پر راضی ہو گیا۔ مقربین کی خطا بھی ہمارے صواب سے افضل ہوتی ہے۔ سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سین دوسروں کے شین سے افضل ترین ہے ۔

" براشہد او شنندہ زندہ اسہد بلال " رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحاہ سیم حلیقا۔

☆ شاہ منصور سے کسی نے پوچھا فنا کی اس منزل پر تم نے یہ کلمہ کیسے زبان سے نکالا۔ ارشاد فرمایا ۔

من نمے گویم انا الحق ، یار مے گوید بگو ‍ ‍ چوں نمے گویم مرا دلدار مے گوید بگو

میں اپنے ارادہ سے انا الحق نہیں کہتا بلکہ میرا دوست مجھے کہتا کہ ایسا کہو۔ جب میرا یار یوں کہنے کا حکم دے تو میں کیسے نہ کہوں کیا جان کی خاطر دوست کا کہنا نہ مانوں۔ یہ ایک جان کیا؟ ہزاروں جانیں اس دوست حق پر قربان ہو جائیں۔ یہ شطحیات ازحالتِ سکرت ہے۔ شاہ حسین منصور حلاج الاسرار مقبول اولیاء سے تھے۔ ۱۲ منہ



روضۃ الثالثۃ — اہلِ سُنّت وجماعت — شکر اللہ تعالیٰ مساعیہم الجمیلۃ ۵ ب

○ شمائل الترمذی کی ایک روایت کے مطابق اُمتِ مُسلمہ میں تہتّر فرقوں سے صرف ایک ناجی ہے وُہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے " وَمَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ " سے واضح کر دیا ہے وُہ نجات دہندہ اور جنّتی گروہ کہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یہی صراطِ مُستقیم ہے۔ مرتبۂ ولائیت اہل السُنّۃ والجماعۃ کے شاء اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ فی الانصار ط کے نصیبہ میں روزِ ازل سے لکھا جا چکا ہے۔

حدیث الحبیب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط «مشکوٰۃ المصابیح کتابُ الایمان»

| | |
|---|---|
| عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ وَعَضُّوْا عَلَیْکُمْ بِالنَّوَاجِذِ ط | لازم پکڑو میری سُنّت اور میرے خُلفاءِ راشدین مہدیّین[1] کی سُنّت کو اور دانتوں سے مضبوط تھام لو۔ |

☆ اس حدیث پاک کی رُو سے اُمّتِ مُسلمہ مقلدین حضرات حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی اور اہلِ نسبت ہی اہلِ سُنّت وجماعت ہیں کہ محبّتِ الٰہی کا شریعتِ بیضا اور سُنّتِ غرّا کے سوا کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں جو مقصود تک پہنچائے اور اہلِ طریقت کے جملہ امور مشاہدات، مُبشّرات اور ظہورات باحوال وکیفیات، معارف اور مواجید کی حقیقت اہلسُنّت کے عین مطابق ہو تو ولائیت ہے ورنہ استدراج۔ سُنّتِ رسُول پاک اور سُنّتِ خُلفاءِ پاک ہی دینِ ہُدیٰ ہے۔

○ مشرف الخواطر والاسرار خواجہ ناصر الدین عُبیداللہ احرار نقشبندی قدس سرّہٗ الغفار فرماتے ہیں۔ المتوفی ۸۹۵ھ

| | |
|---|---|
| منقول است کہ اگر تمام مواجید واحوال را بما دہندہ، حقیقت ما را بعقائدِ اہلسُنّت وجماعت متجلی نہ سازند۔ جُز خرابی ہیچ نے دانم واگر تمام خرابیہا را بر ما جمع کنند حقیقتِ ما را بعقائد اہلِ سُنّت وجماعت بنوازند ہیچ باکے ندارم «مکتوباتِ خواجہ ۱۹۲» | اگر تمام مواجید واحوال ہمیں دے دیں اور ہماری حقیقت کو عقائد اہلِ سُنّت وجماعت کے ساتھ منسلک نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے اور اگر تمام خرابیوں کو ہم پر جمع کر دیں۔ لیکن ہماری حقیقت کو اہلِ سُنّت وجماعت کے عقائد سے نواز دیں تو پھر کچھ خوف نہیں۔ ۲ |

[1] حدیث پاک میں ہے۔ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ط بڑے گروہ کی پیروی کرو کہ جو اکیلا رہا۔ وُہ اکیلا دوزخ میں گیا اِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ بھیڑیا اُسی کو کھاتا ہے جو گلّہ سے علیحدہ ہو۔ وُہ ہلاک ہو گیا۔ فی زمانہ مسلکِ مُہذب مُحقق اہلِ سُنّت وجماعت کا لبادہ کئی فرقہائے ضالّہ نے اُوڑھ لیا ہے اور ان زائغین عَنِ الْعِلْمِ کے جُملہ فرقِ باطلہ۔ کسی کا تعلق خوارج سے کسی کا ناصبیہ سے اور کوئی مُعتزلہ سے جا ملتا ہے اور کسی نے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



○ اہلِ سُنّت وجماعت ہی مسلکِ حقّہ مرضیہ ہے۔ صحابہ کرام کا مُبارک گروہ ہی اہلِ سُنّت وجماعت کہلایا۔ بمطابق حدیث الحبیب عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ "سُنّتِ رسُول اور سُنَّۃِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْن" سے خلفاءِ راشدین معہ جُملہ صحابہ کرام کی جماعت مُراد ہے۔ اُنھیں کے دامن کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم صادر فرمایا۔ صریح ہدایت حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کی سُنّت اور جماعت صحابہ کی پیروی پر منحصر ہے۔ اہلِ علم نے حق کو فرقہ ناجیہ "اہلِ سُنّت وجماعت" اور دینِ اسلام کو خیر القرون، کے مذاہب اربعہ آئمہ مجتہدین میں منحصر قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ خرط القتاد ہے۔

" کَمَا لَا یَخْفٰی اَھْلُ النَّظَرِ وَالْبَصِیْرَۃِ " "علامہ السید طحطاوی"

☆ امامِ ربّانی قطبِ زمانی، محبوبِ صمدانی حضرت مجددِ الفِ ثانی الشیخ احمد فاروقی قُدِّسَ سِرُّہُ الْاَقْدَس (۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ ہجری القدسیہ) مکتوب شریف میں بالوضاحت فرماتے ہیں۔

○ نجات کا راستہ صرف اہلِ سُنّت وجماعت شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَھُمْ کی متابعت میں ہے۔ اقوال میں بھی افعال میں بھی، اصُول و فروع میں بھی کیونکہ نجات پانے والا فرقہ صرف یہی ہے باقی تمام فرقے زوال اور ہلاکت کے کنارے کھڑے ہیں۔ آج کسی کے علم میں یہ بات آئے نہ آئے۔ لیکن کل قیامت کو ہر ایک جان لے گا۔ مگر اُس وقت جاننا بے سُود ہوگا۔

؎ برحق مسلک مذہب اہلسنّت وجماعت ہی ہے۔ اُس کی علامت درود شریف پر مواظبت۔

بقیہ حاشیہ

نجد کو اپنا قبلہ و امام بنایا اور اپنے دل میں بٹھایا اور بچھایا۔ جو ہر مکر و فریب زیارات المدینۃ المنورہ سے روکنا اور فضائل پر ٹوکنا اپنا شعار بنایا۔ حضور سید السادات والکائنات "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کے فضائل و کمالات سے "مست برزم میخانۂ نجدیت وبادۂ وہابیت" کو امراض ہی نہیں بلکہ اعتراض بھی ہے جو سراسر ہیکٹی پر انکار ہے۔ یہاں میرا مقصد مسلک مہذبہ محققہ اہلِ سُنّت وجماعت کا بیان ہے۔ کسی فرقے پر تنقید یا تنقیص، بحث ومباحثہ یا قیل وقال نہیں یہ سب ہدایت سے دُور گرا دیتی ہیں۔ حاشا و کلّا کسی کی دل آزاری مطمحِ نظر نہیں محض ہدایت مقصود اور مطلوب ہے۔ یہ سب فرقے بدعتی جو ضال اور مُضل ہیں جنھوں نے نئے نئے عقائد گھڑ لئے۔ اُن کی تقاریر وتحاریر مبنیہ تضاد کا مجموعہ، اور اُن کا عقیدہ اُن کے عمل کا۔ اُن کا قلب اُن کی زبان کا نہ رفیق ہے اور نہ مصدق۔ یاد رہے۔ "وَحَیْثُ اُولٰٓئِکَ یَفْقِدُوْنَ" کا مفہوم حُسن صداقت اہلِ سُنّت وجماعت کے لیئے ہے جو سوادِ اعظم "عظمت والی جماعت" تو ہے۔ فقط "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ" (سورۃ النساء ۹۹)

از محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی عفی عنہ ولوالدیہ



☆ ایک حدیث الرسول ﷺ میں ارشاد فرمایا گیا۔

اِتَّبِعُوْا سَوَادَ الْاَعْظَمِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ط

تابعداری کرو "اہلِ سُنّت و جماعت" کی جو اُن سے علیحدہ ہُوا وہ جہنّم میں گر گیا۔

○ سوادِ اعظم، اہلِ سُنّت و جماعت سے خارج ہو کر گروہ اہلُ النّارِ والسّقر میں اپنا نام لکھا لیا۔ اللہ کا کوئی ولی کسی دوسرے مسلک میں نہیں ہُوا اور نہ ہو گا۔

☆ غوثِ زمان السیّد عبدالعزیز دبّاغ شاذلی اَنَارَاللہُ بُرْھَانَہٗ فرماتے ہیں۔

○ ایک بار فرمایا بندہ کو فتح نصیب نہیں ہوتی جب تک اہلِ سُنّت وجماعت کے عقیدہ پر نہ ہو۔ اگر فتح کے وقت کسی دوسرے عقیدہ پر تھا تو اُس کو پہلے تو بہ نصیب ہوتی ہے اور پھر فتح۔ یعنی وُہ فوراً اہلِ سُنّت و جماعت کی طرف رجُوع کرتا ہے۔ میں نے آپ کو ہمیشہ اہلِ سُنّت و جماعت کی مدح و ثنا کرتے سُنا اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اہلِ سُنّت و جماعت سے بہت محبّت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہُوں کہ اس عقیدہ پر موت نصیب ہو۔

☆ علامہ بدرُ الدین زرکشی علیہ الرحمۃ نے جمع الجوامع میں اہلِ سُنّت و جماعت کی توصیف فرمائی کہ صراطِ مُستقیم پر صرف اہلِ سُنّت و جماعت ہیں۔ مولانا جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے نفحات الانس میں لکھا کہ سیّدنا بایزید طیفور بن عیسیٰ قُدِّسَ سِرُّہُ القُدسی کے وصال کے بعد کسی اہلُ اللہ نے آپ کو خواب میں دیکھا تو پُوچھا اے بایزید! تم نے ساری زندگی مسلکِ اہلِ سُنّت اور اتباعِ سُنّتِ مُصطفوی میں گزار دی تو ربّنا اللہ سُبحانہٗ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ فرمایا مجھ سے فرشتوں نے پُوچھا کہ اے بوڑھے تو کیا لایا ہے؟ میں نے جواب دیا محبوب محبّ کے دربار میں حاضر ہو تو پُوچھا جاتا ہے کیا لائے لیکن جب ایک فقیر شہنشاہ کے دربار میں جاتا ہے تو اُس سے یہ نہیں پُوچھا جاتا کہ تُو کیا لایا؟ بلکہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تُو کیا چاہتا ہے۔ بس اتنی بات پر ربِّ کریم نے مجھے بخش دیا۔ آپ اسی مسلکِ اہلِ سُنّت و جماعت پر اُخروی نجات کا دار ومدار فرمایا کرتے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# آدابِ مُصطفےٰ

## صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

**قرآنِ پاک :** پ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت کریمہ ۱

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○

اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسُول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سُنتا جانتا ہے۔

○ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کا اجلال واکرام فرماتے ہُوئے ادب واحترام سکھا رہا ہے تاکہ وُہ میرے پاک رسُول کی پاک محفل میں بیٹھنے کے قابل ہوجائیں۔ میرے محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" پر تقدیم قولی، فعلی ہرگز ہرگز نہ کرنا اور عجز و انکساری سے آدابِ گفتگو کو ملحوظ رکھ کر آواز بلند نہ کرنا۔ اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ ورسولہٗ عنہا نے حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کی حُرمت کو بعد وصال کے مثل حیات فرمایا اور اگر کوئی مسجد نبوی شریف میں کیل بھی ٹھونکتا تو منع فرما دیتیں کہ اس سے آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کو ایذاء پہنچتی ہے۔ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کا ادب و تعظیم مثل حیات اب بھی فرضِ عین ہے۔

☆ ابن حمید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک بار خلیفہ ابُو جعفر منصور عباسی نے مسجد نبوی میں سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ سے مباحثہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا لَا تَرْفَعْ صَوْتَکَ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ ؎ تو وُہ خاموش ہوگیا اور فی الفور خشوع و خضوع سے اس بات کو قبول کیا۔ پھر اُس نے استفسار کیا۔ اَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ وَ اَدْعُوْا اَمْ اَسْتَقْبِلُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

---

؎ اس مسجد نبوی شریف میں اپنی آواز بلند مت کرو۔ سرہند شریف نائب رسُول امام ربانی الشیخ احمد نور اللہ مرقدہٗ کے دربار میں دیکھا روضہ شریف کے دروازے کے کنڈوں سے ٹاکیاں بندھی ہوئی ہیں تاکہ کُنڈا کھولتے وقت آواز "کھڑک" نہ ہو۔ کیسا سکون واطمینان ہے۔ یہ دربارِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار کے نقش ہیں

جہاں عشق بھی ہے سجدوں میں ، جہاں حُسن بھی ہے نیاز میں

اسی بارگاہ جمال کا ، میں ہُوں ایک ادنیٰ غلام بھی

"صلی اللہ علیہ وسلم" حضور کی بارگاہ عالیہ میں صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا مانگوں تو کیا میں قبلہ کی طرف منہ کروں یا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف؟ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لِمَ تَصْرِفُ وَجْهَكَ عَنْهُ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں منہ موڑتا ہے وہ تو تیرے اور تیرے آباء حضرت آدم علیہ السلام کے لیے اللہ سبحانہٗ کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں۔ بَلْ اِسْتَقْبِلْهُ وَاسْتَشْفِعْ بِهٖ فَيُشَفِّعُكَ اللّٰهُ بلکہ آپ کی جانب توجہ کر اور انہی سے اپنی حاجت اور مراد کی شفاعت چاہ اور وسیلہ بنا۔ پس قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ۔ عزت بخاری نے کیا خوب کہا ہے۔ اللہ رب العزت اسے عزت دے ؎

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

نفس گم کردہ مے آید جنید و بایزید ایں جا

☆ ایک مرتبہ فجر کی نماز نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھا رہے تھے۔ قرآت سے ایک آیتِ کریمہ رہ گئی جب نماز ختم ہوئی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اَیْنَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ کہاں ہیں؟ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ آپ نے فی الفور خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تو فرمایا تم نے نماز پڑھی عرض کیا نعم۔ فرمایا ایک آیتِ پاک رہ گئی تم نے لقمہ کیوں نہیں دیا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بتانے لگا تو فوراً میرے ایمان نے میری رہبری کی اور کہا اے اُبی! آپ اللہ سبحانہٗ کے محبوب اور رسول ہیں جو آیت مصطفےٰ کی زبان پر جاری نہیں ہوئی کیا پتہ کہ وہ رب کریم نے منسوخ ہی نہ فرما دی ہو۔ اس سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" خوش ہو گئے۔

**قرآن پاک** : پ۳۰ سورۃ الاعلیٰ آیتِ کریمہ ۶، ۷

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ | اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے۔

○ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے صاحبِ قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام، بِکُلِّ حِیْنٍ وَّ آنٍ کو حفظِ قرآن کی نعمت بے محنت عطا ہوئی۔ اتنی عظیم وضخیم کتاب بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دور کے حفظ ہو گئی نیز یہ کہ اِلَّا کا استثناء کبھی واقع نہیں ہوا اور

؎ سید القراء فی الصحابہ الخزرجی الانصاری بدری بخاری کاتب وحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بحبابہ علینا المتوفی ۳۰ ہجری



اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا آپ قرآنِ عزیز سے کچھ بھُول لیں۔ "تفسیر خازن، جمل"

حدیثِ پاک: بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ در "صحیح مسلم شریف"

اِنِّی لَا اَنْسٰی وَلٰکِنْ اُنَسّٰی لِاَسُنَّ ط | میں نہیں بھولتا۔ لیکن بھُلایا جاتا ہوں تاکہ تمہارے لیئے سُنّت بنے۔

○ عالمِ علومِ اسرارِ الٰہیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھولنا اُمّتِ مرحومہ کے لیئے سُنّت اور پُر حکمت ہوتا ہے۔ ہمارے بھُولنے کی طرح نہیں کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر یا عصر پڑھا رہے تھے آپ نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ صحابہ بہت متعجب ہوئے۔ جماعت میں گو سیدنا ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ بھی موجود تھے مگر کسی کو بھی عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ایک صحابی حضرت ذوالیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ءَ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ اَمْ نَسِیْتَ کیا نماز کو قصر کیا یا آپ بھول گئے۔ فرمایا مَا نَسِیْتُ وَلٰکِنْ اُنْسِیْتُ میں بھولتا نہیں لیکن بھُلایا جاتا ہوں۔ چُنانچہ آپ نے کھڑے ہو کر مزید دو رکعت نماز ادا فرمائی اسکے بعد سجدہ سہو کیا۔ اس میں مصلحت اور حکمت یہ تھی اگر اُمّت میں کوئی بھول جائے تو تلافیٔ مافات کی صُورت میں اُس کے سامنے آپ کا اسوۂ حسنہ ہو صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ط (الحدیث بخاری) سے یہ نسیان اُمّت کے لیئے نمونہ بن گیا۔

☆ سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی مُلاقات۔

○ سیدنا فقیہ اعظم علیہ الرضوان کے تلمیذِ عزیز ہیں۔ آپ نے فقہ حنفی کی تدوین و ترویج میں بہت کام کیا۔ آپ علومِ قرآن و سُنّت اور فقہ کے خزینہ تھے فرمایا کرتے۔ مجھے یہ علمی خزینے حضرت آدم علیہ السلام سے بوجہ ادب عطا ہوئے۔ مجھے عالمِ ارواح میں

---

ع نسیان ذہول اور سہو نسیان کا تعلق علم سے ذہول کا فعل سے اور سہو کا دونوں سے ہے سہو کا معنی ہے بھول جانا۔ اگر حافظہ میں ہو لیکن توجہ نہ ہو تو ذہول اور اگر حافظہ میں ہی نہ ہو تو نسیان۔ یہ احقر العباد طالب الرشاد کہتا ہے نسیان۔ ذہول اور سہو کا کوئی مقام ہو۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حال کو اپنے حال پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے آپ نبی ہیں اور ہم اُمّتی ہیں۔ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک کہ ادراک عاجز است از درکِ ادراک "چہ نسبت کاہ را با آسمان عالیجاہ"

حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا اے محمد بن حسن!
"اِنِّیْ اَنْظُرُ عَلٰی وَجْھِكَ نُوْرَ الْقُرْاٰنِ" میں تیری پیشانی پر انوارِ قرآن دیکھتا
ہوں۔ مجھے قرآن سناؤ تو میں نے قرآن پاک سے تخلیق اور خلافت والا رکوع پڑھا اور
جب اِس آیتِ کریمہ وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی [ص ۱۶ علہ] پر پہنچا تو یہ آیتِ
کریمہ چھوڑ کر آگے پڑھ گیا اِس پر آپ نے فرمایا تم نے ایک آیتِ پاک چھوڑ دی۔
عرض کیا ہاں اے سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام آپ کے اس حال کو بیان کرتے مجھے شرم آئی
اور یہ ادب کا تقاضا تھا جو کچھ میں نے کیا اللہ سُبحانہٗ تو جیسے چاہے اپنے پیاروں کو مخاطب
فرمائے۔ میں کون ہوں؟ اِس جواب پر حضرت آدم علیہ السلام کے چہرے اقدس پر
خوشی اور مسرّت کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے محبّت سے مجھے اپنے سینے سے لگایا
اور وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا [سورۃ البقرۃ ۳۱] کی علمی شان رکھنے والے اور علمی تاج پہننے
والے نبی نے میرے سینہ کو علومِ ظاہری و باطنی کا گنجینہ بنا دیا۔ "سوانح حیات امام محمد علیہ الرحمۃ"

عقیدہ ۵: حضور نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" خلیفۃ اللہ الاعظم ہیں اور اُس علّام الغیوب و
الشہادہ نے آپ کو اَعلم الخلق بنایا۔ علم ہی باعثِ [تاجِ کل] فضیلت اور عظمت ہوتا ہے۔
اللہ ربُّ العزّت نے حضرت آدم علیہ السلام کے سر پہ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا [سورۃ البقرۃ ۳۱]
کا تاج سجایا تو مسجودِ ملائکہ ہوئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو شہنشاہیت بوجہ علم
منطقُ الطیر ملی اور حضرت یوسف علیہ السلام کو علم تاویل الاحادیث سے سلطنت مصر
عطا ہوئی اور اپنے محبوب پاک شاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ [سورۃ الرحمٰن ۲ علہ] کے
علمی تاج سے وہ زینت بخشی "تمام انبیاء و رسل اور ملائکہ کا علم حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے
علم سے قطرہ اور سمندر کی نسبت رکھتا ہے اور آپ کو شہنشاہِ لولاک بنایا۔

○ آدم پہ سرِ موضوعِ اِتّباع - تبرک بے شک فضلِ ربّی ہے۔ لیکن کامل اتباع کے ساتھ

---

علہ پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۲۱ آدم علیہ السلام سے اپنے رب کے حکم میں لغزش ہوئی جو مطلب چاہا اُس کی راہ نہ پائی۔

علہ پ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت کریمہ ۲ رحمٰن نے قرآن سکھایا۔ وہ کونسا علم باقی رہ گیا ہوگا جو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو نہ سکھایا گیا ہو۔
علم ما کان و ما یکون از ابتداء تا انتہاء ذرّہ ذرّہ کا علم اجمالاً و تفصیلاً سب عطا فرما دیا بلّلٰہِ الحُجَّۃُ النَّاطِقَۃ ط



ہو محض عقیدت یا تبرک اور خشک اتباعِ اسمی یا رسمی سے منزلِ مقصود تک پہنچنا محال ہے۔ محبت اور اتباع دونوں لازم و ملزوم ہیں۔

☆ سیدُ الطائفہ جناب بایزید بسطامی رحمۃ اللہ سے کسی نے بطورِ تبرک قمیص مانگی تو آپ نے فرمایا یہ تو قمیص ہے۔ اگر بایزید تجھے اپنا چمڑہ بھی دے دے تو تجھے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک تو بایزید جیسے عمل نہ کرے۔ اِس سے عمل کی اہمیت کی وضاحت بیان فرمائی گئی ہے۔ فی زمانہ نبیِ پاک ﷺ سے محبت اور بزرگانِ دین سے عقیدت کا اور اپنے تقویٰ طہارت کا اظہار بڑی شد و مد اور شدتِ جذبات سے کیا جاتا ہے لیکن بصد افسوس! اس جذبۂ عقیدت کے ساتھ اتباع جو آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد تھا اُس پر عمل نہیں کیا جاتا اللہ تقدس و تعالیٰ نے تو ہمیں احسنِ تقویم کا شاہکار بنایا لیکن ہم نے اپنی بداعمالی سے اپنی شکل کو بگاڑ دیا۔ "شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت" ؎

از برونِ طعنہ زنی بر بایزید — وز درونت ننگ مے دارد یزید
کرا جامہ پاک است و سیرت پلید — در دوزخش را نباشد کلید (سعدی)

پند: ★ آداب شریعت اور طریقت پر عمل سے ہی قلب پر احوالِ حقیقت منکشف ہوتے ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر طریقت کا دعویٰ زندیقی ہے۔

★ دین کی اصلاح، زبان کی اصلاح پر منحصر ہے۔ فحش گوئی اور کذب سے اجتناب کرے۔ اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُہْلِکُ ؎

★ علماء کی مجلس میں زبان کو اور اولیاء کی مجلس میں دل کو نگاہ میں رکھے کہ عالم کی نظر زبان پر اور اولیاء کی نگاہ قلب پر ہوتی ہے۔

گرچہ من از نیکاں نیم خود را بہ نیکاں بستہ ام — در ریاضِ آفرینش رشتۂ گلدستہ ام

**قرآن پاک** : پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۰۴

---

؎ باہر سے تو ایسے کہ حضرت بایزید سے بھی اچھے اور تقویٰ بایزید پر بھی طعنہ زن اور اندر سے ایسے کہ یزید سے بدتر کہ وہ بھی عار کھائے۔ جس کا بظاہر لباس صوفیانہ، درویشانہ، عالمانہ ہو اور سیرت پلید، ایسے شخص کو دوزخ کی چابی کی ضرورت نہیں۔ ؎ سچ نجات دیتا اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔



| يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا | اے ایمان والو! رَاعِنَا نہ کہو اور یُوں عرض کرو اُنْظُرْنَا۔ پہلے ہی سے غور سے سُنو۔ |
| --- | --- |

○ ان آیاتِ کریمہ میں ربُّ العزت نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کے ساتھ ہم نیاز مندوں کو ادب سکھایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بلند آواز کرنا۔ نام لے کر ایسے القاب سے بُلانا۔ پکارنا اور چلّانا حرام فرما دیا۔ رَاعِنَا صحابہ کرام کا مقولہ تھا۔ لیکن یہود پُرعنُود اس کو اپنی خبثِ باطنی سے قبیح معنی میں استعمال کرتے لہٰذا فرمایا جس لفظ میں سُوءِ ادب کا ذرّہ بھر بھی پہلو نکلتا ہو وُہ میرے محبوب کی بارگاہ کے لائق نہیں لہٰذا تم اُنْظُرْنَا کہا کرو اُنْظُرْنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس سے ثابت ہُوا انبیاء علیہم السّلام کی تعظیم و توقیر، ادب و احترام کا کلمہ عرض کرنا فرض عین ہے اور یہ کمال ادب اور انتہائے تعظیم ہے جس کی تعلیم ذاتِ ذوالمنن مالکُ الملک نے دی۔ اب غور طلب یہ کہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیحد حساب صفات اور القاباتِ طیبات کو چھوڑ کر بڑا بھائی۔ بَشَرًا مِّثْلَنَا (مقولہ کفار سُورۃ ہُود ۲۷) پر اپنی فکرِ عقلی اور علمی قوتیں صرف کرتا ہے وُہ کس زُمرہ میں ہوگا۔

○ جب وفدِ بنی تمیم نے حجراتِ مُبارکہ میں حاضر ہو کر نام لے کر باہر سے آواز دی تو ربِ کریم نے ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہُوئے اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ فرمایا اور پھر ادب سکھایا۔

☆ خلیفۃُ الرّسول سیدنا ابوبکر الصدیقُ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ:۔

○ ایک دفعہ حضورِ پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فریقین میں صُلح کرانے کہیں تشریف لے گئے اور بسیار انتظار کے بعد صحابہ کرام نے آپ کو بصد اصرار نماز پڑھانے کے لیئے کہا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تشریف لے آئے۔ تو آپ پیچھے ہٹ گئے حالانکہ حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے منع بھی فرمایا تو آپ نے یہ کہہ کر ادب و احترام کا معیار قائم کر دیا۔ یا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابُو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ آپ سے آگے بڑھے۔ آپ نے اپنے کردار و عمل سے اُمتِ مرحُومہ کو ادب و احترام، توقیر و تعظیم کا نمونہ دیا۔

---

علہ رَاعِنَا کے چار معنی ہیں ایک صحیح رعایت فرمایئے تین قبیح۔ رعونت۔ چرواہا۔ یہود نامسعود کی بولی میں گالی اور تقلیب نیز سے اشارہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ بے ادبی کفر ہے اگرچہ نیت بے ادبی نہ بھی ہو ۱۲ احسن غفرلہٗ ولوالدیہ۔

☆ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

○ صلح حدیبیہ پر جب آپ کو مکہ معظمہ بھیجا گیا کہ قریش کو جا کر سمجھائیں تو مشرکین نے کعبۃ اللہ کے طواف کی پیش کش کی تو آپ نے یہ کہہ کر مَاکُنْتُ اَفْعَلُ حَتّٰی یَطُوْفَ بتا دیا کہ اصل دین و ایمان حضور ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بغیر میں طواف کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہی کے نور سے پتلی حجر کی ہے

☆ سیدنا مولائے کائنات سرکار علی مرتضے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آپ مولود کعبہ ہیں۔ کہ جب سرور کائنات احمد مختار ﷺ تشریف لائے تو آپ کو گود میں لیا تو آنکھیں کھول دیں۔ سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ نے جس کی زیارت کی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور خاموش زبان بتا دیا۔ مولود کعبہ، کعبہ کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا جب تک ان آنکھوں سے کعبہ کے کعبہ حضور ﷺ کو نہ دیکھ لے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔

آؤ حاجیو! شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
غور سے سن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے محبوب کا روضہ دیکھو

☆ رئیس المفسرین فی الصحابہ حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وبجاہہ علینا نے فرمایا۔[1] شریعت مطہرہ کی اصل حضور والا صفات کی ذات ہے۔ سرچشمہ وظائف درود شریف جو مطلوب خداوندی ہے۔ کعبہ، نماز، جان، ایمان سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذیلی انوار ہیں۔

مولیٰ علی نے واردی تیری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اُن پہ دے چکے
اور حفظ جان تو جان فروض غرر کی ہے
ہاں تو نے اُن کو جان انہیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

---

[1] سیدنا عبداللہ، سیدنا عباس عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہزادے ہیں۔ حضور نے ان کی پیدائش پر گود میں لے کر گھٹی آپنے لعاب دہن سے دی۔ جس کے انوار رگ و ریشہ میں سرایت کر گئے اور تادم واپسیں درود شریف کے الفاظ کی شکل میں لب پر رہے۔ درود شریف کے انہیں جلووں میں وصال فرمایا۔ وجیہہ صحابی

## فضیلتِ صحابہ عظام اور ادب :- "کتاب و سُنّت کی روشنی میں"

قرآنِ پاک :- ۱. پ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۰۰ ۔ ۲. پ ۲۸ سورۃ الحشر آیتِ کریمہ ۱۰

۱. وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ اُن کے پیرو ہوئے اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

☆ سابقونؔ علہ، اوّلون، مہاجرین، انصار اور تابعین کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے قلوب کو تقویٰ کے لیئے پرکھ لیا ہے اور اس محبت، ادب، تعظیم و احترام اور اتباع پر اُن کے قلوب کو ایمان سے بھر دیا ہے اور مغفرت کا مژدہ سُنا کر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کا

بقیہ حاشیہ

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ درُود خواں صحابی حضرت عمران بن حصینؓ الخزرجی جن سے ملائکہ باتیں کرتے۔" فقیہہ صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے فرمایا میں نے اس راہ میں ستّر رنگ دیکھے ہیں جو سب کے سب درُود شریف کے ہی انوار تھے۔ مَادَّۃ اَصْلِیَّتُہٗ وَمَعْمُوْلٌ "نعت خوانی، مدحِ سراقی از قسم درُود شریف ہے۔ نعت خوانی شانِ محبوب میں پورے خلوص اور جذبۂ محبت سے گلہائے عقیدت پیش کرتا ہے اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے خدا اپنے حبیب کی تعریف سُن کر خوش ہوتا ہے اور محبوب یہ دیکھ کر اُن کا ایک نام لیوا غلام بے دام حقوقِ نبوّت بجا لانے لگا ہے اور رضاءِ ربِّ عزّوجلّ کا کام کر رہا ہے تو حبیبِ پاک بھی بذاتِ خود خوش ہو جاتے ہیں۔ یہی مقصودِ اعلیٰ ہے۔

☆ نجم الہند شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قیام حرمین شریفین میں روحانی مشاہدات کی بناء پر دیکھا "روحی لہ الفداء صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے بہت خوش ہوتے ہیں جو آپ پر درُود شریف پڑھے اور نعت خوانی کرے۔ درحقیقت مدحتِ رسالت ایک ایسا عمل ہے جو باعثِ خوشنودیٔ خدا و مصطفےٰ ہے۔

تیری رحمت سے الٰہی پائیں یہ رنگِ قبول ۔ پھول کچھ میں نے چُنے ہیں اُن کے دامن کے لیئے

علہ جملہ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ۱۲۴۰۰۰ ہے جن میں تین سو تیرہ ۳۱۳ رسول اور چار مرسل ہیں اور محمد مصطفےٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سیّد الانبیاء والمرسلین ہیں اور جملہ صحابہ سابقون اوّلون مہاجرین اور انصار کی تعداد مطابق تعداد انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ۱۲۴۰۰۰ ہے جن میں تین سو تیرہ ۳۱۳ صحابہ بدر اور چار یار ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردہ اور انبیاء کے نقش و نگار اور نمونے ہیں۔ ستّر انبیاء عظام اور سات ہزار ۷۰۰۰ صحابہ کرام کے اسمائے گرامی ظاہر ہیں۔ ۱۲ منہ "غفرلہٗ ولوالدیہ"

۳



سرٹیفکیٹ عطا فرما دیا۔ تقویٰ ناپ تول میں نہیں آسکتا اور نہ اُس کا وزن کیا جاسکتا ہے مگر اللہ سُبحانہٗ کے پاس اُس کے پرکھنے کا ایک معیار ہے وُہ یہ کہ جتنا کسی کے قلب میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کا جذبۂ محبت اور تعظیم ہوگی اتنا ہی اُس کے دِل میں تقویٰ ہے اور جو قلب محبت اور ادب سے خالی ہے اُس کے ظاہری اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ نہ وہ مُتّقی ہے۔

☆ یہ پہلا گروہ صحابہ مُہاجرین کا ہے جن کو ربِ کریم نے لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ کے مُبارک لقب سے یاد فرمایا اور انجام کار الصّٰدِقُوْنَ کے مُبارک لقب سے مُلقّب فرما دیا۔" فَنِعْمَ الْمُهٰجِرُوْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْهُمْ"

☆ دوسرا گروہ صحابہ انصار کا ہے جن پر ربِ کریم نے اَلْمُفْلِحُوْنَ کا حکم صادر فرما دیا۔" یَا نِعْمَ الْاَنْصَارُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْهُمْ"

☆ تیسرا گروہ اُن پیروکار پر مُشتمل ہے۔ ایمان جن کے قلوب میں راسخ ہوچکا ہے اور وُہ طبقۂ صحابہ مُہاجرین اور انصار سے جذبۂ محبت اور ادب رکھتے ہوں اور یہ جذبۂ راسخ مُرشدِ کامل کی نگاہ سے ملتا ہے۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہمارے ایمان اور صحابہ کرام ایمان کا نمونہ مومن کے ایمان کی کسوٹی ہیں۔ ربِ کریم نے تیسرے گروہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

| | |
|---|---|
| ۲۔ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ؏ | اور وُہ جو ان کے بعد آئے دُعا مانگتے ہیں اے ربّ! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے تُو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔ |

○ میرا مقصود یہاں غِلًّا پر بحث ہے۔ غِلّ کے معنی ہیں۔ بوجھ، کینہ، حسد، عناد، دشمنی باطنی جس کا اظہار سرزہ سرائی، تنقید، تنقیصِ شان اور توہین آمیز رویّہ ہوتا ہے۔ یہ

لہ سزا:۔ ان گستاخ فرقوں میں جو کثیر ذمۃ قلیلۃ ہیں اُنکی صحبت میں بیٹھنے سے حُبِ رسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ دل سے نکل جاتی ہے۔ اُستاد کی بے ادبی سے علم میں تاثیر ختم ہوجاتی ہے۔ مُرشد کی بے ادبی سے قلب فیضانِ نُور سے خالی صحابہ کرام، اہلِ بیت عظام اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی بے ادبی سے "دل کا برتن" ایمان سے خالی ہوجاتا ہے۔ "منہ غفرالذنب"



سب اِس میں شامل ہیں۔ بالفرض اگر انسان کی اپنی آنکھ کا بال "پلک" دُہرا ہوجائے وُہ قابلِ برداشت نہیں بعینہٖ کسی ایک صحابی کے ساتھ ذرّہ بھر بھی غل ربِّ قدوس کو پسند نہیں اور جن کے دلوں میں صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ نبوّت کا ذرّہ بھر بھی غل ہے وُہ اِس تیسرے گروہ مؤمنین سے خارج ہیں۔ مقصود یہ بتانا ہے کہ تیسرے گروہ مؤمنین میں قیامت تک وُہ شامل ہوں گے جو ہر دو گروہ کے مُحب محبوب اور دُعاگو ہوں گے۔ یہ مُبارک گروہ صحابہ مُہاجرین اور اَنصار وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ کا مقام پائے ہُوئے اور ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝ کے مژدہ سے مُشرّف ہیں جو تمام دُنیا و آخرت کی نعمتوں سے اعلیٰ اور عاشقانِ الٰہی کی سب سے بڑی تمنّا ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ صحابہ کرام کا اَدب اور اہلبیتِ اطہار کی محبّت اہلِ سُنّت وجماعت کا شعار ہے۔ اِس کے علاوہ سب فرقے نامُراد ہیں سے

اہلِ سُنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضُور نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسُول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ صحابہ کرام نگاہِ محمدی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کے پروردہ اور درسِ احمدی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے فارغ التحصیل تھے کسی کو نگاہ سے کسی کو دُعا سے نوازا۔ جس کو جو کہا وُہ وُہی بن گیا اور صاحبِ خُلقِ عظیم علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم نے اپنے صحابہ کو اپنی کسی نہ کسی صفتِ خاص کا مظہر اور منبع بنا دیا۔ جو آیا دامن بھر کر گیا یہ سب باغِ مصطفوی کے برگزیدہ اور پسندیدہ پھُول ہیں۔ ان پھُولوں میں مُصطفےٰ کی خوشبُو ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

## ○ باغِ مُصطفوی کے خُوشنما شگفتہ پھُول:-

☆ شریعت وطریقت کے بحرِ ذخّار حقیقت ومعرفت کے دریائے بے کنار "صحابہ کبار"۔ سیّدنا عتیق کو صدیقِ اکبر، سیّدنا عُمر کو فارُوقِ اعظم، سیّدنا عُثمان غنی کو ذُوالنّورین، سیّدنا علی کو حیدرِ کرار بنا دیا اور سیّدنا حَسن کو شُکر، سیّدنا حُسین کو صبر کا منبع بنا دیا۔ چھوٹی سی عُمر شریف میں ابُوالخلفاء سیّدنا عبدُاللہ بن عبّاس کو مُفسّرِ قرآن، سیّدنا اُبَی بن کعب کو سیّد القُرّاء، سیّدنا ابُوہریرۃ کو حافظُ الحدیث مُحدّث، سیّدنا انس کو عُمر، مال، اولاد کی برکت سے نواز دیا۔ سیّدنا مُعاذ بن جبل کو قاضی وفقیہہ فی الصّحابہ سیّدنا سعید بن زید کو علم اسرار اور سیّدنا ابُوذر غفاری کو مُستجابُ الدّعوات، سیّدنا عبدُاللہ ابن مسعُود کُنیفٌ مُلِئ عِلماً کو فقیہِ اُمّت

اسمٰعیل جُندب ہے وزیرِ بن جلیسِ نبوت و رسالت محرمِ رسول، علم کا بحرِ بے کراں حق



سیدنا حذیفہ بن یمان کو واقفِ اسرارِ نبوت، سیدنا عبداللہ بن سلام کو عالم علمُ الاولین و الآخرین عالم تورات و انجیل بنا دیا۔ سیدنا ابو ایوب انصاری کو میزبانِ رسول، سیدنا خالد بن ولید کو سیف اللہ اور سعد بن ابی وقاص کو ماہر جہاد بنا دیا۔ غرضیکہ ہر ایک کو اپنی کسی نہ کسی وصف کا جامع بنایا اور اپنی صفت کمال کا مظہر بنا دیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ رُباعی:۔

صدیق عکس حسن جمال محمد است ﷺ
فاروق ظل جاہ و جلال محمد است ﷺ
عثمان ضیاء شمع جمال محمد است ﷺ
حیدر بہار باغ خصال محمد است ﷺ

☆ خالق کائنات تو اپنی اس کھیتی یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ کے پھلنے پھولنے سے خوش اور ایمان والے بھی خوش۔ رب کریم جل کا یہ باغ، باغ مصطفوی ﷺ ہے۔ بعض ناہنجار اس باغ کے بوٹے بوٹے پھول اور پھل سے اپنی خبث باطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اس باغ کا ہر پودا پاک صاف، شفاف اور خوشبودار ہے اور اس پر نوری شبنم کے قطرے مستزاد ہے

ایمان ما اطاعت خلفاء راشدین
اسلام ما محبت آل محمد است ﷺ

★ تلبیسات ابلیس: صحابہ کے فضائل و کرامات قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ تاریخ کے ماخذ سے صحابہ کی سیرت لکھنے والے کو رباطن آتنا نہیں جانتے کہ تواریخ اور اخبارات اغلاط و کذب مجموعہ ہوتے ہیں۔ بعض جدید تہذیب یافتہ مُفتر مزاج شناس رسول ﷺ کا لیبل لگا کر صحابہ پر تنقید اور تنقیص شان کے ساتھ ساتھ توہین آمیز کلمات اور بے تکی عبارات اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ جو سب افتراء اور کذب پر مبنی ہیں۔ اعاذنا اللہ من ذٰلک کیا حال ہوگا ان کا جنہوں نے صحابہ پر تنقیدات کے زہر آلود تیر برسائے۔ کیا یہ ممکن ہے اور عقل سلیم اس کو تسلیم کرتی ہے کہ دل میں تو محبت ہو اور پھر اُن کی شان میں گستاخانہ اور جارحانہ انداز؟ جناب والا یہ بغض کا مظاہرہ ہے محبت کا انداز نہیں كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ

ابوبکر بیچوں کعبہ، عمر در طواف او
عثمان آب زمزم علی حج اکبر است ﷺ رضی اللہ عنہم

★ تدلیسات: بدعات خوارج، شناعات روافض، خباثات نواصب اور خرافات معتزلہ اور شنیعات نجدیہ یہ سب مذموم اور قابل تردید ہیں اور اُن کی انتہائی ضلالت اور ذہنی پستی کا مُشعر ہیں۔ یہ شر مآل اور بدسگال لوگ آپ اپنی ضلالت کا واضح اور

[6] نسب کے لحاظ سے چار یار، دو خسر اور دو داماد۔



بیّن ثبوت ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ایسی بدعقیدگی اور گستاخی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

○ **فتویٰ**:- کسی ایک صحابی کا بے ادب گستاخ اور منکر محروم الایمان ہے۔

☆ نبی اکرم واطہر ﷺ کے قلوب پر جو انوارِ وحی برستے تھے وہ منعکس ہوکر صحابہ کے قلوب کو منوّر کرتے تھے اور کلامِ الٰہی کے مخاطب اوّل صحابہ ہی ہیں اور مَن رَّآنِی کے مظہر اوّل بھی یہی۔ صحابہ نے رنگ روپ اور سیرت وہی پائی جو سیرت و صورت محبوبِ ربّ العٰلمین عزّوجلّ ﷺ تھی یہی چہرے قابلِ زیارت ہیں اور ان کے دامن میں جو کچھ بھی ہے وہ عطیہ بارگاہِ محمدی ﷺ تھا۔ شمس النبوّت کی جلوہ افروزیوں سے منوّر اور قمر الرسالت کی تابانیوں سے رنگین تھے "یہ ذو الفضل العظیم کا محض فضل ہے۔

☆ "علیہ التحیۃ و الثناءُ وآلہٖ واصحابہٖ ھُم نجومُ الھُدیٰ" ☆

☆ حافظ الحدیث ابو زرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" میں فرمایا۔

| | |
|---|---|
| اِذَا رَاَیْتَ رَجُلًا یَنْتَقِصُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاعْلَمْ اَنَّہٗ زِنْدِیْقٌ ط | اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ صحابہ رسول ﷺ پر تنقید کرتا ہے تو یقین کرلو کہ یہ زندیق ہے۔ یعنی بظاہر علامہ فہامہ بباطن خبیث بےدین اور گمراہ |

☆ صحابہ کرام کے فضائلِ کریمہ، مناقبِ جمیلہ، محامد و محاسن، فضائل و کرامات بکثرت نصوصِ صریحہ واحادیثِ صحیحہ میں موجود ہیں۔ ایک مقام پر معطّر و معنبر حضورِ انور ﷺ صحابہ میں ایسے "جیسے چودھویں کا چاند ستاروں کے ہالہ میں" رونق افروز تھے کہ قبرستان کے ایک طرف سے بھینی بھینی خوشبو دار ہوا چلی اور دماغوں کو معطّر کرنے لگی۔ صحابہ کبار نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ "یہ خوشبو کیسی ہے۔ فرمایا ادھر میرے کعب رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔ سبحان اللہ غلاموں کی قبریں جنّت کے باغیچے ہیں یہ جنّت کی خوشبو تھی۔

☆ بروایت حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فرمایا اس شخص کا رسول ﷺ "پر کوئی ایمان نہیں جو میرے صحابہ کا تعظیم و توقیر کے ساتھ ذکر نہیں کرتا۔ نیز فرمایا میرا کوئی صحابی ایسا نہیں جسے روزِ قیامت حقِ شفاعت نہ دیا گیا ہو۔

○ حضور ﷺ "کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا آپ ﷺ نے اس کی

نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اور فرمایا یہ شخص میرے سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض و عداوت رکھتا تھا۔ "ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء"

## اصطلاحِ شریعتِ مطہرہ میں صحابی کی تعریف:۔

○ جس شخص[1] نے حینِ حیاتِ ظاہری میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور اسلام لایا۔ خاتمہ ایمان پر ہوا۔ یہ زیارت حقیقۃً ہو یا حکماً۔ حقیقی زیارت سر کی آنکھ بصر سے دیکھنا اور حکمی زیارت جیسے نابینا کا دِل اور اعتقاد کی نگاہ سے دیکھنا جیسے سیدنا عبداللہ بن مکتوم۔ جو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ[2] کے انعام یافتہ ہیں۔ سورۃ البینۃ

☆ ایک حدیث الحبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" میں ہے۔

○ حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مقام بدر سے معہ صحابہ گزر رہے تھے تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِدھر مقام صفر آ سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیوں نہ ہو اُدھر میرے ابو معاویہ کی قبر ہے یہ کنیت ہے سیدنا عبیدہ بن حارث بن مطلب رضی اللہ عنہم کی جو غزوہ بدر میں ۶۳ سال کی عمر شریف میں شہید ہوئے۔ جن کی شہادت کی تصدیق بذاتِ خود سرورِ کائنات ﷺ نے فرمائی۔

○ آیتِ کریمہ کا پہلا جزو اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط ہے صحابہ کرام کی یہ شان کہ اس پہلے جزو میں کمال اتباع سے شامل ہیں کہ درود شریف پڑھتے ہیں اور دوسرے جزو صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا میں بھی شامل کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور ملائکہ کرام کی سورۃ الاحزاب ۵۶

---

[1] صحابی ہونے کے لیے اِس دُنیا میں رُؤیتِ مُعتادہ کے ساتھ دیکھنا شرط ہے۔ اگرچہ خواب میں رُؤیت "زیارت "حضور ﷺ" کی ذاتِ مقدسہ کی ہی رُؤیت ہے لیکن جب آپ ﷺ اس عالم ملکوت کی طرف رحلت فرما گئے تو اب یہ رُؤیت "رُؤیتِ ملکوتی" ہو گی اب اس دیکھنے سے صحابی نہیں ہو سکتا لیکن وُہ خوش بخت ولی ضرور ہے۔ یہ شرف و سعادت اور سارے بیان کردہ فضل و کرامت صحابہ کبار واہلبیت اطہار کو اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کی زیارت محبت اور اطاعت کی بناء پر عطا فرمائے۔

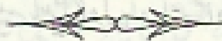
[2] رضا جملہ مقامات کی انتہا ہے اس سے اوپر کوئی مقام نہیں اور یہ مقام رضا محبوب ﷺ کے وسیلے سے صحابہ کو عطا ہوا۔ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط اللہ کی رضا بہت بڑی نعمت ہے۔ سیدنا موسیٰ سورۃ التوبہ ۷۲

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



طرف سے اُن پر درُود شریف پڑھا بھی جاتا ہے ۔ یہ ذُو الفَضْلِ العَظِیْم کا دُہرا افضل صحابہ کے لیے مختص ہے جس میں اُن کا اس فضلِ عظیم میں کوئی سہیم نہیں اور یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں مخاطبِ اوّل بھی صحابہ ہی ہیں اور بالتبع اُمتِ مُسلمہ کو حکم درُود شریف دیا گیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ



ے اس مخاطبہ سے ربُّ العزت نے جملہ صحابہ کرام کو مومنوں کے ایمان کا معیار بنا دیا۔ محمد عنایت اللہ

بقیہ حاشیہ

کلیم اللہ علیہ السّلام نے عرض کیا اے مولیٰ کریم مجھے ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس پر تُو راضی ہو جائے حکم ہُوا اے موسیٰ علیہ السّلام اِنَّ رِضَائِیْ فِیْ رِضَاكَ بِقَضَائِیْ میری رضا تجھ میں ہی ہے کہ تُو میری قضا پر راضی ہو جا تو میں تجھ پر راضی ہو جاؤں گا۔ اور اگر میرا قرب چاہتے ہو تو میرے حبیب پاک پر بکثرت درُود شریف پڑھا کرو۔

○ ایک بار کلیم نے مناجات کی۔ اے ربّ عزّوجل! کلیم اور حبیب، خلیل اور حبیب میں کیا فرق ہے فرمایا گیا۔

| | کلیم | حبیب |
|---|---|---|
| ۱۔ | کلیم وُہ جو ربّ تعالیٰ کی رضا چاہے۔ | حبیب وُہ جس کی ربّ تعالیٰ رضا چاہے۔ |
| ۲۔ | کلیم طالب ہوتا ہے۔ | حبیب طالب بھی اور مطلوب بھی ہوتا ہے۔ |
| ۳۔ | کلیم وُہ جو کوہِ طُور پر سفر کی کلفت طے کر کے آئے اور ربِّ اَرِنِیْ کہے تو جواب لَنْ تَرَانِیْ پائے۔ | حبیب وُہ جو آرام سے کعبۃ اللہ کی گود میں سوئے اور جبرائیل علیہ السّلام اِنَّ اللّٰهَ يَشْتَاقُ اِلَيْكَ عرض کر کے جگائے۔ |

☆ کلیم مدہوش لَنْ تَرَانِیْ حبیب اطہر مَنْ رَاٰنِیْ
بہ بیں تفرق درمیانی میان ہر دو چُنانچہ دانی

| | خلیل | حبیب |
|---|---|---|
| ۱۔ | خلیل بمعنیٰ فاعل اِبْرٰهِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰهِ صحیح لیکن اَللّٰهُ خَلِیْلُ اِبْرَاهِیْم صحیح نہیں۔ | حبیب بمعنیٰ فاعل و مفعول دونوں صحیح۔ اَللّٰهُ حَبِیْبُ مُحَمَّدٍ ، مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ |
| ۲۔ | خلیل جو اُمّت کی بخشش کا اُمّیدوار ہو۔ | حبیب وُہ جس سے اُمّت کی بخشش کا وعدہ ہو چکا۔ |
| ۳۔ | خلیل وُہ جو مانگے تو پائے | حبیب جو بن مانگے، بے طلب پائے۔ |
| ۴۔ | خلیل وُہ جو فرش پر جان، مال اور اولاد کو قُربان کر کے ربّ تعالیٰ کی رضا چاہے۔ عزّوجلّ علیہ سلام الجلیل ط | حبیب وُہ جس کو ربّ تعالیٰ، عرش کی خلوتوں میں "اُدْنُ مِنِّیْ حَبِیْبِیْ" کہہ کر "عالمِ مُلک و ملکوت نچھاور کرکے محبُوب کی رضا چاہے۔ عزّوجلّ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام الجمیل |

"جواہر البحار فی فضائل النّبی المختار"





باب ۷ روضۃ الثالثۃ

# متعلقاتِ نبوی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ ربُّ العزّت کے اسماء و صفات کے مظہرِ اتم ہیں اور حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام اسماءُ الحسنیٰ اور صفاتِ الٰہیہ اور جمیع مراتبِ قرب اور تمام حقائق۔ حقیقتِ نبوّت، حقیقتِ نماز، حقیقتِ قرآن اور حقیقتِ کعبہ کی (حقیقۃ الحقائق ہے) جامع ہے اور وُہ حقیقتِ محمدیہ بتمام وکمال اپنی جامعیت کے ساتھ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ عنصری قلبِ مبارک میں ورود کر آئی اور یہ بدن مبارک اِس حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا مظہر بن گیا۔ اِسی حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ورُود ہو جانے کی بناء پر آپ میں تمام تصرّفات اور اختیارات علیٰ وجہِ الکمال موجود ہیں اور جن نفوسِ قدسیہ نے رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ درحقیقت اُن کو تمام اسماء وصفاتِ الٰہیہ اور تمام انبیاء معہ جمیع مراتبِ قرب[1] اور تمام حقائق کی زیارت ہو گئی۔ اور درُود شریف سے اِن مدارج کی سیر ہوتی ہے۔ بنابریں ۔

☆ جملہ صحابہ کرام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وکمالات اور ستارے راہِ یقین،
جمیع اہلِ بیتِ اطہار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انوار و تجلیات اور چراغ خانۂ دین،
تمام اولیاءِ عظام اور علماءِ کرام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض و برکات اور ہمہ،
مومنین انوار کے ذرّات ہیں۔ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ الصلوٰت والتسلیمات ؂

۱۳

[1] درُود شریف سے قربِ رُوحانی اور قلبی حاصل ہوتا ہے اور جسمِ اقدس و اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قربِ جسمانی حیاتِ پاک میں سوائے صحابہ کبار کے کسی کو میسر نہیں ہوا۔ بریں سبب یہ مبارک گروہ انبیاء کے بعد تمام اُمم سابقہ سے افضل ترین رہا۔ اِس مبارک نفوس کی محبت اور ادب ایمان کا جزوِ لاینفک ہے۔ بنابریں صحابہ کبار اور اہلبیتِ اطہار اور اولیاءِ عظام کا گستاخ اور منکر حضور کا منکر رہا۔ علیہ وآلہٖ واصحابہ الصلوٰۃ والسلام ۱۲ منہ

☆ آثارِ نبوی کی زیارت پر درود شریف:۔

○ ہر وُہ جو حضور ﷺ سے تعلق رکھے وُہ صحابہ کبار ہوں یا اہلبیتِ نبوّت، اماکن مقدسہ ہوں یا مقاماتِ متبرکہ، ہر وُہ شئی جو حضور ﷺ سے مَس ہو گئی یا آپ ﷺ نے جس کی مدحت فرمائی اُن سب کی زیارت پر درود شریف پڑھنا مومن کے لیئے لازم ہے

بالِ مُبارک :۔ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ "الشفا" میں لکھتے ہیں۔

☆ ابُو محذورہ قرشی مدنی مُؤذنِ رسول ﷺ کے سر کے بال مُبارک اگلی جانب پیشانی کے بہت لمبے تھے اور بیٹھنے سے زمین پر مَس کرتے لوگوں نے کہا کہ تم ان بالوں کو کٹوا کیوں نہیں دیتے تو فرمایا فَاَبْقَاهَا تَبَرُّكًا مَسَّتْهُ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ۔ میں ان بالوں کو جدا نہیں کروں گا انہیں رسُول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مُبارک سے مَس کیا ہے۔ معلُوم ہُوا کہ جس چیز کو حضور ﷺ کا ہاتھ لگ جائے صحابہ کرام کس قدر احترام کرتے تھے

☆ مجاہدِ اسلام خالد سیفُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسُولُ اللہ ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ فرمانے کے بعد سرِ مُبارک کی حجامت کرائی صحابہ کرام مُوئے مُبارک حاصل کرنے میں بڑی جلدی اور کوشش کرتے۔ مَیں نے بھی سبقت کی اور پیشانی مُبارک کے چند بال مُبارک حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور بقصد ادب واحترام اپنی ٹوپی میں رکھ لئے اور جب بھی کسی جنگ میں شامل ہُوا تو یہ ٹوپی میرے ساتھ رہی اور اس بال مُبارک کی برکت سے ہر ضربِ حرب میں فتح نے میرے قدم چُومے۔ بزمانہ خلافتِ صدیقی دورانِ جنگِ یرمُوک یہ مُبارک ٹوپی گر گئی تو جان کی پرواہ کئے بغیر مَیں نے تلاش کر لی۔ جس میں مُوئے مُبارک تھے۔ "یہ تھا صحابہ کرام کا تبرک سے عقیدہ اور اُس کا احترام"۔ فقیر عُفی عنہُ کہتا ہے کہ جملہ صحبت یافتہ حضور ﷺ کا تبرک اور بمنزلہ معجزہ ہیں۔

نشست گاہ :۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا چہرہ بڑھاپے میں بھی بہت منور اور پُر رونق تھا۔ ایک مرتبہ آپ کوفہ کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے۔ کسی نے پُوچھا۔ اتنا منور چہرہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا فرمایا یہ میرا کمال نہیں میں رسُول اللہ ﷺ کی نشست گاہ متصل منیف منبر شریف پر ہاتھ پھیر کر چہرہ پر ملتا تھا اور برکت



حاصل کرتا تھا۔ یہ سب انوار ہیں قدمِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاکِ پاک کے۔ فرماتے ہیں۔

فَیَدْخُلُ النَّاسُ اَیْدِیَھُمْ اِلَیْہِ وَیَمْسَحُوْنَہٗ بِھَا تَبَرُّکًا تَلَمُّسُ ذٰلِکَ الْمَقْعَدَ الْکَرِیْمَ ط

پس لوگ داخل کرتے اپنے ہاتھوں کو مُصلّی کی طرف مَس کرتے اور تبرّکًا اپنے چہروں پر ملتے اور برکت حاصل کرتے۔ "وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفےٰ"

☆ علامہ محمد بن عبدالباقی زُرقانی علیہ الرحمۃ الباقی فرماتے ہیں۔ آپ کسی رہگذر میں چلتے تو جُستجو کرتے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی قیام یا جلوس فرمایا۔ شب باشی کی اُس جگہ اپنا ہاتھ پھیر کر بہ نیت حصولِ برکت و انوار تبرّکًا اپنے چہرہ پر مَس کرتے تھے۔

☆ مُحدِّث جلیل امام اجل سیدنا احمد بن حنبل قُدِّسَ سِرُّہُ الْاَجَل سے منقول ہے۔

○ مَیں نے کبھی اپنی کمان کو بے وضو نہیں چھوا۔ جب سے معلوم ہوا کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اس کو ہاتھ مُبارک سے مَس فرمایا ہے۔ سُبحان اللہ! صاحبُ المدینۃ المنوّرہ نصلّی و نُسلّمُ علیہ سے کیا تعلق خاطر تھا اور مدینہ منوّرہ بلدہ مکرّمہ کا نام بھی کتنا مُبارک اور رُوح و جان کے لیئے باعثِ سکون ہے اور اس کی آب و ہوا اور فضا طبائع سلیمہ کے لیئے موافق خوشگوار اور مُفید اور مُنافق کے مخالف ہے اور مدینہ منوّرہ کی ایک ایک شئی ایمان والوں کے لیئے تبرّک اور قابلِ زیارت ہے اور قابلِ ستائش ہیں وہ لوگ جن کو اُن سے وافر حصہ ملا تو اُس سے اُن کا نصیب کھلا۔

☆ فتاویٰ احمدیہ میں ہے۔ غزوۂ اُحد میں دہن مُبارک اور سرِ اقدس سے جو خون نکلا وُہ مختارِ کل سیدُ الرّسُل، ہادیٔ سُبل "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے ایک صحابی حضرت مالک ابن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا کہ محفوظ جگہ پر دفن کر آئے۔ صحابی پہنچے بہت جگہ دیکھی پسند نہ آئی۔ ہر جگہ پر خیال ہوا بے ادبی نہ ہو۔ محبت نے جوش مارا اور کہا کیوں پریشان ہوتے ہو اس کی حفاظت کی جگہ تیرا پیٹ ہے۔ فنا فی المحبت، فوراً پی گئے اور اب جب وُہ دربار دُربارِ مصطفوی میں پہنچے تو اللہ کے پیارے محبوب واقفِ دانائے غیوب "صلی اللہ علیہ وسلم" نے پوچھا۔ کہاں دفن کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیٹ سے بڑھ کر کوئی اور جگہ محفوظ نہ پائی۔ پی گیا تو مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔



| جس نے جنتی کو دیکھنا ہو وہ ان کو یعنی حضرت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے۔ | مَنْ اَرَادَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا ؕ |
|---|---|

○ اس اداءِ محبت وادب کے نوازے جانے پہ قربان! محبت میں صحابہ کرام نے عجیب انداز اپنائے۔ جس پر حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" اظہارِ مسرت فرماتے اور بشارتیں عطا فرماتے تھے۔

☆ ایک صحابیہ حضرت برکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کا بول مبارک پی لیا تو حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے استفسار کے بعد فرمایا اَصِحَّتْ یَا اُمَّ یُوْسُف! اے اُمِ یوسف! تم ہمیشہ کے لیے شفا پا گئیں۔ اس کے بعد وہ کبھی بیمار نہ ہوئیں سوائے مرض الوفات کے"۔

☆ سیدنا سعد بن عبداللہ الحجام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پچھنے لگائے تو وہ خون مبارک پی گئے تو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے فرمایا۔ تم نے پناہ تلاش کر لی اور ہر بلا سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔

☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی آپ کے پچھنوں کا خون پیا تھا تو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے اُسے بشارت دی کہ تجھ پر جہنم کی آگ حرام کر دی گئی ہے۔

☆ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے اپنی نگاہ فیض سے جو نمونے بنائے۔ بعض اُن میں آپ کی سیرت کے مظہر تھے اور بعض صورت کے، یعنی ہم شکل رسول تھے اور بعض صحابہ عظام کو سابقین انبیاء علیہم السلام سے تشبیہ دی ؏

☆ حضرت ابوبکر صدیق اکبر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا ابراہیم، علیہ السلام سے؛

☆ حضرت عمر فاروق اعظم، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا نوح، علیہ السلام سے؛

☆ حضرت عثمان ذوالنورین، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا یوسف، علیہ السلام سے؛

☆ حضرت علی مرتضےٰ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا ہارون، علیہ السلام سے؛

---

؏ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کو سیدنا موسیٰ اور حضرت ابوذر الغفاری کو سیدنا عیسیٰ سے تشبیہ دی علیہم السلام وغیر ذالک" ہم شکل رسول:۔ صحابہ میں حضرت عبداللہ بن نوفل، حضرت کابس بن ربیعہ، حضرت قثم بن عباس، حضرت سفیان بن حارث، حضرت مصعب بن عمیر۔ اہلبیت نبوت سے حسنین کریمین سبطین شریفین، جگر گوشہ مصطفےٰ، ریحان قلب مرتضےٰ، قرۃ العین الزہراء۔ تابعین سے عبداللہ بن جعفر، علی اکبر بن حسین۔ نیز یحییٰ بن قاسم۔ اہلبیت اطہار میں شبیہ رسول کے نام سے ملقب تھے۔ لوگ انھیں دیکھ کر اردگرد جمع ہو جاتے اور گھیرے میں لے کر تبرکاً ہاتھ پاؤں چومتے اور درود شریف پڑھتے سیر رسول ابن مسعود چال ڈھال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے۔ "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ سیدنا حضرت دحیہ بن خلیفہ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ ایک جلیل القدر رفیع المنزلت صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تھے اور عرب کے ایک مشہور قبیلہ بنو کلب کے سردار تھے۔ جن کی شکل وصورت میں سید الملائکہ جبرائیل علیہ السلام وحی لاتے تھے۔ سبحان اللہ کیا ذات وصفات محبوب رب سبحانہٗ سے پائی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کے لیئے دست رحمت اٹھا کر رب کریم سے دعا مانگی۔ اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ اے اللہ سبحانہٗ! اسے حسین وجمیل بنا دے۔ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قسمت پر قربان حسن صورت بھی ملا اور حسن سیرت بھی اور حسن ظاہری کے ساتھ ساتھ حسن باطنی بھی عطا ہوا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے اسلام لانے کو بہت چاہتے تھے۔ پھر دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْاِسْلَامَ ط اے اللہ سبحانہٗ! دحیہ کلبی کو اسلام کی دولت عظمیٰ سے مالا مال فرما۔ سبحان اللہ دعاء محبوب، اور اے محبوب وہ جس کو چاہ لیں۔ محبوب کی دونوں دعائیں قبول ہوئیں۔ دعا قبول کیوں نہ ہوتی جب کہ خدا کو محبوب بھی ہیں اور رسول بھی۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا　دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا　بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

☆ اُدھر جب دحیہ کلبی ایمان لانے کے لیئے گھر سے چلے تو رب کریم نے اپنے محبوب کو بعد نماز فجر وحی فرمائی۔ اور بشارت عطا فرمائی۔

| | |
|---|---|
| یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم "قَذَفْتُ نُوْرَ الْاِیْمَانِ فِیْ قَلْبِہٖ فَھُوَ یَدْخُلُ عَلَیْکَ الْاٰنَ ط | اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم "میں نے نور ایمان اُن کے قلب میں ڈال دیا ہے اور وہ نور ایمان کے ساتھ ابھی حاضر ہو رہے ہیں۔ |

☆ اور جب حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف کے دروازے باب السلام سے داخل ہو کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو دَفَعَ النَّبِیُّ رِدَآءَہٗ عَلٰی ظَھْرِہٖ ط تو

لطیفہ ناقبہ

☆ حضرت عابس بن ربیعہ سیدنا امیر المؤمنین معاویہ کے ہاں ملک شام گئے تو آپ رضی اللہ عنہ انھیں دیکھتے ہی مسند سے نیچے اتر آئے اور تعظیماً کھڑے ہو گئے مصافحہ، معانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو چوما کہ انھیں دیکھ کر رسول پاک کی صورت سامنے آ گئی اور بطور نذرانہ علاقہ مرغاب پیش کیا، سیدنا حسن مجتبیٰ کو مسند پر بٹھا کر نذرانے اور تحفے پیش کرتے۔

" صَلَوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَسَلَامُہٗ وَعَلٰی اٰبَائِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ ط



نبیِ رحمت ﷺ نے اپنی نوری چادر اپنے کندھے سے اوپر اٹھائی اور اُتار کر صاحبِ خُلقِ عظیم، رسولِ کریم، نبیِ رؤفٌ رحیم ﷺ نے بَسَطَ عَلَی الْاَرْضِ زمین پر بچھا دی اور اَشَارَ اِلٰی رِدَآءِہٖ اور اشارہ فرمایا اپنی چادر نوری کی طرف کہ اس پر بیٹھو۔ یہ مظاہرہ تھا عظیم المرتبت رسول کے خُلقِ عظیم کا۔ یہ اخلاقِ محمدی ﷺ تھا اور یہ حُسنِ اخلاق دحیہ کلبی نے اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھا تو بلکی اُن پر گریہ طاری ہو گیا اور اب غلام کا کردار ملاحظہ ہو اسی عالمِ محویت میں دحیہ کلبی آگے بڑھے اور رَفَعَ رِدَآءَہٗ آپ کے مبارک چادر کو زمین سے اٹھا لیا اور قَبَّلَہٗ اور بوسہ دیا۔ چوما، آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ لیا "سُبحان اللہ ادبِ محبت کے انداز"۔ سراج انبیا کی بارگاہ میں غلامانہ عرض ہے ؎

سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور
تو کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

اور عرض کیا۔ یٰاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ کی شان رکھنے والے آقا۔ میں تو غلامی کے لیے آیا ہوں۔ غلامی چاہتا ہوں۔ غلام بنا لیجیے۔ غلامی کے سوا کچھ نہیں چاہتا ؎

ہوائے خلعتِ شاہی ندارم بگردن حلقۂ طوقِ غلامی
تا دیدہ رخت عمری سودائے تو ورزیدہ ام
فارغ ز تو کے باشم اکنوں کہ ترا دیدہ ام

☆ غلام پر آقا کی نگاہِ محبت نے اس مقام تک پہنچا دیا کہ سینہ ایمانی کیفیات کا سمندر بن گیا اور جذبۂ محبت سے باآوازِ بلند کلمہ شہادت پڑھا اور نظریں خود بخود جھک گئیں اور گویا ہوئے کہ اے آقائے کائنات اِنِّیْ اِرْتَکَبْتُ ذُنُوْبًا کَثِیْرًا میں نے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں۔ فَقَتَلْتُ سَبْعِیْنَ بَنَاتِیْ میں نے اپنے ہاتھ سے ستر بیٹیوں کو زندہ درگور کیا ہے۔ اُسی وقت ربِ کریم نے سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا۔

قُلْ لِدَحْیَۃِ کَلْبِیْ وَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّکَ لَمَّا قُلْتَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ۔ غَفَرَ لَکَ

فرما دو دحیہ کلبی کو کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم جب تم نے کلمہ شہادت پڑھا تو میں نے تیری ستر سالہ زندگی کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔



كَعُمُرِكَ سَبْعِيْنَ سَنَةً ؔ کہ اُس وقت آپ کی عمر ستّر سال کی تھی۔ مؤلف"

☆ فرمایا ربّ جلیل نے اے جبرائیل علیہ السّلام یہ شکلِ دحیہ کلبی سے میرے محبوب کو بڑی پسند ہے لہٰذا جب بھی تو میرا پیغام لے کر جایا کرے تو اسی شکل میں جایا کرنا۔ آپ کے ساتھ آپ کی قوم کے ایک ہزار افراد نے ایمان قبول کیا۔

**ادائے صدیقی:۔** ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السّلام حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تو بوریا کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ فرمایا نبیِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ کیسا لباس ہے عرض کیا یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے محبِّ صادق سیدنا ابوبکر صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ فرمائیں انہوں نے سب کچھ اللہ سبحانہٗ کی راہ میں لُٹا کر بوریا کا لباس پہن رکھا ہے تو ربِّ کریم نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ میرے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے محبِّ صادق کی اتباع میں ایسا ہی لباس پہنو۔ سب حاملینِ عرش اور ملائکہ مقربین نے جنّتی لباس اُتار کر یہ لباس پہنے ہیں۔ تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کو بُلا بھیجا اور فرمایا اس کے بدلے اللہ پاک جلّ شانہٗ کے رسُول پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم تمہیں لباس عطا کرتے ہیں۔ آپ نے لباس بدلا تو سب ملائکہ نے بھی لباس بدلے

**خوشبوئے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم:۔** محبّت محبوب کی ہر شَے سے تعلّق کا تقاضا کرتی ہے اور محبوب کی ہر شَے محب کو پیاری ہوتی ہے۔ محبتِ مصطفےٰ علیہ اکمل التحیۃ واجمل الثناء ایک ایسا مصفّیٰ اور شفّاف چشمہ ہے جس سے تشنگانِ محبّت اپنی اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ محب کی ہر ادا سے محبّت جھلکتی ہے والہانہ محبّت عقیدت کا اظہار اُس کی ایک ایک شَے سے ہوتا ہے۔ محبّت کے انداز انوکھے اور اُس کے مظاہرے نرالے ہوتے ہیں اور اس کی خوشبو بھی عجیب و غریب ہوتی ہے۔ محبُوب کی یاد کرنے والا بھی محبُوب ہوتا ہے۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے رُخساروں پر اپنا مُعطّر و مُعنبر دستِ اقدس پھیرا تو فرماتے ہیں۔ مجھے ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس ہوئی جیسے ابھی ابھی آپ نے عطر کی ڈبیہ سے ہاتھ نکالا ہے۔ "صحیح مسلم شریف"

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے جب بھی مُعطّر و مُعنبر رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مُصافحہ کیا تو میرا ہاتھ آپ کے جسم اطہر سے مَس ہونے کی وجہ سے ایسا معطّر

ؔ الاسلام یہدم ما قبلہٗ کا مژدہ ملا۔

ہو گیا۔ میں تمام دن اپنے ہاتھوں کو سونگھتا رہتا اور مشک سے بہتر خوشبو پاتا۔

☆ سیدہ اُمِّ سُلیم والدہ محترمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں میں ایک بار بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہو کر خوشبو کی طلب گار ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جبین مبارک سے پسینہ کے چند قطرات عطا فرمائے وہ میں نے شیشی میں سنبھال لئے عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِی طِیْبِنَا وَهُوَ اَطْیَبُ الطِّیْبِ ؎ آپ کے پسینہ معطّرہ سے، خوشبو نے زعفران، عنبر، مشک، اذفر اور گلاب سے بڑھ کر خوشبو پاتی ہے "کنز الاعمال"

عطر جنّت میں بھی ایسی خوشبو نہیں جو خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

☆ "بلسانِ مبارک سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ" جب کوئی صحابی بقصدِ حضوری حاضر ہوتا تو کاشانۂ اقدس میں نہ پاتا تو راہ میں آپکے وجودِ معطّر و معنبر کی میٹھی میٹھی بھینی بھینی خوشبو کی مہک سونگھتے ہوئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم "کی گزرگاہ ہونے کے ــــــ سبب سے راہ میں بس جاتی۔ المدینۃ المنورہ کی جس جس گلی و بازار، کوچہ و بازار، میں وہ خوشبو محسوس کرتے تو چلے جاتے کہ حضور اس راہ سے گزرے ہیں وہ اپنے رسول معطّر، نبی مطہر صلی اللہ علیہ وسلم" کو پا لیتے تو تسلی پاتے ہے اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ وآلہٖ وصحبہٖ

کوئی جاں بس کے مہک رہی کسی دل میں تیری کھٹک رہی
نہیں تیرے جلوہ میں یک رہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے
جسے تیری صفِ نعال سے ملے دو نوالے ذال سے
وہ بنا، کہ اس کے اُگال سے بھری سلطنت کا اُدھار ہے

مومن اور منافق :- محبت کی بجائے عداوت، تعریف کی بجائے تنقید، عظمت کی بجائے حقارت، عقیدت کی بجائے نفرت اور ادب کی بجائے اہانت؟ یہ کتنا تباہ کن حال ہے۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دراز گوش پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ انصار کی مجلس سے گزر ہوا۔ تھوڑا سا توقف فرمایا تو اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کر دیا۔ رئیس المنافقین ابن ابی علیہ اللعنۃ نے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ سے رہا نہ گیا تو فرمایا آپ کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر ہے۔

؎ مبارک، تا قیام، ازلی ابدی بد بخت۔

○ غور کریں محبانِ رسول اور شاتمانِ رسول کے درمیان جو آج تقریری، تحریری اور قولی فعلی جنگ جاری ہے یہی صدرِ اوّل میں بھی تھی اور یہاں بھی۔ محبانِ رسول سرکارِ دو عالم ﷺ کی تعظیم و تکریم ہی کی خاطر نبرد آزما ہیں اور دشمنانِ رسول، اہانتِ رسول پر اٹھے ہوئے اور مورچہ بند ہیں۔ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ اور ابن ابی منافق کے درمیان تلخی، ترشی پھر دونوں کی قوموں کے درمیان جنگ کی نوبت، عقیدتِ رسول اور نصرتِ رسول، احترامِ رسول اور اہانتِ رسول کی خاطر تھی۔ یہی عین حقیقت ہے یہی جنگ صدرِ اوّل سے آج تک برابر جاری ہے اور تاقیامت حزب اللہ سے حزب الشیطان برسرِ پیکار رہیں گے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغِ مصطفوی ﷺ سے شرارِ بولہبی

☆ سیدنا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مبارک مبنی بر حق تھا اور اُن کا دن رات کا مشاہدہ تھا کہ حضور کا جسمِ اطہر معدنِ عطر و گلاب ہے۔ جس گلی سے حضور گذر گئے وہ راستہ وہ گلی خوشبو سے بس گئی۔ "تاریخ کبیر سیدنا امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری"

وہ تھا دن یا کوئی گُل تر پھر اُس کی خوشبو وہ روح پرور
جدھر سے گذرا بنا، وہ رستہ، بہا پسینہ گلاب ہو کر

★ یہ تھا تنازعہ کا باعث اور اصل سبب ایک طرف احترامِ رسول اور ایک طرف اہانتِ رسول کا مظاہرہ۔ حضور اقدس ﷺ "کے پسینہ کی خوشبو زمین، ہوا، غبارِ راہ، گلی و بازار اور کوچہ و دیار کو خوشبودار بنائے اُس ذاتِ مقدسہ نے اگر دراز گوش پر سواری کر کے اُس کو سراپا معطر فرما دیا ہو اور اُس کے پیشاب کی حقیقت[عـــــہ] کو بدل کر مشک سے بہتر کر دیا ہو تو اس میں کیا تعجب؟ "انوارِ رضا مولانا ضیغم کمال مظفرپوری"

؎ اِس راہِ محبت و عقیدت میں تنقید، تنقیص، اعتراض، اعتراضِ منافقت، اہانت کی کوئی گنجائش نہیں۔ محمد عبد اللطیف

---

عـــــہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بنی قرد میں ایک چشمہ پر نزول فرمایا جس کا نام بیسان تھا۔ صحابہ نے عرض کیا ھُوَ بَیْسَانُ یہ نمکین شور شدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَا بَلْ ھُوَ نُعْمَانُ وَاَطْیَبُ "آپ ﷺ نے اس کا نام بدلا تو خداوند تعالیٰ نے اس کی تاثیر اور مزہ بدل دیا یعنی قلبِ ماہیت اور تبدیلی اعیان فرما دیا۔ یہ اللہ کے محبوب ہیں جن کی زبان میں تاثیرِ کن ہے۔ "بے مثل بشر صفحہ ۸۷"

عنبر زمین عبیر ہوا اور مشک تر غبار    ادنیٰ سی یہ شناخت تیری راہ گذر کی ہے

☆ جس طرح حضور "ﷺ" کے جسمِ اطہر کی خوشبو، دوسروں کو خوشبودار بنا دیتی ہے اسی طرح آپ "ﷺ" کی ذات "نور" غلاموں کو پُرنور بنا دیتی ہے۔ حضور "ﷺ" کا غسالۂ وضو، غلاموں کو نور بلکہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ بنا دیتا ہے۔

☆ حضور "نور" "ﷺ" کے غلاموں کے وضو کے پانی کے قطرات سے تو نوری فرشتے بنتے ہیں۔ یہ حقیر پُرتقصیر کیا عرض کرے، نہ علم نہ فہم، نہ عقل نہ عمل، نہ رنگ نہ روپ اور ثناءِ مصطفےٰ "ﷺ"۔ "اللہ اللہ شانِ قدرتِ اللہ"۔

○ فضائل و شمائل اور کمالاتِ ختمی مرتبت کا کوئی ایک شمہ بھی "نہ زبان را بیان نہ قلم را امکان" کے زمرہ میں آتا ہے۔ بخوفِ ضخامت وطوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

ثناخوانِ حبیب ﷺ:- جامی قدس سرہُ السامی جیسا باکمال جسے حضور انور "ﷺ" اجازت مرحمت فرماتے وقت فرمائیں۔ "جامی سلامت روی و باز آئی" نے جب تعریف و توصیف کے لیئے زبان کھولی تو کمالات و مقاماتِ محبوب کی انتہا نہ پاسکا اور مجسّم عجز بن کر پکار اٹھا۔ "کجا حدیست وصفت را ہنوز آغاز مے بینم"۔ ؎

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نُوْرٍ کز و شُد نور ہا پیدا
زمین از حُبِّ او ساکن فلک در عشقِ او شیدا

اور سعدی قدس سرہُ جیسا باکمال اور ہمہ وقت حضوری نے ساری زندگی اسی چشمۂ محبت سے سیراب ہوکر سفر در سفر گذار دی تو کنارہ نہ پاسکا تو وہ بھی جاتی دفعہ اپنی عمر کے آخری لمحات میں "جس کو بارگاہِ رسالت میں مورچھل جھلنے کی سعادت نصیب تھی" کہہ گیا ؎

ترا عز "لولاک" تمکین بس است    ثنائے تو طٰہٰ و یٰسٓ بس است
چہ وصفت کند سعدیٔ نا تمام    علیک السلام اے نبی والسلام

یعنی اس زندگیٔ مستعار اور سفرِ حیات میں مقامِ کمالات کی ابتداء صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نُوْرٍ اور انتہا وعلیک السلام، ہے۔ ابتداء بھی درود شریف سے اور انتہا بھی درود شریف یعنی اوّل آخر، ابتداء، انتہاء، آغاز انجام حضور ہی حضور سے ہے اور حضور تک پہنچنا بغیر

؎ درود پاک ہو اس نور پر جس سے سارے نور پیدا ہوئے۔

درود شریف نا ممکن کہ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کا قرب ہی قربِ قدسی ہے۔ یعنی حضور ختمی مرتبت کا قرب ہی قربِ ربُ الارباب ہے یہ قرب اسمی و لفظی بھی ہے۔ جو مکتوب فی اللوح المحفوظ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط عزوجل شانہٗ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ قرب حقیقی اور معنوی بھی ہے جو اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا سے ظاہر و باہر اور قربِ مسمّی بھی جو مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى سے واضح ہے۔

| | |
|---|---|
| ضَمَّ الْاِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ بِاسْمِهٖ | اِذْ قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ |
| وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ | فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ |

یہ قرب، مومن اپنے پیارے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کا درود شریف سے پاتا ہے۔

**رضائے محبوب اور تحویلِ قبلہ:۔** قرآن پاک پ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۴

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ص

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف چہرہ کرنا، پس ہم پھیر دینگے تجھے اُس قبلہ کی طرف جس میں تیری رضا ہے۔

○ المدینۃ المنورۃ زادہا اللہ تعظیماً و تکریماً بعد زرّین سنہ ہجری المقدسہ سترہ ماہ بعد یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اس میں محبوب سے خطاب ہے اور کتنا حسین بیان اور انداز محبت سے بھرا ہے۔ محبوب تمہارا چہرہ بار بار آسماں کی طرف اٹھتا ہم دیکھتے ہیں۔ تو ہم ضرور بضرور تمہیں اُس قبلہ کی طرف ہی پھیر دیں گے۔ جس میں تیری رضا ہے۔ مسجد بنی سلمہ میں نمازِ ظہر کی تیسری رکعت میں رکوع سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبۃ اللہ کی طرف مُنہ پھیر لیا۔ صحابہ کرام بھی اُدھر پھر گئے جدھر

---

ــہ قرب دو قسم ہے قربِ نوافل عبد ظاہر ہو اور حق باطن۔ حدیثِ قدسی بی یسمع و بی یبصر و بی ینطق اس کی شاہد ہے۔ قربِ فرائض حق ظاہر ہو اور عبد مستہلک فانی مستغرق اور باطن ہو بمطابق حدیث پاک اِنَّ اللّٰهَ يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ ــہ یہ قرب صوری اور معنوی کی طرف اشارہ ہے۔ یہ مقام فنا سے بقا ہے۔ تحفۃ الصلوٰۃ صفحہ ۱۸۱ ملاحظہ ہو۔

☆ "از ملفوظات خواجہ خورد تذکرہ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ مرتبہ نسیم احمد فریدی لکھنؤ"۔

ــہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم کے ساتھ اپنے نبی کا اسم ملایا۔ جس کی شہادت مؤذن پانچ وقت اذان میں دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کی حکمت ظاہر کرنے کے لیے اپنے نام سے مشتق فرمایا۔ پس عرش عظیم کا مالک محمود ہے اور آپ محمد عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم ط "ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب"۔



حضور نے اپنا چہرہ مبارک پھیرا۔ نہ شک نہ شبہ اور نہ اشتباہ اور کمال یہ کہ یقین کے ساتھ عین حالتِ نماز میں حضور کی اتباع کا ریکارڈ قائم کر دیا یہ کمال تھا صحابہ کرام کا " درجہ اتباع " میں اور صحابہ کرام بھی ربِ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے محبوب بن گئے۔ محبِ حقیقی کو اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائے محبوبانہ پسند آگئی۔ تحویلِ قبلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور چاہنے سے ہوئی کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مشیت اور ارادہ اللہ سُبحانہٗ کی مشیت اور ارادہ ہے۔ اور رضا کا مقام اس سے بلند تر ہے۔ شبِ معراج مقامِ دنا پر آفدیت منکی علیک فرما کر کائنات کے ملک وملکوت کی ہر شئی کو محبوب کی رضا پر نچھاور کر دیا اور روزِ قیامت ربِ کریم وہی کرے گا جس پر محبوب کی رضا ہو گی۔ مزید براں قیامت کے روز بساطِ حساب وکتاب لپیٹنے (بالفضل وبکرمہٖ) سے پہلے ربِ کریم اپنے محبوب مصطفےٰ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " سے پوچھے گا: رَضِیتَ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نَعَمْ یَا رَبِّ رَضِیتُ۔ ہاں اے میرے رب میں راضی ہوں تب جنت اور دوزخ کے دروازے بند ہوں گے۔ سبحان اللہ شان کریمی کے قربان۔ " اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ ؕ

**حکمت:-** ہم سیدالانبیاء " صلی اللہ علیہ وسلم " کے نیازمند غلام ہیں۔ ہمارا ایمان اس نبیِ محترم پر ہے جن کی ہر ہر ادا ربِ کریم کو پسند ہے آپ کی ادائے محبوبانہ کا اشارہ کریں ۞ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ (آیتِ کریمہ عظیم شریف) سے ربِ کریم قبلہ بدل دے تو کیا محبوب کی

؎ ذکرِ مصطفےٰ درود وشریف کے انوار سے عذاب ثواب سے اور عذاب رحمت سے بدل جاتا ہے۔

---

عہ پ ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۴ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف چہرہ کرنا " ادائے محبوب محبوب " اور فرمایا ہر ایک شئی کا قبلہ ہے۔ مومن کا قبلہ بیت اللہ، انبیاء کا قبلہ بیت المقدس اور ملائکہ قدسی بیت المعمور اور محبوب میرا قبلہ تیری ذات۔ کتبِ سماویہ، توراۃ، انجیل اور زبور کا نزول بنی ساتی کتاب میں ہوا۔ لیکن محبوب پر جب وحی نازل فرمائی اس کا انداز کچھ عجیب تھا ادائے محبوبانہ، کر سیدنا جبرائیل غارِ حرا میں گئے جب کہ محبوب وہاں قیام پذیر تھے اور وحی فرمائی۔ اگر محبوب کعبۃ اللہ میں ہیں تو وحی کعبہ میں اگر سفرِ ہجرت میں تو وحی وہاں اگر آپ مدینہ منورہ میں تو وحی وہاں ہوئی اگر محبوب بسترِ حجرہ عائشہ میں ہیں تو وحی وہاں نازل ہوئی۔ اور اگر حجۃ الوداع میں قصویٰ اونٹنی پر سوار خطبہ فرما رہے ہیں تو وحی میں

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ

دُعا اور نگاہ سے ہم غلاموں کی تقدیر نہیں بدل سکتی؟" فافہم" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی یہ شان ہے کہ وہ تقدیریں بدل دیتے ہیں۔ فرمایا۔ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ حَلَفَ بِاللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ میری اُمّت میں ایسے بھی لوگ ہیں جن کے چہرے گرد آلود اور بکھرے بال بظاہر پریشان حال لیکن اگر کسی بات پر قسم اُٹھا دیں تو مولیٰ کریم اُن کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے اور اپنی تقدیر کو بدل دیتا ہے۔

حدیثِ قدسی: کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

| | |
|---|---|
| کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | تمام کائنات میری رضا چاہتی اور میں تیری رضا چاہتا ہوں اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، |

☆ یہ مقامِ رضا کتنا عظیم شرف ہے اس شرف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ محبوبی جھلکتی ہے اور سرکارِ کائنات کا صدقہ اس رضا سے خصوصاً صحابہ کبار اور عموماً اولیاءِ اُمّت کو وافر حصّے ملے۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (سورۃ البینۃ) اللہ قادر، قیوم اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ کریم پر راضی، اے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ! ہم سے بھی کوئی ایسا کام لے جس میں تیری اور تیرے محبوب کی رضا ہو بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہم عہد باندھے ہیں روزِ ازل سے — رضائے خدا اور رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو نظریں ہیں محو لقائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا — بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا — دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بقیہ حاشیہ

خطبہ میں اور اگر مسجد میں ہے تو نماز پڑھا رہے ہیں حالتِ نماز میں وحی کا نزول ہوا ہر وہ سورت جو مکہ معظمہ میں نازل ہوئی وہ مکی کہلائی اور جو المدینۃ المنورہ میں نازل ہوئی وہ مدنی کہلائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی ہر شئی کا قبلہ ہیں شبِ معراج ربِّ کریم نے فرمایا محبوب میرا قبلہ "مَا یَتَوَجَّہُ اِلَیْہِ" تیری ذات شریف ہے

علہ اَکْثَرُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ بُلْہٌ ط اکثر اہل جنت بھولے بھالے سیدھے سادھے لوگ ہوں گے "الحدیث المبارکہ"

○ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (سورۂ آلِ عمران ۳۱) سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات جمیع محاسن و محامد کی جامع ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس انوار و تجلیاتِ الٰہی کا مظہر اتم کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے محب بھی ہیں اور محبوب بھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اُمت کو محبوبیت کے مرتبہ کے حصول کا حکم فرماتا ہے "محبت کیفیتِ قلبی کا نام ہے۔ مَاوَقَرَ فِی قَلْبِہٖ جو چیز دل میں گھر کرے۔ اور جس کی یاد سے دل دھڑکے وُہ محبوب ہے۔ یہاں تو بات معبودِ حقیقی کے محبوبِ حقیقی کی ہے۔ محبوب کی ہر شئے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کے چہرۂ اقدس پر پسینہ مثل شبنم کے قطرات محبوب، جس چیز کو ہاتھ سے مَس کر دیں وُہ چیز محبوب، دَرِ محبوب، دیارِ محبوب فضا محبوب، ہوا محبوب گلی و بازار محبوب غرضیکہ وُہ محفل، مجلس محبوب، جس میں محبوب کا ذکر ہو۔ یہ فیض محبوبیت ربِ کریم نے اپنے محبوب " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کو بھی عطا فرمایا۔ جس پر نگاہ پڑ گئی وُہ غار محبوب، پہاڑ محبوب، وُہ شجر محبوب، حجر محبوب، وچشمہ ناخنِ محبوب۔ "ایسے محبوب پر درُود ہوں۔ ایسے رسُول پر سلام ہوں"

☆ اُمُّ المؤمنین سیدہ اُمِ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں۔ جبلِ اُحد کی زیارت کو جایا کرو اور اُس کی جھاڑیوں کے پھل کھایا کرو۔ اگر پھل نہ ہوں تو پتے ہی کھایا کرو کہ یہ وُہ پہاڑ ہے جس پر اللہ سبحانہٗ کے محبوب کی نگاہیں پڑی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدوم میمنت سے نوازا گیا یہ محبوبِ کائنات " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " سے محبت کرتا ہے اور حضور اُس سے محبت کرتے یہ ایک جنتی پہاڑ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ

قدم قدم پر برکتیں نفس نفس پہ رحمتیں | جدھر جدھر سے وُہ شفیعِ عاصیاں گذر گئے
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک | وہاں وہاں سحر ہُوئی جہاں جہاں گذر گئے

اُمتی کو اتباع سے جو انعام ملا وُہ کتنا کمال تحفۂ محبت ہے۔ شجر حجر، غار پہاڑ، قطرہ دریا چشمہ، چرند پرند سب اُس سے محبت کرتے ہیں اور محبت کی خوشبو محب کو آہی جاتی ہے۔

خواجہ اُویس قرنی :۔ محبوبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اِنِّی لَاَجِدُ رِیْحَ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ (شواہد ستنیہ) | تحقیق میں رحمٰن کی خوشبو یمن کی طرف سے پاتا ہوں۔

☆ پوچھے کوئی صُہیبؓ و بلال و اُویس سے حُبِّ نبی سے زندگی کیسی سنور گئی

نسیمِ رحمان، مُحِب "صلی اللہ علیہ وسلم" کو آئی ۔ یہ کس محبوب کی خوشبو ہے یہ محبوب اُویس قرنی ہیں ۔ جن کا ذکرِ پاک ربُّ العزّت کے محبوب مسجدِ نبوی شریف کے منبر لطیف پر بوقت خطبہ جمعۃُ المبارک میں فرمارہے ہیں یہ غیبی خوشبو حُبِّ مُصطفٰے کی خوشبو تھی ۔ جو یادِ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" درود شریف سے ملتی ہے ۔ "الدُّرُّ الدّری فی شرح المصطفیٰ العدنی لِملّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری"

بُوئے جانِ من آید از سُوئے عدن از دمِ جان پرور اُویس قرن

سر بمہر دوستی اُویس قرن بے خطا چوں نامہ مُشکِ خُتن

سُہیل یمنی کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے محبّت کا تحفہ خرقہ عطا ہُوا ۔ صاحبین کریمین سیّدنا عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا ان سے کہنا کہ پہن کر میری اُمّت کے لیئے دُعائے مغفرت کریں ۔ آپ چشمہ مُصفّٰی پر وضو فرما رہے تھے کہ مُلاقات ہوئی اور خرقہ کو آنکھوں سے لگایا اور مُصلّٰی لیا اور دُعا میں مصروف ہو گئے اب معبُود اور عابد، خالق اور بندہ کے درمیان راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں حکم ہُوا تیری دُعا سے ایک ہزار اُمّتی کی بخشش کی عرض کیا اور حکم ہُوا دس ہزار عرض کیا اور حکم ہُوا مُضر اور ربیعہ کی بکریوں کے بالوں کے برابر بخشش کروں گا ۔ یہ راز و نیاز مُحِب اور محبُوب کے درمیان تھے سُبحان اللہ کیسا پیارا اندازِ محبّت کرانے میں صاحبین کریمین رضی اللہ عنہما نے آواز دی تو فرمایا اچھا مرے مولیٰ کی یہی رضی تھی "مرضیِ مولیٰ از ہمہ اولیٰ" فللہ الحمد ؎

○ اے اُویس! قرن کے باشندے! تو کتنا پیارا ہے اور اے اُمّتِ مُصطفویہ کے حضرا! جن کے پاس خرقہ دے کر صاحبین کریمین کو بھیجا گیا، تو کتنا محبوبِ عہ ہے اور یہ خرقہ، تبرّک کتنا مُبارک ہے اور یہ تیری سرزمین جہاں خرقہ عطا ہُوا وہ خطۂ ارضی کتنا بابرکت ہے اور تیرا دُعا مغفرت کرنا یہ نذرانہ ہے بارگاہِ محبُوب میں اور وہ لمحات کتنے عظیم تھے جن میں تو نے اُمّتِ مرحومہ کے لیئے دُعا کی جو عرش پر مُحِب نے سُنی اور فرش پر محبُوب

عہ مقامِ محبّت میں بُعد بُعد نہیں رہتا ۔ قُرب ہو جاتا ہے ۔ اگرچہ بظاہر ماہِ قرن سُہیل یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آفتابِ رسالت "صلی اللہ علیہ وسلم" سے دُور تھے لیکن بیاطن قریب اور ہمہ وقت صاحبِ حضور تھے ۔ منہ غفرلہٗ

نے۔ عزّوجل صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ! مجھے بھی مُضر اور ربیعہ کی بکریوں کے برابر مغفودہ مغفورہ اُمّت سے ایک بکری کے گھر کے ایک بال میں شمار فرما دیا۔

| | |
|---|---|
| بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن | قرنہا اندر سجود آمد زمیں در ہر زمن |
| از یمن مے آیدم بوئے خدا | ایں چنیں فرمودہ وصفش مصطفےٰ |

○ آپ قافلۂ عشق کے سالارِ اعظم ہیں۔ آپ کا ذکر، عشق و محبّت کا ذکر ہے جو تاقیامت محبّانِ رسول کے قلوب کو زندہ و تابندہ کرتا اور گرماتا رہے گا۔ آپ کو کثرتِ درود شریف، ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو گئی تھی اور ہر وقت استغراق، حضوری اور دیدار میسّر تھا۔ آپ مستور اولیاء کرام سے ہیں۔ دُنیا میں بھی مستور اور قبر میں مستور اور قیامت کے روز بھی مستور اُٹھیں گے کہ ربِّ کریم عزّاسمہٗ آپ کے ہم شکل ایک ہزار فرشتوں میں اُٹھائے گا یعنی اَوْلِیَآءِیْ تَحْتَ قَبَآءِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ[1] کی (حدیث قدسی قریب) کمال تفسیر ہوں گے اور قبائے رحمانی اوڑھے داخل خلد ارم ہوں گے۔

☆ سلسلہ عالیہ اُویسیہ کا فیضان بغیر کسی ظاہری بیعت آپکی قبر مُطہّر و مُعطّر سے تاقیامت جاری رہے گا اور یہ نسبت اُویسیہ درود شریف سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن پر عنایات فرماتا ہے۔ اِس نسبت سے بڑے بڑے[2] اولیاء مستفیض ہوئے ہیں۔

**حدیثِ قدسی: کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم[3]**

| حکم ہوگا میرے محبّ میرے قریب آجائیں فرشتے | اُدْنُوْا اَحِبَّائِیْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ |
|---|---|

[1] میرے اولیاء میرے دامن میں چھپے ہوئے ہیں۔ میرے سوا اُن کو کوئی نہیں جانتا۔ انبیاء علیہم السلام اپنے اعلانِ دعویٰ، اُسوۂ حسنہ اور تائید من اللہ اور معجزات سے پہچانے جاتے ہیں۔ مگر اولیاء کی پہچان مُشکل ہے۔ جس طرح اللہ سبحانہٗ کی ذات اپنی قدرتوں کے پردہ میں اور کلام اللہ نے کلام نفسی کو قرآنی الفاظ میں چھپا رکھا ہے۔ اسی طرح محبّانِ بارگاہ جامۂ بشریت میں چھپے رہتے ہیں۔ اِن کے سینہ میں انوار اور اسرارِ الٰہی مستور ہیں جس سے یہ پہچانے نہیں جاتے اور یہی اللہ سبحانہٗ کے دامن میں چھپنے کا مفہوم ہے۔ ۱۲ منہ ستر اللہ عیوبہ ط

[2] حضرت ابوالحسن خرقانی نے سیدنا بایزید بسطامی کے وصال کے ایک سو سال بعد انکی قبر سے فیض پایا اور حضرت بایزید بسطامی نے سیدنا امام جعفر صادق کی قبر اطہر سے نسبت اویسی میں فیض پایا۔ اور سیدنا محمد بہاؤالدین نقشبند بخاری نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ پایا۔ جو کہ آپ کا اپنا طریقہ ہے ۱۲ منہ ستر عیوبہٗ ط

| مَنْ اَحِبَّاءُكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلْفُقَرَاءُ وَالْمَسَاكِيْنَ ط | عرض کریں گے کون محبّ ؟ فرمائے گا اللہ تعالیٰ فقراء اور مساکین لوگ ۔ |
| --- | --- |

○ دُعا :۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دُعا فرمایا کرتے تھے ۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ ط۱

**خُوشبُوئے محبّت** :۔ سیدنا بایزید طیفور، بسطامی علیہ رحمۃ الباری ایک دفعہ رے اور خرقان کے مقام سے گزرے تو فرمایا مجھے یہاں ایک شہنشاہِ طریقت ☆ ، اللہ کے بندے ، کی خوشبو آرہی ہے ۔ خوشبو وہاں ہو گی جہاں پھول ہو گا وہ ایک غیبی پھول ہے ۔ جو گلستانِ رسالت اور چمنستانِ نبوّت میں کھلے گا ۔ جس کی آج مجھے خوشبو آرہی ہے اور جس کی نکہت اور بھینی بھینی خوشبوئی کی مہک سے سارا عالم معطّر ہو گا ۔ عرض کیا گیا وہ کون ہیں؟ تو فرمایا میرے وصال کے سو سال بعد پیدا ہوں گے ۔ اُن کا نام نامی اسم گرامی سیدنا ابوالحسن علی ہو گا اور آپ کی شکل و صورت ، حلیہ مبارک ، ڈاڑھی مبارک زلفیں ، قد اور عمر تک بیان فرما دیا ۔ شریعت و طریقت کے مدارج اور مقامات کو بھی ظاہر اور منکشف کر دیا اور فرمایا وہ باغِ طریقت "رُوحانیہ نقشبندیہ مجددیہ" لگائیں گے ۔ اِس باغ کے رنگ برنگے غنچے اور پھول " اَولیاء " رہتی دُنیا تک قائم اور درود شریف کے انوار سے شگفتہ رہیں گے ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ علّام الغیوب والشّہادۃ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں کی نگاہوں سے قرب و بُعد زمانی و مکانی عالمِ ارواح تک کے پردے

---

۱ ؎ اپنی علامت دُنیائے اعراض ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر خوش ہونا اور درود شریف سے لذّت پانا ہے ۔

۲ ؎ اولیاء کرام کی عالمِ ارواح ، عالمِ دُنیا ، عالمِ برزخ اور عالمِ قیامت تک دوستیاں قائم ہیں ۔ وہ ایک دوسرے سے فیض لیتے دیتے اور زائرین کی جہاں نمازیں کرتے دُعائیں اور بشارتیں دیتے ہیں اور عالمِ قبر میں ایک دوسرے کے دوست اور مقامات سے باخبر ہیں ۔

☆ شہنشاہِ طریقت ، شہنشاہِ ولایت کی بارگاہ میں ۔ حضور داتا گنج کے مزارِ مقدس پر شہنشاہِ ولایت ہند خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے چلّہ کشی کی ظاہر اباطنا فیض سے مالا مال ہوئے اور واپسی پر فی البدیہہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اُٹھا دیئے اور آپ نے اُن کا پُورا احال سَو سال پہلے معلوم کر لیا اور فرمایا وُہ میری قبر کے "طریقہ عالیہ اُویسیہ[علیہ] کے مُطابق" فیض سے تکمیل ولائیت کریں گے۔" اللّٰہ اللّٰہ شانِ اولیاءِ کرام" مزارات

بقیہ حاشیہ

نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ اِس شعر سے شانِ "کلامُ الملوک ملوکُ الکلام" عیاں ہے ؎

گنج بخش، فیضِ عالم، مظہرِ نُورِ خُدا ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما

☆ حضور غوث الثقلین قُدِّسَ سِرُّہٗ نے عالمِ شہود میں سماعت فرمایا اور جواباً ارشاد فرمایا ؎

ہم زمانہ گر بُدے بُودم علی ہجویر را تازہ بیعت کردمے بردستِ آں بیضا لقاء

☆ شہنشاہِ بغداد الشیخ عبدالقادر جیلانی (وصال ۵۶۱ھ) کی قبرِ انور پر شہنشاہِ بخارا خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری قدس اللہ اسرارہما (وصال ۷۹۱ھ) حاضر ہو کر مراقب ہوئے تو سرکارِ غوثیت مآب نے بھرپور توجہ فرمائی۔ تو آپ عرض کناں ہوئے ؎

اے دستگیرِ عالم دستِ مرا بگیر دستِ چناں بگیر کہ گویند دستگیر

تو مسندنشینِ غوثیت نے خوش ہو کر قبر سے جواب مرحمت فرمایا ؎

اے نقشبندِ عالم نقشِ مرا بہ بند نقشے چناں بہ بند کہ گویند نقشبند

علہ نسبتِ اُویسیہ :۔ مشائخ طریقت، کُبرائے حقیقت کو نسبتِ اویسیہ میں بلاواسطہ مُرشدِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عنایات کی گود میں پالتے ہیں۔ جس طرح خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پالا۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اکثر مشائخ عظام سُلوک میں اسی نسبت کے پروردہ ہیں۔ درُود شریف سے ولائیتِ محمّدی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام جو تمام ولائیتوں کی جامع ہے بہت جلد پالیتے ہیں نُورُ القمرِ مُستفادٌ مِنْ نُورِ الشَّمس۔ وِرد اللّٰہ جل ذکرہٗ کے وقت اس کا نُور مانندِ قُرصِ شمس نظر آتا ہے۔ یہ نُورِ جلال اور شمس بھی جلالی ہے۔ بوقتِ درُود خوانی نُور مثلِ قرصِ قمر نظر آتا ہے کیونکہ درُود شریف جمالی اور اُس کا نُور بھی جمالی ہے۔

☆ لطائفِ خمسہ۔ لطیفۂ رُوح کا نُور سُرخ، لطیفۂ سِرّ کا نُور سفید، لطیفۂ خفی کا نُور سیاہ، لطیفۂ اخفیٰ کا نُور سبز ہے۔ یہ سب درُود شریف کے نُور کے ظہورات ہیں۔ یاد رہے۔ غنچہ میں خوشبو بند ہوتی ہے جب وُہ کھلتی ہے تو خوشبو اور رنگ ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح جب درُود خوانی سے دل کا غنچہ کھلتا ہے تو پھر بدن لباس اور پسینہ سے خوشبو پھُوٹتی ہے تو درُود شریف کا نُورِ رحمت کے بادل سے پھُولوں اور برف کے سفید گالوں کی شکل میں برستا ہے۔ قُدوۃُ الاولیاء مُتاخرین سائیں توکل شاہ نقشبندی مجددی طابَ اللّٰہُ ثراہُ وَجَعَلَ الجَنَّۃَ مَثواہُ فرمایا کرتے جب میں درُود شریف پڑھتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحِ مبارک خوش ہو کر میرے گلے میں درُود شریف کے انوار کے پھُولوں کے ہار ڈالتی ہے اور تربیتِ رُوحانی کرتی ہے۔" بفیضِ ذکرِ حق

۱۲ منہ نَوَّرَ اللّٰہُ قَلبَہٗ وَصَدرَہٗ بِنُورِ الصَّلوٰۃِ وَالسَّلامِ عَلیٰ سَیِّدِ الاَنامِ عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ ط

"صفحہ ۵۵ ملاحظہ ہو"

اور قبورِ اولیاء عظام انوار وفیضانِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے چشمے ہیں۔ زائر گوہرِ مراد سے اپنے اپنے دامن بھرتے ہیں اور کبھی بھی ناکام اور نامراد واپس نہیں لوٹتے۔

☆ یہ فقراء و مساکین[1]، محبانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کی محبت اُمت کے دلوں میں ڈال دی گئی ہے ان درویشوں کی محبت اصلِ دین اور جنت کی کنجی ہے۔ اولیاء اللہ جب مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کی منزل طے کرکے کَانَ اللّٰہُ لَہٗ (الحدیث) کے مقام پر فائز ہوتے ہیں تو اُن کی نگاہ میں ماضی اور مستقبل کا زمانہ حال کی طرح بن جاتا ہے اور وہ اللہ پاک کے نور سے سب کچھ دیکھ لیتے ہیں۔ خوشبو سونگھ لیتے ہیں۔ اُن کی نگاہ لوحِ محفوظ پر ہوتی ہے اور احوالِ قیامت اُن کے سامنے ہوتے ہیں۔ کہ نور کے لئے کوئی شی حجاب نہیں ہوتی۔

حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بروایت حضرت حارث بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اصلحنا جامع کبیر میں اس حدیث پاک کو خاتم المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا۔

☆ سیدنا حارث بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک بار علی الصبح نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یَاحَارِثَۃُ کَیْفَ اَصْبَحْتَ اے حارثہ تم نے صبح کس حال میں کی؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا ط فرمایا تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّیْ بَارِزًا کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْھَا کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَھْلِ النَّارِ یَتَضَاغَوْنَ فِیْھَا ط

عرض کیا گویا میں عرشِ الٰہی کو دیکھ رہا ہوں ظاہرًا گویا جنتیوں کو جنت میں داخل ہوتے اور گویا میں دیکھ رہا ہوں دوزخیوں کو آگ میں۔ شور مچاتے۔ واویلا اور جزع فزع کرتے۔

○ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بہشت اور دوزخ میرے سامنے ہیں میں جنتیوں کو پہچانتا ہوں اور دوزخیوں کو بھی جیسے مچھلی اور چیونٹی کو۔ آگے چپ رہوں یا عرض کروں

[1] فقراء صحابہ سادو لشا خبیب، عبداللہ ذوالبجادین، ابوذر غفاری، ابودرداء، بلال حبشی عمار بن یاسر اور ابوہریرہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور فقراء اولیاء میں جو الفقر فخری والے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کو اتباع اور محبت کا قرآن السعدین نصیب ہوا۔ حُبِ درویشاں کلید جنت است۔ صحابہ صفہ کی تعداد ستر تھی۔ ۱۲ منہ عفی عنہ لولوالیہ



تو حضور ﷺ نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ چُپ رہو اور فرمایا اَصَبْتَ فَالْزَمْ ؕ ٹھیک ہے اسی پر قائم رہو۔ "فقہ اکبر مطبوعہ مُراد آبادی سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

○ آفتابِ نبوت کے ذروں کی نگاہ کا یہ حال ہے کہ جنت سات آسمانوں سے اوپر دوزخ سات زمینوں کے نیچے اور عرش و فرش سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو آفتاب کونین "ﷺ" کی نگاہِ پاک کا کیا عالم ہوگا۔ حضور "ﷺ" پر درود شریف کی مواظبت سے یہ مرتبہ اولیاءِ کاملین کو عطا ہوا۔ "سُبْحَانَ اللّٰہِ ؕ

---

ع بعض ضعیفُ الایمان وَالبُنیان" الحدیث " کو ضعیف کہہ کر انکار کرتے ہیں اور مزید برآں کو شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اُن کو اس مندرج حدیث قدسی پر غور کرنا چاہیئے ممکن ہے کہ ہدایت کی راہیں کُھلیں حضور علیہ اجمل الصلوٰۃ وَاکمل السّلام کی ذات معہ صفات، اللہ تقدس و تعالیٰ بجُد اَفیّض کی عطا ہیں۔ آپ "ﷺ" سے جس علم و فضل اور شفاعت کا ظہور ہے یا ہوگا وُہ سب اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ کے ارادہ مشیت امر اور رضا سے ہے۔ مختصراً الفاظ میں آپ "ﷺ" اللہ تعالیٰ کے مظہرِ کل ہیں۔

حدیثِ قدسی۔ کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ " عزّوجلّ صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم " "صحیح البخاری"

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے ولی سے عداوت کی میرا اُس سے اعلانِ جنگ ہے اور جن چیزوں سے میرا بندہ مجھ سے قُرب چاہتا ہے اُن میں سب سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں۔ بعد ازاں میرا بندہ نوافل سے میرا قُرب چاہتا ہے تو میں اُسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وُہ سُنتا ہے اور اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وُہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وُہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وُہ چلتا ہے اور اگر وُہ مجھ سے مانگتا ہے تو ضرور دیتا ہوں اور اگر وُہ مجھ سے پناہ مانگ کر کسی بُری چیز سے بچنا چاہتا ہے تو میں اُسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

☆ اس حدیث پاک کا مفہوم یہ کہ صفاتِ بشریہ سے نکلنا اور صفاتِ حقہ سے متصف ہونا۔ اہلِ عرفان کے نزدیک فنا فی اللہ سے بقا باللہ کا مقام مُراد ہے اللہ تعالیٰ کی صفات سمع، بصر اور قُدرت کے انوار بندہ کی سمع، بصر اور قدرت میں ظاہر ہونے لگتے ہیں اور وُہ اللہ تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے وُہ نُور الٰہی سے سُنتا، دیکھتا، پکڑتا اور چلتا ہے۔ اولیاء اللہ کے یہ مقام حضور "ﷺ" کی نگاہِ فیض سے ہیں اور حضور "ﷺ" سے یہ کمالات مظہرِ ذات وصفات اللہ تبارک تعالیٰ سے ہیں۔ فقیر حقیر لاشئ کی اس توجیہہ سے متشککین کے شک زائل ہو جانے چاہئیں وَالسّلام علیٰ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

**علامتِ محبت** :- محبت آنکھ میں رِقت، دل میں کیفیت اور جسم وجان میں وجد لاتی ہے۔ ان سب پر غلبہ ہو تو فانی فی المحبۃ اور جب اس میں محویت اور استغراق ہوتا ہے تو اسی کا نام عشق[1] ہے۔ محبت، محبوب کی اِتّباع کا ثمرہ اور عطیہ خداوندی ہے۔ اس
المحبۃ ثمرۃ المتابعۃ

---

بقیہ حاشیہ

مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ○ (سورۃ طٰہٰ ۴۷) وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ عَلٰی وَجْهِ الْکَمَالِ ط

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مدینہ منورہ میں سحری کے وقت مکہ معظمہ سے بنی کنانہ کے ایک شخص کے استغاثہ کی آواز مسافت بعیدہ سے سُن لی اور نصرت سے جواب مرحمت فرمایا۔ یہی معنیٰ بِیْ یَسْمَعُ کے

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلوٰۃ الکسوف میں جنت جو "سات آسمانوں کے اُوپر" اور دوزخ "جو سات زمینوں کے نیچے" کو ملاحظہ فرمایا اور ہاتھ مبارک اُونچا کر کے جنت سے انگور کا خوشہ توڑنے کا ارادہ بھی فرمایا یہ مفہوم ہے بِیْ یُبْصِرُ کا۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

☆ حضور نقشِ قدم علیہ کے ہاتھ کو یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (سورۃ الفتح ۱۰) سے اپنا ہاتھ فرمایا اور غزوۂ اُحد میں کنکریاں پھینکنے اور مارنے کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی (سورۃ الانفال ۱۷) یہ مطلب ہے بِیْ یَبْطِشُ کا۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

☆ حضور علیہ التحیۃ والثناء شبِ اسراء کے دُولہا نے سالوں اور لاکھوں میلوں کا فاصلہ ایک لمحہ میں شبِ معراج کو طے کیا یہ مقصد ہے۔ بِیْ یَمْشِیْ کا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ ط

☆ فلہٰذا عقیدہ اہلِ سُنّت وجماعت کے مطابق علمِ غیب، حاضر ناظر، مختارِ کل، شفاعت اور قدرت یہ سب اللہ سبحانہٗ کے نُور کے ظہور میں جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات میں سے ظاہر ہوئے اور اولیاء سے ان کا ظہور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انوار سے ہوا نیز مسافتِ بعیدہ سے درود شریف کی آواز زمینی یا آسمانی، قلبی یا لسانی اللہ تعالیٰ آپ تک پہنچا دیتا ہے۔ بذریعہ لِیْ یَسْمَعُ کشف، وحی، فرشتہ یا ہوا وغیرہا جیسے سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام نے اُڑتی ہے اُڑتی مخلوق چیونٹی کی آواز تین میل سے سُن لی یعنی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اُن تک یہ آواز بذریعہ ہوا پہنچا دی اور اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اکیلی ذاتِ پاک میں یہ جملہ صفات جمع فرما دیں۔

وَاللّٰهُ یَهْدِیْ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ وَاِلَیْهِ الْمَرْجِعُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ط

[1] اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَا سِوَی الْمَحْبُوْبِ ط عشق ایسی آگ ہے جو ماسوا محبوب کے سب کچھ جلا دیتی ہے عشق جلال ہے اور محبت جمال۔ عشق سورج ہے اور محبت چاند۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ



کی توفیق سے عطا ہوتی ہے۔ محبت کسبی نہیں وہبی ہے محبت میں جمال ہے اور شبنم کی سی ٹھنڈک۔ عشق میں جلال۔ غلام جب اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر اس بحرِ محبت میں غوطہ زن ہوتا ہے تو پھر اس کا ہر کام سنّتِ مصطفوی کی رنگن میں از خود ڈھل جاتا ہے اور وہ اپنی زندگی میں سنّت کا نقشہ نظر آتا ہے۔ عامل بالسّنّت ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ محبت میں کامل[1] ہے۔ ورنہ محبت خام اور بے عملی کی تصویر اور یہ کیفیتِ بے عملی، دعوائے محبت کی تغلیط ہے۔ عشقِ مصطفٰے تو مومن کی میراث اور سرمایۂ حیات ہے

میری ہر ہر ادا سے یا نبی سُنّت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

○ مسئلہ:۔ اللہ جلّ شانہٗ کو عاشق یا معشوق کہنا عند الشریعت منع ہے۔

☆ فرع میں اصل کا رنگ اور تاثیر ہوتی ہے اور خلیفہ[2] وہ ہوتا ہے جو سیرۃً وصورۃً اصل کی مانند ہو۔ فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہر کمال کی اصل ہیں۔ فافہم

☆ چکور عاشق ہے چاند کی۔ چکور کو ہی چاند کا نور نظر آتا ہے چمگادڑ کو نہیں۔

☆ چاند نور ہے اور چکور نوری ☆

☆ بلبل عاشق ہے پھول کی۔ بلبل کو ہی پھول کی خوشبو آتی ہے۔ بھڑ کو نہیں۔

☆ پھول لطیف ہے اور بلبل جسمِ لطیف ☆

☆ پروانہ عاشق ہے شمع کا، پروانہ کو شمع میں محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے بھونڈ کو نہیں۔

☆ پروانہ میں ساز ہے اور شمع میں سوز ☆

○ محبوبِ کائنات" صلی اللہ علیہ وسلم "گلستانِ قدرت کے پھول ہیں۔ کی خوشبو، سُنیوں کو آتی ہے۔ غیروں کو نہیں۔ خوشبوئے محبت کا تعلق جسم و روح دونوں سے ہوتا ہے۔

---

[1] پھل پکنے پر قدرت سے شیرنی اور مٹھاس پاتا ہے تو پھر خوشبو اور رنگ کا ظہور ہوتا ہے۔ خام پھل کا یہ نصیبہ نہیں۔ تقویٰ پر پختگی سے چہرہ پر سُنّت کا رنگ چڑھتا ہے تو پھر خوشبوئے محبت آتی ہے تو یہ خوشبو زمان ومکان کی حدوں سے گزر جاتی ہے۔ نسبت والے اس خوشبو کو پالیتے ہیں۔ غیروں کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔

[2] خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق اکبر خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت وصورت کے نمونہ اور کمالاتِ صوری ومعنوی کی فرع تھے۔ موجوداتِ عالم کا ہر کمال ماحصل کائنات کمالاتِ محمدی سے ہے" صلی اللہ علیہ وسلم "

کہیں حسن بن کے رسول میں، کہیں رنگ بن کے وہ پھول میں "صلی اللہ علیہ وسلم"
کہیں نور بن کے رسول میں، وہ جلوہ اپنا دکھا گئے "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ سیدنا یوسف کی خوشبو سیدنا یعقوب علیہما السلام کو آتی ہے بھائیوں کو نہیں اور دلیوں کی خوشبو ولیوں کو آتی ہے نجدیوں کو نہیں۔

○ قرآن عزیز میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا ارشاد اِنّی لَاَجِدُ رِیحَ یُوسُفَ (سورۃ یوسف ۹۴) "مجھے یوسف علیہ السلام کی خوشبو آرہی ہے"۔ سبحان اللہ، سیدنا یوسف علیہ السلام کی یہ خوشبو نے محبت تین سو میل دور اور اسّی سال بعد آگئی۔ میدانِ محبت میں قرب وبعد زمانی ومکانی کے فاصلے کتنے سمٹ جاتے ہیں۔ ادھر کرتا باعث نورِ چشم بنا اور اُدھر خرقہ اُمت کی بخشش کا سبب بنا۔ محبوب کی خوشبو تکمیل محبت کے بعد آہی جاتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ محبت صادق ہو اور نسبت پختہ اور ولیوں کی خوشبوء محبت دلیوں کو آتی ہے۔

☆ خواجہ خواجگان شہنشاہِ اولیاء نقشبنداں سید محمد بہاؤالدین بخاری کی ولادت باسعادت (ولادت ۷۱۸ھ) کی خبر حضرت بابا محمد سماسی قدس سرہ العفاری نے آپکے وطن مالوف بخارا میں جا کر دی کہ مجھے یہاں ایک مردِ کامل کی خوشبو آتی ہے۔ جو امام الطریقت، پیشوائے شریعت ہوگا اور آپ کی ولادت پر جب گود میں لیا تو فرمایا یہی وہ فرزند ہے اور اپنے خلیفہ سید امیر کلال قدس سرہٗ (اسم گرامی خواجہ شمس الدین بخاری) سے فرمایا اس کی تربیت غور سے کرنا حق ہے "ولی را ولی مے شناسد"۔

محبت اور اس کا مقام: مومن کی مومن سے محبت، کعبۃ اللہ سے محبت، قرآن سے محبت، دین سے محبت، صحابہ کرام سے محبت، اَلْحُبُّ لِلّٰہِ کے تحت اللہ کے لئے ہے لیکن مومن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، اللہ ہی کی محبت ہے[1] ثَبَّتَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَلٰی مَحَبَّۃِ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ الَّتِیْ ہِیَ عَیْنُ مَحَبَّۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَزَّ اِسْمُہٗ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

○ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (سورۃ آل عمران ۳۱) اتباع[2]، ادب اور محبت سے رب غفور تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور تمہیں اپنی صفت رحیمی سے رحمت کی چادر میں ڈھانپ دے گا اور تم اس کے دنیا وآخرت میں محبوب بن جاؤ گے۔

۵

[1] رسول اللہ کی محبت عین اللہ کی محبت ہے اس میں ذرہ بھر تفاوت نہیں۔ ہم سب کو اس پر ثابت رکھے۔ "صلی اللہ علیہ وسلم"
[2] حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو

حدیثُ الحبیبِ علیٰ صاحبِہا الصّلوٰۃُ والسّلام ؎

☆ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ؎ | جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ ؎

یَا سَاکِنَ اَکْنَافِ طَیْبَۃَ کُلُّکُمْ ۔ اِلَی الْقَلْبِ مِنْ اَجْلِ الْحَبِیْبِ حَبِیْبٌ

مَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ ۔ وَلٰکِنَّ الْحُبَّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَافِیًا وَّالصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صَلٰوۃً وَّافِیًا وَّالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَلَامًا صَافِیًا ؎



بقیہ حاشیہ

؎ اتباع کے سات درجے ہیں۔ درجۂ اوّل تصدیقِ قلبی کے بعد احکامِ شرعیہ کا بجا لانا اور سُنّتِ سَنیّہ کی متابعت کرنا۔ جبکہ اِس زمانہ کے عُلماءِ ظواہر اِس مقام پر ہی ٹھہر گئے۔ درجۂ دُوم حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے اقوال سے اعمالِ باطنی مثلاً خشیت، رِقّت، اخلاص، احسان کی طرف سعی کرنا درجۂ سوم حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے احوال، اذواق اور مواجید پر مجاہدہ۔ "استقامت علی الشریعۃ" سے حصولِ فیض کرنا۔ یہاں سالک ایک عجیب کیفیت سے دوچار ہوتا ہے اور نفسِ لوّامہ نفسِ مطمئنہ بنتا ہے۔ درجۂ چہارم سُنّتِ سَنیّہ کی کامل مکمل متابعت اور بدعتِ حسنہ، سیّئہ، اسمی، رسمی سے کُلّی اجتناب یہ مقام عُلماءِ راسخین کیلئے مخصوص ہے۔ درجۂ پنجم کمالاتِ نبوّت کے انوار سے حصولِ فیض کرنا۔ یہ محض فضلِ ربّی سے ہے۔ درجۂ ششم اِن کمالات کی اتباع جو مقامِ محبوبی سے خاص ہیں یہ ہوش در دم، نظر بر قدم اور سفر در وطن کا ہے۔ "خواجہ عبدالخالق غجدوانی علیہ الرحمۃ"۔ درجۂ ہفتم متابعت کے تمام درجات کا جامع ہے۔ اِس میں تصدیقِ قلبی بھی ہے اور تمکین بھی۔ نفس کا ٹھہراؤ اور قلب کا اطمینان بھی ہے۔ قالب اور نفس "جسم" عالمِ خلق کا لطیفہ ہے اور عالمِ خلق قُربِ نبوّت سے ہے۔ لطائفِ خمسہ قلب، رُوح، سِرّ، خفی، اخفیٰ عالمِ امر سے ہیں۔ عالمِ امر "رُوح" قُربِ ولایت سے ہے۔ عالمِ امر فضائلِ طریقت اور عالمِ خلق اعمالِ شریعت سے متعلق ہے۔

☆ شرحِ انوار تکبیرِ اُولیٰ کا امام کے پیچھے پالینا تجلیات و ظہورات سے اور خشوع خضوع سے سجدہ پر نظر شہود و مشاہدے سے بہتر ہے۔ زکوٰۃ کا ایک حبہ ادا کرنا لاکھوں صدقات سے افضل ہے لہٰذا عالمِ امر سے عالمِ خلق کا ہر جہت افضل ہونا ثابت ہے پس فَاتَّبِعُوْنِیْ سے مقصود اتباعِ عاشقانہ شریعت اور نسبتِ نبوی۔ طریقت سے فیض پذیر ہو کر درجۂ محبوبی حاصل ہوتا ہے۔

لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَہٗ ۔ فَاِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ

؎ اے اطرافِ طیبہ کے رہنے والو! تم سب میرے دِل میں محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی وجہ سے محبوب ہو۔ میرا دِل شہر کی محبت میں نہیں پھنسا وُہ تو شہر کے رہنے والے کی محبت میں ایسا مُجا ہے۔

روضۃ الثالثہ — باب ۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# ازواج النبیؐ پر درود و سلام

## عَلَیْہِ وَعَلٰی اَزْوَاجِہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَامُ

**قُرآنِ پاک :** پ ۲۱ سورۃُ الاحزاب آیتِ کریمہ ۶

| | |
|---|---|
| اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ<br>"بمعنی اقرب" | یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ مالک ہے۔<br>یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ قریب ہے۔<br>یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ لگاؤ ہے۔ |
| وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُھُمْ ط | آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بیبیاں مومنوں کی مائیں ہیں |

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمّت کے ساتھ وہ قربِ خاص ہے کہ خود اُن کی اپنی جانوں کو بھی حاصل نہیں۔ اُمَّھٰتُھُمْ کی کتنی پیاری اور پاکیزہ اور محبّت آمیز نسبت ہے۔ ھُمْ کی ضمیر کا مرجع مؤمنین ہے جو مومن ہیں اُن کی مائیں۔ اُمّہاتُ الاُمّۃ نہیں فرمایا کیونکہ اُمّتِ دعوت میں کافر، مُشرک اور اشرار بھی تھے اُن کی نفی کر دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنین (اُمّتِ اِجابت) کے رُوحانی باپ اور آپ کے ازواج پاک مؤمنین کی رُوحانی مائیں "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ط" ہیں [1]

☆ نصِ قطعی میں "اَلنَّبِیّ" صلی اللہ علیہ وسلم "کے شرفِ نبوّت کے ساتھ" ازواجِ مُطہّرات " رُوحانی ماؤں "کی تجلیل و تکریم کو بیان فرمایا اور تکمیلِ ایمان کو اُن کے ادب و تعظیم کے ساتھ مُنضم کر دیا تو قرانی آیتِ کریمہ کی رُو سے ازواجُ النّبی کو وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ (سورۃ النور ۲۶) کی مُبارک صفت سے نوازا اور فرمایا جیسے پاک مرد ایسی پاک بیبیاں اور اُمّہاتُ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن پر بالتبع

---

[1] فضیلت ازواجِ مُطہّرات میں تین قول ہیں۔ ۱۔ سیّدہ خدیجۃُ الکبریٰ ۲۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ الکبریٰ ۳۔ سکوت

☆ بعض علماءِ مُحققین نے تصریح فرماتے ہوئے لکھا کہ ازواجِ مُطہّرات میں سب سے افضل کون ہیں تو فرمایا عائشہ صدیقہ کو خدیجۃُ الکبریٰ کا نکاح محمد بن عبداللہ سے ہوا اور عائشہ صدیقہ کا نکاح محمد رسولُ اللہ سے ہوا۔ جتنا فرق ابنِ عبداللہ اور رسولُ اللہ میں ہے۔ اتنا فرق عائشہ صدیقہ اور خدیجۃُ الکبریٰ میں ہے۔ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَزْوَاجِہِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَلْفُ اَلْفِ مَرَّاتٍ ط وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَالصَّوَابُ ط

صلوٰۃ وسلام درود شریف بھیجنا لازمی الامر ٹھہرا اور ازواج مطہرات پر درود شریف کا بھیجنا روحانی بیٹا ہونے کی علامت ہے۔

حدیث پاک:۔ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "صحیح البخاری"

☆ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ام المومنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہا سے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور رب کریم کا سلام لائے ہیں تو آپ نے جواباً فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری طرف سے بھی عرض کر دیں علیہ وعلیکم السلام ط

"بروایت" ام المومنین سیدہ طیبہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہا کو بھی رب کریم نے سلام سے نوازا اور ازواج النبی عا کو رب کریم نے ویطھرکم سے تطہیر کی نوری چادر شرفاً اوڑھائی اور محبوب پاک کے ساتھ تعظیم وتکریم اور درود وسلام میں شامل فرما دیا گیا ہے۔

عرش سے جن پہ تسلیم نازل ہوئی — اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

اہل اسلام کی مادران شفیق — بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اَزْوَاجِہِ الطَّیِّبَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ



عا رب کریم عزوجل نے قرآن پاک میں ازواج النبی "امہات المومنین۔ اہل البیت اطہار۔ الطیبت کے مبارک القاب سے موسوم کر کے شبعاً لنبی" صلی اللہ علیہ وسلم "درود وسلام عرض کرنا شروع فرمایا اور ادب احترام، تعظیم وتکریم فرض کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات المومنین کا صدقہ ہماری ان ماؤں کو یہ شرف عطا فرما دیا کہ ان کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔" لاریب فیہ

| | | |
|---|---|---|
| سیدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد | سیدہ سودہ بنت زمعہ | سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ بنت صدیق اکبر |
| سیدہ حفصہ بنت فاروق اعظم | سیدہ زینب بنت خزیمہ | سیدہ ام سلمہ بنت ابی امیہ |
| سیدہ زینب بنت جحش | سیدہ جویریہ بنت الحارث | سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان |
| سیدہ صفیہ بنت حیی | سیدہ میمونہ بنت الحارث | سیدہ ماریہ قبطیہ ام سیدنا ابراہیم |

☆ سیدہ آسیہ بنت مزاحم۔ سیدہ مریم کا نکاح جنت میں ہوگا۔ بقول مشہور "ام کلثوم" کا بھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن "اخبار الاخیار۔ ترجمۃ المجالس ص ۲"

روضۃ الرابعۃ — باب ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# معجزاتُ النبیّ المختار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

لب لعل وخط سبز رخ زیبا داری ۔۔۔ حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
شیوۂ شکل وشمائل حرکات وسکنات ۔۔۔ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

معجزہ :۔ خرق عادت جیسی چیز کا ظہور اللہ جل شانہٗ عم نوالہٗ کی طرف سے ہو تو قدرت اور اگر نبی یا رسول کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو معجزہ اور اگر اُس کی قدرت کا ظہور ولی سے ہو تو کرامت ہوتی ہے یہ تینوں برحق ہیں۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سراپا اعجاز ہیں اور آپ کے معجزاتِ عظیمہ کا حصر کرنا مستبعد ہے۔ معجزہ نبی کی واضح دلیل اور بذاتہٖ نبی، رب کی ذات کی دلیل ہوتا ہے۔ لہٰذا معجزہ کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور جمیع انبیاء ورسل علیہم السلام کی صفات اور اُن کے جملہ معجزات کے آپ صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم وسلامہٗ حامل ہیں۔ مزید براں جو معجزات عطا ہوئے وہ لاتعدّ ولاتحصٰی ہیں (انگنت، بے عدد وحساب)۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا، فضائل وکمالات، اوصاف ومعجزات اور نعت "شعری یا نثری" اور ذکر یہ سب درود شریف کے ذیل میں ہی آتے ہیں اور درود شریف ان جملہ صفات کا جامع ہے۔ لہٰذا چالیس[1] معجزات کا ذکر بطابق چالیس مبارک عدد[☆] کے تبرکاً کرتا ہوں۔

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔۔۔ لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)

---

[1] یہ معجزات بطابق مبارک اعداد چالیس اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر کئے جو اسم جلالیہ اللّٰہ کے آ کا مظہر اتم بنا۔

☆ انبیاء کرام اس کنزِ مکتوم ازل، جوہر مکنون ابد صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اپنے وقت میں صفات بیان کرتے اور بشارت دیتے آتے رہے۔ یہ سب راہ ہدیٰ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقصود ہدیٰ۔ وہ سب خبر مقدم تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مؤخر مبتدا، وہ سب بشارت کی اذان تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان کا مدعا اور اُن کے جملہ صفات اور معجزات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی معجزات کے انوار۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِھَا ۔۔۔ فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِہٖ بِھِمْ

## ☆ معجزہ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ آپ کا ذاتی وصف ہے امی ہونا یقیناً آپ کے معجزات سے ایک عظیم معجزہ ہے۔
قرآن پاک۔ ۱۔ پ۹ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۱۵۷ ۲۔ پ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت کریمہ ۱ تا ۴

| | |
|---|---|
| ☆ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا | اور وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی۔ جسے لکھا ہوا پائیں گے۔ |

○ امی کا معنی ہے بے پڑھا کہ دنیا میں آپ کا کوئی استاذ نہیں۔ لفظ ان پڑھ مجہول اور مہمل ہے جو شان نبوت کے لائق نہیں "ام القریٰ ام الکتاب والا" صلی اللہ علیہ وسلم ہے

ایسا امی کس لئے منت کش استاذ ہو،
کیا کفایت اس کو اقرأ وربك الاكرم نہیں

| | |
|---|---|
| ☆ اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ○ | رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کو پیدا کیا۔ ما کان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔ |

○ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم لکھے اور کتاب سے کچھ پڑھے نہ تھے۔ یعنی غایت حضور علم سے اس کی حاجت ہی نہ تھی۔ اللہ علیم وخبیر نے نبی امی فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کو مجملاً تفصیلاً بیان ما کان وما یکون ازل تا ابد سکھا دیا بلکہ یہ علم تو علوم مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ایک جز ہے اور وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ ارشاد فرما کر وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا[1] کی مہر ثبت فرما دی۔ آپ کا امی ہونا ظاہراً و باطناً بہت بڑا معجزہ ہے اور آپ کی زبان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ؕ سورۃ النجم سے جو ام الکتب کا ظہور ہوا وہ لاریب اپنی شان میں بے مثال ہے اور جملہ معجزات اس ایک معجزہ کی لڑی کڑیاں ہیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو درود شریف ان دو صفات النبی الامی سے بہت پسند ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ؕ

[1] پ۵ سورۃ النساء ۱۱۳ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بہت بڑا فضل ہے۔ اور یہ عطائی علم مصطفائی ہے جو من حیث خلق کلی اور من حیث خالق جزئی و متناہی۔ اللہ تعالیٰ کا علم مطلق ذاتی اور لامتناہی جمیع معلومات الہیہ کو تفصیل اور حقیقی طور پر محیط۔ فرق بیّن ہے علم خالق اور علم مخلوق میں فافہم۔ ۱۲ منہ مستمر رشدہٗ ؕ

☆ **معجزہ قرآن پاک** : علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات ط

○ قرآن پاک نبی کریم ﷺ کا دائمی اور زندہ اور تابندہ معجزہ ہے۔ یہ صرف ایک معجزہ نہیں بلکہ حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو اس میں ہزار ہا معجزات پوشیدہ ہیں یہ تاقیامت اظہر من الشمس معجزہ ہے اور قرآن پاک مختلف رنگ برنگے خوشبودار پھولوں توحید و رسالت، احکامات، اسماء و صفات الٰہیہ وجمال و کمالات محمدیہ ﷺ کا گلدستہ ہے اور ہر ایک آیت کریمہ کے دامن میں صورت و سیرت رسول کی رنگینی و نکہت ہے اور صفات حمیدہ کا تذکرہ ہے اور قرآن پاک بتمامہ نعت رسول بھی ہے اور ذکر رسول بھی اور قرآن پاک شان رسول کا محافظ بھی ہے اور عظیم تر معجزہ بھی۔

مصحفے را ورق ورق دیدم ہیچ سورت نہ مثل صورت اوست

☆ ربّ ذکرہٗ اپنی ربوبیت میں بے مثل اور قرآن اپنی شان میں بے مثل اور صاحب قرآن اپنی عظمت میں بے مثل۔ رب کریم کی شان رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الفاتحۃ ۲) قرآن ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ التکویر ۲۷) اور صاحب قرآن رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الانبیاء ۱۰۷)، ربّ العزت اپنی شان میں لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (سورۃ الشوریٰ ۱۱) اور قرآن پاک کی ایک ایک سورت اور ایک ایک آیت پاک کا دعویٰ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ (سورۃ البقرۃ ۲۳) اور صاحب القرآن ﷺ اپنی ذات و صفات میں بے مثال۔ آپ کا ایک ایک رونگٹا بے مثل۔ بے مثل محب کا بے مثل محبوب، بے مثل کتاب لایا۔ جس کے سامنے قحطان کے بلند پایہ شاعر فصحاء اور عدنان کے نامور خطباء، جاحظ، اصمعی جیسے فصیح و بلیغ کلام اللہ کے اعجاز کے سامنے دم بخود ہیں۔ قرآن کے علوم لدنیہ، حِکَم الٰہیہ، اسرار و معارف ربانیہ اور امور غیبیہ سے آپ کا سینہ فیض گنجینہ، مخزن بن گیا۔

○ اس مصحف پاک کی کسی ایک سورت یا آیت کریمہ کا مثل لانا ناممکن ہے۔ بعینہٖ صاحب قرآن کے کسی ایک رونگٹے کی مثال لانا ناممکن اور محال ہے۔

| | |
|---|---|
| قَوْلٌ کَرِیْمٌ تَنَزَّلَہٗ مِنْ عِنْدِ کَرِیْمٍ بِوَاسِطَۃِ الْکِرَامِ اِلٰی اَکْرَمِ الْخَلْقِ ط | کریم ہے کیونکہ رب کریم کی طرف سے اتری ہے۔ کریم فرشتہ لے کر آیا اور کریم الخلق رسول پر نازل ہوئی۔ |

☆ اللہ سبحانہٗ کریم ہے، قرآن بھی کریم اور بعطاء کریم۔ رسول بھی کریم اور جبریل بھی

۔۔۔ خلاصہ تفسیر کے لئے، الاتقان فی علوم القرآن کا مطالعہ کریں



کریم عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ط

احادیث پاک :۔ بروایت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ خَیْرُ الدَّوَاءِ اَلْقُرْاٰنُ ط | بہترین علاج قرآن ہے۔

قرآن مجید دوا ہے اور دعا بھی۔ دماغی، روحانی اور قلبی امراض کے لیے شفا بھی ہے

☆ عَلَیْکُمُ الشِّفَا بِالْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ ط | تم پر لازم ہے قرآن اور شہد سے شفا چاہو۔

قاضی ناصر الدین شافعی علیہ الرحمۃ نے تفسیر بیضاوی میں آیاتِ شفا[2] کا ذکر کیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِ شِفَاءً عَاجِلًا بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَبِبَرَکَۃِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ط "صلی اللہ علیہ وسلم"

مسنون طریقہ : تلاوت فی نفسہٖ شفاء۔ دم کرنا۔ تعویز باندھنا یا پانی میں گھول کر پینا۔

○ قرآن پاک کی آیات دو طرح ہیں محکمات تو واضح اور بیّن ہیں۔ متشابہات کا امر خواص کو ہے اور حروفِ مقطعات جو محب اور محبوب کے درمیان راز ہیں وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِمُرَادِہٖ یہ خاص الخاص کا حصہ ہے۔ "جو راسخون فی العلم ہیں"۔

حُرُوْفُ الْمُقَطَّعَاتِ مِنَ الْاَسْرَارِ وَالْمَکْتُوْمَۃِ الَّتِیْ یَحْرُمُ اِفْشَاءُھَا لِغَیْرِ اَھْلِھَا ط "روح البیان" | حروف مقطعات اسرار الٰہیہ اور پوشیدہ ہیں کا افشاء نااہل پر حرام ہے۔

○ رب العزت نے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فرما کر جملہ علوم اوّلین تورات، انجیل، زبور صحیفہ جات اور علوم اسرار الٰہیہ اور غیبیہ عطا فرما دیئے علم قرآنی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا علم شریف ہے اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی سیرت پاک قرآن پاک کی مکمل عملی تفسیر ہے[3]

بہ دفترِ جلال تو تورات یک رقم | در مصحفِ جمال تو انجیل یک ورق

---

[1] قرآن دماغ میں جمع ہوتا ہے اور دل اس کا مخزن ہے اور عقل کی آنکھ دل کے ذرّے سے روشن ہے میں قرآن ہو شہد اس کے لیئے من کل الوجوہ شفا ہی شفا ہے۔ شہد پر سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کر لیا جائے سبحان اللہ وہ فوائد حاصل ہوں جو زبدۃ الحکماء کے تصور میں بھی نہ ہوں یہ نسخہ حکیم مطلق کا فرمودہ ہے۔ شہد اساس القرآن امراض کے لیئے شفا ہے۔ سوائے مرض الموت کے۔ [2] آیاتِ شفا شمع شبستانِ رضا ۲ میں دیکھو

[3] آپ کی صفت جلال کا کیا کہنا تورات صرف اس کا نمونہ ہے اور آپ کی صفت جمال کی کیا بات انجیل تو صرف ایک حرف ہے۔



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اٰیَاتِ الْقُرْاٰنِ وَحُرُوْفِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**

○ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیر ۲۷ رجب المرجب ۱۰؁ نبوی، مکہ معظمہ معراج شریف سے مشرف فرمایا اور ہر قسم کے علوم غیبیہ وغیبیہ سے نوازا۔ یہ معراج شریف عالم امکان میں ایک لمحہ تھی آپ گئے اور آئے بستر گرم رہا۔ کنڈا ہلتا رہا اور وضو کا پانی چلتا رہا اور عالم زمان و مکان کے لحاظ سے ۱۸ سال گزر گئے اور یہ معراج شریف جسمانی تھا۔

**قرآن پاک** :- ۱۔ پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۱ ۲۔ پ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۸۔۹۔۱۰

☆ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم آپ کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

☆ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۙ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۚ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ؕ

پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندہ کو جو وحی فرمائی۔

الشیخ رکن الدین علاؤ الدولۃ والدین سمنانی قدس سرہٗ فرود آمدہ مذکور است کہ رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را سہ صورت است "تفسیر حسینی فارسی آیت کریمہ کھیعص" سورۃ مریم پ۱۶ ہے۔

☆ صورت بشری :- بَشَرًا رَّسُوْلًا کلام۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ الخ

☆ صورت ملکی :- اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ ؕ "حدیث قدسی" کلام۔ حروف مقطعات رمزیست درمیان حق و حبیب اور محب و محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆ صورت حقی :- مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ؕ کلام۔ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ○

خواجہ خواجگان محبوب الٰہی السید نظام الدین اولیاء چشتی دہلوی علیہ الرحمۃ الحقی والجلی نے "فوائد الفؤاد" میں ارقام فرمایا :- کہ معراج شریف از سہ حصہ منقسم است۔

۱۔ اسراء کا منکر مطلقاً کافر۔ ۲۔ معراج کا منکر مبتدع گمراہ فاسق ۳۔ عروج کا منکر محروم القسمت اور جاہل ہے۔ الخ ۵



☆ اسراء :- مسجد الحرام تا بیت المقدس

جہاں شب اسراء کے دولہا، سلطان بارگاہ دنا فتدلیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے انبیاء کو نماز پڑھائی

☆ معراج :- مسجد الاقصےٰ تا عرش عظیم

انبیاء کا آسمانوں میں استقبال اور سلام کرنا اور سائر حجابات ملکیہ و ملکوتیہ اور جنت کی سیر فرمانا

☆ اعراج :- سدرۃ المنتہیٰ تا قاب قوسین او ادنیٰ

○ جبرائیل امین علیہ السلام سے فرمایا۔ آؤ آگے چلیں تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاحْتَرَقْتُ

بدو گفت سالار بیت الحرام | کہ اے حامل وحی برتر خرام
اگر یکسر موئے برتر پرم | فروغ تجلی بسوزد پرم

آگے آپ رفرف سبز رنگ کے مصلیٰ پر لے جائے گئے تو مقام دنا پر پہنچے تو لحن صدیقی میں آواز آئی قف یا محمد فان ربک یصلی علیک ؎ تو پھر رب سبحانہ و تعالیٰ نے ایک بار درود شریف مرتبہ فرمایا اُدن منی یا حبیبی پھر آگے قاب قوسین او ادنیٰ پر فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ سے حق اور حبیب کے درمیان راز کھلے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم و رسولہ

☆ مقام لامکان پردہ قرب نصیب ہوا جو صرف آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہی حصہ تھا اور فرمایا رأیت ربی عزوجل باحسن صورۃ اور علم الاولین والآخرین سے سینہ معمور اور قلب اطہر باعلام الٰہی منور ہوا اور دیدار الٰہی ہوا جو مقصود سفر تھا " فافہم "۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣالْمُخْتَرِقِ السَّبْعِ الطِّبَاقِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ شق القمر :- علیٰ منشقہا اکمل الصلوٰت واجمل التسلیمات ؎

قرآن پاک :- پ ۲۷ سورۃ القمر آیت کریمہ ۱

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ | قریب آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند

---

؎ اس مقام پر فرمایا یا محمد انا وانت وما سواک خلقت لاجلک محب حقیقی نے محبوب پر سب کچھ نچھاور کر دیا اور محبوب نے عرض کیا یا اللہ انت وانا وما سواک ترکت لاجلک اور محبوب نے اپنے رب کے سوا سب کچھ ترک کر دیا جب کے رواج کے مطابق جب دو سردار صلح کرتے تو کمانیں ملا کر عہد باندھتے۔ یہاں دو ذاتوں نے عہد راز باندھا کر محبوب تیری میری عزت، تیری محبت میری محبت، تیرا دشمن میرا دشمن۔ جو تیرا وہ میرا۔ جو تیرا نہیں وہ میرا نہیں۔ " صلی اللہ علیک

○ ابُوجہل "عمرو بن ہشام" (راس الکفر نا فرجام نا پاک) نے اپنے دوست حبیب بن مالک یمنی کو بُلایا تاکہ لوگوں کو سلام سے روکنے میں ہماری مدد کرے جب وُہ مکّہ معظمہ آیا تو ابُوجہل کی معیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا تو حبیب نے کہا۔ ہم بغیر بتائے دو معجزے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک آسمان کا اور دوسرا زمین کا۔ کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ جادو آسمان پر نہیں چلتا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کو ساتھ لے کر جبل ابُوقبیس پر تشریف لائے اس وقت چاند اپنی پوری تابانی سے چمک رہا تھا تو آپ نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر چاند کی طرف اُنگلی سے اشارہ فرمایا تو چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف تھا اور اُس نے قدم بوسی کرتے ہُوئے سلام عرض کیا اور پھر آپ کے اشارہ سے واپس لوٹ گیا۔ بعد ازاں فرمایا۔ اے حبیب! تُم اپنے گھر چلے جاؤ دوسرا معجزہ وہاں دیکھو گے۔ تیری ایک لڑکی ہے جو اندھی اور گونگی ہے تُو چاہتا ہے اُس کو شفا مل جائے گھر جا اُس کو شفا ہو گئی ہے حبیب یمنی مع اپنے ساتھیوں کے ایمان لے آیا لیکن ابُوجہل نامُراد ہی رہا۔ جب حبیب رضی اللہ عنہ واپس پہنچا تو لڑکی کو بالکل صحت مند اور حسینہ جمیلہ پایا۔ پوچھا بیٹی تیرا کس حکیم نے علاج کیا ہے۔ عرض کیا ابّا جان۔ جس حکیم نے آپکا رُوحانی علاج کیا ہے۔ وُہی حکیم و حلیم تشریف لائے اُنھوں نے مجھے رُوحانی اور جسمانی امراض سے نجات دلائی۔ کلمہ پڑھا کر واپس چلے گئے۔ اس پہاڑ پر مسجد بلال ہے اور بعض بوجہ معجزۂ شق القمر مسجد ہلال کہتے ہیں۔

☆ راوی فرماتے ہیں۔ اِنْفَلَقَ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " اور آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " نے فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اَشْھَدْ اے اللہ! گواہ رہنا کہ میں نے کفّار پر اتمام حجت کے لئے اُن کی اپنی طلب پر معجزہ دکھا دیا اس کو صحابہ کرام نے تواتر سے نقل کیا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُنْشَقِّ
الْقَمَرُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ رجعت شمس** علٰی صاحبہا افضل الصلوٰت واذکی التسلیمات ط

○ روایاتِ صحیحہ سے ثابت ہے ابتداءِ آفرینش سے اب تک سُورج تین[1] مرتبہ واپس لوٹا ہے۔ چوتھی مرتبہ روزِ قیامت ربّ جلیل مغرب سے سُورج نکالے گا تاکہ خلیل اللہ علیہ السلام

[1] بروایت سیدہ اسماء بنت عمیس زوجہ محترمہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ و ... حضرت ... علیہا ط

نے نمرود کو جو دلیل فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ (سورۃ البقرۃ ۲۵۸) کی دی تھی وُہ پوری ہو۔

☆ اوّلاً حضرت سُلیمان علیہ السلام کے زمانہ اقدس میں ثانیاً حضرت یُوشع بن نُون، حضرت مُوسیٰ علیہما السلام کے خلیفہ نے بطور معجزہ واپس لوٹایا۔ ثالثاً حضور آقائے نامدار احمدِ مختار مدنی تاجدار احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزمانہ خیر القرون میں سُورج کو واپس لوٹایا حضور شمس النبوّت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کی واپسی پر بمقام صہباء میں مسجدِ شمس میں فاتح خیبر کے زانوئے مُبارک پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ صِرف اِس خیال سے جُنبش نہ کی کہ زانو سرکاؤں تو شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند مُبارک میں خلل آئے۔ یہاں تک کہ سُورج غرُوب ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہُوئے تو فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! کیا تُو نے نماز پڑھ لی۔ عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم "نہیں" رسُولِ اعظم نے دُعا مانگی۔ اے ارحم الراحمین! امیر علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہُ الاسنیٰ تیری اور تیرے رسُول کی اطاعت میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنگلی کا اشارہ کیا۔ نیّرِ اعظم جو غرُوب ہو گیا تھا اور تاریکی چھا چکی تھی اِسی لمحہ عصر کے وقت پر واپس لوٹ آیا اور پہاڑوں کے ٹیلے روشن ہو گئے۔ شہنشاہِ ولایت نے نماز ادا فرمائی اور سُورج پھر ڈوب گیا یہ معجزہ رجعتِ شمس اظہر من الشمس ہے۔ "شہنشاہِ نبوّت پہ کروڑوں درُود، لاکھوں سلام ہوں" ؎

سُورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسُولُ اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ النُّبُوَّةِ
وَقَمَرِ الرِّسَالَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ احیاءِ موتیٰ :۔ علیٰ منجیھا اکرم الصلوات واحسن التسلیمات ؎

○ اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم" میں ایک اسم مُحیی[1] ہے۔ زندہ فرمانے والا۔ سارے

---

[1] اَلْمُؤْمِنُ حَیٌّ الَّذِیْنَ وَمُحْیِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَمَاتُہٗ سَوَاءٌ بِسَوَآءٍ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ "مومن ہر دو حالت میں زندہ ہے یہاں اِس سے مُراد رُوحانی اور جسمانی احیاء و اماتت ہے۔ شانِ اولیاء ہے۔ اَلشَّیْخُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ شیخ زندہ کرتا اور مارتا ہے (باذنہٖ تعالیٰ) یہ الشیخ کے لوازمات سے ہے۔ یہاں معنیٰ رُوحانی احیاء و اماتت ہے نہ کہ جسمانی جو مقامات ولایت
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

جہانوں کی زندگی حضور ﷺ سے ہے۔ آپ ﷺ تو تمام جہانوں کی جان ہیں۔ موتیٰ قرآن پاک کی رُو سے دو طرح ہیں۔ جسمانی، قلبی دونوں قسم کے مُردوں کو سرکارِ کائنات ﷺ نے زندہ فرمایا ہے۔ "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر دو لڑکوں کا اور بکری زندہ کرنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے"۔ "شواہد النبوۃ"

○ عقیدہ:۔ حضور ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ایمان کے تینوں اقسام سے متصف، مومن اور قطعی جنتی ہیں۔ السید محمود البغدادی الالوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی معرکۃ الآرا تفسیر روح المعانی میں وَ تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ سورۃ الشعراء ۲۱۹ کے تحت لکھا انا اخشی الکفر علی من یقول فیھما رضی اللہ تعالیٰ عنھما علی رغم انف [ط] جو شخص حضور ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں کلمہ بے ادبی کہتا ہے۔ مجھے اس کے خاتمہ بالکفر کا اندیشہ ہے۔ ایسے عقیدہ شنیعہ سے فی الفور تائب ہو۔

☆ سیدہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہا سے مروی ہے۔

○ رسول اللہ ﷺ مقامِ عقبہ، حجون میں بہت افسردہ خاطر، رونق افروز تھے کہ وہاں جب تک اللہ سبحانہٗ نے چاہا آپ ﷺ نے قیام کیا اور پھر وہاں سے نہایت خوش و خرم واپس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ربِ ذوالجلال والاکرام سے اپنی والدہ کریمہ کے لیے دعائے خیر کی تو اللہ سبحانہٗ نے ان کو زندہ کیا اور وہ ایمان لا کر کلمہ طیبہ پڑھ کر پھر وصال فرما گئیں۔ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہا [ط]

☆ والدہ معظمہ، اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ جب آپ ﷺ کو مدینہ منورہ اپنے ننھیال میں لائیں تو یہودی غور سے آپ ﷺ کے چہرۂ انور، آنکھ منور، خدوخال، خصائل و شمائل اور مہرِ نبوت کو دیکھتے تو کہتے یہ آخر الزمان نبی ہیں۔ جن کی پیشگوئیاں تورات وانجیل میں کی گئیں ہیں۔ والدہ ماجدہ اس خوف سے کہ کہیں یہ گزند نہ پہنچائیں آپ ﷺ کو

بقیہ حاشیہ

کے کمال تک پہنچنے یا اس حیات و ممات سے مراد مقامِ فنا و بقا ہے لیکن الشیخ جو مقتدا ہے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان جملہ امور کا متکفل ہوگا۔ یہاں روح کا زندہ کرنا اور نفس کا مارنا اور فنا کرنا ہے۔

[ط] دیکھو نور العینین فی ایمان ابائہ الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی ابائہ الکریمین وبارک وسلم



واپس مکہ معظمہ لا رہی تھیں کہ راہ میں منورہ کے قریب وادی الوذان میں مقامِ ابواء حضرت فاطمہ نبی پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی دادی جان" کے گھر میں انتقال فرمایا اور وہیں ایک پہاڑی پر مدفون ہیں اس وقت عمر شریف بیس برس اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی عمر شریف چھ سال تھی اور والد بزرگوار سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار نابغہ مدینہ منورہ میں مدفون تھے جو دار الصغریٰ کے بائیں سمت ہے اور اب جنت البقیع میں رونق افروز ہیں۔ ؎

ابرِ رحمت تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

☆ علامہ جلال الدین السیوطی "مسالک الحنفاء فی نجاۃ ابوی المصطفٰے" اور علامہ امام المحدثین ابن حجر مکی شافعی نے مولد" علامہ بوصیری نے قصیدہ ہمزیہ اور حفاظِ احادیث نے "احیاء ابوین کریمین نبی خیر البریۃ" میں بیان کیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

| | |
|---|---|
| اَیْقَنْتُ اَنَّ اَبَا النَّبِیِّ وَاُمَّہٗ اَحْیَاھُمَا | یقین کر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ کو ربِ کریم |
| رَبُّ الْکَرِیْمِ الْبَارِیْ حَتّٰی لَہٗ شَھِدَا | نے زندہ کیا اور انہوں نے رسالت کی تصدیق کی |
| تَصْدِیْقَ الرِّسَالَۃِ وَاَسْلَمَا فَتِلْکَ | اور ایمان لائے۔ یہ عزت و اکرام خاص ہے نبی مختار |
| اَلْکَرَامَۃُ الْمُخْتَارُ " وحدیث صحیح " | "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لیے۔ |

☆ علامہ تلمسانی علیہ الرحمۃ اور دیگر علماءِ محققین نے بسندِ صحیحہ تحریر کیا ہے: "یہ فقط خاص ہے۔ نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے" بعد موت کے آپ کی دعا اور معجزہ سے آپ کے والدین شریفین زندہ ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ متاخرین نے ان احادیث کو درجہ اعتبار تک پہنچایا ہے اور ان کا انکار گمراہی بددینی ہے۔ کَمَا نَطَقَتْ بِہِ الْاَحَادِیْثُ"۔

○ ایمان کے تین اقسام ہیں اور والدین کریمین ایمان کے ان تینوں اقسام سے مشرف ہیں۔

۱۔ **ایمانِ میثاقی**:۔ روزِ ازل کا عہدِ میثاق "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی" (سورۃ الاعراف ۱۷۲) سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آدم صفی اللہ علیہ السلام تک نسلاً بعد نسل کوئی ایک بھی آباء و اجداد میں نہ کافر ہوا ہے نہ فاسق، سب ایمانِ میثاقی پر تھے۔

۲۔ **ایمانِ فترتی**:۔ ایک نبی کے وصال کے بعد دوسرے نبی کی بعثت تک کا وقفہ زمانہ فترت کہلاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین عظیمین اباً عن جدٍ کے اسماءِ گرامی

ــ کسی ایک بھی نبی کے والدین سعیدین نہ کافر ہوتے ہیں نہ معاذ اللہ فاسق۔ الخ

ایمان فرحتی پر سب سے بڑی دلیل ہیں۔ والد ماجد کا نام مبارک سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب ناموں سے افضل ترین ہے اور والدہ ماجدہ کا نام پاک سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ کائنات عالم میں سب سے قیمتی تر گوہر کی امانت دارہ۔ بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناناجان، نانی جان سیدنا وہب اور سیدتنا برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی دینِ ابراہیمی، دینِ فطرت پر تھے۔ کَمَا صَرَّحَ حُفَّاظُ الْحَدِیْثِ ط

☆ سورۃ الفیل "سیدنا شیبۃ الحمد" عرف عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے ایمان فرحتی کی اَظْہَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَالْاَمْسِ دلیل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ابرہہ! دیکھ یہ اُونٹ میرے ہیں، میں ان کا مالک ہوں ان کی حفاظت میرے ذمہ ہے۔ وہ واپس کر دے۔ باقی رہا کعبۃ اللہ تو لِلْبَیْتِ رَبٌّ یَّمْنَعُہٗ اُس کا محافظ اللہ تعالیٰ وحدہٗ ہے وہ خود اپنے خانہ کعبہ کی حفاظت فرمائے گا اور دیگر کثیر واقعات سے ایمان کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ فَلْیَنْظُرْ ثَمَّۃَ ط

**۲۔ ایمانِ تبلیغی:-** علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبریٰ میں فرمایا۔

| | |
|---|---|
| اَحْیَآءُ اَبَوَیْہِ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" حَتّٰی اٰمَنَابِہٖ ط | آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے والدین کریمین کو زندہ کیا اور وہ ایمان لائے۔ |

○ ربُّ العزت عزّوعلا نے اپنے نبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے صدقے میں اُن پر اِتمامِ نعمت کے لیئے اصحابِ کہف رضی اللہ عنہم کی طرح زندہ کیا تو حضور اقدس "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر ایمان لا کر شرفِ صحابیت پا کر آرام فرمایا لہٰذا حکمتِ الٰہیہ یہ کہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقعہ ہوا، جبکہ قرآن کریم پورا اُتر چکا اور دین کی تکمیل ہو چکی تاکہ والدین کریمین کا ایمان پورے دین اسلام اور کامل شرائع پر واقع ہو۔ بمطابق آیت کریمہ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ پ سورۃ التوبہ ۲۸

ے ۱۰ محرم الحرام ۶۰ھ مکہ معظمہ وادی محسر میں واقعۂ عذاب۔

---

ع ۱۰ صفر المظفر بروز ہفتہ ۱۳۹۵ ہجری المقدسہ کو رسول کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے والد مطہر سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسدِ اقدس مرقدِ منورہ اپنے گھر دار نابغہ سے نکال کر حکومت سعودیہ نے جنت البقیع میں دفن کیا ساڑھے چودہ سو سال سے آج تک جسمِ اقدس بالکل تروتازہ اور پاکیزہ تھا اور جسمِ اطہر کی خوشبو سے سارا مدینہ منورہ مہک گیا۔ صحابی رسول حضرت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ چھ صحابہ کرام کے جسد مبارک بھی بالکل صحیح وسالم تھے۔ ہفت روزہ

مُشرک پلید اور خبیس ہیں اور مطابق حدیث پاک اَلْمُؤْمِنُ لَا یَنْجُسُ مومن پاک اور نفیس ہیں لہٰذا اٰبآئہ الکرام وَاُمَّھَاتہِ العِظَام ننہیال "نانکے" ددھیال "دادکے" تا حضرت آدم وحوّا سفاح سے پاک اور فسق وفجور سے محفوظ اور طیب وطاہر، مومن وجنتی ہیں۔ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وتِلْکَ حُجَّۃٌ سَاطِعَۃٌ

○ حضور سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی شان تو ارفع واعلیٰ ہے۔ آپ کے غلاموں نے مُردے زندہ کئے ہیں۔ اولیاء عظام تو اپنے اپنے وقت کے "اسرافیل" ہوتے ہیں "یاذنہ تعالیٰ علیہ السلام" جیسے قیامت کو اپنے صُور کی آواز سے ہزاروں سال کی بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کر دیں گے یعنیہٖ اولیاء اللہ نے مُردہ دلوں اور مُردہ جسموں کو زندہ کیا۔ انبیاء میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسیٰ "علیہم السلام" نے مُردے زندہ کئے جس پر کلام اللہ شاہد ہے اور اولیاء اُمت سے ایسے ہزارہا واقعات احیاء موتی احادیث صحیحہ سے بسندِ جید مذکورہ ہیں۔ "وَمَنْ شَآءَ فَلْیَنْظُرْ ثَمَّہٗ"

لب زُلالِ چشمۂ کُن سے گُندھے وقتِ خمیر
مُردے زندہ کرنا آقا تجھ پہ کیا دُشوار ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰبَآئِہٖ الْکِرَامِ وَاُمَّھَاتِ الطَّیِّبَاتِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ انگشتہائے مبارک سے پانی کا چشمہ پھُوٹنا۔** "صحیحین مُسلم وبخاری"

○ بروائیت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں۔ ہم ہمرکابِ نبوی "صلی اللہ علیہ وسلم" تھے کہ حدیبیہ کے مقام پر ہمارے پاس پانی ختم ہو گیا اور ہم پیاسے تھے۔ وضو کے لیئے پانی بالکل نہ تھا۔ حضور ساقی کوثر "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پاس ایک چھوٹا سا مشکیزہ تھا۔ جس سے آپ وضو فرما رہے تھے۔ ہم آپکے اردگرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو گئے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا کیا بات ہے کیوں حلقہ باندھ کر کھڑے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس پانی نہیں کہ وضو کریں بجز اس پانی کے جو آپ کے سامنے ہے تو حضور سرورِ کون ومکان نبی انس وجان "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مشکیزہ میں اپنا دست مبارک ڈال کر نکالا تو آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور جوش مارنے لگے۔ ہم سب نے پیا۔ وضو

؎ قرآن وحدیث کی روشنی میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے والد ماجد حضرت تارخ ہیں۔ آزر چچا تھا۔ ۱۲ منہ

کیا۔ اُونٹ بھی سیراب ہُوئے اور ہم نے اپنے مشکیزے بھی بھر لئے۔ لوگوں نے سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پُوچھا تُم کتنے تھے تو فرمایا ہم پندرہ سو تھے۔ لیکن اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی کفایت کرتا۔ ہاتھ کی اُنگلیوں سے پانی کے چشمے کا پھُوٹنا کتنا عظیم اور عجیب معجزہ ہے ؎

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھُوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

○ مسئلہ:۔ دُنیا میں سب سے افضل پانی آبِ زمزم ہے جس نے حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السّلام کے قدم دھوئے اور چُومے اور غسالہ اپنے اندر تبرُّکاً رکھ لیا تھا۔ روزِ قیامت سب سے افضل پانی آبِ کوثر ہے اور جنت میں سب سے افضل پانی آبِ سلسبیل و تسنیم ہے اور سیّدنا ایُّوب علیہ السّلام کی ایڑی مبارک سے بھی چشمہ پھُوٹا جو آپ کے لئے شافی الامراض بنا اور سیّدہ مریم کے قدموں کے نیچے چشمہ پھُوٹا جو اُن کے لئے باعثِ تسکین بنا۔ یہ سب مبارک اور مُتبرّک پانی ہیں اور اُن تمام پانیوں سے افضل ترین وُہ پانی ہے جو مالکِ کوثر "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اُنگلیوں سے بطورِ معجزہ پھُوٹا۔

☆ حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کو حکم ہُوا اِس پتھر پر اپنا عصا مارو تو تُم میری قدرت دیکھو اور اُمّت کو اپنا معجزہ دکھاؤ۔ جب آپ نے عصا پتھر پر مارا تو بارہ چشمے جاری ہو گئے اور وُہ چشمے آپ کی زندگی میں خُشک ہو گئے۔ لیکن کلیم اللہ کے نبی محمّد مُصطفےٰ علیہما الصّلوٰۃ والسّلام نے قلبِ مومن پر نگاہ سے ضرب لگائی اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ [1] تو قلب کے تالے کھُل گئے اور چشمے جاری ہو گئے۔
قفل: ختمِ قلبی ابدی شقاوت کی علامت

؎ قلبِ مومن ایمان عرفان، علم و حکمت کا چشمہ اور خشیتِ الٰہی سے آنکھوں سے آنسو اُس کی دلیلِ جلیل اور وجہِ جمیل۔ ۵

---

[1] پ ۲۶ سورۃ محمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" آیتِ کریمہ ۲۴ یا بعض دلوں پر اُن کے تالے لگے ہیں۔ جب سیّدنا یُوسف نبی اللہ علیہ السّلام کو اُس عورت نے سات کمروں کے اندر دروازے کُنڈے تالے لگا کر بند کر دیا تو کہا هَیْتَ لَکَ۔ آپ نے فرمایا مَعَاذَ اللّٰهِ (سورۃ یوسف ۲۳) تو اسی عالم میں حضرت یعقوب علیہ السّلام "مُثِّلَ صُوْرَةُ اَبِيْهِ" کو دیکھا عالمِ حیرانی میں مُنہ میں اُنگلی دبائے کھڑے تھے تو آپ کی ضربِ نگاہ سے کُنڈے اور تالے کھُل گئے اور آپ دوڑ کر باہر نکل گئے اور اللہ نے اپنی پناہ میں لے لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہِ پاک سے لوہے اور پتھر سے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ حکمت کے چار چشمے : شریعت ، طریقت ، حقیقت ، معرفت
☆ شریعت مطہرہ کے چار چشمے : حنفی ، مالکی ، شافعی ، حنبلی
☆ طریقت مطہرہ کے چار چشمے : نقشبندی ، قادری ، چشتی ، سہروردی

چار رُسل ، فرشتے چار ، چار کُتب اور دین چار
سلسلے دونوں چار چار لطف عجب ہے چار میں
آب باد آگ خاک سب کا انہی سے ہے ثبات
چار کا سارا ماجرہ ختم ہے چار یار میں

☆ اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قیامت تک اِن چشموں سے سیراب ہوتی رہے گی۔ فقیر غفرلہٗ کو رب کریم نے شریعت میں چشمۂ حنفی اور طریقت میں چشمۂ نقشبندی عطا فرمایا جو ہر حال میں افضل و اعلیٰ ہے۔ رب کریم اپنے رسول کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کا صدقہ کماحقہٗ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

بندۂ پروردگارم اُمتِ احمد نبی — دوست دارم چار یارم تابع اولادِ علی
مذہب حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل — خاکپائے غوثِ اعظم زیر سایہ ہر ولی

☆ معجزہ شفاءُ الامراض : "خصائص کبریٰ"

○ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے اسماءُ الحسنیٰ " شافی ، کافی ہیں " شفا دینے والا[1]۔ حضرت قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں۔ میری آنکھ کا ڈھیلا غزوۂ اُحد میں تیر لگنے سے باہر نکل گیا تو بارگاہ شافی و کافی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" میں حاضر ہو گیا۔ تو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے میری آنکھ کا ڈھیلا پکڑ کر اسکے حلقہ میں رکھ دیا اور کپڑا رکھ کر دَم یا مَس کیا تو میری آنکھ بالکل صحیح و سالم ہو گئی نہ کوئی درد رہا اور نہ تکلیف اور مَس رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کی برکت سے میری یہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوشنما اور اس کی بینائی

بقیہ حاشیہ

سخت اَوْ اَشَدُّ قَسْوَۃً دل پر نگاہ ڈالی تو انوار ایمانی عرفانی اور علم و حکمت کے چشمے بہا دیئے اور قلوب ایمانی کے سر بن گئے۔ خشیتِ الٰہی سے پتھروں سے چشمے پھوٹتے ہیں لیکن کافروں کے دل پتھروں سے بھی سخت ہیں جو اثر پذیر نہیں ہوتے

[1] حضور شافی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے فرمایا مَا جَعَلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ فِی الْحَرَامِ شِفَاءً حرام میں شفا نہیں " بروایت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اشعۃ اللمعات " ۔ ادلۂ شرعیہ بھی چار ہیں، کتاب، سنت، اجماع قیاس۔

تیز تھی اور اس میں کبھی آشوب چشم نہیں ہوا فرمایا کرتے میری یہ آنکھ جو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کی وہ بہ نسبت دوسری آنکھ کے زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہے۔

☆ آپ کا ایک صاحبزادہ خلیفۃ المسلمین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا تو آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو تو اُن کے فرزندِ ارجمند نے جواب دیا ؎

| | |
|---|---|
| اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْخَدِّ عَیْنُہٗ | فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَیَّمَا رَدٍّ |
| فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ لِاَوَّلِ اَمْرِھَا | فَیَا حُسْنَ عَیْنٍ وَّیَا حُسْنَ مَاخَدٍّ |

○ اس پر حضرت عمر ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کا بہت اکرام کیا اور نہایت ہی مسرور ہوئے اور انعامات سے مالا مال کر دیا۔ غزوۂ بدر میں حضرت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک بازو حملہ کے وقت "جبکہ آپ نے ابوجہل کو جہنم رسید کیا" کٹ گیا تو آپ کی والدہ ماجدہ حضور شافی کافی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمتِ اطہر (فرعون ہذہ الامۃ) میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کٹا ہوا بازو اپنی جگہ پر رکھ کر مَس کیا تو وہ بالکل صحیح اور تندرست ہو گیا۔

☆ علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تو لعابِ دہن لگایا تو ہڈی جڑ گئی اور شفا ہو گئی۔ لعابِ دہن کھاری پانی والے کنوئیں میں ڈالا تو وہ میٹھا بابرکت ہو گیا اور حدیبیہ کے خشک کنوئیں میں ڈالا تو پانی کا فوارہ چھوٹ پڑا اور پانی ایسا جاری ہوا کہ تھمتا نہ تھا اور غارِ ثور میں سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سانپ نے ڈس لیا تو عرض کیا لُدِغْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ؎ تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنا لعابِ دہن لگایا تو اُسی وقت شفا ہو گئی۔ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر سیدنا مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو آشوب

---

؎ میں اُس شخص کا فرزند ہوں جس کی آنکھ کا ڈھیلا رخسار پر ڈھلک آیا تھا۔ نہایت خوبصورتی سے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ مبارک سے اپنی جگہ لوٹا دیا۔ یہ آنکھ پہلے جیسی تھی ویسی ہو گئی۔ کیا حسین آنکھ تھی اور کیا حسین تھا اُس کا دوبارہ روشن ہونا۔

؎ میرے ماں باپ قربان یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے سانپ نے کاٹ لیا۔ لعابِ دہن یہاں زہر کا تریاق بنا، چشم نقطی پہ کحل الجواہر اور حسنین کریمین کو چوسایا تو آبِ حیات بن گیا "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ۱۲ منہ



چشم تھا۔ طلب فرما کر اپنا لعابِ دہن "حضور کا دست، دستِ شفا اور لعابِ دہن ہر مرض کی دوا" آنکھوں پر لگایا تو اُسی وقت شفا ہو گئی اور پھر آنکھیں کبھی نہ دکھیں اور سبطین کریمین شہزادگانِ نبوت رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کو اپنا لعابِ دہن چوسایا۔ تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے پیاس اور بھوک سے مامون و محفوظ ہو گئے اور جب اپنی زبان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی[سورۃ النجم] چوسائی تو واللّٰہ اعلم کیا کیا علوم و حکمتِ الٰہیہ کے خزینے عطا فرمائے اور سینہ ہائے پُر انوار کو نور سے معمور کر دیا۔[1] "حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین"

کَمْ اَبْرَءَتْ وَاصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ ۞ وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

☆ علامہ السید عمر بن احمد آفندی مدینہ حزلوت شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیفِ لطیف "عربی شرح القصیدۃ البردۃ" میں ارقام فرمایا کہ یہ معجزات شفاء الامراض امورِ مخصوصہ بزمانہ حیات بابرکات میں ہی نہیں بلکہ قیامت تک باقی ہیں۔ چنانچہ آج بھی کوئی رابطۂ قلبی حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" سے کر لے تو آپ پر دُرود شریف پڑھ کر مقصود کے لیئے دُعا کرے تو بفضلہٖ تعالیٰ شفا پالے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّعْطِی الشِّفَاءِ بِبَرَكَةِ يَدِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ حُسن وجاہت**:۔ بروایت سیدہ اسماء بنتِ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

○ سیدہ زینب بنت اُم سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چہرہ پر ایک مرتبہ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے پانی کے چھینٹے مارے تو اُن کا چہرہ ایسا حسین و جمیل ہو گیا اور تا حیات چہرہ کی رونق اور وجاہت اور بچپنے کی معصومیت قائم رہی اور بڑھاپے میں ایسی حسین و جمیل کہ اُن جیسی کسی عورت کو نہیں دیکھا گیا یہ پانی کے چھینٹے مارنا از روئے مزاح تھا۔[3] حسن و جمال

---

[1] فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا الْحَقُّ۔ بخدا اس زبان ترجمانِ حق سے حق ہی نکلتا ہے۔" الحدیث

[2] کتنی بار ایسا ہوا کہ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے کفِ دست نے محض چھونے سے بیماروں کو تندرست کر دیا اور بہت دفعہ دستِ مُغیث الکون سے کتنے حاجت مندوں نے طوقِ جنوں سے رہائی پائی۔

[3] مزاح سُنت ہے اس میں شرافت اور لطافت ہوتی ہے اور استہزاء میں حماقت یہ انبیاء کی شان کے لائق نہیں۔ جب آپ کے مزاح کا یہ عالم ہے تو ارادہ اور عزم کی تاثیر اور کیفیت کیا ہوگی۔ منہ عفی عنہ



بی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج نے بھی اپنے مُبارک ہاتھ سے ان غلاموں کو حسین وجمیل بنادیا۔

☆ ایک بار حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ سُبحان اللہ! کالی رنگت ہونے کے باوجود اُن کا چہرہ اتنا حسین اور شگفتہ ہوگیا جو ایک مرتبہ دیکھ لیتا وُہ بار بار دیکھنے کی تمنا کرتا۔ طیب، طینت والے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " نے یثرب طیبہ اور نوری حقیقت والے رسُول نے مدینہ کو منوّرہ بنادیا۔ کعبۃ اللہ کو بتوں سے پاک کر کے اُس کو معظّم بنادیا۔" زَادَاللّٰہُ اَھْلَھَا عِزًّا وَّ شَرَفًا وَّ زَیَّنَا بِعَدْ زَیْنٍ ط

☆ جب فرعون مصر ولید بن مصعب بن ریان نے سرکار مُوسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ربِ کریم نے رُوح القدس کو حکم دیا وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ۚ ۱ؔ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے چشمہ محبّت سے ایک چلّو لے کر کلیم اللہ کے چہرہ پر چھڑک دو تو وہ چہرہ وَکَانَ عِنْدَاللّٰہِ وَجِیْھًا ۲ؔ کی حسین وجمیل تصویر بن گیا اور فرعون جیسے ظالم بادشاہ کے دل میں بھی کلیم کی محبّت آگئی اور وُہ قتل سے باز رہا۔ کیا شان ہے اُن چہروں کی جن پر محبُوب حضُور پُر نُور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی نگاہوں کی نوری پھُوار پڑ گئی یا جن چہروں پر محبُوب ربُ العٰلمین عزّ وجلّ و صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ رحمت سے چھینٹے مارے ہوں اور ان چھینٹوں سے غلاموں کے چہرے پُرنُور، بارونق حسین وجمیل اور قابلِ زیارت ہوگئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوِّرَتْ مِنْ نُوْرِہٖ

الْاَنْوَارِ الْوُجُوْہُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ اُونٹ کا گفتگو کرنا؛ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ ایک اعرابی کا اپنا اُونٹ چوری ہوگیا اور اُلٹا چوروں نے قاضی کی عدالت میں اصلی مالک پر الزام لگادیا اُس نے ہمارا اُونٹ چوری کیا ہُوا تھا۔ قاضی نے عدالت میں سب کو طلب کرلیا اور چوری کے الزام میں ہاتھ کاٹنے کا حُکم دے دیا، تو مالک اصلی نے کہا

نوٹ :- یہ روایت ابن عمر یہ واقعہ" رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسُوب ہے بحوالہ دلائل الخیرات صفحہ ۶"

---

۱ؔ پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۳۹ میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبّت ڈال دی۔

۲ؔ پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۶۹ اور وُہ اللہ کے یہاں آبرُو والا صاحبِ وجاہت ومنزلت ہے۔



جناب اُونٹ کو لایا جائے تو اُس نے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف رجوع کر کے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ سُبحانہٗ کی قدرت سے اُونٹ گویا ہُوا اور اصل واقعہ بتایا تو وقت حیران رہ گیا اور پُوچھا یہ کیا راز ہے۔ اُس نے کہا۔ بات یہ ہے کہ اُونٹ کے بچے سے چلے جانے کی کوئی بات نہ تھی۔ یہ مالی نقصان تھا۔ برداشت کر لیتا۔ لیکن سزا سے اللہ محفُوظ رکھے برداشت نہ کر سکتا تو میں نے کہا۔ اُونٹ کو بھی حاضر کیا جائے۔ اس دوران میں کائنات کے مالک و مُختار رسُول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " پر درُود شریف پڑھتا جس کی برکت سے اُونٹ کو زبان ملی اور اُس نے گواہی دی اور اصل واقعہ کا آپ پر انکشاف ہُوا۔ وُہ درُود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَوَاتِکَ شَیْءٌ وَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِكَ شَیْءٌ وَّ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ سَلَامِكَ شَیْءٌ۔ اس درُود شریف کے پڑھنے سے ہر چیز کو نطق ملتا ہے اور گفتگو کرتی ہے۔

☆ حضور ناطق الوحی والکتب " صلی اللہ علیہ وسلم " کے حضور ہرنی ، اُونٹ ، گوہ ، چڑیا ، گھوڑے ، سوسمار نے کلام کیا۔ ظبی نے تو کمال کر دیا جب وُہ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ "یَا زَیْنَ مَنْ وَّافَی الْقِیَامَۃَ" کہتی حاضر خدمت ہو گئی تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَلَّمَہُ الْاِبِلُ بِبَرَکَتِہٖ
الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۱۱ معجزہ طیور محترم ۔ بروایت حضرت مُنبّہ ابن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

○ شب ہجرت جبلِ رحمت ، غارِ ثور میں سیّدُ الانبیاء " صلی اللہ علیہ وسلم " نے معہ ثانی اثنین سیّدنا ابُوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسُولہٗ عنہ کے تین روز قیام فرمایا ، غار الحمل کے دہانے پر کبُوتری نے گھونسلا بنا کر انڈے دیئے اور بڑے اطمینان اور سکون سے اُن پر بیٹھ گئی ایسا سکون کسے نصیب اور ایسی خدمت کس کے مقدر میں ۔ نازک اندام مکڑی نے بھی ایسی کاریگری کا مظاہرہ کیا کہ غار کے مُنہ پر جالا تنا اور کمالِ فن دکھایا کہ ربّ کی قدرت یاد آ گئی ۔ یہاں ظاہری اسبابؔ حفاظت سے مکڑی اور کبُوتری بنی حقیقت میں وا...

ؔ افعال و اسباب میں تاثیر کا ظہور اسی کی مشیت سے ہوتا ہے ۔

یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ طلہ محافظ بذاتِ خود اللہ تعالیٰ مُسَبِّبُ الاسباب ہے۔ ان (سورۃ المائدہ ۶۷)
دونوں کبوتری اور مکڑی نے سبب بن کر سرفرازی پالی۔

☆ علامہ علی بن برہان الدین حلبی قدس سرہٗ الجلی نے اپنی سیرت حلبیہ میں لکھا۔

○ حرمین شریفین میں جو کثیر التعداد کبوتر ہیں وہ اس جوڑے کی نسل سے ہیں۔ جنھوں نے غار پر خدمت سرانجام دی۔ ربِ کریم نے اُن کی نسل کو بقاء عطا فرما دی محبوبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کو اپنے پاس رکھ لیا۔ کبوتروں کے دو ٹھکانے مساجد اور مزارات ہیں۔ عقیدت مند محبت سے دانا چوگا۔۔ ڈالتے ہیں۔ یہ صلہ ہے خدمت کا۔ تعجب انگیز بات یہ کہ وہ صحن حرم شریف میں نہ گندگی پھیلاتے ہیں اور نہ بدبو اور روضۂ اطہر کے اوپر سے نہیں گزرتے۔ دو حصوں میں منقسم ہو کر ادھر اُدھر سے گزر جاتے ہیں۔ البتہ کعبۃ اللہ کی منڈیر پر وہ کبوتر بیٹھتے ہیں جو بیمار ہوتے ہیں۔ ادھر بیٹھے اُدھر شفا ہوگئی۔ یعنی حرمین شریفین کی فضا اور ہوا سے شفا پاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تُوَسَّلَ بِہٖ
طَیْرُ الْفَلَاۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ ہرنی**:۔ قاضی عیاض نے شفاء شریف میں بحوالہ ابونعیم روایت کیا۔

○ ایک مرتبہ سرورِ کائنات " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " جنگل کی سیر فرما رہے تھے۔ اِذَا مُنَادٍ یُّنَادِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْنُ مِنِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ کی آواز۔ سہ بار۔ سماعت ہوئی۔ آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " اُدھر متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک ہرنی جال کے اندر پھنسی ہوئی ہے اور ایک بدوی شکاری، اُہیب بن سماع " چادر اوڑھ کر سو رہا ہے۔ آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " نے ہرنی سے پوچھا مَا حَاجَتُکِ؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں یہاں جال میں پھنس گئی ہوں اور رہائی کی کوئی صورت نہیں۔ میرے بچے بھوکے ہیں اگر آپ مجھے کھول دیں تو میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ ہرنی سے حضور اکرم

؂ اللہ تعالیٰ تمہاری نگرانی کرے گا لوگوں سے۔ اسباب میں تاثیر کا ظہور اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے۔ مسلمان کی نظر مُسَبِّب پر چاہئے۔ نہ کہ سبب پر۔ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد بغیر کسی سبب کے اپنے محبوب " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " کی حفاظت فرمائی گئی
ناخدائے کشتیِ ما گر نباشد گو مباش ما خدا داریم مارا ناخدا در کار نیست



صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو واپس آجانے کا وعدہ کر رہی ہے۔ اگر تو نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے عرض کیا۔ پھر میرا حشر قیامت میں اُن کے ساتھ ہو جو آپ کی ذاتِ اقدس پر درُود نہیں پڑھتے اور انکار کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ رحمت سے بند کھول دیئے اور وہ چوکڑیاں بھرتی دوڑ گئی اتنے میں وہ بدوی بھی اُٹھ کھڑا ہُوا اس کے استفسار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اُسے کھولا ہے۔ وہ ابھی آتی ہے وہ کہنے لگا یہ کیسے ممکن ہے؟ کہ شکار جال سے نکل جائے تو از خود واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کر فَذَهَبَتْ فَاَرْضَعَتْ خِشْفَيْهَا ثُمَّ رَجَعَتْ پس گئی اپنے دونوں بچوں کو دُودھ پلایا اور معہ بچوں حاضر ہو گئی اور سلام عرض کر کے سر پائے اقدس پر رکھ دیا اور محبت سے چاٹنے لگی اور ادب سے لیٹ گئی۔ یہ معجزہ دیکھ کر بدوی کا سر بھی جھک گیا اور کلمہ شریف پڑھ کر صحابی کے مرتبہ پر فائز المرام ہو گیا

جھک گئے ہرنی و کافر کے سر دونوں ساتھ  رکھ دیا آپ نے اُن پر رحمت کا ہاتھ

پھر بشارت اِس کو اور اُس کو ملی سرکار سے  جا جال سے آزاد تُو اور تُو عذاب نار سے

○ بعدہٗ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرنی کے گلے میں پٹہ ڈال دیا اور فرمایا جا تیرا گوشت میں نے شکاریوں پر حرام کر دیا اور تجھے بچوں سمیت جنت عطا فرما دی اور وہ کلمہ اور درُود شریف پڑھتی جنگل[۲] میں چلی گئی۔ ایک مقام میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ شفقت ہرنی پر پھیرا تو ربِ کریم نے دستِ اقدس کی برکت سے اس کی ناف سے مُشک پیدا فرما دیا جسے مُشکِ نافہ کہتے ہیں۔ وہ جدھر جاتی جنگل خوشبوئے سے مہک اُٹھتا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ۔ "شفاء القلوب"

همه آهوان صحرا سر خود نهاده بر کف

به اُمید آنکه روزے بشکار خواهی آمد "امیر خسرو علیہ الرحمہ"

---

۱ــ الصحاری الطائف: جبرائیل علیہ السلام نے ملکِ شام کا قطعہ باغ لا کر کعبۃ اللہ کا طواف کرایا جو طائف شریف ...

۲ــ جنتی جانور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُونٹنی عضباء، یعفور گھوڑا، ہرنی، کبوتر، مچھلی، کھجور، شہد کی مکھی، حضرت یُونس علیہ السلام کی مچھلی، صحابہ کہف کا کتا، سُلیمان علیہ السلام کا ہُدہُد، چیونٹی، اُونٹ ...

۱۲ منہ غفرلہ الذنب



☆ علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نزہۃ المجالس میں فرماتے ہیں۔

○ میں ایک روز حضور ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر تھا کہ ایک ہرنی ظاہر ہوئی اور مواجہہ شریف کے سامنے مؤدبانہ انداز میں سر جھکا دیا گویا وہ سلام عرض کر رہی ہے اور پھر اُلٹے پاؤں آہستہ آہستہ باب جبریل سے نکل گئی اور اپنی پیٹھ روضۂ اطہر کی طرف نہ ہونے دی۔ یہ ہرنی اسی ہرنی کی نسل سے تھی۔ جسے رسول اللہ ﷺ نے جال سے آزاد کیا تھا۔ اور اس کی نسل کو بقاء عطا فرما دی تھی۔ سُبحان اللہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَعَلَّقَتِ الْغَزَالُ

بِاَذْیَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ نباتات :۔ حاکم نے مستدرک میں باسنادِ جید سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ——— ایک سفر میں تھے کہ ایک "بدو" اعرابی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اپنی نبوت و رسالت کی کوئی نشانی "معجزہ" دکھائیں تو تاجدارِ ہفت اقلیم ﷺ نے فرمایا جا اُس درخت کو جو اللہ سبحانہٗ کی تسبیح پڑھ رہا ہے اُسے کہو وہ سامنے رسول اللہ ﷺ "تجھے بلاتے ہیں۔ اعرابی کا درخت کو جا کر اتنا کہنا تھا کہ وہ خوشی سے جھوم اٹھا وجد میں آکر پہلے اپنی جڑوں کو باہر نکالا اور خوشی اور مسرت سے جھومتا ہوا بارگاہِ رسالت مآب" ﷺ " میں حاضر ہو گیا اور اپنا سر قدموں پہ رکھ دیا یہ معجزہ دیکھ کر اعرابی صحابی بن گیا اور درخت عظمت پا گیا"۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ"

☆ اِس ایک معجزہ سے کئی معجزات کا ظہور ہوا۔ درختوں کا رسالت کی شہادت دینا نباتات کا فہم و شعور خوشی اور محبت سے جھوم کر قدموں سے لپٹنا اور برکت حاصل کرنا۔ نباتات کا از خود اکھڑنا بغیر قدم و ساق سے چل کر حاضر ہونا۔ درود و سلام عرض کرنا اور شرف زیارت سے دوام و ثبات پا جانا ثابت ہے[1]

جَآءَتْ لِدَعْوَتِہِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَۃً ‌ ‌ تَمْشِیْ اِلَیْہِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

[1] حاضر ہوئے درخت، بلانے سے سجدہ کرتے ہوئے پنڈلیوں، تنوں پر بغیر قدم کے۔ گویا وہ شجر
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِمَا كَتَبَتْ — فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

○ قرآن پاک میں "تحت الشجرة" سورۃ الفتح درخت کا ذکر۔ نباتات کے لیے مقام سرفرازی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہزار چار سو اصحاب الشجرۃ سے ایک بڑے خار دار سمُرہ نامی درخت کے نیچے بیعت لی جو بیعت رضوان سے موسوم ہوئی اور وہ درخت اللہ کی قدرت سے ناپید ہو گیا۔ دوسرے سال صحابہ نے بہت تلاش کیا نہ ملا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِنَ الْاَشْجَارِ
وَالْاَغْصَانِ وَالْاَثْمَارِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ کھجور کا تنہ** :۔ بروایت حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "صحیح البخاری"

○ ابتداءً مسجد نبوی شریف کھجور کے تنوں پر مسقف تھی اور منبر شریف کی جگہ ایک کھجور کا خشک تنا "مُنْدَھ" تھا اس پر ٹیک لگا کر آپ خطیب الانبیاء " صلی اللہ علیہ وسلم " خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ "بنی نجار سے ایک صحابی" نے لکڑی کا منبر سہ زینہ بنا کر پیش کیا تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " اس پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمانے لگے تو وہ خشک تنا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹیک لگانے کی عزت و شرف سے محروم ہو گیا تھا ہجر کے شدت جذبات سے رونے لگا۔ صحابہ عظام فرماتے ہیں سمعنا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ ط ہم نے اونٹنی کے رونے اور چیخنے کی طرح کی آواز سنی اور اس رونے سے ساری مسجد نبوی شریف لرزنے لگی اس کی بے قراری کو دیکھ کر صحابہ کی بھی چیخیں نکل گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف سے نیچے اُترے تنے پر اپنا دست شفقت رکھا اور سینے سے چمٹا لیا پھر وہ خاموش اور پرسکون ہوا فرماتے ہیں۔ صَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ط کھجور کا تنا بچوں کی طرح رویا۔ تو آراء محراب و منبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اِنْ شِئْتَ اَغْرِسُكَ فِي الْجَنَّةِ فَيَاْكُلُ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ تَمْرَكَ ط اے نخلہ! اگر تو چاہے تو تجھے یہاں ہی سرسبز

نوٹ: آج بھی عاشق زار مقام منبر پر اس کیفیت حالی سے متاثر ہوتے ہیں۔

بقیہ حاشیہ
خط کھینچتے آ رہے تھے اور آپ کی صفات حمیدہ کو کمال خوبصورتی سے خوشخط لکھ رہے تھے۔

جائے یا تجھے جنّت میں لگا دیا جائے تو تو جنّت کی نہروں اور چشموں سے سیراب ہو اور تیرا پھل مقبولانِ بارگاہِ خداوندی اور محبوبانِ درگاہِ محمدی اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَھُمْ کھائیں تو اُس نے دارُالفناء (دنیا) سے دارُالبقاء (آخرت) کو پسند کیا۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "قَدْ فَعَلْتُ" فرمایا میں نے ایسا ہی کر دیا۔ یعنی حضور ﷺ نے محراب شریف کے قریب (مقام اسطوانہ حنّانہ ریاض الجنۃ) ہی اُس کو دفن کر کے جنّت میں پہنچا دیا۔

☆ حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ ربّی۔ اس واقعہ سے متاثر ہو کر فرماتے ہیں۔ اے اللہ کے بندو! ایک تنہ حضور ﷺ کے ہجر میں ذوق و شوق سے رویا تم تو کہیں زیادہ مستحق ہو کر رسول اللہ ﷺ کے ہجر میں رُوؤ۔

رسول اللہ کی اُلفت محبو! عین ایمان ہے ۔۔۔ فراقِ مصطفےٰ میں اہلِ ایمان عمر بھر روئے
رُلائے جبکہ چوبِ خشک کو حضرت کی مہجوری ۔۔۔ کہو پھر عین ایمان سے نہ کیوں کر ہر بشر روئے
سُنی جب اس ستون نے عاشقِ بیتاب کی زاری ۔۔۔ رسول اللہ کے اصحاب کیسے کس قدر روئے
کوئی ایسا نہ تھا اس بزم میں جن پہ نہ تھی رقت ۔۔۔ بہت روئے لپٹ روئے تمامی بیشتر روئے
اِدھر حنّان تھا وہ ستون صدمے سے فرقت کے ۔۔۔ اُدھر یہ شدتِ رقت سے باصد چشمِ تر روئے
ستون خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چھپتے تھے ۔۔۔ وہ آہیں مار چلایا یہ دل کو کھول کر روئے

ستون نے وہ کئے نالے کہ چشمِ حال سے اُس دم
شجر روئے، حجر روئے اور دیوار و در روئے
مولانا کفایت علی کافی شہید علیہ الرحمۃ

☆ یہ تھی کھجور کی محبت سرکارِ مدینہ سے اور اب سرکار کی محبت کھجور سے، فرمایا۔

اَکْرِمُوْا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَۃَ فَاِنَّھَا خُلِقَتْ مِنْ بَقِیَّۃِ طِیْنَۃِ اٰدَمَ "مکتوبات قدریہ" ۔۔۔ اپنی پھوپھی کھجور کی عزت کرو کہ آدم علیہ السّلام کے جسمِ اطہر کی بقیہ مٹی سے پیدا کی گئی ہے۔

○ عرض کیا صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ "پھوپھی کیسے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السّلام کے جسم اطہر سے جو مٹی کا خمیر بچ گیا اُس کو فرشتوں نے ایک جگہ اکٹھا کر دیا تو اُس سے یہ کھجور کا درخت پیدا ہوا۔ جس کا پھل "کھجور" تمام پھلوں کا سردار بنا اور سزاوار انبیاء وصحابہ کی خوراک تو مدینہ طیبہ کی کھجور سے محبت، ایمان کی

۔ استن حنانہ از ہجر رسول ۔ نالہ مے زد ہمچو اربابِ عقول ۔ مثنوی عارف رومی۔

## نشانی ٹھہری: مدینہ شریف کی کھجور مومن کے لیے تبرک ہے۔

☆ صحابہ کرام نے جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تو یہودِ بے بہبود نے کہا ہم
نے اِن کی عورتوں پر جادو کردیا ہے اِن کے ہاں بچے پیدا نہیں ہوں گے۔ شانِ قدرت
ہجرت کے بعد پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تھا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے گود
میں لے کر پہلے کان میں اذان اور تکبیر پڑھی اور پھر تحنیک دی۔ یعنی کھجور کو منہ سے نرم
کرکے لعابِ دہن اُن کے منہ میں ڈالا تو انھوں نے منہ ہلانا شروع کردیا تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے خوش ہوکر فرمایا۔ دیکھو یہ کھجور سے محبت کرتا ہے۔ کیوں نہ کرے مدنی جو

☆ ایک روز یہود نامسعود حضور سرکارِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمتِ اطہر میں حاضر
ہوئے اور کہا اگر آپ ہماری مرضی کے مطابق ہمیں معجزہ[ط] دکھائیں تو ہم ایمان لے آئیں گے
اُس وقت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" حوالیِ قبا میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ انھوں نے کھجور کی گٹھلیاں
"بوسیدہ ناکارہ کی ہوئی" پیش کردیں۔ آج ہمارے سامنے بو دیں اور علی الصبح یہ ایک
سرسبز باغ ہو۔ جس میں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے ہوں تو ہم کھائیں۔ ایمان کا بیج
قلبِ مومن میں بونے والے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُن گٹھلیوں کو زمین میں، قطار در
قطار اپنے دستِ مبارک سے بو دیا اور واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ انھوں
نے بعد میں یہ گٹھلیاں نکال لیں اور چلے گئے۔ قدرتِ الٰہی! جب سب علی الصبح
پہنچے تو وہاں ایک عجیب عالی شان باغ لہلہا رہا تھا اور کھجوروں کے گچھے لٹک رہے
تھے تو نبیِ مختار "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مع حاضرین کھجوریں تناول فرمائیں۔ لیکن اُن کے اندر گٹھلیاں
ندارد؟ یہود حیران رہ گئے کہ یہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
میں گٹھلیاں نہیں؟ فرمایا گٹھلیاں تو تم کل ہی نکال کر لے گئے تھے۔ اگر تم ایمان لے

ط یہودِ بے بہبود اور ہنود نامسعود کی مانند عداوت، غلظت رکھنے والا معجزاتِ انبیاء کا منکر ہی ہوتا ہے۔

۵ یہ معجزہ فقیر حقیر لاثانی القدیر کو مدینہ منورہ بوقتِ ناشتہ ۲۲/۸۹ بروز بدھ ایک محب نے سنایا، سن کر ایک
عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ ناشتے جسمانی اور اس واقعہ سے روحانی غذا ملی اور عجیب فرحت و سرور حاصل ہوا۔
منہ کان اللہ لہٗ



تو ان میں بھی کھلیاں ہو ئیں "لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" یہ عجیب غریب اور عظیم الشان معجزہ دیکھ کر بعض ایمان لے آئے لیکن یہود بے بہبود عاقبت نامحمود ہی رہے آقائے نامدار، مدنی تاجدار احمد مختار ﷺ کی ہر بات پیاری ہے اور ہر فعل معجزہ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ طَابَتْ بِبَرَكَتِهِ الثِّمَارُ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ جنتی پہاڑ:۔** بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ ط

○ ایک دن سرور کائنات "ﷺ" سیر فرما رہے تھے۔ آپ کی نظر مبارک جبل اُحد پر پڑی تو آپ نے باآواز بلند اللہ اکبر پکارا اور آپ کے چہرہ مبارک پر بشاشت اور مسرت کے انوار چمکنے لگے اور چہرۂ اقدس متبسم نظر آتا تھا آپ نے فرمایا هٰذَا جَبَلٌ اُحُدٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ وَعَلٰى بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ[1] ط

☆ ابوشامہ امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ محبت جانبین سے مفہوم ہوتی ہے ایک مرتبہ جبل اُحد شریف پر تشریف لائے تو وہ اپنی خوش بختی پر جھوم اُٹھا اور وجد کرنے اور ہلنے لگا تو آپ "ﷺ" نے اُس پر اپنے پاؤں کی ایڑی ماری اور فرمایا اُسْكُنْ يَا جَبَلُ فَاِنَّ عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ[3] (حدیث پاک) جبل اُحد پر سکون ہو گیا۔ ایسا پر سکون ہوا کہ قیامت کا زلزلہ بھی اُس پر کچھ اثر انداز نہ ہو گا۔ بلکہ ملائکہ اس کو اُٹھا کر جنّتِ عدن کے دروازہ پر رکھ دیں گے اور یہ جنتیوں کی اُنسیدگاہ ہو گا۔ جیسے ملینہ سے نبی کریم، صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی علیہ وآلہٖ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام ط

---

[1] یہ جبل اُحد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنّت کے دروازہ پر ہو گا۔

[2] ربّ کریم نے جمادات اور نباتات کو بھی حیاتِ حقیقیہ سے نوازا ہے۔ اُن کو علم، ادراک نطق حالی بخشا ہے یہ بھی ذی رُوح، ذی شعور ہیں۔ لیکن ہم اُن کی تسبیح اور جذبۂ محبت سے لاشعور ہیں۔ یہ بھی زبانِ حال سے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کی ثنا گستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں۔ صرف انسان ہی غافل ہے۔ حالانکہ اُس کی تخلیق کا مقصد ذکر و فکر تھا۔ لیکن یہ دُنیا کے فکروں میں گھر رہا۔

[3] اے پہاڑ ٹھہر جا کیا تجھے شعور نہیں، کہ تُم پر ایک نبی۔ صدیق اور دو شہید ہیں۔



منوّرہ کے زائرین کی آج اُمید گاہ ہے کہ ہماری منزل قریب آگئی اور مومن آج بھی جب جبلِ اُحد پر نظر کرتا ہے تو اُس کو سرور اور سکون ملتا ہے اور جبلِ اُحد پر علی الصبح ایک عجیب قسم کی بھینی بھینی خوشگوار خوشبو مہکتی ہے جس سے مومن کے دل کی کلی کھل جاتی اور رُوح خوشی سے جھوم اُٹھتی ہے۔" اور درود شریف از خود زبان پر جاری ہوجاتا ہے۔

ایک ہی ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا — کتنا وقار رکھتی ہیں اللہ اکبر ایڑیاں
دو قمر، دو پنجہ خور، دو ستارے، دس ہلال — اُن کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں
لف نشر غیر مرتب
تاجِ رُوح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں " اعلیٰحضرت بریلوی

☆ ابن ابی شیبہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے کوہ طُور پر تجلی فرمائی تو سطوت اور جلال سے چھ پہاڑ اُڑ گئے۔ تین پہاڑوں جبلِ اُحد، ورقان، رضوی نے مدینہ منوّرہ دامن رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پناہ لی اور جبلِ نُور[1]، ثبیر اور ثور دامن کعبۃ اللہ میں پناہ گزیں ہوگئے۔

جنتی پتھر :۔ صحیح مسلم بروایت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رحمت کریم کے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مکہ معظمہ میں مجھے سلام عرض کرتا۔ وہ زُقاق الحجر[2] کے نام سے مشہور ہوگیا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلَّمَتْ عَلَیْہِ
الْاَحْجَارُ وَالْجِبَالُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] جبلِ نور، غارِ حرا میں چند لمحات توجہ کے ساتھ بیٹھنے سے وہ انشراح صدر ہوتا ہے جو کئی سالوں کے مجاہدے سے نصیب نہیں ہوتا۔ زائرین غارِ حرا میں جاکر نوافل ادا کر کے مراقبہ کریں یہاں سب سے پہلی وحی الٰہی کے انوار ...

[2] یہ پتھر زقاق الحجر سیدہ اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے محلات طیبات کو جاتے ہوئے راستہ کی ایک دیوار میں نصب ہے۔ لوگ اسے چھو کر اپنے ہاتھوں کو برکت کے لیے چہرے پر ملتے ہیں یہ جمادات پہاڑ، کنکر، حجرات سب ربِ قدوس کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ اِن کو بھی احساسِ خوف اور کیفِ محبت ہے۔ اِن میں حس ہے عقل نہیں۔ یہ پتھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام بھی کرتا تھا اور کلام بھی۔ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ



☆ **معجزۂ تکثیرِ طعام**: سیدنا انس بن مالک صاحب حُبُّ الشعلین شریفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

○ حضور معطی النعمۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام مالک انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک گھی کی کپی عنایت فرمائی جس سے وہ مدت تک درود شریف پڑھ پڑھ کر گھی نکالتی رہیں۔ ایک دن اچانک اندر سے جھانک لیا۔ تو برکت جاتی رہی اور جب حضور مؤتی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو ترکتیھا ما زال ثابتا اگر تم ایسا نہ کرتیں تو ہمیشہ "تا قیام قیامت" گھی پاتیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ مَلَأَتْ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَیْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُؤَیَّدًا مَنْصُوْرًا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

علے **معجزنما تکثیر ثواب درود شریف**:- ایک روایت الحدیث میں جامع خیر الکثیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بندہ مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو وہ درود شریف اُس کے منہ سے بسرعت "خلائی راکٹ" ہوائی جہاز سے تیز تر نکلتا ہے۔ مشرقین مغربین کے میدانوں جنگلوں اور بیابانوں کو منور کرتا۔ پہاڑوں کو بہاروں اور وادیوں میں خوشبو بکھیرتا۔ دریاؤں نہروں اور چشموں کو تازگی بخشتا۔ زمین کی ہواؤں اور آسمان کی فضاؤں کو معطر کرتا گزرتا ہوا کہتا جاتا ہے۔ میں فلاں ابن فلاں کا درود شریف ہوں جو اُس نے سیدنا الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر بھیجا ہے۔ پس ہر ایک شی درود شریف بھیجتی ہے اُس بندہ پر جس نے یہ درود شریف بھیجا ہے۔ "دلائل الخیرات شریف صفحہ ۲۳"

☆ خداوند قدوس جل مجدہ العلی اپنے کرم کریم اور فضل عمیم سے اس درود شریف کا ایک عظیم پرندہ پیدا فرماتا ہے۔ جس کے ستر ہزار بازو، ہر بازو پر ستر ہزار پر، ہر پر کے ستر ہزار سر، ہر سر کے ستر ہزار چہرے، ہر چہرے کے ستر ہزار منہ، ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان ستر ستر "بولیوں" میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس تحمید، تکبیر، تہلیل کرتا رہتا ہے اور یہ ثواب اُس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔" یہ فرشتہ تا قیام قیامت اُس کی قبر پہ کھڑا دعا کرتا رہے گا۔ تو درود خوان کی قبر بقعۂ طور، باغیچۂ نور سے کستوری کی خوشبو مہکتی ہے۔ یہ قدرت الٰہی کے معجز نما ظہورات مشاہدۂ علماء مکاشفۂ اولیاء سے ثابت ہیں۔

☆ فقیر محمد اللہ المولیٰ القدیر کہتا ہے۔ تحفۃ الصلوٰۃ بر شہنشاہِ لولاک کے ثواب کی یہ معجز نما تکثیر و تعمیم دورِ قدیم جدیدہ لحاضرہ، کی ٹیکنالوجی، سائنسی تجزیہ آلات کمپیوٹر، کلکولیٹر بھی شمار سے قاصر ہیں ؎

لَیْسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِصَلٰوۃِ کَمَالِهٖ     صَلِّ اِلٰهِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِهٖ

علے دلائل الخیرات شریف درود شریف کا مجموعہ ہے۔ اس کا عامل ان فضائل کثیرہ اور ثواب عظیمہ کا حامل ہوگا۔ منہ غفرلہٗ



☆ **معجزہ طعام کا کلام کرنا** : بروایت حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

① غزوۂ خیبر میں ایک یہودیہ زینب زوجہ سلام بن مشکم نے کھانے میں زہر ملا کر دیا تو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ لقمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم مجھے تناول نہ فرمائیں اس قابل نہیں کیونکہ میرے اندر زہر ملا ہوا ہے۔ یہ بھنے ہوئے گوشت کا کلام کرنا اور رسالت کا اقرار ایک معجزہ عظیم عجیبہ ہے۔

② ایک دعوت میں آپ کھانا تناول فرمانے لگے لقمہ اٹھایا تو اس سے تسبیح پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ صحابہ کرام نے وہ آواز سنی۔ یُسَبِّحْنَ حَتّٰی سَمِعْنَا التَّسْبِیْحَ نَاطِقُ الْوَحْیِ وَالْکِتٰبِ کی شان والے نبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے سامنے بے زبان شجر و حجر اور طعام بھی آجائے تو اس کو نطق مل جاتا ہے۔ آپ ان کے ورد کی تسبیح کو جانتے کہ یہ کون سی تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ بروایت صحیحہ "طعام نے کلام اور سلام عرض کیا"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُسَبِّحِ فِیْ کَفِّهِ الطَّعَامُ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ: دست مبارک کا مس ہونا** "حلیۃ الحافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی علیہ الرحمۃ"

① سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ وَرسولہٗ عنہا کے گھر ایک روز آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" تشریف لے گئے اس وقت سیدہ تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں تو چند روٹیاں آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے بھی لگائیں تو وہ کچی کی کچی رہیں سیدہ سخت متعجب ہوئیں تو فرمایا اے بیٹی! تعجب کر جس کو رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا ہاتھ مس کر جائے تو اس پر آگ دنیا کی کیا۔ جہنم کی بھی نہیں کرتی۔ علیہ وعلی بنتہ الصلوٰۃ والسلام۔ "معارج النبوۃ"

② ایک روز سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ وَرسولہٗ عنہٗ نے مہمانوں کی ضیافت کی تو آپ نے دسترخوان بچھا کر ان کو کھانا کھلایا تو اچانک ملاحظہ فرمایا کہ دسترخوان پر کچھ دھبے ہیں اور وہ میلا ہو گیا ہے تو اسے جلتے تنور میں ڈال دیا۔ مہمان حیران ہوئے یہ کیا معاملہ ہے۔ دسترخوان کے جلنے کا کوئی دھواں وغیرہ نہیں تو آپ نے کچھ دیر بعد دسترخوان کو تنور سے نکالا تو وہ نہایت پاک صاف اور شفاف تھا اور اعلیٰ درجہ



وصل چکا تھا۔ مہمانوں نے تعجب سے پوچھا تو فرمایا ایک مرتبہ ہمارے آقائے ولی نعمت "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے اِس دسترخوان پر کھانا تناول فرما کر اس سے اپنے ہاتھ پونچھے تھے اب یہ کپڑا جب بھی میلا ہو جاتا ہے تو میں اُسے تنور میں ڈال دیتا ہوں تو یہ صاف شفاف ہو جاتا ہے۔ آگ اُس پر کچھ اثر نہیں کرتی اب یہ دسترخوان نہ جلے، نہ سڑے اور نہ گلے کی شان عجیبہ رکھتا ہے۔ درود خوان ببرکت درود شریف قبر میں نہ جلے نہ سڑے اور نہ گلے۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُطْبِ الْجَلَالَةِ وَشَمْسِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **خوشبودار بنانا:۔** " مدارج النبوۃ و مراتب الفتوۃ لشیخ محقق علیہ الرحمۃ ط

(۱) سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابیہ بارگاہِ اطہر میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم بیٹی کی شادی ہے خوشبو کے لئے حاضر ہوئی ہوں تو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے اُس کو شیشی میں اپنی جبین مبارک سے پسینہ کے قطرات عطا فرمائے جو بطورِ خوشبو دُلہن کو لگائے گئے تو اُس دُلہن صحابیہ کی نسل سے کئی پشتوں تک خوشبو آتی رہی اور اُن کا گھر مدینہ منورہ میں بیتُ المطیبین مشہور ہو گیا۔[۱]

(۲) حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک روز نبی کریم عظیم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے اپنا دستِ مبارک میرے رخساروں پر پھیرا تو مجھے ایسی خوشبو پہنچی کہ اس قسم کی خوشبو عطر فروشوں کی دکانوں پر بھی نہ سونگھی گئی اور آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" جس

---

[۱] معجز نما خوشبو درود شریف۔ ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کان عطرِ جہان عنبر فشاں ہر شی کو جہیں سے خوشبو ملی۔ درود خوان صحابی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصافحہ کرکے بار بار اپنے ہاتھوں کو سونگھتے اور درود شریف پڑھتے رہتے جس شی کو معجزہ بنایا۔ آج بھی اُس سے مومن کو خوشگوار خوشبو آتی ہے۔ بشرطیکہ حواسِ خمسہ ظاہری کو جسمانی نزلہ اور حواسِ باطنی کو روحانی نزلہ نہ ہو اور اسمِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم خوشبویات کا منبع، عطریات کا سرچشمہ ہے۔ درود خواں کے مسکن و مکاں، جسم و جان، لباس، پسینہ اور سانس سے خوشبو مہکتی ہے۔

☆ "درود خواں کی عروسِ فکر "درود شریف" خوشبو ہے سینہ محبت کا گنجینہ عطر دان اور دہن پر لبن ڈھکنا ☆

بزمِ ثنائے زلف میں میری عروسِ فکر کو     ساری بہارِ ہشت خُلد چھوٹا سا عطر دان ہے

" رضا عنہ ربہٗ سبحانہٗ ط "

راستہ سے گزر جاتے تھے تو کئی روز تک اس راستے سے بھینی بھینی خوشبو کی مہک آتی رہتی۔

لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول — سر تا بقدم تن سلطان زمن ﷺ پھول

دلہن پھول مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے — واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ اندازِ عطارہ مدینۃ العلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط "صحیح البخاری"

(1) سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ وتعالیٰ عنہ کثیر التعداد احادیث مبارکہ کے راوی ہیں[1] اس کی وجہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمین ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم قرآنِ پاک اور احادیثِ پاک سے جو یاد کرتا ہوں وہ بھول جاتا ہوں۔ قاسم العلوم والعطایا ﷺ نے کمال شفقت اور رحمت سے فرمایا اے ابوہریرہ! اپنی چادر بچھاؤ۔ تو میں نے اپنی گودڑی جو پہنے تھا بچھا دی تو آپ ﷺ نے اپنے دستِ رحمت کے اشارہ سے اس میں کچھ ڈالا اور فرمایا اس کو سینے سے لگا لو۔ جب میں نے چادر کو سینہ سے لگایا تو پھر اپنا حال خود بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ فَمَا نَسِیْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ شَیْئًا ط اس دن کے بعد میں کوئی شے نہیں بھولا یعنی تب سے اب تک ہر چیز مجھے ملفظہٖ یاد ہے اور اب میں کوئی چیز قرآن وحدیث سے نہیں بھولتا۔ حقیقت یہ ہے "حضور ﷺ کے اصل معجزات یہ نفوسِ قدسیہ صحابہ کبار ہیں"۔ جن کے قلوب نگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منور

---

[1] آپ جلیل المرتبت مشہور محدث صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبیلہ دوس اور اہل صفہ سے ہیں جو اضیاف اللہ واضیاف رسول اللہ کے مبارک لقب سے ملقب تھے۔ گھریلو مانوس جانور بلی کی وجہ سے سید الانبیاء ﷺ نے ابوہریرۃ کا لقب عطا فرمایا اور اسی کو محبت کا تحفہ تصور کیا۔ اور آسمانِ شہرت کے درخشاں نجم فی الحدیث تھے آپ کی وصیت کے مطابق حضور ﷺ کے نعلین پاک کو قبر شریف میں آپ کے سینہ پر رکھ دیا گیا۔ سراجاً منیرا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار قدسیہ سے چمکنے والا نوری ستارہ نور کی روشنی بکھیر کر دنیا علم کے تمتے "محدثین عظام" ۔ روشن کر گیا۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

ہوئے اور ایک ایک کو نگاہِ رسول " صلی اللہ علیہ وسلم " نے معجزہ بنا دیا ؎

اُولٰٓئِكَ اٰبَآءِىْ فَجِئْنِىْ بِمِثْلِهِمْ     اِذَا جَمَعَتْنَا يَا جَرِيْرُ الْمَجَامِعُ

اعاظم و اکابر جملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جو کچھ ملا نگاہ سے ملا یا لبِ اعجاز ملے تو عطا فرما دیا اور اس بارگاہ سے جو چاہا۔ پایا، اور جو مانگا۔ سو ملا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ "

(۲) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ [۲] جن کو حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ کے اعزاز و شرف (گوہرِ مدین) سے نوازا اور جب آپ ایمان لائے تو ضعیف العمری کا عالم تھا۔ ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضرِ خدمت تھے تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اُن سے فرمایا اے سید الملائکہ! میرے سلمان کو عربی سکھاؤ۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ سلمان سے فرمائیں کہ مُنہ کھولے تو آپ علیہ السلام نے اُن کے مُنہ میں لعابِ دہن ڈالا تو وہ فصیح و بلیغ عربی دان اور سلمان فارسی سے سلمان محمدی بن گئے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

" اندازِ عطا سبحان اللہ! ایسے اعزاز پہ قربان ایسی عطا پہ نثار "

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ مُعْجِزَاتِ الْقَاهِرَةِ وَمَخْزَنِ دَلَائِلِ الْبَاهِرَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ



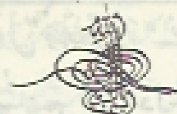


---

[۱] میرے آباؤ اجداد تو یہ ہیں تو مجھی اُن کی مثل لے آ جب کہ مجالس منعقد ہوں۔

[۲] سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک فارس کے شہزادے تھے۔ اپنے مذہب زرتشت سے بیزار ہو کر ملک سے نکلے کئی احبار و رہبان کے پاس رہے مختلف مذاہب اختیار کئے۔ ایک راہب نے مرتے وقت کہا تم ملک حجاز چلے جاؤ آخر زمان پیغمبر کے ظہور کا وقت ہے تو راہ میں پھر غلام بنائے گئے۔ آخر کار مَن طَلَبَ وَجَدَ مقام قبا میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے قیام پذیر ہونے کی کانوں میں آواز پڑی۔ حاضر حضور ہو گئے۔ " مہرِ نبوت " کو دیکھا۔ چوما اور ایمان پایا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ۲۵۰ سال تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی آزادی کے لیے کھجور کے پودے اپنے دستِ رحمت سے لگائے جو صبح کو ہی تناور درخت بن گئے۔ جن میں خوشے لٹک رہے تھے اور کچھ سونا آپ کا شمار فضلاءِ صحابہ، اعزازِ اہلبیتِ اطہار اور اہلِ صُفّہ سے ہوتا ہے۔ ایرانی سلمان سے عربی سلمان بن کر اسلام اور بانیِ اسلام سیدُ الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہو کر اولیائے نقشبندیہ مجددیہ کے سرتاج بنے ۳۵ھ

روضۃ الرابعۃ — باب



# ظہورِ قدسی
## صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اَبَانَ مَوْلِدُہٗ عَنْ طِیْبِ عُنْصُرِہٖ ۔ یَا طِیْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْہُ وَمُخْتَتَمٖ [ع۱]
مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ ۔ فَجَوْہَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

☆ وہ ارہاص "معجزاتِ عظیمہ" جو حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر ظہور پذیر ہوئے۔ اُن میں سے چند کا بطورِ تبرک ذکر کرتا ہوں۔

**قرآن پاک**:- پ۱۱ سورۃ یونس آیتِ کریمہ ۵۸

| | |
|---|---|
| قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ | تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رحمت پر چاہیئے کہ خوشی کریں۔ |

○ "تفسیر ابنِ عباس" میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ فَضْلُ اللّٰہِ سے مراد ذاتِ پاک محمد مصطفےٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اور رَحْمَتِہٖ سے صفات اور معجزات مُراد ہیں۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا فضل اور رحمت اُس کے پیارے محبوب کی ذاتِ پاک ہے۔ رمضان المبارک میں قرآن پاک کا نزول ہُوا۔ اس مُبارک ماہ میں "جشنِ قرآن" منایا جاتا ہے۔ رُوح القدس ہر سال ماہِ رمضان میں صاحبِ قرآن "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے اور ربیع الاوّل شریف کے ماہ مُبارک میں مومنین محبین میلاد شریف کی محفلیں اور مجلسیں منعقد کرتے اور خوشیوں کے تبرک

---

ع۱ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ولادت نے خوشبو ظاہر کی آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ولادت باکرامت دکمال باسعادت دونوں کیسے پاکیزہ اور خوشبودار ہیں۔
صاحب القرآن "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ذات مقدس بلند تر ہے اپنے محاسن میں شرکت سے اور آپ کا جوہرِ حسن منقسم نہیں۔

بانٹتے ہیں اور ظہورِ قدسی پر جو معجزات ظاہر ہوئے وہ بیان کرتے ہیں اور سنتے ہیں۔

☆ جاہ والا شاہ عبدالرحیم نقشبندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فَرَأَیْتُ اَنْوَارًا سَطَحَتْ دَفْعَۃً[۵] میں نے اچانک معائنہ کیا کہ ہماری مجلس میلاد شریف کو انوار نے ڈھانپ لیا ہے۔ وَیَتَحَبَّبُ لَنَا الشُّکْرُ لِمَوْلِدِہِ الشَّرِیْفَۃِ "صلی اللہ علیہ وسلم" بِالْاِجْتِمَاعِ وَالْاِطْعَامِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِنْ وُجُوْہِ الْقُرُبَاتِ وَالْمَسَرَّاتِ اور اس کا جتنا شکر بجالائیں کم ہے۔ افضل طریقہ یہ ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ طعام پکائیں اور ایصالِ ثواب کریں یہ عمل محبت اور مسرت کے قریب ہے۔ یہ مجالس مبارک نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہیں۔

○ اولوالعزم رسول حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی دعا کے الفاظ مبارک ہیں عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ[۱] بروایت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک یہودی نے کہا قرآن پاک میں ایک ایسی آیتِ پاک ہے اگر وہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس روز عید مناتے تو آپ نے فرمایا میں اس آیتِ کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا[۲] کے مقامِ نزول اور یومِ نزول کو خوب جانتا ہوں کہ یہ یوم الجمعۃ بمقام عرفات دورانِ خطبہ نازل ہوئی اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ اس روز ہم دو عیدیں مناتے ہیں ے

☆ یوم الجمعۃ کی عید ☆ یوم عرفہ کی عید

ے ایسی مجالس و محافل کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہِ نور سے منور ہونا کثیر با واقعات سے ثابت ہے۔ المؤلف ط ۵

---

[۵] شاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی "الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین" میں ارقام فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ میلاد النبی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا ایک سال کچھ ہاتھ نہ آیا جس سے کھانا پکواتا صرف بھنے ہوئے چنے تھے وہ ہی لے کر ایصالِ ثواب کر کے تقسیم کر دیئے تو مجھے خواب میں رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہوئی تو دیکھا وہی بھنے ہوئے چنے آپ تناول فرما رہے ہیں اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" خوش ہیں اور چہرہ پر بشاشت ظاہر ہے

[۱] پ سورۃ المائدۃ آیتِ کریمہ ۱۱۴ عید ہو ہمارے اگلے، پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی۔

[۲] پ سورۃ المائدۃ آیتِ کریمہ ۳ آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ اور اب اسی دینِ اسلام میں اس کی رضا ہے۔ آمنا وصدقنا ط



☆ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ترمذی شریف میں ایسا ہی مروی ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کی جس روز خاص نعمت مائدہ یا نعمتِ عظیمہ "آیتِ کریمہ" نازل ہوئی ہو اُس روز عید منانا خوشیاں کرنا اور شکرِ الٰہی بجا لانا طریقہ صالحین ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سیدِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ تعالیٰ کی عظیم تر نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہیں اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادتِ مبارک کی یادگار میں عید میلاد شریف منانا اور اظہارِ فرح و سرور کرنا مستحسن، محبوب اور امرِ محمود ہے اور جو لوگ اس روز محافل میلاد منعقد کرتے ہیں۔ دُنیا میں ربِ کریم کے فضلِ عمیم اور آخرت میں وُہ جنتُ النعیم میں داخل ہوں گے "یہ میلاد شریف تذکیر بایام اللہ میں داخل اور عین منشاءِ خداوندی ہے"۔

☆ فلیفرحوا پس چاہیئے کہ وُہ خوشیاں منائیں۔ فرحت اور اطمینان کا تعلق قلب سے ہے یعنی قلبی اور رُوحانی خوشی۔ کسی پیاری اور محبوب چیز کے پا لینے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اُسے فرح کہتے ہیں۔ مومن کے لیئے ہادیٔ سُبل، فخرِ رُسل مولائے کُل، احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کون محبوب ہے؟ مومن کا قلب تو ذکرِ مصطفےٰ، نعت اور صلوٰۃ وسلام سے فرحت پاتا ہے۔

☆ عیدِ میلاد النبی "صلی اللہ علیہ وسلم" ؛ وذکرھم بایام اللہ کی ہوبہو تفسیر اور تنویر ہے۔

○ عید الفطر جو رمضان المبارک کے روزوں پر بطورِ تشکر ملی اور عید الاضحیٰ حج بیت اللہ کی سعادت پر اُمتِ مرحومہ کو بطور انعام ملی۔ یہ دونوں عیدین اس عید پر تصدق ہو جائیں جس کے صدقہ میں یہ عیدین ملیں اور وُہ ہے عید میلاد النبی "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ جو حضور کی باسعادت پر ملی۔ یاد رہے۔ ہمیں ایمان ملا حضور کا صدقہ قرآن ملا سرکار کا صدقہ اور رحمٰن ملا محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ۔ اگر حضور نہ آتے تو کچھ نہ ملتا۔ نہ رمضان ملتا نہ قرآن ملتا، نہ ایمان ملتا اور نہ ہی رحمٰن ملتا اور یہ سب کچھ انعام محبت سے حضور کا صدقہ ہے۔ لہٰذا محبت والوں کو جو عید ملی اس کو بزبانِ محبت "عرفاً" عید میلاد کہتے ہیں اور یہ کائناتی جشنِ نبوی ہے۔ عرش پر ملائکہ نوری اور فرش پر مومنین تقریباتِ مسرت منا رہے ہیں اور چہار سُو صلوٰۃ وسلام کے نغمے گونج رہے ہیں اسی فرحت

عـہ آسمان پر ملائکہ کی عیدیں شبِ برات و شبِ معراج ہیں۔ ے یہ زمین و آسمان میں کائنات عالم کی اجتماعی عید ہے۔

اور مسرّت کا رب کریم نے اس آیتِ پاک میں حکم دیا کہ اُس کے فضل اور اُس کی رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ۔ رب کریم کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل، ذکر و فکر اور رسولِ کریم کی نعتیں اور معجزاتِ ولادت بیان کرو اور صلوٰۃ و سلام اور دعا پر اختتام کرو یہ مجالس مقدسہ بعنوان مولود شریف من کل الوجوہ امورِ خیر کا مجموعہ ہیں ۔

باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا — بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نور کا
نور کا سر پر عمامہ اور شملہ نور کا — اُڑ رہا ہے عرش اعظم پر پھریرا نور کا
ڈھلک آیا ریشِ انور پر پسینہ نور کا — نور کے خوشے میں ہے ہر دانا دانا نور کا

سہرا نور علیٰ نور شبِ اسرا کو کھلے
چہرۂ پُر نور پر باندھا جو سہرا نور کا

"امیر مینائی"

**ولادتِ باسعادت** :- بوقتِ صبح صادق بروز پیر، ۱۲ ربیع الاول ۲۰ اپریل ۵۷۱ء، سنہ عام الفیل شہر مکہ معظمہ، جبل ابو قبیس کے دامن "محلہ قشاشیہ اور صفا کے درمیان" نزد محلہ بنی ہاشم و قریش کی سوق اللیل مکان نمبرا کو مولد النبی ﷺ[1] ہونے کا شرف ملا۔ ملائکہ کرام، خوشی اور مسرت سے جھوم اُٹھے ۔ حوران بہشتی نے جنت میں خوشی کے ترانے گائے عالم دنیا خوشبوؤں سے مہک اُٹھی اور خوشبوئے گلاب کے جھونکے آنے لگے ۔ بادِ صبا اور بادِ نسیم جگہ بجگہ خوشیاں بکھیرنے اور خوشخبریاں دینے لگیں توحید کا گلشن جو پیارے مصطفےٰ "ﷺ" نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا اُس کی خوشبوؤں سے جزیرۂ عرب اور سارا عجم لہلہانے اور جگمگانے لگا اور ہر طرف اللہُ اللہُ کے ڈنکے بجنے لگے۔

**حدیثِ نبوی** :- بروایت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا[2] اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں

[1] نجدیہ سعودیہ نے مکان مولد النبی ﷺ کو گرا کر لائبریری کا دفتر بنا کر مقفل کر دیا ہوا ہے۔

[2] دعائے خلیل رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا (سورۃ البقرۃ ۱۲۹) اے اللہ سبحانہٗ وہ آخر الزمان نبی مبعوث فرما۔ آپ کی یہ دعا ربِ قدوس نے قبول فرمائی اور اڑھائی ہزار سال بعد آپ کے نسل عالیہ سے محمد مصطفےٰ "ﷺ" مبعوث ہوئے۔ انبیاء و مرسلین اپنے اپنے زمانہ میں بشارتیں دیتے تھے اور تمام کائنات ارضی و سماوی کا

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



اور اپنی والدہ مطہرہ کا خواب، جو انھوں نے قبل از ولادت دیکھا" کی تعبیر ہوں۔ اِس حدیث پاک سے بالوضاحت یہ ثابت ہوا کہ سیدہ اُم سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم قطعی اور یقینی تھا کہ آخر الزمان نبی احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء میری گود میں آنے والے ہیں۔ "حق خواب کی برحق تعبیر تھی۔" "انوار والتحیہ من الراحب الاقدس"

خوشبو یہ پیاری پیاری کس گل کی آرہی ہے — بادِ صبا یہ کس کا مژدہ سنا رہی ہے

ابرِ بہاری ہر سو موتی نثار کر رہی ہے — بادِ سحر خوشی سے پنکھا جھلا رہی ہے

آمد ہے اُسی کی جس کا اللہ ہے شاہد — فوجِ نجوم کس کے ہمراہ آرہی ہے

ہر جا ترانہ سبحی صلِّ علیٰ النبی کی

حُبِ نبی دلوں میں کیا رنگ لا رہی ہے "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ امام ربّانی مجدّدِ الف ثانی قدس سرہ الرحمانی مکتوبات شریف میں ارقام فرماتے ہیں:

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگِ خلق سائر افرادِ انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افرادِ عالم مناسبت ندارد کہ اُو صلی اللہ علیہ وسلم باوجود نشاءِ عنصری از نورِ حق جلّ و علیٰ، مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام "خلقت من نور اللہ" دیگراں را ایں دولت میسّر نشد۔

جاننا چاہیے کہ پیدائش محمدی دوسرے افرادِ انسانی کی طرح نہیں بلکہ کسی سے مناسبت نہیں رکھتی کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" باوجود جسم عنصری کے نورِ حق سے پیدا ہوئے جیسا کہ خود نبی پاک علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں" اور دوسرے کسی کو یہ دولت میسّر نہیں۔ مکتوب نمبر ۱۰۰ دفتر سوم

☆ حضور سیدی و مرشدی سید نور الحسن شاہ بخاری قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں:

○ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام، خلیفۃ اللہ سے شجرِ رسالت کا پودا پیدا کرکے نورِ حق کی تجلی سے نورِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔

بقیہ حاشیہ

ذرہ ذرہ اِس حقیقت ثابتہ کا منتظر تھا۔ بشارت مسیح اور سیدہ والدہ کے رؤیائے صادقہ کی تعبیر ثابت ہو کر ظاہر ہوئی۔ جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی جلی کے نزول سے پہلے چھ ماہ "وحی منامی" خواب جن کو مبشرات کہا جاتا ہے۔ آتے تھے اور ان کی تعبیر بہت جلد پوری ہو جاتی۔



حضرت عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ علیہ السلام "پھولوں" تک پہنچا اس باغیچہ رسالت میں طرح طرح کے پھول کھلتے رہے اور پھر ہمارے رسول حضور پُرنور محمد رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم تک پہنچ کر بار آور ہوگیا۔ کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ[2] پر نبوت اور رسالت کی تکمیل ہوگئی اور آپ خاتم النّبیین بن کر عالمِ بالا سے عالمِ دُنیا میں تشریف لائے۔ "آخرالزمان نبی" "الانسان فی القرآن لاعلیٰ حضرت کیلانی"[1]

قرآنِ پاک ۱۔ پ۶ سورۃُ المآئدۃ آیتِ کریمہ ۱۵ ۲۔ پ۱۱ سورۃُ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۲۸

☆ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ

بے شک تمہارے پاس اللّٰہ کی طرف سے ایک نُور آیا اور روشن کتاب۔

☆ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول۔

○ اَللّٰه جلّ مجدہُ العظیم کا اسمِ پاک نُور جو اَسْمَآءُ اللّٰهِ الحُسْنٰی سے ہے ذاتی اور توقیفی ہے اور اس آیتِ پاک میں ربِّ کائنات نے آپ "صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم" کو بھی نُور[3] فرمایا۔ جو اسماءِ النّبیّ الکریم سے عطائی اور تخلیقی ہے۔ حضور پُرنور "صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم" کا وجود باجود سراپا کمال ہی کمال اور نُور ہی نُور ہے اور اس نُور کے حُسن وجمال کی تنویر نے عالمِ کائنات کا ذرہ ذرہ منوّر کردیا۔ نیز ان آیاتِ کریمہ میں حضور نُورِ مجسّم، دُرِّ یتیم تُصلّی وتُسلّم علیہ کے میلادِ پاک کا بیان ہے اور "ترمذی شریف" کی حدیثِ پاک سے قیام ثابت ہے کہ سیّدِ عالم

سے نُور پر تنوین عظمت کی ہے یعنی عظیم ترین نُور صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم جن کے سامنے ہر عظمت ذلیل وطفیلی ہے۔ مجمع تفسیر

---

عہ۱ سیّدی ومُرشدی اعلیٰ اللّٰہ درجتہ نے کیسی پیاری اور لطیف، دلآویز ودل پسند تمثیل بیان فرمائی ہے۔

عہ۲ پ۱۳ سورۃُ ابراہیم آیتِ کریمہ ۲۴ جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑیں قائم اور شاخیں آسمان میں۔

عہ۳ قُرآن نُور، شمس نُور، قمر نُور، ملٰئکہ نُور، بیتُ اللّٰہ، ناقۃُ اللّٰہ، رُوحُ اللّٰہ، ارضُ اللّٰہ اس نسبت پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ اگر اعتراض ہے مُنجد کو تو "نُورُ اللّٰہ" پر حالانکہ یہ نسبت عینی نہیں تعظیمی ہے۔ حضور تُصلّی وتُسلّم علیہ الرب اور یقیناً نُورُ اللّٰہ ہیں۔ یہ سب نُور، نورِ محمّدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام کے پرتو ہیں۔ حضور "صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم" کا نُور اصل ہے اور یہ سب اُس کی فرع۔ اصل کے بغیر فرع کا قیام ناممکن اور محال ہے۔ فقیر نُوری عرض کناں ہے۔

تیری ذات کی حقیقت جب بھی کسی نے پوچھی
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ میرے لبوں پہ آیا



صلی اللہ علیہ وسلم " نے اپنی پیدائش کا ، ذکر قیام کرکے بیان فرمایا تھا اور یہ بھی ظاہر ہُوا کہ جو روزِ اوّل سے اللہ کے ہاں نُور تھا وُہ ہی ہمارے پاس رسُول بن کر تشریف لایا یعنی جو اللہ کا نُور تھا۔ وہ ہمارا رسُول ہے اور جو ہمارا رسُول ہے۔ وُہ اَللہ کا نُور ہے۔ اُس نُور کی جلوہ گری اور اُس نُور کا ظہور سیّدہ آمنہ کی گودی اور سیّدنا عبدُاللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں ہُوا۔ نورُ اللہ میں نُور کی اضافت اَللہ کی طرف یہ بیانیہ اور تشریفی ہے۔ مثل بیتُ اللہ، ناقۃُ اللہ، رُوحُ اللہ اور نُورُ اللہ، ارضُ اللہ جلَّ شانُہٗ ط

اَللّٰھُمَّ یَا نُوْرَ النُّوْرِ وَصَلِّ عَلٰی نُوْرِکَ الْمُنِیْرِ

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

## مُعجز نُما مُشاہداتِ عالم :-

بَدَتْ فِیْ رِضَاعِہٖ مُعْجِزَاتٌ لَیْسَ فِیْھَا عَنِ الْعُیُوْنِ خَفَاءٌ[عہ]

☆ کراماتِ سیّدہ طیبہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مبشّرات :- اَلْکَرَامَۃُ مِنْ جِنْسِ الْمُعْجِزَۃِ ط مخدومۂ کائنات اُمُّ النّبی سیّدتنا آمنہ بنتِ وہب[عہ] ، آمینۂ امانت دارِ خُداوندی رضی اللہ تعالیٰ ورسُولہٗ عنہما سے مروی ہے کہ بوقتِ ولادت ایسا نُور مُستنیر ہُوا۔ فرش تا عرش یکدم منوّر ہوگیا اور سارا عالم دُور و نزدیک مجھ پر روشن ہوگیا۔ اِس نُور کی روشنی سے ملک شام کے محلّات نظر آئے اور ایک ایسی خوشبُو مہکی جس سے مُشام و دماغ مُعطّر ہوگئے اور کائناتِ ارضی و سماوی کا سارا جہاں ایک قسم کی خوشبُو سے بھر گیا۔ گلشنِ مُراد میں بادِ مُراد چلی اور جہان نُور سے معمور ہوگیا۔[عہ] "اَلدُّرُّ الْمُنَظَّمُ فِیْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ الْمُعَظَّمِ"

---

عہ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے ایّامِ رضاعت میں ایسے معجزات ظاہر ہُوئے جو کسی آنکھ سے پوشیدہ نہ رہے۔

عہ سیّدہ اُمُّ النّبی آمنہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو معجز نُما مُشاہدات اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھے وُہ بے حد و حساب ہیں بطورِ برکت چند تحریر کرتا ہُوں۔

عہ سیّدنا عبدُاللہ جو جنابِ پاک، معزّز مخاطب لولاک علیہ صلوٰۃُ اللہِ وسلامُہٗ مادامتِ الارضُ والافلاک کے والدِ ماجد ہیں آپ کے وجُودِ مسعود، بدنِ شریف سے کستوری کی خوشبُو آیا کرتی تھی اور دادا پاک سیّدنا عبدُالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا پسینہ مبارک بھی معطّر تھا اور ماتھے پر نُور مانندِ ہلال چمکتا نظر آتا تھا۔ ابرہہ کے سفید ہاتھی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

سُونگھ کر جیسی بھینی وُہ خوشبو نے تن دیکھ کر رنگ جھٹ چمن در چمن
کہہ کے اَنْتَ نَبِی، پڑھ کے صَلِّ عَلٰی بُلبُل خوشنوا چہچہانے لگا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرُہٗ مِنْ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ :۔ شہادت دینا۔** امام سُہیلی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

○ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے ربُّ العِزّت کو سجدہ کیا اور شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرکے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" پڑھا۔ بعدہٗ یہ کلمات تذکیر، تکبیر و تہلیل، تحمید و تمجید، تسبیح و تقدیس پڑھے ؎۱

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا، سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نُور کا
مست بُو ہیں بُلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ :۔ نار بُجھ گئی۔** "حسن الجزوہ فارسی فی شرح القصیدۃ البردۃ"

○ ایوانِ کسریٰ پاش پاش ہوگیا اور اُس کا لشکر تتر بتر۔ نوشیرواں کے محل کے چودہ کنگرے از خود گر گئے اور ایران۔ فارس کے آتش کدے جو زرتشتی مذہب والوں نے ہزار ہا سال سے جلا رکھے تھے یکدم بُجھ گئے یعنی نور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے نار کو بُجھا دیا اور بُحیرۂ ساوہ خُشک ہوگیا۔ جس پر سارے بُت کدے بے رونق ہو گئے ؎۲

ناریوں کا زور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

بقیہ حاشیہ

نے سربسجود ہو کر سلام کیا۔ السّلام علی النّور الّذی فی ظہرک یا عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "انسان العیون" ۱

؎۱ امام ابن حجر مکی نے تحفہ میں بعض شہرت کے حوالے سے رقم فرمایا کہ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے اپنا کلمہ پاک پڑھا اور اپنے آپ پر درود شریف بھی پڑھا "بروایت" دوران سفر ایک ترتیب آذان بھی پڑھی ہے۔ "۲۲۳ صفحہ ملاحظہ ہو"

؎۲ کسریٰ ملک ساسان شاہان عجم کا لقب ہے اور قیصر شاہان روم کا۔ خاقان شاہ ترک کا، فرعون شاہِ مصر کا، تبع شہنشاہ یمن کا۔ نجاشی شاہ حبشہ کا اور حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے شہنشاہ کو عزیز مصر کہا جاتا ہے "منہ"



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ هُوَ يُطْفِئُ
النَّارَ بِنُوْرِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ ۔ کعبہ معظّمہ تعظیم سے جھک گیا :۔ "حُجّۃ اللہ العالمین"

○ کعبۂ مشرفہ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے درِ اقدس کی طرف تعظیماً جھک گیا اور فرحت اور سرور سے جھنبان نظر آتا۔ اُس نے حضورِ نور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے درِ اقدس کی طرف سجدہ کیا اور اچانک کعبۃ اللہ کے سارے بُت سر کے بل گر پڑے ؎

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رُخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
كَعْبَةِ الْكَعْبَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ ۔ طیّب وطاہر "صلی اللہ علیہ وسلم" ط

○ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پاک صاف طیّب وطاہر ناف بُریدہ ، ختنہ شدہ تولد ہوئے آپ کوثر سے غسل شدہ اور آنکھیں سُرمگین تھیں ؎

سُرمگیں آنکھیں حریمِ حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں جن کا رمنا نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الطَّيِّبِ الْمُطَيِّبِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ :۔ آباء واجداد رضی اللہ تعالیٰ عنہم "افضل القریٰ لقراء اُمّ القریٰ"

○ ہمارے پیارے نبی ، کائنات کے رسول ، اللہ سبحانہٗ کے محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پاک شکموں اور پاک پشتوں سے ابًا عن جدٍّ دُنیا میں آئے ۔ اَلَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ؀ عل ساجدین سے مُراد مؤمنین کے اصلاب کریم ہیں۔

ے شیبۃ الحمد ، السید ، فیاض ، معلم طیر السماء ، متولی کعبہ ، القاب جد امجد عبد المطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ وکاہم

---

عل پ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت کریمہ ۲۱۹ وہ تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور ساجدین میں دورے کر۔ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے اپنا نسب نامہ اکیس پشتوں حضرت عدنان تک بیان فرمایا۔ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے جدِ اعلیٰ "اٹھارویں پُشت" حضرت مُضر کے متعلق فرمایا۔ اُن کو گالی مت دو۔ وہ مؤمن

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اور مومنات کے ارحام طاہرہ ہیں۔ سیدنا آدم و حوا علیہما السلام تا سیدنا عبداللہ و سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب طیب طاہر تھے یا بقول آپ کا نور انبیاء سے انبیاء کی طرف منتقل ہوتا مراد ہے ۔ «علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی الوفاء باحوال المصطفیٰ»

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ
وَعَلٰى آبَائِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ ۔ ملائکہ کا زیارت کرنا : «انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب»

○ سید الملائکہ جبرائیل امین علیہ السلام مع ملائکہ حاملان عرش نبی، عربی، ہاشمی، مکی، ابطحی ﷺ کے نوری چہرہ کی زیارت کرتے اور ایک دوسرے کو مبارکیں دیتے اور خوش ہو ہو کر جھولا جھولاتے اور لوریاں دیتے اور درود و سلام عرض کرتے تھے ۔

ک گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص کھیعص ان کا ہے چہرہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ
وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ ۔ نام مبارک[1] صلی اللہ علیہ وسلم

○ سیدہ آمنہ طیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے خواب میں ستر انبیاء علیہم السلام کی

بقیہ حاشیہ

ایمان لائے اور حضرت الیاس جب طواف کعبۃ اللہ کرتے تو آپ کی پیشانی سے نور چمکتا اور آگے آگے روشنی کرتا اور آپ اس نور کا تلبیہ سنتے اور خود بھی لبیک اللھم لبیک کہتے۔ بنا بریں آپ نے سب کاروبار چھوڑ چھاڑ بیت اللہ کی مجاوری اختیار کرلی، تاکہ نور کی حفاظت ہو۔ پانچویں پشت پر جد اعلیٰ حضرت عبدالمناف "مغیرہ" کو ان کے حسن و جمال اور پیشانی کے نور کی وجہ سے بطحا کا چاند کہتے ۔ اور اس نور کی شعاعیں کعبۃ اللہ پر پڑتی تھیں۔

[1] اسم پاک محمد " ﷺ " کا معنی ہے جس کی حمد و نعت کل جہان نے سب سے بڑھ کر کی ہو یا وہ ذات جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے یہ پیارا نام دادا جان نے رکھا۔ اسم پاک احمد " ﷺ " کا مطلب یہ کہ جس نے کل کائنات سے بڑھ کر اپنے رب تعالیٰ کی حمد و ثناء کی ہو۔ یہ نام امی جان نے رکھا، اسم محمد سے حمد کی کثرت و کمیت اور اسم احمد سے حمد کی صفت اور کیفیت ظاہر ہوتی ہے ۔ اسم " بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر "

زیارت ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بکمال شفقت سے سر پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا آپ کا نام محمد ﷺ "رکھنا یہ آخر الزمان نبی ﷺ ہیں ؎

اس علاقہ سے ہے تجھ پہ نام سچا نور کا
انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے ٹکڑا نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ
اِسْمُكَ نُوْرٌ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۱۲

بقیہ حاشیہ

پاک محمد، احمد" ﷺ "کا ہر حرف اسم پاک "اللہ" کی مانند با معنی ہے مثلاً اللہ جل شانہٗ کا الف حذف کر دو تو لِلّٰہ بنتا ہے" اللہ کے لئے" اور دوسرا حرف علیحدہ کر دو تو لَہٗ بن گیا، اللہ کے واسطے تیسرا حرف جدا کر دو تو ہٗ رہ گیا وہ اللہ جل شانہٗ" شارہ الیہ معبود حقیقی ہے" علیٰ ہذا القیاس لفظ محمد" ﷺ " اگر شروع میں م ہٹا دو تو حمد بن گیا۔ معنی تعریف، توصیف اور اگر ح کو مزید کم کر دیا جائے تو محمد ہوا۔ مد کیا ہوا۔ تو پھر م کو جدا کیا تو مد بنا۔ بلند، رفعتِ شان کے معنی میں اور اگر م کو بھی کاٹ دو تو د" دال" رہ گیا معنی دلالت کرنے والا اللہ سبحانہٗ، کی ذاتِ وحدانیت اور الوہیت پر اور آپ اپنی رسالت اور نبوت پر اور ان میں کوئی حرف مہمل نہیں کیونکہ آپ" ﷺ " محمود الخصال اور حمید الصفات ہیں۔

☆ علم حساب کی رو سے کائنات عالم کے اصل آپ" ﷺ " ہیں۔

○ کوئی نام لو اس کے اعداد "عطر" نکالو۔ خلفاء راشدین کی تعداد اور عقیدت پر ۴ سے ضرب دو پھر اس میں ۲ جمع کرو کر ارکانِ اسلام "توحید و رسالت" ۲ ہیں پھر پنجتن پاک کی نسبت حاصل کرنے کے لئے ۵ سے ضرب دو۔ بعد ازاں اس کو اسم اعظم "وَدُوْد" سے محبت کی رنگین چڑھانے کے لئے اس کے اعداد ۲۰ پر تقسیم کرو تو پھر رب کا رنگ یعنی اس کا حاصل تقسیم" دیکھو۔ جو بچے اس کو ۹ سے ضرب دو جو طبقات آسمانی ہیں پھر تملیک مالک الملک ہر دو عالم علویات و سفلیات کے شہنشاہ، محمد مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ" ﷺ جن کے عرش پر ۲ وزیر اور فرش پر ۲ وزیر ہیں کے تحت کرنے کے لئے ان میں ۲ جمع کرو تو نتیجہ ہر حال میں ۹۲ ہوگا۔ جو اعداد ہیں اسم محمد" ﷺ " کے تو ثابت ہوا کہ جملہ کائنات کے آپ" ﷺ " اصل ہیں اور ساری کائنات آپ کی فرع۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ رب کریم نے ساری کائنات آپ" ﷺ " کے نور کی رنگ سے رنگنے کے لئے "مثل سایہ" آپ کے قدموں میں رکھ دی ہے۔ مقام ہم ؏ از محمد عنایت اللہ قادری نقشبندی مجددی کان اللہ لہٗ

☆ **معجزہ :۔ چاند سے باتیں کرنا :۔**

○ عمّ النبی سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے آپ کو گہوارہ میں چاند سے باتیں کرتے دیکھا ہے۔ آپ جس طرف انگلی یا ہاتھ سے اشارہ کرتے چاند اُدھر جُھک جاتا۔ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے فرمایا اے چچا! میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے اور میں چاند کو آسمان پر سجدہ کرتے دیکھا کرتا تھا۔ اور اُس کی تسبیح سُنتا تھا[1] "انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب"

چاند جُھک جاتا جدھر انگلی اُٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پہ کھلونا نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
عَمَّیْهِ الشَّرِیْفَیْنِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ ۔ خدمت گذار مستورات** رضی اللہ تعالیٰ عنہن ط

○ سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ بوقتِ ولادت شریف میں نے چند عفیفہ برقعہ پوش کو دیکھا جو خدمت گذاری کے لئے تشریف لائیں۔ اُن میں سیدہ حوا، جدہ علیا سیدہ ہاجرہ، سیدہ یوحانذ" والدہ موسیٰ علیہ السلام" سیدہ مریم، سیدہ آسیہ حوران بہشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہن تھیں۔ جو زیارت کرتیں، پھولتیں اور خوش ہوتیں تھیں۔

پُشت پہ ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَدَّاتِ
الطَّیِّبٰتِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ ۔ مرضعہ سیدہ حلیمہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا ط

○ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "مرضعہ[2]" سیدہ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذوئیب کے گھر رونق افروز ہوئے تو اُن کی عُسرت غنا میں بدل گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدوم میمنت سے یہ بمقام اشوط

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کنت اسمع وجیب القلم وانا فی ظلمۃ الاحشاء ط "الحدیث المبارکہ"

[2] سیدہ حلیمہ کو محض دائی کہنا بے ادبی ہے۔ سیدہ اُمّ ایمن، سیدہ ثوبیہ رضی اللہ عنہن کو لونڈی کہنا سخت جہالت ہے۔ یہ رضاعی والدہ ہیں۔ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُن کی زیارت کو حاضر ہوا کرتے۔

خاندانِ بنی سعد ایسا نوازا گیا۔ کہ گھر گھر میں بہاریں آگئیں جس راہ چلتے وُہ گلی مہک اُٹھتی اور جس وادی میں بکریوں کے ساتھ جاتے وہاں خوشبو پھیل جاتی اور اَدب کا یہ عالم تھا کہ جب رضاعی والدہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دیہ طیّبہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوئیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعظیماً کھڑے ہو کر اکرام فرمایا اور چادرِ انور بچھا دی اور جس پر تشریف فرما ہُوئیں۔ اور پھر وُہ مدینہ مُطہّرہ کی ہو کر رہ گئیں ؎

بڑی تُو نے توقیر پائی حلیمہ  کہ تُو ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مائی حلیمہ
بنی سعد کا دشتِ رشکِ چمن ہے  گُلِ ہاشمی چمن کے لائی حلیمہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنْذُ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا وَعَلٰی مُرْضِعَۃِ الطَّاھِرَۃِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ۔ روزِ سعید اور بدرِ مُنیر صلی اللہ علیہ وسلم ؎

نثار تیری چہل پہل پہ ہزار عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے سبھی تو جہاں میں خوشیاں منا رہے ہیں

★ جس روز حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہُوئی اِس مُعجزہ کا ظہور ہُوا کہ تمام جہاں میں سب کے ہاں لڑکے ہی پیدا ہُوئے تاکہ سارا جہاں خوشیاں منائے۔ اہلِ عرب لڑکی کی پیدائش پر مُسْوَدًّا وَّھُوَ کَظِیْمٌ ۝ (سورۃ النحل ۵۸) کی تصویر ہوتے ہیں اِس روز صرف ابلیس لعین یہ تصویر بنا اور غمگین ہو کر اپنے سر پر خاک ڈالی۔ (الخصائص الکبریٰ)

★ جب آیتِ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط کا نزول ہُوا تو بھی ابلیس نے اپنے سر پر خاک ڈالی۔

★ بابُ الندوہ دارالندوہ میں جب مُشرکین نے میٹنگ کی تو شیطان اُن سے طبعی موافقت کی بناء پر شیخ نجدی کی شکل میں آیا اور قتل کا مشورہ دیا۔ شیطان تین مرتبہ شیخ نجدی کی شکل بنا تو پھر لُغت میں (فیروز اللغات) لفظِ شیخ نجدی شیطان کا ہم معنیٰ اور مُترادف بن گیا

---

عہ مشکوٰۃ المصابیح جز کی حدیث پاک دُعائے یمن وشام میں جب ایک صحابی نے وَفِیْ نَجْدِنَا کا عرض کیا تو آپ نے توجّہ نہ فرمائی اور دانائے خفایا وغیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطٰنِ وہاں شیطان کا سینگ پیدا ہو گا۔ شیطان کا شیخ نجدی کی بار بار ہم شکل بننا اُس کے ہمراہ ہونے کی علامت ہے اور طاقِ اشکال باشکل کی دلیل ذلیل۔ فافہم ط



تھا شیطان نجدی ایک بیحیا بڈھے کی صورت میں
چل کر دور سے آیا تھا اس بزم لعنت میں

**مسئلہ:** وہ بزم جس میں سرورِ کائنات " صلی اللہ علیہ وسلم " کا ادب و محبت سے بھرپور انداز میں ذکر ہو وہ بزم رحمت ہے اور جس بزم میں تلاوت، ذکرِ معبود، ذکرِ محبوب، حمد و ثنا اور صلوٰۃ وسلام نہ ہو وہ بزم لعنت ہے ۔

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا — تجھ کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْبَشِيْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ۔ بکریوں کا اظہارِ محبت کرنا:۔**

○ سیدہ اُمِّ رضاعیہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " میری گود میں سوتے تو آنکھیں نیم وا اور ہاتھوں کی مٹھیاں بند ہوتیں۔ بکریاں میرے قریب سے گزرتیں تو میرے پاس آ کر سرِ مبارک کو چومتیں ۔ قدموں کو چاٹتیں جس سے ان کا دودھ بہ نسبت دوسرے لوگوں کی بکریوں کے زیادہ لطیف اور خوشبودار ہوتا ۔

احمد رضا دل مٹھی میں لے کر سوتے ہیں رحمتِ جاں
ننھے سے قدموں کو آنکھوں پہ رکھ کر ہو جاؤں میں قرباں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَجَدَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ الْغَنَامُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ۔ مُہرِ نبوت:۔** " مدارج النبوۃ الشیخ المحقق "

○ حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے دایاں کندھے کے پاس اُبھرا ہوا گوشت تھا۔ جس پر لکھا تھا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ " صلی اللہ علیہ وسلم " اور یہ مُہرِ نبوت تھی۔ انبیاء علیہم السلام پر یہ مُہرِ نبوت لگی تو وہ نبی بن کر جلوہ افروز ہوئے[1]

[1] افضل الرسل، ہادی خیر السبل مولائے کل " صلی اللہ علیہ وسلم " کے طفیل حافظِ قرآن اور عالمِ دین کے سینہ میں مُہرِ نبوت " صلی اللہ علیہ وسلم " لگی ہوئی ہے۔ یہ غلامی کی سند ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

کیا بنا نامِ خدا اسراء کا دولہا نور کا　　　سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّامَةِ وَصَاحِبِ الْعَلَامَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ۔ شق الصدر :- محدث شام ابن عساکر ابوالقاسم علی الدمشقی علیہ الرحمۃ

○ شق الصدر ستر مرتبہ ہوا پہلی بار جب سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے سینہ مبارک کو چاک کر کے قلبِ انور کو نکالا اور جنت کے زریں تشت میں رکھ کر آبِ زمزم شریف سے دھویا اور علم و حکمت بھرا اور دو مرتبہ زمانۂ بعثت میں۔ شق القمر اور شق الصدر کی آپس میں ایک گونہ نسبت[علہ] ہے۔ قمر نور ہے اور قلبِ اطہر منبع نور، اور صدرِ اطہر مرکزِ نور۔ شق القمر کے بعد التیام ہوا بعینہٖ شق الصدر کے بعد بھی سیون کا نشان نظر آتا تھا۔

یاں بھی داغِ سجدہ طیبہ ہے تمغا نور کا　　　اے قمر! کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الظَّلَامِ وَقَمَرِ التَّمَامِ وَشَفِيْعِ الْأَنَامِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ۔ زیارت کرنا :- "القصیدۃ البردہ شریف"

○ جدِ امجد سیدنا شیبۃ الحمد بن ہاشم (عبد المطلب) رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کعبۃ اللہ شریف میں آپ کی ولادتِ پاک کی اطلاع پا کر جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو ایک

نوٹ: حضرت عبد اللہ، حضرت عبد المطلب سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہمشکل تھے۔ الحکم

---

علہ قمر کو قلبِ اطہر سے یک گونہ نسبت ہے۔ کہ فرمایا عرش الٰہی پر چاند کے سجدہ کی آواز میں سنتا تھا۔ ۱۔ چاند اور قلبِ اطہر دونوں اللہ سبحانہٗ کے اسم "نور" کے مظہر ہیں۔ ۲۔ چاند، سورج سے نور حاصل کر کے رات کی تاریکی کو روشن کرتا ہے اور قلبِ اطہر ذاتِ الٰہی سے نور کا استفادہ کر کے مومنین کے قلوب کو منور کرتا ہے۔ ۳۔ جس طرح چاند شق ہوا اسی طرح قلبِ اطہر کو شگاف ہوا۔ ۴۔ چاند چوتھے آسمان پر بلند ہے اور قلب از خود مقام بلند ہے۔ ۵۔ چاند کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی توجہ سوختہ دلوں کو سرسبز کر دیتی ہے۔ کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں حضرت اس لئے　آپ سراپا نور تھے اور وہ کھلونا نور کا



حسین وجمیل نوجوان نے مجھے روکا اور کہا ٹھہریئے۔ میں ایک فرشتہ ہوں۔ ربُّ العرش العظیم نے عرش والوں سے وعدہ فرما رکھا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت پر سب سے پہلے تمہیں زیارت کرائی جائے گی۔ لہٰذا فرشتے آپ ﷺ کو عرش اور جنّت کی طرف لے گئے ہوئے ہیں ؎

آنکھ رِل سکتی نہیں در پہ ہے پہرہ نور کا
تاب ہے بے حکم پر مارے پرندہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّفِی السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَّفِی الْجَنَّۃِ مَحْمُوْدٌ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ - آثارِ نبوّت چہرۂ اقدس پر نمایاں :- "مدارج النبوۃ"

① جناب ورقہ بن نوفل نے چہرۂ انور سے پہچان کر سیّدہ اُمّ المؤمنین خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ان پر وُہ ناموسِ اکبر "جبرائیل" اُترا ہے جو سابقین انبیاء پر وحی لے کر اُترا تھا اور یہ آخر الزّمان نبی "ﷺ" ہیں اور ایمان لایا۔

② بچپن میں بارہ سال کی عُمر شریف میں اپنے شفیق چچا حضرت ابُوطالب کے ہمراہ ملکِ شام کے سفر پر تشریف لے گئے تو راہ میں بحیرہ راہب نے دیکھا کہ آپ جس راہ سے گزرتے شجر جُھک کر سلامی دیتے اور کہتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اور حجر کلمہ پڑھتے تو اُس نے حضرت ابُوطالب سے کہا۔ اِن کو واپس لے جاؤ ان کے چہرۂ اقدس سے آثارِ نبوّت نمایاں اور ظاہر ہیں کہیں شام کے یہود گزند نہ پہنچائیں کہ یہ آخر الزّمان رسُول ﷺ ہیں ؎ [1]

— ابُوجہل کی مٹھی میں کنکریوں کا کلمہ شہادت پڑھنا مشہور معجزہ ہے۔

---

[1] کُتُب سماویہ سابقہ میں نبی آخر زمان کے اوصاف واضح بیان ہوئے ہیں جس سے عُلماء یہود و نصاریٰ نے حضور کو پہچان لیا کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور احبار یہود سے حضرت عبداللہ بن سلام، ورقہ بن نوفل بحیرہ راہب اور نسطور المشترف باسلام ہوئے بعثت کا انتظار کرتے اور معرفت تام رکھتے تھے۔ مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ورقہ بن نوفل کو جنتی فرمایا اور خواب میں انہیں اچھی حالت میں معائنہ فرمایا ۱۲ منہ غفرلہٗ الذنب

(۴) آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کا پہلا سفرِ تجارت بعمر ۲۵ سال شریف ہُوا تو حبشہ کے نسطورا نامی راہب نے رنگ ڈھنگ، قدوقامت، چہرہ مُہرہ، خدوخال، چال ڈھال اور آخر میں مُہرِ نبوّت سے پہچان لیا کر علاماتِ سعادت و نجابت رسالت و نبوت کو دیکھ کر ایمان لے آیا۔

مُصحفِ عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نُور کا ٭ لو سیہ کارو! مُبارک ہو قبالہ نُور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلَّمَتْ عَلَيْهِ الْاَحْجَارُ وَالْجِبَالُ وَالْاَشْجَارُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ۔ بادلوں کا سایہ کرنا:۔ "مدارج النبوۃ"

○ آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" ایامِ طفولیت میں جہاں کہیں باہر تشریف لے جاتے تو شجر و حجر جھک جھک کر اور خوشی سے جھوم جھوم کر سلام کرتے تھے۔ سفید بادل کا ٹکڑا "درختوں کے سایہ کی طرح" سایہ کرتا ہُوا ساتھ ساتھ چلتا تھا اور ملائکہ نُوری حفاظت کرتے تھے۔

تُو ہے سایہ نُور کا ہر عضو ٹکڑا نُور کا ٭ سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نُور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ تُظِلُّهُ الْغَمَامَةُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ:۔ دُودھ پلانے والیاں:۔ "تخلیص حصول الاسلام لاصول الرسول الکرام"

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی والدہ ماجدہ، دادیاں، نانیاں تا سیدہ حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہن سب مومنہ اور جنتی ہیں۔ اللہ اللہ شانِ قدرت آپ کی دائیاں کھلائیاں خادم سب جنتی اور ولادت شریف کے وقت ہاتھوں پر لینے والیاں سیدہ شفاء والدۂ ماجدہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف یکے از عشرہ مُبشّرہ "اور سیدہ فاطمہ بنت عبد موجود تھیں۔ مَس جسم اطہر کی برکت سے ظہورِ نبوّت تک عمر پائی اور ایمان لائیں۔ بزمانہ رضاعت سب سے پہلے اپنی والدۂ ماجدہ کا سات روز دُودھ پیا پھر اُمِّ فروہ کا اور پھر حضرت ثُویبہ اسلمیہ نے دُودھ پلایا تو دوزخ سے آزادی کی بشارت پائی یہ صلۂ خدمت تھا کہ جنت ملی۔ اپنی والدہ سیدہ کے وصال کے بعد حضانت کے فرائض برکتہ اُمِّ ایمن نے ادا کئے اور خدمت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کی گود میں آرام پاتے اور اپنی

اُمِّ رضاعیہ کو اَمّت اُمّی بعدہ اُمّی کے مُبارک لقب سے یاد فرماتے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ جب اپنے گھر لے کر چلیں تو راہ میں قبیلہ بنو سلیم کی عواتکہ میں بیبیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود لیا۔ پیار کیا اور اُن پاک کنواریوں کے دُودھ اُتر آیا پلایا تو ایمان پایا۔ عاتکہ کا معنیٰ " طاہرہ، پاکیزہ، شریفہ، کریمہ، سراپا عطر آلودہ " حضرت شیما بنت حلیمہ سعدیہ، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاتیں اور سُلاتیں اور پیار سے اپنے سینہ پر لٹا کر دُعائیہ اشعار پاکیزہ کلمات عرض کرتیں وہ سب مؤمنہ تھیں رضی اللہ تعالیٰ عنہن وعنہم۔ "زاد المعاد"

☆ سند المحققین امام ابوبکر ابن العربی علیہ الرحمۃ نے سراج المریدین میں ذکر کیا۔

| لَمْ تُرْضِعْهُ مُرْضِعَةٌ اِلَّا اَسْلَمَتْ | جن کا دُودھ پیا وُہ سب ایمان لائیں۔ |
|---|---|
| زہے مجید کھلا ہے یہ مقام چون وچراں ہے یہ | تو خُدا سے پوچھ وُہ کون تھے تیری عظمتیں جو بڑھا گئے |

○ سیدہ برکۃ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مدینہ منوّرہ کے راستہ میں سخت پیاس لگی تو اُن کے لئے جنّتِ عدن سے ربِ کریم نے آبِ سبیل کا ایک ڈول نوری رسّی سے اُتارا۔ پیا اور ایسی سیراب ہوئیں پھر ساری زندگی پیاس نہیں لگی۔ یہ والدِ حقیقی سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خادمہ تھیں۔ جب آپ زیارت کے لئے حاضرِ بارگاہِ رسالت ہوتیں تو سرورِ مخلوقات علیہ اَلفُ اَلفِ تحیّات وصلوات اپنی ردائے مبارک اُتار کر بچھا دیتے اور اپنی رضاعی اُمّی کی عظمتِ شان کے لئے قیام فرماتے اور حضرت ثویبہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے لئے کپڑوں کے تحائف ارسال فرماتے۔ ان سب پاک بیبیوں نے خدمت گزاری کی برکت سے بعثت تک لمبی عمر پائی اور ایمانی دولت سے بھی مالا مال ہو گئیں۔ اُن کے ذکرِ خیر کے مشرق تا مغرب، انس و قدس کی مجالس اور محافل میں تذکرے ہیں اور فضائل و برکات کے نغمے گونج رہے ہیں۔

• اُمّتِ مسلمہ اُن کے وسیلہ جلیلہ عظیمہ سے اپنے والدین کی بخشش کی خیرات مانگتی ہے اور ربِ غفور سے بشارتیں پا کر اُن پر درُود پاک کے پھول نچھاور کرتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ
وَعَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ۔ درود و سلام کے نوری موتی نچھاور کرنا۔

○ حضرت عزت جلت شانہٗ کے حکم پر سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے ملاءُ الاعلیٰ سے اعلان کیا۔ فرش کو پاک صاف اور عرش کو سجایا جائے کہ ظہورِ قدسی کا وقت آن پہنچا ہے تو فرش و عرش طرب سے جھوم اٹھے۔ غلمان و حورانِ عین نے جنت عدن سے نکل کر فضا کو عطر بیز کر دیا اور دہلیز آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بوسے دیئے اور گیت گائے۔ صلوٰۃ وسلام کے سہرے چڑھائے۔ فرشتوں نے جنتُ الفردوس کے دروازے کھول دیئے کہ عدنانی نبی محمد عربی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود و سلام عرض کر کے زیارت کرتے رب العلیٰ نے رضوان جنت کو حکم دیا کاشانۂ اقدس تک پردے اٹھا دو تاکہ نوری ملائکہ جنت النعیم سے میرے ساتھ مل کر محبوب پر صلوٰۃ وسلام کے نوری موتی برسائیں۔

☆ اے ایمان والو! آؤ ہم بھی سب مل کر حضور قبلۂ جان، کعبۂ ایمان "صلی اللہ علیہ وسلم" کی آمد کی خوشی میں ادباً کھڑے ہو کر تعظیماً جھک کر سلام عرض کریں اور ربِ کریم کے باغِ رحمت سے پھول لے کر جہاں جہاں رسولِ معظم نے قیام اور آرام کیا۔ وہاں وہاں نچھاور کریں اور نقدِ جان و دل ہمہ پار قربان کریں۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ" ط ۵

| | |
|---|---|
| الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا | کہ بیادِ شہ کوثر بنا سازیم محفلہا |
| غریق بحر عشق احمدیم از فرحت مولد | کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا |
| مگرداں رو ازیں محفل رواں کہ باب جنت را | کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا |
| دریں جلوت بیا از راہِ خلوت تا خدا یابی | متی تلق من تہوٰی دع الدنیا و اہملہا |
| دلم قربانت اے دورِ چراغ محفل مولد | ز تاب جعد مشکینت چہ خون افتاد در دلہا |

رضائیت مست جامِ عشق ساغر باز میخواہد

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْعَرَبِیِّ التِّھَامِیِّ الْمَکِّیِّ الْمَدَنِیِّ الْقُرَشِیِّ الْھَاشِمِیِّ الْعَدْنَانِیِّ صَاحِبِ الْمُعْجِزَۃِ الْقَاھِرَۃِ وَاٰیَاتِہِ الْبَاھِرَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۵ یہ چالیس معجزات بمطابق مبارک عدد میم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو اسم جلالۃ اللہ کے آ کا مظہر ہے۔ فافہم انشاء اللہ تو مومن ط

روضۃ الرابعۃ ب ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مستفیضانِ درود وسلام

مُبسملاً وحامداً و مُحمداً جلّ وعلا مُصلّیاً و مُسلّماً و مُحمداً صلّی اللہ وسلّم

☆ انبیاء علیہم السلام اور اصفیاء علیہم الرضوان میں ان چیدہ چیدہ نفوسِ قدسیہ کا ذکر کرتا ہوں جو حضور نور، نورٌ علیٰ نور، سیدِ یوم النشور سیدالانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کے فیضان سے فیضیاب ہوئے۔ مقبولانِ بارگاہِ احدیت اور محبوبانِ بارگاہِ رسالت درود وسلام سے رطب اللسان رہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب اور درجات پر فائز المرام ہوگئے۔ ”وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ط

قیاس کن زگلستان من بہار مرا“

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ الْبَرَکَۃُ وَتَعَطَّرَتِ الْعَوَالِمُ بِطِیْبِ ذِکْرِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

① سیدنا ابو البشر آدم صفی اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا حق مہر:-

☆ سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جب جنت میں قیام پذیر ہوگئے تو اپنے دل میں آرزو کرتے تھے کہ کاش میرا کوئی ہم جنس پیدا ہوتا۔ تاکہ میں اس سے اُنس پکڑتا۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے رحمت فرمائی۔ فرشتوں کو حکم دیا کہ جب صفی اللہ علیہ السلام سوئیں تو اُن کی بائیں پسلی سے ایک خوبصورت ترین عورت بنائیں۔ جب وہ پیدا ہوئیں تو ایک لمحہ میں اُن کا قدوقامت درست ہوگیا۔ آپ بیدار ہوئے تو دیکھا میری ہم جنس ایک عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے پوچھا تو کون ہے؟ اللہ سبحانہٗ نے فرمایا یہ ”امۃ اللہ اللہ کی بندی ہے۔ اس کا نام حوّا ہے۔ تیری اُنسیت کے لیئے میں نے اس کو پیدا کیا۔ اللہ رب العزت نے حضرت آدم صفی اللہ اور حضرت حوّا علیہما السلام کا نکاح کیا۔ ملائکہ گواہ بنے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے چاہا کہ ہاتھ لگائیں۔ تو حکم آیا۔

ے تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

اے آدم علیہ السلام! ابھی ہاتھ نہ لگانا جب تک اس کا حق مہر ادا نہ کر لو۔ عرض کیا اے مولائے کریم! وہ کیا ہے؟ فرمایا اس کا حق مہر یہ ہے کہ میرے محبوب پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود پاک بھیجو۔ وہ درود پاک یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط

○ جب حضرت ابو البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام نے اللہ کے محبوب سید الانبیاء افضل التحیۃ والثناء پر بطور حق مہر درود شریف پڑھا تو درود شریف کی برکت سے ربّ الارباب جلّ شانہٗ نے حضرت شیث علیہ السلام جیسا نبی بیٹا عطا فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ الْبَرَکَۃُ
بِذَاتِہٖ مُحَیَّاہُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

## (۲) خوابِ اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط

☆ بعہدِ معدلت خلافتِ فاروقی، حضرت علی مرتضٰے شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خواب دیکھا کہ مسجدِ نبوی شریف میں فجر کی آذان سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ دے رہے ہیں۔ اور میں نے وضو کیا تو امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ بعد از نماز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محراب سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں کھجوروں کا طباق آیا۔ آپ نے ان کو تقسیم کیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضٰے! کھاتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور اٹھائی اور میرے منہ میں رکھ دی۔ اس کھجور کی عجیب حلاوت تھی۔ ایسی شیریں اور مٹھاس میں نے آج تک کسی شئی میں نہیں پائی تو اسی عالم میں بیدار ہوا تو اس وقت مسجدِ نبوی شریف میں فجر کی آذان ہو رہی تھی اور وضو کر کے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز با جماعت ادا کی اور پھر آپ محراب شریف سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں نے چاہا کہ اپنا خواب بیان کروں لیکن بھول گیا۔ اتنے میں ایک طباق کھجوروں کا آپ کی خدمت میں پیش ہوا۔ تو آپ نے وہ تقسیم فرمانا شروع کر دیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضٰے! کھاتے ہو؟ میں نے کہا ہاں

---

لہ آدم علیہ السلام نے وصیت فرمائی بیٹا! شہنشاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر مجلس میں ذکر کرنا اور ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہنا۔

آپ نے ایک کھجور میرے مُنہ میں رکھ دی اور باقی صحابہ عظام میں بانٹ دیں۔ میں نے کہا مجھے ایک اور کھجور عطا کریں تو اس پر سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

○ برادرِ من! اگر رات خواب میں نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ کو دوسری کھجور دیتے تو میں بھی دیتا۔ میں نے تعجب کیا اور دل میں کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مُطلع فرمایا ہے میرے خواب سے پھر آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے علی مرتضیٰ! مومن اپنے نورِ فراست سے دیکھتا ہے۔ میں نے کہا اے سیدنا امیر المؤمنین آپ نے سچ فرمایا۔ میں نے ایسا ہی خواب دیکھا ہے اور اس کھجور کا وُہی مزہ، لذت، حلاوت اور شیرینی پائی جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دستِ مُبارک کی کھجور کی تھی اور فرمایا۔ اس رات مجھے شدت سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی یاد آئی اور میں ذکرِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" درود شریف پڑھتا سو گیا[1]

شاہِ مرداں، شیرِ یزداں، قوتِ پروردگار

لَا فَتیٰ اِلَّا عَلِی، لَا سَیْفَ اِلَّا ذُو الْفِقَار "رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اَخِيْهِ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى
وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ صَلٰوةً لَّا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى ط

☆ **چار یار پاک:** خلفاءِ راشدینؓ اور جملہ صحابہ آپس میں رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (سورۃ الفتح ۲۹) کی تفسیر تھے۔ خلافت کے مسئلہ پر صحابہ میں بحث ہوئی تو تاجدارِ ھَلْ اَتٰی سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ قَدِّمْ یَا اَبَا بَکْرٍ قَدَّمَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ یُؤَخِّرُكَ ط آپ آگے بڑھیں اے ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ نماز پڑھائیں جس کو رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے آگے کیا اس کو کون پیچھے کر سکتا ہے؟

☆ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت کے لئے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

---

[1] یہ دوسرا مصرعہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا ہے اور پہلا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا۔

[2] اعاظم و اکابر صحابہ کرام المعروف چار یار کے اسم پاک حرف ع سے شروع ہوتے ہیں۔ اُن میں الشیخین کریمین یعنی نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفیض اور صاحبین شریفین یعنی نورِ نبوت کے پروردہ اور فیض یافتہ ہیں یہ سب آپس میں عین ہیں جو ان کو غین سمجھے وہ از خود غین "غلط" ہے۔ ۱۲ منہ غفر لہٗ ولوالدیہٖ ط

سینہ سپر رہے اور سیدنا امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ ثلاثہ کے مشیر تھے۔ آپ سے کسی نے پوچھا کہ اے سیدنا ابوالحسن! کیا وجہ ہے کہ ثلاثہ خلفاء راشدین کے زمانہ میں فتوحات ملکی بہت ہوئیں اور آپ کے زمانہ میں یہ سلسلہ رُک گیا تو فرمایا اُن کے مشیر ہم تھے اور میرے مشیر تم ہو سبحان اللہ کیا جواب مسکت اور پُرحکمت ہے؟ ؎

عین رُحماء بینھم اند چہار سرور ابوبکر و عمر، عثمان، حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَی الشَّیْخَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ وَصَاحِبَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

## (۴) سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جشن شادی :-

☆ خلیفہ ثالث امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب مبارک ذوالنورین[1] ہے کہ حضور نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی دو نورِ نظر لخت جگر سیدہ رُقیہ طیبہ و سیدہ اُمِ کلثوم طاہرہ سلام اللہ علیہما یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں تھیں۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ میں خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے جمال باکمال کی زیارت سے مشرف ہوا۔ دیکھا کہ نبی شب اسریٰ کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک عمدہ گھوڑے پر سوار ہیں اور جلد از جلد کہیں تشریف لے جا رہے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک نور کا حُلہ پہنے ہوئے ہیں اور ایک نور کی چھڑی آپ کے دست مبارک میں ہے اور جوتے کے تسمے بھی نور کے تھے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم فداک ابی واُمی میں آپ کا بہت مشتاق ہوں، کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ! میں بہت جلدی میں ہوں اس وجہ سے کہ امام المتصدقین عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہزار اُونٹ مع غلہ فقراء مدینہ منورہ میں تقسیم فرمایا ہے تو اللہ سبحانہٗ نے اُن کا یہ صدقہ قبول فرما لیا اور اس کے عوض میں رب کریم نے جنت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ

---

[1] اہل طریقت کے نزدیک الشیخین الکریمین انوارِ نبوت محمدی اور حضرت امیر انوارِ ولایت محمدی کے حامل ہیں اور حضرت عثمان باعتبار برزخیت انوار نبوت محمدی، انوار ولایت محمدی سے مستفیض ہونے کی بنا پر ذوالنورین ہیں۔ "خلاصہ مکتوبات"

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا "علی مقصدہا الصلوٰۃ والسلام"



کی شادی رچائی ہے اور میں اس مبارک شادی میں شرکت کے لیے جا رہا ہوں۔" ازالۃ الخفاء

☆ "حدائقِ بخشش" میں اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل کی جو آپ کی عظمت پر شاہد ہے۔

يَقُوْلُ كَاَنَّهُمْ لِكَمَالِ الدَّهْشِ ذَهَبَتْ اَذْهَانُهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى "يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ" مَعَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنِ الْاَجَلْوَةُ الْعَبْدِ لَا تَجَلِّي الْمَعْبُوْدِ كَمَا تَسْجُدُ اَهْلُ الْجَنَّةِ حِيْنَ يَرَوْنَ نُوْرَ رِدَاءِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَحَوَّلَهٗ مِنْ بَيْتٍ اِلٰى بَيْتٍ زَعْمًا مِنْهُمْ قَدْ تَجَلّٰى رَبُّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

وہ کہتے ہیں کہ کمالِ ہیبت سے اُن سب کے ذہن اس آیتِ کریمہ کی طرف گئے "یوم یکشف عن ساق" الی آخرہٖ باوجود یکہ وہ نہیں تھا مگر جلوہ عبد نہ کہ جلوہ معبود، جیسا کہ سجدہ کرنے لگے جنتی۔ جب دیکھا انھوں نے سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چادر کا نور جبکہ وہ جنت کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر پھرتے تو گمان کیا انھوں نے کہ یہ تجلی رب تبارک تعالیٰ کی ہے[1]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَاَشْرِقْ بِشُعَاعِ سِرِّهِ الْاَسْرَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

## (۴) کشتۂ عشق رسول سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ سیدنا، ابو عبد اللہ بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا شمار دربار رسالت کے عظیم المرتبت صحابہ السّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں ہوتا ہے۔ جن کا نام سنتے ہی فرطِ محبت و ادب سے آنکھیں نم آلود اور سر خم ہو جاتا ہے۔ آپ مکہ معظمہ میں اٹھائیس سال کی عمر شریف میں دامن اسلام سے منسلک ہوئے اور پھر سب کچھ نثار کر بیٹھے۔ آپ کشتۂ عشق رسول تھے۔ اُمیہ بن خلف ازلی ابدی مشرک کے غلام تھے آپ پر وہ نت نئے ظلم و ستم کے ایسے پہاڑ توڑتا، قلم میں سکت نہیں کہ لکھ سکے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو خریدا اور پیش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صدیق اکبر! آپ نے مجھے کیوں نہ بتایا کہ میں بھی اس سودے میں شریک ہوتا۔ یہ بلال کی عظمت شان کے لیے

[1] پچاس ہزار سال کا قیامت کا دن جو تاریک ترین دن ہوگا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تبسم سے آپ کے گوہر دندان سے ایک نور نکلے گا جس سے سارا میدان محشر منور اور روشن ہو جائے گا۔ درحقیقت یہ سب نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور آئیں۔

تھا پھر آپ آزادی کے بعد ہمہ تن حضور ﷺ کی خدمت کے لیے وقف ہو گئے۔ دکھ ہو یا سکھ، سفر ہو یا حضر، مجلسِ وعظ ہو یا میدانِ جنگ۔ عشقِ مصطفےٰ کا یہ عالم تھا

اداۓ دید سراپا نیاز تھی تیری | کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

☆ ہجرت کے بعد حضرت سعد بن خثیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمان ہوئے اور آپ غزوۂ بدر تا تبوک، تمام معرکۂ اسلام میں ہم رکاب نبوی رہے۔ آپ مؤذنِ رسول مؤذنِ کعبہ مشرفہ کے لقب سے مشہور تھے شرف ہجری مقدسہ کو آپ نے کعبۃ اللہ کی چھت پر آذان دی۔ عشق والوں کی ادائیں بھی انوکھی ہوتی ہیں۔ شمعِ رسالت کے پروانے کعبہ پر والہانہ نثار ہو رہے تھے۔ حضور ﷺ طواف میں مشغول اور سیدنا بلال کعبۃ اللہ کی چھت پر آذان پڑھ رہے تھے۔ جدھر حضور طواف میں جاتے اُدھر ہی وہ اپنا رُخ پھیر لیتے اور آذان پڑھتے سُبحَانَ اللہ کعبۃ اللہ تو قدموں کے نیچے ہے اور کعبہ کے کعبہ کی طرف رُخ یہ مقامِ عشق ہے آپ مکتبِ عشق کے پروانے اور گلزارِ احمدی ﷺ کے پھول تھے جن کی خوشبو سے دو عالم معطر ہیں اور اُن کے ذکر سے دل چین پاتے ہیں کتنا پیارا نام بلال پایا ہے۔ " خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را "

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق | ثبت است بر جریدۂ عالَم دوامِ ما

☆ بعہدِ معدلت، خلافتِ فاروقی میں سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے قَدِمْ یَا سَیِّدَنَا بِلَالْ اے سیدنا بلال! ہمارے آگے آگے چلو۔ تم تو جنت الفردوس میں شبِ اسریٰ کے دولہا ﷺ کے آگے آگے چلتے ہو۔" وہاں اظہارِ غلامی تھا یہاں شانِ مولائی۔

ہر کہ عاشق شد جمالِ ذات را | اُوست سید جملہ موجودات را

☆ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا حضرت بلال آذان میں تلفظ ش کی بجائے س پڑھتے ہیں اور منافقین زبانِ طعن کھولتے ہیں لہٰذا کسی اور کو مقرر فرمائیں۔ چنانچہ ایک صحابی نے فجر کی آذان پڑھی تو آپ ایک کونہ میں گریہ کناں بیٹھ گئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ کیا وجہ ہے آج مسجد بے آذان ہے فرمایا آذان تو ہو گئی۔ عرض

؎ بر اشنید تو خندہ زند اشنید بلال۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم رب قدوس فرماتا ہے اگر بلال نے آذان نہ دی تو میں قیامت تک سورج نہیں نکالوں گا۔ پھر آپ نے آذان پڑھی۔

○ فتح مکہ معظمہ کے موقعہ پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی ایک عجیب شان تھی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر نظر جمائے زیارت سے عشق کی منزلیں طے کر رہے تھے۔ "مصروف تلاوت ہے کعبہ میں بلال ان کا" منظر پیش نظر ہے یا یوں کہہ لیجئے۔

چودھویں کی شب میں مصروف تلاوت ہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتنا روشن دائرہ عارض پہ ہے رخ کے قریب

○ روز قیامت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جنتی اونٹنی پر سوار آذان دیں گے تو تمام انبیاء بھی سر جھکا دیں گے اور تحمید و تعریف کے کلمات عرض کریں گے۔ "خصائص الکبریٰ"

☆ آپ بعد از وصال محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دمشق چلے گئے۔ ایک شب خواب میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو فرمایا بلال رضی اللہ عنہ! ہمیں چھوڑ گئے اور پھر واپس المدینۃ المنورہ حاضر حضور ہو گئے۔ آپ کا مزار دمشق میں ہے۔ عاشق رسول کی بارگاہ میں بطور نذرانۂ عقیدت اور سلام محبت پیش کرتا ہوں اور قبولیت کی امید رکھتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ فَاضَتْ مِنْ نُوْرِهٖ جَمِيْعُ الْاَنْوَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

## (۵) خیر التابعین خواجہ سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

☆ آپ قرشی، مخزومی، مدنی تھے۔ سید التابعین لطف اللہ بھم یوم الدین رئیس الفقہاء، فقیہہ الفقہاء تھے۔ جلیل القدر فقیہہ صحابی سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (از قرآن سعید) سے علم فقہ کا وافر حصہ پایا۔ باعظمت اولیاء اور آشنائے رموز تصوف و حقیقت تھے۔ آپ نے ساری زندگی جوار رسول، ہمسائگی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گزار دی

---

علہ سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ آذان سے قبل مسجد نبوی شریف کی چھت پر چڑھ کر پہلے صلوٰۃ پڑھتے پھر آذان کے کلمات طیبات پکارتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے اور صحابہ کرام فرحت پاتے۔ زمانۂ خیر القرون کی یہ سنت خلافت عثمانیہ تک جاری رہی اور ہند کے شہروں میں قبل اذان درود شریف پڑھا جاتا رہا۔ اس سنت کا زندہ کرنا اہل سنت کا حق ہے۔ ۱۲ منہ



آپ نے پچاس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی کہ قائم اللیل، صائم الدھر تھے۔ آپ ساری ساری رات درود شریف پڑھتے رہتے اور اسی وظیفہ عالیہ سے ہی شغف رکھا۔

★ یزید پلید علیہ اللعنۃ الی یوم المزید کے بعہد زمان، شقاوت نشان واقعہ حرہ ہوا جس کا تفصیلی ذکر طبائع سلیمہ کے لئے باعث کراہت ہوگا ان دنوں دار السلام " المدینۃ المنورہ " میں آندھی، کالے بادلوں کی گھٹاؤں سے تاریکی چھا گئی کہ اوقات نماز کا پتہ تک نہیں چلتا تھا۔ فرماتے ہیں اس حادثہ فاجعہ کی بنا پر ہر طرف خوف و ہراس اتنا تھا کہ میں روضۂ اقدس میں پناہ گزیں ہوگیا۔ آٹھ شبانہ روز میں روضۂ اطہر سے اذان کی آواز سنتا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صحابہ عظام کے ساتھ با جماعت نماز ادا کرتا تھا۔ اللہ اللہ شان غلامان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

" یہ تھا الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون کا مشاہدہ برحق "۔

**قولِ حکمت**:- ۱- فرمایا ذکر اللہ حلال لیس فیہ حرام ، ذکر غیر اللہ حرام لیس فیہ حلال"۔ اللہ کا ذکر حلال ہے اس میں کوئی حرام نہیں اور غیر اللہ کا ذکر حرام ہے اس میں کوئی حلال نہیں۔

۲- ذکر اللہ میں نجات ہے اور ذکر رسول اللہ درود شریف میں خیر ہی خیر برکت ہی برکت ہے۔

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِہٖ مِنْ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ اَشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّہٖ الْاَسْرَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ**

## (۶) امامِ اعظم سیدنا نعمان بن ثابت خزاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا ولادت ۸۰ھ

☆ امام الائمہ، کاشف الغمہ، سراج الامۃ سیدنا ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ خیر القرون میں افضل التابعین ہیں آپ نے سات سے زائد صحابہ کرام کی زیارت کی اور استفادہ کیا حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن انس، حضرت عبد اللہ ابن ابی اوفیٰ، عبد اللہ بن حارث، معقل بن یسار، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنھم ورضوا عنہ

○ فصول ستہ میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا۔ کہ امام اعظم کی ہستی ایۃ من آیات اللہ ہے علہ

---

علہ اللہ جل مجدہ العظیم نے امام اعظم کو امت مسلمہ میں وہ مقام عطا فرمایا جو دل کو جسم کے تمام اعضاء پر ہے یہ تشبیہ قلب بحوالہ حدیث پاک و استفت قلبک ہے اپنے دل سے فتویٰ پوچھ کر فتوئ قلب شریعت کی روح ہے۔ یعنی اشارہ فرمایا اے ایمان والو! شریعت مطہرہ کے ہر مسئلہ میں فقہ حنفی کی طرف رجوع کرو۔ بروایت بانی اسلام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں ایک ولی اللہ کے استفسار پر فرمایا کہ مجھے علم ابو حنیفہ میں تلاش کرو۔ ۱۲ منہ

آیتِ اللہ ط اور ہمارے حضور ﷺ کے معجزات میں سے بمنزلہ ایک معجزہ ہے۔

حنفی مذہب، کمالاتِ نبوت سے مناسبت رکھتا ہے۔ قرآن پاک کے بعد آپ کا فقہی اجتہاد اور مسلک اس شان کا ہے کہ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام قربِ قیامت آسمانی نزول عه کے بعد سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چالیس سال تمام روئے زمین پر فقہ حنفی کے مطابق احکام کا نفاذ کریں گے اور خلافتِ راشدہ علیٰ منہاج النبوۃ کا دور دورہ ہوگا۔ نظامِ مصطفےٰ ﷺ کا پرچم لہرائے گا۔

☆ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ولی اور امتی کی شان سے جلوہ گر ہوں گے نہ کہ نبی کی حیثیت سے اور آپ کا اجتہاد امام اعظم کے اجتہاد کے موافق ہوگا۔ نہ یہ کہ آپ مسلک حنفی کی تقلید کریں گے۔ ایک اولو العزم رسول کی شان سے بلند تر ہے کہ وہ کسی امتی کی تقلید کرے

○ کثیر التعداد علماء کرام اور مشائخ عظام ونفعنا بعلومہم وفیوضہم اور کروڑہا امتی حنفی المذہب اور تقلید فقہ حنفی پر عامل ہیں۔ مجملہ سلاسل ہائے حنفی مالکی شافعی حنبلی قدست اسرارہم "ائمہ اربعہ دین قیم کے عناصر اربعہ اور ستون ہیں اور وہ سب آپ ہی کے فیضان علمی سے فیض یافتہ ہیں۔ دین قیم ایک ہی ہے اور یہ مذہب اور مسلک اس پر چلنے کی راہیں ہیں۔

☆ مغل شہزادہ دارشکوہ نے اپنی تصنیف "سفینۃ الاولیاء" میں فرمایا۔

○ نقل ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

---

عه دنیا میں جن کو تمام روئے زمین کی حکومت ملی ان میں دو مومن حضرت سلیمان علیہ السلام اور سکندر ذوالقرنین اور دو کافر نمرود اور بخت نصر ہو گزرے اور پانچویں تمام روئے زمین کے شہنشاہ امام محمد مہدی اور مسیح موعود علیہما السلام ہونگے آپ امام نسبت نقشبندیہ کے حامل ہوں گے اور اس سلسلہ کی تعمیم و تکمیل کریں گے۔ اور ولایت قطبیت کبریٰ کا تصرف عظیم ہوگا اور آپ کی پیدائش ارہاصات "کرامات" حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ظاہر ہوں گے آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ اور والد ماجد کا نام عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوگا۔ آپ ہم شکل رسول ہیں۔ صحابہ کہف زندہ ہو کر آپ کی معاونت کریں گے۔ حضرت خضر والیاس علیہما السلام آپ کے مشیر ہوں گے اور وزیر اعظم اولیاء نقشبندیہ سے ہوگا۔ سلطان المحققین سید المکاشفین الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر نے "الدر المکنون والجواہر المصون" میں یہ حدیث بیان کی۔ جب زمانہ کا دور بسم اللہ کے حروف ۱۹ پر ہوگا تو امام المہدی رضی اللہ عنہ کا رمضان المبارک بیت اللہ "حطیم شریف" میں ظہور ہوگا۔ تو فرمایا میری طرف سے انھیں سلام کہنا۔ واللہ اعلم ورسولہ بالصواب۔

دہن میں اپنا لعابِ دہن اس وصیت کے ساتھ منتقل کر دیا تھا کہ اسے امام ابو حنیفہ تک پہنچا دیں یہ لعابِ دہن حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لب میں بصورتِ آبلہ محفوظ رہا جسے انہوں نے امامِ اعظم تک جب کہ وہ عالمِ طفولیت میں تھے منتقل کر دیا۔ ؎۱

☆ ایک روایتُ الحدیث علیٰ مصدرِہا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا۔

| مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ ؎ "مشکوٰۃ المصابیح" | جس سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ |
|---|---|

علمِ دین فقہ است و تفسیر و حدیث
ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

◯ اصل علوم قرآن و حدیث اور فقہ ہیں۔ فقہ، کتاب و سنت سے کوئی علیحدہ علم نہیں بلکہ تفقہ فی الدین کا نام فقہ ہے امامِ اعظم فقیہِ اکمل ؎۲ نے قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک کو اپنی
التفکر و تدبر

؎۱ عالمِ ارواح میں جس رُوح کے نصیب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعابِ دہن آیا وہ حافظِ قرآن بنا اور عالمِ اجساد میں جس کو لعابِ دہن عطا فرمایا۔ وہ فقیہِ اعظم بن گیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ "خادمِ خاص" کو لعابِ دہن دینے میں یہ حکمت تھی کہ عالمِ علوم الاوّلین والآخرین، مخبرِ صادق عن الغیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باعلامِ تعالیٰ علم تھا کہ یہ اُس وقت تک زندہ رہیں گے۔

؎۲ یہ خبرِ واحد میں ہے۔ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ (مشکوٰۃ المصابیح) وارثانِ علومِ نبوت وہ علماء ہیں۔ جو علومِ ظاہر "شریعت" اور علومِ باطن "طریقت" یعنی ہر دو علومِ احکام و اسرار کے بدرجہ اتم حامل ہوں جن کا ظاہر شریعت سے آراستہ اور باطن طریقت سے پیراستہ ہو، ان میں سیدنا غوثِ اعظم، سیدنا مجددِ اعظم و سیدنا امامِ اعظم ہیں جن کو اُن کی پیدائش سے پہلے ہی نواز دیا گیا۔ بفرمانِ سید المحدثین فی الصحابہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم کے دو پیالے پیے (مشکوٰۃ المصابیح)۔ ایک علمِ شریعت جو احادیث کی شکل میں ظاہر کیا اور دوسرا وہ علم ہے جو اگر ظاہر کروں تو تم میری شاہ رگ کاٹ دو، وہ علمِ اسرار ہے جس کا اظہار سیدنا غوثِ اعظم شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مقبول، مشہور اور معروف قصیدہ غوثیہ میں ان الفاظ فرمایا ؎

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

☆ وہ "سِر" جو میرے سینہ میں ہے نار اور میت پر ڈال دوں تو جہنم بجھ جائے اور میت مولیٰ تعالیٰ
بحکم اعظم

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عقلِ نورانی اور فہمِ نورانی سے عطر نکال کر، اجتہاد کرکے، آسان اور سلیس لفظوں میں مسائل کی شکل دی۔ اور اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی فرمائی اور یہی علمِ استنباطی "فقہ حنفی" کہلایا۔

درود شریف کا مسئلہ فقہ حنفی :- نمازی قعدۂ اولیٰ میں عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھے آگے درود شریف پڑھنے سے سجدہ سہو لازم آئے گا۔ خواب میں آپ کو صاحبُ الشریعۃِ المطہرہ علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی تو فرمایا اے نعمان بن ثابت! جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے اُس پر تمہارا فتویٰ یہ ہے[۱] وہ سجدہ سہو کرے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ درود شریف تو میرا ایمان اور غذا روحانی ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ نمازی غیر ارادی طور پر اور بے توجہگی سے درود شریف پڑھے اور یہ سجدۂ سہو نمازی

[۱] درود شریف پڑھنا قعدہ آخری میں عندالاحناف سنت، عندالشوافع فرض ہے۔ "مفتاح الصلوٰۃ"

بقیہ حاشیہ

کی قدرت سے زندہ ہو جائے۔ یاد رہے۔ ہر عالم، عارف نہیں ہوتا لیکن ہر عارف، عالم ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا○ (سورۃ الکہف ۶۵) علم لدنی یعنی علومِ غیبیہ بذریعہ الہام عطا فرماتا ہے اور وراثت نبوی سے وافر حصہ پائے ہوئے ہوتا ہے۔ یہی وہ ہیں جن کے قلموں کی سیاہی شہیدوں کے خون سے افضل ہے اور نَوْمُ الْعُلَمَآءِ عِبَادَةٌ جن کا سونا عبادت ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ عَلٰی وَجْہِ الْکَمَالِ ۱۲ منہ

علم انوار است در جانِ رجال ۔۔۔ نے ز راہِ دفتر و نے قیل و قال

علم بے کینہ، خزینہ آمدہ ۔۔۔ علم در سینہ بسینہ آمدہ

☆ علم اسرار کے ادراک سے عوام الناس کی عقلیں عاجز ہیں اُن کے سامنے اس علم کا اظہار مادرزاد اندھے کو کسی رنگ سے شناسا کرانے کے مترادف ہے نیز عالم ولی کا مرید ہوتا ہے اور ولی عالم کا شاگرد اور یہ ایک ہی ہے جو عالم ولی کا مرید نہیں وہ نسبتِ نبوی اور وراثتِ علمی سے محروم ہے علماءِ وقت سے شاید و باید یا کوئی شاذ و نادر عالم علوم نبوت ہو ورنہ اکثر دریوزہ گر میر و وزیر ہیں انہی کے متعلق فرمایا گیا بِئْسَ الْعُلَمَآءُ عَلٰی بَابِ الْاَغْنِیَآءِ (بئس الفقیر علی باب الامیر) یہ علماء سوء ہیں۔ جنہوں نے دین کی بجائے دنیا کمائی اور روح کی بجائے نفس کو پالا یہ علماء دین نہیں لصوص دین ہیں اور یہ علم و زہد کے پردہ میں سوداگرانِ دین ہیں۔ جنہوں نے فکرِ معاد پر فکرِ معاش کو ترجیح دی۔

[۱] شریعتِ مطہرہ میں امام ابو حنیفہ، امام محمدؒ، امام ابو یوسفؒ کا قول اجتہاد معتبر ہے نہ کہ ابو بکر شبلی، ابو الحسن نوری، بایزید بسطامی کا مکاشفہ اور الہام۔ جنہوں نے ادلۂ اربعہ کتاب اللہ، سنتِ رسول اللہ، اجماعِ اُمت اور قیاس سے اجتہاد کرکے مسائل فقہیہ کا استخراج و استنباط کیا۔ علیہم الرحمۃ والرضوان ۱۲ منہ

پر سرورِ دو جہاں، سرورِ جان و ایمان" ﷺ " مسرور ہو گئے۔

☆ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَتَمُّهَا وَاَکْمَلُهَا ط[1]

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اَنَّ ذِکْرَهٗ　　　هُوَ الْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَهٗ یَتَضَوَّعُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ اَنْبِیَآئِكَ

وَاِمَامِ اَوْلِیَآئِكَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

## (۷) سیّدنا امام شافعی ابو عبد اللہ محمد بن ادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ اربعہ ائمہ مجتہدین سے فقہ شافعی کے بانی اور امام ہیں (متوفی ۲۰۴ھ) اور حضور" ﷺ " کے ہمہ وقت حضوری تھے۔ شوافع مسلک کی مناسبت کمالاتِ ولایت سے ہے۔ بناء بریں آپ کے مسلک میں علماءِ شوافع تَغَمَّدَہٗ بِرِدَآءِ فَضْلِكَ کی تصانیف حضور" ﷺ " کے فضائل و کمالات، محامد و محاسن اور معجزات پر سند کا درجہ رکھتی ہیں اور بارگاہِ رسالت میں مُصنّف مع اپنی تالیفات مقبول ہیں۔ مقامِ محبّت و ادب میں تو لاجواب ہیں اور آپ کے متقدین میں بکثرت اولیاء ابدال[2] ہوتے ہیں۔

☆ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ نے کشف المحجوب شریف میں ایک بزرگ کا بیان تحریر کیا کہ ایک رات رسولِ کریم" ﷺ " کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ" ﷺ " آپ کی حدیثِ پاک مجھے پہنچی ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے اوتاد، ابدال، اقطاب اور

[1] امام اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہما کا ذکر بار بار کرو کہ وہ کستوری کی مانند ہے۔ جتنا بکھیرو گے اتنا ہی زیادہ خوشبو دے گا

[2] ابدال وہ ولی کامل ہوتا ہے جس کا ایک آن واحد میں متعدد مختلف مقامات پر حاضر ہونا ممکن ہو اور یہ وصف اُن کو بتابعتِ نبوی ملتی ہے کہ حضور سرورِ کونین" ﷺ " بنفسِ نفیس لاکھوں بلکہ کروڑوں اُمتیوں کی قبروں میں ایک ہی آن واحد میں حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔ حضرت قضیب البان موصلی (علیہ الرحمۃ والغفران) ولی ابدال تھے۔ رہائش موصل میں لیکن اُنکی جبین نیاز ہمیشہ آستانۂ بیت اللہ پر سجدہ ریز رہتی اور وہ خود بارگاہِ رحمۃ للعالمین میں حاضر ہوتے جو ایک ہی وقت میں متعدد جگہوں پر بصورتِ مثالی حاضر ہوتے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ اُس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے۔" الیواقیت و الجواہر ط

کی ہے۔ میں نے عرض کیا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے اُن میں سے کسی کی زیارت کراؤ تو فرمایا اگر تم نے دیکھنا ہے تو میرے، محمد بن ادریس "سیّدنا امام شافعی" کو دیکھ لو۔

☆ ابن حبّان اصبہانی علیہ رحمۃ رحمانی فرماتے ہیں۔ میں نے حضور" ﷺ " کی زیارت کی عرض کیا۔ یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمْ امام شافعی آپ کے مکرّم چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولادِ پاک سے ہیں۔ اُن کے ساتھ کیا اکرام ہُوا فرمایا میں نے ربِ کریم سے دُعا کی کہ دُنیا میں اَجلّہ اولیاءِ ابدال آپ کے مقلدین سے ہوں اور روزِ قیامت آپ حساب کے لیئے نہ روکے جائیں اور آپ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو پوچھا ربِ کریم نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو فرمایا مجھے اس دُرود پاک کی برکت سے بخش دیا اور بہشت میں دولہا کی طرح لے جایا گیا اور مجھ پر ملائکہ نے موتی اور یاقوت نچھاور کیئے جس طرح دولہا پر رکھے جاتے ہیں۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ

وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

## (۸) سیّد المحدثین امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ الباری ط

☆ ۲۳ شوال المعظم ۱۹۴ھ ہجری المقدسہ بخارا میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کتاب حدیث مستطاب "صحیح البخاری" جو آپ نے سولہ سال کے عرصہ میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں تالیف[1] کی۔ آپ عالمِ طفولیت میں نابینا ہو گئے۔ والدۂ ماجدہ نے ربِ کریم کی بارگاہ

[1] تالیف صحیح البخاری شریف۔ آپ مکہ معظمہ میں حدیث پاک لکھنے سے پہلے آبِ زمزم سے غسل کر کے مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھتے اور ایک ایک حدیث پاک پر غور و خوض کر کے مسودہ تیار کرتے۔ بعد ازاں وہ مسودہ لے کر مدینہ طیبہ حبیب کبریا علیہ افضل التحیۃ و اطیب الثناء کے حضور روضۂ اقدس پر حاضر ہوتے اور "مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ" ریاض الجنۃ میں بیٹھ کر درود شریف پڑھتے اور مراقبہ میں، دوبارہ تصحیح کر کے مسودہ ترتیب دیتے یوں مدینۃ العلم ﷺ کے جوار میں بیٹھ کر چاند مدینہ کی چاندنی میں بسیار محنت سے تکمیل بخاری شریف فرمائی۔ بلدۃ آمنہ مکہ معظمہ میں مقام ابراہیم پر نوافل اور مدینہ منورہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

میں رو رو کر دعائیں کیں تو خواب میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا میرا بیٹا کہاں ہے۔ عرض کیا۔ وہ سویا ہوا ہے تو آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے اور چہرہ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو ربِ کریم نے بینائی عطا فرما دی اور آنکھوں میں دستِ اقدس کی برکت سے نور آ گیا اور باطن قلب بھی نورِ بصیرت سے منور ہو گیا جب والدہ ماجدہ خواب سے بیدار ہوئیں تو آپ کو بالکل صحیح و تندرست پایا۔ سُبحان اللہ "کیا شان ہے امام بخاری کی کہ مہد میں خلیل اللہ نوازیں اور لحد میں حبیب اللہ نوازیں"۔

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

☆ ابوبکر خطیب علیہ الرحمۃ اپنی کتاب تاریخ بغداد میں نقل کرتے ہیں کہ عبد الواحد طرابلسی علیہ الرحمۃ نے کہا میں خواب میں رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اُس وقت آپ چند صحابہ کبار کے ساتھ بابُ السلام سے باہر کسی کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ میں نے سلام کے بعد عرض کیا اور پوچھا حضور کس کا انتظار ہے فرمایا "اِنِّیْ اَنْتَظِرُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ بُخَارِیْ" فرماتے ہیں۔ جب خواب سے بیدار ہوا تو پتہ چلا۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری نے عین اُس وقت دارالفناء سے دارالبقاء کی طرف رختِ سفر باندھا۔ جس وقت اپنے غلاموں کو فراموش نہ کرنے والا آقا "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن کا منتظر تھا۔ آپ کے مزارِ فائض الانوار سے مُشک کی خوشبو آتی ہے اور لوگ تبرکاً وہ مٹی لے جاتے ہیں۔

یہ عظمت حدیث پاک کی خدمات کے صلہ میں پائی ہے  بفیضِ سُنّتِ خیر الانام"

بقیہ حاشیہ

ریاض الجنۃ، مقامِ حبیب میں مُراقبہ۔ اس کتاب مستطاب نے اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ صَحِیْحُ الْبُخَارِیْ ط کا مرتبہ پایا۔ بے شک یہ کتاب مستطاب بخاری اسی لقب کے لائق اور امام بخاری اسی شان اور مرتبہ کے مستحق تھے جو پایا۔

اُولٰٓئِکَ اٰبَآئِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِہِمْ  اِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ  "ملا قسطلانی"

☆ مشہور محدث ابوزید مروزی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ مجھے مسجد الحرام مقامِ ابراہیم پر درود شریف پڑھتے پڑھتے اونگھ آ گئی تو نبی دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے ابوزید! چرا کتاب من درس نمی کنی گفتم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب شما کیست۔ فرمود کتاب محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ امام بخاری اپنے بخت پر جتنا ناز کریں اتنا کم اور اُمتِ مصطفویہ اس نعمتِ عظمیٰ پر جتنا شکر ایزدی بجالائے اتنا تھوڑا۔ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

"اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ … تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا … وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ"



ہر جا کہ تو بگذری و برداری پے  گل روید و لالہ روید اندر تہِ پے

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ قَطْرَۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۹) سیدہ رابعہ عدویہ بصریہ رَحِمَہَا اللّٰہُ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً فِیْ دَارِ الْجِنَانِ ط

☆ مائی صاحبہ، ولیہ کاملہ، بزمانہ خیر القرون میں فقر و سلوک کے اِس مقام پر فائز المرام تھیں جس کا احاطۂ تحریر اور اندازۂ تقریر میں لانا بصد مشکل ہے۔ "مقامِ حال کو قال بیچارہ کیا بیان کرے" سیدہ رابعہ اپنے والد ماجد کی چوتھی اولاد ہونے کی وجہ سے اِس نام سے موسوم ہوئیں آپ کے والد ماجد نہایت عسرت کی زندگی گزارتے، فاقہ کا یہ عالم تھا جس رات آپ پیدا ہوئیں گھر میں چراغ کے لیے تیل تک نہ تھا۔ آپ کے والد ماجد مسجد میں مصروفِ عبادت تھے اچانک نیند نے غلبہ کیا اور پھر قسمت کا ستارہ طلوع ہوا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ اے عبداللہ یہ لڑکی مبارک ہو۔ قیامت کے روز اس کی شفاعت سے ستر ہزار میرے اُمتی جنت میں داخل ہوں گے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ" ط

☆ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں بیت المقدس سے مصر کی جانب آ رہا تھا۔ راہ میں ایک شخص کو آتے دیکھا تو خیال کیا اس سے کچھ پوچھنا چاہیے جب وہ قریب آیا تو دیکھا کہ ایک ضعیفُ العمر مائی ہاتھ میں لاٹھی لئے تشریف لا رہی ہیں اور پشمین کا جبہ پہنے ہوئے ہیں میں نے پوچھا مِنْ اَیْنَ کہاں سے آ رہی ہو؟ قَالَتْ فرمایا مِنَ اللّٰہِ اللہ سبحانہٗ کی طرف سے۔ میں نے کہا اِلٰی اَیْنَ کہاں کا قصد ہے قَالَتْ اِلَی اللّٰہِ[1] فرمایا اللہ سبحانہٗ کی طرف۔ کتنا باکمال کلام جو شریعت کا مغز اور تصوف کے موتیوں کا ہار ہے۔

[1] انسانی زندگی کا سفر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے شروع ہوتا ہے وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی ۝ (سورۃ النجم ۴۲) اِس سفر کی انتہا بھی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہی سے ہے۔ سچ ہے کلامُ الملوک ملوکُ الکلام۔ شہنشاہوں کا کلام، کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔ کتنی سادگی سے انسانی زندگی کا مقصد بیان فرما دیا۔ حضور مرشدی فرمایا کرتے اے بندے! … کہاں سے آیا ہے کہاں جانا ہے کیا کرنا تھا کیا کر رہا ہے؟ اللہ اللہ شانِ اولیاء …

○ ایک مرتبہ جامۂ صوف میں ملبوس اور لکڑی اوڑھے حج کے لیے جارہی تھیں کہ کعبۃ اللہ استقبال کے لیے آیا تو مائی صاحبہ نے نگاہ اٹھائی تو فرمایا: میرا مقصود ربُّ البیتِ العتیق ہے نہ کہ بیتُ العتیق۔ اتنے دشوار گذار لمبے سفر مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ؕ سے گھر کو نہیں گھر والے کو دیکھنے آئی ہوں۔ کرامت دکھانے نہیں۔ کریم کو دیکھنے آئی ہوں۔ (سورۃ الحج ۲۷)

☆ امام اجل مفتی ثقلین ابوالبرکات عبداللہ نسفی دُرِّ مختار ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| خَرْقُ الْعَادَةِ عَلٰى سَبِيْلِ الْكَرَامَةِ لِاَجْلِ الْوِلَايَةِ جَائِزٌ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ط | یہ خرق عادت "کرامت" ولی کے لیے جائز ہے نزد اہلِ سنّت وجماعت" ، کرامت ولی کی ولایت کی دلیل اور علامت ہے الخ |

○ آپ اولیاءِ مقربین سے تھیں جن کی عبادت کا منشا محبت لذاتہٖ تعالٰی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ نہ خوفِ دوزخ نہ طمعِ جنّت۔ اُن کا خوفِ دوزخ بدیں وجہ کہ اس کے غضب اور ناراضگی کا محل ہے اور جنّت سے طمع بدیں وجہ کہ وہ اللہ سُبحانہٗ وتعالٰی کی رضا کا محل ہے۔ جس سے وہ جنّت میں ہمیشہ دیدارِ الٰہی اور مشاہدۂ حق میں رہیں گے۔

عاشق دائم لقاءِ دوست میدار دوست — درغم وراحت رضائے دوست میدار دوست
وعدۂ دیدار چوں در جنّت آمد لاجرم — عاشقان جنّت برائے دوست میدار دوست

**وصال مبارک** :- آپ کے سرہانے اکابر اولیاء کا جھرمٹ تھا جو دعا کے لئے حاضرِ خدمت ہوئے تھے۔ اُن سے فرمایا اب چلے جاؤ۔ نبی کریم ﷺ معہ صحابہ کرام تشریف لا رہے ہیں۔ اور پھر درود شریف پڑھنے میں مشغول ہوگئیں۔ تو اتنے میں ہاتفِ غیب[2] سے آواز آئی يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ لا ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً" (سورۃ الفجر ۲۷، ۲۸)

[1] مومن کی حرمت کعبۃ اللہ کی حرمت سے زیادہ ہے اور کعبہ معظّمہ مقبولانِ بارگاہِ عزت جلّت شانہٗ اور گدایانِ سرکارِ رسالت علیہ وآلہٖ الصلوات والتسلیمات والتحیات کا استقبال اور طواف کرتا اور فیض لیتا ہے اور عوام الناس کو دیتا ہے۔ علامہ زین الدین ابن نجیم علیہ الرحمۃ نے بحرالرائق میں اس کی تصریح نفیس کی ہے۔

[2] پ ۳۰ سورۃ الفجر آیت کریمہ ۲۷ تا ۳۰۔ اے نفس مطمئنہ! واپس چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی پس شامل ہو جاؤ میرے خاص بندوں میں اور داخل ہو جاؤ میری جنّت میں۔



دریں اثناء جب مشائخ کرام اندر گئے تو آپ واصل بحق ہو چکی تھیں "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۱۰) قدوۃُ السالکین، زبدۃُ العارفین، حجۃُ الکاملین، سندُ الواصلین مظہر العلوم الخفی والجلی السید علی مخدوم ہجویری المعروف داتا گنج بخش قدس اللہ سرہٗ ولادت ۴۰۰ھ ، وصال ۴۶۵ھ
تاریخ وصال ۴۶۵ھ

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا — ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را راہنما

☆ ملکِ افغانستان کے مشہور شہر غزنی سے بعہدِ غزنوی لاہور شہر کو عروسُ البلادِ الاولیاء، کے شرف سے مشرف فرمایا۔ طریقت میں آپ کا سلسلہ عالیہ جنیدیہ ہے۔ ایک روز مرشدِ کامل شیخ ابوالفضل ختلی رحمۃ اللہ علیہ نے حکم فرمایا تم لاہور جاکر تبلیغ دینِ اسلام کرو۔ عرض کیا۔ وہاں تو میرے پیر بھائی سید میراں حسین زنجانی علیہ الرحمۃ موجود ہیں تو آپ خاموش ہو گئے۔ پھر ثانیاً حکم فرمایا تو جب مرشدِ اکمل کے حکم پر حدودِ بلاد الاولیاء لاہور میں وارد ہوئے تو ایک جنازہ دیکھا جس کے ساتھ بہت بڑا اژدحام ہے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ جنازہ سید میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے تو اُس وقت آپ پر اپنے پیر ومرشد کے فرمان کی حکمت کا راز کھلا۔ آپ مذہباً حنفی مشرباً جنیدی اور نسباً نجیب الطرفین سید حسنی حسینی ہیں۔ آپ کو سیدنا امامِ اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے خاص عقیدت تھی۔

**خوابِ مبارک اور عظمتِ سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ط** "کشف المحجوب"

☆ میں ملکِ شام میں ایک دفعہ سیدنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ مؤذنِ کعبہ، عاشقِ رسول کے مزارِ اقدس کے سرہانے سو گیا۔ خواب دیکھا کہ میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوں اور رسولِ پاک ﷺ، بابِ بنی شیبہ سے کعبۃُ اللہ کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ اور ایک مسن آدمی کو گود میں اٹھائے ہوئے ہیں۔ میں ادب سے ڈرتا ہوا حضور والا میں پہنچا۔ پائے اقدس کو بوسہ دیا اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ عمر رسیدہ کون ہے؟ اتنے میں حضور ﷺ پر میرا خیال قلب منکشف ہوا اور ارشاد فرمایا "یہ تیرا اور تیری قوم کا امام ہے ابوحنیفہ" رضی اللہ تعالٰی عنہ

ـــ ولادت ۸۰ ہجری ، شہادت ۱۵۰ ہجری ، مزارِ مبارک بغداد معلی عراق "

☆ اس پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اس خواب سے مجھے اپنے اور اپنی قوم کے حق میں رُوح پرور اُمیدیں بندھ گئیں اور یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ امام ابو حنیفہ ان لوگوں سے ہیں۔ جو اپنی صفاتِ ذاتی سے فانی ہو چکے ہیں اور احکامِ شرع کے لئے باقی ہیں۔ اس لئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی شرع اور سیرت کے حامل تھے اگر میں انہیں بذاتِ خود چلتے یا اپنے پاؤں پر کھڑا دیکھتا تو معلوم ہوتا کہ باقی الصفات ہیں اور باقی الصفات کے لئے خطا و ثواب کا امکان ہے لیکن چونکہ انھیں حضور ﷺ کی گود میں دیکھا لہٰذا معلوم ہوا کہ اُن کا وجود ذاتی فنا ہو چکا ہے اور اُن کا وجود جو قائم ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود سے قائم ہے۔ چونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی طرح کی خطا کا امکان ہی نہیں۔ لہٰذا جس کا وجود آپ کی ذات میں فنا ہو چکا ہے۔ وہ بھی امکانِ خطا سے پاک ہے [1] "انتہیٰ کلامہٗ الشریف قدس سرہٗ اللطیف"

○ آپ درود شریف صلوٰۃ تُنجینا مصائب و آلام سے بچنے کے لئے ارشاد فرماتے تھے

السّلام اے دردمنداں را امام  گنج بخش کار تست اے نائب خیر الانام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

## (11) غوثِ اعظم سرکار محی الدین السید ابو محمد عبد القادر جیلانی حسنی حسینی قدس سرہٗ النورانی

☆ سلسلۂ عالیہ قادریہ کے سربراہ اور ربانی، نجیب الطرفین سید، شہنشاہِ بغداد، قطب الاقطاب تھے۔ غوث الاولیاء الکرام کے فیض سے تمام سلسلہ ہائے طریقت قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم مستفیض ہیں۔ یہ مقام صرف آپ ہی کے لئے مختص ہے ؎

غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء  چوں محمد درمیانِ انبیاء "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ ابو الحسن السید نور الدین علی شطنوفی قدس سرہٗ المکی نے بہجۃ الاسرار شریف میں ارقام فرمایا۔

[1] الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ! آج تک آپ کا ایک فقہی قول بھی خلافِ قرآن و سنت کوئی ثابت نہ کر سکا۔ جو فرمایا حق فرمایا اور حق ہی وہ ہے جو آپ کا فرمودہ ہے۔ اَلْحَقُّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے
اِذْ لَوْ بِنَا لَوْ اشَانَہٗ وَدَکَادَہٗ  فَالْقَوْمُ اَعْدَاءٌ لَّہٗ وَخُصُوْمٌ

---

بحالتِ بیداری زیارت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا بیٹا وعظ کیوں نہیں کہتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عجمی اور اہلِ بغداد فصیح عربی۔ میں عربی میں وعظ کیسے کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا منہ کھول۔ میں نے منہ کھولا تو سرکار مدینۃ العلم ﷺ نے سات بار اپنا لعابِ دہن میرے منہ میں ڈالا [1]

جب میں نمازِ ظہر کے بعد وعظ کرنے منبر شریف پر بیٹھا تو مخلوق بے شمار تھی کیا دیکھتا ہوں کہ سرکار مولائے کائنات، بابِ مدینۃ العلم علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے سامنے مجلس میں جلوہ گر ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا وعظ کیوں نہیں کہتے؟ وعظ کہو۔ میں نے وہی عذر پیش کیا۔ حضرت علی نے اپنا لعابِ دہن چھ بار میرے منہ میں ڈالا۔ میں نے عرض کیا آپ نے سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا فرمایا "تَاَدُّبًا مَّعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" "نبی ﷺ کے ادب کی وجہ سے" "طبقات الاولیاء بحوالہ ابنِ ملقن"

سُبْحَانَ اللہ! نبی کریم قاسم الایمان اور علی کریم قاسم الفیضان نے کس پیارے انداز سے نوازا "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" بعد ازاں کثیر التعداد لاکھوں کا مجمع ہوتا اور آپ قرآن و حدیث سے فصیح و بلیغ عربی میں حکمتیں اور اسرار بیان فرماتے اور ہزارہا علماء و مشائخ آپ کے ملفوظات قلم بند کرتے۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی [2]

☆ سرکار مجددِ اعظم الشیخ احمد نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔ "مکتوبات شریف"

○ ایک مرتبہ مجلسِ وعظ قائم تھی سیدنا ابو العباس خضر علیہ السلام پرواز کرتے ہوئے گزرے تو آپ حضرت غوثِ اعظم نے فرمایا یَا اِسْرَائِیْلِیُّ قِفْ وَاسْمَعْ کَلَامَ الْمُحَمَّدِیِّ اے خضر اسرائیلی نبی ٹھہریں۔ ذرا محمدی کا کلام سنتے جائیے۔ اس پر آپ ادب سے مجلس میں

[1] جن کو عالمِ ارواح، روزِ الست سرکارِ دو عالم ﷺ کا لعابِ دہن عطا ہوا ہو وہ حافظِ قرآن ہوا ہے اور حافظِ قرآن کے سینہ میں مہرِ نبوت لگی ہوتی ہے۔ سیدنا میکائیل علیہ السلام کے نوری پروں پر پورا قرآن لکھا ہوا ہے۔ انھوں نے تعمیلِ امرِ ربی میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا اور تعظیم بجا لایا۔ جس سے یہ مرتبہ پایا۔

[2] ایک روایت میں ہے لَا تَکُنْ اِسْرَائِیْلِیًّا کُنْ مُحَمَّدِیًّا یَا اَیُّھَا الْخَضِرُ وَعَیْشِیٌّ اے سلامتی اسرائیلی نہ بنو محمدی بنو۔ انعامات الٰہیہ تم پر صبح و شام نازل ہوں گی۔ دو جہان میں عظمتیں پا جاؤ گے۔ "علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام"

☆ آپ جناب غوث پاک فرماتے ہیں۔ عَلَیْکُمْ بِلُزُومِ الْمَسَاجِدِ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ تم پر لازم پکڑو مساجد کو اور درود شریف کو آپ کا فرمودہ درود شریف یہ ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ
وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

## (۱۲) خواجۂ خواجگان السید محمد رضی الدین باقی باللہ نقشبندی دہلوی برّد اللہ مضجعہٗ

☆ آپ کا اسم گرامی محمدؐ اور لقب فانی فی اللہ باقی باللہ، کابل "افغانستان" کے شہرۂ آفاق اولیاءِ کاملین سے ہیں والدہ ماجدہ کی دعاؤں سے تکمیل ولایت کے اسباب میسر ہوئے۔ آپ نے کئی ایک اولیاءِ ہمعصر سے حصولِ فیض کیا آخر کار سرکار خواجگی امکنگی نقشبندی (نسبت محمدیہ) کی نظرِ توجہ پڑی تو نسبت نقشبندی کی تکمیل فرمائی۔ اسی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے آپ چمکتے دمکتے چاند ہیں جن کی روشنی سے سارا عالم اسلام نورِ عرفان سے مزیّن ہے۔

☆ حضور ﷺ کے اشارہ سے دہلی وارد ہوئے اور کسی کے منتظر ہو کر بیٹھ گئے۔ فرماتے ہیں خواب میں ایک سبز رنگ طوطی میرے ہاتھ پر آ بیٹھا اور وہ مجھے چوگا دے رہا ہے۔ اس کی تعبیر یہ فرمائی۔ جو شاہبازِ لاہوتی میرے پاس پہنچے گا اگرچہ بظاہر مرید ہو گا لیکن مجھے بھی اس سے فیض پہنچے گا۔ دریں اثنا امام ربانی الشیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ عازم حرمین شریفین ہوئے تو دہلی شریف میں اپنے ایک دوست کے ہاں ٹھہرے تو اس (مولانا حسن کشمیری علیہ الرحمۃ) نے کہا یہاں ایک اللہ والے ہیں چلو ان کی زیارت کریں جب وہاں پہنچے تو آپ تعظیماً کھڑے ہو گئے اور فی البدیہہ فرمایا ؎

ے گذاشتم زخم آسودہ کہ ناگاہ زکمین | عالم آشوب نگاہے سر راہم بگرفت

تو پھر آپ انھیں کے ہو کر رہ گئے۔ فرماتے ہیں۔

آں نسبت را کہ از رسول اللہ ﷺ یافتہ بود اما تا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسیدہ بتدریج بحضرت مجدد الف ثانی یافتہ۔

یعنی وہ نسبت جو رسول اللہ ﷺ کے کمالاتِ نبوت کا اخص الخاصہ تھی وہ بواسطہ سیدنا سلمان فارسی، حضرت مجدد الف ثانی پر ظاہر ہوئی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین



☆ اس درویش صفت انسان نے اپنی توجہ و تربیت سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ جیسا روشن دل۔ گرم نفس ولی تیار کیا۔ جس گوہر تابدار کو ہند میں سرمایۂ دین و ملت کا نگہبان بنایا۔ جن کا نام باقی۔ ان کا فیض باقی اور تاقیام قیامت باقی رہے گا۔

احادیث مبارکہ جمع الجوامع میں علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے نقل کیں۔

☆ یَکُوْنُ رَجُلًا فِیْ اُمَّتِیْ یُقَالُ لَہٗ صِلَۃٌ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ اُمَّتِیْ کَذَا وَکَذَا ۔

فرمایا میری امت میں ایک شخص صلہ کا مالک ہو گا اس کی شفاعت سے میرے کثیر التعداد امتی جنت میں جائیں گے۔

☆ یَبْعَثُ اللّٰہُ رَجُلًا عَلٰی رَاْسِ اَحَدَ عَشَرَ مِائَۃِ سَنَۃٍ ھُوَ نُوْرٌ عَظِیْمٌ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ " او کما قال "

فرمایا۔ گیارہویں صدی کے شروع میں میری امت میں ایک شخص پیدا ہو گا وہ نورِ عظیم والا ہو گا اس کا نام میرے نام پر ہو گا۔

کرامت:۔ وہ نسبت جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غارِ ثور میں حضور ﷺ سے پائی۔ اسی نسبت (روحانیہ) سے آپ مستفیض ہوئے کہ جس پر نگاہ اثر کیمیا پڑ گئی وہ کمال تک پہنچ گیا۔ دہلی میں نانبائی نے آپ کے مہمانوں کو کھانا کھلایا تو آپ نے پوچھا بھئی کیا چاہتا ہے عرض کی سب کچھ موجود ہے۔ آپ نے ثانیاً فرمایا تو نانبائی نے کہا حضور اگر کچھ دینا ہے تو اپنے جیسا بنا دو۔ تو فرمایا ہو جائے گا۔ عرض کیا ابھی؟ تو آپ نے نگاہِ فیض ڈالی تو صورۃً و سیرۃً اور کمالاتِ ولایت میں ہو بہو باقی باللہ بنا دیا۔

☆ یہ توجہ اتحادی تھی۔ مرشدِ کامل نے یک لخت بغیر مجاہدہ "تصفیۂ باطن و تزکیۂ نفس" کے مرید کو

---

ط۱ توجہ تین قسم ہے۔ انعکاسی، القائی اور اتحادی۔ توجہ کا مطلب ہے آئینۂ دل کا غبار مرشد اپنے قلب کی حرارت سے صاف کر دے۔

ط۲ صلہ شریعت اور طریقت کو یکجا کرنے والے کو کہتے ہیں امام ربانی اس کے مصداق ہیں۔ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنَ الصِّلَۃِ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ۔ رسول اللہ ﷺ کی نسبت خاص کے وارث خاص مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ہیں۔ شریعت و طریقت کا وہ دور دورہ جو حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں تھا وہ آپ نے از سرِ نو تازہ کر دیا۔ آپ نے طبقۂ صحابہ کی پوری پوری مطابقت و مشابہت پیدا کر دی اور ہر سو سنتِ بیضاء کے نقشے نظر آنے لگے

نہ ہو سکا اور نابالی مذکور، کشتۂ نگاہِ اتحادی میں بجز سراپا محو ہو تیسرے روز انتقال کر گیا۔

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| قبلۂ اربابِ معنیٰ، کعبۂ اصحابِ دین | مظہرِ فیضِ الٰہی، صاحبِ علم الیقین |
| غوثِ اعظم عروۃ الوثقیٰ زربِ العٰلمین | قطبِ ارشادِ جہاں ہم معنیٔ حق الیقین |
| ہر کہ آید بر مزارش از سرِ صدق و صفا | حاجتش گردد روا ہم مقصدِ دُنیا و دین |
| باد نازل رحمتِ رضوان ربِ العٰلمین | بر محمد خواجہ باقی، زاولیاءِ ثقلین |

○ ناصر الدین مُعرض عن ماسواء اللہ خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ عنہ عمر ۴۰ سال ۲۵ جمادی الثانیہ ۱۰۱۲ سنہ ہجری المقدسہ کا طائرِ رُوح مائل بہ پرواز اعلیٰ علیین ہُوا۔ ماوراء النہر کا یہ گوہرِ تابناک نقشبندی روشن چراغ دہلی میں آسودہ لحد ہو گیا اور لاکھوں چراغ ایمانی جلا دیئے۔ بحرِ ولایت کے دو آبدار موتی "صاحبزادے" علومِ شریعت و طریقت کے مجمع البحرین تھے۔ آپ کے اوراد و وظائف ذکرِ خفی اسم ذات اور ہر وقت درُود شریف وردِ زبان رہتا ؎

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً اِبْتِغَآءَ لِمَرْضَاةِ اللهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

⑬ امام ربانی قیوم زمانی محبوب صمدانی سرکار مجدد الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی مجددی قدس سرہ النورانی

☆ نسباً فاروقی اور نسبتاً نقشبندی آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال المعظم ۹۷۱ سنہ ہجری المقدسہ جمعۃ المبارک کو سرہند شریف ہوئی۔ آپ کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک "احمد" صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھا گیا آپ کے والد ماجد الشیخ عبد الاحد فاروقی چشتی علیہ الرحمۃ ولی کامل بزرگ تھے جن کی تصوف کے رموز و نکات اور اشارات و کنایات پر گہری نظر تھی اور ذرہ بھر کبھی شریعتِ غرّا کے خلاف واقع نہ ہوا۔

**مرشدِ کامل سے ملاقات اور حصولِ فیض:** سترہ برس کی عمر شریف میں علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد عازم حرمین شریفین ہوئے کہ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدت مدیدسے شوق تھا۔ دہلی میں قیام کے دوران خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے ملاقات



لیکن کم از کم ہفتہ یا ایک ماہ میرے پاس رہو۔ آپ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے فیض سے مستفیض ہوئے۔ یہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ بہ نسبت خیر البشر بعد الانبیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوا امت کے تمام سلسلوں کا جامع ہے۔ مجددِ اعظم، مرادِ رسول فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح اپنے مرشدِ اکمل کی مراد تھے۔

**مجدد الف ثانی کا مفہوم:** مجدد الف علیہ ثانی کا معنیٰ ہے۔ دوسرے ہزار کا مجدد، ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے مجدد صدی اور ہوتا ہے اور مجدد الف اور۔ جو فرق سو اور ہزار میں ہے وہی فرق مجدد صدی اور مجدد الف میں ہے بلکہ درجات و مقامات کے لحاظ سے برتر اور آپ من کل الوجوہ نائب مناب رسول اور واسطہ فیضانِ الٰہی ہیں اور مجدد الف ثانی کا مطلب یہ ہے کہ ان ہزار سالوں میں جو فیض اور برکات بر مقام اصل امت کو پہنچتی ہیں انہی کے توسل سے ملتی ہیں۔ اگرچہ زمانہ میں قطب، غوث، اوتاد، اخیار موجود ہوں۔ لا زالت شموس افضالہ طالعۃ «حضرات القدس دفتر دوم صفحہ ۲۴»

○ اجلۂ اولیاءِ نقشبندیہ مجددیہ نے تمام وظائف سے افضل و اعلیٰ ذکرِ خفی اللہ اور درود شریف کو قرار دیا ہے اور فرمایا درود شریف خضری درود شریف نقشبندی ہے۔ اور وہ یہ ہے ؎

"صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ"

☆ آپ کی تصنیفِ لطیف کتاب مستطاب، مکتوباتِ امام ربانی "کتبِ تصوف" میں بہت بلند درجہ رکھتی ہے جس میں آپ کی مجددانہ شان اور طریقت میں مجتہدانہ مقام واضح ہے آپ طریقت میں درجۂ امامت اور مقام اجتہاد پر فائز المرام تھے۔ اس کے مجلہ علوم حضور

---

ع ہزار سال کے بعد اولوالعزم مرسل مبعوث کرنے کی سنت الٰہیہ کے مطابق حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے ہزار سال بعد مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مبعوث ہوئے تو انھوں نے اپنے وقت میں وہ کام کیا جو اولوالعزم مرسل اپنے وقت میں کیا کرتے۔ نبوت اصل ہے اور تجدید اُس کا ظل۔ جتنا فرق نبی اور اولوالعزم مرسل میں ہوتا ہے۔ اتنا فرق مجدد صدی اور مجدد الف میں ہے۔ لہٰذا۔ اُمت میں کشورِ ولایت کے شہنشاہ الشیخ احمد محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی ہیں۔ وزیرِ اعلیٰ مجددِ بانۂ وقت اور الحمد للہ علماء ہم البعض علماءِ زمانہ نے اس میں بہت ٹھوکر کھائی۔ انھوں نے آپ کو مجدد صدی کہا، لکھا اور سمجھا یہ اُن کی کج فہمی اور کور باطنی کا بین ثبوت ہے۔ از محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی عفی عنہ

"رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" کی طرف سے تھے۔ عقائد کے متعلق فرمایا۔ عقائد اہلِ سُنّت وجماعت ہی روزِ قیامت باعثِ نجات ہونگے اور دیگر فرقہ ہائے ضالّہ و باطلہ مخذول ہونگے۔ اِن فرقہ ہائے ضالّہ کو بدعتیوں[1] میں شمار کیا اور ایسے مترجموں، پروفیسروں اور جدید مفسّروں سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| ○ علومیکہ از کتاب وسُنّت مستفاد اند ہماں معتبر اند کہ ایں بزرگواراں از کتاب و سُنّت اخذ کردہ اند وفہمیدہ۔ زیرا کہ ہر مبتدع عقائد فاسدہ خود را اخذ مے کند۔ پس ہر معنی از معانی مفہومہ معتبر نباشد | وہی علوم معتبر ہیں جو قرآن وسُنّت سے مستفاد ہیں۔ جو اُن بزرگوں اہلِ سُنّت وجماعت نے قرآن و سُنّت سے اخذ کئے اور سمجھے کیونکہ ہر بدعتی اپنے عقائد فاسدہ سے اخذ کرتا ہے۔ اُن کے فہم کے معانی کا کوئی اعتبار نہیں ہے |

از خدا خواہیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم ماند از فضلِ ربّ

دینی کارنامے :- اکبر مغلیہ بادشاہ نے دینِ الٰہی ایجاد کیا۔ جس میں شیخ مبارک غیر مقلد کے بیٹوں ابوالفضل اور فیضی کے ملحدانہ عقائد تھے۔ آپ نے اُس کو پارہ پارہ کردیا اور بادشاہ بھی اپنے انجامِ بد کو پہنچا۔ اُس کے بعد آنے والے جانشین کو ربِ کریم نے ہدایت فرمائی۔ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر پر آپ ہی کے فیض کا رنگ تھا۔

۲۔ حضور ﷺ کے دینِ حُدیٰ کی تجدید فرما کر سُنّت پاک کو زندہ فرمایا اور بدعات کا قلع قمع کیا۔ آپ کا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا ہر فرد سُنّتِ مصطفوی ﷺ کا نمونہ اور تصویر ہے اور یہ رنگ سب پر نمایاں ہے۔ آپ کا طریقہ نہایت ہی پسندیدہ، صحیح، مُستقیم، مُستحسن اور افضل واعلیٰ ہے۔ جس سے دورِ خلافت راشدہ کی خوشبو آتی ہے۔

---

[1] بدعتی سے مُراد بدعقیدہ لوگ جنہوں نے اپنے ہوائے نفس سے نئے نئے عقیدے گھڑ لئے۔ خوارج، معتزلہ، نواصب، روافض، غیر مقلد وہابیہ نجدیہ وغیرہ۔ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (الحدیث پاک)

☆ آج کل ہر کوئی مفسّر بنا ہوا تفسیر لکھ رہا ہے اور اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا رہا ہے جن کے ترجمہ میں عظمتِ خداوندی ہے نہ شانِ محمّدی عزّوجلّ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ تنقیصِ شان ظاہر آتی ہے۔ ایسی تفاسیر کا مطالعہ کرنا گمراہی ہے۔ ترجمہ کے لئے چودہ علوم کا جاننا ضروری ہے۔ صرف، نحو، معانی، بدیع، ادب، لغت، منطق، فلسفہ، حساب، کلام، تصوف، فقہ، حدیث، تفسیر۔ یہاں ہر دو اعمال وعقائد کے بدعتی مُراد ہیں۔ "فہم من" فہم ط ۱۲ منہ غفرلہٗ

۲۔ نظریۂ وحدۃ الوجود "ہمہ اوست" کی زبردست تردید فرمائی عقیدۂ وحدۃ الشہود "ہمہ از اوست" کی ترویج فرمائی۔ اب اسی عقیدہ سے انوارِ ولائیت کھلتے ہیں۔

خصائص :- آپ کے خصائص اور کرامات بے حد وحصر ہیں۔ تاہم چند کا ذکر یارانِ طریقت کے لیئے باعثِ مسرّت، اور میرے لئے باعثِ صد افتخار ہوگا۔

☆ آپ کے بدنِ پاک میں نبی کریم ﷺ کے جسمِ اطہر کا خمیر بطور تبرّک رکھا گیا۔

☆ آپ کو بشارت ملی کہ جو علوم آپ نے تحریر کیئے۔ وہ سب ہماری طرف سے ہیں۔ اُن میں خطا کا امکان نہیں۔ اور یہی عقائد ومسائل[1] روزِ شمار باعثِ نجات ہوں گے۔

☆ حضور پُر نور شافع یوم النشور ﷺ نے بشارت دی کہ قیامت کے روز آپ کو حقِ شفاعت دیا جائے گا۔ جس سے ہزارہا اُمتی جنّت الفردوس میں جائیں گے۔

☆ آپ کے انوار اور فیضان بتابعتِ مصطفےٰ، سُنّت پاک سے ظاہر ہونگے۔

---

[1] شہنشاہِ طریقت مہاراجِ حقیقت کاشفِ اسرارِ سبع مثانی بحرِ معارف ربانی شمعِ بزمِ عرفانی مقتدائے اربابِ معانی الشیخ احمد فاروقی قدس سرّہٗ النورانی کو جنابِ الٰہی سے علمِ متشابہات سے وافر حصّہ عطا ہوا اور مقطعاتِ قرآنی کے اسرار بھی منکشف ہوئے اور جنابِ رسالتمآب سے تصوّف میں منصبِ امامت اور علمِ کلام میں مرتبۂ اجتہاد اور مسندِ قیومیت عطا ہوئی۔ آپ کے جملہ تحریر کردہ مسائل وعقائد رسولِ مقبول ﷺ کی بارگاہِ عالیہ سے منظور شدہ اور مقبول ہیں۔ عقائد ومسائل ۱۔ وحدۃ الوجود، جاہل صوفیا، کی غلط تاویلات وتعبیرات سے گمراہی پھیل گئی۔ آپ نے مشاہدۂ حق سے اُس کا رد کیا اور وحدۃ الشہود کا نظریہ پیش کرکے کشتیِ اُمّت کو گمراہی سے بچا لیا۔

۲۔ شیخ عبدالکبیر یمنی کا قول "حق سبحانہٗ وتعالیٰ عالم الغیب نہیں" گوش گذار ہوا تو فاروقی جلال چمکا اور پُرزور انداز میں ردِ بلیغ کرکے فرمایا کہ اِن مسائل کا قائل خواہ شیخ کبیر یمنی ہو یا شیخ اکبر شامی۔ یہاں محمد عربی علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسّلام کا کلام درکار ہے نہ کہ محی الدین عربی کا۔ ہمیں کلام الٰہی کی نص چاہیئے نہ کہ فصوص الحکم کی فص اور مزید ارشاد فرمایا کہ ہمیں فتوحاتِ مدنیہ نے فتوحاتِ مکیہ سے بے نیاز کردیا ہے۔

☆ خواجہ محمد صالح کولابی نقشبندی مجددی خلیفہ اجل حضرت مجدد الف ثانی علیہما الرحمۃ نے "ہدایۃ الطالبین" میں ارقام فرمایا۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ الشیخ اکبر کو نیکی اور محبت سے یاد کرتے تھے اور فرماتے الشیخ محی الدین ابن عربی خود تو مقبولوں سے ہیں۔ لیکن اُن کے بعض مسائل حق کے خلاف ہیں چونکہ یہ خطا کشفی ہے لہٰذا اس پر مؤاخذہ نہیں بلکہ اس میں خطاء اجتہادی کے رنگ میں درجہ ثواب کا احتمال ہے۔ ۳۔ الشیخین الکریمین کی تقدیم وتفضیل حق ہے اور افضلیت خلافت کی ترتیب کے لحاظ سے ہے۔ خطبات میں اُن کا ذکر پاک اگرچہ شرائط سے نہیں۔

☆ میرے طریقہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ وجہہ الاقدس میں تا قیامت باوسیلہ وبلاوسیلہ داخل ہونے والوں کے نام ونسب اور مولد ومسکن وغیرہ مجھے تبلا دیئے گئے۔ ان کی بخشش کیلئے دعا کی اور مجھے قبولیتِ دعا کی بشارت ملی۔

○ ربِ کریم نے جس مقصدِ اعلیٰ کے لیئے آپ کی تخلیق فرما کر دنیا میں بھیجا۔ اس مقصد کے پورا ہونے پر ربِ کریم نے بروز منگل ۲۸، صفر المظفر ۱۰۳۴ھ سنہ ہجری المقدس عمر شریف ۶۳ سال مجددِ الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی مجددی قدس اللہ روحہ وافاض علینا فتوحہ کو فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ کا مژدہ سنا کر اپنے پاس جنتُ الفردوس میں بلا لیا۔ ہر سال آپ کا عرس مبارک سرہند شریف میں عجیب شان، شانِ فیضانِ سنت اور منفرد انداز میں منعقد ہوتا ہے۔

الٰہی عاقبت محمود گرداں — بحق شہنشاہِ نقشبنداں

بقیہ حاشیہ

تاہم شعائرِ اہلِ سنت سے ضرور ہے اس کا عمداً تارک قلبی مریض اور باطن کا خبیث ہے اور سہواً تارک کو بھی مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کی وعید سنائی۔ ۴۔ فرمایا ہمارا طریقہ، طریقۂ مصطفویہ ہے اور اس سلسلہ عالیہ کو سلسلہ رسولیہ اور سلسلہ صدیقیہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ایصال الی المطلوب میں سب سے افضل، اقرب و اسہل ہے۔ اللہ اللہ! اس کی فضیلت اور عظمت کا کیا کہنا جس کی ابتداء سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو بعد الانبیاء تمام بنی آدم سے افضل ہیں۔ اور جو کمالاتِ محمدی " ﷺ " انوارِ احمدی " ﷺ " سے کما حقہٗ مستفیض ہیں۔ جن کو نگاہِ نبوت نے مَا صَبَّ اللّٰهُ فِیْ صَدْرِیْ إِلَّا صَبَبْتُهٗ فِیْ صَدْرِ أَبِیْ بَکْرٍ سینہ میں سب کچھ انڈیل دیا اور واسطہ فیضانِ الٰہی بنا دیا جس سلسلہ کے وسطی ہیں ۱۔ سرکار السید محمد بہاؤ الدین والملت نقشبند بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ جنہوں نے سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے وسیلہ جلیلہ سے سر بسجود ہو کر دعا کی۔ رحمتِ الٰہی موجزن ہوئی اور الہام فرمایا اے محمد ہم نے تجھے وہ طریقہ عنایت فرمایا جو میرے محبوب " ﷺ " اور صحابہ کا تھا۔ ۲۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی ذات ستودہ صفات امت میں قائم مقام اولو العزم مرسل کے ہو۔ جو مجمع البحرین شریعت و طریقت کو یکجا کرنے والے یا نسبتِ صدیقی اور نسبتِ مرتضوی، ہر دو کے پروردہ اور آخری رکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام موعود سیدنا محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ جن کی آمد کی بشارت اور عظمتِ شان مخبرِ عن الغیب " ﷺ " نے ظاہر فرمائی ہو۔ ۵۔ مقامِ قطبیت کبریٰ محبوبیت ذاتیہ عطا ہوئی یہ تین قسمیں ہے۔ افعالی، صفاتی، ذاتی۔ کامل اولیاء محبوبیت افعالی تک ہی پہنچے ہیں۔ اور صفاتی اکمل اولیاء کو نصیب ہے۔ لیکن ذاتی بعینہٖ اصالت خاتم الرسل " ﷺ " کے لیئے مخصوص ہے اور یہ امر مسلّمہ ہے کہ قطبیت، وجیہت اور محبوبیت، سوائے مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متاخرین اولیاء امت میں کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ " الفقیر محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی عفی اللہ عنہ " "تلخیص جواہر مجددیہ"



دیگر سلسلہ ہائے عالیہ مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم " جو کمالاتِ ولائیت کے جامع ہیں " کی طرف منسوب ہیں جن کی نگاہِ فیض سے قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ سے بھی آپ مجاز ہیں۔ جنابِ پیرانِ پیر، پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت کا اظہار بڑی شد و مد سے کرتے اور فرماتے۔ نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِّنْ نُّوْرِ الشَّمْسِ ط روئے زمین آپ کے انوارِ ولائیت سے پر ہے۔ اپنے ایک مریدِ قادری المشرب کو ایک نگاہ سے حضور غوثِ پاک کی زیارت کرا دی۔ جس سے اس کے باطنی فیض کے دروازے کھل گئے اور مدارجِ ولائیت یکدم طے ہو گئے۔ آپ ہر سلسلہ عالیہ میں بیعت کرتے لیکن ترجیح سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو دیتے۔

☆ خواجہ خواجگان، بدر الاولیاء، زبدۃ الانبیاء، السید معین الدین اجمیری سرکار غریب نواز قدس سرہٗ القدس (وصال ۶۳۳ھ) کے مزارِ پر انوار پر عرس کے موقعہ پر حاضر ہو کر مراقب ہوئے تو اسرارِ خاصہ کھلے۔ آپ کو بہت اعطاف و الطاف سے نوازا اور اپنے برکاتِ خاصہ سے ضیافت کی۔ سجادگانِ عظام نے چادرِ غلافِ قبر پیش کی تو آپ نے بسر و چشم قبول کر کے چوما۔ آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ کر فرمایا۔ یہ تبرک میرے کفن میں شامل کیا جائے۔

کرامات:۔ اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ ط (استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے) کے تحت فرمایا ہم کریم کے چاہنے والے ہیں کرامت کے نہیں۔ تاہم کرامات کا ظہور یا عدمِ ظہور سے مدارجِ ولائیت کا تعین نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام کے ترتیبِ ولائیت کو

۱؎ ایک بار ولیِ اکمل حضرت بابا آبریز علیہ الرحمۃ نے حالتِ جذب میں فرمایا کہ ہم نے بھی بابا آدم علیہ السلام کے خمیر میں مشکیں بھر کر پانی ڈالا تھا۔ مخالفین نے سن کر شور مچا دیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے خمیر کو تیار کرنے والے ملائکہ نوری تھے۔ تو کیا عجب کہ اللہ ربُّ العُلاء نے اپنے محبوب کے کسی امتی کی روح کو بھی یہ سعادت بخشی ہو۔ روحیں تو اس خمیر سے بہت پہلے تخلیق ہو چکی تھیں۔

☆ نیز فرمایا جس ولی کی ولائیت پر مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہر نہ ہو تو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ یعنی امتِ مسلمہ کا ہر ولی پروردہ مولائے کائنات ہے اور آپ ظاہراً و باطناً پروردہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ حتیٰ کہ سابقین انبیاء کی امت میں بھی جو ولی گزرے ہیں وہ بھی آپ ہی کے فیض سے مستفیض ہو کر ولی بنے اور یہ سارا فیض سیدنا اسد اللہ الغالب علی کل غالب، علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ کا براہِ سیدۃ النساء و سید المرسلین کا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط ۲؎ منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولاساتذتہ ط

کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ جب کہ ان نفوسِ قدسیہ سے کرامات کا ظہور بہت کم ہوا ہے ؎

اولیاء راہست قدرت از الٰہ — تیرِ جستہ باز گردانند زراہ

○ کراماتِ عالیہ سے احیاءِ دین۔ احیاءِ سُنّت اور احیاءِ قلب از فیضانِ شرحِ صدرِ محمدیہ علیٰ منبعہا اَلفُ صلوٰۃٍ واَلفُ سلام ہے۔ جو کرامات احیاءِ موتیٰ وغیرہ ذٰلک سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے

ہے بہارِ سُنّتِ نبوی کو جوش — ہے جہاں میں نعرۂ دیں کا خروش

جھومتی ہیں ڈالیاں کس شوق سے — مستِ گُل ہے اور غنچے ذوق میں

پُر فضا ہے نکہتِ باغِ نبی — پتی پتی سے عیاں ہے تازگی

ے عقائد و اعمال پر ملفوظات :- عقائد میں علماء متکلمین ماتریدیہ کی تقلید کرتے اور فرماتے کہ کشفِ صحیح سے اس کی حقانیت ظاہر ہوتی ہے کہ یہ انوارِ نبوت سے مقتبس ہیں۔ خلافاً لعقائدِ اشعریہ کہ اُن میں فلسفہ کا اثر ہے کشف و کرامات اور طریقت میں شریعت کو نگاہ میں رکھتے اور سُنّتِ مطہرہ پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی تاکید و تلقین فرماتے۔ عزلت کو رخصت پر فوقیت۔ اولیاءِ عشرت کو اولیاءِ عزلت سے اعلیٰ اور مذہبِ حنفی کو دیگر مذاہب پر ترجیح، طریقہ نقشبندیہ کو اور طریقوں پر اولیت دیتے اور فرماتے کہ یہ طریقہ بسبب اتباعِ سُنّتِ متین بعینہٖ طریقہ صحابہ کرام ہے اور اس کی نسبت دیگر نسبتوں سے بلند اور ارفع ہے کہ اس کی ابتداء میں انتہاء و کمال مندرج ہے لیکن اس راہ میں ابتلاء بقدرِ محبت ضرور ہے۔ مَا اُوذِیَ نَبِیٌّ مِّثْلَ مَا اُوذِیْتُ وَمَا مِنْ وَّلِیٍّ اِلَّا ابْتُلِیَ وَالْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْوِلَایَۃِ گویا کوئی محب "انبیاء و اولیاء" نہیں جو بلاؤں میں نہ رکھا گیا ہو اور بغیر اس سیرِ جلال کے کوئی سلوک مکمل نہیں ہوتا۔ حضور سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا میں ستایا گیا ہوں اور کوئی نبی نہیں ستایا گیا۔ غزوۂ بدر میں ابوجہل کے قتل پر فرمایا۔ کَانَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ ابتلاءِ اولیاء کی کسوٹی ہے کہ اس جلال میں ظہورِ جمال ہے۔ اولیاء مصائب کو محب کی طرف سے تحفہ تصور کرتے ہیں۔ نیز ذکر بالجہر کو خلافِ ادب جانتے اور خلافِ سُنّت امور سجدۂ قبور اور رقص و سرود کو سختی سے منع کرتے اور فرماتے اگرچہ دوسرے سلسلوں میں درست ہو لیکن ہمارے طریقہ میں ممنوع ہے

رُباب و نغمہ و جملہ مزامیر — بشد ممنوع از آیاتِ تغییر

زیارتِ قبور، مراقبہ و استعانتِ فیض کو مستحسن، پھول چڑھانا، ایصالِ ثواب مالی و بدنی کو جائز اور امورِ مستحبہ کو داخلِ سُنّت قرار دیتے۔ بدعت کو حسنہ کہنے سے مجتنب اور طوافِ قبر، بوسہ، قدم بوسی کو مکروہ جانتے۔ عورتوں کو مزارات سے روکتے۔ ادعیہ مسنونہ پڑھتے۔ مزاراتِ مقدسہ پر ہاتھ مَس کر کے چہرہ انور پر پھیرتے اور برکت پاتے۔ نماز میں رفع یدین نہ کرتے۔ کسی کی تعظیم کے لئے رکوع کی حد تک جھکنے سے منع کرتے۔" جواہرِ مجددیہ از مقبول الثقلین خواجہ محمد حسن جان نقشبندی مجددی سجادہ نشین ٹنڈو سائیں داد



ہے زبانوں پر بلبلوں کی مرحبا — اور گلوں کا قہقہہ صَلِّ علیٰ

صَلِّ یَا رَبِّ عَلَی الشَّمْسِ الْهُدٰی
اَلنَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی بَدْرُ الدُّجٰی

☆ کعبۃ اللہ معہ مینار آپ کی مسجد میں ظاہر ہوا۔ یہاں زائرین نوافل سے عمرہ کا ثواب پاتے ہیں۔ اور کعبۃ اللہ کے انوار قلوب پر برستے ہیں۔

☆ گلی "میانِ مسجد اور روضہ شریف" سے گزرنے والوں کو جنّت الفردوس کا مژدہ سُنایا۔ جیسے بہشتی دروازہ سرکار قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنجشکر علیہ الرحمۃ (وصال سنہ ۶۶۳ھ) پاکپتن شریف

☆ جامع مسجد تعمیر کردہ شاہجہان کو جنّت فرمایا۔ مسجد کے دروازہ پر یہ شعر رقم ہے۔

گر دریں عالم بجوئی منظرِ خلدِ بریں — مسجدِ حضرت مجدد را بچشمِ دل ببیں

☆ قبرستان سرہند شریف، عذابِ قبر سے تاقیامت محفوظ و مامون کر دیا گیا۔

☆ روضۂ پاک کے ساتھ ملحقہ کنواں کعبۃ اللہ کے چاہِ زمزم سے ملا دیا اور وہ آبِ زمزم کہلاتا ہے۔ جیسے یومِ عاشورہ، آبِ زمزم شریف دُنیا کے تمام پانیوں میں ملا دیا جاتا ہے۔

○ آپ نے فیضانِ درود پاک اور سُنّتِ سنیہ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کے رنگ میں، سب کو رنگ دیا اور حضور پُر نور علیہ من الصلوٰات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا کے فیض سے سینوں کو بقعۂ نور بنا دیا اور قلوب کو نورِ عرفان سے منور کر دیا ؎ "درخانہ گر کس است یک حرف بس است"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضَاهُ لَهٗ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

⑭ عالمِ ربّانی، عارفِ سُبحانی خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید اسعدہ اللہ فی الدارین ے (وصال ۱۰۷۰ھ)

☆ آپ امامِ ربّانی سرکار مجدد الف ثانی کے لختِ جگر اور قرۃ العین ہیں "اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِّاَبِیْهِ" کی ہو بہو تصویر اپنے برادرِ حقیقی عروۃ الوثقیٰ، قیوم ثانی قدس اللہ تعالیٰ سرہما الاقدس کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے دونوں برادر ولایتِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے فیض سے مستفیض تھے۔ لکھتے ہیں۔ جب مدینہ طیبہ حاضر ہوا

ے فضیلت متقدمین کے لئے ثابت ہے اور کمال متاخرین کے لئے

تو وہاں میں نے مشاہدہ کیا کہ سرورِ کائنات "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ذاتِ رحمت کا وجودِ پاک فرش تا عرش اور جمیع کائنات کا مرکز ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہی وہاب مطلق اور مبدأ فیاض ہے لیکن جس کسی کو فیض و "نور" پہنچتا ہے یا پہنچ رہا ہے۔ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے پہنچتا ہے اور جمیع مہمات و امورِ ملک و ملکوت بھی آپ ہی کے اہتمام سے انصرام پا رہے ہیں جب سعیدِ دہر جلیل عصر خازن الرحمۃ علیہ الرحمۃ حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ بارگاہِ رحمۃ للعالمین علیہ الصلوات والتسلیمات والتحیات حاضر ہوئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی شریف ریاض الجنۃ میں تحیۃ المسجد ادا کرنے لگے تو دورانِ تشہد درود شریف پڑھ رہے تھے کہ روضۂ مقدسہ سے آواز آئی اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَنَا اِلَیْکَ مُشْتَاقٌ "جلدی کیجئے جلدی کریں میں تیرا مشتاق ہوں" تو بعد سلام فی الفور حاضرِ بارگاہِ محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہوئے اور حضور پرنور شافع یوم النشور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو ان ظاہری آنکھوں سے عالمِ بیداری میں دیکھا اور دورانِ حاضری آٹھ مرتبہ زیارت سے شرف یاب ہوئے یہ سب کمالات و انعامات متابعتِ سنت اور درود شریف کی برکت سے پائے۔ "مکتوبات معصومیہ ۳۷"

این سلسلہ از طلائے ناب است　　این خانہ تمام آفتاب است

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُجْتَبٰی حَبِیْبِکَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

## ⑮ سید المکاشفین الشیخ محی الدین ابن عربی المعروف شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر

☆ آپ کے والدِ ماجد حضور غوثِ اعظم قدس سرہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ حضور غوثِ پاک کی دعا اور کرامت سے پیدا ہوئے۔ ایک روز انھوں نے بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کیا تو فرمایا تیری تقدیر میں اولادِ نرینہ نہیں۔ ہاں میری پشت میں ایک فرزند ہے۔ میری پشت کے ساتھ اپنی پشت لگاؤ تو ایسا کرنے سے آپ نے اپنا صاحبزادہ کرامۃً ان کو منتقل فرما دیا اور وہ فرزندِ ارجمند شیخ اکبر محی الدین ثانی کے لقب سے مشہور ہوا۔

○ عارف باللہ محی الدین ابنِ عربی علیہ الرحمۃ کے مکاشفات اور جلالتِ علمی اور شانِ ولایت میں منفرد مقام کے حامل۔ اپنی مشہور تصنیف لطیف "فتوحاتِ مکیہ" میں اپنے



مخصوص انداز میں یہ مشاہدۂ حق تحریر کیا ہے۔ "جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ج ۱"

☆ مشاہدۂ حق۔ بحضور ذاتِ ذوالجلال جلّ شانہٗ۔

اَلَّذِیْ شَاھَدْتُّہٗ عِنْدَ اِنْشَائِیْ بِھٰذِہِ الْخُطْبَۃِ فِیْ عَالَمِ الْحَقَائِقِ الْمِثَالِ فِیْ حَضْرَۃِ الْجَلَالِ مُکَاشَفَۃً قَلْبِیَّۃً فِیْ حَضْرَۃِ الْغَیْبِیَّۃِ وَلَمَّا شَاھَدْتُّہٗ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" فِیْ ذٰلِکَ الْعَالَمِ سَیِّدًا مَعْصُوْمَ الْمَقَاصِدِ، مَحْفُوْظَ الْمَشَاھِدِ مَنْصُوْرًا مُؤَیَّدًا وَجَمِیْعُ الرُّسُلِ بَیْنَ یَدَیْہِ مُصْطَفُّوْنَ وَاُمَّتُہُ الَّتِیْ ھِیَ خَیْرُ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ عَلَیْہِ مُلْتَفُّوْنَ وَمَلَائِکَۃُ التَّسْخِیْرِ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ مَقَامُہٗ، حَافُّوْنَ وَالْمَلَائِکَۃُ الْمُوَلَّدَۃُ مِنَ الْاَعْمَالِ بَیْنَ یَدَیْہِ حَافُّوْنَ وَالصِّدِّیْقُ عَنْ یَمِیْنِہِ الْاَنْفَسِ وَالْفَارُوْقُ عَنْ یَسَارِہِ الْاَقْدَسِ ط وَالْخَتْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ بَیْنَ یَدَیْہِ قَدْ جَثَا اَخْبَرَہٗ بِحَدِیْثِ الْاُنْثٰی وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَکَرَّمَ اللہُ وَجْھَہٗ یَتَرْجَمُ عَنِ الْخَتْمِ بِلِسَانِہٖ وَذُوالنُّوْرَیْنِ مُشْتَمِلٌ بِرِدَاءِ حَیَائِہٖ مُقْبِلٌ عَلٰی شَانِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ مَا ذَکَرَہٗ رَضِیَ

خطبہ لکھتے وقت وہ مشاہدات جو میں نے عالم الشال میں خود مشاہدہ کئے اور یہ حقائق کی مثال کا مشاہدہ ذات ذوالجلال کے حضور میں نصیب ہوا جو ذاتِ غیبیہ کے حضور میں قلبی مشاہدہ ہے۔ جب میں نے وہاں فخرِ دو عالم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا مشاہدہ کیا تو یہی دیکھا کہ آپ ایسے عظیم الشان سردار ہیں جو اپنی ذات میں معصوم۔ مشاہد میں محفوظ اور مقاصد میں منصور و مؤید ہیں۔ جملہ مرسلین عظام آپ کے حضور صف بستہ حاضر ہیں اور آپ کی امت جو لوگوں کی رہنمائی کے لیے پیدا کی گئی، وہ آپ کی طرف متوجہ ہے اور تسخیر عالم کے فرشتوں نے عرش اعظم کے گرداگرد آپ کے مقام کو ڈھانپ رکھا ہے اور اعمال سے پیدا ہونے والے فرشتے آپ کے سامنے صف بستہ کھڑے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے دائیں جانب اور سیدنا فاروقِ اعظم بائیں جانب ہیں۔

اور حضرت ختم علیہ السلام آپ کے سامنے دو زانو بیٹھے حدیثِ انثیٰ کی خبر دے رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کرم اللہ وجہہ حضرت ختم علیہ السلام کے بیان کا اپنی زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیا کی چادر اوڑھے آپ کی طرف متوجہ ہیں۔

اللہ عنہ مِمَّا رَاٰہُ فِی تِلْکَ الْوَاقِعَۃِ،

یہ مُشاہدہ اُس سے ہے جو میں نے دیکھا اِس واقعہ سے شیخ اکبر نے آخر تک اس کو بیان کیا۔

○ آگے لکھتے ہیں۔

هُمُ الرُّسُلُ فَكَانَتِ الْأَنْبِيَآءُ فِي الْعَالَمِ نُوَّابُهٗ "صلی اللہ علیہ وسلم" مِنْ اٰدَمَ اِلٰی اٰخِرِ الرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَقَدْ اَبَانَ "صلی اللہ علیہ وسلم" فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ

تمام مُرسلین اور انبیاء کرام حضرت آدم تا حضرت عیسٰی علیہم السّلام آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ سرورِ کون و مکاں "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مختلف طریقوں سے اِس منصبِ عالی کی وضاحت فرمائی

نوٹ :۔ الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر کے ارشاداتِ درُود پاک اور درُود پاک سے مُستفیض ہونا صفحہ ۴۵ پر ملاحظہ ہو۔

همہ انبیاء در پناہِ تو اند — مُقیم درِ بارگاہِ تو اند
تو مُلکِ مُنیری همہ اختر اند — تو سُلطانِ مُلکی همہ چاکر اند
محمد ماہِ طیبہ چہار اختر اند "صلی اللہ علیہ وسلم"
ابُوبکر، عُمر، عُثمان و حیدر "رضی اللہ تعالٰی عنہم"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّسُوْلِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۱۶) ابُو حامد حُجّۃُ الاسلام امام محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ متوفی ۵۰۵ ہجری مادام الایام والیالی

☆ قُطبِ وقت، حاجی امدادُ اللہ مُہاجر مکی چشتی صابری علیہ الرحمۃ "شمائمِ امدادیہ" میں فرماتے ہیں کہ جب شبِ معراج محبوبِ مُحترم، رسُولِ مُکرّم، نبیِ مُعظّم، مالکِ قابِ اُمم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ملاقات حضرت مُوسٰی کلیم اللہ علیہ السّلام سے ہُوئی تو اُنھوں نے عرض کیا۔ یارسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ حدیث پاک آپ کی ہے عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؟ فرمایا ہاں عرض کیا آپ اپنا کوئی اُمتی دکھائیں تو حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے امام غزالی کی رُوحِ مُبارک کو اشارہ فرمایا تو وُہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئی تو مُوسٰی علیہ السّلام اُن سے ہمکلام ہُوئے اور فرمایا مَا اسْمُکَ تیرا نام؟ عرض کیا محمد بن محمد الغزالی فرمایا۔ میں نے تمھارا نام پُوچھا ہے نہ کہ خاندان کا۔ عرض کیا جب ربِّ کریم نے آپ سے کوہِ طُور پر پُوچھا۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ○ تو آپ نے کہا تھا۔ قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا



عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ○ جواب تو قَالَ هِیَ عَصَایَ پر مُکمل ہوگیا تھا۔ آپ نے اتنا لمبا جواب کیوں دیا فرمایا مجھے ہمکلامی کا شرف ربِّ کریم سے ہو رہا تھا۔ یہ بہت بڑی سعادت تھی اِس لیئے جواب لمبا دیا تاکہ وُہ حلاوت اور عظمت حاصل رہے۔ امام غزالی نے عرض کیا۔ مجھے بھی ہمکلامی کا شرف ایک اُولُوالعزم رسُول سے ہے۔ اِس پر نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا "تَاَدَّبْ تَاَدَّبْ" اور پُشت پر طمانچہ مارا جس کا نشان علامتِ عرفان کندھے پر موجُود رہا۔ یعنی یہ سیدنا امام الغزالی قدس سرہ العالی پر مُہرِ قبولیت تھی۔ جو اِس انداز سے ثبت کر دی گئی۔

☆ ایک ولی کامل نے بارگاہِ رسالت "صلی اللہ علیہ وسلم" میں عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم امام غزالی اور بُوعلی سینا کا کیا مقام ہے۔ فرمایا بُوعلی سینا تو عتاب میں ہے اور امام غزالی جناتُ النعیم میں۔ کیونکہ بُوعلی سینا اپنی عقل سے، اَللّٰہُ سُبحانہٗ تک پہنچنا چاہتا تھا۔ اِس وجہ سے وُہ ٹھوکر کھا گیا۔ جس کا سبب (رئیس المطلب) گمراہ کُن علم منطق و فلسفہ بنا۔

○ فی زمانِنا کے عُلماءِ سُوء کا قول ہے۔ ہمارے لیئے اب قرآن و حدیث کافی ہے۔ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ضرورت نہیں "اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ" حالانکہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات الصفات کے بغیر نہ قرآن سے نُور ملتا ہے اور نہ حدیث سے ہدایت۔

☆ سیدنا ابُوالحسن شاذلی مشہُور اَولیاءِ مستوُر سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مولوی سیدنا امام غزالی قدس سرہ العالی کی شان کا منکر تھا اور آپ کی تنقیصِ شان کرتا تو خواب میں نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُس کو کوڑے مارنے کا حکم صادر فرمایا اور جب وُہ صُبح بیدار ہُوا تو کوڑوں کے نشان اُس کے جسم پر موجُود تھے۔ "بحوالہ شرح شرح عقائد نسفی"

☆ امام ربّانی الشیخ مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مکتوبات شریف میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسٰی علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی نبُوّت کی دعوت جب افلاطون کو، "جو ان بدبختوں کا رئیس تھا" پہنچی تو اُس نے جواب میں یُوں کہا نَحْنُ قَوْمٌ مُّهْتَدُوْنَ لَا حَاجَةَ بِنَآ اِلٰى مَنْ يَّهْدِيْنَا ہم پہنچے ہُوئے لوگ ہیں ہم کو کسی ایسے شخص کی حاجت نہیں جو ہم کو ہدایت دے۔ اَللّٰہُ سُبحانہٗ وتعالٰی تک پہنچنے کے لیئے جلیل القدر نبی کا انکار

کر بیٹھا۔ گمراہ فلاسفہ، یونانی چہ لکرانیاں[ع۱] (لن ترانیاں) سے اپنے باطل خیالات کو ثابت کرنے کے لیئے ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہے۔ اصل توحید اصل دین وہی ہے جو انبیاء کی وساطت سے نصیب ہو۔ انبیاء کی وساطت کے بغیر سب کچھ خرطُ القتاد اور باطل ہے۔ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۝ (سورۃ طٰہٰ ۴۷) وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّسُوْلِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

## (۱۷) قطبِ وقت سلطانُ الاولیاء السید نور الدین محمود سعدی زنگی رحمۃ اللہ علیہ دام فیضانہٗ

☆ امیر المومنین ملک العادل ۵۵۵ھ ہجری المقدسہ کو ممالک اسلامیہ شام، یمن، کوفہ، حجاز، مقدس کے خلیفۂ وقت تھے۔ فرماتے ہیں میں دار الخلافہ ملکِ شام میں نبی کریم ﷺ کے جمالِ جہاں آرا کی زیارت سے مشرف ہوا اور آپ ﷺ نے مجھے فرمایا نور الدین مجھے دو گستے تنگ کر رہے ہیں۔ علی الصبح آپ نے علماء وقت سے اس خواب کی تعبیر پوچھی لیکن کوئی نہ بتا سکا۔ دوسری رات، پھر تیسری رات یہی خواب آیا کہ نور الدین! مجھے دو گستے تنگ کر رہے ہیں اور پھر دونوں کی شکلیں بھی دکھا دیں۔ سلطان نے ایمانی فراست سے جان لیا کہ مدینۃ النبی ﷺ میں کوئی امرِ خاص واقعہ ہوا ہے۔ فوراً پہنچنا چاہیئے۔ اُسی وقت آخری شب کو خفیہ طور پر اپنے ساتھ خواص ارکینِ سلطنت اور بہت سا مال و متاع لے کر روانہ ہو گئے سولہ ۱۶ روز میں ملکِ شام سے مدینہ طیبہ پہنچے۔

○ آپ نے مدینہ منورہ پہنچتے ہی حالات کا جائزہ لیا اور جو شخص خواب میں دکھائے گئے تھے اُن کی کھوج میں لگ گئے۔ مدینۃ الرسول ﷺ میں اعلانِ عام کر دیا گیا کوئی شخص اپنے گھر کھانا نہ پکائے اور نہ کھائے بلکہ بطورِ معزز مہمان کے لیئے مجھے میزبانی

بقیہ حاشیہ

ع۱ پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۷ اے موسیٰ تیرے یہ داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ عرض کیا یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس سے اور کام ہیں۔

ع۲ مشہور اولیاء متقدمین میں خواجہ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہٗ العزیز نے افلاطون کا یہ مقولہ نقل کر دیا [illegible]



کا شرف بخشے۔ تاکہ حضور ﷺ کی ہمسائیگی میں رہنے والوں کی خدمت کا شرف پا سکوں اور میری یہ خدمت آپ ﷺ کی مسرت اور خوشنودی کا سبب بنے اور ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا کہ دعوت سے واپسی پر بطورِ نذرانہ دو اشرفیاں قبول کی جائیں اور مجھے مصافحہ سے نوازا جائے۔ تاکہ مصافحہ سے مجھے برکت ملے۔

○ اہلِ مدینہ منورہ خوشی سے دعائیں دیتے۔ دعوت کھاتے اور نذرانہ وصول کرتے۔ لیکن آپ کو اُن کا کچھ سراغ نہ مل سکا۔ آخر کار اہالیانِ مدینہ منورہ سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ یہاں دو مغربی عابد نہایت صالح رہتے ہیں اور وہ کسی کے دستر خوان پر نہیں جاتے اور وہ بہت جوّاد اور عفیف ہیں جو شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے حجرہ سے باہر نہیں نکلتے۔ اور نہ ہی کسی سے میل ملاپ رکھتے ہیں۔

○ حسبُ الحکم وہ لائے گئے تو آپ نے دیکھتے ہی پہچان لیا آپ نے پوچھا تم کہاں رہتے ہو۔ اُنھوں نے بتایا رُباط میں۔ جو مسجد نبوی کے جانب مغرب ہے اُس وقت وہ جگہ ویران پڑی تھی اور اُس کی ایک شباک، دیوار مسجد شریف میں تھی۔ سلطان اُنھیں وہیں چھوڑ کر اُن کے حجرہ میں گھس گئے وہاں قرآن پاک جو ایک طاق میں رکھا ہوا تھا پایا اور کچھ کتابیں پند و وعظ کی اور کچھ مال ایک طرف ڈھیر تھا۔ جو فقراءِ مدینہ منورہ پر خرچ کرتے اور اُن کی خوابگاہ پر ایک چٹائی پڑی تھی۔ سلطان شہید نے اُس کو اُٹھایا تو ایک[ع۱] سرنگ حجرہ شریف کی طرف کھدی ہوئی پائی اور دو چمڑے کے تھیلے جس میں مٹی بھر بھر کر جنّتُ البقیع میں ڈال دیتے۔

○ سخت جھڑکیوں اور سزا کے بعد اُنھوں نے بتایا ہم سپین کے نصرانی ہیں۔ یورپ کے عیسائی حکمرانوں نے مکمل عربی تعلیم دے کر حجاج کے بھیس میں کافی مال دے کر بھیجا ہے۔ کہ مدینہ منورہ پہنچ کر حجرۂ مطہرہ میں سے جسمِ اطہر سید المطہرین ﷺ کو نکال کر لے جائیں۔ جب اُن کی یہ نقب حجرہ شریف کے قریب پہنچی تو اُسی وقت ابر و باراں کے ساتھ بجلی کی کڑک، دھمک اور زلزلۂ عظیم پیدا ہوا اور اُسی روز صبح کو ہی سلطان شہید رحمۃ اللہ علیہ پہنچ

ع۱ السید نور الدین محمود سعدی شہید کو دمشق المبارکہ [illegible] کا انگوٹھا مبارک نظر آیا تو درود شریف پڑھ کر چوما اور شرف پا گیا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی، سلطان محمود غزنوی اور اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہ وقت ہونے کے باوجود سلطان الاولیاء تھے۔ علیہم الرحمۃ والرضوان

چکے تھے۔ مدینہ منوّرہ میں ہر ایک پر عجیب خوف و ہراس طاری تھا۔ اور سُلطان شہید کی عجیب حالت تھی اور شدید گریہ زاری طاری ہوگئی۔ پھر حُجرہ مُبارک کے شباک کے نیچے اُن ناپاکوں کی گردنیں ماردی گئیں اور اُن کے جسم جلا کر راکھ کر دیئے گئے۔

○ اور پھر حریم رسُول حُجرۂ مطہّرہ کے گرداگرد چاروں طرف ایک گہری خندق کھدوا کر سکّہ اور سیسہ پگھلا کر اُس کو بھر دیا گیا۔ تاکہ وجُودِ اقدس تک پھر کوئی نہ پہنچ سکے اور یہ سعادتِ دارین، سُلطانُ الاولیاء سیدنُورالدین محمُود سعدی زنگی شہید نَوَّرَ اللہُ مَرْقَدَہٗ و رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روزانہ چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰ مرتبہ دُرُود شریف پڑھنے سے نصیب ہوئی۔

---

☆ الشیخین الکریمین رضی اللہ تعالٰی ورسُولہٗ عنہما کے دُشمنوں پر عذابِ خسف[1]:۔

○ حلب کے رافضیوں کا گروہ امیر مدینہ منوّرہ کے پاس آیا اور بہت کچھ مال اور ہدیہ دیا کہ روضۂ اطہر سے شیخین کریمین سیدنا ابُوبکر صدیق و عمرِ فارُوق رضی اللہ تعالٰی ورسُولہٗ عنہما کے اجساد مُبارک نکال دیئے جائیں۔ حاکم المدینۃ المنوّرہ نے بھی بوجہ بددینی اور لالچ کے قبول کرلیا اور ساتھ ہی دربانِ حرم شریف سے کہہ دیا رات کو جب یہ لوگ آئیں تو اُن کے لئے دروازہ کھول دیں اور جو کچھ وہاں کریں۔ مانع نہ ہونا۔

○ دربانِ حرمُ النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا بیان ہے۔ لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر چلے گئے تو دروازہ بند کرنے کا وقت آیا تو چالیس آدمی پھاوڑے، کدالیں لے کر آ گئے جب وہ اندر آئے تو میں ایک گوشہ میں دبک کر بیٹھ گیا اور مجھ پر خوف کی وجہ سے کپکپی اور گریہ طاری ہوگیا۔ تو دُرُود شریف پڑھنے لگا۔ اللہ سُبحانہٗ کی شانِ جلالی اور قہّاری ابھی وہ منبر شریف تک پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ سب کے سب مع آلات کے زمین میں دھنس گئے اور اُدھر حاکم اُن کا منتظر تھا۔ جب بہت دیر انتظار کرتے گزر گئی تو حاکم نے مجھے بُلایا اور پُوچھا تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا۔ وہ من وعن بیان کر دیا۔ اُس نے باور نہ کیا اور کہا کہ تُو دیوانہ ہے۔ میں نے کہا تُو خود چل کر دیکھ لے۔ اب تک خسف کے اثرات باقی ہیں۔" فقیر نے وہ نشان دیکھے ہیں۔"

وَصَاحِبَاكَ وَلَا أَنْسَاهُمَا أَبَدًا    مِنِّي السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا جَرَى الْقَلَمُ

---

[1] مشہور مؤرخ علامہ طبری نے بحوالہ خادم مرحوم پاک الشیخ شمس الدین صواب ملیکہا الحجرۃ ریاض النضرۃ میں یہ واقعہ بیان کیا۔



کس شان سے لیٹے ہیں سرکار کے قدموں میں "صلی اللہ علیہ وسلم"
صدیق مدینے میں ، فارُوق مدینے میں "رضی اللہ تعالٰی عنہما"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَاهِرِ الْمُضَادِّيْنَ وَمُبِيْدِ الْكٰفِرِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۱۸) امام علامہ شرفُ الدین محمّد بن سعید بُوصیری علیہ الرحمۃ "صاحب قصیدۂ بُردہ"

☆ حضُورِ پُرنُور شافعِ یومُ النشور علیہ افضلُ الصلوٰۃ واطیبُ السّلام کی ذاتِ اقدس و اطہر سے اظہارِ محبّت وعقیدت مومن کا جزوِ ایمان ہے۔ صحابہ کبار علیہم الرضوان سے لے کر مقبولانِ اُمّت تک اِسی جذبہ سے سرشار تھے۔ اِتباعِ سُنّت صلوٰۃ و سلام اور نعتِ مُبارک اظہارِ محبّت کے مختلف انداز ہیں۔ ہر اَدوار میں مجلسِ نعت کے انعقاد کا اظہار مختلف انداز میں ہوتا رہا ہے۔ سیدنا حسّان بن ثابت، سیدنا عبدُاللہ بن رواحہ، سیدنا کعب بن زُہیر رضی اللہ تعالٰی عنہم جیسے جلیلُ القدر، عظیمُ المرتبت صحابہ نے بارگاہِ رحمۃٌ للعالمینی میں نعتیں پیش کیں۔ اللہ سُبحانہٗ و تعالٰی سے شرفِ قبولیت اور محبُوبِ مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے انعامات سے نوازے گئے۔ سیدنا کعب بن زُہیر رضی اللہ عنہ کو قصیدہ "بانت سُعاد" پر خصوصی انعام چادرِ مبارک کا عظیم تحفہ عطا ہُوا۔ آج تک حضُورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہزارہا نعتیں اور قصائد لکھے گئے لیکن صحابہ کے بعد علامہ بُوصیری کو جو مقام نصیب ہُوا وہ اُنھیں کا حصّہ ہے۔ علامہ بُوصیری کو خواب میں ہی اپنی زیارت سے مستفیض فرما کر "چادر" سے نوازا۔ القصیدۃُ البُردہ کے نام سے موسُوم و مشہُور ہُوا۔ مُلکِ مصر کے ایک قریہ بُوصیر ۶۰۸ھ ہجری المقدّسہ میں پیدا ہُوئے۔ وفات ۶۹۵ھ۔ علُومِ عربیہ کے متبحّر عالم فصاحت اور بلاغت میں مشہُور و معرُوف اور آپ اپنے زمانہ کی نظیر آپ تھے اور علماءِ عصر میں ایک شہرۂ آفاق ادیب۔ آپ ایک بار دربارِ سُلطانی سے اپنے گھر تشریف لا رہے تھے کہ راہ میں ایک بُزرگ ملے اور اُنھوں نے پُوچھا۔ تمھیں کبھی خواب میں حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بھی زیارت ہُوئی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ علامہ فرماتے ہیں۔ اِس استفہام میں نہ معلُوم کیا تاثیر تھی کہ میرے دل میں یہ خیال آرام نہ لینے دیتا اور جس سے عشق اور محبّت کا چشمہ میرے دل میں پھُوٹ نکلا۔ گھر آکر سویا تو اسی شب جمالِ جہاں آرا محبُوب

الکوکب الدُرّیہ [illegible] شرح قصیدۃ البردۃ [illegible]

کائنات " ﷺ " کی زیارت ہوئی۔ میں نے حضور " ﷺ " کو اس شان سے دیکھا جیسا چاند تاروں کے جھرمٹ میں" جب آنکھ کھلی تو دل کی دنیا ہی بدل چکی تھی اور اپنے اندر حضور " ﷺ " کی محبت اور زیارت بابرکت کا عجیب سرور پایا۔ کچھ عرصہ بعد ایک روز فالج کا حملہ ہوا اور جسم کا ایک حصہ بے حس ہوگیا اسی حالت میں میرے دل میں یہ خیال جاگزیں ہوگیا کہ حضور " ﷺ " کی مدحت میں ایک قصیدہ لکھوں اور اس کے ذریعہ شفاعت چاہوں۔ چنانچہ اسی حالت میں یہ قصیدہ مبارک لکھا۔ جب نیند نے غلبہ کیا۔ تو خواب میں مسیح کونین شافی دارین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عالمِ خواب میں ہی یہ قصیدہ بارگاہ محبوب میں پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے کمالِ رحمت سے مجھے اپنی چادر نوری عطا فرمائی ؎

بوصیری را رداء بخشندہ  برلطِ سلمان مرا بخشندہ

○ اور جب آنکھ کھلی تو چادر موجود تھی اور اس چادر مبارک کی برکت ربِ کریم نے مجھے شفا سے نواز دیا اور رات کو اٹھ کر سجدۂ شکر کے لئے مسجد میں آرہا تھا کہ مجھے فقیرانہ لباس میں اچانک ابوالرجاء علیہ الرحمۃ جو اپنے زمانہ کے قطب الاقطاب تھے ملے اور فرمانے لگے اے امام وہ قصیدہ مجھے بھی عنایت کرو جو تم نے حضور " ﷺ " کی مدحت میں لکھا ہے۔ میں نے تجاہلِ عارفانہ سے کہا کونسا قصیدہ ؟ میں نے تو کئی قصیدے[1] لکھے ہیں۔ انہوں نے فرمایا جس کا مطلع یہ ہے

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٖ

میں نے حیرت سے پوچھا۔ یَا اَبَا الرَّجَآءِ اَیْنَ حَفِظْتَھَا اے ابوالرجاء تو نے یہ کہاں سے یاد کیا یہ قصیدہ تو میں نے اپنی سرکار کے سوا کسی کو نہیں سنایا تو انہوں نے (ابوالرجاء صدیقی قطبِ وقت) نے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| لَقَدْ سَمِعْتُھَا الْبَارِحَۃَ تُنْشَدُ ھَا بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ " ﷺ " وَھُوَ یَتَمَایَلُ وَیَتَحَرَّکُ اِسْتِحْسَانًا وَّ | میں نے یہ قصیدہ مبارک اس وقت سنا جب تم شب کو حضور " ﷺ " کے دربار میں سنا رہے تھے اور حضور اظہار پسندیدگی سے پھل دار نرم شاخ کی طرح |

[1] قصائدِ ابد، قصیدۂ لامیہ، قصیدۂ بانت سعاد کے معارضہ میں ذخر المعاد لکھا، قصیدۂ دالیہ تقدیس الحرم من تدنیس الضرم، قصیدۂ خائیہ، قصیدۂ ہمزیہ، قصیدۂ میمیہ الکواکب الدریہ فی مدح خیر البریہ المعروف قصیدہ بردہ شریف۔
[2] کیا ہمسایوں کی یاد سے جو ذی سلم میں تیری آنکھوں سے خون آلودہ آنسو جاری ہیں۔



| | |
|---|---|
| یَتَحَرَّکُ الْاَغْصَانُ الْمُثْمِرَۃُ بِھُبُوْبِ نَسِیْمِ الرِّیَاحِ ط | تمایل فرما رہے تھے اور جھوم رہے تھے بادِ نسیم کی طرح۔ |

○ پھر میں نے فی الفور قصیدہ پیش کر دیا، اس قصیدہ شریف کو سات سو سال سے اولیاء، کاملین اور صوفیائے عظام بطور وظیفہ پڑھتے آرہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر علامہ بوصیری کی کیا سعادت ہوگی۔ خصوصاً سلسلۂ عالیہ شاذلیہ کے مشائخ اور حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے معمولات میں بطورِ وظیفہ شامل رہا ہے۔

☆ فقیر غفرلہٗ نے حرمین شریفین کی زیارت کے بعد جب الوداعی طواف کیا تو حطیم شریف رکنِ شامی میں کھڑا ہو کر قصیدہ بردہ شریف سے یہ آخری دعا کی ؎

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوۃٍ مِّنْکَ دَآئِمَۃٍ  عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْھَلٍّ وَّمُنْسَجِمٖ

○ اے ربِ قدوس! اے میرے ارحم الراحمین ربّ جلیل! اپنے رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ وہ ابدالآباد میرے نبیِ کریم رؤف رحیم تیرے محبوب پاک صاحبِ لولاک، ماہِ منیرِ اجتباء احمدِ مجتبیٰ، مہرِ سپہرِ اصفیاء محمد مصطفیٰ علیہ الف الف صلوٰۃ وسلام پر رحمت کے بھرپور درودوں کی موسلادھار بارشیں برساتے رہیں۔ "این دعا از من و جملہ جہان آمین باد"

☆ چند ابیات "حسن المجردۃ فی شرح القصیدۃ البردۃ" ترجمہ فارسی علامہ عبدالملک علیہ الرحمۃ سے

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ  وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ ﷺ

نامِ پاکِ او محمد سید ہر دوسرا  نازش عرب و عجم جن و بشر را پیشوا ﷺ

ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ  لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحَمٖ[2]

آں حبیبِ حق زذاتش ہست امید مدد  در حوادثِ وقت ہر فتنہ کہ برسرمے رسد

سے سراپا اعجاز ذاتِ ﷺ کے تذکرۂ محبت درود پاک نے اس قصیدے کو معجز نما تاثیر کا حامل کامل بنادیا۔ ۵

[1] یہ مبارک بیت آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کیا جائے یا پلیٹ چینی پر لکھ کر پلایا جائے تو شفا کلی ہو۔
[2] یہ وہ مبارک بیت ثالث ہے۔ جس پر سرورِ سینہ شاہِ مدینہ " ﷺ " نے تمایل و تحرک فرمایا جیسے پھلدار شاخ بادِ صبا سے جھومتی ہے۔ ایک ہی مجلس میں ایک ہزار ایک بار اول آخر درود شریف کھڑے ہو کر پڑھنے سے مرادیں بر آتی ہیں۔ قضائے حاجات دینی و دنیوی کے لئے تریاق ہے اور یہ امر مشائخ کرام کے مجربات سے ہے۔ ۔۔۔ برہنہ پا، ہر فتنہ سر، باوضو، رات کی تاریکی میں قبلہ رو ہو کر پڑھے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ الرب

وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ — غُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ[1]

ہر یکے ایشاں بخواہد از رسولُ اللہ عطا — کف ز آب بحرِ جودش قطرہ از ابرِ سخا

اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِیٍّ زَانَہٗ خُلُقٌ — بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

خلقتش را بارک اللہ خُلق او آراستہ — از بشاشت خوبرُوئی رُوئے او آراستہ

کَالزَّھْرِ فِیْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِیْ شَرَفٍ — وَالْبَحْرِ فِیْ کَرَمٍ وَّالدَّھْرِ فِیْ ھِمَمِ

چوں شگوفہ در طراوت ہمچو دریا در کرم — در شرف چوں ماہِ کامل، چوں زمانہ در ہمم

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ — سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ[2]

کیست جز تو ام مرا اے بہترین کائنات — تا پناہ جویم بدو در انقلاب وحادثات

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِیْحُ صَبَا — وَاَطْرَبَ الْعِیْسَ حَادِی الْعِیْسِ بِالنَّغَمِ[3]

تا وزد بادِ صبا بر شاخہائے سرو بان — تا شتر را در طرب آرد حُدی ساربان

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۱۹) شیخ الطریقت ابوبکر شبلی قَدَّسَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی سِرَّہُ الْاَقْدَسُ "مرج البحرین"
المتوفی ۳۳۴ھ

☆ سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے اور خلیفہ اجل تھے، احوال میں کامل، کیفیات میں مکمل اور ولایت میں اکمل تھے۔ اعمال مجوبانہ ومجذوبانہ رکھتے، ارباب سُکر کے پیشوا تھے۔

☆ حافظ احمد بن ابوبکر المعروف خطیب بغدادی "علیہ الرحمۃ" نے تاریخ بغداد میں تحریر کیا۔

○ ایک مرتبہ ابوبکر بن مجاہد مُقری مشہور زمانہ مُحدِّث کے پاس الشیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے گئے تو آپ نے تعظیماً کھڑے ہو کر ان کا اکرام واعزاز فرمایا اور مصافحہ ومعانقہ کے بعد دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو چُوما۔ حاضرین کہنے لگے یا سیدی! آپ نے

---

[1] عرب کے چاند نے یہ ابیات سُن کر اظہارِ پسندیدگی سے تمایل فرمایا، ستارے بھی خوشی سے جھوم اٹھے۔ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام
میں وہ شاعر نہیں کہ چاند کہہ دوں مُنہ کے اُن کو — میں اُن کے ناخنِ پا پہ چاند کو قربان کرتا ہوں

[2] بیت مبارک توجہ اور حضوری تصور سے عرض کرے تاکہ اُس کی برکت سے ہر مصیبت واندوہ رفع ہو۔

[3] نوا را تلخ تر مے زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی — حُدی را تیز تر مے خواں چو محمل را گراں بینی



اُن کا ایسے اکرام واحترام کے ساتھ استقبال کیا ہے۔ حالانکہ اہلِ بغداد اُن کو مجنون کہتے ہیں۔ آپ نے اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔ میں نے یہ عزت افزائی اپنی طرف سے نہیں کی۔ بلکہ سرکارِ دو عالم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو خواب میں اُن سے ایسا معاملہ کرتے دیکھا ہے ویسا ہی میں نے کیا کہ جب شیخ بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں آئے تو حضور رؤف رحیم[2] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اسے دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور مصافحہ کے بعد معانقہ فرما کر دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اس پر میں نے خواب میں حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ان سے یہ سلوک فرما رہے ہیں۔ فرمایا ہاں یہ ہر فرض نماز کے بعد (آیۃ الکرسی[1] پڑھتے "مؤلف") اور یہ دو آیات کریمہ

قرآن پاک پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۲۸ - ۱۲۹

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان، پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اُس کے سوا کسی کی عبادت نہیں، میں نے اُسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

پڑھ کر یہ درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پڑھتے ہیں اور یہ فضیلت اُن کو ہر بار کہ درود شریف عطا ہوئی۔ مدارج النبوۃ میں ہے کہ ایسا طریق حرمین شریفین میں ان حضرات کے درمیان رائج ہے جو میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے اور پھر ذکرِ پاک درود شریف بُلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ "روح البیان پ ۱۱ اسی آیت کریمہ کے تحت بحوالہ العقدۃ الدرر والدُّلی"

چو سُوئے من گذر آری من مسکین زنا داری — فدائے نقشِ نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

چو بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہگاراں — مکن محروم جامی را دراں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

---

[1] جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اُس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف موت رکاوٹ ہے۔ "حدیث مبارک"

[2] رؤف کو رحیم سے مقدم کرنا ابلغ ہے کیونکہ اس میں شدت رحمت ہے بہ نسبت رحیم کے۔ "تفسیر بیضاوی"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

## (۲۰) کُشتۂ عشق حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی نقشبندی مجددی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی

☆ آپ کا اسمِ گرامی عبد الرحمٰن اور لقب جامی۔ نسب نامہ امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمۃ سے ملتا ہے آپ اصفہان ۸۱۷ھ ہجری القدسیہ میں پیدا ہوئے اور ہرات کے باغیچۂ جنت تختِ مزار میں آسودۂ لحد ہیں۔ تبحرِ عالم، حافظ القرآن اور علوم ظاہری اور باطنی میں یگانۂ روزگار کُشتۂ عشقِ رسول تھے۔ آسمان دُنیا میں شہرت کے درخشندہ ستارے۔ شریعت کے ماہتاب اور عشق کے آفتاب تھے۔ آپ کی بیعت خواجہ عُبید اللہ احرار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ آپ نے ۸۷۷ھ ہجری القدسیہ میں حج بیت اللہ کیا اور بارگاہِ محبوب میں کمال محبت اور ادب سے حاضر ہوئے کہ قدم بقدم نوافل، لمحہ بہ لمحہ درود شریف پڑھتے مدینہ منورہ بارگاہِ رسالت مآب " صلی اللہ علیہ وسلم " کی حاضری کے لیئے چلے تو راہ میں روک دیئے گئے۔ دوبارہ۔ سہ بارہ لیکن اس بار ہجر کی تیز تلوار کے زخموں سے چور بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں " استغاثہ " پیش کیا۔

| | |
|---|---|
| الٰہی غنچۂ اُمید بکشا | گلے از روضۂ جاوید بنما |
| ز مہجوری برآمد جانِ عالم | ترحّم یا نبیَّ اللہ ترحّم |
| نہ آخر رحمۃٌ للعالمینی | ز محرومان چرا فارغ نشینی |
| بیروں آور سر از بُردِ یمانی | کہ رُوئے تست صبحِ زندگانی |
| شبِ اندوہِ ما را روز گرداں | ز رُویت صبحِ ما فیروز گرداں |
| بہ تن در پوش عنبر بُوئے جامہ | بسر بربند کافوری عمامہ |
| آدیم طائفی نعلین پاکن | شراک از رشتہ ہائے جانِ ماکن |
| ز حجرہ پائے در صحنِ حرم نہ | بفرقِ خاک رہ بوساں قدم نہ |
| تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے | کُنی برحالِ لب خشکاں نگاہے |

" نگاہے یا رسولَ اللہ نگاہے " صلی اللہ علیہ وسلم

تو اجازت مل گئی اور جب مواجہہ شریف میں حاضر ہوئے۔ ادب اور محبت سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا تو رحمۃ للعالمین، شان والے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " نے ایسا نوازا کہ حق مل گیا تو عرض کیا



یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم غلام سے کیا خطا سرزد ہوئی ؟ فرمایا خطا نہیں بلکہ جس عشق و محبت سے تم آرہے تھے۔ تمہارے عشق کا تقاضا یہ تھا کہ تیرا استقبال روضۂ اطہر سے باہر آکر کرنا پڑتا۔ اس جذبۂ عشق کو ٹھنڈا کیا اور پھر باریابی عطا فرمائی۔ اور بارگاہِ رحمت سے جامی کو وہ کچھ ملا جو اُن کا ہی حصہ تھا۔ عالمِ مشاہدہ میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی حضوری میں بوقتِ الوداع ارشاد ہوتا " جامی سلامت روی و باز آئی " جامی! پھر بھی آنا۔

☆ یہ فقیر پُر تقصیر، اُمیدوارِ رحمتِ ربِّ قدیر، اِن مقبولانِ بارگاہِ محبوب کے صدقے سے عرض کُناں ہے۔ کاش کہ ہمارا نصیبہ بھی کھلے۔ اور ہمارا ستارہ بھی مدینہ کے چاند علیہ السلام کے نور سے چمکے۔

| | |
|---|---|
| دو عالم مہماں، تو میزباں، خوانِ کرم جاری | اِدھر بھی کوئی ٹکڑا میں بھی ہوں کُتا ترے در کا |
| زیارت میں کروں اور وہ شفاعت فرمائیں | مجھے ہنگام عیدیں یا ربّ جو دن ہو محشر کا |

**قولِ حکمت** :۔ مُغل بادشاہ بابر کے عہد میں سمرقند کے ایک مشہور مولانا مزید ہرات میں وارد ہوئے ایک دن محفل جمی تو بابر نے مولانا مزید سے پوچھا کہ یزید پر لعنت[۱] بھیجنے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ انھوں نے کہا جائز نہیں۔ بابر اب مولانا جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تمہارا کیا خیال ہے۔ تو مولانا جامی نے برجستہ کہا ؎

" ہزار لعنت بر یزید و لعنتے بر مزید "

○ آپ اولیائے نقشبند سے تھے۔ میدانِ عشق و محبت میں نہایت سوز و گداز سے فارسی نعتیہ کلام لکھ کر ایک منفرد مقام پایا اور جس طرز پر اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا یہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ عشقِ مصطفےٰ کا ساز جو آپ نے چھیڑا اس کا سوز عاشقوں کے دلوں کو گرماتا رہے گا ؎ " خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلٰوۃً
زَاکِیَۃً مَّقْبُوْلَۃً وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

| | |
|---|---|
| مجھے اپنی آغوش میں کر عطا تم ہو میرے ماہِ تمام بھی | میری کائنات ہے صبح بھی میری زندگی ہے شام بھی |
| جہاں عشق بھی ہے سجدہ ریز جہاں حُسن بھی ہے نیاز میں | اسی بارگاہِ جمال کا میں ہوں اک ادنیٰ غلام بھی |

[۱] جن لعنوں اشکال تاویل مختلف علمائے کرام کا لعنت یزید پلید کے خلاف فتویٰ ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ لائق لعنت نہیں بلکہ یہ کہ مشغول بر لعنت کرنے سے کیوں نہ اتنا وقت امام پاک کا نام لیا جائے اور درود شریف پڑھا جائے

## (۲۱) سراج السالکین، شمس العارفین سیدی و مرشدی اعلیٰحضرت سید نور الحسن شاہ بخاری

قدس سرہٗ البارٰی نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ (وصال ۱۳۹۵ھ ہجری القمری)

☆ شیر ربانی قطب زمانی میاں شیر محمد قدس سرہٗ العزیز "شرقپور شریف" کی مُراد اور خلیفہ اجل تھے اور آپ نے طریقت کی منزلیں عشق میں طے کیں اور آپ کے سینہ میں سوز و گداز تھا۔ اور زبان میں عجیب تاثیر تھی۔ جو زبان مبارک سے فرما دیا وہ ہو گیا۔ حسنِ صورت میں بے مثل، اور حسنِ سیرت میں بے مثال تھے آپ ظاہرًا شریعت میں سُنّتِ مصطفویہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سے آراستہ اور باطنًا طریقت میں ولائیتِ انوارِ احمدیہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سے پیراستہ تھے۔ آپ صحیح النسب، نجیب الطرفین، بخاری سادات کرام سے تھے۔ یعنی نسبًا عزتِ نسبِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سادات سے مفتخر اور نسبتًا انوارِ ولائیتِ نقشبندیہ سے ممتاز تھے۔

از لطفِ خلائق زماں داریم ممتاز از جہاں
وضعے دگر، طرزے دگر، ذوقے دگر، شوقے دگر

○ آپ مقامِ مطابقت پر فائز المرام تھے جو کملاء اولیاءِ عظام کا مقام ہے۔ "فافہم"

☆ نبی پاک "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" النبی الامی ہیں۔

☆ چالیس سال کی عمر شریف میں نبوت کا اظہار فرمایا۔

☆ قریش خاندان سے ابتداءِ تبلیغ رسالت فرمائی تو مخالفت شروع ہوئی۔ اور سعادتمند دولتِ ایمان سے مالا مال ہو گئے

☆ دورِ نبوت مکہ معظمہ ۱۳ سال تھا۔ صنادید قریش قتل کے منصوبوں میں ناکام رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ولی اُمی اور سینہ علمِ لدنی[عل] کا خزینہ تھا۔

چالیس سال کی عمر میں ولائیت سے سرفرازی ملی۔

آپ نے بھی تبلیغ کی ابتداء اپنے خاندان سے فرمائی اور انھوں نے پُر زور مخالفت کی۔ بعد ازاں جنگل منگل ہو گئے

آپ کے پہلے تیرہ سال دورِ ابتلاء رہا دشمن قتل میں ناکام رہے۔

عل علمِ لدنی۔ جو اہل اللہ کو تعلیم الٰہی اور تفہیمِ ربانی سے معلوم و مفہوم ہوتا ہے۔ یہ علم اُن کے قلوب پر القاء ہوتا ہے نہ کہ دلائلِ عقلیہ اور نہ شواہدِ نقلیہ سے۔ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا سورۃ الکہف "ہم نے اُسے علمِ لدنی عطا کیا اور یہ علم باطن و مکاشفہ ہے یہی علم اسرار ہے جو مواہب ربانی سے عطا ہوتا ہے۔ یہ انوار ہوتے ہیں نہ کہ الفاظ"



☆ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب ۲۱) اللہ تعالیٰ نے محبوب پاک "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی سیرت کو نمونہ بنایا۔

☆ حضور رؤف رحیم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو ربِ کریم نے قرآن پاک میں "نور" فرمایا۔

☆ فتوحاتِ مدینہ کا فیض۔ اسلام تمام جہاں پر پھیلا اور سارے جہاں کو منور کر دیا۔

☆ مدینہ منورہ "ہجرت گاہ" کھجوروں کے باغوں کا مرکز ہے۔ جہاں کی ہوا مومن کے لیے جنت کی ہوا سے خوشگوار اور خوشبودار ہے اور فضا پاکیزہ تر۔

آپ کا کھانا پینا اُٹھنا بیٹھنا، گفتار، کردار اور اخلاق میں ہُو بہُو اُسوہ حسنہ کی تصویر اور خلوت و جلوت، سفر و حضر میں سُنّتِ مطہرہ کی تنویر تھے۔

مرشد اکمل شیر ربانی آپ کو "نور" کہا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صورۃً و سیرۃً اسم بامسمّیٰ تھے۔

آپ کی ولائیت کے آخری دس سالوں میں نور کی بارشیں بیلیوں کے قلوب پر خوب برسیں اور دریا، وادی و صحرا منور ہو گئے۔

آپ کا مولد و مسکن حضرت کیلیانوالہ شریف مدینہ منورہ کا پرتو ہے۔ کھجوریں ہی کھجور کے درخت اور زمین ریتلی اور ہوا الحمد للہ، خوشگوار، فضا دلآویز اور دلپذیر۔

○ مقامِ مطابقت میں ایک ایسا بھی مقام آیا کہ آپ سید الانبیاء مدینۃ العلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے سید الاولیاء علی بابہا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض اور نسبت سے بدرجہ کمال مستفیض ہوتے نظر آتے ہیں۔ جس سے آپ کی زبان حکمت بیان اور کاشف سِرِ نہاں تھی۔

☆ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ ابوجہل کی مومنہ بیٹی سے نکاح کا ارادہ فرمایا تو حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے منع فرما دیا کہ رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی بیٹی اور دشمن رسول کی بیٹی ایک گھر میں نہیں رہ سکتیں تو مولا نے کا ثنا

آپ کے نکاح کی بابت ایک غیر سید گھرانے میں ارادہ کر لیا گیا تو مرشدِ کامل شیر ربانی ناراض ہو گئے اور آپ کی رضا کے مطابق سادات خاندان میں شادی کی۔ جس سے اس گلستان نور کے پھول اور کلیاں بہاریں ہیں۔ اس گلستانِ نور کی خوشبو چار دانگ عالم

سے البتہ ہے تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت [illegible]

نے ارادۂ نکاح ترک فرمادیا۔

☆ ۱۲ ربیع الاول ۶۳ برس کی عمر شریف میں اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی فرماتے ہوئے وصال فرمایا۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

میں سدا عطر بیز رہے۔

آپ کو ربِ کریم نے ماہِ ربیع الاول ۶۳ سال کی عمر میں جنت الفردوس میں اپنے پاس بلالیا" بَرَّدَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ

"تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

جبینش را بسجودش گشتہ پُر نور چو در مصحف نمایاں آیتے نور

وظائف:۔ آپ پنجگانہ نماز باجماعت مسجد شریف میں ادا فرماتے اور نمازِ عصر کی امامت خود کراتے۔ نمازِ تہجد کے بعد درود شریف خضری تین ہزار (۳۰۰۰) تسبیح پر پڑھتے اور نمازِ عشاء سے قبل اور نمازِ فجر کے بعد شمار سے کھجور کی گٹھلیوں پر درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھتے آپ کے مریدین صاحبِ تقویٰ اور عامل بالسنّت ہیں۔ معتبر ذرائع سے مروی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مرید ہی اُسے کرتے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اشارہ ہوتا۔ آپ کا روضۂ اقدس، منبعِ فیضان، بوسہ گاہِ عوام و خواص ہے۔ مولائے کریم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پُر انوار پر گلہائے رحمت کی بارش نازل فرماتا رہے۔ جس سے اس مزار فائض الانوار سے زائرین کے قلوب نور سے معمور ہوتے رہیں۔ اور یہ گلستانِ نور ہمیشہ ترقی پر رہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ لَا تَنْقُصْ۔

تصنیفِ لطیف:۔ آپ کا بہترین شاہکار کتاب مستطاب "الانسان فی القرآن"[۱] ہے جو علماء اور خصوصاً طریقت سے منسلک حضرات کے لئے ایک تحفۂ عظیم ہے۔ جو طرزِ دگر کا مظہر ہے اور آپ کے علمِ لدنّی کا واضح ثبوت اور عشق و محبت کی جولانیوں کی مُبیّنہ دلیل ہے۔

---

۱؎ انسان کو صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہو تو قرآن کی حکمتیں اور حقیقتیں کھلتی ہیں اور جب آپ سے نسبت ہی نہ ہو تو پھر قرآن کی تفاسیر اور تراجم بھی تحریفات، تاویلاتِ فاسدہ مانند اسرائیلیات کے ہوں گے۔ اور یہ نسبت درود شریف کے بغیر ناممکن ہے۔ وگرنہ بزبانِ صاحب القرآن صلی اللہ علیہ وسلم "وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حُنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ" (حدیث شریف) قرآن قاری قرآن کے حلق سے نیچے نہیں اُترتا اور وہ دین سے ایسے نکل جاتے ہیں جیسے تیر شکار سے۔

☆ "الانسان فی القرآن" میں شریعتِ مطہرہ کے مقاصد اور طریقت کے مسائل کو بالصراحت عجیب انداز محبت



اور آپ کی پاک سیرت پر کتاب "انشراح الصدور بتذکرۃ النور" میرے محسن السید محمد منیر حسین شاہ نقشبندی مجددی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ وَمَضْجَعَہٗ وطنِ مالوف بمقام جوکالیاں ضلع گجرات" کی تالیف ہے اور اس نام کو اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ[ع۱] سے کتنی پیاری اور لطیف نسبت ہے۔ "فَلَهُ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" ؎

ہے انہیں کے عطر بوئے گریباں سے مست گُل
گُل سے چمن، چمن سے صبا، صبا سے ہم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۲۲) اعلیٰ حضرت، مجددِ وقت شاہ احمد رضا البریلوی قادری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَالِی

☆ آپ ۱۰ شوال المعظم ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۶ء) سنہ ہجری القدسیہ شہر بریلی میں پیدا ہوئے آپ نے اپنی تاریخ ولادت اس آیتِ کریمہ سے نکالی اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ[ع۲] بعمر ۱۳ سال ۱۰ ماہ ۴ دن میں تمام علوم مروجہ کی تکمیل فرمائی۔ علوم و فنون میں یکتائے زمانہ تھے۔ پچاس علوم میں ایک ہزار کتب تصانیف کیں۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن جو دنیا میں ترجمہ ہائے قرآن کا سرتاج ترجمہ ہے اور فقہ حنفی میں "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" ۱۲ ضخیم جلدوں میں جو ہزار ہا صفحات پر مشتمل ہے تالیف فرمائی۔ آپ نے اپنی شانِ تجدید سے مخالفینِ اسلام و معاندینِ دین، گستاخانِ رسول کے خلاف خوب قلمی جہاد کیا۔ عشق و محبت اور ادب و تعظیم کے نشان تھے۔ دیگر مسائل، فتویٰ نویسی، درس و تدریس کی مصروفیات کے باوجود ایک

---

بقیہ حاشیہ

ادب سے بیان کیا گیا ہے۔ خصوصاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و کمالات اس شان سے تحریر فرمائے کہ قرآن پاک کے الفاظ کو ہیروں کی مانند اپنے کلام میں جڑ دیا اور حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی صفاتِ کمالیہ کا مرقع بنا دیا۔ مسئلہ نور، حاضر ناظر، علمِ غیب، امتناعِ نظیر، امکانِ کذب، خلفِ وعید جیسے ادق مسائل کو اشاروں کنایوں سے سمجھا دیا اور یہ اہم بامعنی اور جامع کتاب ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ میں مؤلف علیہ الرحمۃ کے نور کے فیضان کا سمندر موجزن ہے۔ ۱۲ منہ

ع۱ پ۲۳ سورۃ الزمر آیت کریمہ ۲۲ تو جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔

ع۲ پ۲۸ سورۃ المجادلہ آیت کریمہ ۲۲ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی روح سے ان کی مدد کی۔

ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ امام اعظم کے مُقلد، حنفی المذہب اور غوث اعظم کے فیض یافتہ قادری المشرب اور محبت و عشق کے میدان میں فنا فی الرسول کے مقام پر فائز المرام تھے پوری صدی آپ کی نظیر و مثیل پیش نہیں کر سکتی آپ ہمہ صفت موصوف عالم و عارف مجدّدِ وقت تھے۔ اور فی زمانہ مسلک "اہل سُنّت و جماعت" صحیح العقیدہ و سُنّی ہونے کا نشان ہیں۔

**نعت گوئی :-** آپ کے نعتیہ کلام کی تعریف و توصیف میں بڑے بڑے شعراء اور علماء رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ اپنی ایک نعت شریف میں حضور ﷺ کی بارگاہِ رحمت میں اپنی محبت اور عشق کا اظہارِ عقیدت پیش کرتے ہیں ؎

خُدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خُدا چاہتا ہے رضائے محمّد "ﷺ"

علامہ اقبال نے جب یہ نعت ایک جلسہ میں سُنی تو اتنا متاثر ہُوئے کہ آنکھوں سے آنسو کی لڑیاں بہہ نکلیں اور فی البدیہہ ارتجالاً اسی بحر میں دو شعر کہے ؎

تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش — لگائے خُدا اور بُجھائے محمّد "ﷺ"

تعجُّب کی جا ہے کہ فردوسِ اعلیٰ — بنائے خُدا اور بسائے محمّد "ﷺ"

**عقیدت و محبت :-** جب دوسری بار آپ مرکزِ حُسن و جمال بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمین ﷺ میں دلِ بیتاب اور رُوح بیقرار لے کر حاضر ہُوئے تو اُس وقت دل میں تمنا تھی۔ کاش مجھے بھی بکمال شانِ رحمت سے اپنے جمالِ جہاں آرا کی زیارت سے مُشرّف فرمائیں اگرچہ خواب میں کئی مرتبہ شرفِ زیارت نصیب ہو چکا تھا۔ مواجہہ شریف کے سامنے غُلامانہ انداز میں مؤدبانہ کھڑے ہو کر درُود شریف عرض کرتے رہے۔ لیکن پہلی بار مُراد نہ بر آسکی اور دوسری رات بھی تمنا لئے ہُوئے دلِ بے تاب سے درُود شریف پڑھتے رہے اور انتظار کرتے رہے تو شدتِ جذبات سے چند اشعار زبان سے جاری ہو گئے۔ جس کا مطلع اور مقطع یہ ہے ؎

وُہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں — تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

تیری کوئی کیوں پوچھے بات رضاؔ — تجھ سے کتّے ہزار پھرتے ہیں

تو قسمت کا چاند چمکا اور نظارۂ جمال باکمال سے حالتِ بیداری میں مُشرّف ہو گئے۔

عله علمائے حرمین شریفین نے اعلیٰحضرت کو [illegible] مؤید الملۃ الطاہرۃ سے یاد کیا۔



**صلوٰۃ و سلام :-** فنا فی الرسول نے بحرِ عشق و محبت میں ڈوب کر بکمال ادب و احترام سے بارگاہِ محبوب "ﷺ" میں وُہ صلوٰۃ و سلام عرض کیا جو دُنیا کے کونے کونے میں گونجا اور مقبول بارگاہِ رسالت ہو گیا اور اسکے پڑھنے اور سُننے والے بھی مقبول یہ عجیب نغمۂ محبت ہے جو قلب و رُوح کو لُبھانے والا ہے۔ پاک و ہند اور مُلک ایشیا، یورپ، امریکہ کے شہروں افریقہ کے صحراؤں میں گونج رہا ہے "یہ صلوٰۃ و سلام اُردو زبان کا قصیدہ بُردہ شریف ہے"۔

**وصال :-** احمد رضا نے اپنی تاریخ وصال چار ماہ بیس دن پہلے فرما دی اور اس آیتِ کریمہ سے استخراج بھی فرمایا وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ عله ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء دُنیا کی ہر مشکل اور زیارت رسولِ مقبول ﷺ کے لئے یہ درُود شریف فرمایا کرتے حصولِ فضلِ عظیم، منافعِ کثیر کے لئے مجرّب ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط — روزانہ صبح شام ۱۱۱ بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى آلِهِ الْكَرِيْمِ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

**(۴۳) شاہ گل حسن خلیفہ مجاز واقفِ اسرارِ معرفت السید غوث علی شاہ قلندر پانی پتی علیہما الرحمۃ**

☆ فرماتے ہیں ایک روز مجھے قلندر صاحب کا حکم ملا کر آ کر مل جاؤ۔ میں حاضرِ خدمت ہُوا تو فرمایا تمہارے دل پر گرمی ہے درُود شریف پڑھا کرو اور دیگر وظائف کے ساتھ قصیدۃ البُردۃ شریف بھی پڑھنے کا حکم دیا تو اُس کی ترکیب بھی ارشاد فرمائی۔ بموجبِ ارشاد رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ رسُول الثقلین "ﷺ"۔ قلندر صاحب کی مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور میں بھی وضو کر کے جماعت میں شریک ہو گیا۔ بعد سلام قدمبوسی کی آپ نے مجھے قرآن پاک کا آخری پارہ عنایت فرمایا۔ بیدار ہُوا تو یہ کیفیت جناب قبلہ سے عرض کی تو فرمایا۔ آج پھر پڑھنا پھر پڑھا تو خواب میں دیکھا۔ رسُولِ مقبول ﷺ نے قرآن مجید مجھے عنایت فرمایا بعد

گم رضائش در رضائے مصطفٰےؐ — زاں سبب شد نام اُو احمد رضا ؎ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

عله پ ۲۹ سورۃ الدھر آیت کریمہ ۱۵ ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔

بیداری یہ خواب جناب[1] کی خدمت میں عرض کیا تو حکم ہُوا۔ آج پھر پڑھنا۔ جب پڑھ کر سویا تو دیکھتا ہُوں۔ رسُولِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فراق میں دریا، صحرا، کوہ، بیابان طے کرتا ہُوا ایک ریگستان پہنچا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا اور سطحِ ریت پر پڑا تڑپتا ہُوں کہ ناگاہ جناب محبُوبِ کردگار نبیِ مختار احمدِ مجتبےٰ محمدِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" ایک کثیر جماعت کے ساتھ تشریف لائے میرے سر کو اُٹھا کر اپنے زانوِ مُبارک پر رکھا اور اپنی ردائے مُبارک سے گرد و غبار میرے چہرے کا صاف کیا۔ مَیں ہوش میں آگیا تو حضُور کے رُوئے انور پر نظر پڑی۔ مَیں نے رو کر عرض کیا کہ یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری فریادرسی فرمایئے۔ تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔ خاطر جمع رکھو، بیقرار نہ ہو ابھی وقت نہیں آیا۔ تھوڑے عرصہ میں منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤ گے تو اُس وقت میری عجیب کیفیت تھی کہ عبارت میں نہیں آسکتی ؎

اشارہ آپ کا پاتے تو آتے اپنی آنکھوں سے
گوہر اشکوں کے روضے پر چڑھاتے اپنی آنکھوں سے

اگر آپ خواب میں آتے تو پتلیاں قدموں تلے بچھاتے
ہم اپنی سوتی قسمت کو جگاتے اپنی آنکھوں سے

اگر مل جاتا کوئی تنکا مجھے طیبہ کی گلیوں میں
اُٹھاتے اپنی پلکوں سے لگاتے اپنی آنکھوں سے

سُنتے ہیں آنسو موتیوں میں تولے جائیں گے (بخشؔ)
مزا ہوتا جو ہم دریا بہاتے اپنی آنکھوں سے

○ مَیں نے یہ تمام حال سرکارِ قلندری میں عرض کیا۔ فرمایا مُبارک ہو یہ حال تو ہم پر بھی نہیں گزرا۔ تو تُم کو حج بھی نصیب ہوگا اور مدینہ منوّرہ کی راہ میں تم اُنھیں اپنی آنکھوں سے دیکھو گے یہ خواب کی واردات تُم پر بیداری میں بھی گزرے گی۔ لیکن تم پہچانو گے نہیں اور فرمایا ؎

تو عزمِ سفر کردی و رفتی بر ما
بستی کمرِ خویش و شکستی کمرِ ما

گفت حق اندر سفر ہر جا روی
بایدِ اوّل طالبِ مردے شوی

تو یہاں سے روانہ ہو کر بیتُ اللہ شریف کی زیارت سے مُشرّف ہُوا بعدازاں جب مدینہ طیبہ کی طرف قافلہ چلا تو میرے دل میں خیال آیا کہ مدینۃُ الرّسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کو سوار ہو کر جانا بے ادبی ہے پیادہ پا جانا چاہیئے۔ چنانچہ پیدل روانہ ہُوا۔ اثناءِ راہ ایک دُنبل پاؤں میں نکلا تمام ٹانگ سُوج گئی چلنا پھرنا دُوبھر ہو گیا۔ درد کی شدّت نے بے ہوش کر دیا۔

[1] اگر کوئی شعیب علیہ السلام آئے میسّر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے



تُو دستگیر شو اے خضرِ پے خجستہ کہ من
پیادہ میروم ہمرہاں سوارانند

○ پھر ہوش آیا تو خیال گزرا کہ بس اب تیری مُدّتِ حیات پُوری ہو چکی ہے اس بیابان بے آب و دانہ میں زندگی معدُوم۔ افسُوس کہ روضۂ رسُول اللہ کی زیارت بھی نصیب نہ ہو سکی۔ اس حیرت و اندوہ میں بے اختیار آنسُو ٹپکنے لگے۔ اِسی حال میں تھا کہ ایک گوشۂ بیابان سے غُبار بُلند ہُوا۔ تھوڑی دیر میں دامنِ گرد کو چاک کر کے ایک جماعت سوارانِ تُرک نمُودار ہُوئی۔ وردی پہنے ہُوئے ہتھیار لگائے عربی گھوڑے زیرِ ران تھے۔ اور اُن کے زرق برق لباس کو دیکھ کر حیرت میں تھا کہ وُہ جماعت میری طرف مُتوجّہ ہُوئی۔ سردارِ خیل نے میرے پاس آکر فرمایا یَا شَیْخُ قُمْ قَافِلَۃٌ رَاحَ[1] مَیں نے جواب دیا یَا سَیِّدِیْ اَنَا مَرِیْضٌ فِیْ مَرَضٍ شَدِیْدٍ وَّ دَآءٍ کَثِیْرٍ[2] وُہ سُن کر گھوڑے سے اُترے میرے سر کو اپنے زانو پہ رکھ کر ایک رُومال سے گرد و غبار صاف کیا اور فرمایا فَاَیْنَ مَرَضُکَ[3] مَیں نے دُنبل کی طرف اشارہ کیا فرمایا شُفِیَ ھٰذَا[4] میری ٹانگ پر ہاتھ پھیرا معاً درد موقوف ہو گیا اس کے بعد تسلی تشفی کے الفاظ فرمائے اور ایک ناقہ سوار کو حکم دیا کہ تم اِس کو قافلہ میں پہنچا دو اور فلاں شخص کو تاکید کر دو باآرام تمام مدینہ منوّرہ تک لے جائے وُہ ناقہ سوار صبا رفتار مجھ کو لے چلا۔ راہ میں بار بار کہتا یا شیخ! میرے لئے دُعا کرو آخر کار قافلہ سے جا ملے اور قافلہ مدینہ منوّرہ پہنچ گیا اور اُس نے مدینہ منوّرہ کے باہر مجھے اُتار دیا۔ پھر اس کا پتہ نہ چلا کہ وُہ کہاں چلا گیا جب مدینہ منوّرہ پہنچ گیا تو مجھ کو وُہ خواب یاد آیا جو حضرت قبلہ کے رُوبرو بیان کیا تھا۔ کفِ افسوس مل کر رہ گیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا تھا کہ مدینہ منوّرہ کے راہ میں تم اُنھیں دیکھو گے۔ وُہ درُود شریف یہ ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ "یہ ۲۳ واقعاتِ مُبارکہ مُتعلّقہ درُود شریف بفیض عدد ۲۳ سالہ دورِ نبوّت" ☆

[1] اے شیخ اُٹھو۔ قافلہ جا رہا ہے۔
[2] مَیں سخت بیمار ہُوں اور مرض شدید ہے۔
[3] کہاں ہے تیرا مرض؟
[4] دم کیا اور شفا ہو گئی۔

روضۃ الخامسۃ

باب ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فوائد الصلوٰۃ والسلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ قِیَامُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

سحاب شست لبِ غنچہ بہ چندیں آب[1]
برائے آنکہ زند بوسہ بر رکابِ رسول ﷺ

قرآنِ پاک :۔ پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۸۳

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا | لوگوں سے اچھی بات کہو

علامہ السید ابوالفضل محمود البغدادی الآلوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرۂ آفاق تفسیر روح المعانی میں فرمایا۔

☆ اَلنَّاسِ سے مراد انسانیت کی جان ذاتِ محمد ﷺ ہے اور حُسْنًا سے مراد درود شریف تو معنیٰ یہ ہوا کہ محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود شریف بھیجا کرو بعض مفسرین نے درود شریف بھیجنے کا یہ معنیٰ اخذ کیا کہ ہر معاملہ میں ہمیشہ آپ ﷺ

فوائد جمیلہ :۔ فوائد الصلوٰۃ والسلام کے بعد درود شریف خضری لکھا گیا ہے بموافقت درود شریف اولیاء نقشبند افاض علینا انوارھم تاکہ ورد کرنے والے کا قلب منبعِ فیض اور سینہ گنجینۂ فیض اور زبان ترجمانِ فیض بنے اولیاءِ عظام کے وظائف میں بعینہٖ وہی الفاظ پڑھنے چاہئیں جو اُن کی زبان مبارک سے نکلے ہوں اور تعداد میں زیادتی ہو تو اخلال اور کمی ہو تو اخلال ہوتا ہے لیکن درود شریف میں نہ اخلال ہے اور نہ اخلال۔ جتنا چاہے پڑھے جو کہ
جمع رنج بوجھ ، فتوحات سے خالی ، مصائب ، رجعت اور سلب نسبت سے محفوظ ،
بزرگانِ دین سے سینہ بسینہ منقول ہے۔ درود شریف خضری معنیٰ جملہ انشائیہ سے ہے جو ہمیشہ درہمیشہ متواتر ہر آن کے لیئے ہے۔ سحری کو ۵۰۰ بار اور بعد از نماز عشاء ۱۰۰۰ بار صاحب مجاز کی اجازت سے پڑھے کہ خود رو پودہ پتے لاتا ہے پھل اور پھول نہیں لاتا۔ فوائد درود شریف کالشمس فی النہار اور فضائل منبع الانوار ہیں

[1] بادلوں نے لبِ غنچہ کو سحر کے وقت بارش اور شبنم کے معطر پاکیزہ پانی سے کئی بار دھویا تاکہ وہ محبوبِ رسول ﷺ کی رکاب پر بوسہ دینے کے قابل ہو جائے۔



کی فرمانبرداری ہو اور عظمت بیان کی جائے اور تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے۔ حضور ﷺ کے کمالات و اوصاف سچائی کے ساتھ بیان کیا کرو اور آپ ﷺ کی خوبیاں نہ چھپایا کرو۔ علماءِ متقدمین کا دعویٰ ہے۔ ہم قرآن پاک کی کسی بھی آیتِ پاک سے شانِ مصطفےٰ ﷺ بیان کر سکتے ہیں کہ قرآنِ مجید شانِ مصطفےٰ ﷺ کا امین بھی ہے اور مُبیّن بھی لہٰذا ثابت ہوا کہ درود شریف کے لیئے اتباع لازمی ہے اور فضائل و کمالاتِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کا بیان بھی درود شریف ہے۔ عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ جو موضوع کتاب اور مقصود ہے[1]

○ چند فوائد اپنی علمی بساط کے لحاظ سے بیان کرتا ہوں لیکن کَمَا حَقُّہٗ اوصاف کون بیان کر سکتا ہے اگر تمام روئے زمین کے شجر قلمیں بن جائیں اور سمندر روشنائی تو کلمٰتُ اللہِ علوم و حکمتِ الٰہیہ "کو لکھنے لگیں تو سات بار بھی سمندر روشنائی بن کر آئیں اور عرش و فرش کو کاغذ بنائیں تحریر نہ ہو سکیں کہ صفاتِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں۔ بعض مفسرین کرام نے کہا اس سے مراد حضور ﷺ کی صفات[2] ہیں کہ کلمٰتُ اللہِ حضور ﷺ کے اسماءِ حسنیٰ سے ہے لہٰذا درود شریف کی ایک بھی فضیلت زمین و آسمان کے برتن میں نہیں سما سکتی۔ چہ جائیکہ فوائد شریفہ اور ابحاثِ لطیفہ کے لیئے یہ چند کاغذ کے صفحات کافی ہوں ؎

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی ﷺ

لا و ربِّ العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی ﷺ

[1] ذکرِ فضائل و کمالات صلوٰۃ و سلام نعت محبت اور اتباع یہ سب ایک ہی حقیقت کے نام ہیں۔

[2] ایک مرتبہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا میرے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسنات بیان کرو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام درخت قلمیں تو بھی شمار نہ ہو سکیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسنات بیان کرو تو عرض کیا۔ حضرت عمر، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے سنن الکبریٰ میں یہ حدیث پاک بیان کی۔ یاد رہے۔ صفاتِ خالق حقیقی اور ذاتی۔ صفات مخلوق مجازی اور اسمی ہیں۔ صفاتِ الٰہیہ ازلی ابدی لامتناہیہ ولا متناہیہ ہیں اور صفاتِ مخلوق اسی کی نگاہِ کرم سے

○ غوثِ زمان السید عبدالعزیز دباغ مغربی اَنَارَ اللّٰہُ بُرْھَانَہٗ نے ابریز شریف میں فرمایا۔

☆ دُرود شریف پڑھتے وقت دُنیا کے دھندوں سے دِل لبریز اور غیر اللہ سے وابستگی ہو تو سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو دُرود شریف کے اجر "نور" سے محروم رکھا۔ اِسی لئے اُس کے قلب کو شواغل سے معمور کر دیا اور اگر عمل کے وقت قلب دُنیا کے دھندوں سے فارغ ہو اور رجُوع الی اللہ ہو تو سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے موجب اجر فرمایا ہے اور اُس پر نُور اور اجر مرتب فرمایا۔ قبولیت کی علامت لرزہ چڑھنا، گریہ طاری ہونا اور خشوع و خضوع کا پایا جانا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ

☆ دُرود شریف پڑھنے سے نبی کریم ﷺ کو نفع پہنچانا نہیں بلکہ فائدہ اور نور آپ سے پاتا ہے۔ ہر اجر کے لئے نُور ہے اور دُرود شریف کا نُور تمام کائنات کے اصل نورِ محمدی

بقیہ حاشیہ

عطائیہ اور محدود و معدود ہوتی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ

علہ نورِ ذاتِ احدیت کی پہلی تجلی ذاتِ نُور "محمد" ﷺ ہے اور اُس نور سے ہی تخلیق کائنات ہُوئی یعنی ابتداء بھی اسی سے اور انتہاء بھی اور مقصود بھی یہی نور ہے تو یہ نورِ خالق و مخلوق کے درمیان ایک وسیلہ بنا۔ اِس وسیلہ کے بغیر نہ تو دولتِ ایمانی، نعمتِ عرفانی ملتی ہے اور نہ مخلوق کی کوئی عبادت، پکار خالق تک رسائی کر سکتی ہے اور نہ ہی قبولیت پا سکتی ہے۔ تو معلوم ہُوا۔ قلبِ مومن نورِ ذاتِ محمد ﷺ" کے وسیلہ جلیلہ سے ہی نورِ ذاتِ احدیت کی جلوہ گاہ بنا۔ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ مومن کا قلب اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا عرش ہے یعنی اُس کی تجلیات کا مخزن و مرکز، تو ہر انسان اتنا ہی ذات و صفاتِ نور محمدیہ و فضائل و کمالاتِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام والتحیۃ سے فیض یاب ہوگا۔ جتنا اُس کے قلب میں نور تجلی ہے یا بالفاظِ دگر جتنا اُس کا تعلق مُصطفےٰ سے ہوگا اور یہ نور تجلی درُود شریف سے ملتا ہے جناب رسالت مآب" ﷺ" کو تمام کائنات میں وُہ مقام حاصل ہے جس تک کوئی اور ذات نہ پہنچی ہے اور نہ پہنچ سکے گی جتنا اُس کے قلب میں تجلی نور کا فیضان ہے اتنا ہی وُہ آپ کے فضائل و خصائل، کمالات و معجزات اور شان کو سمجھتا اور بیان کرتا ہے۔ کَمَا لَا یَخْفٰی اَھْلَ الْبَصَرِ وَالْبَصِیْرَۃِ

☆ تمام تخلیقات کا اصل نورِ "محمد" ﷺ " یعنی یہ تخلیقی نُور اصل کائنات ہے جو تجلی ذات ہے ہے۔ تجلی صفات کا کوہ طور پر ہلکا سا جلوہ پڑا تو اولو العزم رسول موسیٰ علیہ السلام غش کھا کر گر پڑے اور کوہ طور



ﷺ سے ہے اور دُرود شریف کا نور چونکہ آیا ہی بحرِ انوارِ محمدی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام سے ہے اور پھر جا بھی ملا نورِ احمدی " ﷺ " سے کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ جیسے کوئی اپنے اصل سے جا ملے تو دُرود شریف سے نفع پہنچانا نہ ہُوا۔ اِس کا سارا فائدہ اجر، ثواب اور نورِ خالص ہمارے اپنے ہی لئے ہُوا جیسے سمندر سے بخارات اُٹھ کر بادل بنتے ہیں اور بارش کے قطرات اور اُس کا پانی پھر سمندر میں جا ملا اور اُس پانی سے مُردہ زمین زندہ ہو گئی۔ "قلبِ مومن دُرود شریف کے نُور سے زندہ ہوتا ہے" علہ

كَالْبَحْرِ يَمْطُرُهُ السَّحَابُ وَمَالَهُ ... مَنٌّ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ مِنْ مَائِهِ

**حقیقت دُرُود شریف:**۔ اعاظم و اکابر صحابہ کرام نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا۔ یا رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ درُود شریف کی حقیقت کیا ہے تو حضور دانائے غیوب، محبوبِ علّامُ الغیوب" ﷺ" نے فرمایا دُرود شریف علمِ مکنون، علمِ اسرار سے ہے۔ طُوْبٰی لَھُمْ وَبُشْرٰی (خوشخبری اور مبارک ہو) جنہوں نے دُرود شریف سے وافر حصے پائے اور پھر وُہ ہمیشہ دُرود شریف میں رطب اللسان اور اُن کے حصولِ فوائد اور انوار سے دُرفشاں ہو گئے۔

☆ امام ربّانی محبوبِ صمدانی سرکار مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی نقشبندی مجددی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کے نزدیک دُرود شریف ہر حال میں مقبول ہے اور فائدہ دیتا ہے

بقیہ حاشیہ

جل کر سُرمہ بن گیا لیکن حضور" ﷺ" تو اصل نور کائنات ہیں۔ خاکِ المدینۃ المنورہ پر اُس نورِ ازلی کا جلوہ بار بار پڑا جو کوہِ طور پر ایک بار "وُہ بھی سوئی کے ناکے کے کروڑواں حصہ" پڑا تھا۔ حضور نور" ﷺ" کے دیارِ پاک کے گلی کوچہ کا ذرّہ ذرّہ کوہِ طور سے کروڑہا گنا زیادہ باعظمت ہے یہاں تو اس نورِ ازلی ذاتِ احدیت کی ہر آن نئی شان سے تجلیات کا ظہور ہے اور اُس نور کا حصول صرف اور صرف دُرود شریف سے ہے

پہ کیفیت مجھ پہ بارہا گزر گئی ... دیکھا جلوۂ حضور جہاں تک نظر گئی
موسیٰ بیہوش ہو گئے اور طور جل گیا ... جب نقاب بریم محمد رُخ سے اُٹھ گئی ... صلی اللہ علیہ وسلم

علہ جیسے سمندر پہ بادل برستا ہے لیکن بادل کا سمندر پر کوئی احسان نہیں کیونکہ یہ پانی تو اس کا اپنا ہے۔ دُرود شریف سے مقصود استفادہ نور ہے۔ ذکر کا فائدہ - فائدہ دینا نہیں، فائدہ لینا ہے " [illegible]

اگرچہ ریا اور سمعہ سے بھی پڑھا جائے لیکن اس سے ثواب اجر میں کمی ہو جاتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲) درود شریف کا نور تمام نوروں کا اصل ہے جس سے قلبِ سقیم۔ قلبِ سلیم اور قلبِ فہیم بنتا ہے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ [۱]

قلبِ فہیم دنیا میں ہدایت، تقویٰ اور قلبِ سلیم آخرت میں نفع دے گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۳) درود شریف کا نور حقیقتِ [۲] اشیاء کو بدل دیتا ہے۔ تلخ سے شیریں اور بدبو سے خوشبودار بناتا ہے اور ہر قسم کے زہر کے لیے تریاق ہے۔ اور ہر درد کی دوا ہے۔

---

[۱] پ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت کریمہ ۸۸، ۸۹ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اس کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر "قلبِ سلیم" تطہیر القلب عن ما سوا اللہ کو کہتے ہیں اور قلبِ فہیم دین کی سمجھ رکھنے والا دل جسے اصطلاحِ طریقت میں لطیفۂ ربانی سے تعبیر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق "الحدیث" میں فرمایا گیا وَاسْتَفْتِ قَلْبَكَ اپنے (حاشیہ صفحہ ۲۲۸ ملاحظہ ہو) دل سے فتویٰ پوچھ یہ مفتیٔ حق ہے نہ کہ مطلق قلب (قلبِ سقیم) جو خیالاتِ فاسدہ اور پراگندہ کی آماجگاہ اور وسوسۂ شیطانی کی گذرگاہ ہے۔ مفتیٔ عقل اور قاضیٔ نقل کا دل نوبت خانہ ہے جو خواہشِ نفسانی کا دیوانہ اور شیطان کا کارخانہ ہے۔

[۲] مولانا محمد جلال الدین رومی قدس اللہ مضجعہ، مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔ ایک بار شہد کی مکھی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت حضور رؤف رحیم "ﷺ" صحابہ کرام کی مجلس کو سجائے "جیسے چاند تاروں کے جھرمٹ میں" تشریف فرما تھے۔ شہد کی مکھی نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا اور فرطِ شوق سے کبھی حضور "ﷺ" کے لباس مبارک پر بیٹھتی اور کبھی پاؤں کو بوسے دیتی اور آداب بجالا کر تمام مجلس کے اردگرد خوشی اور مسرت سے جھومتی اور طواف کرتی تھی اور عجیب شان سے فدا ہو رہی ہے۔ سرکارِ مدینہ، سرورِ سینہ "ﷺ" نے اس کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا اے نحل! یہ بتا تو شہد کیسے بناتی ہے۔ عرض کیا فِدَاكَ رُوْحِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ میں باغ میں جا کر ہر قسم کے پھول چنبیلی، موتیا، گلاب اور پھلوں کا رس چوستی ہوں ان میں کوئی کڑوا، کسیلا اور کوئی پھیکا ہوتا ہے یا حبیبَ اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ میرے پیٹ میں کوئی کارخانہ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے جب میں پھلوں کا جوہر اور پھولوں کا زردہ، سفید اور سرخ رس منہ میں رکھ کر اپنے گھر کی طرف اڑتی ہوں تو راستے میں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ)



(۴) خلیفۂ اول رسول الاعظم سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی:۔

☆ درود شریف گناہوں اور بری تقدیر کو مٹاتا اور شقی سے سعید بناتا ہے اور حضور اکرم "ﷺ" کی خاص توجہ اور نظر ہوتی ہے جس سے غمی، خوشی، تنگی آسانی، نقمت

---

بقیہ حاشیہ

آپ پر درود شریف "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ" پڑھتی ہوں۔ مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ؎

چوں خوانیم بر احمد درود ﷺ — مے شود شیریں و تلخی را ربود

☆ بقول "یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ" اپنی شہنشاہ ملکۂ نحل کے حکم سے ان رسوں کو جمع کر کے ایک مجلس منعقد کرتی ہیں اور پھر ہم سب ادب و محبت کے ساتھ اردگرد بیٹھ کر درود شریف پڑھتی ہیں تو درود شریف کی برکت سے یہ تلخ رس شیریں بن جاتے ہیں جو ایسے میٹھے خوشگوار، پاکیزہ اور لطیف تر ہوتے ہیں کہ مدتِ دراز تک نہ گلیں نہ سڑیں اور نہ بدبودار ہوں پھر عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ یہ سب برکت درود شریف کی ہے اور یہ سب تاثیر ہے آپ کے نامِ اقدس کی۔ یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ ربِ کریم کو ہماری یہ ادا اتنی پسند آئی اس شافیٔ مطلق نے اس درود شریف پڑھنے کی برکت سے اس میں شفا رکھ دی کہ حلال طیب چیزوں میں شفا ہے حرام چیزوں میں نہیں اور ہمیں بہت سے انعامات سے نوازا۔

☆ پہلا انعام:۔ درود شریف سے رسوں کی قلبِ ماہیت فرما کر شہد کو بچے جوان اور بوڑھوں کے لیے محبوب بنا دیا اور اس میں عجیب ذائقہ اور تاثیر عطا فرمائی اور شفا کا نسخہ ملا۔

☆ دوسرا انعام:۔ درود شریف کی برکت سے بارگاہِ رسالت کی حاضری اور زیارت نصیب ہوگئی اور مرتبہ پا گئیں۔ اور ہمارا ذکر مومنوں کی زبانوں پر شہد کی مٹھاس کی طرح ہوتا رہے گا۔

☆ تیسرا انعام:۔ ربِ جلیل سے وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ (پ ۱۴ سورۃ النحل ۶۸) سے شرفِ ہم کلامی ملا۔

○ خالقِ کائنات کو بندہ کا درود شریف پڑھنا کتنا پسند ہے کہ اس کی شانِ کریمی سے زبانوں میں مٹھاس اور تاثیر پیدا ہوگئی اور درود شریف مومن کے منہ میں شہد سے زیادہ میٹھا اور قلب میں نور بن گیا۔ یہ سب انعاماتِ خسروی ہیں کہ مومن قبر میں جا کر درود شریف کی برکت سے نہ گلیں نہ سڑیں اور نہ بدبودار ہوں گے

---

انشاء اللہ تعالیٰ۔ "درود شریف نے ادھر شہد کو یہ خاصیت عطا فرمائی ادھر مومن نے مرنے کے بعد یہ سعادت پائی۔

حکمت کے موتی:۔ عالمِ نباتات کے گلستان کے پھولوں کا رس شہد کی مکھی چوسے تو "فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ" کا مژدہ پائے اور گلستانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھولوں کا رس "خون" کربلا کی

اور انعام کیا تیرے رب نے شہد کی مکھی کو۔ اس میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ)

نعمت، بلاعطا، زحمت رحمت اور راحت بنتی ہے اور یا یلام کا مداوا ہو کر انعام بن جاتا ہے ؎

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اک تیری سیدھی نظر کی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

⑤ درود شریف پڑھنے والے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی حضوری میں یاد فرماتے ہیں اور وہ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ کی عملی تفسیر[1] بن جاتا ہے پھر وہ سفر و حضر کی خلوتوں اور جلوتوں میں محراب و منبر پر، ابتلاء اور مصائب میں ہر وقت درود شریف سے شغف رکھتا ہے اور خوش رہتا ہے۔ جس سے محبت الٰہی اُس کے رگ و ریشہ میں سما جاتی ہے ؎

ہو نہ ہو آج کچھ میرا ذکر حضور میں ہُوا
ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

⑥ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہا[2] نے فرمایا۔

[2] ؎ عالمہ، فاضلہ، مجتہدہ، محدثہ کبیرہ، مجتہدہ شریعہ مطہرہ، حافظہ۔ 8

بقیہ حاشیہ

سرزمین چھوئے تو وہ خاک بھی خاکِ شفا ہے۔ جس سے مومن روحانی جسمانی شفا پاتے ہیں۔

کیا بات رضا اس گلستانِ رسالت کی ہے — زہرا ہے کلی جس میں اور حسین و حسن پھول
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " کی بارگاہ کی نحل اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا درباری ہُد ہُد۔ کیا شان ہے سبحان اللہ! ہُد ہُد نے شہزادی بلقیس کی شاہی کا راز بتایا اور شہد کی مکھی نے درود شریف کی فضیلت کا سربستہ راز کھولا۔ اہل محبت ہی فیصلہ کریں کہ شان و عظمت میں کون افضل ہے؟ افضل تو وہی ہے جو افضل الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی رعایا کی خبر گیری کرتی ہے اور بارگاہ محمدی " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " کی نحل نے اُمتِ مسلمہ کیلئے ایک نسخہ مجرب تیار کیا۔ جو نہ گلتا اور نہ سڑتا ہے۔ درود شریف نے شہد کو خوشبودار، خوش ذائقہ اور خوشگوار بنایا اور یہ نسخہ شہد غذا بھی ہے دوا بھی اور ہر جہت کلیۃً شفا بھی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ط

" از الفقیر الی اللہ و رسولہٖ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ "

[1] ؎ پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۵۲ تو میری یاد کرو تو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ اللہ رب العزت نے حضور " [illegible] "



☆ درود شریف کی برکت سے " سکرات الموت[3] " نزع کی کڑواہٹ اور موت کی کراہت دُور ہو کر موت آسان ہو جاتی ہے۔ کہ درود شریف موت کی تلخیوں کے لئے تریاق ہے ؎

شدت جانکنی ہو جب نزع کی ہو کشمکش — ورد زبان ہو یا خدا صلِّ علیٰ محمدٍ " صلی اللہ علیہ وسلم "

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

⑦ حضرت حذیفہ بن الیمان " محرم راز دارِ نبوت " رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ " دلائل الخیرات "

☆ درود شریف کے انوار اور فوائد اولاد در اولاد کئی پشتوں تک پہنچتے رہتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

⑧ مشہور و معتبر تابعی حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

☆ درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اُس کے امرِ محبت کی تعمیل ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

⑨ سُہَیلِ یمن آفتابِ قرن خواجہ اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمودہ :-

☆ کثرتِ سجود " نوافل " سے درجۂ کمال " معرفت " اور کثرت درود شریف سے فنا فی الرسول کا مرتبہ ملتا ہے۔ آپ کو کثرتِ درود شریف سے استغراق عشق محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور جذبۂ سرمدی نصیب تھا۔ " ولایت کا یہ مقام مطابقت ہے "۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

۱۳

بقیہ حاشیہ

" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " سے فرمایا محبوب! وَجَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِیْ میں نے اپنے ذکروں سے تجھے ایک ذکر کیا اور پھر اس ذکر کو وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ سے وہ رفعت عطا فرمائی کہ محبوب " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " کی ذات کو ہی اپنا ذکر بنا دیا۔ ذکر اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء حسنیٰ سے ہے حضور اللہ کا ذکر ہیں یعنی کہ حضور کا ذکر اللہ کا عین ذکر ہے " عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم "

[3] ؎ ایک شخص درود شریف کا عامل تھا۔ جب اُس پر نزع کا عالم طاری ہُوا تو کسی اہل اللہ، محرم راز نے پوچھا کیا حال ہے؟ اُس نے کہا مجھے سکرات الموت کا احساس تک نہیں۔ جیسے مصری عورتوں کو جمال یوسفی علیہ السلام دیکھ کر ہاتھ کٹنے کی تکلیف کا احساس تک نہ ہُوا اور زبان پر اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ۝ (سورۂ یوسف ۳۱) تھا بعینہٖ نزع کے عالم میں درود خواں جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں محو ہو کر " قسم ہے رب الکعبہ " رب کعبہ کی قسم، کہتے ہوئے جان قدموں میں قربان کر دے گا۔

ہر چہ از دوست می رسد نیکوست — کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

(۱۰) محبوبِ سبحانی الشیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ الرحمانی کا ارشادِ مبارک :-

☆ عَلَيْكُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ تم لازم پکڑو مساجد اور درود شریف کو تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول پاک ﷺ سے ہر وقت تعلق قائم رہے، یہ مقام جائے اقامت اور مقامِ بندہ کا قیام۔ یہ دونوں افضل ترین مقامات سے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۱۱) علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا۔

☆ محبوب کریم، رسولِ عظیم " ﷺ " پر درود شریف پڑھنا سب سے اولیٰ، اعلیٰ، افضل، اکمل، ابہیٰ، اشہیٰ، ازہر و انور ہے۔ اور سر چشمۂ وظائف ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۱۲) عاملِ درود شریف کی قبر میں حضور ﷺ خود جلوہ گر ہوں گے اور وہ قبر بقعۂ نور بن جائے گی اور قبر بھی زندہ ہو جائے گی "سبحان اللہ! کیا شان ہے درود خوان کی"۔ مؤلف

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۱۳) جاہِ والا شاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی المشہور محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ کا قول :-

☆ ہمارے خاندان کو علمِ شریعت میں خدماتِ دینی اور مقاماتِ جلیلہ "محدث و مفسر" بہ نسبت درود شریف عطا ہوئے کہ حسنین کریمین نے ہمیں قلم عطا کیا اور فرمایا هٰذَا قَلَمُ جَدِّيْ۔ علمِ طریقت میں مدارج بھی بوسیلہ درود شریف پائے جو لکھا مَا وَجَدْنَا وَجَدْنَا کی مِنْ كُلِّ الْوُجُوْهِ تعبیر تھے درود شریف کا حکم حضور ﷺ سے عطا ہوا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۱۴) امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ مَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ کے تحت اپنے قیامِ حرمین شریفین میں روحانی مشاہدات کی بناء پر فرمایا۔ جو چاہتا ہے کہ وہ خوشی کے ساتھ اللہ تقدس و تعالیٰ سے ملاقات کرے



تو وہ درود شریف کو اپنے اوپر لازم کرے کہ سرورِ مدینہ سرورِ سینہ ﷺ اس شخص پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی کی وجہ سے بہت خوش ہوتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۱۵) الشیخ اکبر، سرکار محی الدین ابن عربی علیہ رحمۃ ربی کا ارشادِ مبارک :- "جواہر البحار فی فضائل النبی المختار"

☆ سوائے متابعت شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کے دوسرا کوئی راستہ محبتِ الٰہی کا نہیں ہے، جو بکثرت سجود اور مواظبت درود شریف ہے۔ اہلِ محبت کو چاہیئے کہ درود شریف پڑھتے وقت صبر و استقلال سے ہمیشگی کرے تاکہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہان آقائے زمین و زمان " ﷺ " خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں یہ سب سے اعظم فوائد جلیلہ جمیلہ عظیمہ سے ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۱۶) درود شریف مفتاح الابواب[1] ہے مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيْمِ انْفَتَحَ۔ جس نے کریم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس کے لیئے برکتوں، رحمتوں، مغفرتوں کے دروازے کھل گئے اور وہ کشادہ حال ہو گیا۔" دنیاوی، دینوی کشادگی مراد ہے۔"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۱۷) درود شریف گھروں کی زینت، مجلسوں[2] کی رونق اور دلوں کا چین اور سکون ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۱۸) زبدۃ الاولیاء[3] متاخرین خواجہ سائیں توکل شاہ انبالوی نقشبندی مجددی کے ارشادِ گرامی :-

☆ تمام عبادتیں بسبب کسی قصور کے رد ہو سکتی ہیں مگر درود شریف ایسی عظیم شئی ہے۔ جو کسی حالت میں رد نہیں ہوتا۔ بہر حال قبول ہی قبول ہو گا۔ "ذکرِ خیر"

[1] الاول مجددہ الکریم مؤمنین، صالحین، محبتین، سالکین، عاشقین کے لیئے ولایت کے دروازے کھول دیتا ہے اور وہ اولیاء، ابرار، اخیار، نجباء، نقباء، بدلاء، ابدال، اوتاد، قطب، قطب مدار، قطب ارشاد، افراد، غوث اور مجدد بنتے ہیں۔ "میرانی القرائے"

[2] ایک روایتِ حدیث میں فرمایا میرے عمر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ "کا ذکر مجلسوں کی رونق ہے۔

[3] آپ شب بھر بیدار رہ کر درود شریف پڑھتے حتیٰ کہ کثرت درود شریف سے آپ کے بدن پاک [illegible]

عطر و گلاب سے منہ کو دھو، حُبِّ نبی ﷺ کی دل میں ہو
جس کا وظیفہ ہو گیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۹) نیز فرمایا :۔ بندہ جب عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور مصائب، ابتلاء بکثرت وارد ہوتے ہیں۔ لیکن دُرود شریف کا عُمدہ خاصہ یہ ہے اس کے وِرد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظت الٰہی شامل حال ہوتی ہے۔ یہ دُرود شریف کا خاصہ ہے۔ "نہ نسبت سلب ہوتی ہے اور نہ رجعت"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۰) نیز فرمایا :۔ دُرود شریف میں پرورش رُوحانیت رُوحِ پُرفتوح صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتی ہے رُوحِ اقدس تو رُوحُ الارواح ہے" صلی اللہ علیہ وسلم "اور میری تربیت رُوحِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ کہ مفلوکُ الحالی سے مُرفّعُ الحالی اور دونوں جہان سے فارغُ البالی پائی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۱) نیز فرمایا :۔ جب آپ سے کسی نے پُوچھا دُرود شریف کونسا افضل ہے؟ تو ارشاد ہُوا تمام دُرود شریف ہی عُمدہ، افضل اور بہتر ہیں۔ مگر مراتب کا فرق ضرور ہے۔

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ قلب کھلتا ہے اور انوار برستے محسوس ہیں۔
☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ رُوح کو ترقی ہوتی ہے۔
☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ

بقیہ حاشیہ

اور جامہ مبارک میں دُرود شریف کی خوشبو مہکتی تھی فرمایا ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھ رہا تھا تو رُوحِ مبارک " صلی اللہ علیہ وسلم " نے خوش ہو کر میرے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے۔ دُرود شریف کا نُور موسلا دھار بارش کی طرح برف کے سفید گلے کی مانند برستا۔ دُرود شریف کا اصلی رنگ سبز خوشبو دار ہوتا ہے اور گاہ بگاہ سفید برف کی طرح اور شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے۔ دُرود شریف پڑھنے سے مزا آتا ہے۔ جیسے عوام الناس کسی چیز کو زبان سے چکھ کر مٹھاس اور کھٹاس کو معلوم کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی اہلُ اللہ دُرود شریف کے عامل کو اُس کے چہرے کے نُور سے دیکھ کر جان اور پہچان جاتے ہیں۔ اور کشفی لحاظ سے اُنکے احوال سے باخبر ہوتے ہیں۔ آپ اپنے مرید دُرود خواں سے پیار اور محبت سے فرمایا کرتے کیا بات ہے کہ تم مدینہ شریف کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے ہو۔ اللہ اللہ شان دُرود خواں ۔ ۱۲ منہ



مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْھِمْ میں بڑی ہی موج ہے۔ اس دُرود پاک میں حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوشنودی ہے اور ترقی کا ہم بیان نہیں کر سکتے وہ ہماری عقل سے آگے ہے۔ جس کا زُبان سے بیان مُمکن نہیں۔ "ملاحظہ ہو تحفۃ الصلوٰۃ صفحہ ۲۱۲، ۵۵۸"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۲) نیز فرمایا :۔ دُرود شریف پڑھنے والے کو موت سے پہلے جنّت کی سیر کرا دی جاتی ہے۔ طائرِ رُوح، قفسِ عنصری سے نہیں نکلتی جب تک ہشت بہشت میں اس کا مقام نہ دکھا دیا گیا ہو اور ایمان بالغیب سے مرتبہ شہود میں ترقی کرتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۳) نیز فرمایا :۔ کسی نے پُوچھا کہ اہانتِ رسُول کرنے یا لکھنے والوں کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ فرمایا ہاں سچے دل سے توبہ کرے اور بکثرت دُرود شریف کا وظیفہ رکھے تو دُرود شریف کے نُور کی برکت سے توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ اگر پھر بھُولے سے بھی اہانت کا مرتکب ہُوا تو غضبِ الٰہی نازل ہو گا۔ "اللہ ربُّ العزت" العلم حجابُ الاکبر" سے محفوظ فرمائے۔ مؤلف

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۴) اُستاذ ابو بکر محمدؒ، جبیر علیہ الرحمۃ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا۔ دُرود شریف پڑھنے سے سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوں تو بیٹھا ہے تو اُٹھنے سے پہلے اور اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے ربِّ کریم مُعاف فرما دیتا ہے۔ دُرود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ "رواہ البیہقی"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۵) دُرود و سلام بر سیّدُ الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کامل الفہم، بالغُ العقل بناتا ہے اور غباوتِ عقل "کند ذہنی" کو دُور کرتا ہے۔ جس سے فطانتِ علمی اور متانتِ عملی حاصل

بقیہ حاشیہ

گستاخی، اہانت، توہینِ رسول اللہ ﷺ کرنے والا سچے دل سے توبہ کرے تو عند الشرع اُس کی توبہ قبول ہو گی کہ مُرتد کی سزا قتل سے بچ جائے گا لیکن عند اللہ اُس کی توبہ قبول نہیں۔ گستاخ نہایت قبیح موت مر گئے ماتوا وھو اقبح موتۃ ۔
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے ۔ نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
صلی اللہ علیہ وسلم

ہوتی ہے۔ جس سے پند و نصیحت میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۶) دُرود شریف پڑھ کر دُعا مانگنے والوں سے بمطابق حدیثِ نبوی اِذَا دَعٰی بِہٖ اَعْطٰی وعدہ ہے کہ جب وُہ دُعا مانگیں تو عطا کروں گا خواہ وُہ عالمِ دُنیا میں یا عالمِ برزخ "قبر" یا عالمِ قیامت میں ہو اُسے ضرور ببرکتِ الصّلوٰۃ وَالسّلام عطا کروں گا۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۷) دُرود شریف استقامت کے ساتھ پڑھنے سے ظاہری، باطنی جمعیت قلبی[1] ملتی ہے اور دل ونگاہ کو سیری نصیب ہوتی ہے۔ "یہ اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ کا مقام ہے"

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۸) دُرود شریف بکثرت بھیجنے سے زُبان پُر تاثیر اور قلب فیضان دُرود شریف سے پُر نُور رہتا ہے اور اُن کی زُبان سے نکلے ہُوئے کلمے لوگوں کے لیئے ہدایت کی راہیں کھول دیتے ہیں

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۹) صبح شام دُرود شریف پڑھنے سے رزق سے بیفکری اور اسباب سے نظر اُٹھ جاتی ہے مقامِ تفویض نصیب ہوتا ہے اور مسبّب عزّ اسمہٗ پر نظر ٹھہر جاتی ہے اسی کا نام کمالِ توکّل "غنیٰ" ہے۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۰) دُرود شریف کے اعظم فوائد میں ہے قلب میں محاسنِ نبوی مستحضر اور نگاہ[2] میں صورت

---

[1] مقامِ تفویض، غنائے قلب کا بلند ترین مقام ہے جس میں احسان وایثار سے سب کچھ قربان کر دیا جاتا ہے کہ ہمارے لیئے اللہ اور اُس کا رسول "عزّ وجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلّم" بس کافی ہے اور اس مقامِ تفویض پر سیّدنا ابوبکر صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فائز المرام تھے۔ آپ نے تین مرتبہ سب کچھ راہِ خدا میں قربان کیا۔

[2] دُرود شریف کا نُور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ مثالی میں نظر آجاتا ہے۔ درحقیقت یہ دُرود شریف کے نُور کے جلوے ہیں۔ جو صورتِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں متشکّل ہو کر قلب میں مستحضر ہوتے اور نگاہوں میں سما جاتے ہیں۔ تو حفاظت کرتے ہیں۔ ایک دُرود خوان زرتشتوں کی آگ میں داخل ہو کر بسلامت نکل آیا۔ لیکن بدن پسینہ سے شرابور تھا۔ تمام پجاری یہ کرامت دیکھ کر آتش پرست سے خدا پرست بن گئے۔ فرمایا میں نے آگ میں مرشد





پاک متمثّل ہو جاتی ہے اور خلوت اور جلوت میں حضُوری کا تصوّر علیہ السلام جم جاتا ہے۔ دُرود شریف سے دِل آئینہ کی طرح صاف شفّاف اور مُصفّٰی ہو جاتا ہے ؎

در نگاہِ اُو جمالِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" در قلبِ اُو کمالِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم"

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۱) دُرود شریف مستغرق بخیال قبلۂ جان، کعبۂ ایمان "صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھنا کامل محبّت کی دلیل ہے جس سے قدم بقدم اِتّباع سے حصّے ملتے ہیں ؎

دانش میری آدابِ محبّت پہ نظر ہے قبلہ ہے میرا نقشِ پائے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۲) دُرود شریف سے مکارمِ اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے جو بعثتِ نبوی کا مقصد ہے جس سے صحیح معنوں میں ربّ عزّ شانہٗ کا بندہ اور حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا غلام بنتا ہے۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۳) اللہ سُبحانہٗ دُرود شریف کے عامل کو مرضُ الموت میں ہی رضا اور جنّت کی بشارت دیتا ہے اور لقاءِ الٰہی کا مُشتاق بناتا ہے تو پھر موت[1] بھی اُس کے لیئے محبُوب بن جاتی ہے

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۴) حدیثِ نبوی "صلی اللہ علیہ وسلم" میں فرمایا وَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَحْسِنُوْا صَلٰوتَکُمْ جب تُم صلوٰۃ بھیجو تو تحسین کرو اپنی صلوٰۃ کو، حُسنِ صلوٰۃ سے صُورت اور سیرت میں حُسن

---

بقیہ حاشیہ

کی طرف خیال کر کے دُرود شریف پڑھتا رہا وہاں سے ایک نُور آیا جو میرے جسم میں چادر کی طرح لپٹ گیا جس سے نارِ نُور اور آگ گلزار بن گئی۔ میرے بدن پر یہ پسینہ دُرود شریف کے نُور کا ہے۔ یہ شبنمِ نُور کے قطرات ہیں۔

[1] لِلنَّاسِ شُغْلٌ وَّلِیْ شُغْلٌ فِیْ تَصَوُّرِ النَّبِیِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہر ایک کا کوئی نہ کوئی شغل ہے۔ میرا شغل حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ذکر و فکر ہے "مقولہ عاشقِ رسول امام علیہ الصلوٰۃ والسلام السیّد عبدالغفار کشمیری لاہوری علیہ الرحمۃ"

[2] دُرود شریف کا وِرد رکھنے والے کے لیئے حضرت ملکُ الموت اُن کی جانکنی میں عجیب عجیب انداز اپناتے ہیں شیخ الطریقت جُنید بغدادی قدس اللہ تعالیٰ بِاَسرارِہِ الاَقدس کی رُوح کو بہشت سے سیب لا کر سونگھایا تو اس کی خوشبو سے مُشتاقِ دیدار رُوح اللہ اللہ کرتی حضورِ الٰہی میں حاضر ہو گئی۔ عاشقانِ الٰہی و دُرود شریف کے عاملین مومنین

بقیہ حاشیہ صفحہ

وجاہت کا نکھار آتا ہے۔ یہ حُسنِ ایمان کی علامت ہے ؂

ہیں عکسِ چہرہ سے لبِ گلگوں میں سُرخیاں ڈوبا ہے بدرِ گل سے شفق میں ہلالِ گل

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۵) حدیثِ قدسی :۔ کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم ؎

| کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَآئِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّدُ ﷺ | محبوب! تمام کائنات میری رضا چاہتی ہے اور میں اے محمد ﷺ تیری رضا چاہتا ہوں۔ |
|---|---|

مومن کو یہ مرتبہ رضا دُرود شریف اور کمال اتباعِ شریعتِ مُطہّرہ سے ملتا ہے کہ رضاءِ مُصطفےٰ رضاءِ خُدا ہے اور رضاءِ خُدا ہی رضاءِ مُصطفےٰ ہے۔ حضور ﷺ کی خوشنودی ہی ربِّ کریم کے راضی ہونے کی نشانی ہے ؂

ہم عہد باندھے ہیں وصلِ ابد کا رضاءِ خُدا اور رضائے محمّد عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم

خُدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے جو نظریں ہیں محوِ لقائے محمّد عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۶) اولیاءِ کاملین نے دُرود شریف کو اسمِ اعظم فرمایا ہے فانی فی اللہ، باقی باللہ کا مقام دُرود شریف کے عشق سے ملتا ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ۝ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ "ہر شئے فانی ہے اور بقاء ربِ سبحانہٗ تعالیٰ کی ذاتِ ذُوالجلال والاکرام کو ہے باقی ہر ذاکر فانی ہے۔ لہٰذا جب ذاکر ہی نہ رہا تو ذکر کیسا۔ جب ذاکر باقی ہے تو پھر ذکر بھی باقی ہے۔ لہٰذا دُرود شریف کو فنا نہیں کیونکہ وُہ باقی کا فعل ہے۔ دُرود شریف بھیجنے کا سلسلہ ربُّ العزّت کی طرف سے نہ منقطع ہوگا اور نہ موقوف۔" دُرود شریف منطوق ہے اور باقی کا فعل

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۷) مقصدِ تخلیقِ انسانی، معرفتِ الٰہی ہے ربُّ العزّت نے فرمایا۔ وَمَا خَلَقْتُ

بقیہ حاشیہ

کی رُوح کے قبض میں فرشتے کو بھی دخل نہیں کہ ایک اعرابی "ہوائے زمزم" سے اُس کی رُوح قبض کی جاتی ہے۔

در کوئے تو عاشقاں چناں جان مے دہند کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز



الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ[۱] یہ دولت دُرود شریف سے ملتی ہے۔ کیونکہ دُرود شریف سے حضور ﷺ سے تعلّق وابستہ اور نسبت پختہ رہتی ہے۔ حضور ﷺ کو چھوڑ کر معرفت کا ایک شمّہ بھی کوئی نہیں پا سکتا ؂

مُحال است سعدی کہ راہِ صفا توان یافت از پئے مُصطفےٰ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۸) ناصح الاُمّۃ السید عبد الغنی نابلسی قُدّس سرّہُ القدسی نے لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ[۲] (الحدیث المبارک) سے مُراد دُرود شریف فرمایا ہے۔ یہ قضاءِ مُعلّق اور قضاءِ مُبرم کو ٹال دیتا ہے۔ دُرود شریف (بشکل قضاءِ مبرم لوحِ محفوظ مراد ہے) ایک محبوب ترین دُعا ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی دُعا نہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۹) دُرود شریف سے تنگی، فراخی سے۔ دُکھ سُکھ سے اور پریشانی، سکون سے مُبدّل ہو جاتی ہے۔ اس تنگی، دُکھ، پریشانی پر صبر[۳] سے اجر و ثواب اور معیّتِ خداوندی پاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

[۱] پ سورۃ الذّٰریٰت آیت کریمہ ۵۶ میں نے جن اور آدمی اپنے لئے پیدا کئے وُہ میری عبادت کریں۔ یعنی پہچانیں۔

☆ پہلا مفہوم :۔ مقصدِ تخلیق معرفت ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ معرفت کے کئی راہیں جن پر انسان چل کر مقصود پاتا ہے۔ حضرت شاہ غلام علی نقشبندی علیہ الرحمۃ القوی اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ اکابر چشتیہ جو سرمستانِ ذوقِ محبت ہیں۔ اُن کا گزرگ سماع و سرود ہے۔ جو دل میں رنگا رنگ شوق اور رقّت، جو ایک نعمت ہے۔ پیدا کرتا اور یار کے چہرہ سے پردہ اُٹھاتا ہے اور ہم خادمانِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جو شرابِ معرفت و محبت کا پیالہ پینے والے ہیں۔ ہمارا گزرگ سُنّت اور دُرود شریف ہے جو قلب کو گوناگوں ذوق بخشتا ہے "آں ایشانند من چنیم یا رب" (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ)

☆ دوسرا مفہوم :۔ عبادت رئیس الاولیاء علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ لِاٰمُرَھُمْ بِالْعِبَادَۃِ تاکہ میں اُن کو حکم کروں کہ وُہ میری عبادت کریں۔ بندہ، اللہ تعالیٰ کا امر بجا کر حضور ﷺ کی کامل اتباع کرے کیونکہ عمدہ ترین کرامت اتباع میں دُرود شریف پر استقامت ہے۔ اسی راہ سے ذکر فکر، مجاہدہ، مراقبہ اور مکاشفے معرفت تک پہنچے گا۔

[۲] قضا تین قسم ہے۔ قضا موقوف، مُعلّق و قضاءِ مُبرم اور یہ دو طرح پر ہے "علمِ الٰہی میں یا لوحِ محفوظ میں۔

[۳] بمطابق حدیث پاک اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اِبْتَلَاہُ فَاِنْ صَبَرَ اِجْتَبَاہُ وَاِنْ رَضِیَ اصْطَفَاہُ جب کہ اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت کرتا ہے اُسے ابتلاء میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر وُہ اس پر صبر کرے تو برگزیدہ اور اگر وُہ اس

(۴۰) درود شریف سے عجز و انکساری ملتی ہے تو وہ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ (الحدیث) کی تصویر بن جاتا ہے۔ تواضع کے بعد ربّ العزت اُسے رفعت و عظمت عطا فرماتا ہے لوگوں کی زبانوں پر اس کا ذکرِ خیر سے ہوتا رہے گا۔ اور درجۂ رفیعہ پر فائز المرام ہو جائے گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۱) الشیخ عبدالکریم الشرابانی قدس سرہ الربّانی کا آزمودہ نسخہ:-

☆ درود شریف پر مواظبت، حوادثِ زمانہ، قتل و غارت، فتنہ و فساد، الزام و

بقیہ حاشیہ

پر راضی رہے تو اسے قربِ خاص میں رضا عطا فرما دیتا ہے۔ امام محمد المہدی الفاسی، مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات "

عله اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا۔ بندہ مومن کب بنتا ہے فرمایا جب وہ اپنے آپ پر نظر کرے تو تمام جہان سے کمتر پائے اور جانے اور دوسروں کو اپنے سے بہتر خیال کرے۔ مقامِ عجز کی چند اعاظمین کی مثالیں ملاحظہ ہوں۔

☆ سیدنا عمر فاروقِ اعظم نے ایک مقام پر فرمایا لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ ط رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

☆ سیدنا امام اعظم نے سیدنا امام جعفر الصادق سے دو سالہ نسبت پر فرمایا لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

☆ خواجہ نقشبند قدس سرہ الاقدس علیہ الرحمۃ۔ ایک دن ایک لڑکا گھر سے نکلا۔ قرآن پاک اُس کے پاس تھا اُس نے خواجہ کو سلام کیا۔ آپ نے اُس سے قرآن پاک لے کر کھولا تو یہ آیت نکلی وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ "سورۃ الکہف" تو فرمایا اُمید ہے کہ ہم وہ ہوں گے۔ اللہ اکبر! تہی دست شاخ پر میوہ سر بر زمین" جتنا کوئی مقامِ ولایت میں بلند درجات کا حامل ہے۔ اتنا ہی وہ اپنے آپکو فروتر کہتا اور سمجھتا ہے یہی طریقہ ہے اکابر و اعاظم اولیاءِ اُمت کا۔

سربلندی ہے جہاں میں خاکساروں کو نصیب بیشتر دیکھا ہے اُڑتے خاک کو افلاک پر

☆ مجدد الف ثانی قدس اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سرہ الاقدس نے فرمایا۔ یہ فقیر ایک روز "تجدید کے بارھویں سال" اپنے یاروں کے حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اپنی خرابیوں پر نظر تھی اور یہ نظر یہاں تک غالب تھی کہ اپنے تئیں اس طریقے سے بالکل بے مناسبت پاتا تھا۔ اس اثناء میں بحکم حدیث پاک مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ ط اس دُور افتادہ کو مذلّت کی خاک سے اُٹھایا اور یہ ندا باطن میں دی گئی کہ میں نے تجھے بخش دیا اور اُن کو جو بالواسطہ یا بلاواسطہ قیامت تک میری طرف تیرا وسیلہ پکڑیں گے۔ بار بار یہ بشارت دی گئی یہاں تک کہ شک کی گنجائش نہ رہی۔ الحمد للہ سبحانہٗ و تعالیٰ علیٰ ذٰلک حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ و مبارکًا علیہ کما یحب ربنا و یرضی والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا [illegible] وآلہ کما یحری بعد ازاں اس واقعہ کے اظہار کا حکم ہوا۔ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ط "دفتر دوم مکتوب ۱۲" بحوالہ [illegible]



اتہام اور جنگ و جدال کے فتنہ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (سورۃ البقرہ ۲۱۹) سے بفضلہٖ تعالیٰ مامون، محفوظ ہو جاتا ہے یہ درود شریف فتنوں میں تجربہ شدہ ہے۔ مخصوص بعدد مفید ہوتا ہے۔

"اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۲) سرکار شرف الدین بو علی شاہ قلندر قدس سرہ العزیز کا ارشاد گرامی:-

☆ مجذوب کی پہچان درود شریف سے ہوتی ہے۔ اُس کے سامنے پڑھا جائے تو مؤدب ہو جاتا ہے اور اُسے حالتِ سکر سے نکال کر صحو میں لاتا ہے جو سالک کا مقام ہے سالک، مجذوب سے افضل ہوتا ہے۔ "مجذوب مستور اولیاء سے ہوتا ہے۔"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۳) ربّ الارباب، درود شریف کی برکت سے قلبِ مومن کو ظاہری غنا اور باطنی استغنیٰ عطا فرما کر دو جہاں سے غنی کر دیتا ہے۔ بدلیل نصِ قطعی وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ عله "یہ خدائے ذوالمنن کی عطا ہے اور اُس کا فضل" ہے

دیکھ کے حضرتِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں
اب تو نہ چھوڑ اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

سه فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

عله پ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۷۴، اور انہیں کیا بُرا لگا، یہی نا کہ اللہ اور رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ یہ دین و دنیا کی غنا مومن کے لیے نعمت اور منافق کے لیے نقمت ہے۔ یہ حدیث پاک صحیح ہے امام بخاری نے بسندِ صحیح اس کی تخریج کی۔ وَمَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ط منافق ابن جمیل کو یہی بُرا لگا "کہ اللہ و رسول نے اپنے غلاموں کو اپنے فضل سے غنی کر دیا ہے یہ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ (سورۃ فاطر) کی عطا اور اُس کے کریم رسول ﷺ کی نگاہ اور دعا کا نتیجہ ہے کہ اللہ غنی اپنے فضل سے اور رسول کریم ﷺ اپنے عز و کرم سے عطا کرتے ہیں۔ یہ سب درود پاک کی برکت سے ہے اور منافق درود شریف اور صاحبِ درود شریف سے دُور بھاگتا ہے۔

[illegible] صلی اللہ علیہ [illegible] الصلوٰۃ والسلام

(۴۴) علامہ ابنِ عابدین شامی نے مُفتی دمشق علامہ حامد قنوی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا۔

☆ دُرود شریف حادثات اَور شدائد کے وقت مُجرّب تریاق ہے کہ ایک مرتبہ وزراءِ دمشق نے ارادہ کیا اُن سے بازپُرس سخت کی جائے تو انہوں نے رات بےچینی سے گزاری تو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہُوئی تو آپ نے مجھے دُرود شریف کے الفاظ سکھائے۔ جب وُہ دُرود شریف مَیں نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے دُرود شریف کی برکت سے تنگیاں دُور فرما دیں اور ایک حادثہ میں پڑھا تو اللہ ربُّ العزت نے فضل فرما دیا۔ کہ دُرود شریف حلِ مُرادمیں اکسیرِ اعظم ہے۔" اَور بمنزلہ اسمِ اعظم"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۵) دُرود شریف سے حلاوتِ ایمانی اَور لذّتِ رُوحانی ملتی ہے اَور محبّت اور نسبت پُختہ ہوتی ہے۔ جس سے فنائیتِ نفس ہوتی ہے۔ اَور انقطاعِ کُلّی۔"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۶) علامہ سخاوی نے سیدنا امام زینُ العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔ حضور پُرنور شافعِ یوم النشور ﷺ "پر بکثرت دُرود شریف بھیجنا صحیح العقیدہ اہلِ سُنّت و جماعت ہونے کی علامت ہے اور خاتمہ بالایمان کی بشارت"۔ اَور اُس پر شفاعت"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۷) ذِكْرُ الْحَبِيْبِ لِلْمَرِيْضِ طَبِيْبٌ ط حبیب کا ذکر طبیبُ القلوب ہے یعنی دُرود شریف دلوں کی ہر مرض کا حکیم ہے اور دماغی امراض پاگل پن کے لیئے اکسیر ہے۔ یاد رہے[1] کہ مجذوب عالمِ اَرواح سے ہی نوازا ہُوا ولی اللہ ہوتا ہے۔ مجنُون نہیں ہوتا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

[1] مسلوبُ العقل دو قسم ہیں۔ ۱۔ مجنُون۔ فاترالعقل۔ پاگل دماغی مریض کچھ ہوش نہ رکھے ۲۔ مجذوب ولی اللہ ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے اگر اُس کے پیچھے کھڑے ہو کر دُرود شریف پڑھا جائے تو وُہ اپنی پُشت پھیرلے زیرِ حالتِ سُکر ہے ورنہ نگر اور نکر کی اِس راہ میں کہیں جگہ نہیں۔ مجذوب مقامِ حیرت میں فنا سے بقا پایا ہوتا ہے۔ وہ مشاہدۂ جمال لایزال سے روزِ الست مست ہوگیا اور دُنیا میں بھی روزِ ازل سے حالتِ جذب میں آیا اور چلا گیا۔ یاد رہے "سلوک اور جذب فقر کی دو نسبتیں ہیں۔ حرف"



(۴۸) الشیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے شفاءُ القلوب میں تحریر کیا۔

☆ قیامت کے روز دُرود شریف پڑھنے والے کے پیشانی پر نُور سے اسمِ پاک[1] "محمّد" ﷺ لکھا ہوگا اور فرشتے اُس کو حساب کتاب کے لیئے نہ روکیں گے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۹) دُرود شریف منبعِ انوار و برکات اور مفتاحُ الابواب جمیع خیرات و سعادت ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۵۰) دُرود شریف پر مواظبت ہمیشگی اور دوام مومن صادق اَور عاشق ہونے کی دلیل ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۵۱) قضاءِ فرائض یعنی نماز ادا یا لقضاء کی تاخیر اور کوتاہی کا کفّارہ دُرود شریف ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۵۲) دُرود شریف قائم مقام صدقہ[2] ہے بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔ اَور مرتبہ میں اکمل۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۵۳) شیخُ العلماءِ ہند شاہ عبدالحق مُحدّث الدہلوی علیہ الرحمۃ نے اشعۃُ اللمعات میں فرمایا۔

☆ "از شیخ مسعود علیہ الرحمۃ مفارقہ مے کرد حضرت رسالت مآب" ﷺ بعد از نمازِ فرض سے قارئین دُرود شریف سے مُسالمہ، مصافحہ، مُعانقہ، مُشابکہ اخبار و آثار سے ثابت اَور کشف سے ظاہر ہے۔

[1] سیدُ الانبیاء علیہ افضلُ الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد کے نام نامی اسمِ گرامی کا شرف یہ کہ اسمِ پاک "محمّد" ﷺ "جنّت کے دروازوں، حُوروں کے سینوں اور اُن کی آنکھوں میں، فرشتوں کے پروں، درختوں کے پتّوں، حوضِ کوثر کے پیالوں، آسمانوں، عرشِ عظیم اور لوحِ محفوظ پر لکھا ہُوا ہے۔ نامِ اسمی کا لکھا جاتا ہے۔ جس کی ملکیت ہو۔ حضور ﷺ "بتملیکِ ربّک الملک" مالک و مُختار ہیں۔ غلام بھی آپ کا ہے۔ تبھی تو ماتھے پر اسمِ گرامی کی مُہر لگی ہُوئی ہے۔ دُنیا میں اسمِ پاک غلام کے دل میں تھا۔ اب ظاہر ہوگیا کہ روزِ قیامت ہر نیک اعمال کا ظہور اُس کی اپنی اصلی شکل میں ہوگا۔

[2] اَلصَّدَقَةُ تُطْفِيُ غَضَبَ الرَّبِّ صدقہ ربّ جلّ شانہ کے غضب کو بجھاتا ہے اَور دُرود شریف سے ربّ کا جلال، جمال اور غضب، رحمت بن جاتا ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہ ولوالدیہ

الشیخ مسعود سے مصافحہ فرماتے اور شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی سے مشابکہ فرمایا۔ یہ سب درود شریف کی برکات سے ہے۔ مسالمہ، مصافحہ، معانقہ اور مشابکہ[1]، دست و قدم بوسی یہ سب درود شریف کے انعامات ہیں۔" علیہما الرحمۃ والرضوان ؒ "

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۴) — نیز فرمایا کرتے اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں جو تیری بارگاہ صمدیت کے لائق ہو سوائے ایک عمل کے وہ ہے درود شریف کہ آپ ہمیشہ بارگاہِ نبوت میں کھڑے ہو کر تحفہ درود شریف بھیجتے اور کہا کرتے لہا ما وجدنا ما وجدنا ہم نے جو کچھ پایا۔ درود شریف سے پایا۔ " اخبار الاخیار فی اسرار الابرار "

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۵) — نیز فرمایا۔ درود شریف کے فضائل و فوائد میں سب سے اعظم و اہم یہ ہے درود شریف پڑھنے والے کا نام حضور فائض النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لیا جاتا ہے اور قبولیت پا جاتا ہے۔ یہ سعادت بہت بڑی سعادت ہے[2] "جذب القلوب الی دیار المحبوب"

لَکَ الْبُشَارَۃُ فَاخْلَعْ مَا عَلَیْکَ لَقَدْ
ذُکِرْتَ ثَمَّ عَلٰی مَا فِیْکَ مِنْ عِوَجٖ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۶) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس شخص سے محبت فرماتے ہیں جو درود شریف پر مواظبت کرتا ہے اور اُس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پاس مدینہ منورہ بلاتے ہیں اور کبھی خواب میں جلوہ گری فرما کر بشارت سے نوازتے اور عمرہ و حج تحفۃً عطا کرتے ہیں ؎

صبا! اس خوشی سے مر نہ جاؤں | مجھے دیارِ نبی سے بلاوا آگیا ہے
آؤ حاجیو! دیکھو بیر علی[3] سے | وہ کعبے کا کعبہ نظر آگیا ہے

[3] میقات المدینۃ المنورہ، مقام احرام برائے عمرہ و حج۔ یہاں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر ہے۔ مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ

---

[1] مصافحہ ہاتھ میں ہاتھ لینا اور مشابکہ انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا۔ معانقہ گلے ملنا۔ مسالمہ سلام عرض کرنا۔
[2] تجھے خوشخبری ہو کہ تیرا بوجھ اتر گیا اور بے شک تو ذکر کیا گیا اس دربار عالی میں باوجود تیری کجروی کے۔





صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۷) درود شریف کی برکت سے قلب توحید و رسالت کے نور کا مخزن اور مرکز بن جاتا ہے اور موحد ربانی بنتا ہے۔ تو اُس کے چہرہ پر انوارِ توحید و رسالت برستے رہتے ہیں۔[1]

لَوْ شُقَّ عَنْ قَلْبِیْ تَرٰی فِیْ وَسْطِہٖ | ذِکْرَکَ فِیْ سَطْرٍ وَّالتَّوْحِیْدَ فِیْ سَطْرٍ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۸) درود شریف کی برکت سے عمل کی توفیق ملتی ہے اور سعادت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۹) درود شریف سے حقوقِ غلامی اور احسان کی ادائیگی ہوتی ہے اور عقوق[2] " نافرمانی " سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ دنیا کی ہر شئی اس کی فرمانبردار بن کر خدمت کرتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۰) درود شریف کبریتِ احمر اور اکسیرِ اعظم ہے۔ یہ دوا بھی ہے اور دعا بھی مومن کے لئے روحانی غذا بھی ہے۔ جس سے دولتِ قناعت اور استغنیٰ پاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

؎ اولیاء نقشبندیہ سلف و خلف نے درود شریف کو اسم اعظم فرمایا۔ آزمایا۔ اور اسی سے سب کچھ پایا ہے۔ الخ

---

[1] اگر میرے دل کو چیرا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ ایک سطر میں اللہ اور ایک سطر میں اسم محمد عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے۔ "روز شمار یہ باطنی اسم مبارک مومن کی پیشانی پر ظہور پذیر ہوں گے۔

[2] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کائنات عالم کے محسن اعظم ہیں آپ کا صدقہ دین و دنیا کی نعمتیں عطا ہوئیں ہم اپنے مولیٰ اکبر، منعم اعلیٰ، محسن اعظم علیہ الف الف صلوٰۃ و الف سلام کے حقوق کیسے ادا کریں؟ رب کریم نے فضل فرماتے ہوئے ہمیں درود شریف کا حکم دیا کہ درود شریف سے حق غلامی، حق احسان ادا ہو۔ لیکن ہم تو درود شریف بھی کما حقہٗ آپ کی شان کے لائق بھیجنے سے قاصر عاجز ہیں تو پھر ہم نے محسن حقیقی کی بارگاہ کریمی میں اللّٰھم صلِّ سے عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب کی شان کے لائق درود شریف بھیج اللّٰھم صلِّ وسلّم و بارک علیہ ؒ ۲۔ عقوق، نافرمانی سے محفوظ کر دیا جاتا ہے روایت ہے کہ جب غزوۂ احد میں لبِ مبارک و دندان پاک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم " خون آلود اور شہید ہوئے تو اس بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

(۶۱) مکرِ شیطان، شرِ نفس اور جنسی شیطانوں سے نجات اور دشمنوں بدخواہوں پر فتح مندی ملتی ہے اور وسوسوں، وہموں اور گناہوں سے محفوظ اور مامون کر دیا جاتا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۲) درود وسلام بر سیدُ الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سینہ میں نور عطا ہوتا ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ[عہ] جس سے انشراحِ صدر ہوتا ہے اور علمی اسرار اور حکمتیں منکشف ہوتی ہیں اور وہ دارُالغرور سے دور اور دارُالخلود کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ اور یہ رجوع ایک نعمت غیر مترقبہ "بے انتہا" ہے۔ (علائق دنیا سے انقطاع کلی، رجوع الی اللہ)

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۳) ولائت میں منزلِ قطب پر پہنچنے کا بہترین ذریعہ درود شریف ہے اور اس راہ میں بسط ہی بسط ہے[عہ۲]۔ انقباض بالکل نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ استقامت ہو۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

بقیہ حاشیہ

سلطان گدا خو جبرائیل امین علیہ السلام نے شہپرِ اقبال پر ملنے اور یہ عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیک وسلم قسم ہے جلال اور قدرتِ الٰہی کی کہ اگر ایک قطرہ خون زمین پر ٹپکا تو قیامِ قیامت تک زمین سے ایک تنکا گھاس کا بھی نہ اُگے گا اور کہا حکم فرمانِ حضرت جلال الاحدیت جل ذکرہٗ کا مجھے ایسا ہوا ہے کہ قطرات خونِ لب و دندان مبارکہ کو بستانِ سرائے جنت میں لے جاؤں تاکہ گلگونہ رخسار و حور عین ہو کَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ "سورۃ الرحمٰن" اور جب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہر دندانِ دُرفشاں کو دستِ مبارک میں لیا۔ تو روح الامین نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ دندانِ شکستہ آپ مجھے عنایت فرما دیں تاکہ میں غضبِ الٰہی سے امان پاؤں فرمایا یا روح اللہ! میں نے اپنے دندانِ شکستہ کو اپنے شکستہ دلانِ آخر الزمان کے لئے رکھا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے خطاب فرمائے کہ تیرے اُمتیوں نے میرے فرمان کو توڑا۔ میں بھی عرض کروں یا ربّ العٰلمین! تیرے بندگانِ نافرمان نے میرے بھی دندان کو توڑا لیکن میں نے اُن کو معاف کر دیا تو جو میرا ربّ ہے اِن فرمان شکنوں کو معاف فرما دے۔ "نادر المحسنین فی اخلاق سید المرسلین"

عہ پ ۲۳ سورۃ الزمر آیت کریمہ ۲۲ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے

عہ۲ بسط سے مدارج میں ترقی ہوتی ہے اور حالتِ قبض میں رک جاتی ہے یہ دونوں قبض اور بسط قادرِ مطلق کے اختیار میں ہیں۔ وَاللهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ۔ درود شریف کی برکت سے قبض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔



(۶۴) اَللهُ جَمِيْلٌ وَّيُحِبُّ الْجَمَالَ "حدیث پاک" جمیل مطلق نے درود شریف پڑھنے والوں کو یہ جزائے جمیل اور اجرِ جزیل عطا فرمائی کہ درود شریف کے انوار سے چہرے ترو تازہ بارونق اور حسین وجمیل بن جاتے ہیں اور وہ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ[عہ] کی تنویر بن گئے۔ اور ان کے چہروں سے شگفتگی ظاہر ہوتی ہے اور زبان پر شیفتگی۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۵) درود شریف کے نور سے قلب میں اللہ تعالیٰ کی محبت جاگزیں ہوتی ہے اور دیدارِ الٰہی کی تڑپ حدِ جنوں تک بڑھ جاتی ہے اور روحِ مضطر کو تلاوتِ قرآن مجید سے سکون ملتا ہے۔ جس سے وہ اللہ سبحانہٗ سے شرفِ ہمکلامی پاتا ہے[عہ] "ہمکلامی خدا عزوجل ذکرہٗ"

دلم باس ہمے گوید منم شہبازِ لاہوتی … بسیرِ عالمِ قدسی پریدن آرزو دارم
دریں وحشت سرائے من چرا باشد چرا باشد … منم در گلبنِ وحدت چہیدن آرزو دارم

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۶) درود شریف کا نور اُن کے چہروں پر چمکارے مارتا ہے۔ "فَشَوَارِقُ الْاَنْوَارِ لَائِحَةٌ" اور پھر اللہ تعالیٰ اُن کو درود شریف کے نور سے ڈھانپ لیتا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۷) درود شریف سے جذبۂ محبت کی تکمیل ہوتی ہے اور اشتیاقِ محبت تیز تر ہو جاتا ہے اور گذشتہ حاضری کا منظر آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ اور تصور میں پختگی آجاتی ہے۔

آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود … وقفِ سنگِ در جبین روضہ کی جالی ہاتھ میں

عہ پ ۳۰ سورۃ المطففین آیت کریمہ ۲۴ پہچان لیں گے اُن کے چہروں کی شگفتگی سے کہ وہ خوشی، مسرت اور شادمانی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار اُن کے چہروں پر نمایاں ہوں گے اور قیامت کے روز اُن کو نہ کسی قسم کا خوف اور نہ غم جس سے غنچۂ دل فرطِ مسرت سے شگفتہ ہو گا۔

عہ میرا دل مجھ سے کہتا ہے میں عالمِ لاہوت کا شہباز ہوں، عالمِ قدسی کی سیر میں اُڑنے کی تمنا رکھتا ہوں۔ اس وحشت کی سرائے میں یہ کیا ہو گیا ہیں تو وحدت کے گلزار میں چہکنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ عالمِ امر کا رہنے والا عالمِ خلق "آب وگل" میں آ پھنسا ہوں مجھے تو دیدارِ الٰہی کی تمنا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۸) دل حُبِّ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" سے لبریز اور حُبِّ دُنیا جو رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ[۱] ہے" سے بیزار ہو جاتا ہے تو دُرود شریف کی برکت سے اَوَّلاً عطا، وَسْطاً فنا اور آخراً لقاء نصیب ہوتی ہے۔ تحفہ فنا، بقا، لقا اور رضا یہ سب درُود شریف کے انوار کے مقامات ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۹) ☆ بندہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کی تصویر بن جاتا ہے۔ شب کی خلوتوں اور دن کی جلوتوں میں یہی ذکرِ محبت۔ درُود شریف" وردِ زبان اور حرزِ جان رہتا ہے اور اُس کا نُور رگ و ریشہ میں سما جاتا ہے۔ اور وُہ محبُوب بن جاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۰) دُرود شریف کا نُور قبر میں مُونس اور پُلصراط پر مُعاون ہوگا بمطابق آیتِ کریمہ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ[سورۃ الحدید ۱۲] - اور وُہ نُور اُس کو جنّت تک بسلامت پہنچائے گا۔

پانے کو ہاں پُل سے گزریں گے تیری آواز پر
رَبِّ سَلِّمْ کی صَدا پر وجد لاتے جائیں گے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۱) دُرود شریف سے فتُوحاتِ قلبیہ[۲] کے دروازے کُھل جاتے ہیں۔ وُہ ظاہر کو دیکھ کر اُس

---

[۱] دُنیا بظاہر شیریں ہے اور حقیقت میں زہرِ قاتل۔ یہ سونا چڑھائی ہُوئی نجاست کی طرح اور شکر ملے ہُوئے زہر کی مانند ہے اور اُس کی گرفتاری ہر گناہ کی جڑ ہے اور اُس کے تین ذر، زن اور زمین ہیں۔ جس سے خُدائے پاک کی زمین پر فتنے اور فساد ہیں۔ اِس کو اللہ پاک نے مَتَاعُ الْغُرُوْرِ فرمایا اور رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ فرمایا اور فرمایا اَلدُّنْیَا دُوْدٌ یہ دُنیا مکر و فریب ہے اور مکر و فریب سے حاصل ہوتی ہے ایک اور مقام پر فرمایا اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ دُنیا مُردار اور اس کے طالب کُتّے ہیں۔ اَلْاَمَانُ، اَلْحَفِیْظُ ۔

دُنیا ہیچ است کارِ دُنیا ہمہ ہیچ
اے ہیچ برائے ہیچ در ہیچ مپیچ

[۲] خلیفۂ ثالث سیدنا عُثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی یہودی نے پُوچھا اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ "شمائلِ ترمذی" کا کیا معنی و مطلب ہے فرمایا توبہ کر۔ کہا کس بات کی؟ تو فرمایا جب تو گھر سے نکلا تو تُو ایک غیر محرم عورت کو نگاہِ غلط سے دیکھ رہا تھا اور میں تجھے یہاں سے۔ یہ ہے اس کا مفہوم۔ صاحبِ شمائل



کے باطن "قلب" کو جان جاتا ہے اور ہر شَیْ کَمَا ھِیَ "مکشوف ہو جاتی ہے۔

(۷۲) دُرود شریف پڑھنے والا سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا[۱] کا مصداق بنتا ہے اور ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ پھر اُس کے لیئے زمین میں قبولیت اور محبُوبیت رکھ دی جاتی ہے اور تمام آسمان کے فرشتے اور زمین والے بغیر قیدِ زمان و مکان لِلّٰہِ فِی اللّٰہِ اُس سے محبّت کرتے ہیں۔ تو تمام کائناتِ عالم کی محبّت کا مرکز بن جاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۳) دُرود شریف کا نُور خاص ہے۔ اَولیاء اللہ درُود شریف کے عامل کو اُس کے چہرے کے نُور سے جان اور پہچان لیتے ہیں اور نوروں میں امتیاز کر لیتے ہیں۔ یہ قرآن پاک کا نُور ہے یہ حدیث پاک کا نُور ہے اور یہ سارے نُور حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نُور سے ہیں۔ یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ[۲] یہ نُور دارُالغرُور سے دارُالسرُور تک بغیر کسی خطرہ کے لے جاتا ہے اور دارُالفرار سے دارُالقرار میں پہنچانے والا ہے۔ یاد رہے درُود شریف سے توفیقِ رفیق ملتی ہے۔ دُنیا دارُالعمل ہے اور آخرت دارُالجزاء جیسا عمل ویسا فضل۔ کما تَدِیْنُ تُدَانُ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

---

[۱] پ ۱۶ سُورۃ مریم ۹۶ عنقریب رحمٰن اُن کے لیئے محبّت کر دے گا۔

[۲] پ ۳ سورۃ البقرہ ۲۵۷ انھیں اندھیریوں سے نُور کی طرف نکالتا ہے۔ ہر وِرد کے الفاظ میں ایک معنی پوشیدہ ہے۔ وظیفہ دُرود شریف پڑھنے والے کی نیّت کے لحاظ سے اُس پر اجر ملتا ہے۔ محض اجر و ثواب کافی نہیں بلکہ اِس اجر پر جو نُور مرتب ہوتا ہے وُہ مقصُود ہے حافظِ قرآن کے چہرہ پر انوارِ قرآن اور محدّث کے سینہ میں انوارِ حدیث اور عاملِ دُرود شریف کو اہلِ قلب و نظر اُس کے رنگ سے پہچان لیتے اور نُوروں میں تمیز کر لیتے ہیں۔ مقامات اور درجات کے لحاظ سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ رنگ ہے سبز، سفید اور زرد۔ یہ نُوروں کے رنگ ذکر اور تسبیحات کے لحاظ سے ہوں گے۔ یہ سب کچھ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تعلق اور نسبت اور واسطہ سے ہے۔ سائیں مست خواجہ توکل شاہ انبالوی علیہ رحمۃ الباری کے سامنے کوئی عربی عبارت پڑھتا تو اُس کے منہ سے جو نُور نکلتا اُس نُور سے پہچان لیتے کہ یہ قرآن ہے یہ حدیث ہے یا محض عربی عبارت۔ اِس نسبت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اُس کے پیارے محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوشنودی اور قرب ملتا ہے جو دُنیا و آخرت کے مسائل کیلئے کافی و وافی اور شافی ہے۔
طالب انوار الصلوٰۃ والسلام - محمد عبد اللہ

(۷۴) دُرود شریف کا نُور، زندگی کی کٹھن اور دُشوار گذار منزلوں کا ساتھی ہے اور قیامت کی ہولناکیوں میں مُعاون، میزانِ عمل پر بھاری اور نارِ جہنّم سے نجات کا ذریعہ اور سبب ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۵) دُرود شریف کا وِرد، دل و دماغ کو عجیب کیفیات فرحت، لذّت سے سرشار اور قلب و رُوح کو مُعطّر رکھتا ہے۔ اور نظر و فکر کو ذوق و شوق اور انجلاء بخشتا ہے۔

" ذوقِ ایں مے نشناسی بخدا تا نچشی "

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۶) مومن کی درجہ محبوبیت پر فائز ہونے کی دلیل یہ ہے کہ درُود شریف اُس کی زُبان پر جاری اور دل پر حاوی ہو اور سُنّتِ غرّاء اور مُتابعتِ مُصطفےٰ ﷺ میں ہر وقت مُستعد اور ارتکابِ بدعات سے مُجتنب رہتا ہے۔ "یہ منزل کمالِ تقویٰ ہے"۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۷) دُرود شریف سے ایک باطن میں نُور پیدا ہوتا ہے اور بارگاہِ رسالت سے فیض بلا واسطہ پہنچتا ہے۔ جس سے درجہ صفت حضوریؔ حاصل ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۸) دُرود شریف سے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی مَعیت اور ملائکہ کی موافقت اور سنگت ہر وقت نصیب رہتی ہے جس سے انوارِ الٰہی اور صفاتِ مَلکی باطن سے پھوٹتے اور ظاہر ہوتے ہیں جس سے بشری حاجات کا مُحتاج نہیں رہتا۔ اور تجلّی اسم صمد کا ظہور ہوگا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سہ حضوری میں منظوری، مجاہدہ میں مُشاہدہ، انابت میں اجابت ، رجوع میں عروج اور ایمان سے عرفان ہے

---

عہ اولیائے عظام کے لئے ذکر ہی خوراک بن جاتی ہے۔ کئی کئی روز تک اُن کو نہ بھوک لگتی ہے نہ پیاس نہ وہ کھانے پینے کے مُحتاج اور نہ سونے کے۔ دُرود شریف کے نُور کی برکت سے صفاتِ ملائکہ پیدا ہوجاتی ہیں۔ ایک ولی اللہ کے متعلق سُنا گیا کہ ساری عمر اُن کے کپڑے نہ میلے ہوئے اور نہ پھٹے۔ تجلّیِ اسمِ صمد کے وُرود پر قربِ قیامت دجّالِ لعین کے ظہور کے وقت مومن کی خوراک اللہ عزّ اسمُہٗ کا ذکر ہوگا وہ کسی قسم کی طبعی یا بشری ضروریات کے مُحتاج نہ ہوں گے۔

۱۲ منہ غفرلہ الذنب ط



(۷۹) دُرود شریف پڑھنے والے کے جُملہ اُمور کا کفیل اللہ تبارک و تعالیٰ ہوجاتا ہے جو کافی، وافی، شافی ذات ہے۔ وُہ مُسبّبُ الاسباب غیب سے اسباب پیدا فرما کر مُحتاجیاں دُور کردیتا ہے کہ دُرود شریف تمام دینی و دُنیوی مسائل کا قبلۂ حاجات اور کعبۂ مُرادات ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۰) قطبِ وقت السید عبدُ العزیز دبّاغ شاذلی انار اللہ برہانہٗ نے تحریر فرمایا۔

☆ دُرود شریف کی برکت سے راہبرِ طریقت مُرشدِ کامل "مل جاتا ہے یا وُہ سیدنا[عہ] ابُو العبّاس خضر علیہ السّلام کی تربیت میں دے دیا جاتا ہے۔ جس سے وُہ منزلِ مُراد پالیتا ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۱) حضور ﷺ "کی یہ شان ہے آپ کی ہیبت سے دُشمن" جبکہ وُہ ابھی ایک ماہ کی دُوری مُسافت پر ہوتا "پر رعب پڑجاتا تھا۔ عاملِ دُرود شریف کو حضور ﷺ کے فیضان سے یہ شان ملتی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اُس کا رُعب ڈال دیا جاتا ہے اور وُہ ہر قسم کے فتنہ سے محفوظ کردیا جاتا ہے۔ وُہ پناہِ خُداوندی سے امن اور سلامتی میں آجاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۲) دُرود شریف پڑھنے والے سے تمام رُوئے زمین تا چوتھے آسمان " حجاب رابع " تک کثوت اور پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں اور بندہ[عہ] وُہ کچھ دیکھتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھ پاتے ۔

حالِ تو دانند یک یک مو بمو　　زانکہ پُر ہستند از اسرارِ ہُو

---

عہ ابریز شریف میں اپنا حال خود بیان فرماتے ہیں کہ ابتداءِ احوال میں کئی ایک بزرگوں کے پاس بارہ سال تک مارا مارا پھرتا رہا لیکن حصولِ مقاصد نہ پاسکا۔ اچانک ایک روز ایک بیری کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ایک شخص کو پایا۔ انھوں نے میرے احوال از خود ہی بیان کرنے شروع کردیئے۔ میں سمجھا شاید یہ کوئی ولیِ کامل عارف باللہ ہے۔ حقیقت میں وہ خضر علیہ السّلام تھے۔ جنھوں نے طریقت میں میری دستگیری کی اور منزلِ مقصود تک پہنچایا۔

عہ مُفتیِ بلخ جناب علی قدّس سرّہٗ العلی سے اُن کی بیٹی نے فقہی مسئلہ پوچھا کہ گلے تک قے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کہا۔ ہاں دوبارہ وضو کرے۔ مُفتیِ بلخ کو رات خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی تو فرمایا وضو نہیں ٹوٹتا جب تک منہ بھر کے قے نہ آئے مُفتیِ بلخ کہتے ہیں کہ میں نے اعلان کردیا کہ ہمارا فتویٰ حضور ﷺ کی [illegible]

[illegible]

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطا

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۸۳) امام الطریقت سرکار مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ارشاد گرامی :-

☆ درود شریف عُروۃُ الوُثقیٰ ہے۔ یہ اپنے خاصّہ تنویرُ القلوب و تسخیرُ الملوک سے نوازتا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۸۴) نیز فرمایا۔ درود شریف اوصاف باطنیہ، ذکر، شکر اور صبر[1] کا جامع ہے۔ ذکر سے نور شکر سے نعمت اور صبر سے معیت خداوندی ملتی ہے جو مقصودِ بندگی ہے اور پھر گناہ سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ "یاد رہے درجۂ محفوظ، مقامِ اولیاء ہے اور مقامِ تقویٰ"

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۸۵) مَنْ كَثُرَ صَلٰوتُهٗ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهٗ بِالنَّهَارِ شب کی نماز "تہجد[2]" شب زندہ داران کو حسن وجاہت عطا کرتی ہے اور درود شریف اُن کے چہروں کو نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ بنا دیتا ہے روزِ قیامت اُن کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہِ شب چہاردہم کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا۔ اُس نور سے جو اُن کے چہروں پر تاباں ہوتا تھا۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۸۶) حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ جن کی نگاہوں میں حُسنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بس جاتا ہے وہ غیر کے دیکھنے اور سننے سے اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے اور اُس کا دیکھنا یَنْظُرُ بِنُوْرِ

بقیہ حاشیہ

نگاہ میں ہوتا ہے اور میں نے قسم کھالی اب بے سوچے سمجھے فتویٰ نہ دوں گا " اَحْسَنُ الکلام فی فضائلِ الصلوٰۃ والسلام "

[1] اگر تقدیرِ الٰہی سے کوئی مصیبت پہنچ جائے درود شریف کی برکت سے صبر کی توفیق ملتی ہے۔ اہل اللہ تو مصیبت پر بھی لذّت محسوس کرتے ہیں کہ محبوب کی طرف سے ہے ایک اللہ والے پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے لوگ تعزیت کے لیے آئے تو فرمایا یہ مقامِ تہنیت ہے نہ مقامِ تعزیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ما بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے "یعنی مصیبت میں گرفتار ہوں معصیت "گناہ" میں نہیں۔ " روح البیان "

[2] غوث الاولیاء نے فرمایا مجھے میرے مرشدِ اکمل نے مملکتِ نیم شبی کا شہنشاہ بنا دیا ہے یعنی تہجد گزار۔ اب مجھے سلطنتِ نیمروز کی حاجت نہیں۔ دنیا و آخرت میرے در کی لونڈیاں ہیں۔



اللہ سے اور اُس کا ہر کام بتوفیق اللہ سے ہوجاتا ہے اور پھر وہ ذکرِ محبت درود شریف کے جلووں میں گم ہو جاتا ہے تو فنا فی الرسول سے فنا فی اللہ کی منزلِ مقصود پا جاتا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۸۷) درود شریف پڑھنے والا مُستجابُ الدعوات[1] بن جاتا ہے اُس کی دعا سے مُقلّبُ القلوبِ والاحوال اُس کی بُری تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ تو شقاوت سعادت[2] سے بدل جاتی ہے

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۸۸) درود شریف تمام آفات اور مُہلکاتِ ارضی و سماوی کا حِصْنٌ حَصِيْنٌ مضبوط قلعہ ہے۔ مانندِ مُرشدِ کامل۔ کہ وہ اپنے مُریدِ صادق کی ایمانی کیفیات، عرفانی تجلیات کا قلعہ ہوتا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۸۹) درود شریف قبولیت میں سریعُ الاثر، اکسیرِ اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے اور انسانی زندگی کے لیے بہت بڑا تحفظ اور تمام گناہوں کا کفارہ اور کثافتِ انسانی کا مُزکّی ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۰) روزِ قیامت درود شریف پڑھنے والا لواءُ الحمد کے سایہ میں ہوگا اور سرکار مولائے کائنات علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آبِ کوثر اُسے اپنے دستِ مُبارک سے پلائیں گے اور پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ آبِ کوثر درود شریف کے فیضان کا ایک قطرہ ہے ؎

اِک نبی کے ہاتھ سے اِک علی کے ہاتھ سے کوثر و سلسبیل کے ہم کو ملیں گے جام دو
ہاتھ سے چار یار کے ہم کو ملیں گے چار جام دستِ حسن و حسین سے اور ملیں گے جام دو

؎ درود شریف مفاجاتِ مصائب و ابتلاءِ مصائب کا حصار ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

[1] امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی نے اپنے شہزادگان کے اُستاذِ مکرم سرکار محمد طاہر بندگی قدس سرہما الرحمانی لاہوری کی تقدیر دعا سے بدل دی اور کاتبِ تقدیر نے اُن کی پیشانی سے شقاوت کا داغ مٹا کر سعادت کا نور بھر دیا اور نگاہِ ولایت سے ولیِ کامل، اکمل بنا دیا۔ نیز سرکار بہاؤ الدین زکریا ملتانی کی ایک خادمہ کی تقدیر بابا فرید الدین گنج شکر علیہما الرحمۃ نے ایک لمحہ میں بدل دی تو انھوں نے عرض کیا اے اللہ عزّ اسمہٗ! میں نے چالیس سال اس کے لیے دعا کی قبول نہ ہوئی۔ لیکن تُو نے فرید کی دعا سے ایک لمحہ میں تقدیر بدل دی فرمایا ہاں فرید نے چالیس

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۱) ہر شئی کے لیئے ایک طہارت ہے، نماز کے لیئے طہارت وضو اور گناہوں کے لیئے طہارت توبہ اور احساسِ گناہ سے ندامت کے آنسو ہیں اور قلب و رُوح کی طہارت دُرود شریف ہے۔ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ (سورۃ الانعام ۱۲۱) سے طہارت کُلّی نصیب ہوتی ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۲) مومن کو کثرت دُرود شریف کے بعد مُراقبہ اور مُکاشفہ سے وہ نُورِ فراست عطا ہوتا ہے جس سے اُمورِ غیبیہ اور اسرارِ غیبیہ کو دیکھتا اور ہر آن اِنشراحِ صدر کا ظہور ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۳) دُرود شریف کی برکت سے یومُ الوعید "قیامت کا دِن" یومُ المزید بن جائے گا اور وُہ ظلِ عرشِ الٰہی میں مَوردِ الطافِ الٰہی ہو گا۔ یہ سب سے بڑا اکرام و انعامِ الٰہی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۴) دُرود شریف پڑھنے والا فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً[۱] کی تصویر بن جاتا ہے اور اُس کی حیات و ممات دونوں پاکیزہ سے پاکیزہ تر ہو جاتے ہیں۔ دُرود شریف کے نُور سے آنکھ، کان، زُبان، دِل، سینہ، جسم و جان پاک ہو جاتے ہیں اور اسرارِ الٰہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کی زُبان معجز بیان اور کاشف اسرارِ نہاں بن جاتی ہے ؎

چشم بند و گوش بند و لب ببند   گر نہ بینی سرِّ حق مارا بخند

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۵) روزِ ازل کے میثاق اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی (سورۃ الاعراف ۱۷۲) کا ایفاء[۲] دُرود شریف سے

بقیہ حاشیہ

سال وُہی کیا جو میری رضا تھی تو میں نے اُسے مُستجابُ الدّعوات بنا دیا اب وُہ جو کہتا ہے وُہ مانتا ہوں تاکہ میرا بندہ مزید راضی ہو۔ مُرشدِ اکمل کی رضا، اللہ ربُّ العزّت کی رضا کی علامت ہے۔

[۱] اَلْقُلُوْبُ فِیْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ یَصْرِفُهَا کَیْفَ یَشَآءُ۔ دلوں کا پھیرنا رحمان کے دستِ قدرت میں ہے۔

[۱] پ ۱۴ سورۃ النحل آیت کریمہ ۹۷ تو ضرور ہم اُسے عطا کریں گے پاکیزہ زندگی۔

[۲] روزِ ازل میثاقِ اَلَسْت کی دستاویز تیار کر کے امانتاً حجرِ اسود میں رکھ دی گئی جب وُہ حجرِ اسود کو بوسہ اور چھوتے دو گھٹا اور چھپا گیا۔ "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"



ہوتا ہے۔ حامل دُرود شریف کو حجرِ اسود کا بوسہ زندگی میں لازماً نصیب ہو گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۶) دُرود شریف بکثرت پڑھنا کاملُ الایمان ہونے کی علامت ہے۔ تارکُ الصّلوٰۃ والسّلام ناقصُ الایمان اور مُنکر عدیمُ الایمان ہوتا ہے اور وُہ حکیمُ الاُمّت نہیں ہو سکتا۔ علامہ اقبال[۱] مرحوم سے کسی نے پُوچھا آپ نے حکیمُ الاُمّت کا مرتبہ کیسے پایا تو جواباً کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ پر گن کر دو کروڑ مرتبہ دُرود شریف پڑھا ہے۔ "ماشاءَ اللّٰہ"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۷) دُرود شریف کا ثواب حجِ مبرور اور اُس کی عطا زیارتِ رسُولِ مقبُول ہے پھر وُہ نظارۂ جمالِ مُصطفےٰ ﷺ میں محو رہتا ہے۔ جو بہت بڑی سعادتوں کا مُتضمّن ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۸) اعظم منافعِ دُنیویہ اور مقاصدِ اُخرویہ حصولِ غُفران[۲]، وصُولِ رضوان کا بہترین ذریعہ

؎ حجرِ اسود، مقامِ ابراہیم، ریاض الجنۃ، جنّت کے ٹکڑے ہیں۔ اور جنّت دُرود شریف کے نُور سے

بقیہ حاشیہ

دیتا ہے تو وہ زُبان سے بُلند آواز سے دُرود شریف پڑھتا ہے۔ اُس کا یہ دُرود شریف پڑھنا ایفائے عہد کی دلیل ہے حجرِ اسود اس لیئے چُوما جاتا ہے کہ اُس نے حضور ﷺ کے قدموں کو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں چُوما تھا۔

[۱] آپ اس زمانہ کے مشہور اسلامی فلسفی سمجھے گئے ہیں جنہوں نے شاعری کے ذریعہ اُمّتِ مُسلمہ کے دلوں کو قرآن کی طرف پھیر دیا اور اپنے کلام سے قرآن پاک کے مفاہیم اور حکمتوں سے مُسلم قوم کے دلوں کو پُر تاثیر انداز میں عشقِ مُصطفےٰ ﷺ سے گرمایا اور جذبۂ مُسلمانی کو بیدار کیا۔ اور آپ فانی العشق اور مقامِ قلندری پر فائز المرام تھے۔

[۲] ایک روایت میں ہے ایک شخص کے روزِ قیامت میزان میں اعمال تولے جائیں گے تو گناہ زیادہ تھے اور حکمِ الٰہی نافذ ہونے والا تھا کہ حضور شفیعُ الاُمّت ﷺ تشریف لے آئے۔ اُنہوں نے اس کو اس حال میں دیکھا تو اپنی جیبِ پاک سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا پُرزہ نکالا اور میزان میں نیکیوں کے پلڑا میں رکھ دیا اور وُہ بھاری ہو گیا۔ ربِّ کریم نے اُس کو مُژدہ جنّت سُنایا تو اُس نے بارگاہِ رؤف رحیم ﷺ میں عرض کیا جزاک اللّٰہ اِنّی وَ اُمّی یا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یہ کیا تھا فرمایا یہ تیرا دُرود شریف ہے جو تُو نے ایک مرتبہ پڑھا تھا۔ یاد رہے اصل ایمان کلمہ طیبہ ہے اور اُس کا تاج بسم اللّٰہ شریف اور لباس دُرود شریف ہے۔ "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

درود شریف ہے اور درود شریف کی برکت سے دخولِ جنان اور رضاءِ رحمان ملے گی۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ (پ۳۰ سورۃ البروج) یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۹) حدیثُ الحبیب علیٰ مصدرِہا الصلوٰۃ والسلام ؎

☆ سیدُ الانبیاء علیہ افضلُ الصلوٰۃ والسلام من الملکِ الجواد کی خدمتِ اطہر میں ایک فرشتہ حاضر ہُوا جو اس سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا تھا اور وہ بہت مقرب فرشتہ تھا عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے ربِ کریم سے اجازت لی ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر زیارت بھی کروں اور صلوٰۃ وسلام بھی عرض کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقرب فرشتے تیرا کیا کام ہے اور تیری کتنی طاقت ہے۔ عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرا کام اللہ ربُّ العزت کی تسبیح وتہلیل ہے اور مجھے اس ذکر کی برکت سے ربّ عزّ اسمہٗ تعالیٰ نے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے۔ اگر میں چاہوں تو طرفۃُ العین

☆ یعنی آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام آسمانوں کے تارے گن سکتا ہُوں،

☆ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام درختوں کے پتے گن سکتا ہُوں "

☆ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام سمندروں اور بارش کے پانی کے قطرات گن سکتا ہُوں۔

☆ اور ربِ کریم نے مجھے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے جو کسی بھی انسان کو نہیں دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر مسرت اور خوشی کے آثار تھے۔ فرشتے نے عرض کیا یارسُول اللہ علیک اَلفَ صلوٰۃ واَلفَ اَلفَ سلام میں باوجود اتنے علم اور طاقت کے ساری زندگی بھی لگا رہوں تو اُس شخص کے ثواب کو نہیں گن سکتا جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا ہو۔ فَطُوْبٰى لَهُمْ وَبُشْرٰى مبارک اور بشارت علہ ہو جو ہمہ تن درود شریف

بقیہ حاشیہ

مسئلہ۔ اگر سلیمان علیہ السلام شہزادی بلقیس کو خط میں بسم اللہ شریف نہ لکھتے تو وہ کبھی حاضرِ خدمت نہ ہوتی۔ مؤلف

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؎

علہ بشارت ہی بشارت اور مژدہ ہی مژدہ، نہ خوفِ ماضی نہ غمِ عقبیٰ، اُن کا قال درود شریف اور ان کا حال صاحب درود شریف ہر حال میں اپنے مولیٰ کریم پر راضی اور رسُول کریم اُن پر راضی، نہ خوف اور نہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



میں مصروف اور سعادتِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (یونس ۶۲) کے مژدہ سے بہرہ ور ہیں۔ درود شریف کے فضائل وفوائد نصوصِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ میں اتنے کثرت سے بیان ہُوئے ہیں کہ انسانی وسعت اور ملائکہ نوری کی طاقت سے اُن کا حصر کرنا اور لکھنا ناممکن ہے۔ یہ ننانوے فضائل جلیلہ وفوائد جمیلہ درود شریف بمطابق ۹۹ اَسْمَاءُ اللّٰهِ الْحُسْنٰى جلّ وعلا ۹۹ اسماءُ النبیِّ الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور ۹۹ اسماءِ پاک قرآن مجید اور ۹۹ اسماءِ مبارکہ بلدۂ آمینہ المدینۃ المنورہ تحریر کئے گئے ہیں۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى ط

☆ ابوذکریا یحییٰ امام صرصری علیہ الرحمۃ القوی نے اپنے قصیدہ میں کیا عمدہ فرمایا ہے علہ

قَلِيْلٌ لِمَدْحِ الْمُصْطَفٰى الْخَطُّ بِالذَّهَبِ
عَلٰى وَرَقٍ مِنْ فِضَّةٍ اَحْسَنُ مِنْ كُتُبٍ
وَاَنْ يَّنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهٖ
قِيَامًا صُفُوْفًا اَوْجِثِيًّا عَلٰى رُكَبٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَمِيَاهِ الْبِحَارِ وَقَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ہر مرض کی دوا ہے درود شریف — دافعِ ہر بلا ہے درود شریف
حاجتیں سب روا ہُوئیں اس کی — ہے عجب کیمیا درود شریف
اے صبا تو ہی جا کے پہنچا دے — بر درِ مصطفیٰ درود شریف
توشۂ راہِ آخرت کیجے — کافیِ بے نوا کو درود شریف

مولانا کفایت علی کافی رامپوری علیہ الرحمۃ

بقیہ حاشیہ

غم یہ نشانِ ولایت ہے۔ قال میں مصروف ومشغول اور حال میں ہمہ تن مست الست ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (سورۃ الجمعۃ ۴) یہ عطیۂ ذوالمنن درود شریف کی برکت کا ہے۔

علہ مدحِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں سے یہ بھی قلیل ہے کہ اعلیٰ خوشنویس چاندی کی تختی پر سونے کے پانی سے خوشخط لکھتے رہیں۔ صاحب شرف لوگ درود وسلام سُن کر صف بصف تعظیماً ہاتھ باندھ کر سر وقد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یا وہ اپنے گھٹنوں پر دو زانو ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

روضۃ السادسۃ ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حاضری حریمِ رسالت

## صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بود در جہاں ہر کسے را خیالے — مرا از ہمہ خوش خیالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شود پاک معصوم کلی گناہگار — کہ در خواب بیند جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن پاک پ۵ سورۃ النسآء آیت کریمہ ۶۴

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر جب وُہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے پناہ من حریم کوئے تو — من بہ اُمیدے رسیدم سوئے تو

○ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یہ آیتِ کریمہ کا پہلا جزو ہے۔

اِذْ عمومِ مطلق کیلئے اور ھُمْ ضمیر جمع غائب یعنی الکنوں تا قیامِ قیامت میرے پیارے محبوب کے اُمتیو! جب تم صغیرہ یا کبیرہ گناہ یا کفر، شرک سے "اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝" (سورۃ لقمان ۱۳) اپنی جانوں پر ظلم کر لو تو اے مکہ معظمہ والو! تم بھی المدینۃ المنورہ جا کر میرے محبوب پاک کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور صلوٰۃ وسلام کے بعد طلبِ مغفرت کے لئے عرض کروعہ

سیّدی اَنْتَ حَبِیْبِیْ وَطَبِیْبُ قَلْبِیْ — آمدہ سوئے تو قدسی پے درمانِ طلبی

چشمِ رحمت بکُشا سوئے من انداز نظر — اے قریشی لقبی، ہاشمی و مُطلبی

عہ باب السلام سے داخل ہو اور نفل شکرانہ ادا کرنے کے بعد آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے نہایت عاجزی اور انکساری سے غلامانہ انداز سے حاضر ہو اور پھر مواجہہ شریف کے سامنے نگاہیں جھکا کر ہیبت اور جلال کو اپنے اوپر طاری کر کے پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ ہاتھ باندھ کر "نماز کی طرح" کھڑا ہو اور ذاتِ پاک "ادب و ہوش"



میرا محبوب بھی تمہارے لیئے اپنے ہاتھ اُٹھا دے تو تم توبہ قبول کرنے والے سے ارادہ عتابُ عذاب سے رجوع کرنے والا اور صفتِ "رَحِیْمًا" سے توبہ قبول کرنے کے بعد رحم فرمانے والا پاؤ گے۔ اِس سے معلوم ہُوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت بخشش کا ذریعہ ہے۔ حیاتِ طیبہ میں بھی اور مماتِ طیبہ میں بھی۔ اور محبت و ادب کے بھرے انداز سے کہے یا رسُول اللہ یا حبیبَ اللہ "صلی اللہ علیک وسلم" آپ نے جو فرمایا ہم نے سُنا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (سورۃ البقرۃ ۲۸۵) اور جو آپ پر نازل ہُوا اُس میں یہ آیتِ کریمہ بھی ہے لہٰذا میں بفضلہٖ و بتوفیقہٖ تعالیٰ حاضرِ خدمت ہو گیا ہُوں۔

○ جَآءُوْكَ یہ آیتِ کریمہ کا دوسرا جزو ہے۔ اِس کے دو معنی ہیں۔

۱۔ حقیقی معنیٰ :- المدینۃ المنورہ جا کر حاضر بارگاہِ محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" ہو جاؤ۔ اللہ عزّ اسمُہٗ نے قرآن عزیز کے پیغام سے خود گناہ گاروں کو اپنے حبیب پاک شاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دربارِ پاک میں بُلایا اور کریموں کی شان کے یہ خلاف ہے کہ خود اپنے در پر بُلا کر سائلوں کو رد کریں۔ زائر کے لیئے اِس معنیٰ میں اشارت بھی اور بشارت بھی ہے

مجرم بُلائے جاتے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

☆ بارگاہِ کریمی میں حاضر ہونے والے زائرین کو اگر دورانِ سفر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو کبھی حضرت خضر علیہ السّلام خدمات بجا لاتے اور کبھی رضوانِ جنّت اور کبھی اپنے غلاموں کو نہ بھولنے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لاتے ہیں۔ یا رجال الغیب کو بھیج دیا جاتا ہے

☆ حضرت ابراہیم خواص علیہ الرحمۃ (وصال ۲۹۱ھ) فرماتے ہیں مجھے سفرِ المدینۃ المنورہ میں سخت پیاس لگی اور شدتِ پیاس سے غش کھا کر گر پڑا اور ناگاہ کسی نے میرے مُنہ میں ٹھنڈا اور میٹھا پانی ڈالا۔ اُس کی ٹھنڈک سے میرا سینہ اور آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں تو میری آنکھ کھل گئی تو دیکھا

ے فقیر سراپا تقصیر غفرلہ المولیٰ القدیر کا ذاتی مشاہدہ اس پر شاہد ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

بقیہ حاشیہ

کی قدر و منزلت اور حریمِ رسالت کی جلالت کو دل میں حاضر کرے تا کہ خشیت طاری ہو گریہ و زاری سے صلوٰۃ وسلام عرض کرے آواز نہ بلند ہو نہ بہت کم اور پھر شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حاضری دے کر سلام عرض کرے۔

کہ ایک نہایت خوبصورت مرد کہ ایسا آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ گھوڑے پر سوار سبز لباس اور عمامہ باندھے اور اُس کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا جس سے اُس نے مجھے پانی پلایا اور کہا میرے پیچھے سوار ہو جاؤ تو تھوڑی دیر بعد مجھ سے فرمایا وُہ سامنے دیکھو مدینہ منوّرہ ہے۔ اُترو اور سیدھے چلے جاؤ اور جب بارگاہِ رسالت میں پہنچو تو میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ رضوان جنّت سلام عرض کرتا ہے۔ "حیوٰۃ الحیوان"

"حضور مولی الملوین مُغیثُ الدارین ﷺ بھی اپنے مہمانوں کی امداد فرماتے ہیں[۱]"

☆ الشیخ ابو عبداللہ النعمان علیہ الرحمۃ نے بیان کیا کہ مَیں دورانِ سفرِ مقدس اپنے قافلہ سے بچھڑ گیا اور مجھے چٹیل میدان میں سخت خوف اور دہشت محسوس ہُوئی لیکن چل پڑا۔ خوف وہراس سے پیاس کی شدت نے آگھیرا اور مَیں زندگی سے مایوس ہو کر موت کے لیئے تیار ہو گیا تو میری زُبان سے اِس بیقراری کے عالم میں نکلا۔ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ اَنَا مُسْتَغِیْثٌ بِکَ " ﷺ " یا محمد مصطفےٰ ﷺ میں آپ سے فریاد چاہتا ہُوں یہ الفاظ میری زُبان سے نکلے ہی تھے۔ کسی نے میرا ہاتھ پکڑا تو میرا سارا خوف وہراس، غلبۂ پیاس اور گھبراہٹ دُور ہو گئی اور مجھے اپنے ساتھ سوار کر کے قافلہ تک پہنچا دیا اور مَیں فرطِ مسرّت سے دُرود شریف پڑھنے لگا اور جاتی دفعہ فرمایا۔ "جو کوئی ہمیں پکارتا اور فریاد کرتا ہے تو ہم اُسے محروم نہیں رکھتے" پھر مَیں سمجھا کہ آپ میرے آقائے کونین ماوائے ثقلین ﷺ تھے اور مجھے سخت افسوس ہُوا کہ مَیں دست بوسی اور قدم بوسی نہ کر سکا اور جب غور سے دیکھا تو آپ کے چہرہ کے نور سے سارا جنگل چمک رہا تھا ؎ " نزہۃ الناظرین "

اگر ہو جذبۂ کامل تو اکثر ہم نے دیکھا ہے — وُہ خود تشریف لاتے ہیں تڑپایا نہیں کرتے
محمد مصطفےٰ کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں — جو بن پانی بھی تر رہتے ہیں مُرجھایا نہیں کرتے

۲۔ حکمی معنیٰ:۔ عِنْدَکَ یعنی جَآءُوْا فِی الْمَدِیْنَۃِ نہیں فرمایا اگر یہ فرمایا جاتا
(قلبی روحی ذہنی)

۱ ایسے ہزار ہا واقعات ہادی سُبل فخر رسل مولائے کل علیہ الف الف صلوٰۃ والف سلام اور حضرت خضر علیہ السلام سے منسوب ہیں۔
۲ روضۂ مطہرہ کے قریب ہو یا کہیں دُور ہو۔ یہ قُرب اور بُعد دُرود شریف پڑھنے والے کے لیئے
"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ"



تو اہلِ مدینہ منوّرہ یا صاحبِ ثروت لوگ ہی اتنا دُور دراز کا سفر کر کے وہاں مدینہ منوّرہ بارگاہِ رسالت میں پہنچتے اور یہ شانِ کریمی سے بعید ہے کہ فقراء اور مساکین جن سے حضور ﷺ کو پیار ہے محروم رہتے۔ جَآءُوْکَ فرما کر بتا دیا کہ جب بھی تم بارگاہِ محبوبی میں حاضر ہونا چاہو تو آؤ، دو زانو بیٹھ کر میرے محبوب ﷺ کی بارگاہِ رحمت کے نظارۂ جمال باکمال کا تصور کر لیں تو تم جہاں کہیں بھی ہو گے میرے محبوب ﷺ کی حضوری میں ہو گے۔

☆ نورِ احمدی اور جلوۂ محمدی ﷺ کائنات کے ذرّہ ذرّہ پر پرتَو افروز ہے اگرچہ آپ کا وجُود "سیّد الوجُود" ﷺ مدینہ منوّرہ میں جلوہ افروز ہے اور یہی وُہ خاکِ پاک ہے جس کے عنصر شریف سے بدنِ لطیف بنا اور یہی وُہ سرزمین مبارک ہے جہاں ربِ کریم اپنے محبوب کے غلاموں کو بُلا رہا ہے۔ تم بھی قریب ہو جاؤ۔ حاضر بارگاہِ بیکس پناہ ہو جاؤ۔ اِس درِ پاک اور آستانۂ اقدس میں آ جاؤ جو ربُ العٰلمین کی ہی بارگاہ ہے۔ جہاں کہیں بھی ہو اُن کی طرف متوجہ ہو جاؤ کہ قلبِ مومن اُن کی جلوہ گاہِ ناز ہے۔ مومن تو اپنے ہیں۔ یہاں تو غیر، اپنے اور بیگانے بھی یگانے بنتے ہیں ؎

بقیہ حاشیہ: ؎ دُرود شریف رابطۂ قلبی، تعلّقِ باطنی سے قُرب وبُعد زمانی ومکانی کے فاصلے مٹا دیتا ہے۔ الکم نہیں حضور ﷺ کی ذاتِ مقدسہ تو بمطابق آیتِ کریمہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (سورۃ الاحزاب ۶) ہر مومن کو اُس کی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہے" نیز یہ نزدیک و دُور، اکناف واطراف، زمان ومکان کی قیدیں عالمِ خلق کے لیئے ہیں نہ کہ عالمِ امر کے لئے۔ چونکہ رُوحِ اقدس ﷺ "روح الارواح" ہے قُرب وبُعد کی قید سے کیوں کر مقید ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ دُرود شریف بلند آواز سے ہو یا آہستہ، قلب سے ہو یا زبان سے اقطارِ زمین میں ہو یا اقصائے ملکوت میں، غار میں ہو یا پہاڑ میں۔ افریقہ کے جنگلوں میں ہو یا امریکہ کے شہروں میں، مُلک ایشیا میں ہو یا یورپ میں، علاقہ چین میں ہو یا جاپان میں، فرش پر ہو یا عرش پر، فضا پر ہو یا تحت الثریٰ میں حضور سیّدِ عالم ﷺ مومن کے دُرود شریف کو بنفسِ نفیس سُنتے ہیں اور شانِ رحمت سے جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں اور جواب کا سُننا یا نہ سُننا انسان کے اپنے احوال پر منحصر ہے۔ یہ سب مقامات حکمی معنیٰ میں داخل ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ۔

بخدا خدا کا یہی ہے در اور نہیں کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کروں مدح اہلِ دُوَل رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں "اعلیٰحضرت بریلوی"

○ خدائے مالکُ الملک نے محبوب کو سب کچھ عطا فرما کر اپنی ساری خدائی کو اس در پہ لاڈالا اور اُدھر اپنے محبوبِ کریم ﷺ سے فرمایا وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ ؕ[1] محبوب! ﷺ سائل کو جھڑکنا نہیں ناراض نہ ہونا خواہ وہ کیسے ہی گناہ گار کیوں نہ ہوں اور اگر آپ نے جھڑک دیا تو محبوب! پھر یہ بیچارے کہاں جائیں گے۔ اس در کے علاوہ کونسا در ہے جہاں جائیں محبوب تیری بارگاہِ کریمی میں ہر حاضر ہونے والا تیری طرف سے مغفرت سے دامنِ مراد بھر کر جائے۔ کہ درِ محبوب درِ معبود ہے ؎

بکہفِ رحمتم پرور ز قطمیرم رمنہ کمتر،
سگے درگاہِ سلطانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ ﷺ
رضائیت سائلِ بے پر توئی سلطانِ لَا تَنْھَرْ
شہا بہر ازیں خوانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ ﷺ

○ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ربِ غفور سے اپنے گناہوں کی بخشش میرے محبوب کے روبرو مانگو تو اس پر میرے محبوب بھی اپنے لبِ اعجاز ہلا دیں۔ تمہاری درخواستِ استغفار پر آمینِ مصطفےٰ کی مُہر لگ جائے تو میری شانِ تَوَّابًا تمہارے توبۃ النصوح کے بعد ہر قسم کے گناہ معاف فرما کر پاک صاف کر دے گی تو پھر دوسری وصف رَّحِیْمًا کا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ[2] سے ظہور ہو گا۔ شر، خیر، غم، خوشی الم، مسرت اور نار، نور بن جائیگی اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گی یا یہ کہ دُنیا وما فیہا اور اُخروی سعادتیں درود شریف سے توفیقِ الٰہی کے ظہورات اور قدرتِ الٰہی کے عطیے ہیں۔ المترجم

[1] پ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیتِ کریمہ ۱۰ اور سائل "جو مانگنے آئے اُس کو مت جھڑکئے"
[2] پ۱۹ سورۃ الفرقان آیتِ کریمہ ۷۰ تو یہ وہ لوگ ہیں بدل دے گا اللہ تعالیٰ انکی برائیوں کو نیکیوں سے۔



معنی آئندہ نیکی کی ہی توفیق ملے گی یا تم سے بدی کا فیوز ہی کھینچ دیا جائے اور اگر تم شقی تھے تو سعید بن جاؤ گے اگر جہنمی تھے تو جنت کی بشارت لے کر جاؤ گے۔

○ اس آیتِ کریمہ میں پانچ چیزوں کا ذکر ہے۔ اقرارِ گناہ۔ حاضری بارگاہِ رسالت مآب ﷺ، استغفارِ معاصی، طلبِ شفاعت یا استغاثہ، بشارتِ مغفرت اور شانِ غفورٌ رحیم کا مژدہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اُمّتِ مسلمہ کا آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور بعد مماتِ طیبہ میں بھی یہی وطیرہ ہے اور جو مانگا ملا۔ جو چاہا، پایا۔

☆ سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "صحیح البخاری"

○ میں سحری کو وضو کرایا کرتا۔ ایک روز حضور ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا سَلْ[1] مَا شِئْتَ جو چاہے مانگ؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وَاَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ میں آپ سے جنت میں آپ کی سنگت مانگتا ہوں۔ فرمایا اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ کچھ اور بھی مانگ لو۔ عرض کیا بس آپ ﷺ نے فرمایا یہ رفاقت فی الجنت تو تجھے عطا کر دی اگر کچھ اور بھی چاہتے ہو تو مانگ لو تو بصد آداب عرض کیا عَلَیْکَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَّ اَلْفَ اَلْفِ سَلَامٍ یَا رَسُوْلَ اللہِ! بس مجھے یہی کافی ہے تو معطی جنت ﷺ نے فرمایا فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ کثرتِ سجود کیا کرو۔ ؎

تجھ کو تجھی سے مانگ لی ساری کائنات مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں
تیرے کرم سے بے نیاز کونسی شئی ملی نہیں جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

[1] سَلْ مطلق فرمایا مقصود، مدعا متعین یا مقید نہیں فرمایا تو ثابت ہوا کہ یُعْطِیْ مَنْ یَّشَآءُ مَا یَشَآءُ کی شان والے رسولِ کریم ﷺ "بعطاءِ الٰہی مختارِ کل ہیں۔ جس کو جو چاہیں باذنہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔ نیز سائل کو نہ ملنے کی دو صورتیں ہیں۔ ۱۔ جس سے مانگا وہ سرے سے انکار کر دے تو یہ لا ہوا۔ ۲۔ مشروط پر مال دے اگر ہمارے پاس ہوا تو دیں گے یا اگر تم نے یہ کام کیا تو دیں گے۔ بارگاہِ محبوب میں یہ دونوں صورتیں نہیں لہٰذا ہم غلاموں کو امید واثق ہے۔ ہم جو مانگیں گے لیں گے، جو چاہیں گے پائیں گے انشاء اللہ کیونکہ اس در سے رب دیتا ہے۔ بلکہ غایۃ جنت تو ادنیٰ چیز ہے۔ ۲۔ وجنۃ مسلم ج۱ ط

☆ کہ معلوم شود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامت اوست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چہ خواہد و ہر کرا خواہد باذن پروردگار خود بدہ۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء وعن سائر المسلمین والمؤمنین اللہم الترقیب ط "اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح" ط

احادیثِ مُبارکہ :۔ رَواہُ الحَاکِم فی مُستدرکہ علیٰ الصحیحین ؕ

☆ مَروی ہے کہ سیّدۃُ النِّساء العٰلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبرِ اطہر پہ حاضر ہوتیں تو تعویذِ مُبارک کو ہاتھ سے مَس کر کے مٹی کو چہرے پر مَلتیں اور درُود شریف پڑھ کر اشتیاقِ ادب سے تُربت شریف سے لپٹ کر بوسہ دیتیں اور جُھوم کر یہ اشعار عرض کرتیں ؎

مَاذَا عَلیٰ مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ اَنْ لَّا یَشُمَّ مُدَّ الزَّمَانِ غَوَالِیَا ؎

خاک پاک تُربتش فائق تر از مُشک و گلاب

مُژدہ آنکس را کہ بُوئیدیا ببوسد آں تُراب

☆ ایک مرتبہ حضرت ابُو ایُّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ مصطفوی " روضۂ اطہر " میں حاضر تھے اور قبرِ انور پہ سر رکھ کر اور سر مُنہ لپیٹے مُراقب تھے کہ گورنر مروان آیا اور آپ کی گردن کو جھنجوڑ کر کہنے لگا۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے ؟ " اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ العَظِیْم ؕ آپ نے نگاہ اُٹھا کر حقارت سے گورنر کو دیکھا اور فرمایا میں خُوب جانتا ہُوں کہ میں کیا کر رہا ہُوں اے مروان ! فَقَالَ جِئْتُ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَلَمْ اٰتِ اِلَی الْحَجَرِ ؕ تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ میں رسُولُ اللہ ﷺ کی حضوری میں آیا ہُوں ۔ پتھر کے پاس نہیں ۔ مروان یہ سُن کر جل بُھن کر چلا گیا ۔ " مُسْنَدُ الہُدیٰ فی متابعۃ المصطفٰے جامع ازہر مصر "

☆ الشیخ ابُو عمر مُحمّد بن عبیدُ اللہ العتبی علیہ الرحمۃ :۔ میں حضُور ﷺ کے روضۂ اطہر پر حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا ۔ قبرِ انور کی خاک اپنے سر پہ ڈالی اس طرح اپنے گناہوں سے اظہارِ ندامت کیا اور صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کرنے لگا یا رسُولَ اللہ " ﷺ " جواب نے فرمایا ہم نے اُسے سُنا اور جو آپ پر نازل ہُوا اور آیتِ کریمہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا ( سورۃ النساء ۶۴ ) " اِلیٰ آخرہٖ " پڑھی کہ میں آپ کے حضُور اپنے گناہوں کی مُعافی مانگنے اور آپ سے شفاعت چاہنے کے لیئے حاضر ہو گیا ہُوں ۔ آپ اپنے ربّ جَلَّ شَانُہٗ سے میرے گناہوں کی مُعافی کرا دو اور

؎ مشہور اولیاء متقدمین ، امام شافعی کے اساتذہ کرام سے ہیں ۔ " مؤلف "

---

ؐ کتنی تعجب انگیز بات ہے کہ جس نے بھی آپ " ﷺ " کی تربتِ پاک کو سُونگھا تو اب وُہ آئندہ ، زندگی بھر دوسری خوشبوؤں کو نہ سُونگھے گا ۔





پھر گریہ کُناں نہایت عجز و انکساری سے فی البدیہہ یہ شعر پڑھے ؎

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرَابِ اَعْظُمُہٗ فَطَابَ بِطِیْبِہِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ

نَفْسِی الْفِدَآءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ وَفِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

اَنْتَ الشَّفِیْعُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ عَلَی الصِّرَاطِ مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

وَصَاحِبَاکَ وَلَا اَنْسَاھُمَا اَبَدًا

مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمَا مَا جَرَی الْقَلَمُ " ابو طیب القری علیہ الرحمۃ "

ھَتَفَ ھَاتِفٌ اِنَّا غَفَرْنَا لَکَ لِھٰذَا الْاَبْیَاتِ ؕ تو ہاتفِ غیبی سے آواز آئی جا ہم نے تیری بخشش کر دی ۔ " بقولِ شارح اللہ عُتبی الشافعی " جب وُہ اعرابی چلا گیا اور مجھے وہیں پر اُونگھ آگئی تو میں نے حضُور سیّدُ الشافعین " ﷺ " کی خواب میں زیارت کی تو آپ " ﷺ " نے فرمایا اے عُتبی ! اعرابی کے پاس جاؤ اور اُسے خوشخبری دو کہ اللہ کریم نے تیری مغفرت فرما دی ۔ " ذکرہ ابن عساکر ابو القاسم علی الدمشقی فی تاریخہ "

○ اِس آیتِ کریمہ سے اکابر عُلماء اُمّت ، اعاظم مشائخ ملّت ، سلف تا خلف نفعنا اللہ تعالیٰ بعلومہم نے یہ اَسرار و حِکَم اخذ کیئے ہیں ۔

☆ اوّلاً :۔ اللہ ربُّ العزّت کے حُکم سے برائے حاجت برآری بارگاہِ رسالت میں جانا اور آپ سے توسُّل ، تشفّع ، ندا ، استغاثہ کرنا مشروع بطریقِ اَولیٰ ہے اور اُمّتِ مُسلمہ کا اِس پر عمل ہے ۔

☆ ثانیاً :۔ شفاعت اور مغفرت حضُور " ﷺ " کی بارگاہ سے ہی ملتی ہے ۔

☆ ثالثاً :۔ یہ حکم حضُوری کا اہلِ حرم ، اہلِ حل اور اہلِ عرب اہلِ عجم سب کے لیئے ہے

؎ استعاذہ ، استمداد ، استعانت میں مبدأ فیاض حقیقی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ پاک کو جاننے اور سمجھے ۔

---

ؐ اے بہترین اُن سب سے جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں ہیں آپ کی پاکیزگی سے پہاڑ اور ٹیلے پاکیزہ اور معطّر ہو گئے میری جان اس قبر پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اس میں عفت ہے ، جُود ہے کرم ہے ۔ آپ وُہ شفیع ہیں جن سے شفاعت کی اُمید کی گئی پل صراط پر جب قدم ڈگمگائیں گے ۔ اور آپ کے دو ساتھی جن کو میں کبھی نہیں بھولا میری طرف سے اُن پر سلام ہو جب تک قلمیں چلتی رہیں ۔

☆ رابعاً :- مدینہ منوّرہ نہ جانا بلکہ جانے والوں کو روکنا شقاوت کی واضح علامت ہے

☆ خامساً :- مقبولانِ بارگاہ کی قبور پر جانا جَآءُوْكَ کے حکم میں داخل ہے۔

○ حدیث الحبیب علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ ط اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کَانَ یُبَادِرُ بِالسَّلَامِ سلام میں پہل فرماتے تھے۔ "تحفہ" سلام تحیت مصافحہ معانقہ سب پر مشتمل ہے۔ جملہ مؤمنین کے سلاموں اور استغاثوں کا جواب دیتے ہیں۔

بر محمد رسانم صلوٰۃ و سلام آں شفیع اُمتاں یوم القیام "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ سیدنا خُبیب بن عدی بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر انصاری کو مقام تنعیم، مکہ معظمہ " میں کفار سنہ ہجری بوقت سحری پھانسی دینے لگے تو آپ نے نہایت ادب سے رسول پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو سلام عرض کیا۔ اس وقت آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سحری کا وضو فرما رہے تھے فرمایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ تو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کی پذیرائی ہو رہی ہے؟ فرمایا میرے خُبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار نے دار پر چڑھایا تو آپ نے مجھے سلام بھیجا یہ اُن کے سلام کا جواب ہے اور فرمایا اے خُبیب! رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبلہ کی طرف منہ کر لو تو آپ نے سن کر تعمیلِ ارشاد کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اپنا رُخ پھیر لیا اور فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ کہتے ہوئے جانِ مشتاق، جان آفریں کے سپرد کر کے شہید ہو گئے

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را
مرزا مظہر جانِ جاناں

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمت میں حاضر تھے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" (وصال سنہ ہجری) نے سر مبارک اٹھا کر وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ فرمایا حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کو جوابِ سلام دیا ہے فرمایا حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اِدھر سے گزرے انھوں نے سلام عرض کیا۔ تو میں نے اُن کے سلام کا جواب دیا ہے ؎

اَلسَّلام اے قیمتی تر گوہرِ دریائے جُود
اَلسَّلام اے تازہ تر گلبرگِ صحرائے وجود
صد سلامت مے فرستم ہر دم اے فخرِ کرام
بلکہ آید یک علیکم در صد سلام



☆ طبرانی نے معجم صغیر میں لکھا ہے ایک رات سحری کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے وضو کرتے وقت تین بار فرمایا لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ " حاضر ہُوا حاضر ہُوا پہنچا پہنچا تو سیدہ اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کی پذیرائی ہو رہی ہے۔ فرمایا مکہ معظمہ میں راجز بنی کعب پر مشرکین نے حملہ کر دیا ہے وہ مجھے مدد کے لئے پکار رہے ہیں تو میں نے اُن کا جواب دیا ہے۔ یہ خبر عن الغیب فتح مکہ معظمہ پر منتج ہوئی۔

○ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ یہ آیتِ کریمہ کا تیسرا، چوتھا جزو ہے

☆ پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول بھی اُن کی شفاعت کریں یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائے بخشش پر ہی اللہ تعالیٰ کی صفتِ "تَوَّابًا رَّحِیْمًا" کا بدرجہ کمال ظہور ہو گا۔

استغفار :- قرآن پاک پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۱ - ۲

| | |
|---|---|
| اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۙ لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ؏ | بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے |

شانِ نزول :- حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے یکم ذی قعدہ سنہ ۶ ہجری المقدسہ ذوالحلیفہ سے احرامِ عمرہ باندھا اور بعض صحابہ کے ساتھ جحفہ سے جب عسفان پہنچے تو خبر آئی کہ کفار آمادہ جنگ ہیں تو یہاں صلح نامہ لکھا گیا۔ مقامِ حدیبیہ سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

؏ اس آیتِ کریمہ کے ترجمہ میں فی زمانہ کے خوارج اور معتزلہ نے بہت بڑی خیانت اور بددیانتی کی ہے کہ لَكَ میں لِ کا ترجمہ ہی نہیں کیا جس سے عقیدۂ عصمتِ انبیاء کو مجروح کر دیا گیا۔ یہ بہت بڑی جسارت اور بے باکی ہے کہ انھوں نے گناہوں کی نسبت "معاذ اللہ" "نبی معصوم و مامون" "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف کر دی اور جب اُن کی اس تحریفِ معنوی کی نشان دہی کرائی گئی تو وہ کورباطن تاویلات اور کج بحثی میں اُلجھ کر رہ گئے۔ یہ محروم القسمت قیل و قال، جدل و حجت اور بحث و مباحثہ میں اپنا ایمان کھو بیٹھے۔ کاش وہ سمجھتے۔ فقیہہ امام ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ اکابر علماء حنفیہ فرماتے ہیں۔ لَكَ میں لِ سببیہ اور تعلیلیہ ہے لَكَ اَیْ لِاَجْلِكَ یعنی محبوب تیرے سبب سے تیرے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے۔

☆ مغفرت کا معنی ڈھانپنا، ذنب کا معنی الزامات تو معنی ہُوا کہ قبل الہجرت وہ الزامات کفار جو کہ ساحر، شاعر وغیرہ "اور بعد الہجرت کے اتہامات یہود و منافقین "مجنون" وغیرہ وہ سب مٹا دیئے گئے۔ یہ ہے فَتْحًا مُّبِیْنًا کا ثمرہ۔ یہ ترجمہ اور مفہوم نہایت ہی نفیس و مناسب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ الاعلیٰ بالصواب ...

پر یہ آیاتِ کریمہ نازل ہُوئیں تو آپ ﷺ کو بہُت خوشی ہُوئی اور صحابہ کرام علیہم الرِّضوان نے آپ ﷺ کو مُبارکیں دیں۔ "صحیح البخاری و مسلم شریف"

○ فَتَحْنَا:۔ صُلحِ حُدَیبیہ جو تمام فتوحاتِ عظیمہ کا پیش خیمہ اور سرچشمہ بنی۔ فتح مکّہ معظّمہ اعظم فتوحات کے علاوہ اس میں حضور ﷺ کی اُمّت کی مغفرت کی بشارت ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ عل خزائنِ غیب کی کُنجیاں اُسی کے پاس ہیں۔ اُن کو سوائے آپ کے ربّ عزّ شانہٗ کے کوئی نہیں جانتا۔ اب یہ سُوال پیدا ہوتا ہے اُن کُنجیوں سے کسی کے لیئے غیوب عہ کے دَر کھولے بھی ہیں؟ تو یہاں فرمایا فَتَحْنَا۔ پیارے محبُوب ہم نے کھول دیئے آپ کے لیئے ہر قسم کے غیب کے خزانوں کے دَروازے کس چیز کے؟ فرمایا علم کے، حکمتوں کے، فتوحات کے، ہدایتوں کے، فضل و کَرم کے، جو اَوروں کے لیئے بند تھے۔ پیارے محبُوب وُہ آپ کے لیئے وَا کر دیئے۔ دَروازۂ شفاعتِ کُبریٰ، دَروازۂ مغفرت، دَروازۂ حوضِ کوثر، دَروازۂ جنّت اَور دَروازۂ دیدارِ الٰہی اور دیگر ہر قسم کے رحمتِ الٰہی کے دَروازوں کی کُنجیاں آپ کو عطا کردیں "خزانۂ توحید ذات و صفاتِ الٰہیہ کی کُنجی آپ عہ ﷺ کی ذاتِ پاک ہے"

☆ چودہ ۱۴۰۰ سو صحابہ کرام نے مقام حُدیبیہ میں تَحْتَ الشَّجَرَةِ (درخت کے نیچے)، آپ ﷺ کے ہاتھ مُبارک پر سب کچھ تن من دھن نثار کر دینے کی دیوانہ وار بیعت عہ کی جو بیعتِ رضوان سے موسُوم ہُوئی اور اس والہانہ بیعت پر ربِّ کریم نے يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (سورۃ الفتح ۱۰) کا مژدہ سُنایا اور محبُوب ﷺ کے ہاتھ کو "اپنا ہاتھ" کا شرف بخشا اور محبُوبِ کریم ﷺ کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ جو آیتِ کریمہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى عہ سے ظاہر ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ۹

عل پ سورۃُ الانعام آیتِ کریمہ ۵۹ اور اُنہی کے پاس ہیں کُنجیاں غیب کی۔ اُنھیں وُہی جانتا ہے۔

عہ مفاتح، مفاتحُ الجنّۃ، مفاتحُ الرحمۃ، کنزُ اللہ، حضور مطلع کُن فکاں، مقطع مرسلاں "ﷺ کے اسماءِ مُبارکہ سے ہیں۔

عہ بیعتِ رضوان میں حضرت خضر علیہ السّلام بھی شریک تھے بحوالہ تفسیر روح البیان وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَنَبِيُّهٗ۔

عہ پ ۹ سورۃُ الانفال آیتِ کریمہ ۱۷ اے محبُوب وُہ خاک جو تُم نے پھینکی، تُم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے ... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)



☆ امام محی السُّنّۃ بغوی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں بروایت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا۔ اصحابُ الشَّجَرَۃ، بیعتُ الرضوان والے تمام صحابہ اعلام قطعی جنّتی ہیں اِن جُملہ صحابہ کرام سے ایک بھی جہنّم میں نہ جائیگا۔ "مکتوبات قُدسی آیات دفتر دوم"

قرآنِ پاک: پ ۲۶ سورۃ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم آیتِ کریمہ ۱۹

| | |
|---|---|
| وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ | اے محبُوب اپنے خاصوں اور عام مومنوں کے لیئے گُناہوں کی مُعافی مانگیں |

○ یہاں استغفار اور ذَنب کی نسبت لکَ کی طرف کی گئی ہے۔ اِس سے مُراد، حضور ﷺ کی اُمّت کے خاصُ الخاص اَفراد مُراد ہیں نہ کہ معاذ اللہ اپنی ذاتِ پاک معصُوم نبی ﷺ کا یہ فرمان واجبُ الاذعان، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً عل میں صدہا حکمتیں مُضمر ہیں حضور ﷺ کے قوائے جسمانی و رُوحانی اور اُس کی کیفیاتِ نُورانی و عملیات کو کون سمجھ سکتا ہے۔ خُدا تجھے ہدایت دے یہاں استغفار معصیت پر نہیں کیونکہ نبی معصُوم ہے۔ یہ الفاظ مجازاً فرمائے حالانکہ آپ ﷺ کی ہر آن، نئی شان وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى عہ سے ظاہر و باہر ہے کہ ہر آنے والی گھڑی آپ کے حق میں پہلی گھڑی سے زیادہ بہتر اور قُرب والی ہے اور جب آپ ﷺ اگلے مرتبۂ اعلیٰ پر فائز ہوتے تو پچھلے مرتبہ سے استغفار فرماتے تاکہ حسن سے اَحسن اور صواب سے اَصوب کی طرف عُروج ہو کر رجُوع میں عُروج ہے۔

سیّدنا مُوسیٰ علیہ السّلام نے کوہِ طُور پر شرفِ ہم کلامی اور بے ہوشی کے بعد ہوش آنے پر

بقیہ حاشیہ ـــ دُرود پاک کی برکت سے اُمّتِ مسلمہ کے درجات ہر آن بلند سے بلند تر ہوتے رہیں گے

پھینکی۔ امام ربّانی سرکار مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ النُّورانی مکتوبات قُدسی آیات میں فرماتے ہیں: "اس کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے" اس سے مقصُود حقیقت نہیں حاشا و کلّا کہ بندہ کا فعل عین مالک و مقتدر کا فعل ہو یا اُس کی ذات کا عین ہو یہ ناممکن ہے یہ مقامِ ذات و صفات کے مظہریت پر دال ہے۔

عل فرمایا میں دن اور رات میں روزانہ ستّر مرتبہ استغفار کرتا ہُوں۔

عہ پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیتِ کریمہ ۴ یقیناً ہر آنے والی گھڑی آپ کے لیئے پہلی سے "بدرجہا" بہتر ہے۔

کہا " تُبْتُ اِلَیْکَ " لیکن جب آپ سے اِس توبہ کی حقیقت پوچھی گئی تو فرمایا
رَبِّ اَرِنِیْ سورۃ الاعراف ۱۴۳ مطالبۂ دیدار ہے اور طلب کرنا صاحبِ اختیار ہونے کی علامت ہے۔
حالانکہ محب صاحبِ اختیار نہیں ہوتا۔ یعنی میں دعویٰ محبت پر صاحبِ اختیار بننے
سے توبہ کرتا ہوں گویا آپ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی نظر میں رَبِّ اَرِنِیْ کا مطالبہ،
دعویٰ محبت کے منافی تھا۔ یہ سوالِ دیدار معاذ اللہ گناہ نہیں جس سے توبہ کی یہ مقامِ
محبت ہے لیکن جو ربِ کریم کا محب بھی ہو اور محبوب بھی آپ کے استغفار کا مقام
کون جانے اور سمجھے؟ یاد رہے۔ معاصی ظلمت ہے اور نبوت نور۔ اہلِ نبوت
"نبی" سے معاصی کا صدور اجتماعِ ضدین ہے جو کہ محال اور ممتنع ہے۔ فتدبر۔

حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

○ نبیِ رحمت "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے فرمایا ربِ کریم نے میری اُمت کو دو امن عطا فرمائے
☆ ذاتِ پاک مصطفیٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" " وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ " ۱
☆ استغفار وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ سے ظاہر وباہر ہے۔ ۲
○ ان ہر دو امن کا ظہور بارگاہِ رسالت مآب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کی حاضری میں مضمر ہے
نبیِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی اُمت پر از روئے شفقت قبرِ مبارک میں قیام کو ملاءِ اعلیٰ
کے قیام پر ترجیح دی اور فرمایا میرے سوا ہر نبی اپنی اپنی قبر میں صرف تین روز رہا
پھر وہ اعلیٰ علیین میں اٹھا لیا گیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی قیامت تک اپنی اُمت
میں رہوں تاکہ ہمیشہ میرے اُمتی فیضِ صحبت اور حاضری سے فیضیاب ہوتے رہیں اور

۱ جب کہا تب ایک پتھر پر نگاہ پڑی جس پر لکھا تھا لا تاکل مال الیتیم یہ دیدار دُرِّ یتیم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے۔
۲ پ سورۃ الانفال آیتِ کریمہ ۳۳ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ انھیں عذاب دے جب تک
اے محبوب تم اُن میں تشریف فرما ہو۔
۳ پ ۲۶ سورۃ الذٰریٰت آیتِ کریمہ ۱۸ سحری کو استغفار کرتے ہیں۔ یہ اُن کے خاص بندوں کی شان ہے کہ وہ وقتِ
سحری استغفار کرتے ہیں اور یہ استغفار اُن کے احوال اور مقامات کے لحاظ سے ہے اور سحری میں ایک تو خلوت میسر
ہے اور دوسری اجابت ہے اور استغفار سے رحمت نصیب ہوتی ہے اور درود شریف سے قبولیت ملتی ہے۔



اُن کے قلوب تسلی پکڑیں اور میرے پاس حاضر ہو کر صحبتِ فیض سے بشارتیں پائیں۔
یہ حقیقت ہے کہ جس قوم کا نبی قوم میں موجود نہ ہو تو اُس پر عذاب آیا۔ فرمایا وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ سورۃ الحجرات یقین کر لو اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا رسول تم میں موجود ہے۔
○ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ یہ آیتِ کریمہ کا پانچواں جزو ہے۔ " توبہ سے پہلے
ربِ کریم رجوع برحمت ۱ فرماتا ہے تاکہ بندہ توبہ کرے اور توبہ رجوع الی اللہ کا نام ہے
جو پیغام ہے قبولیت کا اور یہی توفیقِ ربانی ہے جو توبہ کی قبولیت کی مبشر ہے اور وہ
جَآءُوْكَ کی دعوت دیتی ہے۔ مقبولانِ بارگاہ اور محبوبانِ درگاہ کی حاضریاں بھی،
اسی زمرہ میں داخل ہیں کہ یہ اسی در کے ذرات ہیں۔
☆ سیدنا امام عالی مقام حسن حسن و جمالہ الکریم بعفیض حسن صورت شبیہِ رسول " رضی اللہ تعالیٰ عنہ "
شہادت سنہ ۵۰ھ
سے مروی ہے آپ امیر المومنین سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دار السلطنت شام میں
المتوفی سنہ ۶۰ھ
ملنے گئے تو ایک شخص حاضرِ خدمت ہو کر عرض گذار ہوا کہ اے سیدنا امام عالی وقار!
کثرتِ گناہ سے زندگی وبالِ جان ہے اور غربت کا یہ عالم کہ زبان بیان سے قاصر ہے
گھر جہنم کا نقشہ ہے بدحالی و بدنمائی چہرہ سے واضح ہے عیال اور لاولد بھی ہوں۔ آپ
میرے لیئے دعا فرمائیں۔ آپ نے اُس کو بکثرت استغفار کا حکم فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد
وہ شخص حاضر بارگاہِ امامت ہوا۔ تو خوشحالی اُس کے لباس سے مسرت اُس کے چہرے
سے نمایاں تھی اور وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ۲ سے آراستہ پیراستہ تھا۔ آپ
لباسِ تقویٰ میں ملبوس
نے نگاہِ کرم سے دیکھا تو وہ نہایت مؤدبانہ طریقہ سے عرض گذار ہوا کہ اے مسندِ امامت
کو زینت بخشنے والے! آپ نے یہ وظیفہ کہاں سے ارشاد فرمایا تو آپ نے یہ آیتِ کریمہ
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ
وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۳ ○ تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا درود

۱ قرآن مجید فرقانِ حمید کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ اُن پر مائل بکرم ہوا تاکہ وہ رجوع کریں۔ " رجوع میں عروج ہے۔
۲ پ ۸ سورۃ الاعراف آیتِ کریمہ ۲۶ پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا۔
۳ پ ۲۹ سورۃ النوح آیتِ کریمہ ۱۰ تا ۱۲ میں نے کہا معافی مانگو اپنے رب سے بے شک وہ بخشنے والا

شریف کو ہر اوراد، وظائف سے اوّلیت حاصل ہے قبولیت کے لیئے درُود شریف اور استغفار شرط ہے اور مغفرت ایسی نعمت ہے جو جَآءُوْكَ پر عمل پیرا ہو کر دربارِ مُربّیِ ملت، معطیِ اُمت " صلی اللہ علیہ وسلم " سے ہی ملتی ہے اور کہیں سے نہیں۔

☆ صَفُوْحٌ عَنِ الزَّلَّاتِ :۔ علماءِ عظام و آئمہ اعلام اہلِ سُنّت وجماعت قُدِّسَتْ اَسْرَارُهُمُ الْقُدْسِيَّة سلف تا خلف کا یہ مُتفقہ علیہ عقیدہ ہے کہ انبیاء و رُسل علیہم اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَشْرَفُ السَّلَامِ اپنی ذات وصفات اور افعال میں بہر حال اور بہر جہت معصوم اور اپنے افعال میں مُؤیّد مِنَ اللہ ہوتے ہیں۔ اولیاء کرام محفوظ اور اُمت مغفور ہے۔

قُرآنِ پاک :۔ پ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۳۵

| وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ | اس پیڑ، درخت " کے قریب نہ جانا |
|---|---|

☆ یہ نہی تنزیہہ تھی ہر وہ لغزش جس کا انجام کار توبہ ہو وہ زلّۃ تنزیہہ ہے۔

☆ درحقیقت یہ خطا اجتہادی ہے یا " لفظاً و صورۃً خطا اس پر معاصی کا اطلاق صحیح نہیں " اَلْمُجْتَهِدُ مَاجُوْرٌ وَّلَا مَازُوْرٌ مجتہد اس پر بھی اکہرا ثواب پاتا ہے۔

☆ حکمتوں کا ظہور فرمانا مقدر تھا ورنہ آپ کی تخلیق سے ہزارہا سال پہلے یہ تقدیر لکھی جاچکی تھی جو قضاءِ مُبرم تھی۔ دیکھو[1] حدیث تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ط مناظرہ رُوح

☆ گندم کا دانہ کھانے سے گلستانِ قدرت میں طرح طرح کے یہ خوشنما پھول، اُولُو العزم انبیاء و رُسُل علیہم الصلوٰۃ والسلام کھلے۔ خصوصاً رفیع الدرجات، فضیلت مآب محمد مصطفٰے علیہ اَفْضَلُ التَّحِيَّةِ وَاَطْيَبُ الثَّنَاءِ جیسا مُعطّر مُعنبر باغِ قدرت میں پھول کھلا اور آپ کی اُمتِ معظمہ میں طرح طرح کے رنگین پھول مومن، اولیاء، اصفیاء، مجدّد، ابدال واغواث ظہور پذیر ہوئے اور كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ سے جو شجرہ طیبہ حضرت آدم علیہ السلام سے بویا گیا تھا وہ پھل اور پھولوں تک پہنچا جس سے چار دانگ عالم میں بہار آگئی —

ــہ خطاءِ مجتہد دو قسم ہے ا۔ خطاءِ اجتہادی ۲۔ خطاءِ عنادی ط

بقیہ حاشیہ

ہے۔ وہ برسائے گا آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش اور مدد فرمائے گا تمہاری اموال اور فرزندوں سے بنائے گا تمہارے لیئے باغات اور نہریں۔ [1] بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیحین بخاری و مسلم۔



ہے انہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار — وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

☆ قولِ شیخِ اکبر محی الدین ابنِ عربی قُدِّسَ سِرُّہُ الاطہر :۔ فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ ط گندم کا دانہ کھانے میں ان مخفی حکمتوں کا ظہور ہوا کہ گلستانِ قدرت میں ایسے ایسے پھول کھلے کہ کائناتِ عالم میں بہار آگئی۔ اگر میں وہاں ہوتا تو وہ شجر جڑوں سمیت کھا جاتا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

☆ آپ کی تخلیق ہی خلافتِ ارضی کے لیئے کی گئی تھی۔ یہ اس میں بھیجنے کا ایک سبب بنا۔ اللہ سُبحانہٗ نے آسمانوں سے کُتُبِ سماویہ الہامیہ اور صحیفے نازل فرمائے یہ قانونِ قدرت تھا جو کہ اس فعل سے ظاہر ہونا مقدر تھا۔

○ جب یہ فعل سرزد ہوا تو آپ تین سو سال روتے رہے۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیر البکاء ہیں لیکن رونے زمین پر آپ کے آنسو سب سے بڑھ کر ہیں گریہ وزاری سے ربِّ کریم نے مغفرت کا مژدہ سُنایا اور پھر دوبارہ شان سے جنت کے داخلہ کا وعدہ فرمایا تو صاحبِ ایمان کا دل باغ باغ اور ذُریتِ شیطان کا سینہ داغ داغ ہو گیا۔

قولِ فیصل :۔ ہم خطاکاروں کو کیا حق ہے کہ انبیاء کے افعال کو اپنے پر قیاس کریں اور اُن پر خطاؤں کا الزام دیں۔ اُن کے مقاماتِ[1] رفیعہ کے پیشِ نظر یہ انتہائی نازک مقام ہے۔ ہماری خطاؤں پر عتاب، عقاب، عذاب کی وعیدات ہیں اور ان نفوسِ قدسیہ کی خطا اُمت کے لیئے از رُوئے رحمت عطا ہوتی ہے۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام کے فعل سے جو فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ط[2] ملے کے

[1] عارف باللہ حضرت یعقوب بن عثمان چرخی نقشبندی خلیفہ مجاز خواجہ علاؤ الدین عطار بخاری قدس سرہ النورانی عفت و عصمتِ انبیاء کے موضوع پر دورانِ درس حضرت یعقوب چرخی نقشبندی علیہ الرحمۃ پر کسی شقی القلب نے اعتراض کیا کہ قرآنِ پاک میں صاف لکھا ہے کہ آدم نے خطا کی (علیہ السلام) تو آپ نے جواباً فرمایا اس تقدیر و حکمت یہ ہے کہ آپ کی پُشت میں ہر دو قسم خبیث اور طیب رُوحیں تھیں ربِّ کریم نے چاہا کہ آپ دُنیا میں جائیں اور تیرے جیسی خبیث رُوحوں کو دُنیا میں چھوڑ آئیں اور پھر عزّ و وقار، جاہ و جلال شان و شوکت کے ساتھ دوبارہ جنت میں آئیں اور اپنی طیب اولاد کے ساتھ ابدالآباد رہیں

[2] پ سورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۱۱۵ تو وہ بھول گیا ہم نے اس کا قصد نہ پایا۔ اللہ ربُّ العزت تو خود اُن کی خطا سے بری بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ

تحت صادر ہُوا۔ روزہ رکھ کر بھُول کر کھانے اور پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ ماہِ رمضان المبارک کی راتوں میں بھی جماع منع تھا۔ بعض صحابہ کرام اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے اِس کے خلاف ہُوا تو ربِّ کریم نے اُن کی خطا کو اُمّتِ محبوب کے لیئے عطا بنا کر راتوں کو جائز فرما دیا۔

☆ حضرت صَرمہ بن قیس غنوی رضی اللہ عنہٗ ایک ضعیفُ العمر صحابی نے روزہ رکھا تو سکت نہ ہونے پر روزہ توڑ کر بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمینی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو گئے تو ربِّ کریم نے اُن کی خطا کو اُمّت کے لیئے عطا بنا دیا اور وحیِ الٰہی وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ ؏۱ "الیٰ آخرہ" سے اپنا قانُون ہی بدل دیا۔

☆ سیدنا آدم علیہ السّلامُ کے نسیان کو عصیان سے تعبیر فرما کر حزن، غم اور ندامت کی راہ سے آپ کی تربیت فرمائی گئی" تاکہ خلافتِ الٰہیہ کے متحمل ہو سکیں۔ یہ پُر حکمت راز کتنا مصلحت آمیز ہے۔ "مکتُوباتِ امام ربّانی"

☆ الصدّیق اکبر ؓ فرمایا کرتے کاش میں محمّد مصطفےٰ کی سہو ہوتا۔" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ؏۲

○ ان جملہ توجیہات سے ثابت ہُوا کہ بڑوں کی خطا ہمارے ثواب سے افضل و اعلیٰ ہوتی ہے فقیرِ پُرتقصیر کے نزدیک سیدنا آدم صفیُّ اللہ علیہ السّلامُ کے لیئے خطا، خطا کہنا اور لکھنا کُفر سے کم نہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰى بِالصَّوَابِ ؏

☆ سیدنا امام محمّد بن ادریس شافعی قُدّس سِرّہُ العزیز:۔

○ آپ اربعہ آئمہ مجتہدین، جلیلُ القدر فقیہہ اور محدّث اور عظیمُ المرتبت اولیاءِ ابدال

بقیہ حاشیہ

فرما رہا ہے کہ ارادہ خطا نہ تھا اور وہ بھُول گیا۔ نسیان، ذہول اور سہو کے فرق سے ظاہر ہے گندم کا دانہ کھانے میں ارادہ شامل نہ تھا۔ جب ارادہ نہ ہو تو خطا کیسی؟ اِس کو لفظاً یا شکلاً خطا کہہ لیں۔ لیکن بباطن اور حقیقۃً خطا نہیں بلکہ رحمت بھری عطا ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السّلام حقیقی گناہ سے مُنزّہ و مُبرّا ہوتے ہیں۔

؏۱ پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۷ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے۔ پو پھٹے تک۔ یعنی سحر تا آخر سحری۔

؏۲ صدیق کا معنی جمیع اقوال افعال اور قلبی احوال میں سچا جبکہ صادق کا معنی فقط قول کا سچا ہے۔ فافہم ؏



اعلام سے ہیں۔ اور حضور معطیِ جنّت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنّت کی بشارت پائے ہُوئے کہ دُلہن کی پھبن سے پھبب کر ملائکۂ نوری کے جلو میں بغیر حساب و کتاب جنّت میں جائیں گے۔ امام اکمل از آئمہ اربعہ مجتہدین سیدنا احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جن کی شان میں فرماتے ہیں۔ اِنَّ الشَّافِعِيَّ كَالشَّمْسِ لِلنَّاسِ ؏ بے شک امام شافعی لوگوں میں سُورج کی طرح ہیں۔ حضور مُخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے متعلق پیشگوئی "خبرِ غیب" دی کہ قُریش سے ایک عالمِ دین زمین و آسمان کے برتن کو علم سے بھر دے گا اور وہ سیدنا امام شافعی قُریشی ہیں۔ بایں ہمہ فضائل و کمالات آپ کے فرمُودات سے یہ اشعار ہیں ؏۱

شَكَوْتُ اِلٰى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِيْ فَاَوْصَانِيْ اِلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ

فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنَ الٰهٖ وَنُوْرُ اللّٰهِ لَا يُعْطٰى لِعَاصِيْ

○ یہاں کونسے گناہ یا ذنب یا معاصی تھے جس کی طرف اشارہ ہے۔ درحقیقت یہ مقاماتِ "اولیاءؒ" ہیں۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ ؏ حَسَنَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ سَيِّئَاتُ الْعَاشِقِيْنَ ؏ حَسَنَاتُ الْعَاشِقِيْنَ سَيِّئَاتُ الْوَاصِلِيْنَ ؏۲" یہ حسنات اور سیئات نسبت کے لحاظ سے ہے۔ "فَالْعَاقِلُ تَكْفِيْهِ الْاِشَارَةُ ؏"

کلامِ لطیف:۔ ایک بار کسی شخص نے وارثِ نبوّت، ہادیِ اُمّت ابُوالحسن علی سیدنا امام زینُ العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر الزام لگایا تو آپ نے استغفار کیا اور فرمایا اگر یہ بات مجھ میں ہے تو اپنے لیئے استغفار کرتا ہُوں اور اگر مجھ میں نہیں تو پھر تیرے

؏ یہ اہلِ طریقت کے مُصطلحات ہیں۔ اقلاقیہ تبرکاً ؏

؏۱ میں نے شکایت کی اپنے اُستادِ مکرّم حضرت امام وکیع بن الجرّاح علیہ الرّحمۃ سے کمزوریِ حافظہ کی اور آپ نے حکم دیا ترکِ معاصی کا کہ بیں علم اللہ کا نُور ہے اور اللہ کا نُور عاصی کو نہیں دیا جاتا۔

؏۲ ابرار کے حسنہ مُقرّبین کے سیئہ ہیں۔ ابرار کی عبادت خوفِ دوزخ اور طمعِ جنّت سے ہے بایں طور کہ وہ موردِ الطافِ الٰہی ہے اور دوزخ موردِ غضبِ الٰہی۔ لہٰذا شریعتِ مُطہّرہ میں یہ حسنہ ہے اور اگر مُقرّبین، عاشقین اور واصلین کی عبادت اِس وجہ سے ہو تو یہ اُن کے لیئے سیئہ ہے کیونکہ اُن کی عبادت محض محبّت لذاتہ ہے اور محبّت ذاتی میں غرض نہیں بلکہ مقصود رضا ہوتی ہے اور دیدارِ الٰہی فقط منہ لٰہی عنہ

رہے استغفار کرتا ہوں یہ خُلقِ عظیم دیکھ کر وُہ درُود شریف پڑھ کر کہنے لگا واقعی آپ اِس رسُول" ﷺ ہیں اور سچے دِل سے تائب ہو گیا۔ آپ" ﷺ مطلقاً اور لاریب معصُوم ہیں ہر قسم کے ذَنب معاصی اور ظُلم سے نہ آپ سے قبل از نبوُت کسی قسم کے گُناہ کا صُدور ہُوا اور نہ بعد از نبوُت اور نہ ترکِ اَولیٰ اور نہ خلافِ مرضی مَولیٰ صادر ہُوا اور اَولیاء اللہ کی بارگاہیں بھی حضُور" ﷺ کی ہی بارگاہیں ہیں کہ وُہ حضُور" ﷺ کی متابعت اور کفش برداری میں اَولیاء اور واسطہ بنے اور درجہ محفُوظ پایا۔ حضُور" ﷺ کے عطاء فیض سے وُہ نوّابِ رسُول ہیں۔

حدیثِ پاک :- بروایت علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط "شمائل ترمذی"

لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ط | میں نے آپ کی مثل نہ پہلے دیکھا نہ بعد "صلی اللہ علیہ وسلم"

معراج میں جبریل علیہ السلام سے کہنے لگے شاہِ اُمَم — تم نے تو دیکھے ہیں بہت بتلاؤ کیسے ہیں ہم
رُوح الامین کہنے لگے اے ماہِ جبیں تیری قسم — آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

☆ امام ربّانی سرکار مجدّد الالف الثانی الشیخ احمد نقشبندی مجدّدی قدس سرہٗ النُّورانی نے فرمایا۔

١۔ نبی کریم" ﷺ" کو باری تعالیٰ نے اپنی ذات کی تجلّی سے بنایا اور باقی تمام مخلوقات کو صفات کی تجلّی سے۔ یہی وجہ ہے کہ کائناتِ عالم کے کسی فردِ بشر کو بجُز مخلُوق ہونے کے اور کسی امر میں آپ سے کوئی مماثلت نہیں۔

٢۔ جن محجُوبوں نے محمّد رسُول اللہ" ﷺ" کو بشر کہا اور دوسرے[1] انسانوں کی طرح

---

[1] اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے محبوب کے فضائل جلیلہ اور مراتب رفیعہ اور القاباتِ عظیمہ کو چھوڑ کر ایسی وصف عامیانہ سے یاد کرنا جو ہر کہہ و مہ میں پائی جائے اور وُہ کلمات استعمال کرنا جو کُفّار سے منقُول اور اُن کی طبعی موافقت کی بناء پر ہوں یہ عین گمراہی و حرمان نصیبی ہی نہیں بلکہ یہ انکار کے مُترادف ہے لیکن جن کے قلب پہ مہر اور سمع پر غطاء اور بصر پر غشاوہ ہو وُہ شپرہ چشم آفتاب کی روشنی میں چُندھیا جاتے ہیں اور بعض بُوم طبع رات کی تاریکی میں پروبال کھولتے ہیں، لیکن اُڑ نہیں پاتے۔ یہی حال اِن طیرہ باطنوں کا ہے کہ آفتاب رسالت کی تابانیوں کی تابش لا سکے اور نہ مہتابِ نبوّت کی چاندنی سے فائدہ پا سکے اور منکر ہو گئے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ



تصوّر کیا وُہ مُنکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے آپ کو رسالت اور رحمتِ عالم عالمیان کے طور پر جانا اور تمام لوگوں سے مُمتاز اور سرفراز سمجھا وُہ دولتِ ایمان سے مُشرّف ہو گئے اور نجات پا گئے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط ے

حُسن میں بے مثل، صُورت لاجواب — میں فداء آپ پہ، آپ ہوا پنا جواب
پلتے ہیں ہم سے نکمّے بے شمار — ہے کہیں اِس آستانہ کا جواب

☆ حضُور" ﷺ" کی بشریّت میں کسی بھی فردِ بشر کو مجالِ انکار نہیں بات صرف مثلیّت میں ہے۔ ورنہ شکل و شمائل اور خصائل۔ اقوال و افعال اور احوال۔ انوار و تجلّیات اور برکات میں کائناتِ عالم سے کوئی بھی آپ" ﷺ" کا مثیل نہیں نہ پہلوں میں نہ پچھلوں میں، نہ عرشیوں میں نہ فرشیوں میں۔ نیز بعض مُفسّرین نے اِس آیتِ کریمہ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (سورۃ الکہف ١١٠) کو متشابہات سے لکھا ہے جو اسرار الٰہی ہے ے

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ — وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ
انتہائے علم ما درباب شانش ایں قدر — کایں بشر بعد از خدا اعلیٰ است قصّہ مختصر

☆ حدیثِ پاک کی روشنی میں مقام جَآءُوْكَ میں دُرُود شریف :

اوّلاً حقیقی معنیٰ :- اَلْمَدِيْنَةُ الْمُنَوَّرَہ عند المواجہہ شریف ہر اُمّتی کا دُرُود و سلام بنفسِ نفیس سُنتے جانتے اور جوابِ سلام سے نوازتے ہیں۔ "اُمّتِ مُسلمہ کا مُتّفقہ علیہ عقیدہ لَا اِخْتِلَافَ فِيْهِ[1] "جواب کا سُننا اپنے اپنے مقام، نسبت رابطہ قلبی اور احوال پر منحصر ہے۔

ثانیاً حکمی معنیٰ :- تُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا ط مسلمانوں کا دُرُود و سلام فرشتے پہنچاتے ہیں۔ ٢۔ حریمِ رسالت میں ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ جو اکنافِ عالم عرش ہو یا فرش۔ عرب ہو یا عجم۔ بر ہو یا بحر یا فضا۔ غارِ سحیق ہو یا پہاڑ کا اقصیٰ انتہایات۔ ہر زبان، ہر زمان ہر مکان " دُور و نزدیک " مومن کا دُرُود شریف سِرّی یا جہری سُن لیتا اور پیش

---

[1] آپ" ﷺ" کے متعلق اُس شخص کے علم کی انتہا جو آپ کی حقیقت کا مطلقاً علم نہیں رکھتا یہ ہے کہ آپ" ﷺ" محض بشر ہیں۔ حالانکہ آپ" ﷺ" باوجود یکہ اس قالبِ بشری و در لباس قدسی کے ہمارے علم و فہم سے وراء الوراء ہیں اور تمام کائنات آپکی" ﷺ" حقیقت کے ادراک سے عاجز ہے۔
(امام ربانی مجدد الف ثانی)

خدمت کرتا ہے۔ علماء کے لیئے لمحۂ فکریہ! ادنیٰ غلام کی یہ شان ہے۔ تو اقلیمِ نبوّت و رسالت کے شہنشاہ۔ مقامِ محمود کے تاجدار کا مقام کون جانے؟ اَفَلَا تَتَفَکَّرُوْنَ ط ۔

شانِ خدا، نہ ساتھ دے اُن کے خرام کا وہ باز — سدرۃ سے تا زمین جسے نرم سی اِک اُڑان ہے

۳۔ محبّین کا دُرُود شریف :۔ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ درود و سلام کا دُور و نزدیک سے سُننا زبانِ رسالت سے ثابت ہے۔ رُوح اور نُور کے لیئے کوئی شئی حجاب نہیں۔ آپ کی بشریت نورِی ملائکہ سے بھی لطیف تر ہے۔ آپ رُوحُ الارواح اور نُور ہیں۔ اے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْس! سُنہری جالیوں کے ہرے ہرے گنبد کے مکین۔ تیرے دین کی امانت کے امین رُوحِیْ لَہُ الْفِدَآء اَبِیْ وَاُمِّیْ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرمِ قدس میں صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ کے عاملین درود خواں کا تحفۂ صلوٰۃ وسلام پہنچا۔ "یَرْحَمُ اللہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا ط"

اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِیَّۃً وَّ
سَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ — وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ صلی اللہ علیہ وسلم
ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ — لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحَمٍ

بقیہ حاشیہ

☆ السید عمر بن احمد آفندی محقق مدینہ حضرت شافعی علیہ الرحمۃ العصیدۃ الشہدۃ شرح قصیدۃ البردۃ میں فرماتے ہیں۔

○ امام بوصیری علیہ الرحمۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری خواب میں قصیدہ مبارکہ سناتے سناتے جب اس مصرعہ فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ پر پہنچے تو مصرعِ ثانیہ کیلئے خاموش ہوگئے تو یکدم مجلس پر سکتہ طاری ہوگیا۔ سرکارِ ابدِ قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قال اِقْرَأْ فَقَالَ الْاِمَامُ اِنِّیْ لَمْ اُوَفِّقْ بِالْمِصْرَاعِ الثَّانِیَۃِ لِھٰذَا الْبَیْتِ یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ! حضور مصرعِ ثانیہ مجھ سے موزون نہیں ہوسکا۔ خاص کر اس بیت کا۔ فَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قُلْ یَا اِمَامُ وَاَنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللہِ کُلِّھِمٖ تو پھر اس مصرعِ ثانی کو ذوق و شوق سے بار بار پڑھتے۔ یہ پہلا مصرعہ امام بوصیری کا ہے اور دوسرا امامُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا۔ بطون حقیقتِ محمدیہ " صلی اللہ علیہ وسلم " تو ارفع و اعلیٰ ہے۔ ظاہر کو بھی تصورِ انسانی سمجھنے سے قاصر و عاجز ہے۔ کوئی بھی محمدؐ ظاہر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر کو بھی نہ پا سکے چہ جائیکہ باطن۔ منہ عفی عنہ

محمدؐ ستر قدرت ہے کوئی رمز اس کی کیا جانے — شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقتِ محمدیہ کو سمجھنا محال لیکن کمال یہ ہے کہ تعلیماتِ محمدیہ پر عمل بتوفیقِ تعالیٰ سہل۔ " علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام "۔

مولای صل وسلم دائما ابدا — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم





روضۃ السادسۃ — ب ۲

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# استغاثہ بدرگاہِ رحمۃٌ للعٰلمین

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ندارم جز تو ملجائے نہ دارم جز تو ماوائے
توئی خود ساز و سامانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ " صلی اللہ علیہ وسلم "
چو مرگم گُلِ جاں سوزد، بہارم را خزاں سوزد
نہ ریزد برگ ایمانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ " صلی اللہ علیہ وسلم "

☆ حضرت ثابت بن قیس شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک یہودی نے کہا کہ ہم پر گناہ کی معافی کے لیئے قتل کرنا اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا گیا اور ہم اس پر عمل بجا لائے۔ تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہم پر بھی فرض کیا جاتا تو ہم بھی بجا لاتے لیکن ہم نیاز مندوں کو تو گناہ کی بخشش کے لیئے محبوبِ پاک شہنشاہِ لولاک " صلی اللہ علیہ وسلم " کی بارگاہِ رحمت میں حاضری کا حکم اس آیتِ کریمہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا سے دیا گیا ہے۔ سورۃ النساء ۶۴

☆ حضور سَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ " صلی اللہ علیہ وسلم " کا وسیلہ جلیلہ تینوں زمانوں ماضی حال اور مستقبل پر مشتمل ہے۔ درود شریف ایک ایسا حرزِ حصین وسیلہ ہے جو قبل از ولادت، حینِ حیاتِ طیبہ اور بعد از وصال بلکہ روزِ قیامت اور جنّت میں بھی ثابت ہے ۔

دُنیا، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں — ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

① توسّل قبل از ولادت شریف :۔ قرآن پاک پ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۸۹

وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ج | اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ " کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن "

☆ علامہ ابن حجر مکی قدس سرہٗ الملکی "جوہر منظم" میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے پہلے خیبر کے یہودی جنگ اور خوف

— جوہر منظم فی زیارت قبر النبی المکرم ط

میں آپ کے نامِ اقدس کے توسّل اور تشفّع سے قبیلہ بنُو غطفان اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ﷺ آخِرِ الزَّمَانِ فِیْ مَنْعُوْتِ التَّوْرَاۃِ[1] سے دُعا مانگتے تو ربِّ کریم اُن کو فتح عطا فرماتا اور خوف دُور کرتا اور اگر قضاء حاجت کی دُعا مانگتے تو اسے شرفِ قبولیت کا جامہ اوڑھے پاتے اور وُہ علم تورات وانجیل سے جانتے اور پہچانتے تھے کہ آخر زمان رسُول ﷺ کی بعثت کا زمانہ قریب ہے جس پر یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ[2] قرآنِ مجید کی گواہی کافی، وافی وشافی ہے۔ "تفسیر بیضاوی" سورۃ الانعام ۲۰

○ حضور ذاتِ رحمۃٌ للعٰلمین ﷺ کا توسّل انبیاء ورسُل کا طریق ہے۔ اولیاء اللہ بھی اِسی راہ چلے۔ اولیاء، انبیاء کا فیضان ہیں۔ توجّہ، تشفّع اور توسّل کے بغیر کوئی بھی مراتبِ ولایت تک نہیں پہنچا۔ چونکہ حضور ﷺ کی تشریف آوری کا تمام اکنافِ عالم میں شہرہ تھا۔ اِس کو امرِ یقینی جانتے۔ بلکہ اجلّہ صحابہ شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صورت اور سیرت کا تذکرہ نام، ناک نقشہ، حسب نسب، سابقہ کُتُب سماویہ تورات وانجیل میں موجود ہے۔ جس سے وُہ جانتے پہچانتے اور مانتے جاتے۔ احادیثِ کثیرہ صحیحہ سے

[2] اُس نبی کو پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ ۶

---

[1] نبی عدنانی محمدِ عربی ﷺ کی نسبت اور تعلق اور وسیلہ کے بغیر کسی شرف کا حصول یا قبولیت ناممکن ہے۔ درُود شریف اِس نسبت کے حصول کیلئے ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ منہ

[2] امام محدّثِ شام ابنِ عساکر ابُو القاسم علی الدمشقی علیہ الرحمۃ نے نقل کیا۔

☆ سیّدنا ابُوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایّامِ جوانی میں شہر یمن قبیلہ ازد کے بوڑھے جس کی عمر ۴۰۰ سال تھی کا مہمان ہُوا جو کُتُبِ سماویہ تورات وانجیل کا عالم تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ میں سمجھتا ہُوں تم قریشی ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا تُم بنی تیم سے ہو میں نے کہا ہاں۔ پھر اُس نے کہا تم حرمی ہو، میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا ذرا مجھے اپنا پیٹ دکھاؤ۔ تو میرے پیٹ پر تِل کا نشان دیکھ کر کہنے لگا۔ ہاں ہاں! ٹھیک ہے میں نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا۔ کہ تم آخر زمان پیغمبر کے وزیرِ خاص ہوگے۔ یہ ساری نشانیاں تورات میں موجود ہیں جس سے میں نے پہچانا۔ "تلخیص ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء حکیم الامّت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ"

☆ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بغرضِ تجارت قریش کے ایک قافلہ کے ساتھ مُلکِ شام گیا۔ "لمبا

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"



ثابت ہے کہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے وبا، بلا، اَلم، غم، رنج، کلفت، خوف، قحط، مرض، قرض سے نجات ملی ہے جب آخر الزّمان نبی بشریت کا جامہ اوڑھ کر اپنی پوری شان وعظمت سے جلوہ گر ہوئے تو پہچاننے کے باوجُود انکار کر بیٹھے۔ ذات وصفات کا انکار، تشفّع وتوسّل کا انکار، کمالات اور معجزات کا انکار۔

☆ سیّدنا آدم صفیُّ اللہ، سیّدنا نوح نجیُّ اللہ، سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللہ، سیّدنا یُوسف نبیُّ اللہ سیّدنا ایّوب سیّدنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ، سیّدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہم السّلام، اُولوالعزم رُسُل نے اپنے اپنے دورِ ابتلاء میں اسمِ پاک کو وسیلہ بنایا۔ اور پایا جو چاہا۔[1]

اگر نامِ محمدؐ را نیاوردے شفیعِ آدم ۔۔۔ نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجّینا
نہ ایّوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت وجاہت ۔۔۔ نہ عیسیٰ آں مسیحائی، نہ موسیٰ آں یدِ بیضا

[1] نامِ نامی، اسمِ گرامی "محمد ﷺ" تمام اسماء کا اسمِ اعظم، ابتلاؤں وبلاؤں میں اکسیرِ اعظم۔

بقیہ حاشیہ

لمبا واقعہ کے بیان کے بعد فرماتے ہیں۔ میں واپسی پر ایک قبطی دیر کے پاس سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گیا جیسے پاس ایک راہب آیا اُس نے کہا اِس وقت رُوئے زمین میں کُتُبِ الہامیہ تورات وانجیل کا مجھ سے زیادہ کوئی عالم نہیں اور مجھ سے پُوچھا۔ تُم کو منتظر کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا ہاں اور چند سُوالوں کے بعد کہا تمہارا نام عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ میں سابقہ واقعہ کی وجہ سے ڈرا لیکن اُس نے میری تعظیم وتوقیر کی اور کھانا کھلایا پھر ایک دستاویز لے آیا کہ اِس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا یہ کیا؟ اُس نے کہا۔ بات یہ ہے کہ آخر زمان پیغمبر کی بعثت کا وقت ہے اور تم اُن کے جوان ہمّت وزیر ہوگے اور اس مُلک کو فتح کرو گے۔ جب تم فتح کرو تو ہمارے کلیسا ودیر کا مُعافی نامہ لکھ دو۔ فرماتے ہیں۔ جب عہدِ فاروقی میں مُلکِ شام کی فتح کے لیئے گیا تو وُہی دیر کا راہب اور مسئُولی وُہ دستاویز لے آیا۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ سورۃ فتح کی پیر تفسیر اور اُس کی تصویر ہے۔ اُنھوں نے اپنے علمِ تورات وانجیل سے شیخین کریمین کو پہچانا اور خوب پہچانا۔

[1] سیّدنا سُلیمان نبیُّ اللہ علیہ السّلام شہنشاہ نبی تھے۔ جن کی تمام رُوئے زمین، جن وانس، چرند وپرند، ہوا پانی پر حکمرانی تھی۔ اِس سلطنتِ عظیم کا راز شاہ ابُو المعالی السیّد خیر الدّین قُدّس سرّہٗ العالی ظاہر کرتے ہیں۔

نقشِ نامت گر نہ کندی سُلیمان بر نگین ۔۔۔ جن وانس کے مسخّر گشتی و دیو و پری

☆ آپ کی انگشتری کے نگینہ پر اسم "محمد ﷺ" کندہ تھا۔ جب یہ گم ہو گئی تو سلطنت

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

بوصفش سورۂ طٰہٰ ، مزمل ہم دگر یٰسٓ " صلی اللہ علیہ وسلم "

بوجودت عالی ذات تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا "مولانا عبدالرحمٰن جامی"

☆ یہ شانِ رحمتِ الٰہی کا ظہور تھا کفار و مشرکین عذاب طلب کرنے کے باوجود دنیا میں خسف ، مسخ اور غرق سے محفوظ و مامون رہے ۔ بفضلہٖ تعالیٰ روزِ قیامت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلۂ عظیمہ سے غلام ، عتاب ، عذاب سے نجات پائیں گے اور جنت بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عطاءِ جود و کرم سے ملے گی ۔

(۴) توسل ، تشفع بزمانۂ بعثت :۔ بروایت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "شمائل ترمذی"

☆ ایک ضریر البصر "نابینا" بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کناں ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دعا فرمایئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے عافیت بخشے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے بصارت چاہیئے تو ابھی دعا کرتا ہوں اور حاصل ہو جائے گی اور اگر اجرِ آخرت کا خواستگار ہے تو صبر کر کیونکہ تیرے لیئے بہتر ہے ۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے لیئے دعا ہی فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا جا وضو کر ، دو رکعت نماز نفل پڑھ کر بکثرت درود شریف پڑھ اور پھر یہ دعا مانگ ۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ" صلی اللہ علیک وسلم "اِنِّیْ تَوَسَّلْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ" یہاں حاجت کا نام لو "لِتُقْضٰى لِیْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ" ط

○ اس نے ایسا ہی کیا ۔ فَقَامَ وَقَدْ اَبْصَرَ پس وہ اٹھا اور بینا تھا یا "فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ" ط پس اس نے ایسا کیا اور بینائی پالی یہ دعا مع حدیثِ پاک دربارۂ توسل طلبِ امداد بارباب حاجات بجناب سید الکائنات " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " وسعتِ رزق

ــــــــــــــــــــــــــــــ

بقیہ حاشیہ — آج بھی صاحبِ ایمان کے لیئے یہ نماز اور دعا "الآن کما کان" اپنی تاثیر میں اکسیر ہے ۔

میں فتور آگیا ۔ سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام کے پر تو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس انگشتری کی سالت کے نگینہ ، شہنشاہِ مدینہ کی انگشتری تھی جب وہ بیرِ اریس میں گر گئی تو باغیوں نے خلافتِ حقہ میں فساد کھڑا کر دیا ۔ قدرت اور شانِ خداوندی ، غلاموں کے دلوں پر نقش اسمِ پاک کندہ ہے ۔ جس سے وہ ان کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں ۔



حصولِ رزق ، حصولِ مراد ، نزولِ بارش ، دیگر جملہ ہائے عیش زندگی دنیاوی و اخروی کے لیئے مجرب ہے ۔ "ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری علیہ الرحمۃ نے امام ترمذی کی اس حدیثِ پاک کو حسن صحیح کہا ہے ۔"

(۳) استغاثہ و نداء بعد از وصال شریف :۔ "طبرانی ، المعجم الصغیر"

☆ مفتی حرمین شریفین احمد بن عبداللہ الطبرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ۔ خلیفہ برحق سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص کو حاجت ضروریہ تھی ۔ لیکن آپ بوجہ مصروفیت اس کی طرف توجہ اور نظرِ التفات مبذول نہیں فرما رہے تھے ۔ انھوں نے اپنا حال ، اپنے دوست مشہور صحابی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جا وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر ۔ پھر درود شریف پڑھ کر یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مانگ اس نے عمل کیا اور اس کے بعد خلیفۂ راشد کے دروازے پر آیا تو وہاں انہوں نے آگے بڑھ کر استقبال کیا اور اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پاس خاصۂ فرش پر بٹھایا اور اس کی حاجت پوری کر دی اور فرمایا تمہیں جو بھی ضرورت ہو مجھے کہنا تاکہ پوری کر دیا کروں اور وہ شخص خوش خوش اپنے دوست کے پاس گیا اور کہا جَزَاكَ اللهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ آپ نے میری سفارش کی ۔ انھوں نے فرمایا واللہ میں نے کوئی چیز اس کے بغیر "حدیث ضریر البصر" نہیں کی ۔ صرف میں نے اس پر قیاس کیا کہ حضور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کا وہ فرمان ، واجب الاذعان قائم مقام توسل اور نداء موجب قضاء حاجات اور سببِ نجات ہمیشگی ہے اور حلِ مرادات میں اکسیرِ اعظم ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِحَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى عِنْدَكَ يَا حَبِيْبَنَا يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَى الْعَظِيْمِ ط يَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاهِرُ ط "اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيْنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ" ط ۳ بار "صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ط

☆ امام تاج الدین سبکی شافعی اناراللہ برہانہٗ آخری عمر میں نابینا ہو گئے ایک شخص حج بیت اللہ شریف کے بعد حاضرِ خدمت ہوا ۔ آپ نے حرمین شریفین کے احوال و

واقعات پوچھے تو اُس نے من وعن بتائے۔ بعد ازاں المدینۃ المنورہ کا ذکر چھیڑ دیا ؎

خوں رجاں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا
چھیڑ کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

☆ زائر نے بتایا مجھے مواجہہ شریف میں حاضری کی کیفیت اور صلوٰۃ وسلام روضۂ اطہر کو مَس کرنے کا شرف اور بوسہ کی سعادت بحضور نور، صاحب النور ﷺ نصیب ہوئی۔ یہ سُن کر آپ پر کیفیاتِ محبت طاری ہوگئیں تو فرمایا۔ وہ کونسا ہاتھ تھا جو روضۂ اطہر سے مَس ہوا اُس نے ہاتھ آگے بڑھایا تو آپ نے فرطِ محبت سے چوم لیا اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ مَس ہوتے ہی آنکھوں میں نور آگیا۔ نابینا سے بینا ہوگئے۔

○ جاننا چاہیئے کوئی عبادت اور دُعا بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی جب تک محبوب کردگار مدنی تاجدار احمد مختار ﷺ کا وسیلہ اسمی، ذاتی، صفاتی پیش نہ کیا جائے اور اوّل آخر درود پاک پڑھنا قبولیت کے لیئے ایک افضل ترین وسیلہ ہے۔

☆ آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ سے قبل اور حیاتِ طیبہ میں اور بعد از وصال مبارک ہر تین ادوار میں مقبولانِ بارگاہِ اقدس کا یہ طریق رہا ہے کہ اِس وسیلہ جلیلہ سے ربِ کریم نے سب کی مُہمات کو آسان فرمایا کسی کو محروم نہیں رکھا ؎

استغاثہ غیاث الدارین مغیث الملوین سید الکونین محمد رسول اللہ علیہ افضل التحیۃ واحسن الثناء

○

| | |
|---|---|
| بکارِ خویش حیرانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ | پریشانم پریشانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ |
| ندارم جز تو ملجائے، نہ دارم جز تو ماوائے | توئی خود ساز و سامانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ |
| اگر رانی و گر خوانی غلامم اَنْتَ سُلْطَانِیْ | دگر چیزے نمے دانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ |
| چو مرگم نخلِ جاں سوزد بہارم را خزاں سوزد | نہ ریزد برگ ایمانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ |
| گدائے آمد اے سلطان بامیدِ کرم نالاں | تہی داماں مگردانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ |
| چو محشر فتنہ انگیزد بلائے بے امان خیزد | بجز تو از تو درمانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ |

رضائیت سائل بے پر، توئی سلطان لَا تَنْہَرْ ﷺ
شہا بہرے ازیں خوانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ



حدیثِ پاک: بسندِ صحیح، ابنِ ابی شیبہ علیہ الرحمۃ نے روایت کی۔

☆ ایک مرتبہ بعہدِ معدلت خلافتِ فاروقی قحط پڑا حضرت بلال بن حارث مُزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضۂ اطہر پر حاضر ہوکر بعد درود وسلام عرض گناں ہوئے یَا رَسُوْلَ اللہِ اِسْتَسْقِ لِاُمَّتِکَ فَاِنَّہُمْ قَدْ ہَلَکُوْا۔ یا رسول اللہ ﷺ اپنی اُمت کے لیئے بارش طلب کریں کہ وہ ہلاک ہو رہی ہے تو آپ ﷺ نے اُسے خواب میں زیارت سے مشرّف فرما کر فرمایا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنا کل بارش ہوگی تو پھر ایسا ہی ہوا۔

☆ مشہور محدّث ابوالجوزاء نے بروایت اوس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔ ایک مرتبہ المدینۃ المنورہ میں سخت قحط پڑا۔ تو لوگ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ روضۂ اطہر پر حاضر ہو جاؤ اور چھت سے ایک دریچہ آسمان کی طرف کھول دو تاکہ آسمان اور قبرِ اطہر کے درمیان کوئی آڑ حائل نہ رہے لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جس طرح فرمایا گیا تھا تو اُسی وقت بارش ہوئی اور جل تھل ہوگیا۔ کھیتیاں سرسبز ہوگئیں اور اونٹ موٹے ہوگئے اور یہ سال عام الفتق کے نام سے مشہور ہوگیا۔ توجہ، توسُّل کے ایسے کثیر واقعات صحابہ احادیثِ پاک میں موجود ہیں۔

☆ سیدنا فاروقِ اعظم[1] "اَلْاٰنَ نَتَوَسَّلُ بِعَمِّ نَبِیِّکَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ" سے دُعا فرمایا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ کے عہدِ ہمایوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ گیا۔ تو آپ نے دُعا کی۔ اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم تیرے نبی ﷺ کے معظم و مکرم چچا سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک وسیلہ جلیلہ سے بارش چاہتے ہیں تو ربِ کریم نے اُس کو شرفِ قبولیت سے

؎ اب ہم وسیلہ بناتے ہیں تیرے پیارے نبی کے چچا جان کا۔ علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام ط

[1] علامہ بدر الدین محمود عینی رحمۃ اللہ کی نقل کردہ روایت سے ثابت ہے۔ سیدنا فاروقِ اعظم کا عم النبی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کے وسیلے سے دُعا کرنا واضح کرتا ہے کہ یہ توسُّل صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص نہیں بلکہ آپ ﷺ کے قرابت نسبی و نسبتی کے وسیلہ جلیلہ سے بھی دُعا جائز ہے۔ ابنِ سعد نے الطبقات میں ذکر کیا۔ سیدنا ابن سیدنا امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دمشق میں ایک صحابی حضرت یزید بن الاسود بن الجرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر بٹھا کر اُن کے وسیلے سے دُعا کی۔

نوازا اور بارش نازل ہوگئی ہے۔     نیوض الباری شرح صحیح البخاری۔

گر نہ بیند بتابش خورشید     شپرہ را دریں چہ جرم و گناہ

مہر را گو، چرا دمید چناں     کز چشمش جہاں نمودہ سیاہ

○ **عطیۂ مصطفائی** :۔ مشہور محدّث صحابی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ کے پاس سیدنا ابو القاسم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی عطا کردہ ایک زنبیل تھی۔ جس میں سے کھجور، ستو اور ہر قسم کے میوہ جات نکال نکال کر کھاتے اور دیگر احباب و اصحاب کو بھی اس سے کھلاتے۔ خلافت عثمانیہ کے فسادات اور بلوے میں وہ زنبیل گم ہوگئی۔ آپ فرمایا کرتے۔ دوسروں کو تو صرف ایک غم ہے اور مجھے دو۔ ایک سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بچھڑنے کا اور دوسرا زنبیل کے گمنے کا۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر کہتا ہے ؎

آنچہ از من گم شدہ گر از سلیمان گم شدے     علیہ السلام

ہم سلیمان، ہم پری، ہم اہرمن بگریستے     علیہ السلام

؎ خلافت فاروقی میں گورنر ایران۔     ؎ ایک معجزہ کثیر طعام۔

بقیہ حاشیہ

علی شمائل المحمدیہ" میں بروایت کعب احبار رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ قریشیوں میں جب کبھی قحط سخت پڑتا اور بارش نہ ہوتی تو سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰے عنہ کو پکڑ کر کوہ ثبیر پہ لے جاتے اور ان کے وسیلے جناب الٰہی میں دعا کرتے تو بارش سے قحط دور ہو جاتا۔ یہ سب برکت جناب رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے نور کی تھی جو ان کی پیشانی میں تھا۔ "بقدر آئینہ حسن تو مینماید رُخے"۔

★ بعض علماء دور حاضرہ کے نزدیک وسیلہ صرف اعمال کا معتبر ہے۔ حالانکہ احادیث مبارکہ میں بالصراحت اعمال صالحہ مقبولہ کا وسیلہ ہے نہ کہ مطلق اعمال کا۔ صالحین امت اور حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ذوات مقدسہ کا وسیلہ سب سے افضل ہے۔ جس کے یہ محروم القسمت منکر ہیں۔ سیدنا امام اعظم کے مزار فائض الانوار پہ امام شافعی رحمہما اللہ کی دعا کا قبولیت پانا اور "بقول اولیاء کرام" الشیخ معروف کرخی البغدادی علیہ رحمۃ ربی کی مرقد مقدسہ پر دعا کا کبھی رد نہ ہونا جواز وسیلہ کی دلیل ہے۔ ان سب وسیلوں سے ایک وسیلہ درود شریف ہے۔

ے اگر سورج کی تیز روشنی میں چمگادڑ کچھ دیکھ پاتا تو اس میں خورشید کا کیا جرم اور گناہ۔ بے سورج سے کہو کر تو کیوں ایسا چمکتا ہے جس سے اس بیچارے کی آنکھوں میں جہان سیاہ ہوگیا ہے۔



☆ یہ حقیر پُرتقصیر کیا عرض کرے کہ مجھ جیسے نالائقوں سے بوجہ نافرمانیاں، نادانیاں کیا کیا نہیں ہُوا اور کیا کیا نہیں کیا۔ رب کریم معاف فرمائے۔ "بجاہ حبیبک الکریم علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ الصلوٰۃ والسلام" ے

من و جرم کوشی پئے بہ پئے، تو پردہ پوشی دمبدم

چہ عجیب رنگ خطا منم، بسر پئے لطف و عطا توئی

○ **آمدم بر سر مطلب** :۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں۔ ایک روز میں سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰے عنہم کی خدمت اقدس میں حاضر ہُوا تو آپ کو بہت خوش خوش پایا۔ میں نے اس مسرت کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔ میں آج رات خواب ہادی سُبل، سید الرسل مولائے کل" صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت سے مشرف ہُوا تو آپ نے مجھے ٹھنڈا پانی عطا فرمایا۔ میں نے سیراب ہو کر پیا۔ جس کی سیرابی اور خنکی ابھی تک محسوس ہو رہی ہے۔ میں نے عرض کیا یہ کرم کس وجہ سے ہُوا۔ تو فرمایا درود شریف سے۔ اتنا سُننا تھا کہ میری آنکھوں سے آنسو موتی کی لڑیوں کی طرح بہہ نکلے۔ ے

چشم دارم کو دہد اشک مرا حسن قبول     آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّنْ تَوَسَّلَ اِلَیْہِ الْاَنْبِیَآءُ وَالْاَصْفِیَآءُ وَالْاَوْلِیَآءُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ے مجھے ہر آن کوشش جرم و خطا دامن گیر رہتی ہے اور تو ہر لمحہ عیوب کی پردہ پوشی فرماتا رہتا ہے۔ خالق کائنات! شرم خطا کی چٹائی پر میں بیٹھا ہوں اور تخت غفاری وستاری پر تو ہے۔

ے خطیب اور ابن عساکر علیہ الرحمۃ نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی پیدائش سے پہلے محبوب علام الغیوب " صلی اللہ علیہ وسلم " نے انکی والدہ ام فضل لبابۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو خبر دی اور فرمایا جب بچہ پیدا ہو تو ہمارے حضور لانا تو انھوں نے اس کا ذکر سیدنا عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کیا تو آپ فی الفور حاضر بارگاہ ہوگئے تو مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا جان! بات وہی ہے جو ہم نے ام فضل سے کہی۔ بچے کی پیدائش پر آپ نے ہی کانوں میں آذان و تکبیر کہی اور لعاب دہن مبارک سے گھٹی دی اور نام رکھا اور مزید بشارت غیبی سے نوازا کہ لے جاؤ ابوالخلفاء کو۔ اس کی نسل سے سفاح اور مہدی جیسے بڑے بڑے خلفاء پیدا ہونگے یہ خلفاء بنو عباس کی طرف اشارہ تھا۔ یہ مخبر صادق " صلی اللہ علیہ وسلم " کے علم غیب و منال الابتلاء... [illegible]

ے میں وہ آنکھ رکھتا ہوں جس نے بارش کے قطروں کو موتی بنا دیا ہے، میرے آنسوؤں کو بھی حسن قبول عطا کرے گا۔

روضۃ السادسۃ ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# طریقہ حاضری درگاہِ رحمۃٌ للعلمین

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

| | |
|---|---|
| ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ | ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے |
| کالک جبیں کی سجدۂ دَر سے چھڑاؤ گے | مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے |
| ڈوبا ہُوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے | جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے |
| برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار | ابرِ کرم سے عرض یہ میزاب زر کی ہے |
| آغوشِ شوق کھولے ہے جن کے لیے حطیم | وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے |
| ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ | او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے |

○ مسنون طریقہ کے مطابق اپنی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر بابُ السّلام سے داخل ہوں اور سب سے پہلے مسجد نبوی شریف میں نوافل تحیۃُ المسجد ادا کریں اور پھر سر جھکا کر مؤدبانہ کھڑا ہو کر مواجہہ شریف کے سامنے زائرِ بارگاہِ رسالت و محبوبیت کی ہیبت و جلال اور شانِ جمال کو بھی نگاہ میں رکھے ادب، تعظیم، عجز و انکساری بحالت گریہ وزاری حضورِ قلب کے ساتھ سر جھکائے صلوٰۃ و سلام عرض کرے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ

(۱)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللہِ

(۲)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(۳)



اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ

(۴)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ

(۵)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَلِیْلَ الْحَائِرِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ

(۶)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

(۷)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰہٰ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ

(۸)

○ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَقُرَّۃَ اَعْیُنِنَا یَا رَسُوْلَ اللہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَمَالَ مُلْکِ اللہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ عِنْدَ اللہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَقَدْ قَالَ فِیْ شَانِ حَقِّکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ یَا حَبِیْبَ اللہِ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ○ (سورۃ النساء ۶۴)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰہٰ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُقَدَّمَ جَیْشِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ط وَھَا اَنَا یَا سَیِّدِیْ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِنْ ذَنْبِيْ وَمِنْ عَمَلِيْ مُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَجِيْرًا

بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فَاشْفَعْ لِيْ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا سِرَاجَ

الظُّلْمَةِ اَجِرْنِيْ بِهٖ يَا اَللّٰهُ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْنَاكَ

زَائِرِيْنَ وَقَصَدْنَاكَ رَاغِبِيْنَ وَعَلٰى بَابِكَ الْعَالِيْ وَاقِفِيْنَ بِحَقِّكَ

عَارِفِيْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ

يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ فِي الْيَوْمِ الْمَشْهُوْدِ اَنْتَ الْحَبِيْبُ

يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَنْتَ الشَّفِيْعُ يَا شَفِيْعَ اللّٰهِ اَنْتَ الْمُشَفَّعُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُكَ

عِنْدَ الصِّرَاطِ مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ

وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

الْمُقَرَّبِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

"اب دُعا بحوالہ تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" صفحہ ۳۸۵ پڑھیے۔"

☆ پھر آہستہ آہستہ ہاتھ نماز کی طرح باندھے ہوئے[1] غلامانہ طریق سے مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے کھڑے یوں عرض کریں یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ "صلی اللہ علیک وسلم" ط اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ پر جو نازل کیا وہ آپ نے ہمیں پہنچایا۔ "ہم نے سُنا اور مانا۔ اور بسر وچشم قبول کیا۔ اس میں یہ آیتِ کریمہ بھی ہے لہٰذا میں بفضلہٖ تعالیٰ حاضر ہو گیا ہوں۔ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِيْمُ الْكَرِيْمُ ط۔ پھر یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ يَا اَللّٰهُ ط يَا كَرِيْمُ قَوْلُكَ حَقٌّ ط لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ يَا رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ ط بعد ازاں زبان سے آہستہ آہستہ یہ آیتِ کریمہ پڑھے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (پ ۵ سورۃ النساء ۶۴) اور عرض کرے۔

[1] ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کی کتاب مستطاب دُرُّ المضیئہ میں اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے یَقِفُ كَمَا يَقِفُ فِي الصَّلٰوةِ ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے۔ علماء حنابلہ و شوافع کا یہی طریق ہے ۱۲ منہ



وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

جَآءُوْكَ

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا ط

جِئْتُ اِلٰى بَابِكَ الرَّحْمَةِ، اِلٰى بَابِكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ ط

لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ط

اِسْتَغْفِرْ لِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ قَدْ اَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذُنُوْبِيْ مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلٰى رَبِّيْ ط

لَوَجَدْتُ اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ط

"الشیخین الکریمین، وزیرین جلیلین کا وسیلہ جلیلہ"

○ اللہ سبحانہٗ کے ہاں جس طرح رسول کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" ہمارے لیئے وسیلہ ہیں بعینہٖ اسی طرح سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے لیئے بارگاہِ رسالت میں وسیلہ اور واسطہ۔ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھیں تو شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں سلام پیش[1] کرنے کے بعد اُن سے عرض کریں تاکہ وہ رسولِ رحمت "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہمارے لئے درخواست کریں۔ براہِ راست رسولِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" سے سوال کرنے کی نسبت یہ حاجت کے پورا ہونے میں زیادہ افضل و اَولیٰ ہے اور ادب اور قبولیت میں قریب تر ہے۔ اور کثیر برکات وخیرات کا مُستوجب ہے۔

☆ زیارت سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر" رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن مولٰہ وارضاہ عنا" ط

○ اب ذرا دائیں ہاتھ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت باکرامت کریں اور بارگاہِ صدیقی میں یہ سلام عرض کریں۔

[1] الشیخین الکریمین کو سلام نہ کرنا یا اعراض کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا سبب ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلَهُمْ بِالتَّصْدِیْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَفْضَلَهُمْ بِالتَّحْقِیْقِ
①
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَی الْاِمَامِ الصِّدِّیْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالتَّحْقِیْقِ
②
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُشَاهِدِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ
③

☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا تَاجَ الْعُلَمَآءِ الْمُرْشِدِیْنَ ـ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ (سورۃ التوبہ) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ کُلَّهٗ فِیْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰی تَخَلَّلَ بِالْعَبَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاْوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ط

☆ زیارت سیدنا عمر فاروق اعظم "رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا" ط

○ اس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر مواجہہ شریف کے سامنے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت (بالطہارت) کریں اور سلام بدیں الفاظ عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَعْدَلَ الْاَصْحَابِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُزَیِّنَ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ
①
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُجَاهِدِیْنَ وَغَیْظَ الْمُنٰفِقِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
②
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ
③



○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا الْمُوَفِّقَ رَایِهِ الْوَحْیِ وَالْکِتَابِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُکَسِّرَ الْاَصْنَامِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَیْتَامِ اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّکَ سَیِّدُ الْاَنْبِیَآءِ وَالرُّسُلِ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیًّا لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَلْجَاکَ وَمَاْوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی ، رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ط

○ تھوڑا سا دائیں طرف کھڑا ہو کر ان الفاظ مبارکہ سے سلام عرض کرے۔

☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا مُعِیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا رَفِیْقَیْ وَمُشِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُعَاوِنَیْنِ لَهٗ عَلَی الْقِیَامِ فِی الدِّیْنِ وَالْقَآئِمِیْنَ بَعْدَهٗ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِیْنَ جَزَاکُمَا اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ جِئْنَا کُمَا نَتَوَسَّلُ بِکُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ لِیَشْفَعَ لَنَا وَیَسْئَلُ رَبَّنَا اَنْ یَتَقَبَّلَ سَعْیَنَا وَیُحْیِیْنَا عَلٰی مِلَّتِهٖ وَیُمِیْتَنَا عَلَیْهَا وَیَحْشُرُ فِیْ زُمْرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ط ؎

اَنْتَ النَّبِیُّ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ ۔۔۔ عِنْدَ الصِّرَاطِ مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ
وَصَاحِبَاکَ وَلَا اَنْسٰهُمَا اَبَدًا ۔۔۔ مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمَا مَا جَرَی الْقَلَمُ

○ جنت البقیع میں سلام عرض کرنے کے بعد قرآن مجید کی آیات کریمہ کی تلاوت کرکے اور درود تاج شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرے اور دعا مانگے ؎

☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْبَقِیْعِ وَیَا اَهْلَ الْجَنَّاتِ الرَّفِیْعِ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ؕ اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ؕ اٰنَسَکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَشَرَّفَکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ط

؎ جنت البقیع کے متعدد راستوں پر آداب کو ملحوظ رکھ کر ہر مزار پاک پر سلام عرض کرتا گزرے۔

○ سبز گنبد پر ملائکہ کا نزول اور درود شریف کی بارش :-

| | |
|---|---|
| ستر ہزار صبح ہیں، ستر ہزار شام ، | یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے |
| محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں | پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے |
| چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود | بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش درر کی ہے |
| سعدین کا قران ہے پہلوئے ماہ میں | جھرمٹ کئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے |

☆ الدرۃ الثمینہ فی تاریخ المدینہ ، بروایت سیدنا کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ ہر صبح ستر ہزار فرشتے آسمان سے اتر کر مزار اقدس حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور وارفتگی و خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو تعویذ مبارک سے لگاتے اور مس کرکے برکت حاصل کرتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر شام کو واپس چلے جاتے ہیں۔ شام کو اور ستر ہزار ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو پھیلا کر قبر اطہر سے مس کرتے ہیں اور ساری رات درود شریف پڑھتے اور پھر صبح ہوتے ہی ، واپس آسمان پر عروج کر جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ جس گروہ مقدس کی حاضری ہو گئی پھر قیامت تک اس کی باری نہیں آئے گی۔

"حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی علیہ الرحمہ نے حلیۃ الاولیاء میں اس حدیث پاک کو نقل کیا۔"

اللہ اکبر شان محبوبی ، حدود و قیود ، اعداد و شمار کے حساب یہاں ختم ہو جاتے ہیں سنہ ۱۴۱۲ھ ہجری المقدسہ ہے سال کے ماہ ۔ ماہ کے دن ۔ دن کے گھنٹے اور ساعت لمحہ اور ہر لمحہ میں ستر ہزار ملائکہ کا درود شریف ہمہ وقت اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی جانتا ہے ۔

| | |
|---|---|
| رسل ملائک پہ درود ہو وہی جانے ان کے شمار کو | مگر ایک ان میں دکھا تو دو جو شفیع روز شمار ہے |

☆ مروی ہے کہ آسمان میں ایک نہر حیوٰۃ ہے ۔ سیدنا روح القدس جبرائیل امین علیہ السلام روزانہ علی الصبح اس میں غسل کرتے ہیں اور باہر آکر جب اپنے پر و بال جھاڑتے ہیں تو اس سے ستر ہزار پانی کے قطرات ٹپکتے ہیں۔ رب ذو الجلال و الاکرام ہر قطرہ سے ایک نوری فرشتہ پیدا فرماتا ہے اور یہی وہ فرشتے ہیں جو بیت المعمور کا طواف کرتے اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں۔ یہ تمام فرشتے معہ جبرائیل علیہ السلام سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم "

ــــ کائنات عالم میں [illegible]



کے نور سے جھڑے ہوئے نوری پھول ہیں۔ " مدارج النبوۃ ، مراتب النبوۃ "

بیت المعمور : عرش عظیم پر نوری ملائکہ کا قبلہ ہے ۔ کعبۃ اللہ المشرفہ کے بالکل عین اوپر ہے اگر وہاں سے کوئی چیز گرائی جائے تو کعبۃ اللہ المکرمہ کی چھت پر گرے ۔ روزانہ بیت المعمور کا طواف ستر ہزار فرشتے کرتے ہیں اور پھر یہی فرشتے صلوٰۃ و سلام کے لیئے حاضر در رسول ہو جاتے ہیں ۔ کعبۃ اللہ اور بیت المعمور کا طواف قائم مقام وضو ہے اور زیارت قبر انور سر پر آرائے نبوت و رسالت" صلی اللہ علیہ وسلم "، قائم مقام صلوٰۃ ہے ۔ ستر ہزار ملائکہ نوری جب بیت المعمور کا طواف " وضو " کر لیتے ہیں تو وہی ملائکہ نوری ۔ تاجدار مملکت شریعت ، شہنشاہ نبوت و رسالت ، شاہ اقلیم شفاعت ، محبوب رب کائنات علیہ الصلوات و التسلیمات ط کے حضور سبز گنبد کی زیارت کے لیئے اترتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں ۔ ستر ہزار کا یہ نوری گروہ صبح کو خوشی سے جھومتے اور زبان سے ورد درود شریف کے مسرت سے نغمے گاتے ہیں اور مرقد مصطفویہ علیٰ راقدھا الصلوٰۃ و السلام و التحیۃ کو اپنے پروں سے ڈھانپتے اور مس کرتے اور پھر شام کو اللہ سبحانہ کے حضور پہنچ جاتے ہیں اور اسی طرح دوسرا گروہ " ستر ہزار " کا شام کو اسی شان و شوکت اور شوق و ذوق سے بیت المعمور کا طواف کرکے رسالت مآب " صلی اللہ علیہ وسلم " کی جناب میں پہنچ جاتا ہے اور یہ سلسلہ تا قیام قیامت جاری و ساری رہے گا ، جو ایک بار باریاب حضور رسالت ہو گیا تو پھر اس کی قیامت تک باری نہیں آئے گی اور وہ باعث رشک قدسیاں بن گیا۔

☆ آخر الامر حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے پر سب سے پہلے معہ شیخین کریمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرقد منور سے اٹھیں گے اور ان ہی ستر ہزار ملائکہ نوریہ کے جلو میں رب العرش العظیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے ۔ " عز و جل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "۔

○ بروایت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ و رسولہ عنہ ط

| | |
|---|---|
| حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِىْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ ط سہ | یہاں تک زمین پھٹ جائے گی۔ سب سے پہلے آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " اپنی قبر سے ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں زفاف کی طرح نکلیں گے۔ |

سہ العلامہ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم الجوزیہ علیہ الرحمہ [illegible] جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام ط

☆ حضور سرورِ کون و مکان و سرورِ انس و جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک جانب سیدنا ابوبکر صدیق اکبر اور دوسری جانب سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوں گے اور ستر ہزار نوری فرشتوں کے جلو "جھرمٹ" میں یوں چلیں گے جیسے دلہن کو بجمال ناز و اعزاز و بغایت فرحت و سرور اور بصد تزک و احتشام لایا جاتا ہے۔

☆ شیخ الشیوخ ہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں۔

① چوں مبعوث مے گردد از قبر شریف بیرون آمد میان ستر ہزار فرشتگان زفاف کنند اُورا۔ زفاف دراصل بمعنی بردن عروس را بخانہ زوج۔ مراد ایں جا کہ بردن محبوب است پیش محب یعنی محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" را بدرگاہِ محب ربّ العزت جل شانہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم۔

② قلبِ اطہر محمد مصطفیٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" جہاں حقیقتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رکھی گئی ہے یہ عالمِ قدس کا کعبہ ہے اور قالبِ اطہر عالمِ انس کا حرم ہے تو اہلِ دل کا کعبہ درحقیقت قلبِ انور ہے جو کعبہ کا کعبہ ہے۔ جو بھی اس حرم میں بشرطِ محبت، ادب داخل ہوا وہ ہر دو کونین اور ثقلین کی آفات سے مامون و محفوظ ہوگیا اور پھر ہفت اقلیم میں اللہ تعالیٰ کا منظور اور محبوب ہوگیا۔ سلطان العارفین سرکار باہو علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

کعبہ را در دل بہ بینم جان کنم بر وے فدا
در مدینہ دائماً ہم صحبتم یا مصطفیٰ

## حکمت :۔ ستر ہزار کے عدد مبارک ہیں!

☆ سیدہ فاطمہ بنت اسد والدہ معظمہ سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جنازہ میں ستر ہزار ملائکہ نوری نے شرکت کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صفتِ مبشر کا ظہور فرماتے ہوئے اپنی امی بعد امی کے لئے حورِ جنت کی بشارت دی۔

☆ حدیث :۔ مشورۃ باشفاعت میں "معراج کی شب" ربّ عظیم نے عرشِ عظیم پر اپنے محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سے ستر ہزار کی بخشش کا وعدہ فرمایا اور ستر ہزار کے ہر ایک ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار کا مزید مژدہ سنایا اور یہ تین بار ایسا ہوگا کہ مشورہ بھی تین بار ہوا

☆ مصنف قد بحوالہ حدیث پاک صحیح عالمِ برزخ میں عذابِ قبر سے نجات کے لئے ستر ہزار



کلمہ طیبہ کی تعداد بیان فرمائی گئی۔ یہ ایصالِ ثواب اہلِ سنت و جماعت کا شعار ہے۔

☆ استغفار کا انتہائی عدد بھی سبعین فرمایا گیا۔ " سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم جل مجدہ الاکرم "

○ متعدد ثقہ روایات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ زائر بارگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر ہو کر سلام عرض کرتے تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہیں اور جواب کا سننا یا نہ سننا زائر کے اپنے مدارج اور احوال پر منحصر ہے۔ اگر زائر[2] کو کسی دوست نے سلام عرض کرنے کا کہا تو وہ "فلاں بن فلاں" نام لے کر وَیُسَلِّمُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ عرض کرے۔ ربّ قدوس خود اپنے محبوب کے غلاموں۔ نیازمندوں کو اپنے حبیب پاک، صاحبِ لولاک "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے دربارِ کریمی دُربار، گہربار میں بلاتا ہے۔ پھر یہ شانِ کریمی سے بعید ہے کہ اپنے در پر بلا کر رد کریں۔ آپ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" تو واسطہ عطاءِ الٰہی ہیں۔ آپ ہی کے صدقہ سب کو ربّ کریم نے سب کچھ عطا فرمایا اور آخرت میں بھی سب کچھ عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] الشیخ محی الدین ثانی ابن عربی علیہ الرحمۃ کسی ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک لڑکا جو کشف و کرامت میں مشہور تھا اچانک رونے لگا۔ وجہ دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ میری ماں کو جہنم کا حکم ہوا ہے اور فرشتے اُسے کھینچ کر لے جارہے ہیں۔ آپ کے پاس ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا۔ اسی وقت اس کی ماں کو دل میں ہی ایصالِ ثواب کر دیا تو لڑکا ہنسا۔ آپ نے ہنسنے کا سبب پوچھا تو کہنے لگا۔ حضور ابھی میں نے دیکھا ہے کہ میری ماں کو فرشتے جنت میں لے جارہے ہیں۔ اس واقعہ پر الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

☆ " اس حدیث کی تصحیح اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس لڑکے کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے "

[2] حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور خلفاء بنوامیہ سے ہیں۔ آپ کے دورِ خلافت کو خلافتِ راشدہ میں شمار کیا گیا ہے۔ آپ ہر سال ملک شام سے بارگاہ رسالت مآب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں ایک قاصد بھیجا کرتے جو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے حضور حاضر ہو کر آپ کا سلام پیش کیا کرتا اور شارح طیبین کے لئے ہدایا بھیجا کرتے۔ حضرت خضر علیہ السلام اکثر اوقات آپ سے ملاقات کرتے تھے۔ مدارج النبوت

# الوداعی سلام بر خیر الانام

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

اَلْاِجَازَةُ يَا نَبِيَّ اللهِ ط — اَلْوَدَاعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ط — اَلْفِرَاقُ يَا حَبِيْبَ اللهِ ط
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْبَ اللهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ
الْمُرْسَلِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ط

اَلْاِجَازَةُ يَا نَبِيَّ اللهِ ط — اَلْوَدَاعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ط — اَلْفِرَاقُ يَا حَبِيْبَ اللهِ ط
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طٰهٰ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا يٰسٓ اَنْتَ الشَّفِيْعُ الْمُشَفَّعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنْتَ
الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ وَاِنْ عِشْتُ اِنْشَاءَ اللهُ تَعَالٰى
جِئْتُكَ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَتِيْ وَاَمَانَتِيْ وَعَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ مِنْ يَّوْمِنَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ لَرَسُوْلُ اللهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ
الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَلَّيْتَ الظُّلْمَةَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط

اَلْاِجَازَةُ يَا نَبِيَّ اللهِ ط — اَلْوَدَاعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ط — اَلْفِرَاقُ يَا حَبِيْبَ اللهِ ط
اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الشَّفَاعَةَ اَنْ يَّشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْعَرْضِ وَيَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ ط يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ
وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ٥ (سورۃ الشعراء ۸۹) وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ
وَسُنَّتِكَ وَاُمَّتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا الشَّيْخَيْنِ الْكَرِيْمَيْنِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُمَا

عــه الوداعی سلام باب جنت البقیع کے اندر، زیر مینار گنبد جبرائیل علیہ السلام مؤدبانہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو کر پڑھے اور الشیخین الکریمین کے واسطہ سے بارگاہ رحمت ﷺ میں قبولیت کی عرض کرے کہ آئندہ سال بھی حاضری کی سعادت عطا ہو۔ اپنے قلب پر نظر کرے جو خیال ہو یہی اجازت الوداع ہے۔ واپسی پر آنکھ پُرنم ہو اور دل پُرغم اور قلب اللہ کے شکر اور ذکر سے سرشار اور زبان پر درود شریف ہو تو سمجھے کہ قبولیت ہو گئی۔ یا حبذا سعادۃ من فاز بذالک ط





روضۃ السادسۃ ب ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# كَيْفِيَّةُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ بِحُضُوْرِ سَيِّدِ الْاَنَامِ

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ — كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ — صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

لَيْسَ كَلَامِيْ يَفِيْ بِنَعْتِ كَمَالِهٖ
وَصَلِّ اِلٰهِيْ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ

☆ جو اُمتی اخلاصِ قلب اور محبت کے آداب بجا لا کر درود عــه و سلام عرض کرتا ہے۔ آپ ﷺ اُس کو صرف جواب سے ہی نہیں بلکہ رُوح اقدس اور قلبی توجہ سے متوجہ ہو کر جواب سلام سے نوازتے ہیں اور جواب بھی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے آواز میں مسموع ہوتا خاص الخاص مقربین بارگاہ کو مصافحہ سے بھی نوازتے اور القابات، خطابات عنایت فرماتے ہیں اور مہمان نوازیوں سے سرفرازیاں عطا کرتے ہیں۔ بزرگانِ دین نے درود شریف میں زندگیاں وقف کر کے یہ مراتب پائے۔

☆ غوثِ زمان السید عبد العزیز دباغ شاذلی انار اللہ برہانہ نے ابریز شریف میں فرمایا۔

○ خلاصۂ کائنات ﷺ سارے سلوک کا مقصود بالذات اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی قریب ترین راہ ہے۔ بلکہ مقصودِ آفرینش عالم کا قرب اور وصول الی اللہ ہے اور اُس کا دروازہ صرف اور صرف ایک یعنی وجود باجود سیدِ عالم ﷺ ہے اور آپ کی ذاتِ مطہر میں

عــه شہنشاہ سریر آرائے مسند نبوت و رسالت، تاجور مملکت شریعت و طریقت، رونق افزائے بزم امامت و خلافت، زینت آرائے مقام شفاعت علیٰ صاحبہا الصلوات و التسلیمات پر درود شریف بھیجنے سے قلب میں محبت متمکن ہو جاتی ہے اور صورت پاک درود شریف کے نور سے منقش ہو کر چشم بصر و بصیرت سے ایک لمحہ بھی غائب نہیں ہوتی۔ درود خوان کا قلب "ضمیر" روشن ہو کر آئینہ بن جاتا ہے اور اسرار حقیقت کھل جاتے ہیں اور کیفیات طاری ہو جاتی ہیں کہ درود شریف در مکتوم، سر مکنون الہیہ ہے۔ ۱۲ منہ

خصوصیت کے ساتھ قوتِ جاذبہ الی اللہ رکھ دی گئی ہے۔ اور محبت کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن کو پکڑنے والا (اتباع کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا) قربِ الٰہی سے محروم اور ناکام نہیں رہ سکتا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ۔

☆ علماءِ ملت، اولیاءِ اُمت اور مومنین محبین نے حضور رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال ادب و محبت سے مشکل ترین منازل ہجر طے کیں۔ اور سُنتِ سَنیہ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ پر استقامت کے ساتھ اس شاہراہِ محبت پر گامزن ہو گئے اور وظیفۂ محبت درود شریف سے رطب اللسان ہو کر ان مشکل ترین لمحات کو آسان کیا اور پورے وثوق اور یقین کے ساتھ توکلاً علی اللہ تعالیٰ اس سفر میں ہمکنارِ مقصود و مطلوب ہو گئے اور اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پہنچ گئے اور اپنی زندگی کے مشکل مسائل حل کرائے۔ احادیث مبارکہ کے متعلق استفسار کئے اور درود شریف پیش کئے اور اجازتیں حاصل کیں اور جن صالحین کا ذکر "تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ" جو سببِ نزولِ رحمت ہے۔ وہ جمالِ جہاں آراء کے نظاروں سے منور ہو کر علیٰ قدرِ المراتب مقصودِ حقیقی تک پہنچے اور اُس کے محبوب بن گئے۔

☆ الشیخ ابوالعباس مرسی "بانی سلسلہ عالیہ شاذلیہ" علیہ الرحمۃ نے لواقحِ انوارِ قدسیہ میں فرمایا۔

◯ اگر ایک لمحہ بھی رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" مجھ سے پوشیدہ ہوں تو میں اپنے آپ کو مومن نہ جانوں۔ آپ روزانہ چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار درود شریف پڑھتے۔

☆ حبیبِ کردگار، مدنی تاجدار احمدِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو کر شہرتِ دوام پا گئے۔ کتنے ہی ایسے خوش نصیب ہیں جنہوں نے باقاعدگی سے درود شریف کا وظیفہ اپنایا اور اُس پر تادمِ واپسیں عامل رہے اور درود شریف کی برکتوں سے مالا مال ہو گئے جس کسی نے تحفۃ الصلوٰۃ میں مندرج درود شریف وردِ زبان بنایا تو وہ بفضلہٖ تعالیٰ اُسے ہمیشہ ایمان افروز، روح پرور اور شفا بخش پائے گا۔ چند واقعات پیش نظر ہیں۔

☆ بمطابق آیتِ کریمہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (سورۃ البقرۃ ۲۵۷) ہر مومن ولی ہے اور ہر ایمان والے کو سرکارِ مدینہ، سرورِ سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے خواہ اُس کو شعور ہو یا نہ



ہو۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ مومن کو روحِ اقدس "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے قرب اور فیض سے درود شریف پڑھنے اور نیکی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ^1 "لطائف المنن للشیخ ابن عطاء اللہ شاذلی"

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ مَنْ زَانَتْ بِہِ الْعُصُرُ

دعا: اے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ! درود شریف کا رنگ ہمارے قالب میں اور درود شریف کا نور ہمارے قلب میں ایسا بسا دے جیسے تُو نے اپنی قدرتِ کاملہ سے رنگ اور خوشبو کو گلاب کے پھولوں میں نہایت ہی خوشنمائی سے بسایا ہے۔

☆ امام اعظم، ہمام اقدم سیدنا نعمان ابن ثابت خزاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

◯ آپ بارگاہِ مصطفوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بعد حج بیت اللہ شریف، حاضر ہوئے تو آپ نے باب السلام میں ادباً کھڑے ہو کر یہ آیتِ کریمہ "وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اِلٰی اٰخِرِہٖ (سورۃ النساء ۶۴)" تلاوت کی اور بارگاہِ رسالت میں ان الفاظ سے سلام عرض کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ تو حضور رحمتِ عالم و عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خصوصی روحانی اور قلبی توجہ فرمائی اور زبان مبارک سے بآواز، روضۂ اطہر سے آپ کے سلام کا جواب دیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ، آپ نے سنا تو آنکھوں میں آنسو امڈ آئے، نظریں جھک گئیں اور قلب مسرور ہو گیا تو پھر آپ کو ایسا نوازا کہ ہمیشہ ہی حضور رسالت پناہی فداہ روحی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت خیر و برکت بچشمِ صوری و معنوی ہوتی اور مشاہدۂ جمالِ عینی و حسی میں مستغرق اور نظارۂ جمال باکمال ہی میں ہمیشہ سرشار رہتے۔ زبان پر حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا ذکر خیال میں حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا فکر اور ذہن میں حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا تصور رہتا ^2

---

^1 اے میرے ربّ! ہمیشہ در ہمیشہ صلوٰۃ و سلام ہوں تیرے حبیب پاک پر جن کی بدولت زمانے سنور گئے

^2 یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں جب خاموش ہوتا ہوں تو آپ ہی کے فکر میں مستغرق رہتا ہوں۔ جب بولتا ہوں تو آپ ہی کی مدح سرائی کرتا ہوں اور جب سنتا ہوں تو آپ ہی کے اقوال سنتا ہوں اور جب دیکھتا ہوں تو آپ ہی کو دیکھتا ہوں یہ توشانِ بزرگی امام ابوحنیفہ کوفی علیہ الرحمۃ فنا فی الرسول تھے آپ نے قصیدۃ النعمان لکھ کر جو فضائل [illegible] اور شمائل [illegible] سے [illegible] معجزات قاہرہ، محاسن زاہرہ اور محامد باہرہ، رموز و نکات، دقائق و حقائق، اسرار الہیہ [illegible] [illegible]

نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ ام  رفتم بپائے خود کہ کوئیت رسیدہ ام
ہر دم ہزار بوسہ زنم دستِ خویش را  کو دامنت گرفتہ بسُویت کشیدہ ام

☆ بانیِ سلسلۂ عالیہ چشت اہلِ بہشت حضرت عُثمان ہرونی نوّر اللہ مرقدہٗ

○ محبت و ادب کے تمام مراحل طے کرکے اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَ اللہُ شَرَفًا وَّ تَنْوِیْرًا جب بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمین "ﷺ" میں حاضر ہُوئے تو دیر تک دُرُود شریف پڑھتے رہے تو پھر مواجہہ شریف میں نہایت عجز و انکساری و بغایت تضرّع و زاری اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ؐ سے سلام عرض کیا تو ازراہِ رحمت جواب آیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا شَمْسَ الْعَارِفِیْنَؒ اور آپ کے خلیفۂ اکمل و اجل خواجۂ خواجگان السید مُعینُ الدّین چشتی اجمیری قُدِّسَ سِرُّہُ الْبَارِی نے جب بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ و سلام عرض کیا تو جواب پایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا قُطْبَ الْمَشَائِخْ اور فرمایا ہم نے تجھے سلطان الہند بنایا۔ آپ مُلکِ ہند کی ولائیت کے تاجدار ہیں۔ جن کی نگاہِ فیض سے کروڑوں ہدائیت پا گئے۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

☆ امامُ الطّریقت قُطبِ دوراں الشیخ ابُوالحسن شاذلی قَدَّسَ اللہُ تعالیٰ سِرَّہُ الْعَالِی

○ آپ مشہور اجلّہ اولیاءِ مستور، سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے بانی اور صاحب حزبُ البحر، مؤلفِ دُرود تاج شریف ہیں۔ بارگاہِ رسالت کے ہمراز تاجِ حضوری تھے۔ آپ پانچوں نمازیں سرورِ انبیاء "ﷺ" کی اقتدا میں ادا فرماتے۔ آپ مقبول بارگاہِ خداوندی اور محبوب بارگاہِ محمدی تھے۔

☆ امام راغب اصفہانی نے محاضرات میں سیدنا ابوالحسن علی شاذلی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا۔

○ فرماتے ہیں، میں ایک مرتبہ مسجدِ اقصیٰ میں سوگیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجدِ اقصیٰ کے باہر صحنِ حرم کے وسط میں ایک تخت بچھایا گیا ہے اور فوج در فوج مخلوق کا اژدحام ہونا شروع ہوگیا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہُوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں منصور حلاج کی سُوءِ ادبی کے بارے میں سفارش کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور تخت پر تنہا ہمارے حضور "ﷺ" رونق افروز ہیں اور اُولُوالعزم پیغمبر حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت موسیٰ علیہم السلام سب زمین پر بیٹھے ہیں۔



میں وہیں ٹھہر گیا۔ ان پاک ہستیوں کی باتیں سُننے لگا۔ میں نے یہ منظر دیکھ کر یقین کر لیا کہ میرے حضور "ﷺ" قدر و منزلت میں سب سے بڑھ کر ہیں اور متعجب تھا کہ یہ کتنی بڑی عظمت و جلالتِ شان کا مظاہرہ ہے تو ناگہاں کسی نے مجھے پاؤں کی ٹھوکر ماری جس کی ضرب سے میں بیدار ہوگیا تو دیکھا کہ وُہ مسجدِ اقصیٰ کا مُنتظم تھا جو قندیلیں روشن کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ کیا تعجب کرتا ہے کہ یہ سب حضور "ﷺ" کے نور سے ہی تو پیدا ہوئے ہیں۔ یہ سُن کر مجھ پر کیفیت طاری ہو گئی اور جب مجھے افاقہ ہُوا تو میں نے منتظم کو تلاش کیا مگر اُسے نہ پایا۔ "تفسیر روح البیان ج"

"آپ دُرُود شریف کے عامل تھے اور روزانہ چالیس ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھتے۔"

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

☆ الشیخ سیّدی احمد الکبیر ابوالحسن رفاعی شافعی قُدِّسَ سِرُّہُ الْاَقْدَسْ

○ آپ کا سلسلہ نسب اُنیس واسطوں سے مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کرّم اللہ وجہہُ الکریم سے ملتا ہے اور آپ نجیبُ الطّرفین سادات کرام سے ہیں اور اپنے زمانہ کے مشہور اولیاء، فقیہہ اور محدّث تھے۔ عزّتِ نسبِ محمدیہ سے مفتخر اور شرفِ ولائیتِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ سے ممتاز و معزّز تھے۔ ۵۵۵ھ ہجری المقدسہ میں حج بیتُ اللہ شریف کی سعادت کے بعد مدینۃُ الرّسول بارگاہِ رحمتِ عالم و عالمیان "ﷺ" حاضر ہُوئے تو مواجہہ شریف کے سامنے ادبًا کھڑے ہو کر عرض کیا۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدِّیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ ؐ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ ؐ تو روضۂ اطہر سے ندا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ کو سُنا تو قلبی کیفیت اور عشق و محبت سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے اور وفورِ شوق اور جذبۂ ذوق سے والہانہ فی البدیہہ یہ اشعار زبان پر جاری ہوگئے۔ اور مؤدّبانہ انداز میں عرض کئے ۔

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُہَا  تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَہِیَ نَائِبَتِیْ
ھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ  فَامْدُدْ یَدَیْکَ لِکَیْ تَحْظٰی بِہَا شَفَتِیْ

سلہ میں دُوری کی حالت میں آستانہ بوسی کے لئے اپنی رُوح کو بھیجا کرتا وہ سرزمین پاک کو چومتی اور پھر سلام

○ اتنا عرض کرنا تھا تو ظَهَرَتْ لَهُ يَدُ النَّبِيِّ ﷺ " فَتَقَبَّلَهَا تو رؤفٌ رحیم نبی ﷺ نے شانِ رحمت سے اپنا دستِ مبارک باہر نکال دیا اور آپ نے کمال ادب و محبت سے مصافحہ کیا اور بوسہ دیا نبیُّ الرحمۃ ﷺ کے اس معجزہ کو نوّے ہزار آدمیوں نے دیکھا اور زیارت کی ان میں حضور غوث الثقلین بھی موجود تھے۔ آپ کا مقبرہ عراق کے علاقہ واسطہ بطائح، مقام حسن اُمّ عُبَیدہ میں بوسہ گاہِ خلائق و ملائک ہے۔ "نزہۃ المجالس"

☆ بعینہٖ ایسا واقعہ بہجۃ الاسرار شریف میں غوث الثقلین شہنشاہِ ولائیت سرکار ابو محمد، عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا امام ابوالحسن السید نور الدین علی قدس سرہ الجلی نے لکھا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰى بِالصَّوَابِ ؏ "تفریح الخاطر شریف"

☆ الشیخ آدم بنوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ الباری ؒ

○ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض یافتہ، منظورِ نظر اور اجلّہ خلفاء سے ہیں۔ جب مدینہ منورہ علیٰ دربارِ رسول " ﷺ " پر حاضر ہوئے تو روضۂ اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دروازہ از خود کھل گیا اور آپ اندر گئے تو حضور اقدس ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک باہر نکال کر شیخ کو دست بوسی کی سعادت بخشی یہ واقعہ وہاں موجود تمام حاضرین نے دیکھا۔ "روضۃ القیومیہ صفحہ ۵۲۹"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆ السید نور الدین یحییٰ شریف علیہ رحمۃ اللطیف نے اپنے والد قدس سرہ الماجد کے متعلق لکھا

○ جب روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوئے تو بارگاہِ رحمت میں نہایت ادب سے صلوٰۃ و سلام پیش کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو سارے مجمع نے جو وہاں حاضر تھے سنا کہ روضۂ اطہر سے وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ ؏ کی آواز آئی۔ ایسے کثیر واقعات مقبولانِ بارگاہ سے منقول اور معمول ہیں۔

؎ آپ فنا فی الرسول بارگاہِ محبوب کے ہمہ وقت حضوری، اور عامل درود پاک تھے۔

بقیہ حاشیہ

عرض کرتی تھی۔ اب میں خود بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔ دستِ مبارک نکالئے تاکہ میرے ہونٹ اُن کو چوم کر حظ پائیں اور آثار سے بہرہ مند ہوں۔ ؏ آپ کی قبر جنت البقیع سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پائنتی ہے۔



☆ الشیخ ابو نصر عبدالواحد الکرخی قدس اللہ سرہ الملکی فرماتے ہیں

○ جب میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لئے حجرۂ مطہرہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ الشیخ ابو بکر دیار بکری تشریف لائے اور مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تو میں نے حجرۂ مطہرہ سے حضور والاصفات " ﷺ " کی آواز سنی فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ ؏

☆ الشیخ ابراہیم بن شیبان علیہ رحمۃ الرحمان ؒ

○ جب روضۂ مطہرہ میں حاضر ہوئے تو سلام عرض کیا تو روضۂ مقدسہ سے جواب آیا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ؏ کتنے خوش بخت اور خوش نصیب ہیں یہ لوگ۔ جو سلام کے جواب سے نوازے جاتے ہیں ؎

بہرِ سلام مکن رنجہ در جواب آن لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جوابِ تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆ الشیخ الکبیر حضرت ابراہیم بن ثابت علیہ الرحمت ؏

○ مشہور بزرگ مکہ معظمہ میں قیام پذیر تھے اور ساٹھ سال سے لگاتار حج بیت اللہ شریف کے بعد بارگاہِ رسالت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا کرتے اور حضور ﷺ کے ہاں بطورِ مہمان رہا کرتے ــــ اور حضور ﷺ بھی ان کو خصوصیت سے نوازتے عجیب شانِ محبوبانہ ادا رکھنے والے بزرگ تھے۔ شب و روز دس ہزار درود پاک پڑھا کرتے ایک مرتبہ بوجہ بیماری حاضر المدینۃ المنورہ نہ ہو سکے تو مکہ معظمہ میں ایک رات خواب میں جمالِ بے مثال محبوب ذوالجلال ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن ثابت! تمہارا انتظار رہا تم نہ آئے تو ہم ملنے کیلئے آ گئے

فَكَانَ عَلَىَّ اَنْ اٰتِيَهٗ وَلٰكِنْ ۔ تَقَدَّمَ وَالتَّقَدُّمُ لِلْكِرَامِ

ضروری تھا کہ میں آتا مگر آپ آ گئے پہلے ۔ کرم والے نوازش میں ہمیشہ پہل کرتے ہیں

اور جب آنکھ کھلی تو سارا کمرہ خوشبوئے مشک سے مہک رہا تھا اور عجیب حالت

شفاء العلیل علیہ صلوٰۃ الجلیل ۔ شفاء العلیل علیہ سلام الجلیل

طاری تھی اور بیماری سے کامل و مکمل شفا ہوگئی۔

☆ قطبِ وقت الشیخ محمد بن سعید مطرف۔ اَسْعَدَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِی الدَّارَیْن ط

○ اپنے زمانہ کے مشہور صوفیاءِ عظام اور علماءِ کرام سے تھے فرماتے ہیں۔ میں رات کو سوتے وقت حضور اقدس میں بکثرت درود شریف بھیجا کرتا۔ ایک شب میری قسمت کا ستارا طلوع ہوا کہ مجھے سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت ہوئی اور بکمال شفقت سے فرمایا اے محمد بن سعید! اپنا چہرہ میرے پاس لاؤ۔ تاکہ میں اُسے بوسہ سے مشرف کروں اس لیئے کہ تم اس منہ سے مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھتے ہو تو میں نے اپنا منہ اس قابل نہ سمجھا مگر امتثالِ امر "حکمِ عالی" آگے کردیا تو آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ جب بیدا ہوا تو سارا گھر مشک کی خوشبو سے بسا ہوا پایا۔ آٹھ روز تک میرے گھر سے کستوری کی خوشبو آتی رہی اور عرصہ تک مجھے اپنے رخساروں سے خوشبو کی لپٹیں آتی رہیں[ـه]

فَطَابَ بِطِیْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ نَسِیْمُھَا ۔۔۔ فَمَا الْمِسْکُ وَالْکَافُوْرُ وَالصَّنْدَلُ

☆ مشہور محدث شاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ ط المتوفی ١١٣١ھ

○ ایک دن رمضان المبارک میں مشقت کی وجہ سے سخت کمزوری طاری ہوگئی، قریب تھا کہ افطار کر لیتا۔ لیکن فضیلتِ رمضان شریف کے فوت ہونے کے خوف سے باز رہا۔ اسی غم کی حالت میں درود پاک پڑھتے پڑھتے اونگھ آگئی۔ میں نے خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے مجھے بہت لذیذ اور خوشبودار کھانا از قسم پلاؤ ہندی عطا فرمایا میں نے شکم سیر ہوکر کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا جو آپ ﷺ نے ہی عطا فرمایا تھا۔ پھر بیدار ہوگیا تو نہ بھوک تھی نہ پیاس اور نہ کسی قسم کی تھکاوٹ اور میرے ہاتھ میں ابھی تک زعفران کی خوشبو آرہی تھی اور بعض عقیدت مندوں نے سنا تو میرا ہاتھ دھوکر تبرکاً اس سے روزہ افطار کیا۔ جس سے اُنکے قلبی احوال کھل گئے ۔ ـه

برقعہ زعارض برفگن تا عالمے پیدا شود ۔۔۔ بعضے زرو، خلقے زمو، جمعے زلب، من ازدہن

یک جلوہ شمع رخت اُفتادہ در صحن چمن ۔۔۔ یکجا صبا، یکجا خزاں، یکجا گل و یکجا سمن

ـه ہوا رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے مس ہوکر ایسی خوشبودار بن گئی کہ مشک، کافور، صندل کو مات کرگئی۔



صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ حضرت حاتم اصم بلخی کے متعلق جناب حسن البصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ شیخ وقت حضرت شقیق بلخی علیہ الرحمۃ کے مرید اور خلیفہ تھے ظاہری اور باطنی علوم و معارف پر گہری نظر رکھتے تھے اور جب حضور ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو اتنا عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہٗ! ہم لوگ تیرے پیارے نبی کے روضۂ سبز گنبد کی زیارت کو درود شریف کے تحفے لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ ہمیں نامراد واپس نہ کیجیو۔ غیب سے آواز آئی۔ یہاں سے کوئی بے نیل و مرام واپس نہیں جاتا۔ ہم نے تمہیں اپنے محبوب کی حاضری نصیب ہی اس لیئے کی ہے کہ اس کو قبول کریں جاؤ! ہم نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے حاضرین ہیں۔ سب کی مغفرت فرمادی اور تحفوں کو قبول کیا ـه "مواہب اللّٰہ یۃ علی شمائل محمدیۃ"

طیبہ کی سمت لے کے درودوں کے ہار پھول ۔۔۔ دُلہن بنی ہوئی میری بھی آہ سحر گئی

☆ الشیخ سلیمان بن رحیم قدس سرہٗ النعیم ط "کذا فی الاتحاف"

○ فرماتے ہیں۔ میں خواب میں سید الکائنات ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْکَ اَلْفُ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ ط آپ کے اُمتی لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں مختلف ممالک سے دور دراز کا سفر کر کے حاضر ہوتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں اور مختلف زبانوں اور زمانوں میں اپنی اپنی بولی میں اپنا اپنا حال اور خیال بیان کرتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔ کیا آپ اُن سب کو جانتے اور اُن کی زبانوں کو سمجھتے ہیں؟ فرمایا "نَعَمْ" ہاں ـه

اب پھر سے چل اے صبا مدینے میں ۔۔۔ کہ دیکھوں جلوۂ خیر الوراء مدینے میں

ـه عالم علوم الاولین والآخرین حضور ﷺ "زائر کی حاضری، درود و سلام بلکہ جمیع افعال، اعمال اور اقوال، قلبی واردات، حرکات و سکنات اور منزل بمنزل قیام و ارتحال اور ماشاء اللہ اپنے ہر ایک امتی کو اس کے چہرے مہرے سے پہچانتے اور درود خواں کی زبان اور قلب کی آواز کو سنتے اور جواب سے مشرف فرما کر سرفراز عطا فرماتے ہیں۔ جواب سلام کا سننا یا نہ سننا زائر کے اپنے قلبی احوال پر منحصر ہے۔ ـه

کروں تیرے نام پہ جان فدا بس اک جان کیا دو جہاں فدا

دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

ادب سے جھُومتی تھی چاندنی درِ اقدس — حیا سے جھُومتی دیکھی صبا مدینے میں

خدا گواہ کہ طالع ہے اوج پر اُس کا — اُڑا کے لے گئی جس کو ہوا مدینے میں

درِ رسُول سے جو چاہا ، مانگا ، پایا

قبول ہوتی ہے زائر کی ہر دُعا مدینے میں

☆ خُوش قسمت بدُو! قبرِ اطہر پر حاضر ہُوا اور صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کی۔ یا اللہ! تُو نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ تیرے محبُوب ہیں اور مَیں تیرا غلام۔ اپنے محبُوب کی قبرِ اطہر پر مجھ غلام کو آگ سے آزادی عطا فرما۔ غیب سے آواز آئی۔ تُم نے تنہا اپنے لیئے آزادی مانگی تمام آدمیوں کے لیئے کیوں نہ مانگی۔ جا۔ ہم نے تجھے جہنّم کی آگ سے آزاد کر دیا اور جنّت عطا کر دی۔ "مواہبِ اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ الشیخ حمّاد ابُو الخیر الاقطع علیہ الرّحمۃ ط (المتوفی ۳۴۳ھ) "حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین"

○ تنیات مصر کے مضافات کے رہنے والے مشہُور اولیاءِ عظام سے تھے فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ مَیں جب المدینۃ المنوّرہ حاضر ہُوا تو دو تین دن سے مجھ پر فاقہ تھا۔ تو مَیں نے مواجہ شریف میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اَنَا ضَیْفُکَ اور مسجد نبوی شریف میں ایک طرف بیٹھ کر درُود شریف پڑھنے میں مشغُول ہو گیا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا تو خواب میں مجھے سرورِ انبیاء فخرِ اصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہُوئی آپ کے دائیں طرف سیدنا صدّیقِ اکبر اور بائیں طرف فارُوقِ اعظم اور مولیٰ علی "رضی اللہ تعالیٰ عنہم" (سرا پا طہارت)، جلدی جلدی سب سے آگے بڑھ کر میری طرف تشریف لائے اور مجھے فرمایا مَرْحَبًا بِضَیْفِ رَسُوْلِ الرَّحْمٰنِ ط اُٹھ حضُور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ مَیں اُٹھا اور تعظیم بجا لاتے ہُوئے پیشانی مُبارک پر بوسہ دیا۔ آپ نے کمال شفقت سے ایک روٹی عطا فرمائی۔ جو مَیں نے خواب میں ابھی آدھی روٹی ہی کھائی تھی کہ فرطِ شوق سے میری آنکھ کھُل گئی تو باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

☆ الشیخ ابُو الجلاء علیہ الرّحمۃ کا واقعہ بھی ایسا ہی منقول ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاعلیٰ ط —
— وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفیٰ ط





تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال — جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

زمین خوان ، زمان خوان ، زمانہ مہمان — صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ السیّد ابُو محمّد عبد السّلام حسینی علیہ الرّحمۃ الرضوانی فرماتے ہیں۔ "وفاء الوفاء"

○ مجھے مدینہ طیبہ زادَ اللّٰہ شرفًا میں کئی روز سے فاقہ تھا۔ منبر شریف کے قریب دو رکعت نفل ادا کیئے اور حاضری بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد مَیں نے کہا نانا جان مجھے بھُوک لگ رہی ہے اور میرا ثرید کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔ اَنَا ضَیْفُکَ وَجَزَاءُ الضَّیْفِ اِحْسَانٌ اِلَیْہِ ط اور پھر اپنی قیام گاہ پر درُود شریف پڑھتا ہُوا سو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سیّد زادہ مدّ اللّٰہ ظلّہُ العالی نے آ کر جگایا اور کہا مَرْحَبًا بِضَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ اور پھر ایک پیالہ ثرید کا جس میں خُوب گھی اور گوشت تھا اور بہت خوشبُودار تھا مجھے دیا اور کہا لو کھاؤ مَیں نے عرض کیا آپ کون ہیں ؟ فرمایا میں خاندانِ سادات سے ہُوں۔ آج ہم نے ثرید پکایا تو سیّدُ السّادات "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مجھے حکم دیا کہ فلاں مقام پر ہمارا مہمان سو رہا ہے اُس کو بھی کھلاؤ۔ لہٰذا کھانا لے کر حاضر ہو گیا ہُوں۔

☆ شاہ عبدُ الرحیم نقشبندی محدّث دہلوی علیہ الرّحمۃ ط "دُرّ الثمین فی مبشرات النبی الامین"

○ مَیں نے خواب میں حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حدیث پاک اَنَا مَلِیْحٌ وَّاَخِیْ یُوْسُفُ صَبِیْحٌ "میرا حُسن ملیح ہے اور میرے بھائی یُوسُف علیہ السلام کا حُسن صبیح"۔ ملاحت میں عاشقوں کی بے قراری زیادہ ہے بہ نسبت صباحت۔ یُوسُف علیہ السّلام کی زیارت پر مصر کی عورتوں نے اُنگلیاں کاٹ لیں لیکن محسُوس نہ کیا۔ جب سُوال کیا اس امر کا نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھُپا رکھا ہے۔ اگر آشکارا اور جلوہ گر کما حقّہٗ ہو تو اس سے زیادہ حال لوگوں کا ہو جو یُوسُف علیہ السّلام کو دیکھ کر ہُوا تھا۔ اعلیٰحضرت بریلوی نے کیا اچھا اور لطیف موازنہ کیا ہے ؎

حُسنِ یُوسُف پہ کٹیں مصر میں اُنگشتِ زناں — سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

؎ قصائد بخشش مختصر [illegible] فصاحت و ملاحت کے [illegible] اس شعر کے سامنے ہیچ ہیں۔ مرزا مصری [illegible] السلام [illegible]

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

☆ اَلشّیخ ابُوسعید خیّاط قُدِّسَ سِرُّہُ القُدُّوس [1]

○ مُلکِ مصر میں ایک شخص ابُوسعید خیّاط تھا وُہ بہت یکسُو رہتا اور لوگوں سے میل جول نہ رکھتا اچانک اُس نے ابنِ رشیق علیہ الرحمۃ کی مجلس میں کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہُت اہتمام سے جایا کرتا اور بوقتِ حاضری نہایت ہی تعظیم و آداب بجالاتا اور، پُرسکون رہتا کسی قسم کی حِس و حرکت نہ کرتا۔ لوگوں کو تعجب ہُوا۔ آپ نے بتایا کہ میں حضُور نصیبی وَفَیْتِہٖ عَلَیْہِ کی زیارت سے مُشرّف ہُوا ہُوں تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اُن کی مجلس میں جایا کر وُہ مجھ پر کثرت سے درُود شریف بھیجتا ہے اور اِسی شرف کی سرشاری میں مست، رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی ؎

| | |
|---|---|
| ہوتے ہی قیدِ تن سے رہا اپنے گھر گئی | مہجُور رُوح تا درِ خیر البشر گئی |
| آخر ہے میرے ہاتھ میں دامانِ مُصطفٰے | دُنیا سنور گئی مری عُقبےٰ سنور گئی |

☆ تاجُ العارفین ابُوالوفاء علیہ الرّحمۃُ والغُفران [2] " وفاءُ الوفاء فی اخبارِ دارِ المُصطفٰے "
المتوفی سنۃ ۵۰ھ

○ فرماتے ہیں۔ جب میں حجِ بیتُ اللہ شریف کے ارادہ سے چلا تو کثیرُ التعداد عقیدت والوں نے مجھے رخصت کیا تو اُن میں سے ایک نے مجھے کہا کہ جب تم اَلمدینۃُ المنوّرہ حاضر ہو تو حضورِ انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و شیخین کریمین کی خدماتِ عالیہ میں میرا اسلام عرض کرنا۔ جب شہر مدینہ منوّرہ پہنچا تو میں مطلقاً بھُول گیا اور مجھے یاد تک نہ رہا۔ جب واپس ذُوالحلیفہ پُہنچا تو مجھے یاد آیا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تُم چلو میں ایک چیز بھُول آیا ہُوں اور واپس جا رہا ہُوں تم میرے اُونٹ اور سامان کا خیال رکھنا اور میں تمہیں مِل جاؤں گا۔

مَیں یہ کہہ کر واپس اَلمدینۃُ المنوّرہ لوٹ آیا اور اُس شخص کا بارگاہِ رسالت اور حضرات شیخین کریمین کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو اُس وقت رات ہو چکی تھی تو میں شب کو وہیں سو گیا تو مجھے حضُور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور شیخین کریمین کی زیارت ہُوئی تو دیکھا

بقیہ حاشیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
کہ بے اختیاری میں انگشتِ زبان صرف ایک بار گئیں لیکن محبوبِ خُدا کے نام پر مردان ہوگئے کا سر کٹانا ارادہ مرضی سے دوام دستِ ہے جس نام کی یہ تاثیر ہو وہاں جلوہ بہجت کی تجلیوں کا کیا عالم ہوگا۔ مثلی تقابل درجہ کمال پر ہے۔ ۱۲ منہ



سیدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اشارہ کر کے کہہ رہے ہیں یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ ہے وُہ شخص تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میری طرف تشریف لائے اور فرمایا اے ابُوالوفاء میں نے عرض کیا فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ، جَدِّیْ وَعِرْضِیْ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں تو ابُوالعبّاس ہوں فرمایا نہیں تم آج سے ابُوالوفاء ہو اور پھر میرا ہاتھ پکڑا تو میری آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ مَیں مکہ مُعظّمہ بیتُ اللہ شریف کے صحن میں ہُوں اور ابھی تک میرا قافلہ نہیں پُہنچا تھا۔ سینکڑوں میلوں کا سفر ایک نگاہ سے طے کرا کر کعبۃُ اللہ پُہنچا دیا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

☆ اَلشّیخ تاجُ الدّین قلعی حنفی اَطَابَ اللّٰہُ ثَرَاہُ [3] " وفاءُ الوفاء فی اخبارِ دارِ المُصطفٰے "

○ فرماتے ہیں۔ میں ایک دفعہ سخت بیمار ہو گیا اور بیماری لمبی ہو گئی۔ ضُعف سے ہلنے جُلنے کے قابل نہ رہا۔ اِسی حالت میں ایک روز خواب میں سیّدُ الکائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا فرما رہے ہیں ایک مُرغی پر پُورا قرآن پاک پڑھ کر دَم کیا جائے۔ پکا کر کھانے سے اِس مرض سے شفا کلی ہو گی۔ مَیں نے بیدار ہو کر پختہ ارادہ کر لیا کہ اِس کے موافق عمل کرُوں گا۔ لیکن خُدا کی قُدرت کہ مَیں بھُول گیا۔

پھر دوسری رات سویا تو مجھے امامُ المحدّثین سیّدنا مُحمّد بن اسمٰعیل بُخاری قُدِّسَ سِرُّہُ البَارِی کی خواب میں زیارت ہُوئی اور میری طرف تشریف لائے اور اپنے دستِ مُبارک سے ایک کیتلی رکھی اور اس کے نیچے آگ جلائی۔ مُرغی تیار کی اور میرے سامنے رکھ دی۔ تو فرمایا اِس مطبُوخ کو کھاؤ کہ مَیں نے اِس پر پُورا قرآن مجید پڑھا ہے تو مَیں نے اُسے خواب میں ہی کھایا اور اُسی دم تندرُست ہو گیا۔ میرے اوپر بیماری کا کوئی اثر نہ رہا اور میں صحیح و سلامت اُٹھ کھڑا ہُوا مجھے اِزالۂ مرض سے زیادہ اِس امر کی خُوشی تھی کہ سیّدنا امام بُخاری علیہ الرّحمۃُ البَارِی نے فقیر پر اس درجہ تلطّف فرمایا کہ بہ نفسِ نفیس تشریف لائے اور تبرّک کھلایا۔ اس سعادت کی وجہ یہ تھی کہ میں بیتُ اللہ شریف میں مالکی مُصلّی پر بیٹھ کر بڑے اہتمام سے " صحیحُ البُخاری شریف " کا درسِ حدیث دیا کرتا تھا۔ بعد از فراغت ہمہ وقت درُود شریف میں مشغول رہتا کہ درُود شریف انعاماتِ الٰہیہ کا گنجینہ ہے۔

[3] وفاءُ الوفاء شفاءُ العلیل

☆ علامہ امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی علیہ الرحمۃ الرحمانی "مواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ"

○ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں اس قدر سخت بیمار ہوگیا کہ طبیب علاج سے عاجز آگئے اور کئی سال مسلسل بیمار رہا۔ ایک مرتبہ مکۂ معظمہ میں بحضور مجیب الدعوات، النبی الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے دعا کی اور درود شریف پڑھتے پڑھتے مجھ پر غنودگی نیند طاری ہوگئی تو میں حضور سرکار مدینہ، سرور سینہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی خواب میں زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے ایک کاغذ دیا۔ جس پر لکھا تھا "یہ دوا کا نسخہ احمد قسطلانی کے لیئے ہے۔" اتنا سُننا تھا کہ اچانک بیدار ہوگیا تو لاعلاج مرض سے شفا پا چکا تھا اور جب کبھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو خوشی سے پھولا نہیں سماتا ۔

از سر بالین من برخیز اے نادان طبیب | دردمندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست

☆ الشیخ الکبیر ابو محمد اشبیلی علیہ الرحمۃ ربی العظیم

○ فرماتے ہیں۔ میں غرناطہ میں ایک ایسے شخص کے ہاں مہمان ہوا۔ جو لاعلاج قرار دیا جا چکا تھا۔ معالج اور بیمار دونوں مایوس ہو چکے تھے تو اس بیمار کے ایک خادم ابن ابی الحصان نے درگاہِ مولی المؤمنین بارگاہِ شفاء الدارین "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں ایک عریضہ لکھا جس میں آقا کی بیماری اور شفا طلبی کا ذکر تھا اور ایک قافلہ کے زائر کے ہاتھ المدینۃ المنورہ ارسال کر دیا۔ جونہی وہ غرناطہ سے المدینۃ المنورہ پہنچا اور وہ خط دربارِ شافی و کافی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں پڑھا تو عین اُسی وقت بیمار کو غرناطہ میں شفا ہوگئی۔ کہ "یادِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیغام شفا بن گئی" ۔

بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا | اب کہاں جائیں سرکار تمہارے در سے ہم
دیکھ لینا سب شفائیں مل گئیں | جب پلٹ کے روٹے اُن کے در سے ہم

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ الشیخ ابو الخیر حافظ شمس الدین علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ الباری

○ الشیخ احمد بن ارسلان کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں حضور سرورِ کونین، مولی المؤمنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادتِ عظمیٰ نصیب ہوئی اور آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی خدمتِ عالیہ میں یہ کتاب "القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" پیش کی گئی۔

ـــــ امام جلیل محدث جلیل شارح بخاری [illegible]





تو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے اس کو بہت پسند کیا اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ اُن کا یہ خواب سُن کر مجھے بہت خوشی اور مسرت حاصل ہوئی اور اس سعادت سے آنسو اُمڈ آئے ۔

○ یہ فقیر غفرلہٗ مجیب الدعوات والتحیات کے فضل و کرم سے اُس کے محبوب پاک شاہِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ رحمت میں "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" پیش کرتا ہے "شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را"۔ ورنہ کیا مجال اور کیا بساط کہ سیدُ الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے دربارِ کریمی میں آپ کے مرتبہ کے لائق کوئی تحفہ پیش کر سکے۔ ہم اُس کے عاجز بندے اُسی سے عرض گزار ہیں۔ اے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ! بارگاہِ محبوبی کے لیئے یہ تحفۃ الصلوٰۃ اپنے کرم و فضل سے قبول فرما اور یہ ضعیف با دیدۂ گریاں و دل بریاں تیرے پیارے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیضِ برکات اور نظرِ عنایات سے قبولیت اور بشارت کی اُمید رکھتا ہے کہ اس در سے کوئی نامراد نہیں لوٹا ۔ "بریں مژدہ گر جان فشانم رواست"

الٰہی غنچۂ اُمید بکشا | گُلے از روضۂ جاوید بنما

☆ اے مخاطب! اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل، خصائل اور شمائل کا ذکر محبت سے کیا کر اور سُنا کر۔ دل و جان سے ہر وقت آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پہ تحفۂ درود شریف بھیجتا رہا کر۔ اس لیئے کہ تیرا یہ تحفۂ درود شریف حضور اقدس "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں پہنچتا ہے اور شرفِ قبولیت پاتا ہے جس نے بھی صلوٰۃ و سلام بر سیدُ الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا شعار اور وظیفۂ حیات بنایا وہ دو جہان میں کامیاب ہوگیا۔ درود شریف ہمیشگی اور استقامت سے پڑھنے والے پر لازم ہے۔ کسی حالت میں بھی ناغہ

ـــــ علامہ سخاوی کی یہ مشہور و معروف اور مقبول کتاب فضائل درود شریف پر مشتمل ہے نیز گلستان و بوستان الشیخ سعدی شیرازی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، فضائل الرسول علامہ یوسف نبہانی، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ قاضی عیاض مالکی اور مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد الفاروقی قدس اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سرہم النورانی کی یہ کتب بارگاہ سید الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام میں [illegible] مقبول ہیں خدا کرے کہ اس خاکپائے مقبولان بارگاہ کا یہ تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار بھی یہ سعادت پائے نہایت جد و جہد سے ضعیف مجید نے ان [illegible] کے انوار و فیوضات کے باغیچوں سے پھول چن چن کر یہ گلدستہ سجایا ہے جو الحمد للہ کتاب و سنت کی روشنی سے مزین، فوائد صلوٰۃ، فضائل سلام سے مزین، آداب محبت کا مرقع اور ذکر رسول "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" درود شریف سے مرصع ہے ۔
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِجَاہِ طٰہٰ و یٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَحْبَابِہٖ وَسَلَّمَ ۔

نہ کرے اور وقتِ مُقررہ پر پڑھے کہ حضور ﷺ کو اِس تحفہ کا انتظار ہوتا ہے اور اپنے اُمتی کو عالمِ مُشاہدہ میں بُلایا اور نوازا جاتا ہے۔ زہے نصیب ؎

جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز فزوں کرے خُدا | جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اُٹھائے کیوں
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں | دل کو جو عقل دے خُدا تیری گلی سے جائے کیوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

ؒ الشیخ محقق علی الاطلاق، برکۃ النبی فی الہند سند المحدثین مولانا عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی کو قیام المدینۃ المنورہ خواب میں سرورِ کائنات " ﷺ " نے حکم فرمایا مُلکِ ہند جاکر علمِ حدیث کی اشاعت کرو۔ لیکن فقراء سے ملتے رہنا۔ عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلّم بغیر حضوری آستانہ عالیہ میری زندگی کیسے کٹے گی۔ ارشاد ہُوا رات بعد نمازِ عشاء درُود شریف پڑھ کر مُراقب ہُوا کرنا۔ ہمارے حضور پہنچ جایا کروگے۔ بہ تعمیلِ ارشادِ عالی عازمِ ہند ہُوئے تو راہ میں ایک مقام پر ایک فقیر کو ملے۔ اُس پیر رند مشرب نے صراحی سے ایک جام نکال کر خود پیا اور دُوسرا شیخ کو پیش کردیا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نہیں پیتا میرے واسطے یہ حرام ہے۔ اُس نے کہا پی لو ورنہ پچھتاؤ گے۔ جب اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو رات مُراقب ہُوئے تو دیکھا کہ خیر رسُول الثقلین " ﷺ " کے قریب وُہ فقیر لٹھ لئے کھڑا ہے اور آگے جانے نہیں دیتا ناچار واپس آئے دوسرے روز اُس کے پاس گئے تو پھر اُس نے جام پیش کیا تو آپ نے انکار کیا اور فرمایا تیرے حکم سے خُدا کا حکم افضل ہے۔ اُس نے کہا پی لو ورنہ پشیمانی اُٹھاؤ گے پھر رات کو فقیر کو سدِّراہ پایا۔ تیسرے روز بھی ایسا ہی ہُوا اور وُہ لٹھ لے کر مارنے کو دوڑا تو آپ نے فرمایا خبردار جو اس طرف قدم اُٹھایا اُس وقت عالمِ اضطراب و اضطرار میں آپ کی زبان سے نکلا یا رسُول اللہ اَلْغِیَاث تو حضور غیاث الدارین، مُغیث المُلوین " ﷺ " نے اپنے یارِ وفا سے فرمایا۔ دیکھو میرے عبدالحق کی آواز ہے۔ وُہ تین روز سے غیب ہیں کیا بات ہے تو جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے مولانا کو بحضور پیش کرکے سارا واقعہ عرض کیا تو حضور " ﷺ " نے اس رند مشرب فقیر کو فرمایا۔ "اُخرُج یا کلب" کُتّے یہاں سے نکل جا۔ تو صبح فقیر کے حجرہ میں تشریف لے گئے دروازہ بند تھا۔ دو چار مُرید بیٹھے تھے فرمایا تمھارا پیر کہاں ہے تو اُنھوں نے دروازہ کھولا تو پیر ندارد حیران ہُوئے تو شیخ نے فرمایا کوئی جانور اندر سے تو نہیں نکلا کہنے لگے ایک کُتّا نکلا تھا تو آپ نے فرمایا بس وُہی تمھارا پیر تھا اور رات والا قصّہ سُنایا اور مُرید بھی تائب ہوگئے "تلخیص تذکرہ غوثیہ"



روضۃ السادسۃ — باب ۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# مَنْہِیَّاتِ درُود وسَلام

## وُہ مقامات جہاں درُود شریف نہ پڑھا جائے

---

**قرآن پاک:** پ ۲۸ سورۃ الحشر آیت کریمہ ۷

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ۚ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ۚ | جو کچھ تمھیں رسُول دیں وُہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

○ دانائے سُبل، فخرِ رُسل، مُطاعِ کُل صلی اللہ علیہ وسلم جو تجھے دیں وُہ لے لو اور جس سے روک دیں رُک جاؤ۔ امر اور نہی دونوں پر عمل اطاعت اور اتباع ہے جہاں کرنا، افضل ہے وہاں کرو اور جہاں رُکنا افضل ہے وہاں رُک جاؤ۔ اربابِ بسط وکُشاد اولیاء عظام اور اربابِ علم وادب عُلمائے کرام نے فرمایا ہر شیئ کا اپنا ایک مقام اور محل ہوتا ہے۔ جہاں شریعتِ غرّاء نے منع فرمایا۔ وہاں نہ کرنا اطاعت ہے جیسے سجدہ بوقت زوال یا روزہ عیدین اور ایامِ تشریق۔ یا ہر وُہ مقامات جہاں کوئی مانع شرعی ہو یا شائبہ بے ادبی۔ وہاں بتقاضائے غایتِ ادب و تعظیم درُود شریف نہ پڑھے۔ شارع علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جیسا فرمایا ویسا کرے مثلاً

(۱) بے وُضو درُود شریف نہ پڑھے۔

☆ مولوی و معنوی جلال الدین رُومی رَوَّح اللّٰہُ رُوْحَہٗ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

○ ایک روز سُلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے طہارت خانہ میں سے آواز دی اے ایاز کے بیٹے ! پانی لاؤ۔ ایاز کو یہ سُن کر افسوس ہُوا کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی قصور سرزد ہُوا ہے۔ جس کے

---

ؒ جناب الشیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ نے "تذکرۃ الاولیاء" فارسی میں لکھا کہ سُلطان محمود غزنوی، مشہور اولیاء سیدنا ابوالحسن علی بن احمد خرقانی اُویسی علیہم الرحمۃ کے مُرید تھے۔ آپ نے خرقۂ ارادت سُلطان کو عطا فرمایا۔ یاد رہے خرقہ بیعت، ارادت یہ مُرید کو اپنے مُرشد سے ہی ملتا ہے۔ خرقۂ تبرک کئی جگہوں سے لینا جائز ہے اور خرقۂ [illegible]

سبب سے نام نہیں لیا گیا۔ جب بادشاہ فارغ ہوئے تو ایاز کو متفکر پایا تو پوچھا۔ پریشانی کی وجہ کیا ہے؟ ایاز نے عرض کیا حضور آج آپ نے میرے بیٹے کو نام سے نہیں پکارا۔ مُبادا کہ اُس سے کوئی قصور یا سوءِ ادبی ہو گئی ہے۔ سُلطان نے مسکرا کر فرمایا۔ ایاز خاطر جمع رکھ تیرے بیٹے سے کوئی قصور نہیں ہُوا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تیرے بیٹے کا نام محمّد ہے اور حدیثِ پاک میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو اللہ سُبحانہٗ کا نام لے تو جلّ شانُہٗ کہے اور جو میرا نام پاک لے یا سُنے تو درُود شریف "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" پڑھے۔ اگر ایسا نہ کرے تو وُہ زُمرۂ بخیلوں میں داخل کیا جائے گا۔ میرا اُس وقت وُضو نہ تھا اور میں شرمایا کہ بے وُضو یہ مُبارک نام لُوں۔ کیونکہ تیرا بیٹا ہمنام ہے میرے پیارے رسُول اللہ کے محبُوب محمّد مصطفےٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کا۔ اس لیئے میں نے تیرے بیٹے کا نام نہیں لیا کہ ہمہ وقت باوُضو رہنا بزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔

هزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب
ہنوز نامِ تو بُردن ادب نمے دانم

② سجدے میں درُود شریف نہ پڑھے [1]

③ ننگے بدن، ننگے سر، جُنبی اور غسل کے وقت درُود شریف [2] نہ پڑھے۔

[2] بلکہ کلمہ طیّبہ بھی نہ پڑھے صرف تسمیہ پڑھے۔ اور ذبیحہ میں تسمیہ نہ پڑھے۔ الحکم

بقیہ حاشیہ

بھی کئی شیوخ سے لینا صحیح ہے اور یہ سب فیض اپنے مُرشدِ کامل کی طرف سے سمجھے۔ الغرض آپ کی دُعا اور خرقہ کی برکت سے کفرستانِ ہند میں سومنات کا مندر فتح ہُوا اور اسلام کا جھنڈا لہرایا اور بُت شکن کا خطاب پایا۔ ایک روز سُلطان کو خواب میں خواجہ قطبُ الاقطاب کی زیارت ہُوئی تو آپ نے فرمایا اے محمُود! آبرُوئے خرقۂ ما بُردی بربارگاہِ حق کہ اگر دراں ساعت درخواستی جُملہ کُفار را اسلام روزی کردے۔ اے محمُود! تم نے دربارِ الٰہی میں ہمارے جُبّہ کی قدر نہ کی اگر تُم چاہتے تو تمام کافروں کے لیئے اسلام کی درخواست کرتے تو پاتے۔ آپ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" پر روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درُود شریف بھیجا کرتے اور آپ خاص مُقرّبین حضوری سے تھے۔ دُنیا میں بھی شہنشاہ اور دین میں بھی شہنشاہ درُود شریف تھے۔ آپ کو حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے خواب میں عطا فرمایا تھا۔ آپ کے ادب کا یہ عالم تھا کہ کبھی بے وُضو نہ ہوتے۔ تاکہ نامِ اقدس لینے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

[1] سجدہ بارگاہِ اُلوہیت کی غایت تعظیم اور بندہ کا انتہائی اظہارِ تذلّل ہے اور درُود شریف میں مقصود اظہار عظمت و رفعت شانِ محبُوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک رکوع کی حالت میں نہ پڑھے۔ عظمتِ قرآن کے



④ حُقّہ، سگریٹ یا جن چیزوں کے کھانے سے بدبُو یا کراہت پیدا ہو [1]

⑤ جس جگہ جاندار کی تصاویر یا کُتّا ہو۔ یہ مقاماتِ نجس ہیں [2]

⑥ جانور ذبح کرتے وقت کہ ظہورِ شانِ قہّاری وجبّاری ہے [3]

⑦ مقامِ تعجّب یا ٹھوکر کھا کر گرتے وقت، چھینک کے وقت درُود شریف نہ پڑھے [4]

⑧ کسی چیز کی فروخت کی تشہیر کے وقت، درُود شریف نہ پڑھے

⑨ گندی جگہوں کھتّیوں، کُوڑیوں، بدبُودار مقامات، گلیوں بازاروں میں۔

⑩ حالتِ نماز میں، تلاوتِ قرآن پاک اور خطباتِ رفیعہ حج شریف، جمعۃُ المبارک [5]

سے طبیعت کی اُکتاہٹ، تھکاوٹ، غلبۂ فکر، سُستی، حالتِ مشکوک، مُدقوق، غیر شرعی انداز۔ الحکم

[1] مُرشدی کامل السیّد نُور الحسن بخاری قُدّس سرّہُ الباری حُقّہ پینے والوں کو درُود شریف کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ یہ منہ درُود شریف کے قابل نہیں۔ امام الہند شاہ ولیُ اللہ محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ "دُرّالثمین فی مُبشّرات النّبی الامین" میں لکھتے ہیں مجھے میرے والدِ محترم نے خبر دی کہ میرے دوستوں سے ایک شخص حُقّہ خُود تو نہ پیتا تھا لیکن اُس نے حُقّہ مہمانوں کے لیئے بنا رکھا تھا تو اُس نے خواب میں نبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کو دیکھا کہ تشریف لائے اور اُس کی طرف سے مُنہ پھیر لیا اُس نے عرض کیا۔ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے کیا خطا ہُوئی ہے۔ فرمایا تیرے گھر میں حُقّہ ہے وُہ ہم کو بُرا معلوم ہوتا ہے۔

[2] لَا یَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ اَوْکَمَا قَالَ "ملائکہ رحمت اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کُتّا یا تصویر، بُت یا مُورتیاں ہُوں اور درُود شریف پڑھتے وقت ملائکہ رحمت کا نُزول ہوتا ہے۔ وُہ ان مقامات سے دُور رہتے ہیں۔ یہ مقامات نجس بھی ہیں اور نحس بھی۔" الحدیث المبارک۔ ابن ماجہ عن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

[3] کتاب "الشفا" ابنِ حبیب علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ عُلماء ذبح کے وقت درُود شریف سے منع کرتے یا مکرُوہ جانتے۔ جانور ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللہِ، اَللہُ اَکْبَرُ پڑھے، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بھی نہ پڑھے کہ یہ مقام مظہرِ صفاتِ رحمت نہیں۔

[4] ابنِ عاصم علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ چھینک کے وقت درُود شریف نہ پڑھے بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے کہ جب حضرت آدم علیہ السّلام کو چھینک آئی تو تعلیمِ الٰہی سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور جبرائیل علیہ السّلام نے یَرْحَمُکَ اللہُ کہا یہ سُنّتِ مؤکّدہ ہے۔

[5] آیتِ سجدہ تلاوت پڑھے یا سُنے تو سجدہ تلاوت واجب ہے بعینہٖ اسمِ پاک لے یا سُنے تو درُود شریف ضرور پڑھے مگر ان مقامات پر درُود شریف نہ پڑھے۔ حرمین شریفین میں خطبہ جمعۃُ المبارک اور عیدین سعیدین پر خطیب سے نامِ اقدس سُنتے ہی بُلند آواز سے درُود شریف پڑھتے ہیں اور حرمین طیّبین کو گونج اُٹھتے ہیں۔ عُلماء احناف کے نزدیک درُود شریف

«بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر»

عیدین سعیدین میں نامِ اقدس واطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُنے یا لے تو درُود شریف نہ پڑھے۔

قرآنِ پاک میں اسمِ پاک پانچ مقامات میں آیا ہے ؎

☆ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ[1] پ۴ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۱۴۴ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

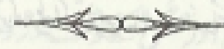
☆ مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ[2] پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۴۰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

☆ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ[3] پ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۲۹ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

☆ نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ[4] پ۲۶ سورۃ محمد آیت کریمہ ۲ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

☆ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ[5] پ۲۸ سورۃ الصف آیت کریمہ ۶ "تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ" "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُّوْرِهٖ مِنْ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَاَشْرِقْ بِشُعَاعِ سِرِّهٖ الْاَسْرَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ



۱۵

بقیہ حاشیہ

نہیں پڑھنا چاہیے خطبہ قائم مقام نماز ہے۔ نیز قرآن پاک کی تلاوت تسلسل کے ساتھ افضل ہے درُود شریف پڑھنے سے ہاں بعد از تلاوت درُود شریف پڑھے تو افضل ترین عمل ہوگا۔ "صلوٰۃ ناصری"

[1] اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

[2] محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

[3] محمد اللہ کے رسول ہیں۔ "عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

[4] اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اُتارا گیا۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

[5] اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْمُكَ فِي السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَّفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ ط

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا مَنِ اسْمُكَ فِي الْاٰخِرَةِ حَامِدٌ وَّفِي الْجَنَّةِ مَحْمُوْدٌ ط

☆ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ



روضۃ السادسۃ ۵ ب



# یا رسولَ اللہ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

| | |
|---|---|
| ز رحمت کُن نظر برحالِ زارم یا رسولَ اللہ | غریبم بے نوایم خاکسارم یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |
| ز داغِ ہجرِ تو کے دل فگارم یا رسولَ اللہ | بہارِ صد چمن در سینہ دارم یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |
| توئی تسکینِ دل آرامِ جاں صبر و قرارِ من | رُخِ پُر نور بنما بے قرارم یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |
| توئی مولائے من آقائے من والی جانِ من | تو مے دانی کہ جز تو کس ندارم یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |
| دمِ آخر نمائی جلوۂ دیدار جامی را | ز لطفِ تو ہمیں اُمید دارم یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |

○ "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط" بارگاہِ رسالت میں اولیاءِ اُمت، علماءِ ملت نے بالاتفاق، بلا اختلاف یہ درُود شریف پڑھا ہے۔ اور بالمشافہہ حصولِ فیض کیا اور اپنے عشق و محبت کو اوقاتِ ہجر کے مشکل لمحات میں تسلی دی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی مبداءِ کائنات اور محبوب و مقصودِ کائنات ہیں۔ تمام کائنات سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسندِ نبوت پر جلوہ گر تھے اور ارواحِ انبیاء کو اپنے نورِ نبوت کا فیض عطا فرمایا اور تمام انبیاء آپ کی طرف متوجہ تھے یہ کلمہ پاک کتنا کیف آور، سرور بخش اور فرحت آمیز ہے۔ ہجر کی گھڑیوں میں محبت اور عشق کے راہی کے لیے کتنا اطمینان بخش اور کٹھن منازلِ عشق کا سہارا ہے ؎

| | |
|---|---|
| رسانے از خدا خواہیم روزے محشرے | پیشِ تو تا بیان کنم حالِ شبِ دراز را |

لغت :- یا رسولَ اللہ یا حرفِ نداء ہے اور قائم مقام اَدْعُوْ اور صیغہ واحد متکلم اَغِثْنِیْ، اَدْرِکْنِیْ کے معنی میں ہے۔ استعانت طلب کرنا جب حرفِ ندا اسمِ جلالیہ پر ہو تو یا اللہ کے یا کو حذف کریں تو آخر میں میم لگا دیں تو اَللّٰھُمَّ ہوگیا۔ یہ عمل نحو خاص ہے اسمِ جلالیہ کے ساتھ۔ اس کا معنی ہے۔ میں پکارتا ہوں اللہ جل شانہ کو۔ اللہ وحدہٗ لاشریک

[1] مومن مساجد میں پنجگانہ نماز کے بعد سب مل کر بلند آواز سے حاضر ناظر جان کر یہ درُود شریف پڑھتے ہیں۔ الحکم

[2] دربارِ الٰہی میں دُعا مانگو اور دربارِ مصطفائی سے مدد تو تمہیں حاجت ملے گی۔

کی ذاتِ مقدسہ ہی بالاصالہ اور مستقل بالذّات پُکارے جانے کے لائق ہے جو حقیقی مبداءِ فیاض ہے یارسُولَ اللہ سے استعانت بعطاءِ الٰہی اور مظہرِ عونِ الٰہی کی بناء پر ہے۔ ایسی نداء درجۂ جواز میں ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ پکارنے والے کے اپنے قلبی احوال اور واردات کیا ہیں، یہ نداء حال اور کیفیاتِ قلبی کے لحاظ سے جائز ہے بلکہ امرِ مستحسن اور درجۂ استحباب میں ہے۔ "یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ سے ہی استعانت ہے۔" البتہ اگر کوئی بالفرض والتقدیر نداء متصرف بالذّات سمجھ کر کرے تو یہ شرک ہے اور شریعتِ مطہرہ میں منع ہے۔

★ بعض علماءِ حاضرہ نے کلمہ مبارکہ یارسُولَ اللہ کو بغیر تصورِ حاضر و ناظر کے صرف کلمہ کی حد تک جائز کہا ہے۔ لیکن فقیر کے نزدیک جو بوجہ شک بھی پُوچھے جائز ہے[1] یا ناجائز؟ وُہ محبّت سے کورا ہے اور منزلِ عشق کا راہی نہیں۔ کیونکہ اُس کو اِس کلمہ پاک میں تشکیک لاحق ہے یقین نہیں حالانکہ مومن کی منزل یقین[2] ہے۔ شک اور ریب نہیں۔

☆ صحابہ[3] کرام، جو ایمان کے اعلیٰ ترین درجہ پر فائز المرام ہوئے" سے عام مومنین تک ہر ایک

---

[1] ایسے قال کی گنجائش اُن کی تمنا میں نہیں، گزر ہے اس راہ میں کب کیسے کیا کیونکر کہاں

[2] مومن کی منزل یقین ہے اور وُہ تین قسم ہے علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین اور ان کا تعلق قلب سے ہے۔ وُہ کلام جو دل پر وارد ہو بندہ کا مقصد اور ارادہ کوئی نہ ہو۔ اس کی چار قسمیں ہیں ؂

۱۔ الہام۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فوق الفوق سے ہوتا ہے۔

۲۔ الہام۔ جو فرشتہ کی طرف سے ہو۔ یہ دائیں پہلو کی طرف سے قلب پر وارد ہوتا ہے۔

۳۔ نفسانی۔ جو نفسِ امّارہ کی طرف سے ہو یہ دماغ کی بائیں طرف سے آتا ہے۔

۴۔ شیطانی۔ جو شیطان کی طرف سے ہو۔ اس کو وسوسہ کہتے ہیں۔ حرکاتِ ناشائستہ، کلماتِ بیہودہ، آرزوہائے فاسدہ اور تخیلاتِ شیطانی، قلبی امراض۔ شک۔ شبہ۔ ظن۔ تخمینہ۔ ریب۔ ران۔ لجاج۔ انحراف۔ اغلال۔ اقفال۔ قبض "حدیث النفس لہو لعب" "حجابِ قلبی۔ رینی وغینی" اکنان۔ انطباع۔ ختام۔ اقفال۔ زیغ۔ قساوت۔ عمیان۔ نفاق۔ منافقین کے مقامات "سورۃ النساء" "مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ" "بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے"

یقین پیدا کر اے ناداں یقین سے ہاتھ آتی ہے وہ دُرویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری

[3] صحابہ کرام سیدنا فاروق اعظم، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے احادیث صحیحہ سے



نے اپنے اپنے حال کے مطابق زندگی کے مشکل لمحات میں یارسُولَ اللہ کہا ہے اور تا ہنوز نعرۂ یارسُولَ اللہ ﷺ کی گونج فضا میں سُنائی دے رہی ہے۔ اور فضا قیامت کو بھی یہ نداء سُنے گی۔ تعجب خیز یہ کہ جنہوں نے ناجائز کہا ہے اُن کے بڑوں نے بھی اس کلمۂ پاک سے بوقتِ مشکل حاجت روائی کے لیئے بارگاہِ رسالت میں التجا اور استدعا کی ہے۔ اگرچہ لفظی حد تک ہی سہی" کی تو ہے۔" اُن کی تقاریر ہی نہیں تحاریر شاہد ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وُہ اِس کی کیا تاویل کرتے ہیں۔ لیکن راہِ محبّت وعشق میں تاویلات اور توجیہات کی منزل کہیں نظر نہیں آتی ؂

راہ رو راہِ محبّت رہ نہ جانا راہ میں لذّتِ صحرا نوردی دُوریِ منزل میں ہے

یارسُولَ اللہ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

یہ عقیدہ ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا یہ شعار ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا

یہ ایمان ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا یہ نشان ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا

☆ یہ کلمہ مبارکہ محبّت کے وسیع سمندر اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

☆ یہ کلمہ مبارکہ محبُوب کی یاد کا ایک ذریعہ اور مومن کی اُمید گاہ ہے۔

☆ یہ کلمہ مبارکہ کتنا شیریں ہے شہد کی مٹھاس بھی اِس کے سامنے ہیچ ہے۔

☆ یہ کلمہ مبارکہ کتنا میٹھا ہے زندگی کی تلخیاں اور اُس کے زہر کو شہد بناتا ہے۔

☆ یہ کلمہ مبارکہ کمالاتِ نبوّت سے حصولِ فیضان کا ذریعہ ہے۔

☆ یہ کلمہ مبارکہ مثلِ شبنم آنکھوں کے لیئے، قلب کا سکون اور سینہ کا سرور ہے۔

☆ یہ کلمہ مبارکہ کیف سے لبریز تشنگانِ عشق و مستی اِس سے سرشار ہیں۔

؎ درود شریف عشق کی گرمی کو ٹھنڈا کرتا اور باعثِ تسکین بنتا ہے۔ "مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ"

---

بقیہ حاشیہ

بالوضاحت ثابت ہے کہ ہاتھ پاؤں کے سُن ہو جانے یا مشکل لمحات میں، بلند آواز سے یا مُحَمَّدَاہ و صلی اللہ علیہ وسلم پکارا تو شفا پائی۔ فقیہ اجل حضرت عبدالرحمٰن ہذلی کوفی مسعودی جو فقیہ ثقہ فی الصحابہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پوتے جو اجلّہ تبع تابعین سے ہیں اپنے سر مبارک پر بلند سیاہ ٹوپی رکھتے جس پر لکھا ہوا یا مُحَمَّدُ یا مَنْصُوْر صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرہ تہذیب التہذیب بحوالہ انوار الانتباہ فی حل نداء یارسُولَ اللہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسُولَ اللہ" "ارشاد امام نووی علیہ الرحمۃ" "الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ"

☆ یہ کلمہ مُبارکہ قیامت کی پیاس میں حوضِ کوثر کے جام سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ محبوبِ کائنات ہی نہیں بلکہ محبوبِ خالقِ کائنات بھی ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ جمالِ مُصطفوی " صلی اللہ علیہ وسلم " کا پرتَو اور عطائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔

**عظمتِ محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم ":-** جملہ انبیاء و رُسل علیٰ نبیّنا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ربّ تعالےٰ نے کسی نہ کسی صفت سے مُتّصف فرمایا اور وہ اِس صفت میں مُمتاز ہُوئے۔ حضرت آدم صفوۃ اللہ، حضرت نُوح نجی اللہ، حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ، حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ، حضرت مُوسیٰ کلیم اللہ، حضرت عیسیٰ رُوح اللہ " علیہم السلام "۔

○ ربِّ کریم نے باوجودیکہ اِن صفاتِ عالیہ سے مُتّصف فرمایا لیکن جب بھی "یا" سے خطاب کیا تو نام [علہ] سے یاد کیا یَاٰدَمُ " نسبتِ آدمیت " یٰنُوحُ نسبتِ یَانُوحُ اِلیٰ کَمْ تَنُوحُ یَا اِبْرٰهِیْمُ " نسبتِ خُلّت "، یٰمُوْسٰی " نسبتِ پانی سے نکالے ہُوئے "، یٰعِیْسٰی " نسبتِ اعجازِ قُدرت "، یٰشُعَیْبُ، یٰزَکَرِیَّا، یٰیَحْیٰی۔ لیکن جب اپنے نبی۔ رسُول اور محبوب کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ و تعالیٰ نے اپنے کلامِ معجزنما میں کتنے پیارے القاب اور محبّت بھرے انوکھے انداز میں اپنے محبوبِ پاک، شہنشاہِ لَوْلَاکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْکَ کو خطاب فرمایا ؎

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ ، اے میرے پیارے غیب کی خبریں دینے والے ! صلی اللہ علیک وسلم

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ ، اے میرے احکام کی تبلیغ و ترسیل فرمانے والے ! صلی اللہ علیک وسلم

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ، اے میرے جُھرمٹ مارنے والے پیارے حبیب ! صلی اللہ علیک وسلم

؎ "یا" سے خطاب سُنّتُ اللہ ہے۔ اُمّتِ مرحومہ کے لئے وجہِ جواز " فتدبّر ط

علہ سیّدنا ابُو عُبیدہ ابنِ الجراح نے حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مُہم حلب پر بھیجا تو کُفّار نے جو تعداد میں پانچ ہزار کے ساتھ حملہ آور ہُوئے (یکے از عشرہ مبشرہ بالجنۃ) سخت خطرناک صُورتحال پر شدید پریشانی بڑھ گئی تو آپ جھنڈا بُلند کر کے آگے بڑھے تو یا محمّد یا محمّد یا نصر اللہ انزلی صلی اللہ علیک وسلم کا نعرہ لگایا اور یہ نعرہ بزبانِ صحابہ کرام: شعارِ اسلام " و علامتی نشان " بن گیا۔ اس کو فتوح الشام میں محمّد بن عمر الواقدی علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا۔ نیز جنگِ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید قُرشی مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کذّاب کے مقابلہ میں یہ نعرہ " یَا مُحَمَّدَاہ " پکارا۔ " الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ " " وعلیٰ آلک و اصحابک یا نور اللہ "



یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اے بالاپوش اوڑھنے والے پیارے محبُوب ! " صلی اللہ علیک وسلم "

طٰهٰ اے طیّب و طاہر ! اے آسمانِ کائنات کے چودھویں کے کامل چاند [علہ] فصلّی اللہ تعالیٰ علیک وآلک واصحابک بارک وسلّم ط

یٰسٓ اے میری جُملہ کائنات کے سردار ! اے سیّدُ السّادات [علہ] ! "

○ یہ سب خطاب، القاب محبّت کے مظہر اور کیفِ محبّت سے لبریز ہیں اور اِن سے خالقِ کائنات کا محبُوبِ کائنات سے کتنا گہرا تعلق محسوس ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو محبُوب کی ہر ادا مُحب کو پیاری ہے۔ سیّدُ الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلّم چادرِ مُبارک میں لپٹے ہُوئے ہوں تو خطاب یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اور اگر محبُوبِ کریم بالاپوش اوڑھے ہیں تو یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اور محبُوبِ مُصطفےٰ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ہر ہر ادا کا ربِّ کریم نقشہ اور تصویر کھینچ رہا ہے۔ کہیں طٰهٰ فرما کر محبُوب کے طاہر مُطہّر ہونا اور کہیں یٰسٓ سے جُملہ موجودات کے سیّد ہونے کے وصف کا اعلان فرما رہا ہے ؎

اَلقاب کیسے کیسے پیارے حق نے کئے عطا  
اپنے حبیبِ پاک [علہ] کو قرآن میں جابجا

یٰسٓ کہیں پُکارا تو طٰهٰ کہیں کہا  
حٰمٓ و نٓ اور کہیں وَالشَّمْسِ وَالضُّحٰی

پھر میرا کیا مقدور کہ میں تعریف آپکی کروں  
تم سب پڑھو دُرود میں ذکرِ نبی کروں " صلی اللہ علیہ وسلم "

**کلامِ عقیدت:-** سیّدی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ ط

☆ محرّرُ السُّطور غفرلہُ المولیٰ الغفور مسجد میں وُضو کر رہا تھا کہ ایک غریب سادہ سا بُوڑھا نمازی آیا۔ وُضو کے لئے بیٹھتے وقت بڑے جذباتی اور محبّت بھرے انداز سے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، یَا اَللّٰهُ ، یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ قریب ہی ایک غیر سُن رہا تھا اس

علہ علمِ ابجد کے لحاظ سے ط کے ۹ عدد اور ہ کے ۵ کُل ۱۴ ہُوئے تو مفسّرین کرام نے اشارۃُ النّص سے یہ معنی اخذ کیا اے مطلعِ آسمانِ دین و ایمان کے چمکتے دمکتے چودھویں کے کامل چاند۔ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو مدینے کا چاند فرمایا کرتیں۔ محرّر غفرلہُ المولیٰ القدیر بجاہ سیّد البشیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ط

علہ یہ پاکیزہ کلمہ " سیّدی یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم " جلال و جمال کا حسین امتزاج ہے۔ مہرِ تاباں کی مانند جلال او

نے غیظ و غضب[1] سے جل بھن کر فوراً ٹوکا کر یہ شرکیہ کلمہ ہے۔ اتنا سُننا تھا۔ اُس سادہ نمازی کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے اور حیرت اور جلال سے چہرہ سُرخ ہوگیا اور کہنے لگا۔ مولوی زندگی بھر میں عمل تو کوئی ہے نہیں اب تو مجھے اپنے پیارے رسول "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا نام بھی نہیں لینے دیتا۔ تجھے اپنے ریائی عملوں پر فخر ہے۔ میرے پاس تو صرف یہ نام پاک ہی ہے اور اس کی محبت بس۔ جس سے ایمان والوں کے دل باغ باغ اور منکروں کے سینے داغ داغ ہیں۔ ؎

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل ۔۔۔ یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ رسول ۔۔۔ اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

○ عاشق ہجر کی گھڑیوں میں حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی یاد سے دل کو بہلاتے ہیں۔ آہیں بھرتے لیکن ادب سے دم نہیں مارتے۔ کبھی محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی راہ کے ٹیلوں اور وادیوں کو یاد کرکے آنسو بہاتے ہیں۔ وَاللہُ اَعْلَمُ کس کس طریقے سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہیں۔ کبھی تو سرکارِ محبوب کائنات "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی خواب میں جلوہ گری ہوگی۔ کبھی تو قسمت جاگے گی کبھی تو آنکھوں سے سبز گنبد کا نظارہ ہوگا۔ کبھی تو سرکار ابد قرار "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" دیدار سے نوازیں گے "یا رسول اللہ" بظاہر کتنا سادہ سا کلمہ ہے لیکن اپنے اندر کیفیتوں کے طوفانی سمندر سمیٹے ہوئے ہے۔ چھوٹا سا کلمہ اپنے اندر کتنا بڑا مفہوم رکھتا ہے۔ یہ ارفع سے ارفع مقام والوں کے لئے باعثِ تسلّی اور مبتدی کے لئے بھی باعثِ تسکین ہے۔

**عقیدہ اہل السُنّت والجماعت:۔** آپ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" حیوٰۃ النبی ہیں۔ علم سمع ادراک کے ساتھ لہٰذا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ط سے یہ درود شریف حیات، بعد از ممات دُور اور نزدیک سے متفق علیہ جائز ہے۔ دینِ اسلام کے اعاظم السلف تا اکارم الخلف نَوَّرَ اللہُ مَرَاقِدَھُمْ کے استغاثہ جات ملاحظہ ہوں ؎

بقیہ حاشیہ

ماہِ درخشاں کی مثل جمال رکھتا ہے یہ کلمہ پاک مُونسِ دلِ شکستگاں بھی ہے اور راحتِ قلبِ عاشقاں بھی۔ ۱۲ منہ

[1] ربِ کریم فرماتا قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ (سورۂ آل عمران ۱۱۹) تم اپنے غیظ و غضب، حسد و کینہ کی آگ میں جل بھن جاؤ۔ میں نے تو اپنے محبوب کی عظمت و رفعت کے جھنڈے زمینوں آسمانوں پر گاڑ رکھے ہیں۔ یہ کلمہ منکروں کی تخریبی عقائد دکھلانے اور اُن کے ریائی اعمال کے لئے ایٹم بم ہے اور عاشق کے زخمِ جگر، ناسورِ چشم اور دردِ دل کا مرہم ہے۔ از محمد غیاث الدین نقشبندی مجددی



☆ **سَیِّدَۃُ النِّسَآءِ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاءُ** سَلَامُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا وَعَلٰی اٰبَآئِہَا الْکِرَامِ وَعَلٰی اٰلِہٖ ط

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَکِ ضَوْءُہٗ ۔۔۔ اے خاتم الرُّسل! آپ برکت اور سعادت کی جوت فیض ہیں
صَلّٰی عَلَیْکَ مُنَزِّلُ الْقُرْاٰنِ ۔۔۔ آپ پر قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود و سلام بھیجا ہے۔

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

☆ **سَیِّدَہ صَفِیَّۃُ عَمَّۃُ النَّبِیِّ** صَلَوٰۃُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہَا ط[1]

اَلَا یَا رَسُوْلَ اللہِ کُنْتَ رَجَآءَنَا ۔۔۔ اللہ کے رسول! آپ ہماری اُمید ہیں اور آپ ہمارے
وَکُنْتَ بِنَا بَرًّا وَّلَمْ تَکُنْ جَافِیًا ۔۔۔ محسن تھے اور جفا کار نہ تھے۔

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

☆ **سَیِّدُنَا زُہَیْرُ بْنُ صُرَدٍ "صحابی"** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

اُمْنُنْ عَلَیْنَا یَا رَسُوْلَ اللہِ کَرَمٍ ۔۔۔ یا رسول اللہ! ہم پر کرم و احسان فرمائیں
فَاِنَّکَ الْمَرْءُ نَرْجُوْہُ وَنَنْتَظِرُ ۔۔۔ آپ وہ انسان ہیں جن کے احسان کے منتظر ہیں۔

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

☆ **امام الائمہ سیدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا ۔۔۔ اے سرداروں کے سردار! دلی قصد سے آپ کے حضور آیا ہوں۔
اَرْجُوْا رِضَاکَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاکَا ۔۔۔ میں اُمید وار ہوں آپ کی رضا کا اور اپنے آپ کو پناہ دیتا ہوں
وَاللہِ یَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِیْ ۔۔۔ اللہ کی قسم! اے بہترین خلق تحقیق میرا دل آپ کی زیارت کے
قَلْبًا مَّشُوْقًا لَا یَرُوْمُ سِوَاکَا ۔۔۔ شوق میں لبریز ہے اور کسی سے اُلفت نہیں۔

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

☆ **سیدنا علی امام زین العابدین** سَلَامُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَآئِہِ الْکِرَامِ ط[2]

سیدہ، طیبہ، طاہرہ خاتونِ جنت کا آیا ہے خطاب حق۔ اور عاشقین بر حق ہیں۔ الحمد للہ علی ذٰلک ط العظم



[1] سیدنا امیر حمزہ کی بہن۔ سیدنا زبیر کے ازعمرہ مبشرہ کی والدہ۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کے بھائی عوام بن خویلد کی زوجہ مطہرہ اور نبی کریم کی سگی پھوپھی ہیں۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْہَا وَسَلَّمَ ط

[2] چوتھے امام، یکے از دوازدہ ائمہ طریقت عالم اہل بیت نبوت وارث علوم سادات واقف اسرار حقیقت و معرفت

يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَنْتَ الشَّفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ
اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنِ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَّالْكَرَمْ
يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَدْرِكْ لِزَيْنِ الْعَابِدِيْنَ
مَحْبُوْسِ اَيْدِى الظّٰلِمِيْنَ فِىْ مَوْكَبٍ وَّالْمُزْدَحَمْ

اے رحمۃٌ للعلمین! بے شک آپ شفیع المذنبین ہیں
روزِ قیامت کرم فرمانا اے فضل و جود و کرم والے
اے رحمۃٌ للعلمین اپنے زین العابدین کی مدد کریں،
جو ظالموں کے ہاتھوں میں قید ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

☆ ایک اعرابی "بقول" الشیخ ابو عمر محمد بن عبید اللہ شافعی العتبی علیہما الرحمۃ [ط]

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِى التُّرَابِ اَعْظُمُهٗ
فَطَابَ بِطِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ
نَفْسِى الْفِدَآءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ
وَفِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

اے بہترین اُن سے جن کی ہڈیاں اس خاک میں دفن کی گئیں
آپ کی پاکیزگی سے ٹیلے اور پہاڑ پاکیزہ ہو گئے
میری جان اس قبرِ اطہر پر فدا جس میں آپ جلوہ گر ہیں
اس میں عفت ہے، جود ہے۔ کرم ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

☆ علامہ محمد بوصیری علیہ الرحمۃ "القصیدۃ البردۃ شریف"

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِىْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے تمام خلق سے کریم آپ کے سوا میں کس کی پناہ لوں
بوقت نازل ہونے حوادثاتِ عامہ کے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

☆ شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ [ط] "قصیدۃ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم"
تاریخ وفات ۱۱۷۶ھ ہجری المقدسہ

---

قدوۂ دودمانِ مرتضوی زبدۂ خاندانِ مصطفوی علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ نے واقعۂ فاجعہ کربلا میں استقامت فرمایا۔ جس میں ظالم یزیدیوں نے سوائے آپ کے کسی بھی اہلِ بیتِ نبوی کو زندہ نہ چھوڑا اور آپ سید الساجدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت ضبط وصبر کا مظاہرہ کیا جو آپ ہی کی شان کے لائق تھا۔ ایک مرتبہ سرکار محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے ابا جان!

من ندانم من نفہم باعثِ نالیدنت — آب نوشی و خوری چشم ترا تر دیدہ ام
گفت زین العابدین من چہ گفتم اے پسر — تو نہ دیدی واقعاتِ کربلا من دیدہ ام
آں لباں، دنداں چہ بوسہ گاہ حضرت پاک بود — صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
در مجالس از یزید پلید خوردہ دیدہ ام



يَا خَيْرَ مَنْ يُّرْجَى الْكَشْفُ ذُرْيَتَهٗ
مِنْ جُوْدِهٖ فَاقَ جُوْدُ السَّحَابِ

اے بہترین وہ ذات! مصیبت دور کرنے کا جس سے
امید کی جاتی ہے۔ آپ کی سخاوت بادلوں سے بلند و بالا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

☆ حاجی جان محمد قدسی علیہ الرحمۃ [ط] [1]

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا
يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِىْ فِىْ بَحْرِ غَمٍّ مُّغْرَقٌ
خُذْ يَدِىْ سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا

اے اللہ کے رسول ہماری طرف نظر کریں۔
اے اللہ کے حبیب ہماری عرض سُنیں۔
بے شک میں غم کے سمندر میں غرق ہو رہا ہوں۔
میری دستگیری کیجیے اور میرے بوجھ کو آسان فرمائیے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

☆ علامہ ابو الفضل شہاب الدین احمد العسقلانی علیہ الرحمۃ الربانی

يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شَرُفَتْ
قَصَائِدٌ بِمَدِيْحٍ قَدْ صَنَفْنَا

اے میرے آقا! اے اللہ کے رسول آپ کی مدح میں
میرے قصائد شرف والے ہو گئے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

☆ غوث الاولیاء محی الدین الشیخ محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی [ط] [2]

يَا خَيْرَ مَنْ ضَمَّ الْجُوْعَ وَالْحَشَآءَ
يَا خَيْرَ مَيِّتٍ ضَمَّةُ التُّرَابِ وَالثَّرٰى

اے بہترین جنہوں نے اپنی انتڑیوں اور پیٹ پر پتھر باندھا
اے بہترین اُن سب کے جو زمین کے نیچے مدفون ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

☆ سراج الہند شاہ عبد العزیز المحدث الدہلوی قدس سرہ العزیز [ط]

[2] غوث الثقلین کا یا سے خطاب اُمتِ مسلمہ میں اہلِ شریعت وطریقت کے لئے دلیل کافی و شافی ہے۔ امنم

---

[1] بزمِ المتقدمین میں مولانا عبد العلی آسی علیہ الرحمۃ نے یہ اشعارِ نعت جناب حاجی جان محمد قدسی سے منسوب کئے ہیں۔ نیز صحیح لفظ اَثْقَالَنَا ہے جو غلط العام سے اَشْكَالَنَا ہو گیا۔ واللہ اعلم بصحتہ۔ ایک مرتبہ قدسی نے صاحبقرانِ شاہجہان شہنشاہِ مغل کے دربار میں نعت پڑھی تو بادشاہ نے انتہائی خوشی کے عالم میں اُس کا منہ یاقوت و جواہر سے بھر دیا اور ہیروں اور لعلوں سے تولا۔ روزِ شمار شہنشاہوں کا شہنشاہ اجرِ عظیم بدلِ جزیل عطا فرمائے گا۔ "تحفہ مناقب الشیخ مخدوم"

| | |
|---|---|
| يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ | اے صاحبِ جمال! اے تمام انسانوں کے سردار |
| مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ | آپ کے چہرہ منوّر سے چاند منوّر ہوا۔ |
| لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ | آپ کی ثناء ممکن نہیں جیسا کہ حق ہے۔ |
| بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر | مختصر یہ کہ خدا کے بعد بزرگی میں آپ کا مرتبہ ہے۔ |

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

شاہوں سے ملا ہے نہ تونگر سے ملا ہے
اللہ کا عرفان مجھے اسی در سے ملا ہے
اوروں کو ملا ہے تو مقدر سے ملا ہے
مجھ کو تو مقدر بھی اسی در سے ملا ہے

## استغاثہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

"تنم فرسودہ جاں پارہ زہجراں یا رسول اللہ
دلم پژمردہ آوارہ زعصیاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

زکردہ خویش حیرانم سیہ شد روز عصیانم
پشیمانم، پشیمانم، پشیماں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

زجذبِ جامِ تو مستم بہ زنجیر تو دل بستم
نمے گویم کہ من ہستم سخنداں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

بصدیقیت خریدارم بعمر و علی را دوست مے دارم
فدا سازم دل و جاں بعثماں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

شب و روز از شکیبائی زحد گشتم تمنائی
بخلوت سوئے من آئی خراماں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

چو سوئے من گذر آری من مسکین بہ ناداری
فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

نہادم پیش گاہے سر بپائے ساقی کوثر
اماماں راشدم چاکر بایقاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

زپا افتادم از پیری برحمت دست من گیری
ہمیں یک حرف بپذیری ز ناداں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

بوقتِ نزع در ماتم رود از تن برون جانم
نگاہ داری توایمانم زشیطاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

چو اندر حشر برخیزم بدامان تو آویزم
زدیدہ خونِ دل ریزم فراواں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

چو بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہگاراں
مکن محروم جامی را دراں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

"مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی"

☆ تمنائے غلام :۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ یہ صلوٰۃ عقیدت اور سلام محبت کا گلدستہ



ہے۔ غلام بے دام اپنے آقائے نامدار، سید الابرار، مدنی تاجدار، احمد مختار علیہ افضل الصلوٰۃ واشرف السلام کی بارگاہ کریمی سے قبولیت اور بشارت کی تمنا رکھتا ہے ؎

اِنْ نِلْتِ يَا رِيْحَ الصَّبَا يَوْمًا اِلٰى اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِيْ رَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمْ
مَنْ وَّجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰى مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰى
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰى مَنْ كَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ
اَكْبَادُنَا مَجْرُوْحَةٌ مِّنْ سَيْفِ هِجْرِ الْمُصْطَفٰى
طُوْبٰى لِاَهْلِ بَلْدَةٍ فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَشَمْ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ

☆

**اہم نوٹ :۔** اَلْحَقُّ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى حق ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ مغلوب نہیں۔ حق جوئی اور حق گوئی مسلمان کی شان ہے اس استغاثہ و نداء یا رسول اللہ کو شرک کہنے والوں کے استاذ العلماء و دیابنہ نے بھی بدیں الفاظ کہا ہے۔ حقیقت ہے کہ ہر دو حالت ذوق یا پریشانی میں محبوب کو یاد کرنا یا اسے خطاب کرنا فطری امر ہے۔ "فرشحہ کو حق اور تو"

يَا شَفِيْعَ الْوَرٰى خُذْ بِيَدِيْ اَنْتَ فِي الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمَدِيْ
لَيْسَ لِيْ مَلْجَاً سِوَاكَ اَغِثْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ سَيِّدِيْ سَنَدِيْ

تنبیہ:۔ ان کے معتقدین کے لیے اس کلام کی حقانیت اور جواز کا یقین ثبوت کافی ہے۔ جو بطور الزام اعلیٰ نظم لکھا گیا ؎

شَهِدَ الْاَنَامُ بِفَضْلِهٖ حَتَّى الْعِدَاءُ وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ

☆ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال کی گواہی دی لیکن فضیلت وہی ہے جس کی دشمن گواہی دیں۔
یقیناً اَلْحَقُّ مُرٌّ "حق کڑوا ہے لیکن شفا بھی اسی میں ہے۔ جو مزہ لے الدواء الذی العدو لما جھل ہے۔ فقال

روضۃ السابعۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب ۱

# فضائل درود و سلام

## دِن ماہ اور سال کے آئینہ میں

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ فَإِنَّهُ ۔۔۔ يُبْدِئُ بِهِ الذِّكْرُ الْجَمِيلُ وَيُخْتَمُ

قرآن پاک ۱۔ پ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۳ ۔۔۔ ۲۔ پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶

| | |
|---|---|
| ☆ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ | اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔ |
| ☆ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؀ | اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود شریف اور سلام بھیجو |

○ ہر وہ آیت کریمہ جو مدینہ منورہ میں نازل ہوئی وہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا [۱] کے مبارک

علہ مفسرین کرام نے تفسیر اشارۃ النص سے استنباط کر کے اسرار حروف آیات الٰہیہ کے بیان فرمائے۔ مثلاً اٰمَنُوْا ا سے مراد اللہ، م سے محمد ﷺ، ن سے نبی اور و سے ولی اور آخری ا جمع کی علامت سے مراد اللہ، یعنی اول آخر اللہ سبحانہٗ کی ذات ہے۔ یعنی ایمان باللہ کی تکمیل تب ہوگی۔ جب محمد ﷺ انبیاء و اولیاء اللہ کرائے گا۔ اولیاء اللہ، اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ والے ہیں جو یاد الٰہی میں فقیر الی اللہ ہوئے۔ فقیر۔ ف فاقہ۔ ق قناعت، ی یاد الٰہی۔ ر ریاضت۔ جو شخص یاد الٰہی کی راہ میں گامزن ہوا اور اُسے بجا لایا تو اس نے ف، فضل۔ ق قرب مولیٰ۔ ی یاری رب اور ر رحمت پائی ورنہ ف فضیحت، ق قہر، ی یاس اور ر رسوائی حاصل ہوگی۔ یاد الٰہی مرکز ہے۔ عظمت اس کی یاد میں اور فضیحت غفلت میں ہے۔

☆ حضرت خواجہ علی رامیتنی المعروف خواجہ عزیزاں نقشبندی علیہ الرحمۃ کے سامنے کسی نے یہ مصرعہ پڑھا "عاشقان در ہر دمے دو عید مے کنند" آپ نے فرمایا اللہ والے ایک دم میں دو نہیں تین عیدیں کرتے ہیں عرض کیا گیا۔ حضور کیسے؟ فرمایا۔ بندہ کی ایک یاد اللہ تعالیٰ کی یاد کے درمیان ہے۔ جب پہلے وہ بندہ کو توفیق دیتا ہے کہ اس کی یاد کرے۔ جب بندہ اسے یاد کرتا ہے تو پھر ان کو شرف قبولیت سے بھی مشرف فرماتا ہے پس توفیق الٰہی یاد اور قبولیت



خطاب سے ممتاز اور ممیز ہے یہ کتنی بڑی سعادت ہے۔ اہالیان مدینہ منورہ کی یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کا خطاب مکہ معظمہ والوں سے ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ اور شوال المعظم میں صاحب قرآن ﷺ پر درود شریف کا حکم نازل کیا۔ رمضان المبارک سید الشہور ہے اور درود شریف سید الاوراد، سید الوظائف اور حضور سید الکائنات ﷺ ہیں۔ رمضان المبارک میں شبقدر اور شعبان المعظم میں شب برات بڑی بابرکت ہے۔ یاد رہے ہر شب شب قدر است، اگر تو اس میں نوافل اور درود شریف کی کثرت کرے۔

حدیث پاک سید الانبیاء والرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ ط | شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ سبحانہٗ کا |

☆ روزہ اور درود شریف کا آپس میں گہرا تعلق [۱] ہے۔ روزہ رکھنا اور درود شریف پڑھنا، ایمان کامل کی علامت ہے! اور دونوں کا اجماع بہت ہی بڑا شرف ہے اور یہ قرآن السعدین ہے۔

☆ روزہ سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور درود شریف سے بھی ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

☆ روزہ مصائب کے لئے ڈھال ہے اور درود شریف بھی مصائب کی ڈھال ہے۔

☆ روزہ سے اللہ "سبحانہٗ" ملتا ہے اور درود شریف سے رسول اللہ ﷺ ملتے ہیں اور روز قیامت ظالم کی نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی لیکن روزہ نہیں چھینا جائیگا۔

حدیث قدسی:۔ کلام اللہ بزبان رسول اللہ عز وجل و صلی اللہ علیہ وسلم ط

| | |
|---|---|
| اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ "یا" اُجْزٰى بِهٖ ط اَوْكَمَا قَالَ | روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا یا روزہ کی جزا میں خود ہی ہوں۔ |

① روز قیامت ظالم کی تمام نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی لیکن درود شریف نہیں چھینا جائے گا کیونکہ درود شریف خاص مصطفیٰ ﷺ کے لئے ہے۔ روزے کا اجر داخل خزانہ الٰہیہ میں اور درود شریف کا اجر داخل خزانہ مصطفویہ میں ہوتا ہے۔ لہٰذا روزہ

بقیہ حاشیہ

تین عیدیں ہیں۔ علہ درود شریف پڑھنے والے کے جسم لباس اور جگہ سے خوشبو پھوٹتی ہے اور روزہ دار کے منہ سے بقول حدیث پاک وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ ۔ مجھے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔

رکھ کر دُرُود شریف پڑھنے سے خُدا بھی مِل گیا اور مُصطفےٰ بھی " عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "۔

(۴) مومن کو روزہ[عہ] سے دو خُوشیاں ملتی ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری قیامت کو دیدار کے وقت اِسی طرح غلام کو دُرُود شریف سے دو خُوشیاں عطا ہوں گی۔ ایک قبر میں زیارت پر اور دُوسری قیامت کے روز شفاعت پر" اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ "

## اَبُوالمحفوظ اَلشَّیخ معرُوف کرخی بغدادی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ المَلَکُوْتِی[عہ]

☆ آپ مشہُور و معروف اَوْلیا مُتقدمین[عہ] سے ہیں۔ سیدنا امام رضا ابوالحسن علی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَائِہِ التَّحِیَّۃُ وَالرَّحْمَۃ اِلٰی یَوْمِ الْجَزَاء کے تربیت یافتہ اور خلیفہ تھے۔ آپ کو بارگاہِ امامت میں دربانی کی خدمات سُپرد تھیں۔ آپ صُوری و معنوی کمالات کے جامع تھے فرماتے ہیں۔ ماہ رمضانُ المبارک میں کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والے کو اَللّٰہ ربُّ العزّت " اَوْلیائے اَبدال " میں لکھ دیتا ہے۔ جن کا مرکزی دارُالسلطنت مُلکِ شام ہے۔

○ **ماہِ رجبُ المرجّب میں دُرُود شریف پڑھنے کی فضیلت :۔** رجب شَھْرُ اللّٰہِ وَمَنْ اَکْرَمَہٗ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ ط رجبُ المرجّب اَللّٰہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ (جنّت میں نہر کا نام) جو اِس کا اکرام کرتا ہے اَللّٰہ تعالیٰ اُس کا اکرام فرماتا ہے۔ جو شخص اِس ماہِ مُبارک جس میں شبِ معراج عظمت والی رات ہے۔" دُرُود شریف پڑھے اَللّٰہ تعالیٰ اُس کے سارے گُناہ حقوق اللّٰہ اور حقوقُ العِباد سے مُعاف فرما دیتا ہے۔ " مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَۃِ "

○ **ماہِ شعبانُ المعظّم میں دُرُود شریف پڑھنے کی فضیلت :۔** زُبدۃُ الآثار تلخیص بہجۃُ الاسرار میں ہے کہ آسمانوں میں ایک دریا کا نام برکات ہے۔ اُس کے کنارے ایک درخت ہے جس کا نام تحیات ہے اور اُس پر ایک پرندہ رہتا ہے جس کا نام صلوات ہے۔ جب کوئی بندہ مُصطفےٰ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " پر شعبانُ المعظّم کے مہینہ میں دُرُود شریف پڑھتا ہے تو وہ پرندہ اس دریا

---

عہ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ۔ ایک دُنیا میں اور ایک آخرت میں۔ الحدیث۔

عہ آپ بارہ ۱۲ ائمہ طریقت اہلِ بیتِ اطہار سے آٹھویں امام کے خلیفۂ اجل ہیں۔ آپ کا مزارِ اقدس بغداد معلّیٰ میں مرجعِ خلائق ہے اور یہ آزمودہ اولیاء ہے کہ آپ کے توسّل سے جو بھی دُعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ شریعت کے آفتاب، اور طریقت کے مہتاب تھے۔ اجابت میں قبرِ معروف کرخی مجرّب تریاق ہے۔ " رسالہ قشیریہ امام ابوالقاسم قشیری عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ "



برکات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ پھر جب باہر نکلتا ہے تو درخت پر بیٹھ کر اپنے پروں کو پھیلا کر جھاڑتا ہے تو اُس سے قطرے گرتے ہیں اور ہر ایک قطرے سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے تو وہ ربِّ کریم کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور اُس کا ثواب دُرُود شریف پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔" شعبانُ المعظّم میں دُرُود پاک مانند بادل اور رمضانُ المبارک میں مانند بارش ہوتا ہے۔"

○ **ربیعُ الاوّل شریف میں دُرُود شریف پڑھنے کی فضیلت :۔** ماہ ربیعُ الاوّل سال کے تمام مہینوں معہ سیّدُ الشّہر (صفت بمعنی سوئٹ) رمضانُ المبارک سے افضل ہے۔ یوم دوشنبہ یومُ الجمعۃ سے افضل شبِ میلادِ پاک ہر دو شبِ برات و شبِ قدر سے افضل ہے کہ اِس میں افضلُ الانبیاء عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاء کی جلوہ گری ہے۔ ولادت باسعادت بروز دوشنبہ عامُ الفیل ۱۲ ربیعُ الاوّل پر محفلِ میلادُ النّبی " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " میں کثرت سے دُرُود شریف پڑھنا چاہیئے کیونکہ اِس تاریخ اور مہینہ کو حضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ پاک سے خصُوصی تعلق ہے۔ اِس میں دُرُود شریف پڑھنا افضل ترین عبادت ہے کہ یہ مہینہ مُحبّین عاشقین کیلئے دُرُود شریف کا مہینہ ہے۔

☆ اَلشَّیخ زینُ الحرم، عینُ الکرم سیّد احمد زینی دحلان شافعی مکی قُدِّسَ سِرُّہُ المَلَکی نے اپنی کتاب مستطاب " اَلدُّرَرُ السَّنِیَّۃ " میں لکھا۔ مولدِ اعظم میں خُوشی اور مُسرّت کا اظہار کرنا۔ فرح اور سرور سے جھُومنا۔ دُرُود شریف پڑھنا۔ گلاب چھِڑکنا۔ خُوشبوئیں سُلگانا۔ ذکرِ ولادت مُبارک پر تعظیماً کھڑا ہونا اور حاضرینِ مجلس شریف کو کھانا کھلانا، شیرینی بانٹنا (اگربتّی عود) محبُوب و مُستحسن ہے۔ مولُود شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سارا سال برکت رہتی ہے۔ امن رہتا ہے اور اُن میں مُرادیں پوری ہونے کی نوید خوشخبری ہے۔ ابنِ کثیر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے میلادُ النّبی شریف ملک عادل مُظفّر شہنشاہ اربل حاکم آب اللّٰہ ثراہُ نے خاص اہتمام اور بڑی شان و شوکت سے منایا اور امامُ المحدثین، الحافظ علّامہ ابُوالخطّاب عُمر بن حسن دحیہ قُدِّسَ سِرُّہُ القَوِیّ نے اِس موضوع پر " اَلتَّنْوِیْرُ فِیْ مَوْلُوْدِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ " کتاب تصنیف کی اور جلالۃُ الملک شاہِ اربل نے مُحدّث اُندلسی کو خلعتِ فاخرہ اور انعاماتِ کثیرہ سے نوازا جَزَاہُ اللّٰہُ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا " علّامہ جلالُ الدّین سیُوطی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے " سُبُلُ الْھُدٰی فِیْ مَوْلُوْدِ الْمُصْطَفٰی " میں اِس کی اصل سُنّت سے ثابت کی ہے اور حافظُ الحدیث امام احمد بن محمّد ابنِ حجر مکی شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے بدعت کہنے والوں کا

پُرزور الفاظ میں رد کیا ہے اور امام شمس الدین ابن الجزری علیہ الرحمۃ نے "عرف التعریف فی المولد الشریف" میں منقبتیں لکھیں[1]

شَهْرُ الرَّبِيعِ فِي الْإِسْلَامِ فَضْلٌ وَمَنْقِبَةٌ وَتَفُوقُ عَلَى الشُّهُورِ

رَبِيعٌ فِي رَبِيعٍ فِي رَبِيعٍ وَنُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ، فَوْقَ نُوْرٍ

○ ربیع الاوّل شریف میں میلاد النبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی تقریبِ سعید کی محافل میں سب پڑھنے سننے والے عقیدت سے باوضو حاضر ہوتے ہیں۔ سب کے وردِ زبان درود شریف ہوتا ہے۔ قلب پر رقت طاری ہوجاتی اور دل محبت سے لبریز ہوجاتا ہے اور جلوس سے عظمت کا ظہور ہے۔ یہ درود شریف کا مہینہ ہے۔ "مولد النبی، للامام المحدثین ابن جوزی حنبلی علیہ الرحمۃ"

لذتِ بادۂ عشقش ز منِ مست مپرس ذوقِ این مے نشناسی بخدا تا نچشی جامی

★ خطرناک رجحان :- معاندین اور مخالفین ان پاک پیارے پیارے ناموں کو بگاڑنے میں اپنے قبیح کو چھپا نہ سکے۔ جن کے سینہ میں چھپی نفاق کی بدبو ظاہر ہوگئی۔

☆ "ربیع الاوّل" سال کے تمام مہینوں کے ناموں سے کتنا پیارا نام ہے۔ اس کو بارہ وفات اور المدینۃ المنورہ کے نوری نام کو یثرب کہہ کر پکارتے ہیں اور اپنی خبثِ باطنی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ بعض جاہل شعراء نے بھی اپنی نظموں میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہا اور بعض نام نہاد علما نے میلاد النبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ۱۲ تاریخ کو غلط ثابت کرنے کے لیئے اپنی پوری تاریخ دانی کی علمی قوتیں صرف کیں لیکن سوائے روسیاہی کے کچھ نہ پایا۔

☆ رمضان المبارک کے ماہ میں قرآن پاک نازل ہوا تو اس کی یہ شان ہے۔ رحمت، مغفرت[2]

[1] اس ماہِ مبارک کی اسلام میں بہت بہت فضیلتیں اور تمام مہینوں سے بڑھ کر منقبتیں ہیں۔ پہلے ربیع سے مراد چہرۂ انور، دوسرے ربیع سے موسم بہار، تیسرے ربیع ماہِ ولادت ہے۔ آپ نور، نورٌ علیٰ نورٍ، نور الانوار ہیں۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

[2] ربِ قدوس کی کائنات میں صفی اللہ خلافتِ ارضی کا تاج پہن کر آئے اور خلیل اللہ خلت کا جامہ زیبِ تن فرما کر جلوہ گر ہوئے، کلیم اللہ کمال وجاہت سے اور عیسیٰ روح اللہ رجبِ الٰہی قدرتوں کا شاہکار بن کر چکے لیکن ربِ کریم نے اس ماہِ مبارک کو ربیع اوّل کے نام سے موسوم فرمایا کہ میرے گھر میں تو پہلی بہار اب آئی جب میرے محبوب کائنات کے رسول اپنی اتمام واکمال صفات کی پھبن سے چھب کر رونق افروز ہوئے۔ اور مومن مطابق حدیث پاک زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ [illegible] صلوٰۃ وسلام سے زینت دے کر منور کرتے ہیں۔



اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں اور اس ماہ کی کیا شان ہوگی جس میں صاحبِ قرآن تشریف لائے۔ ماہ رمضان المبارک میں قرآنِ پاک کے جشن منائے جاتے ہیں اور تراویح میں سنایا جاتا ہے۔ تو ربیع الاوّل کے ماہ (ربیع الاوّل شریف) مبارک میں درود شریف۔ صلوٰۃ وسلام اور نعت خوانی کے زمین و آسمان میں نغمے گونجتے ہیں۔

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی میرا سُن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا رکھے آباد اہلِ نظر کو محمد کا میلاد ہوتا رہے گا

برباد وہ دل جس میں تیری یاد نہ ہو اُجڑا وہ شہر جہاں محفلِ میلاد نہ ہو
آسمان پر نظر آتے ہیں جو روشنیوں کے چراغ قدسیوں میں تو کہیں محفلِ میلاد نہ ہو

○ پیر کو درود شریف کی فضیلت :- پیر کو بندوں کے اعمال خداوندِ قدوس کے دربار میں پیش ہوتے ہیں بدیں وجہ حضور سرورِ کائنات "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اس روز روزہ رکھتے کہ میرے اعمال بحضورِ احدیت جب پیش ہوں تو میں روزہ سے ہوں۔ روزہ رکھ کر کثرتِ درود شریف سے بارگاہِ صمدیت میں دونوں "روزہ اور درود شریف" پہنچ کر شرفِ قبولیت پا جاتے ہیں کیونکہ درود شریف کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اس کے محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سے یک گونہ ربط ہے۔ جس سے محب اور محبوب دونوں کی یاد ہوتی ہے۔

☆ درود شریف فضائل وکمالات کا جامع اور عتاب و عذاب کا مانع ہے۔ پیر کے روز کی سب سے اعظم و اہم جامع فضیلت یہ ہے کہ اس روز حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ولادت

[1] بروایت ثقہ علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں نقل کیا ہے۔ خادم الحجر حبرِ کریم سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ میں نے خواب میں ابولہب کو جہنم میں دیکھا تو پوچھا تیرا کیا حال ہے کہنے لگا جہنم کے عذاب میں گرفتار ہوں لیکن جب پیر کا روز ہوتا ہے تو میری انگلی سے اچانک دودھ پھوٹتا ہے جس کو چوستا ہوں تو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے کہ اس انگلی کے اشارے سے خوشی میں حضور کی ولادت باسعادت پر ثویبہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا تھا۔ غور کریں مومن! اگر کافر کا یہ حال ہے تو مومن کی کیا شان ہوگی جو خاتم نبوت رسول کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ولادت باسعادت پر عید میلاد شریف مناتے، نعتیں اور درود شریف خوشی سے پڑھتے ہیں۔ عمدہ لباس پہنتے، عطر گلاب چھڑکتے، مسرت کا اظہار کرکے دوجہاں کی سعادت و برکات پاتے ہیں۔ "بحوالہ مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

باسعادت ہوئی۔ بعثت۔ ہجرت۔ معراج شریف اور وصال ربُّ العُلیٰ بھی پیر کو ہُوا۔

"مانع عتاب و عذاب فضیلت" یہ کہ بعض کُفّار سے جہنّم کے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے۔ جیسے "بروایت امام سُہیلی علیہ الرحمۃ" ابُولہب عبد العُزّیٰ نے سرورِ انس و جان، سُرورِ قلب و ایمان "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ" کی ولادت پاک پر خُوش ہوکر، خُوش خبری سُنانے والی کو اُنگلی شہادت کے اشارہ سے اُسی وقت آزاد کردیا تھا۔

**عمل خیر و برکات** :- رسُولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درُود شریف پیر کے روز پڑھنا۔ کثیر سعادت اور فضائل کا حامل ہے۔ یہ دن بھی تمام دنوں کا پیر ہے۔ عید میلادُ النّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روز ۱۲ ربیعُ الاوّل کی شب کو بوقتِ سحری غُسل کر کے پُوری طہارت اور نظافت کے ساتھ صاف سُتھرا لباس پہن کر اور پاک صاف جگہ پر خُوشبُو سُلگا کر یا لگا کر ادب و احترام سے درُود شریف پڑھے سارا سال گھر میں برکت اور دین و دُنیا کے فوائد حاصل ہوں گے یہ عمل قلیل بھی فوائد کثیر کا حامل ہے کہ قلم لکھنے سے قاصر ہے "عیاں را چہ بیان" اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فقیر پُر تقصیر کا یہ سال ہا سال سے معمول ہے۔ اور سارا سال بفضلہٖ تعالیٰ امن و امان اور سلامتی سے گزرتا ہے۔

☆ بعض مہینوں اور دنوں کی تخصیص مذکورہ بالا روایات سے متحقق اور ثابت ہے۔ دیگر شب روز یا ماہ و سال ہوں درُود شریف پڑھنے کا مُطلق امر نصِ قطعی سے واضح ہے۔ مروجہ نعت خوانی، صلوٰۃ و سلام۔ حقیقۃً از قسم درُود شریف ہے۔ جو کہ بہر حال مستحسن، محمُود اور محبُوب ہے۔ جس میں سوائے کجرو کے کسی کو اختلاف نہیں۔

○ **جمعۃُ المبارک اور اُس کے اسماء و فضائل** :- حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر چند روزہ قُبا شریف میں قیام کے بعد بروز جمعۃُ المبارک، عازمِ المدینۃُ المنوّرہ ہُوئے تو بطن وادی محلّہ بنی سالم میں جمعہ شریف کا وقت ہوگیا۔ یہاں حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبۂ رفیعہ پڑھا اور جمعہ پڑھایا تو صحابہ نے یہاں مسجد تعمیر کی۔ جو مسجد جمعہ کے نام موسُوم ہُوئی۔ قُرآن پاک نے اس مُبارک دن کو یومُ الجمعۃ فرمایا اور احادیث مُبارکہ میں یومُ الاَعرّ، یومُ الغُرّاء، یومُ الازہر روشن تر، چمکدار دن، منوّر دن بزُبان فارسی آدینہ جمعۃُ المبارک کا نُور جنّت کے نُور سے ہے اور جنّت کا نُور، قاسمِ کوثر، معطی جنّت شافعِ اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نُور سے ہے اور تمام جنّتیں

۔ سورۃ القدر جس کی مذمت میں نازل ہُوئی۔



سیّدنا ابُوبکر الصدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نُور سے منوّر ہیں۔

**احادیثِ رسُول** :- علیٰ قائلہا الصلوٰۃ والسّلام ط "امام ابُوبکر احمد بیہقی شعب الایمان"

☆ لِکُلِّ شَیْءٍ عُرُوْسٌ وَّعُرُوْسُ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ ط | ہر شی کی دُلہن ہے اور قرآن کی دُلہن سورۃ رحمٰن ہے۔ عرُوس کا معنی زینت "مؤلّف"

○ مومن صالح جب فوت ہو جاتا ہے تو درُود شریف کا نُور اُس کی قبر میں اُنس کے لیئے آجاتا ہے اور سُوال و جواب میں مُعاونت کرتا ہے اور اُس کے بعد حکم ہوتا ہے۔ نَمْ كَنَوْمِ الْعُرُوْسِ سو جا جیسے دُلہن شبِ زُفاف میں سوتی ہے "عُرُوْسٌ" عرس[1] کی جمع ہے۔ معنی دُلہن شادی۔ جو اولیاء کرام کے وصال پر منعقد کیا جاتا ہے یہ عُرس سراپا قدس ہیں جس میں اللّٰہ ربُّ العزّت کی حمد و ثنا، نعت اور تبلیغ دین ہوتی ہے۔ ولی کا اس روز فیضانِ خاص ہوتا ہے۔ قیامت کو سبطین مُصطفےٰ، نُورِ عین مرتضےٰ، ریحانِ گلستانِ زہراء، حسنین کریمین سرکار امام حسن مجتبےٰ، امام عرش مقام شہزادہ گلگوں قبا حسین شہیدِ کربلا۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ" جب جنّت میں داخل ہوں گے تو ربِّ کریم اپنی جنّت کو دُلہن کی طرح سجائے گا اور جنّت خُوشی سے جھُومے گی اور پھُولے پھیلے گی ؎

جنّت ہے اُن کے جلوہ سے جو یائے رنگ و بُو | اے گُل ہمارے گُل سے ہے گُل کو سوال گُل
شیخین اِدھر نثار، غنی و علی اُدھر | غنچہ ہے بُلبلوں کا یمین و یسار گُل

☆ ایک روایتُ الحدیث علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام میں فرمایا گیا۔

---

[1] فی زمانہ بعض عُرس میلے ٹھیلے بنتے جا رہے ہیں۔ ان میلوں کا شریعت مُطہرہ میں کوئی جواز نہیں۔ یہ لہو و لعب شریعت کے نام پر بہت بڑی جسارت ہے اور تعجّب ہے کہ یہ سب بزرگانِ دین کے نام پر کئے جاتے ہیں۔ کیا اہلُ اللّٰہ کی یہی تعلیمات تھیں۔ الحذر

[2] پہلا گُل اپنے اصلی معنی "پھُول" میں ہے۔ دوسرے گُل سے مُراد شاہِ رُسُل "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ذات پاک ہے۔ تیسرے گُل سے مُراد جنّت ہے اور چوتھا گُل اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے اور اپنے اصلی معنی میں بھی مستعمل ہے تو مفہوم یہ ہُوا کہ خاکدانِ گیتی کے گُل۔ ہمارے گُل، میرے گُل، ہادی سُبل، مولائے کُل۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "سے جنّت بھی پھُول کا سوال کر رہی ہے یا گُل سے اشارہ حسنین کریمین "جو گلستانِ نبوی کے شگفتہ پھُول ہیں" کی طرف ہے۔ "جنّتیں آٹھ ہیں"۔ جنّت الماویٰ، جنّت عدن، جنّت النعیم، دار الخلد، دار السّلام، دار المقام، جنّت الماویٰ، دار الخُلد، جنّت الفردوس میں ہوں گے بفضلہٖ تعالیٰ جنّت کی ہر شی، اشجار، انہار، حُور و غلمان درُود شریف پر فریفتہ اور شیفتہ ہیں۔ سبحان اللّٰہ

○ قرار پکڑتی ہے جب اللہ سبحانہٗ جنّت پر اپنی تجلّی فرماتا ہے تو ملائکہ مقربین تجلّی کا نُور دیکھ کر خوشی سے تسبیح پڑھتے ہیں اور جنّت تسبیح سے اور "ملائکہ جو اطراف جنّت میں متعین ہیں۔" وُہ دُرود شریف پڑھتے ہیں تو دُرود شریف کی برکت سے جنّت کشادہ ہوتی ہے۔ یہ کشادگی سرورِ انبیاء ﷺ پر دُرود شریف کی برکت سے ہے۔ بناءً بریں کہ جنّت کی اصل حضور پُر نُور "ﷺ" کے نُور سے ہے۔ جب وُہ آپ "ﷺ" کا ذکر سُنتی ہے تو خوشی سے جھُوم اُٹھتی ہے۔ جنّت المدینۃ المنوّرہ کی ایک جھلک ہے۔ اور دُرود شریف پر فریفتہ ہے ؎

قُدسی پڑھتے رہے صَلِّ عَلٰی باغِ جنّت نکھرتا سنورتا گیا
باغِ جنّت کو جب بھی سمیٹا گیا مُصطفےٰ کے چمن کی کلی بن گئی
یہ بھی تسلیم جنّت ہے باغِ حسین کون ہے جو طلبگارِ جنّت نہیں
حُسنِ جنّت کو جب بھی سمیٹا گیا مُصطفےٰ کے نگر کی گلی بن گئی

☆ السید عبد العزیز دباغ مغربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اگر اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی ممانعت نہ ہوتی تو حضور ﷺ جہاں جہاں تشریف لیجاتے جنّت ساتھ جاتی اور جہاں آپ رات بسر کرتے تو جنّت بھی وہاں ہی رات گزارتی مگر اللہ سُبحانہٗ نے روک دی ہے تاکہ ایمان بالغیب حاصل ہو۔

☆ ایک روایت الحدیث میں حضور "ﷺ" نے بدیں الفاظ ارشاد فرمایا۔

| | |
|---|---|
| مَا مَسَّتِ الْجَنَّةُ مَيْسًا كَمَا تَمِيْسُ الْعَرُوْسُ ط | سجائی جاتی ہے جنّت جیسے سجائی جاتی ہے دُلہن، |

○ یہ تذکرے از رُوئے محبّت "ہیں کہ حضور ﷺ" کے غلاموں کی قبر بھی، تو جنّت کا باغیچہ ہوگی اور شبِ قبر شبِ زُفاف بنے گی بفضلہٖ وکرمہٖ تعالیٰ!

☆ بروایت امام الائمہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَبْعَثُ الْاَيَّامَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى هَيْئَتِهَا، يَبْعَثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ زَهْرَآءَ مُنِيْرًا اَهْلُهَا يَحُفُّوْنَ بِهَا كَالْعُرُوْسِ تُهْدٰى اِلٰى كَرِيْمِهَا ط | بے شک اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اَیّام کو اُن کی اصل ہیئات پر اُٹھائے گا جمعۃ المبارک کو قیامت کے روز چمکتا ہوا منوّر اور ملائکہ اپنے جلو میں لئے ہوں گے جیسے دُلہن کو جب اپنے دُولہا کے ہاں جاتی ہے۔ |





☆ یہ ساری رَونق اور نُور جمعۃ المبارک کو دُرود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ وُہ اپنی پُوری نُوری چمکین سے اپنے اصلی رُوپ میں ظاہر ہوگا اور اِس روز کا دُرود شریف ملائکہ کرام چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔

○ **جمعۃ المبارک کو دُرود شریف پڑھنے کی سب سے اہم فضیلت ہے۔**

☆ ایک حدیث پاک علیٰ قائلہا الصلوٰۃ والسلام میں انکشاف فرمایا گیا۔

| | |
|---|---|
| اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَقَامَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ اللهُ حِجَابَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَحْبُوْبِهٖ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ "ﷺ" ط | جمعۃ المبارک کے روز جب غلام دُرود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مُحِب اور محبُوب کریم ﷺ کے درمیان حجاب اُٹھا دیتا ہے۔ |

○ سب سے اہم واعظم فوائد۔ جمعۃ المبارک کا دُرود شریف حضور "ﷺ" کی بارگاہِ رحمت میں بلا حجاب پہنچتا ہے۔ مُحِب اور محبُوب کے درمیان پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں۔ دُرود شریف کے الفاظ کی آواز قلبی اور لسانی بنفسِ نفیس سُنتے اور غلام کو اُس کے چہرے مُہرے سے جانتے اور پہچانتے ہیں اور جوابِ سلام سے نوازتے ہیں اور قبولیت اور بخشش کی بشارتیں اور سندیں عطا فرماتے ہیں۔ دلائل الخیرات میں بحوالہ مفاخر الاسلام یہ روایت نقل کی ہے۔

☆ خالد بن کثیر علیہ الرحمۃ مزیدہ کی وفات پر اُن کے سرہانے ایک کاغذ کا پرچہ پایا گیا۔ جس میں لکھا تھا۔ بَرَآءَةٌ عَنِ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ كَثِيْرٍ، اُن کے گھر والوں سے پُوچھا یہ کون سا عمل کرتا تھا کہ اِس فضیلت سے مُشرّف ہُوا تو اُنھوں نے کہا کہ جمعۃ المبارک کو ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف سرورِ عالم "ﷺ" کو بھیجا کرتا تھا۔ اِس دُرود شریف کی برکت سے۔ کفن، دفن، حشر ونشر اور حساب کتاب سے پہلے مغفرت کا پروانہ مل گیا۔

☆ نبی کریم ﷺ تمام مخلوقات عالمِ عُلوی اور عالمِ سُفلی میں سیّد الانام علٰی ہیں اور جمعۃ المبارک سیّد الایام جو شخص ساٹھ جُمعے، ساٹھ ساٹھ بار اس دُرود شریف کو پڑھے تو وہ دُنیا میں حضور ﷺ کی زیارت سے مُشرّف ہوگا۔ اور اُسکے اسّی سال کے گناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔

؎ حضور سیّد الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر سیّد الایام میں دُرود شریف کے اَن گنت فوائد کُتب احادیث میں مُندرج ہیں۔

علٰی آنام جمع نام ہے اور اس میں صرف انسان ہی نہیں بلکہ [illegible] عالم [illegible] حیوانات [illegible] سب مخلوق شامل ہیں

ہیں۔ علامہ سخاوی نے "القولُ البدیعُ فی الصلوٰۃ علی الحبیبِ الشفیع" میں ابن عاصم کی روایت سے مرفوعاً نقل کیا اور تصدیق فرمائی۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

○ **جمعرات کو درود شریف کی فضیلت:** جمعرات کو جمعۃ المبارک کا قرب حاصل ہے۔ دُنیا اور قیامت کے درمیان ایک مقام برزخ ہے اور جمعرات کو بھی جمعۃ المبارک کے برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے تو جمعرات بھی فضیلت اور سعادت کی حامل بنی اس قرب کی وجہ سے جمعرات کو دن کے نام سے موسوم کیا گیا۔ جمعرات کو ارواح مؤتہ گھروں میں حاضر ہوتی اور ایصالِ ثواب کا تقاضا کرتی ہیں۔" جمعرات کا درود شریف صفحہ ۵۲۲ پر ملاحظہ ہو۔"

☆ ایک ولی اللہ کا گزر قبرستان سے ہوا تو عالم کشف میں دیکھا کہ رُوحوں کا ہجوم ہے۔ پوچھا معاملہ کیا ہے تو بتایا گیا ایک اللہ کا مقبول بندہ قبرستان سے گزرا۔ اُس نے درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔ اُس کا ثواب ختم ہونے کو نہیں آرہا۔ اُس کے ثواب کی برکت سے سارا قبرستان بخشا گیا اور یہ ثواب تقسیم ہو رہا ہے۔ "شرحُ الصدورِ فی حالِ الموتٰی والقبور"

☆ امام محمد بن وضاح علیہ الرحمۃ نے یہ روایت بحوالہ مفاخر الاسلام نقل کی۔

| | |
|---|---|
| مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَفْتَقِرْ اَبَدًا | جو شخص جمعرات کو سو بار درود شریف پڑھے وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا۔ |

☆ جو شخص بروز جمعرات "پنجشنبہ" بعد نمازِ عصر اُسی جگہ بیٹھ کر یہ درود شریف پڑھے ربِّ کریم اُس کو اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف عطا فرماتا ہے جو تمام اجر و ثواب سے عظیم تر ہے۔ "شوارقُ الانوار فی ذکرِ الصلوٰۃ علی النبیِّ المختار"

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

۲ بار" اور تیسری بار یہ کہے۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ "ایک بار"

○ **منگل، بدھ، ہفتہ اور اتوار کے روز درود شریف کی فضیلت:** ان ایام

امام محمد المہدی فاسی مطالع المسرات جلاء دلائل الخیرات



میں بھی درود شریف بہت سے فضائل کا حامل ہے۔ سیدُ الانبیاء علٰی نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام من الملکِ الجواد پر درود شریف کا اذن ذاتِ المؤمنِ والمہیمن" نے مومن کے ضمیر میں ودیعت فرما دیا روزِ ازل تا ابد ہر روز نئی آن، ہر شب نئی شان مومن کی زبان دُرفشان سے درود شریف کے اذن کا ظہور ہو رہا ہے۔ درود شریف مسجد کی رونق، عبادت اور دعا کی قبولیت کی دستاویز اور خوشنودیٔ خداوند قدوس کی سند ہے۔ وَالْاَیَّامُ اَیَّامُ اللہِ، وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللہِ وَالْاَمْرُ اَمْرُ اللہِ والمساجد مساجد اللہ، دن اللہ کے دن، بندے اللہ کے بندے، امرُ اللہ کا امر اور مسجد اللہ کا گھر ہے۔

☆ مساجد میں قبل اذان درود شریف "مَرْحَبًا بِضَیْفِ الرَّحْمٰنِ" کا دعوت نامہ اور نمازِ پنجگانہ کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا اہلسنت جماعت کا معمول، مقبول بارگاہِ رسول ہے۔

| | |
|---|---|
| اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ | وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہِ |
| اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہِ | وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللہِ |
| اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ | وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ |
| اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ | وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ |

---

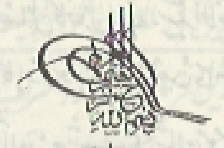
○ **حقیقتِ امرِ الٰہی:** اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں ملائکہ کو ساتھ ملا کر اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتا ہے اور ایمان والوں کو درود شریف بھیجنے کا حکم بھی دیتا ہے لہٰذا درود شریف پڑھنے والا بسبب تعمیل امرِ الٰہی اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ ہے اور رسولِ عظیم کا صلی اللہ علیہ وسلم یہ عقیدت مند غلام اور ملائکہ کا پیارا ساتھی ہے۔ "واللہ اَمَرَنَا بِھٰذَا"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَافِیًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً وَّافِیًا وَالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَلَامًا صَافِیًا

---

؎ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز ہفتہ مسجد قباء میں حاضری کو عمرہ کا ثواب فرمایا۔ شکرِ نبوت و رسالت پر بروز پیر روزہ رکھا اور وعظ و تذکیر کے لیے جمعرات کی صبح خیر و برکت اور شام ثواب والی فرمایا۔ جمعہ کے روز کام شروع کرنے تو پایۂ تکمیل تک پہنچنے کی خبر دی۔ جمعۃ المبارک کی فضیلت اظہر من الشمس ہے۔ لہٰذا کوئی دن منحوس نہیں۔ خلاف شرع شریف کام بدعات اور شرک کے ارتکاب سے شئی منحوس ہوتی ہے۔ شریعت نے نحوست کو سعادت کے نور سے چمکا دیا۔ اللہ اکبر۔ منہ سلّمہٗ ربُّہٗ سبحانہٗ وتعالیٰ

روضۃ السابعۃ ۲



# دیدارِ الٰہی

## جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ

**قرآن پاک :۔** پ۲۰ سورۃ العنکبوت آیتِ کریمہ ۵

| | |
|---|---|
| مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۝ | جو شخص اللہ تعالےٰ سے ملاقات کا ارادہ رکھتا ہے تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آنے والا ہے۔ |

تابکے چشمک زنی اے حسنِ قدرت بے نیاز — اک دم میں پھونک دے یا حسن سے بھر دے مجھے

○ **لِقاءِ الٰہی :** دیدارِ الٰہی حق ہے کُنہہِ حقیقت اور ادراک مُحال ہے۔ روزِ قیامت اور جنّت میں جنّتیوں کو بے حجاب ، بے نقاب دیدار ہوگا وُہ ذاتِ حق جلّ سُلطانُہٗ کو ایسے دیکھیں گے جیسے آسمان پر چاند۔ آج یہ آنکھیں جمالِ الٰہی کے نظارہ کی تاب نہیں رکھتیں۔ حضور "ﷺ" کو دیدارِ حق شبِ معراج دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر ہُوا جو اِس دُنیا سے وراء الوراء مقام ہے اور ربِّ قدیر نے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۝ کے سُرمہ سے مصطفےٰ کی آنکھوں کو یہ طاقت عطا فرما دی تھی۔ "وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی عَلٰی وَجْہِ الْکَمَالِ" ط ۔

اِتّصالے بے تکیّف بے قیاس — ہست ربّ النّاس با جانِ ناس

☆ حضور "ﷺ" حینِ حیاتِ ظاہری میں شَوْقًا اِلٰی لِقَاءِکَ سے دُعا فرمایا کرتے اور بوقتِ وصال لقاءِ الٰہی کا اشتیاق حد سے زیادہ بڑھ گیا تو آپ بار بار اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی فرماتے۔ حضور "ﷺ" کے غلاموں کو یہ شوقِ لقاء کامل محبّت کی بناء پر ملتا ہے اور جب اشتیاق بڑھ جاتا ہے تو وُہ ربِّ عزّ وجلّ کے دیدار کے دروازے فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ کا منتظر رہتا ہے اور موت اُس کے لیئے محبُوب بن جاتی ہے۔ اے ایمان والو وَاَخْرَکَ اللّٰہُ حَظَّکَ مِنْہُ تجھے اس آیتِ کریمہ میں وعدۂ دیدار اور وصالِ ذُوالجلال کا



مژدہ سُنایا گیا ہے۔ موت اہلِ محبّت کے لیے تعزیت نہیں بلکہ تہنیت "تحفۂ خداوندی" ہے۔

**عقیدہ :۔** عقیدہ بیج کی مانند ہوتا ہے اور عمل اُس پر اُگنے والا پودا۔ ظاہر ہے کہ پودے میں وُہی خصُوصیات ہوں گی جو بیج میں پوشیدہ ہیں۔ جیسا عقیدہ ہوگا۔ اُس کے مُطابق زندگی ڈھلے گی۔ عقیدۂ صحیحہ ہی اعمال کی قبولیت کی بُنیاد ہوتا ہے۔ توحید و رسالت کا عقیدہ ہی آخرت میں نجات کا سبب ہوگا ورنہ نجات ، جنّت اور دیدارِ الٰہی ناممکن ممتنع بلکہ مُحال ہے۔

☆ امام ربّانی الشیخ احمد الفاروقی نقشبندی قادری چشتی سہروردی قدّس سرّہُ النّورانی مکتوباتِ قدسیہ میں فرماتے ہیں۔

○ آخرت میں مومن اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کو بے جہت و بے کیف اور بے شبہ و بے محاذات جنّت میں دیکھیں گے[1]۔ اہلِ سُنّت وجماعت کے سوا تمام اہلِ ملّت وغیر اہلِ ملّت فرقے منکر ہیں[2]۔

يَرَاهُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِغَيْرِ كَيْفٍ — وَاِدْرَاكٍ وَّضَرْبٍ مِّنْ مِّثَالٍ

○ دیدارِ محبُوب اور شانِ صحابہ کرام فصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط

☆ صحابہ عظام کا وُہ خوش نصیب گروہ ہے۔ جن کے ایمان کی ابتداء دیدارِ مصطفےٰ ﷺ سے ہُوئی اور مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اَیْ رَاَی اللّٰہَ تَعَالٰی کے آئینۂ حق نما سے دیدارِ حق کیا۔ چہرۂ مُصطفوی "ﷺ" تو جمالِ الٰہی کا آئینہ ہے اور یہ شرف ، شرفِ صُحبت سے ملا جو حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی معیّت۔ رفاقت اور زیارت سے فیض یاب تھے اور وُہ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی سورۃ النساء ۹۵ سے نوازے گئے اور اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ سورۃ البقرۃ ۱۳ سے مومنوں کے لیئے ایمان کی کسوٹی اور معیار بنے۔ صحابہ کرام کی فضیلت میں نصُوصِ قطعیہ اور احادیث

---

[1] اے اللہ وحدہٗ ! تو غیریّت کے پردے ہٹا دے اور بشریّت کے حجاب دُور فرما اور تشنگانِ دید کو بحرِ توحید سے معرفت کے آبحیات کا ایک گھونٹ عنایت فرما کر دیدار کی ایک جھلک دکھا۔ یہ عزّتِ وصالِ دُنیا میں مکاشفہ سے ایمان ، ایقان کے ساتھ بچشمِ سر اور دارِ آخرت میں عرفان ، اذعان کے ساتھ چشمِ سر سے بحرمۃ مَا زَاغَ الْبَصَرُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

[2] مومن اُسے بے کیف اور بلا ادراک اور بغیر کسی مثال کے دیکھیں گے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ ط

[3] اللہ تعالیٰ کی کامل رُویت وہی ہے جو حضرت محمّد ﷺ سے رُویتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام والتحیّۃ سے حاصل ہو کہ آپ کی طرف سے جو کچھ بھی کسی کو پہنچے گا وُہ حق ہی ہوگا اور گروہِ حقیقت نے جس رُویت کا مشاہدہ کیا وُہ حضور علیہ افضل التحیّۃ والثّناء کی متابعت سے حقہ ط۔ یہی لوگ صاحبِ وجد وحال اور اربابِ مشاہدہ ہیں۔ ۱۲ منہ ، مکان اوّل

صحیحہ بکثرت صحاح ستہ شریف میں موجود ہیں۔

احادیث مبارکہ، ابن عدی نے بروایت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ فرمایا

| | |
|---|---|
| ☆ اِنَّ اَشْرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَءُھُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ ط | اُمت میں بدترین لوگ وُہ ہیں جو میرے اصحاب پر دلیر ہیں۔ |

" رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ "

| | |
|---|---|
| ☆ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ط | جو میرے صحابہ کی بُرائی کرے اُس پر اللہ فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہو۔ |
| ☆ اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِکُوْا ط | جب میرے صحابہ کا ذکر کرو تو زبان و قلم کو قابو میں رکھو۔ |

ملفوظات: سیدنا عبد اللہ بن مبارک تلمیذ عزیز امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

☆ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک بار ہی چشم بصارت ظاہرہ سے دیکھ کر ایمان لائے (وصال ۱۸۱ھ) اور ایک ہی مجلس کے صحبت یافتہ تھے وُہ بھی سید التابعین خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام اُمت سے افضل ہیں۔ " مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مُلا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری "

☆ آپ رحمۃ اللہ سے کسی نے پوچھا، سیدنا امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما افضل ہیں یا عمر بن عبد العزیز؟ جواباً فرمایا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی معیت میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے گھوڑے کے نتھنوں میں جو غبار پڑ گیا وُہ بھی عمر بن عبد العزیز عله رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بدرجہا افضل ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صحابیٔ رسول کاتب وحی، امین اسرار نبوت، خالِ رسول علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام صاحب فضیلت عدیدہ ہیں۔ ہادی و مہدی ہیں۔ آپ کے حق میں علماء حاضرہ کو نہایت ہی ادب اور احتیاط کی ضرورت ہے اپنی زبانوں کو طعن آلود، ہونے سے بچائیں۔ " مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مُلا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری "

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ نے نسیم الریاض میں لکھا ہے

مَنْ یَّکُوْنُ یَطْعَنُ فِیْ مُعَاوِیَہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فَذٰلِکَ مِنْ کِلَابِ الْھَاوِیَہ عله

عله آپ کا شمار خلفاء راشدین میں ہوتا ہے آپ کی زیارت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوتے تھے آپکے فضائل و مناقب بکثرت ہیں۔

عله جو سیدنا امیر معاویہ کی شان میں طعن کرے وُہ ہاویہ جہنم کا کتا ہے۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں خوارج کو جہنم کے کتے فرمایا گیا ہے۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ عن ذالک ط



فتویٰ: مجمع البحرین شریعت و طریقت، مظہر تجلیات حقیقت، مصدر برکات معرفت، فضیلت مآب حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی عله قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں۔ " اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَطْعًا ط " الفضل فی الملل والنحل

| | |
|---|---|
| ☆ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ ط | میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ |

ماہ تاب رسالت صحابہ میں جلوہ فگن ہوتے ایسے — چودھویں کا چاند ستاروں کے جھرمٹ میں جیسے

☆ مُلا جیون علیہ الرحمۃ استاد سلطان اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہ ہند اپنی تفسیر احمدی میں فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ عله ۝ کے تحت لکھتے ہیں۔ النجوم سے مراد صحابہ ہیں اور بِمَوَاقِعِ اَیْ مَسَاجِدِھِمْ وَمَقَابِرِھِمْ بعض مفسرین کے نزدیک النجوم سے مراد صحابہ کرام اور مواقع سے سجدہ گاہیں یعنی پیشانیاں جن پر وہ اپنے رب جل جلالہ کے حضور سر بسجود رہا کرتے۔ یا مواقع سے مراد، مزارات پُر انوار، جہاں وُہ جہادِ اکبر یا جہادِ اصغر سے جام شہادت نوش فرما کر استراحت فرما ہیں سید الملائکہ جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جیسے زمین والوں کے لیے آسمان پر ستارے چمکتے ہیں بعینہٖ ملائکہ کے لیے صحابہ کے قبور ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے ہیں۔

☆ ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا گیا۔

| | |
|---|---|
| مَا اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ اَصْحَابَہٗ ط | اُس شخص کا اللہ سبحانہ اور رسول اللہ پر کوئی ایمان نہیں جو صحابہ کی توقیر و تعظیم نہیں کرتا " حُضُور جانِ جاں صلی اللہ علیہ وسلم " |

فَالْحَذَرْ کُلَّ الْحَذَرِ ط " اَلْاَمَانُ اَلْحَفِیْظُ " ہے

لے بنا ابلیس آدم رُوئے ہست

☆ جاننا چاہیے خوارج فی زمانہ کی بناوٹی باتوں۔ جاہلی روایات اور غالی روافض اور بے دین گمراہ لوگوں کی تاریخی کتابوں اور اُنکی چکنی چپڑی باتوں (سے جو ساختہ عقیدہ) سے اعراض و اجتناب کرے۔ یہ بد لگام بد نہاد لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے بزعم خود عیبوں کو بیان کرتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں

عله یہ القاب مبارک قدوۃ العلماء اہلسنت ملا عبد الحکیم نقشبندی مجددی، سیالکوٹی نے آپ کو خط میں تحریر کیے۔

عله پ سورۃ الواقعۃ آیت کریمہ ۷۵۔ ترجمہ: تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں۔

یہ سب جھوٹ، اِفتراء اور بُہتان ہیں یہ لوگ ضَلُّوا فَاَضَلُّوا کا مِصداق ہے

شکلِ ایشاں، شکلِ انساں، فعلِ شاں، فعلِ جاع

هُمْ ذِیَابٌ فِیْ ثِیَابٍ، اَوْ ثِیَابٌ فِیْ ذِیَابٍ

**مولائے کائنات سیدنا علی مرتضٰے کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْاَسْنٰی کا ارشادِ مبارک:-**

اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَهُوْا | لوگ سوتے ہیں اور جب مریں گے تو بیدار ہوں گے

○ لوگ خوابِ غفلت میں ہیں جب آنکھ بند ہوگی تو بیدار ہوں گے۔ خواب اور بیداری میں یہ فرق ہے خواب سے آنکھ کھلی تو کچھ نہ تھا اور دُنیا کی بیداری سے آنکھ بند ہوگئی تو کچھ نہ ہوگا۔ نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ درحقیقت ہستی نیستی اور نیستی ہستی ہے ؎

یہاں ہونا نہ ہونا ہے، نہ ہونا عین ہونا ہے
جسے ہونا ہو کچھ، وُہ خاکِ کوئے جاناں ہو جائے

☆ جس نے حضور ﷺ کو چشمِ بصارتِ ظاہری سے آئینۂ حق نما میں دیکھا اُس نے اپنا آپ ہی دیکھا اور جس نے چشمِ بصیرتِ باطنی سے دیکھا اُس نے اپنے ہی احوال و ایمان کی صورت سے دیکھا کما حقہٗ زیارتِ سیّدُ الکون "ﷺ" کون ہے جو کر سکے اور حقیقت کو پا سکے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّہَا ؎

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ "قصیدہ بردہ شریف"

★ ایک مرتبہ عمر بن ہشام "ابوجہل" نے حاضرِ بارگاہِ محبوبِ ربّ العٰلمین جَلَّ وَعَلَا، "ﷺ" ہو کر ہجو کے کلمات کہے۔ تو آپ "ﷺ" نے فرمایا صَدَقْتَ "جذبۂ عشق

---

عہ اُن کی شکل و صورت تو انسانی ہے۔ لیکن افعال درندوں کے۔ یہ انسانی لباس میں بھیڑیئے ہیں بھیڑیا تو بھیڑوں کو پھاڑ کھاتا ہے۔ لیکن یہ کم بخت عظمتِ مصطفٰے، شانِ غلامانِ مصطفٰے "ﷺ" کو ہڑپ کر جاتے ہیں۔ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (سورۃ الاعراف) بلکہ یہ تو درندوں سے بھی بدتر ہیں۔ جن کے قلب افسردہ روح پژمردہ، چہروں پر نحوست اور منحوست بھی ہے ؎

دُور شو از اختلاطِ یارِ بد | یارِ بد بدتر بود از مارِ بد
مارِ بد تنہا ہمے بر جاں زند | یارِ بد بر جان و بر ایماں زند



سے سرشار، عاشقِ زار سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا فوراً اُٹھے تحسین و تبریک اور تعریف کے کلمات عرض کیے تو حضور "ﷺ" نے محبت بھری نگاہ سے اپنے یارِ وفا، یارِ غار کو دیکھا تو فرمایا صَدَقْتَ صحابۂ عظام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اجتماعِ نقیضین کی تصدیق چہ حکمت دارد؟ تو آپ "ﷺ" کا فرمان رُومی کی زبانِ ترجمان میں۔ "؎

گفت من آئینہ ام مصقولِ دوست | تُرک و ہندی در من آں بیند کہ اُوست

○ میرا چہرہ مظہرِ جمالِ انوارِ الٰہی، جو آئینۂ حق نما ہے۔ اِس میں جس نے دیکھا اپنا آپ دیکھا۔ ابوجہل کفر و شرک کی ظلمت سے آلودہ ایک مردِ قبیح تھا۔ اُس نے اِس آئینۂ حق نما میں اپنی شکل دیکھی۔ جو کہ رأس الکفر والشرک قبیحُ المنظر تھی اور پھر اس نے جو کہا اپنا حال کہا تو میں نے صَدَقْتَ فرما دیا اور میرے یارِ وفا نے جو صورت میں میرے جمال و کمال کے پرتو اور سیرت میں میرے حُسن و عشق کے پیکر اور درجات میں صاحب الغار والوفاء اَعْرَفُ النَّاسِ عہ ہیں۔ اُنہوں نے بھی میرے چہرۂ انور "مظہرِ انوارِ لامتناہی" کے آئینۂ حق نما میں اپنے حُسن کا انعکاس لَقِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ دیکھا اور تحسین و تعریف کی انھوں نے بھی اپنے حال کے مطابق اپنی ہی آپ تعریف کی تو میں نے صَدَقْتَ کہا۔

سے عبداللہ بن عثمان نام، ابوبکر کنیت، صدیق خطاب، عتیق اسم علم، صاحب الغار لقب، افضل، اعلم، اشجع الصحابہ صفت، خلیفۂ اوّل بلا فصل رتبۂ اعلیٰ

---

عہ کلامِ الٰہی میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو صِدِّیْقًا نَّبِیًّا (سورۃ مریم) فرمایا گیا اور بزبانِ رسالت حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، کو صدیقِ اُمتی فرمایا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام انبیاء میں سب سے افضل، حضور "ﷺ" کے بعد" اور حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُمت میں سب سے افضل جو صدیقیتِ کبریٰ پر فائز المرام اور امام الشاہدین "خلیفۃُ الرسولِ الاعظم" بلا اختلاف و بلا فصل ہیں اور بزبانِ رسالت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو اَشْبَہُ النَّاسِ اور حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اَعْرَفُ النَّاسِ فرمایا گیا کہ دونوں "صدیقِ نبی اور صدیقِ اُمتی" میرے حُسنِ صورت، حُسنِ سیرت میں جمالِ خلق و کمالِ خُلق میں ہو بہو تصویر اور شبیہہ ہیں۔ یعنی کہ صدیقِ اُمتی، صدیقِ نبی کے پرتو ہیں۔ اور فرمایا اگر کسی نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنا ہو تو میرے ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ لے اور ایک مقام پر ملائکہ رُسل سے سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرت میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے تشبیہ دی جو پرتو جمالِ الٰہی ہیں تو معلوم ہوا کہ حضور "ﷺ" کو سب سے زیادہ جاننے اور پہچاننے والے ہیں کہ "معرفتِ محمدی معرفتِ الٰہی ہے" عظمتِ جلالِ شان کبریائی اور شانِ خداوندی کا ظہور عظمتِ مصطفوی ہی ہے۔ بریں وجہ آپ انبیاء کے بعد اُمتِ مسلمہ میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور صاحب

☆ بدیں وجہ حضور ﷺ نے "اَعْرَفُ النَّاس" کو ہی مخاطب کیا اور ارشاد فرمایا۔
(افضل الناس بعد الانبیاء بالتحقیق)

يَا اَبَا بَكْرٍ لَمْ يَعْرِفْنِىْ حَقِيْقَةً غَيْرُ رَبِّىْ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! حقیقۃً جیسا میں ہوں میرے ربّ عزّوجلّ کے سوا کسی اور نے مجھے نہیں جانا اور نہ پہچانا۔" فافہم ؎

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم"

○ بروایت ابی قتادہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صحیح مسلم و بخاری"

| مَنْ رَاٰنِىْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ ؎ | جسے میرا دیدار "خواب" میں ہوا اسے دیدارِ حق ہوا |
|---|---|

☆ اس حدیث پاک کی محدثین کرام نے دو توجیہیں بیان کیں۔ حضور "ﷺ" کو جس خوش بخت نے خواب میں دیکھا اُس نے حضور "ﷺ" کو ہی دیکھا اور اُس کا یہ کہنا برحق ہے کہ مجھے خواب میں حضور "ﷺ" کی زیارت ہوئی۔ "وَلِلّٰهِ دَرُّ وَنِعْمَ مَا قَالَ"

☆ رَاَى الْحَقَّ اَىْ اللّٰهَ تَقَدَّسَ وَتَعَالٰى۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے میرے آئینہ حق نُما میں حق تعالیٰ کو دیکھا یہ مشاہدہ "دیدار" نعمت عظمیٰ کسی عمل یا کسب کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ محض فضلِ ربّی ہے یعنی وہبی ہے کسبی نہیں، عطائی ہے ذاتی نہیں اور نہ استحقاقی [2]

برخیابی جلوہ اش عکس جمالش را بیاب چوں بہ احمد گم شدی دیدارِ احد دشوار نیست

اَللّٰهُمَّ اَرِنِىْ جَمَالَ نَبِيِّكَ وَارْزُقْنِىْ رُؤْيَةَ وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ ؎ آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین بجاہ رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم

گفت طُوبٰى مَنْ رَاٰنِىْ مُصْطَفٰى وَالَّذِىْ يُبْصِرُ عَلٰى وَجْهِىْ يَرٰى

☆ حضور "ﷺ" اللہ سبحانہٗ کی ذات و صفات کا آئینہ ہیں۔ اس نے اپنی صفات کو محبوب پاک شاہِ لولاک "ﷺ" کی ذات میں ظاہر کیا ؎

بقیہ حاشیہ

خلق عظیم "ﷺ" نے اپنے یارِ غار، یارِ وفا جزاک اللہ عنا ما اوفک یا ابابکر نحوما اسعدک الحظک کو اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کی معیت اور تائید خداوندی میں ہمیشہ ہمیشہ جسماً و روحاً اپنے ساتھ رکھا ہے ؎
(سورۃ التوبہ)

پروانے کو چراغ، بلبل کو پھول بس صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

[1] اس کے جلوہ کی تاب تو نہیں لا سکتا۔ جب تک کہ اُسکے جمال کا عکس نہ پائے جب تو "احمد" "ﷺ" میں گم ہوگا۔ [illegible]



حق را بچشم گرچہ ندیدند و بیکنش از دیدنِ جمالِ محمدؐ شناختند "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا گیا۔ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

| اَنَا مِرْاٰةُ جَمَالِ الْحَقِّ ؎ | میں تو جمالِ حق کا آئینہ ہوں |
|---|---|

○ مثلاً شیشے میں جو نُور نظر آئے گا وہ آفتاب کا نُور ہوگا۔ اور حضور میں جو نُور نظر آئے گا وہ اللہ کا نُور ہوگا۔ کہ رخسارِ محمدی، آئینہ جمال حق اور خد و خالِ مصطفیٰ مظہرِ حسنِ کمال کبریا ہے۔ عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ ہذا القیاس حضور میں جو علم نظر آئے گا وہ خدا کا علم ہے اور حضور میں جو قدرت نظر آئے گی وہ خدا کی قدرت ہے۔ کہ حضور "ﷺ" کا ہر جمال و کمال خدا سے مستفاد ہے۔

| مَنْ رَاٰنِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِىْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ فِىْ صُوْرَتِىْ ؎ | جس نے مجھے خواب میں دیکھا بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل [1] نہیں ہو سکتا۔ |
|---|---|
| "رواہ الامام محمد علیہ الرحمۃ بخاری و مسلم" | |

☆ ایک روایت میں لَا يَتَخَيَّلُ بِىْ [1] کے الفاظ بھی فرمائے گئے ہیں نیز فرمایا۔

| رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ؎ | مومن کا خواب نبوت کے خواب کا چھیالیسواں حصّہ ہے یعنی اس کے انوار کا جزو ہے۔ |
|---|---|

○ مومن جو خواب میں دیکھتا ہے۔ وہ حق دیکھتا ہے اور درود شریف سے جو بھی ملتا ہے وہ حق ہی ہوتا ہے اور وسوسۂ نفسانی، تخیلاتِ شیطانی اور باطل سے پاک ہوتا ہے۔ حضور "ﷺ" تو بدلیلِ قطعیہ صحیحہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی صفتِ ہُدیٰ کے مظہرِ اتم ہیں اور شیطان لعین، مظہرِ ضلالت۔ قادرِ مطلق نے شیطان کو یہ اختیار دیا ہے کہ جو صورت چاہے اختیار کرے لیکن اپنے مثلِ محبوب کی صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں دی بلکہ کسی کو خیال بھی آپ [2]

بقیہ حاشیہ

تو پھر احد کا دیدار مشکل نہیں یعنی فنا فی الاحمد کے بغیر جمالِ احد نہیں پا سکتا۔ احد اور احمد کے درمیان میم راز ہے۔ فافہم ؎ (عزّوجلّ ﷺ)

[1] شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ خواب میں کسی کے پاس جا کر کہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یا آپ "ﷺ" کی طرف سے کسی بات کی نسبت کر سکے۔ ایسا اُس کو اختیار نہیں دیا گیا اور یہ ناممکنات سے ہے۔

[2] فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہوتا ہے۔ کائنات عالم میں ہر کمال کی اصالت حضور "ﷺ" کی ذات پاک ہے تو موجودات عالم کا ہر کمال بالکمال۔ کمالِ محمدی "ﷺ" کی دلیل ظہری۔ [illegible]

"ﷺ" کی طرف سے نہیں ڈال سکتا۔ کَمَا نَطَقَتْ بِہِ الْاَحَادِیْثُ ط

**عقیدہ:-** ہر نبی ولی[1] بھی ہوتا ہے اور ہر رسول نبی بھی۔ نبی بحیثیت نبوّت اور نبی بحیثیت ولائیت ہر دو کی زیارت حق ہے۔ دراصل وُہ نبی کی ہی زیارت ہے اور نبی کی زیارت جنّت اور اس کے نعماء سے افضل ہے۔ اور یہی زیارت حق ہے۔ "ابریز شریف"

**شیطان:-** نَارِیٌّ یَتَشَکَّلُ بِاَشْکَالٍ مُّخْتَلِفَۃٍ یُذَکَّرُ وَیُؤَنَّثُ ط ناری ہے مختلف اشکال بدل لیتا ہے۔ یہ مذکر بھی ہوتا ہے اور مؤنث بھی اور نظر نہیں آتا۔

☆ حضور[2] "ﷺ" اصل میں "نور" ہیں اور جن نار سے ہے۔ نار، نور کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ حضور ﷺ نور ہیں اور شیطان ظلمت، ظلمت نور اور نار نور نہیں ہو سکتے اور نہ بن سکتے ہیں۔ سرکار غوث الثقلین "سر الاسرار" میں فرماتے ہیں۔ شیطان ظلمت ہے اور بندہ حق نور۔ شیطان تو فنا فی الرسول کی منزل پر فائز ولی کامل کی بھی شکل نہیں بن سکتا۔ لیکن شیطان اپنے زعم باطل میں پروردگار تقدس وتعالیٰ کی صورت بن کر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ حالانکہ اس مجسّم جہل کو اتنا علم بھی نہیں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جسم وجہت، شکل وصورت اور مثل ومثال سے پاک ہے۔ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ ط
ذاتِ لم یزل ولا یزال بے مثل بے مثال۔
سورۃ الانعام ۱۰۰

☆ مشہور اولیاء نقشبند، میرزا مظہر جان جاناں شہید علیہ الرحمۃ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا۔

○ ایک مرتبہ میرے خواب میں حضور سید کون ومکاں سرور انس وجاں حضور احمد مجتبےٰ ﷺ رونق افروز ہوئے تو میں نے سلسلہ گذارشات میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا ان کی مثل متأخرین میں دوسرا کون ہے؟ عرض کیا ان کے مکتوبات آپ کی نظر سے گزرے ہیں۔ فرمایا اگر تمہیں کچھ یاد ہے تو

---

[1] ولائیت کبریٰ انبیاء کرام علیہم السلام کی ولایت ہے۔ ولائیت صغریٰ اولیاء کرام رحمن کی ولائیت اور ولایت علیا ملائکہ کی ولایت ہے۔

[2] حضور "ﷺ" کا سایہ تک رب کریم نے پیدا نہیں فرمایا کیونکہ سایہ بھی از قسم مثل ہوتا ہے۔ ثانیاً کسی کا قدم نہ آجائے کہ بے ادبی ہو جائیگی۔ فلہٰذا ادباً "محبوب" ﷺ "سایہ پیدا ہی نہیں فرمایا۔ چہ جائیکہ کوئی غیر آپ کی شکل وصورت بنے یہ محال ہے۔ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ لَا فِی الشَّمْسِ وَلَا فِی الْقَمَرِ ط "الخرج الحکیم الترمذی" سیدنا حضرت جبرائیل علیہ السلام جب انسانی شکل میں آتے تو ان کا جسم بے سایہ ہوتا۔ یاد رہے کہ نور کے علاوہ کائنات عالم کی کوئی



پڑھو! فرماتے ہیں میں نے مکتوبات شریف سے یہ عبارت پڑھی۔

○ اَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی وَرَآءُ الْوَرَآءِ ثُمَّ وَرَآءُ الْوَرَآءِ تو حضور "ﷺ" نے بہت پسند فرمائی اور محظوظ ہوئے تو فرمایا۔ پھر پڑھو۔ میں نے پھر پڑھی تو حضور "ﷺ" نے اور زیادہ تعریف فرمائی اور یہ حالت دیر تک رہی۔ صبح کے وقت ایک بزرگ نے آکر مجھے کہا کہ تم نے ایک اچھا خواب دیکھا ہے تو فقیر نے سارا خواب سنایا تو بہت متعجب ہوئے اور فرماتے ہیں مجھے حضور "ﷺ" کی برکت سے کئی روز تک نہ بھوک لگی اور نہ پیاس اور ایک عجیب کیفیت طاری رہی۔ "سیرت انوار شاہ ولائتی علیہ الرحمۃ علی پور شریف"
حق الفکر، ورائے افکار سے ورائے الوراء

لے بروں از وہم وخیال وقیل من      خاک بر فرقِ من تمثیلِ من

☆ **غوث العصر السید عبد القادر جیلانی** قدس سرہٗ الربانی ارشاد فرماتے ہیں۔

○ میں نے ایک دن عجیب قسم "دھوئیں کی طرح گھٹا" دیکھی تو اس سے آواز آئی اے عبد القادر! میں تجھ پر راضی ہوں اور میں نے تجھے اب نمازیں معاف کیں تو آپ نے فی الفور حضور "ﷺ" کی طرف توجہ کی اور کہا نماز تو سید الانبیاء محمد مصطفےٰ "ﷺ" کو بھی معاف نہ تھی تو میں نے اس پر فی الفور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا تو وہ دھواں غائب ہو گیا اور دوڑتا ہوا کہنے لگا اے عبد القادر قدس سرہ العزیز اس طرح میں نے کتنے اہل طریقت کو گمراہ کر دیا ہے۔ لیکن تیرے علم نے تجھے بچا لیا۔ آپ نے فرمایا اے لعین! تو اب بھی مجھے گمراہ کرتا ہے۔ میرے علم نے نہیں، بلکہ میرے ربّ عزّوجلّ کے فضل نے مجھے بچایا ہے۔
"جنت کے خزانوں سے ایک خزانہ"
"معدن الانوار بہجۃ الاسرار السید ابو الحسن نور الدین علی قدس سرہ العلی"

دعا: اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ خَلِّصْنَا مِنَ الْاَشْغَالِ الْمُلْھِیَۃِ وَاَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَا ھِیَ ط آمین یا رب العلمین ط

**شانِ اُلوہیت:-** انسان اپنے تخیل میں جو بناوٹیں بناتا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات اُس سے پاک اور برتر ہے اور توحید کا پاکیزہ عقیدہ جو حضور نبی کریم "ﷺ" نے عطا فرمایا۔ اُسی پر ایمان کا دارومدار ہے اس سے کم یا زیادہ تخیل، محض وہم اور بناوٹیں ہیں
بلند تر از وہم وادراک

---

[1] پاک ہے وہ ذات اور بلند تر ہے ہمارے تصورات و تخیلات سے وراء الوراء ثم وراء الوراء تو ہے۔ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے لفظ سبحان کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتنا لطیف ترجمہ اور کتنی اعلیٰ تفسیر ہے۔ سبحان اللہ

شانِ رسالت :- شرک فی الالوہیت کی طرح شرک فی النّبوۃ بھی کفر ہوتا ہے۔

○ توحید وہی توحید ہے۔ جو حضور پُر نور شافع یوم النشور سیدُ الکل احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملی اور حضور رؤف رحیم " ﷺ " کو چھوڑ کر یا انکار کر کے توحید، توحید کرنا یہ توحیدِ ابلیسی ہے۔ فی زمانہ حضور " ﷺ " کی شان میں گستاخی کرنے والا مُوحد کہلاتا ہے اور منکرِ حدیث اپنے آپ کو اہلِ حدیث اور منکرِ قرآن، اہلِ قرآن کہلاتا ہے اور شریعتِ مطہرہ کا باغی آج کل کا ولی " برعکس نہند نام زنگی کافور "[1] اعاذنا اللہ من ذٰلک

☆ غوث الزمان السید عبد العزیز دباغ قدس اللہ سرہٗ ابریز شریف میں رقم طراز ہیں۔

ایک مرتبہ میرے مرشد حضرت عبد اللہ برناوی علیہ الرحمۃ نے مجھ سے سُوال کیا۔ کیوں جی تمہیں معلوم ہے کہ دُنیا میں کونسی چیز دخولِ جنّت سے بہتر ہے اور کونسی چیز جہنم سے بدتر ہے۔ عرض کیا۔ ہاں مجھے معلوم ہے وُہ چیز جو جنّت میں جانے سے بدرجہا بہتر اور عزیز ہے وُہ وجودِ باجُود، سیدُ الوجود ﷺ کی رُؤیت شریفہ بحالتِ بیداری ہے کہ ولی آپ کو آج اسی صُورت و شکل میں دیکھے۔ جس میں حضرات صحابہ نے دیکھا۔ پس یہ جنّت سے بھی افضل ہے اور وُہ چیز جو دخولِ جہنم سے بھی بدتر ہے وُہ ہے فتح " و رستر " نصیب ہو جانے کے بعد اس کا سلب[2] ہو جانا۔ (ستر، فتح، انشراح - انوار ہیں نہ کہ محض الفاظ " مؤلف ") " ابریز شریف "

○ آپ " ﷺ " مجلیٰ و مصفیٰ آئینۂ حق نما ہیں۔ اِس آئینہ میں شبِ معراج عالمِ

---

علہ بے دین، بے نماز، بے ریش گدی نشین، فاسق و فاجر پیر مراد ہیں جو جہالت کے پروردہ اور جذب سے کورے ہیں۔

عٰہ بلعم باعور، مستجاب الدعوات ولی تھا۔ وہ کلیم اللہ علیہ السلام کی توہین کا مرتکب ہوا تو ولایت سلب ہو گئی اور سامری باوجود تیز نگاہ کے راہِ حق سے بھٹک کر مردود ہوا اور قارون، صاحبِ علم اور حافظِ تورات، مرتبہ صحابیتِ کلیم سے گر کر ملعون و مخسوف ہو کر علیہ ما علیہ ہو گیا۔ یہ فسخ، مسخ، غرق، خسف " سلب کی قسمیں ہیں اور ایک قوم قردۃً خاسئین (سورۃ البقرہ) بندر اور سُور بن گئی اور ان امیوں کے نام و نشان بھی صفحہ ہستی سے مسخ ہو گئے۔ ؎

اندریں اُمّت نباشد مسخ تن ۔۔۔ لیک مسخ باطن بود اے ذوالفطن

☆ نبی رحمت کی بعثت سے فسخ بدن اور مسخ تن تو ختم ہو گیا لیکن مسخ باطن موجود ہے۔ بڑے بڑے عابد، عالم، محدث، مفسر گستاخیِ رسالت، توہینِ ولایت اور شریعت کی صُورت کا مسخ کرنے سے اُن کا باطن مسخ ہو گیا۔



قدس میں اپنی ذاتِ پاک کی صُورت اور حقیقت کو دیکھا تو فرمایا۔ فاذا انا عروس المملکۃ ط میں نے اپنے آپ کو عروس المملکت پایا۔ یعنی کہ حضور " ﷺ " نے عالمِ ملکوت میں اپنی حقیقتِ محمّدی کی صُورت کو آئینۂ حق میں دیکھا اور جبرائیلی شکل کو آپ نے سدرۃ المنتہیٰ پر اُس کی اپنی اصلی صُورت میں دیکھا یہ کُنہہِ جبرائیلی کا ادراک تھا اور آپ " ﷺ " کی حقیقت کو سوائے ربُ العزت کے کسی نے نہ جانا اگر جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی حقیقت کو دیکھ لیتے تو " تا ابد بے ہوش ماند جبرائیل " کا نقشہ بندھ جاتا۔ ؎

صد ہزاراں جبرائیل اندر بشر ۔۔۔ بہرِ حق سوئے غریباں یک نظر علیہ السلام

احمد ار بکشاید آں پرِ جلیل ﷺ ۔۔۔ تا ابد بیہوش ماند جبرائیل علیہ السلام

ادراکِ زیارت :- " العجز عن درک الادراک ادراک " " سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ "

تُرا چنانکہ توئی دیدہ کجا بیند ۔۔۔ بقدرِ بینش خود ہر کسے کند ادراک

☆ ذات کا ادراک :- سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ اپنے خلافتِ حقّہ کے دورِ ابتلاء میں تلاوتِ قرآن پاک کر رہے تھے کہ اُونگھ آگئی اور حضور " ﷺ " کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے تو آپ " ﷺ " نے حال و احوال پُوچھا۔ فرمایا۔ اے عثمان! رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کیا روزہ ہے ؟ عرض کیا نعم یا رسول اللہ " ﷺ " تو فرمایا۔ اپنے روزہ کی افطاری ہمارے ہاں آکر کرنا۔ یہ پہلی قسم ذات کا ادراک ہے اور زیارتِ حکمی کے زمرہ سے ہے۔

☆ صفات کا ادراک :- سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے عرض کیا میں نے خواب میں حضور سرورِ کائنات " ﷺ " کے نظارۂ جمال باکمال کو دیکھا ہے۔ آپ نے پُوچھا کس صُورت میں۔ اُس نے کہا سیدنا امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شکل میں تو فرمایا۔ بیشک تُو نے حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی دیکھا ہے اور تیرا یہ دیکھنا حق ہے۔ حضور " ﷺ " کو آپ کی جانی پہچانی صُورت " حلیہ شریف " میں دیکھنا یہ صفات کے ادراک سے ہے۔

☆ احوال کا ادراک :- اگر کوئی شخص حضور " ﷺ " کو مومن کی عام شکل و صُورت میں دیکھے یا اشارہ دیکھے تو یہ زیارت اس کے اپنے ایمان و احوال کے مطابق ہوگی۔ جو اس کے ایمان کی کیفیتِ حالی اور مقام کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ زیارت ایمانی احوال یا مثال کا ادراک ہے۔ وُہ

اپنے ایمانی حال کو اتباعِ سنّتِ مطہرہ اور بکثرت دُرود شریف سے دُرست کرے۔

**کشفِ حجاب** :- یہ احوال کے قبیلے سے ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں ۱۔ حضور ﷺ خود خواب میں جلوہ افروز ہوں ۲۔ اُن کو حضوری میں بلا لیا جائے ۳۔ وہیں اُن کو مشاہدہ کرا دیا جاتا ہے۔ اور حجاباتِ زمان و مکان دُور کر دیئے جاتے ہیں۔

☆ سیدنا امام محمد الغزالی قدس سرہ العالی نے "المنقذ من الضلال" میں فرمایا۔

| وَهُمْ فِيْ يَقْظَتِهِمْ يُشَاهِدُوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ اَرْوَاحَ الْاَنْبِيَآءِ يَسْمَعُوْنَ مِنْهُمْ اَصْوَاتًا وَّيَقْتَبِسُوْنَ ط | ارباب قلوب اولیاء اللہ بیداری کی حالت میں ملائکہ کرام اور ارواح انبیاء علیہم السلام کا مشاہدہ کرتے اور اُن کی آوازیں سُنتے اور اُن کے انوار فیض کا اقتباس کرتے ہیں۔ |
|---|---|

**مشاہدۂ عینی** :- عالمِ دُنیا میں کشفِ غطاء کے بعد قبر میں مشاہدۂ عینی ہوگا۔

☆ **حدیث الحبیب** علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط "مشکوٰۃ المصابیح باب اثبات عذاب القبر"

○ قبر میں منکر نکیر فرشتے میت سے تین سوال پوچھتے ہیں۔ مَنْ رَّبُّكَ، مَا دِيْنُكَ اسکے بعد تیسرا سوال فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ ﷺ "کہ تو حضور شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ ﷺ" کو جو تیرے سامنے جلوہ گر ہیں کیا کہتا ہے؟ قِيْلَ يُكْشَفُ لِلْمَيِّتِ حَتّٰى يَرَى النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ بُشْرٰى عَظِيْمَةٌ "عالمِ برزخ میں مردے کی نگاہوں سے تمام حجابات اُٹھا دیئے جاتے ہیں وُہ حضور شاہد و شہید ﷺ کو دیکھتا ہے یا ھٰذَا اشارہ قریب ہے۔ حضور ﷺ مومن کی قبر میں بنفسِ نفیس جلوہ آرا ہوتے ہیں۔ اس مشتاقانِ دید غمزدہ مومن کے لیئے کتنی بشارت اور خوشخبری ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ مومن کے لیئے شبِ اسراء کے دُولہا کی دید شبِ عید بن گئی کہ عاشق زار دُوصلُ الحبیبِ اِلَی الحبیب کے مژدہ پر موت کا پُل عبور کرکے مرکر یہاں پہنچا ہے ؎

مرقد کی پہلی ہے شب دُولہا کے دید کی شب — اس شب کے عید صدقے اس کا جواب کیا

☆ خلیل انصاری علیہ الرحمۃ الباری سے مروی ہے حضور ﷺ نے صحابۂ عظام سے بعد تحویلِ قبلہ فرمایا کہ مسجدِ نبوی شریف کی سمتِ کعبہ متعین کریں تو اُسی دم سیدنا روح القدس حاضرِ خدمت ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم سمتِ کعبہ آپ متعین کریں۔ جب حضور ﷺ نے دیکھا تو کعبہ معظمہ سامنے تھا اور سارے حجاب مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک اُٹھ چکے تھے اور



آپ ﷺ نے دیکھ کر میزابِ رحمت کی طرف رُخ کرکے بُنیاد رکھی۔

☆ علامۃ السید احمد بن محمد اسمٰعیل طحطاوی مصری حنفی (وفات ۱۲۳۱ ہجری) شرح دُرِّ مختار میں فرماتے ہیں۔ نجاشی شاہِ حبشہ کی موت کی خبر حضور ﷺ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دی اور آپنے مدینہ منورہ میں "مسجدِ غمامہ" میں نمازِ جنازہ پڑھائی یہ غائبانہ نمازِ جنازہ نہ تھی بلکہ حاضر میت تھی کہ اللہ علام الغیوب والشہادۃ نے ہفت اقلیم کے حجابات اُٹھا دیئے۔ شہنشاہِ حبشہ اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط (وفات ۹ ہجری) کو یہ اعزاز خدمتِ مہاجرین اور عزتِ اہلِ بیتِ اطہار اور ادبِ صحابہ کبار سے ملا۔

| فَكُشِفَ لَهُ الْاَرْضُ الْحَبَشَةُ فَاَبْصَرَ سَرِيْرَ النَّجَاشِيِّ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ط "تفسیر خازن" | ارضِ حبشہ تک کے حجاب کا کشف ہوا اور آپ ﷺ نے نجاشی کے جنازہ کو سامنے ملاحظہ فرماکر نمازِ جنازہ پڑھائی۔ |
|---|---|

☆ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں بوقتِ خطبۂ جمعۃ المبارک فرمایا۔ یَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ تو حضرت ساریہ بن زنیم خلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقامِ نہاوند "مُلکِ ایران جبل الوند کے دامن میں ہزارہا میل کے فاصلہ پر آپ کی آواز کو عالمِ خواب میں سُنا۔ اُٹھے، سنبھلے اور فتح نے قدم چومے۔ جب واپس مدینہ منورہ پہنچے تو عرض کیا اے امیر المؤمنین اگر آپ[ع] آواز نہ دیتے تو دشمن ہمیں ہلاک کر دیتا۔ "مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ بابُ الکرامات"

☆ مخدوم الاولیاء السید علی المعروف حضور داتا گنج بخش نور اللہ مرقدہٗ نے عروس البلاد الاولیاء

---

ع انسانی مادی ایجادات، ٹیلیفون، تار، برقی وائرلیس، ریڈیو، ٹیلیویژن، بجلی پرنٹر، خوردبین، دوربین، ہیلی کوپٹر کو بغیر چون و چرا مان لینا۔ لیکن مبدأ الفیض "خداوند قدوس" کے رُوحانی تجربات، انبیاء و اولیاء کے فیضان، نورِ بصیرت نورِ فراست کا انکار، ایں چہ بوالعجبیست؟ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسافتِ بعیدہ سے دیکھنا اور آواز دینا اور سالارِ لشکر کا حالتِ نیند میں سُن لینا اور آواز کا پہچان لینا یہ کمالاتِ اولیاء سے ہے اور اگر اپنی عقل کے اینٹینا کا رُخ صحیح سمت "قبلۂ جان و کعبۂ ایمان" ﷺ کی طرف ہی نہ ہو تو تصویر کیسے آئے اور اگر رُوح کی سوئی ریڈیو اسٹیشن کے درجہ پر سیٹ نہ ہو اور زاویہ ہی غلط ہو تو آواز کیسے سُنے اور سُنائے اور اگر وائرلیس کا سیٹ ہی خراب ہو تو پیغام کیسے پہنچے اور پہنچائے۔ اللہ کا بندہ "یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہِ" سے دیکھتا اور "یَسْمَعُ" [illegible] سے سنتا اور "یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ" کا ظہور اس سے ہوتا ہے اللہ کے بندے کی شان کا انکار [illegible]

لاہور میں جامع مسجد ہجویریہ کی تعمیر فرمائی تو بعض علماءِ وقت نے قبلہ کے رُخ پر اعتراض کیا تو آپ نے ایک ہی نگاہ سے کعبہ تک کے حجاب اُٹھا دیئے اور ہزار ہا لوگوں نے لاہور میں کعبہ مشرفہ کو دیکھا ۔ یہ آپ کی کراماتِ عالیہ سے ایک عظیم کرامت ہے۔

○ **شرفِ زیارت** :۔ حضور پُر نُور سید یوم النشور ﷺ بنفسِ نفیس خود تشریف لاتے ہیں ۔ یہ از رُوئے شفقت بر اُمّت ہے اور یہ عالمِ خواب یا بیداری میں زیارتِ حبیب دیدارِ لبیب ﷺ اعظم خیرات سے ہے جو اُس سے محروم ہُوا وہ ہر خیرات و حسنات سے محروم رہا اور دُنیا اور جنّت میں صُحبت ہمہ اوقات اُس کو نصیب ہوگی ۔ جو اکثارِ درُود شریف پر مواظبت کرتا رہے گا اور یہ دُرود شریف کی برکات سے ہے۔

حدیث الحبیب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط "صحیح البخاری"

| | |
|---|---|
| مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ ط | جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وُہ مجھے بیداری میں دیکھے گا۔ |

☆ العلامہ جلال الدین والملت السیوطی علیہ الرحمۃ نے "تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک" میں تین توجیہیں بیان کیں اور اُن کے جواب دیئے ہیں ۔ "توجیہاتِ ثلٰثہ"

☆ **پہلی توجیہہ** :۔ روزِ قیامت مُراد ہے ۔ اِس کا رد کرتے ہُوئے لکھتے ہیں ۔ قیامت کے روز سب کو علی التساوی زیارت ہوگی ۔ جس کو دُنیا میں زیارت ہُوئی یا نہ ہُوئی ۔ قیامت عام زیارت کا دِن ہے اِس میں تخصیص نہیں۔

☆ **دوسری توجیہہ** :۔ زمانۂ حیاتِ طیّبہ میں جو حضور ﷺ کے زمانۂ حیاتِ ظاہری میں ایمان لایا اور وُہ خواب میں بھی زیارت سے نوازا گیا ۔ وُہ بیداری کے عالم میں مدینہ طیّبہ حاضر ہو کر ضرور زیارت کرے گا ۔ فرماتے ہیں یہ توجیہہ بھی اپنے اندر کوئی خاص معنیٰ نہیں رکھتی۔

☆ **تیسری توجیہہ** :۔ سیدی القاضی ابوبکر ابن عربی علیہ الرحمۃ نے فرمایا وُہ خوش قسمت

بقیہ حاشیہ

انبیاء کی شان تو وراء الوراء ہے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ تمام جہانوں میں حتیٰ کہ باپ کی پشتوں اور ماں کے پیٹوں میں رُوحوں نے سُنی اور جس نے جواب دیا وُہ ضرور حج کرے گا ۔ انشاء اللہ العزیز



اپنی زندگی میں زیارت سے مستفیض ہوگا ۔ یہ آخری توجیہہ حدیث پاک کے ظاہری مفہوم کے عین مُطابق ہے اور یہی مُفتیٰ بہٖ ہے ۔ ذٰلِکَ عَامٌ لَیْسَ بِخَاصٍ ۔ یہ حدیثِ پاک مفہوم کے لحاظ سے عام ہے خاص نہیں ۔ اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا ۔ درُود خوان کو یہ زیارت بوقتِ نزع ہوگی ۔ وَفَآءً لِعَہْدِہِ الشَّرِیْفِ اور اُس کی رُوح اُس وقت تک نہیں نکلتی ۔ جب تک حضور ﷺ کی زیارت اپنی زندگی میں بحالتِ بیداری نہ کرے۔

☆ علامہ الشیخ ابن ابی حمزہ علیہ الرحمۃ نے سیدنا ابن سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ واقعہ نقل کیا کہ وُہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہُوئے اور اس حدیثِ پاک میں تفکر کیا سیدہ اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمتِ مطہرہ میں حاضر ہوگئے اور خواب کا واقعہ عرض کر کے کہا اِس حدیث فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ کا کیا مفہوم ہے تو اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کافی سمجھایا لیکن سمجھ نہ پائے تو آپ اُمّ المؤمنین حجرۂ مطہرہ میں تشریف لے گئیں اور حضور ﷺ کا آئینہ مبارک لے آئیں فرماتے ہیں میں نے آئینہ کو دیکھا تو اُس میں حضور ﷺ کی نُورانی صُورت بحالتِ بیداری نظر آرہی تھی اور یہی حدیثِ پاک بیان فرما رہے تھے ۔ یہ اس حدیثِ پاک کا عملی مظاہرہ تھا کہ مشاہدہ کرا دیا اور علم الیقین سے عین الیقین تک پہنچا دیا ۔ تو اُسی حالت میں آپ کی رُوح مشتاق قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی لہ "تفریح الخاطر"

بر چہ ناز رفتہ بُوئے زجہاں نیاز مندے کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

**دوسری صُورت میں** : جب کفارِ مکہ نے واقعہ معراج شریف پر بیت المقدس کے متعلق بطورِ اعتراض استفسارات کئے تو بیت المقدس کی قسمت جاگ اُٹھی کہ قبلۂ جاناں ، کعبۂ ایمان ﷺ کی زیارت کے لئے خود حاضرِ بارگاہ ہو گیا تو آپ اُس کی ایک ایک چیز ، دروازے ، کھڑکیاں اور روشندانوں پر نگاہ فرما کر کفار کے جوابات دیتے ۔ "بروایت" نمازِ کسوف میں جنّت بحضور حاضر ہوگئی اور جنّت کے باغوں میں کھجور کے خوشوں کو دیکھا اور لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے اور پھر واپس کر لئے کہ میرے غلام بعد الموت ، جنّت میں جا کر پھل کھائیں۔

**موت** :۔ اہلِ محبت کے لئے تحفہ ہے ۔ تعزیت نہیں تہنیت ہے کہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ط موت ایک پل ہے ۔ جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے

لہ شعر کا ترجمہ اگلے صفحہ

اَلنَّوْمُ اُخْتُ الْمَوْتِ ط نیند موت کی بہن ہے۔ نیند کو موت کے ساتھ ایک مُناسبت ہے
جن خُوش نصیبوں کو نیند کے عالم میں ایسی کیفیتِ حالی طاری ہُوئی۔ جو حالتِ موت کے مُشابہ ہے
وُہ حالتِ نَوم، یا بوقتِ رحلت یا بعدُ الموت زیارت سے نوازے گئے۔ لقاءِ الٰہی بحالت
مُکاشفہ اور بصیرت کی آنکھ سے اَولیاءِ عظام کے لیئے ثابت ہے۔ یاد رہے کُلُّ نَفْسٍ
ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط[عـہ] مومن کی موت یَنْقَلِبُ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ کے سوا اور کچھ نہیں صرف
دارُالفناء سے دارُالبقاء اور دارُالغرور سے دارُالسرور کی طرف نقل مکانی ہے۔

☆ الشیخ محقق نے جامع البرکات میں فرمایا "موت انتقال است از جائے بجائے و از جانے بجانے"

موت ایک حال سے دوسرے حال اور ایک جان سے دوسری جان کی طرف جانے کا نام
ہے اور موت جو ایک محض شئی مخلوق ہے۔ جس کو حضرت یحییٰ علیہ السلام اہلِ جنّت اور اہلِ جہنم
کے اپنے اپنے دخول کے بعد مقامِ اعراف پر ذبح کریں گے جو ایک مینڈھے کی شکل کی ہوگی۔
پھر آواز آئے گی یَا اَہْلَ الْجَنَّۃِ لَکُمْ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ اور یَا اَہْلَ النَّارِ لَکُمْ
(اے جنتیو! تمہارے لئے ہمیشگی ہے اور موت نہیں ۔ اے جہنمیو! تمہارے)
خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ ط جس سے بہشتی فرح میں اور دوزخی جزع، فزع کریں گے۔
(لئے ہمیشگی ہے اور موت نہیں)

○ موت، جسم کی ہے نہ جان اور رُوح کی۔ یعنی مرتا جسم ہے نہ کہ رُوح۔ بلکہ رُوح کا جسم
سے انفصال موت کہلاتا ہے۔ موت عارضی ہے قیامت کے بعد موت کا وجود نہیں ہوگا۔

**قانونِ قدرت**:۔ مومن اپنے برزخ کو اُونگھ "نیند" میں دیکھتا ہے۔ اَولیاء اپنے

---

بقیہ حاشیہ

○ وُہ نیاز مند کتنے فخر و ناز سے اِس جہان سے اُٹھا ہوگا جس کی جانکنی کے وقت آپ اُس کے سرہانے آئے ہوں۔

عـہ پ۴ سورۃُ آلِ عمران آیتِ کریمہ ۱۸۵ ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ ذائقہ کا معنی چکھنا۔ ہر انسان کی موت کا ذائقہ
اُس کے اپنے ایمان و احوال کے مطابق ہوگا۔ کافر کے لئے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ سورۃُ القیٰمۃ ۲۹ "پنڈلی کے
ساتھ پنڈلی لپٹ جائے گی" والا معاملہ درپیش ہوگا اور منافق سوکھے تنکے کی طرح اچانک زور دار آندھی سے کڑک کر
"جہنم" ، سجین میں جا گرے گا اور موت کی کڑواہٹ اتنی شدید ہوگی تا قیامِ قیامت بھی اُس کا ذائقہ حنظل کی طرح
حلق میں محسوس کریگا۔ دوزخ کی موت کا ذائقہ شربتِ دیدار لئے ہوئے ہوگا اور شرابِ طہور کی مٹھاس، حلاوت،
لذت، فرحت آمیز ہوگی اور اُس کی نشانی "چو مرگ آید تبسم بر لب اوست"۔ کے کتنے حسین لمحات، کتنے عجیب
کیفیات ہوں گے۔ اے اللہ پاک اُس وقت کلمۂ طیبہ ورد، کلمہ شریف زبان پر جاری ہو، پیارا محبوب طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم



برزخ کو مُشاہدہ اور مُکاشفہ میں دیکھتے ہیں۔ طُوْبٰی لَہُمْ وَبُشْرٰی مُبارک اور بشارت ہو اُن
کو جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت[ـہ] سے نوازے گئے۔ اور وُہ مقامِ وِلایت[عـہ] تک پہنچ گئے۔

ـہ زیارت سرِ پا طہارت خواب یا بیداری، زیارت بعد کرامت مراقبہ یا مکاشفہ ۔ (بقیہ داؤ)

---

عـہ اَولیاءُ اللہ کی موت کو وصال اِس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اُن کو اپنے مولیٰ کریم سے ملنے کی نوید ہے۔ نرم و نازک
شاخ کی طرح جس کو نسیمِ سحر جھلا رہی ہو اچانک اُس ٹہنی نے سرِ تسلیم خم کر دیا ہو اور رُوح عنصری وجُود کی قید سے پرواز
کر کے اعلیٰ علیین جنّت کی قندیلوں سبز پرندوں کی شکل میں سیدھی جنّتُ الفردوس میں چلی گئی اور قبر جنّت کا باغیچہ بن گئی۔
جب رُوح قفسِ عنصری کی قید میں تھی تو حواسِ خمسہ سے دیکھتی، سنتی، بولتی، سُونگھتی اور چکھتی تھی۔ اِدھر قفس ٹوٹا اُدھر
طائرِ رُوح آزاد ہوگئی۔ اب وُہ اِن حواسِ خمسہ کی محتاج نہیں رہی یہی وجہ اہل اللہ کے وصال کے بعد اُن کا فیضان
زیادہ ہو جاتا ہے اور قُرب و بُعد کے مرحلے سمٹ جاتے ہیں۔ سرکارِ نورِ اکبر، رُوحِ اعظم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حیات
عالی دائما ابدا بدنی اور رُوحی نصوصِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" اپنے علمِ عظیم
سے جانتے، سمعِ جمیل سے سُنتے اور بصرِ کریم سے دیکھتے اور اختیارِ جلیل سے تصرف فرماتے ہیں۔

☆ موت سے مُردہ، تباہ و برباد اور ہلاکت کے الفاظ عوام النّاس کے لیئے ہیں۔ انبیاء و اَولیاء کے لیئے وصال
یا رحلت کہنا اور لکھنا زیادہ اولیٰ و انسب ہے۔ اصل زندگی تو موت کے بعد کی ہے۔ اہل اللہ برزخی زندگی میں بَلْ
اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ سورۃُ آلِ عمران ۱۶۹ "بلکہ وُہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ تعالیٰ کے ہاں رزق پاتے ہیں۔ دوسرے
مقام پر فرمایا۔ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ سورۃُ البقرۃ ۱۵۴ "بلکہ وُہ زندہ ہیں اُن کے کھانے پینے آنے جانے
سُننے دیکھنے کا تمہیں شعُور نہیں۔ اِس میں تمہارے شعُور کی نفی ہے نہ کہ اُن کے مدارج کی۔ اہلِ سلوک کے نزدیک نفس
کی موت لطیفۂ قلب کی حیات ہے یہ مقام اَولیاءِ کرام کو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا سے حاصل ہے کہ وُہ نفس سے
جہادِ اکبر کرتے اور ہر آن مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں یعنی یہ معنوی موت ابدی حیات ہے۔ ایسا مرنے کے بعد بھی زندہ
ہوتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں فرمایا گیا جس کو میں شہید کرتا ہوں اس کی دیت میرے ذمہ ہے ۔

کُشتگانِ خنجرِ تسلیم را ۔۔۔ ہر زمان از غیب جانے دیگر است "شیخ احمد جام"

☆ اور بعض ایسے ہیں جو دُنیا میں چلتے پھرتے کھاتے پیتے ہیں لیکن ہیں وُہ مُردہ، مُردہ دل، مُردہ ایمان ایسے مُردوں کو
نہ کوئی سُنا سکتا ہے اور نہ جلا سکتا ہے اور نہ دفن کئے جا سکتے ہیں۔ ایسا مرض ابدی موت کا پیش خیمہ ہے کہ وُہ سماعِ
حق سے محروم ہیں۔ بل بینش و دانش، سامان زکوٰۃ، وہم الانسان فی القرآن کا مطالعہ کریں ۱۲ رمضان المبارک

جنہوں نے حاضری میں درود شریف سنایا پوچھا اور اجازت چاہی اور شریعتِ مطہرہ کے ادق مسائل اور احادیثِ مبارکہ کے متعلق استفسار کئے اور زندگی کے مسائل پوچھے، مشکلات کی آسانی اور بیماری سے شفا چاہی اور پائی وَاللہِ بِاللہِ ثُمَّ تَاللہِ وہ کامیاب و کامران ہوگئے۔

☆ جناب غوث الاولیاء الکرام السید عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی نے اس وقت تک نکاح نہیں کیا جب تک رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے نکاح کرنے کا حکم صادر نہیں فرمایا۔

☆ سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جب نماز پڑھتے تو سجدہ سے سر نہ اٹھاتے جب تک قبولیت کا حکم ربِ قدوس کی طرف سے نہ پہنچ جاتا اور تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ پر توقف کرتے تاآنکہ بارگاہِ رحمۃ للعالمین سے سلام کا جواب آتا تو پھر آگے پڑھتے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْنَ ط ۔

وقتِ آخر میں درود پڑھتا رہا تو ان کی طرف سے جوابِ سلام آگیا
یا محمد میں قربان تیرے نام پر موت آئی مگر زندگی بن گئی " صلی اللہ علیک وسلم "

**قرآن پاک:۔** پ ۹ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۱۹۸

وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ | اور تو دیکھے گا انھیں کہ دیکھ رہے ہیں تیری طرف حالانکہ انھیں کچھ نظر نہیں آتا۔ یعنی کچھ نہیں سوجھتا

فرمایا۔ محبوب! ان کی نظریں بظاہر آپ کو دیکھ رہی ہیں۔ حالانکہ انھوں نے آپ کو نہیں دیکھا ان کی مصنوعی آنکھیں آپ کی طرف کھلی ہوئی تو ہیں۔ لیکن ہیں بے نور۔ انھیں دکھائی کچھ نہیں دیتا۔ ایسے ہی کوئی کافر حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کو خواب میں دیکھے تو اس پر وہ امور متفرع نہیں ہوں گے ہاں یہ ممکنات سے ہے کہ اسے دولتِ ایمانی سے مشرف کر دیا جائے۔

**شطحیات** ع۱: سلطان محمود غزنوی ایک مرتبہ اقلیم فقر و غنا کے شہنشاہ قطبِ وقت خواجہ ابوالحسن علی بن احمد خرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو عرض کیا

ع۱ شطحیات یا اصطلاحاتِ فقراء صوفیاء ہیں جیسے جملہ علوم و فنون اپنے کچھ خاص مصطلحات رکھتے ہیں۔ جن پر شریعتِ مطہرہ کی گرفت نہیں۔ سلطان العارفین بایزید بسطامی سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ۔ شاہ منصور حلاج اَنَا الْحَقُّ اور خواجہ شمس تبریز قُمْ بِاِذْنِیْ اور سید الطائفہ جنید بغدادی لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللہِ وغیرہ بحالتِ سکر سے ہیں۔ منہ غفرلہٗ



آپ کے مرشد کامل حضرت ابویزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے کہ جس نے مجھے دیکھا۔ اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے"۔ حالانکہ ابوجہل، ابولہب اور علماءِ یہود ع۱ نے آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو دیکھا لیکن وہ جنتی نہ بن سکے۔ آپ نے فرمایا۔ انھوں نے رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو دیکھا ہی نہیں۔ اگر دیکھ پاتے تو جہنمی نہ رہتے۔ یہاں ایمان اور عقیدت کی نگاہ سے دیکھنا مراد ہے ع۲

برائے دیدنِ روئے تو چشمے دیگرے باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت را نشاید

○ اگر ان کی نظر اس حجاب سے نکل کر رسول کی رسالت اور نبوت تک پہنچ جاتی تو ان کو نورِ ایمان مل جاتا لیکن انھوں نے جب بھی دیکھا تو بھتیجا، بڑا بھائی اور ع۳ مثلنا ہی دیکھا۔ درحقیقت انھوں نے دیکھا ہی نہیں "جنابِ والا! بخدا آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " بشر ہیں۔ لیکن عالمِ علوی سے لاکھ درجہ اشرف۔ انسان ہیں مگر ارواح اور ملائکہ سے بھی ہزار درجہ الطف، غور کرو! کہاں وہ ذات " صلی اللہ علیہ وسلم " نورٌ علیٰ نور اور کہاں یہ سراپا فتور اور کہاں وہ ذات پاک سید البشر اور کہاں یہ مجسم شر۔ اَللہُ اَللہُ شانِ سید الاسیاد، عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامُ مِنَ الْمَلِکِ الْجَبَّارِ ط

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک
کہ ادراک عاجز است از درکِ ادراک

ع۱ یہ آنکھوں کے اندھے نہیں۔ وَلٰکِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ۝ (سورۃ الحج ۴۶) بلکہ یہ دل کی آنکھوں کے اندھے ہیں۔

ع۲ تیرے چہرہ انور کو دیکھنے کے لئے دوسری آنکھ چاہیئے کہ یہ آنکھ جو میں رکھتا ہوں۔ تیرے جمال کے نظارہ کے لائق نہیں۔ یعنی مجھے وہ آنکھ عطا کر جو تیرے محبوب کے جمال جہاں آرا کے نظارہ کی جھلک دیکھ سکے۔

ع۳ انبیاء کو کفار تو مثلنا فی الصورت سمجھتے تھے اور یہ مثلنا فی الحقیقت سمجھتے ہیں۔ یہ کفار سے بھی جہنم کی راہ میں چار قدم آگے ہیں اور یہ مقولہ نامقبولہ فرق مخدولہ کا ہے حالانکہ مثلکم کی اشرفکم سے تفضیل شرعی ثابت ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب شہنشاہ لولاک باعث تخلیق کن فکان نبی الانبیاء محمد مصطفےٰ عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کو اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (سورۃ الکہف ۱۱۰) کا حکم قل "موانست فی الصورت کے لئے تھا نہ کہ بغرض حقیقت" حقیقت تو فی الحقیقت آپ کی بے مثل تھی ہی "صورت و جمال ظاہری" اور "ہیئت و جمال باطنی" بھی بے مثل ہونے کی وجہ سے وہ بھی بے مثل بن گئی۔ ابوالبشر کی اولاد سے آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " سید البشر اور انبیاء میں سید الانبیاء "الخ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ نیز فرمایا ولایت نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ لہٰذا ولی کو ایمانی آنکھ سے دیکھنے والا اور اُن کی محفل میں بیٹھنے والا شقی جہنمی نہیں رہ سکتا۔ اولیاء الرحمٰن کی صحبت کبریتِ احمر اُن کی نگاہ قلبی امراض کی دوا اور اُن کا وظیفہ درود شریف باطنی کوہڑ کے لیئے شفا ہے۔

☆ اَلْحَقُّ مَا قَالَ الشَّیْخُ الْمُجَدِّدُ السَّرْهِنْدِی رضی اللہ عنہ: اَلصُّحْبَةُ الشَّیْخُ الْکَامِلُ الْمُکَمِّلُ کِبْرِیْتُ اَحْمَرُ نَظْرُهٗ دَوَآءٌ وَكَلِمَتُهٗ شِفَآءٌ وَبِدُوْنِهَا خَرْطُ الْقَتَادِ (خطبات المکتوبات مجددیہ)

لطیفہ :- کسی نجدی نے سُنّی سے کہا تم رسولِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اتنی تعریف کرتے ہو کر ربّ عزّ اسمہٗ سے ملا دیتے ہو تو سُنّی نے کہا۔ ہم نہیں ملاتے۔ ربّ کریم نے اپنے رسول کریم عزّ وجلّ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو خود اپنے ساتھ ملا رکھا ہے۔ اور تم اتنی تنقیصِ شان کرتے ہو کر اپنے ساتھ ملا لیتے ہو۔ اَلْعِیَاذُ بِاللہِ " بقدرِ آئینہ حُسنِ تو نماید رُوئے تو " ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر ... گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

بقیہ حاشیہ

رسولوں میں سید الرسل، اتنی عظمتوں کے باوجود بشر بشر کی رٹ لگانا اور وہ بھی مِثْلُنَا کی یہ کہاں کی دیانت اور کہنے ایمان کا جزو ہے یہ دریاں پرنہیں کفر کی دہلیز پر ہیں۔ ظاہر ہوا کہ ایسے عقائد اور اقوال عمل محض مکائد ہیں۔ خدا تعالیٰ محفوظ رکھے ؎

○ شانِ عبدیت :- عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر ... ما سراپا انتظار او منتظر

عبد اور چیز ہے اور عبدہٗ اور۔ عبد وہ جو کہ دیدار کا انتظار کرے اور عبدہٗ وہ جس کا حریم ناز میں انتظار کرے عبد کی ابتداء بھی ہے اور انتہا بھی۔ اور وہی نہ ابتداء ہے نہ انتہا مگر عبدہٗ کا مقام ان دونوں کے بین بین واسطہ ؎

مقامش عبدہٗ آمد ولیکن ... جہانِ شوق را پروردہ است
مُقاپیدا نہ گردد زیں دو بیت ... تا نہ بینی از مقام مارمیت

کنکریاں پھینکنے میں ہاتھ عبد کا تھا اور فعل ذٗ کا اور شق القمر میں اشارہ انگشت عبد کا تھا اور چاند کا شق ہو کر قدم بوسی کرنا فعل ذٗ کا۔ صورت اوّل میں اجرام ارضی تھا اور صورت ثانی میں اجرام اجرام فلکی پر۔

○ شانِ رسالت :- وَرَسُوْلُهٗ عقلِ اوّل کی کیا بساط کہ مقامِ رسالت کی انتہا کو پا سکے۔ جہاں نبی مرسل اور ملکِ مقرب (جبرائیل علیہ السلام) کا تخیل بھی وہاں تک جانے سے قاصر و عاجز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

شانِ محبوبی :- محبتِ حقیقی کا تمام تخلیقاتِ عالم اور انبیاء و رُسل میں محبوب صرف ایک ہی ہے جو مقصود و مطلوب ہے۔ اس مرتبہ عالیہ کو کوئی کیا سمجھے اور کیا جانے اور کوئی کیا کہے اور کیا پہچانے۔ قلم ایں جا رسید و سر بشکست۔ عزیز من! ؎
قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش ... حسن ایں قصۂ عشق است در دفتر نہ گنجد



زبدۃ العارفین حُجّۃ الکاملین حامی شریعت ماحی بدعت میاں شیر محمد (علیہ الرحمۃ، وصال ۱۳۴۷ھ) نقشبندی مجددی کا وظیفہ درود شریف

☆ از صلوٰۃ روشن چراغ نقشبندی ... وز سلام سرسبز باغ نقشبندی

آپ متقدمین اولیاء کاملین کا سیرۃً و صورۃً ہو بہو نمونہ تھے۔ سُنّتِ پاک سے محبت اور درود شریف سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے اور پڑھاتے۔ درود شریف پڑھنے والوں کو محبت اور خوشی سے فرشتہ کہتے۔ "فرشتے بھی درود شریف کے جھڑے ہوئے نوری پھول ہیں۔ آیتِ کریمہ اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ بے شک اللہ جلّ شانہٗ اور اس کے نوری بندے صفت و ثناء کرتے ہیں نبی کی۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اے ایمان والو!) "صَلُّوْا عَلَیْهِ تم بھی تعریف و توصیف کیا کرو وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اور سلام پڑھا کرو۔ (ترجمہ میاں صاحب) اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ آیتِ کریمہ عظیمہ شریفہ ہزار ہا نعتوں سے بڑھ کر ایک نعت ہے اور قرآن پاک گلدستۂ نعت اور عظیم الشان مبارک نعمت ہے۔

سَلَامُ اللہِ سَلَامُ اللہِ عَلَیْکُمْ ... جِسْمِیْ هٰهُنَا قَلْبِیْ لَدَیْکُمْ

## نعت شریف

ہے جسم معطر سِرَاجًا مُّنِیْرًا ... کہ ہے شان میں جن کے ذکرًا کثیرًا
خدا نے ہماری ہدایت کو بنا کر ... محمد کو بھیجا بَشِیْرًا نَّذِیْرًا
کہا ان کے دشمن کے حق میں خدا نے ... کہ ہے وہ ثُبُوْرًا وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا
منافق مخالف کے لیئے خدا نے ... کہا ہے جہنم وَسَآءَتْ مَصِیْرًا
محمد کی اُمت کو بخشی خدا نے ... وہ جنت صفت جس کی مُلْکًا کَبِیْرًا
مکان موتیوں کے حسین حور و غلماں ... ہوا ٹھیک شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا
کہا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تم بھی پڑھو
ہے جن کی شان فَصَلُّوْا عَلَیْهِ کَثِیْرًا کَثِیْرًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَاٰخِرِ ظُهُوْرُهٗ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وُجُوْدُهٗ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

؎ حضرت اعلیٰ میاں صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی کی یہ پسندیدہ نعت تھی جو پڑھا کرتے تھے۔ آپ وظیفہ ذکر خفی اللہ اور درود شریف صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم ہر وقت تھا ہی مریدوں کو فرمایا کرتے تھے...

روضۃ السابعۃ ۳ ب

# حُلیہ مُبارک

## احمدِ مجتبےٰ سیّدنا محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بروایت میزبانِ رسول، ضعیفُ العمر صحابیہ اُمِّ معبد خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

| | |
|---|---|
| ظَاهِرُ الْوَضَاءَةِ . اَبْلَجُ الْوَجْهِ حَسَنُ الْخُلُقِ . لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ وَلَمْ تُزْرِ بِهِ صَعْلَةٌ . وَسِيْمٌ . قَسِيْمٌ فِيْ عَيْنَيْهِ دَعَجٌ وَفِيْ اَشْعَارِهٖ وَطَفٌ وَفِيْ صَوْتِهٖ صَحَلٌ . عُنُقُهٗ سَطَعٌ اَحْوَرُ اَكْحَلُ . اَزَجُّ اَقْرَنُ . شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعَرِ . ذَا صَمَتَ عَلَاهُ الْوَقَارُ | پاکیزہ چمکدار رُو ۔ کشادہ چہرہ پسندیدہ خُو ۔ نہ توند نکلی ہُوئی ہموار شکم اور نہ چندا کے بال گرے ہُوئے ۔ زیبا صاحبِ جمال وحُسن آنکھیں سیاہ اور فراخ ۔ بال گھنے اور لمبے ۔ آواز گُونگوار بھاری پن ۔ گردن چمکدار مانند چاندی سُرمگیں آنکھیں ۔ ابرُو پیوستہ اور باریک ۔ سیاہ گھنگریلے بال ۔ خاموشی وقار کے ساتھ اور کلام و بستگی ؎ |

؎ آوازِ مُبارک دُور و نزدیک والے سب یکساں سُنتے ایک بار منبرِ منیف پر فرمایا اجلسوا بیٹھ جاؤ تو یہ آواز حضرت ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دُور بہت دُور بنی غنم کے جنگل میں سُن لی اور وُہیں بیٹھ گئے ۔ جب کلام کرتے تو ثنایا عُلیا کے روشن تر اور آبدار کشادہ دانتوں سے ایک نُور نکلتا ۔ گوشِ مبارک جن کو قرآنِ عظیم نے اُذُنُ خَيْرٍ سے تعبیر کیا ۔ (سورۃ التوبۃ ۶۱) دُور و نزدیک عرش بریں لوحِ محفوظ پر قلمِ نُوری کے چلنے کی آوازیں سُن لیتے اور زیرِ زمین جہنم میں پتھر کے گرنے کی آواز جو ستر برس بعد تہہ میں پہنچا ۔ سُن لیتے ۔ چشمانِ نُوری کی عظمت مَا زَاغَ الْبَصَرُ (سورۃ النجم) سے ظاہر ہے وُہ رات کی تاریکی میں بھی ایسے دیکھتیں جیسے دن کی روشنی میں اور جیسے آگے دیکھتیں ایسے ہی پیچھے سے دیکھ لیتیں یا جیسے ظاہر کو دیکھتیں ایسے ہی باطن ، خلوص نیک کو ملاحظہ فرما لیتیں کہ آپ عینُ النُّور ” صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم “ ہیں ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور تاجدارِ اقلیمِ نبوّت سر آرائے مسندِ رسالت اور تختِ شفاعت پر فائز اپنے حبیبِ لبیب کو نگاہ عطا کی جس پر پڑی اس کا ضمیر روشن قلب مُستنیر ہوگیا اُسی نگاہ سے انبیاء کو نبوّت ، ملائکہ کو عصمت ملی اور اولیاء کو معارفِ الٰہیہ ، اسرارِ امورِ حقیقیہ کا شناسا بنا دیا ۔ نرم و نازک چمکیلے موئے مُبارک کا ادب جنّتی ہونے کی علامت فتح و نصرت کا نشان ۔ نقشِ قدم انور کی زیارت سے مومن آنکھوں کی ٹھنڈک قلب میں سرور اور زبان پر درود پاتا ہے ۔ منہ عفی عنہ





| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَكَلَّمَ عَلَاهُ الْبَهَاءُ . اَجْمَلُ النَّاسِ وَاَبْهَاهُمْ مِنْ بَعِيْدٍ وَاَحْسَنُهٗ وَاَحْلَاهُ مِنْ قَرِيْبٍ . حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلٌ لَا نَزْرٌ وَلَا هَذَرٌ كَاَنَّ مَنْطِقَهٗ خَرَزَاتُ نَظْمٍ . يَتَحَدَّرْنَ رَبْعَةٌ لَا تَقْتَحِمُهٗ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ وَلَا يَشْنَاُهٗ مِنْ طُوْلٍ . غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ فَهُوَ اَنْضَرُ الثَّلٰثَةِ مَنْظَرًا وَاَحْسَنُهُمْ | لئے ہوئے ۔ حُسن و جمال والے لوگوں سے زیبندہ دُور سے حسین ترین ؎ ۔ نہایت شیریں قریب سے گفتگو میٹھی دل پسند ۔ واضح کلام کمی بیشی سے مُبرّا موتی کی لڑیوں جیسی پروئی ہُوئی گفتگو ۔ میانہ قد کہ دیکھنے والے کو نہ کوتاہ لگے اور نہ لمبا " طویل " زیبندہ نہال کی تازہ شاخ کی طرح خُوش منظر خُوب نظر میں بچے ؎ ۔ خوبصورت از روئے عظمت ؎ |

؎ حضور سیدُ الرُّسل مولائے کُل دانائے سُبل علیہ صلوٰۃ الاکمل وسلام الاجمل کا حُسن و جمال ملیح تھا اور حضرت یُوسف علیہ السلام کا صبیح اس وجاہت کی خوبی کمال " حُسن و جمال اور عظمت و ہیبت کے جلال کی مُتمزج تھی ۔ اگرچہ آفتاب میں ماہتاب سے زیادہ روشنی اور چمک دمک ہے لیکن ماہتاب میں جو ملاحت ہے وُہ آفتاب میں کہاں ۔ حلاوت کی خُوبی ایسی ہے جو حُسن جمال و جلال سے مُرکب ہے ۔ یہ دلربا ۔ دلآویز پُر نُور چہرہ مظہرِ حُسن لایزالی اور مرآتِ جمال ذُوالجلالی ہے ۔

؎ آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کے وجُودِ مسعود سے دلائلِ النبوّت کا ظہُور نہ بھی ہوتا تو آپ کا چہرہ انور ہی نبوّت کی دلیل کے لیئے کافی تھا صحابہ کبار جنہوں نے اس وجہِ عظیم کی زیارت کی اُنھوں نے لَقِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ ، لَشِقَّةُ الْقَمَرِ ، سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ سے تشبیہ دی پھر فیصلہ کیا فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ وَلَمْ اَرٰی قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " چہرۂ انور سفید رنگ ۔ بلیغ البشرہ روشن مُنور اور تاباں تھا عظیم الجبہۃ کھلی پیشانی ، وقیق الحاجبین باریک ابرُو اشہل العینین آنکھوں میں حُسن جمال قلب جلال سے لبریز سُرخی کی ڈوری جھلکتی ۔ اقنی الانف باریک بینی مُبارک یک گونہ ، ہمواری اور بلندی اُبھتے نُور کی بنا پر معلوم ہوتی ۔ ضلیع الفم فراخ دہن ۔ ہونٹ مُبارک نرم و نازک پھول کی پنکھڑیاں جب تبسّم فرماتے تو ہم نشینوں کے چہرے عکسِ نُور سے چمک جاتے ۔ عظیم الہامۃ سر مُبارک عظیم اور اُس پر عمامہ سبز کا تاج عزت لحیہ داڑھی مُبارک بھری ہُوئی جو حُسن و جمال کو نکھارتی ۔ دستِ مُبارک ریشم کی طرح نرم اور ثلج " برف " کی طرح ٹھنڈے جو مُصافحہ کرتا اُس کے ہاتھوں میں خُوشبو بس جاتی ۔ قدمِ انور میں اُبھار نہ تھا ۔ پتھر پر رکھتے تو پورے قدمِ مبارک کی مُہر ثبت ہو جاتی ۔ فقیر عفی عنہ ایسے چہرہ کی تلاش میں عالمِ ارواح سے عالمِ اجساد میں آیا اور عالمِ برزخ اور عالمِ قیامت میں اسی چہرہ کی زیارت کے لیئے جانا ہے ۔ عظیم خلق نے حُسنِ خلق کو بے مثل ۔ بے نظیر اور ممتنع النظیر بنا دیا ۔ یہ حُسن مُسلّم ہے ۔

قَدْ حَفَّ لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّوْنَ بِهٖ اِذَا قَالَ اسْتَمَعُوْا لِقَوْلِهٖ اِذَا اَمَرَ تَبَادَرُوْا اِلٰى اَمْرِهٖ۔ مَحْفُوْدٌ، مَحْشُوْدٌ لَا عَابِسٌ وَّلَا مُفَنَّدٌ " زاد المعاد "

قدر کے۔ رفیق ایسے کہ گرد و پیش رہتے۔ جب بات کرتے تو غور سے سنتے اور جب حکم کرتے تو جھپٹتے تعمیلِ امر کے لیئے۔ مخدوم۔ مطاع اور نہ فضول گو۔ اور نہ کوتاہ سخن۔ " علیہ الصلوٰۃ والسلام "

اَللّٰهُمَّ اَرِنِىْ جَمَالَ نَبِيِّكَ وَارْزُقْنِىْ رُؤْيَةَ وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ بِكَرَمِكَ يَا كَرِيْمُ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى كُلِّ عُضْوٍ مِّنْ حُسْنِهِ الْاَنْوَارِ الْاَعْطَرِ وَاٰلِهِ الْمُعَنْبَرِ وَاَصْحَابِهِ الْمُعَطَّرِ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

اشکل العینین چشمان مبارک قدرتی سرگیں اپنے اُمتیوں کے احوال و اعمال کی نگراں اور آگے پیچھے ظاہر باطن کو علی التساوی دیکھتیں۔ سہل الخدین ہموار اور نرم رخسار جو محبوبیت اور نورانیت کی دلیل وکان عرق اساریر وجہہ پیشانی مبارک پر لکیریں چمکتی دکھتی۔ جس سے مشتاقانِ جمال آرا دشاد ہوتے سیرانی پاتے۔ پیشانی انور پر پسینہ مبارک شبنم کی مانند اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ دل پسند کث اللحیۃ داڑھی مبارک سے چہرۂ انوار بھرا بھرا جو والضحیٰ کی تعبیر اور والیل کی تفسیر جیسے دولہا کے سہرے کی طرح چہرہ انوار کی لڑیوں سے حُرِ تن جلتے کی یہ تصویر اور دیکھیے۔ بین کتفیہ خاتم النبوۃ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت نشان نبوت سجتی ہے

نبوت را تواں نامہ در مشت ... کہ از تعظیم دارد مہر بر پشت

نبوت کا نامہ ہاتھ میں دیا اور تعظیم سے پشت پر مہر نبوت لگا دی

حسن البشر قدما قدم مبارک نہایت موزوں اور حسین منھوس العقب ایڑیاں مبارک پتلی۔ عظمت شان کی پیکر حسن کی رعنائی و دلربائی ایسی کہ عاشقین کے لیئے قدم بوسی کا دعوت نامہ اور ان کے لیئے محبت کی مہر جو ان کا ہی حق ہے ۔

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں ... رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

دو قمر دو پنجہ خور دو ستارے دس ہلال ... ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

چہرۂ انور آئینہ حق ہے کہ آپ کا جمال جہاں آرا مطلع انوار الٰہی اور حسن مظہر اسرار الٰہی لا متناہی ہے۔ فقیر الی اللہ رسول کا ازل تا ابد حلیہ مبارک کے ایک ایک اعضاء من الرأس الی القدم عضواً عضواً، جزءً جزءً درود ما محمد و درود سلام با اکرام ہوتا ہے۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علی اعضاء حبیبہ الشریفۃ الکریمۃ بقدر حسنہ وجمالہ وکمالہ وجلالہ وآلہٖ



روضۃ السابعۃ ... ب ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# ہجرت گاہِ رسول

## صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خوشا سعادت آں بندہ کہ کرد نزول
گہے بہ بیتِ خدا گہے بہ بیتِ رسول

**مسجدِ قباء شریف** :- قرآن پاک پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۰۸

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○

البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی پہلے دن سے وہ زیادہ مستحق ہے کہ آپ کھڑے ہوں اس میں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں صاف ستھرا رہنے کو اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے پاک صاف لوگوں سے۔

○ یہ مسجدِ قبا اور اہلِ قباء کی شان میں نازل ہوئی۔ جس کی بنیاد رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک [۱] سے رکھی۔ جب تک حضور ﷺ اس مبارک بستی قبا میں قیام پذیر رہے اس میں نماز پڑھتے رہے۔ اہالیان قبا اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور لباس ادب محبت میں ملبوس طہارت اور نظافت کی اس منزل پر پہنچے جہاں رب کریم نے ان کی پاکیزگی کو پسند فرما کر

ے مسجد قبا شریف کے قریب بیر اریس ہے۔ جس کو حضور ﷺ نے کنواں فرمایا۔ اس کا پانی تعمیر مسجد میں استعمال کیا گیا۔

[۱] تاسیس مسجد قبا شریف کا واقعہ بھی سبحان اللہ کیا عجیب ہے۔ صحابہ قباء نے سرکار دو عالم ﷺ سے تعمیر مسجد کا عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی اونٹنی پر سوار ہو جس جگہ وہ بیٹھے وہاں مسجد تعمیر کی جائے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے تو اونٹنی نہ اٹھی۔ پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سوار ہوئے تو بھی اونٹنی نہ اٹھی پھر مولائے کائنات اونٹنی پر سوار ہوئے تو اونٹنی اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے علی مرتضیٰ! مہار چھوڑ دو یہ اونٹنی مامور من اللہ ہے جہاں بیٹھے گی وہاں مسجد تعمیر ہوگی۔ کتنی مبارک یہ مسجد قبا شریف ہے۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ سے تحسین و آفریں فرمائی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قُبا شریف میں تشریف لاتے اور فرماتے اس مسجد شریف کی رکعت نماز نفل کا ثواب عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔ مسجد قُبا شریف میں ایک طاق ہے۔ جو کشف طاق کے اسم سے موسوم ہے۔ ہجرت کے بعد صحابہ کرام کعبۃ اللہ کی جُدائی سے پریشان رہتے تھے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طاق سے صحابہ کرام کو بُلا کر کعبۃ اللہ زادہُ شرفًا العظیم کی زیارت کرائی۔

حدیثُ الحبیب علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام ط "صحیحین بخاری و مسلم"

| | |
|---|---|
| لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی وَالْمَسْجِدُ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِیْ ھٰذَا ط | نہ اختیار کرو سفر سوائے تین مساجد کے۔ مسجد اقصیٰ، مسجد حرام اور میری مسجد نبوی شریف۔ "شدّ الرحال الی النبی المختار، کثیر الافضال کا ماحصل ہے": |

○ ان تین مساجد کے استثنیٰ اس کا مستثنیٰ منہٗ دیگر مساجد ہیں۔ اور دیگر مصالح دینی و دُنیاوی، ہجرت، تجارت کا سفر مُطلقًا بالاتفاق جائز اور مشروع ہے ان تین مساجد میں قُربِ مقصودہ مخصوصہ ہے جو ان کے علاوہ میں نہیں۔ یہ ان کی فضیلت اور زیادتی ثواب کے اظہار کے لیئے فرمایا۔ تمام عُلماءِ اُمّت کا متفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ" کا سفر حج بیتُ اللہ کے سفر سے بھی افضل ہے۔ اس حدیث پاک سے خیرُ الامم کو خیرُ الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درِ اطہر کی حاضری کے سفر کو ناجائز کہنے والے لفظ مساجد پر غور کریں کہیں اس سفر مُبارک کی ممانعت کا اشارہ تک نہیں ملتا۔ جو العلم حجابُ الاکبر والوں نے سمجھا اور بیان کیا اور سفر بہ نیت محض زیارت مزارِ مُطہّر اور مرقدِ اطہر رسُولِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چسپاں کر دیا۔ سات سَو سال سے آئمۂ اسلام، عُلماءِ اعلام جس مُبارک سفر کو مُستحب، سُنّتِ جلیلہ عظیمہ بلکہ قریبُ الواجب قرار دیتے رہے ہیں۔ اس کو آٹھویں صدی ہجری میں علامہ ابن تیمیہ حرّانی اور اُس کی ذُرّیت (ابن عبد الوہاب نجدی) نے بیک جُنبشِ قلم حرام قرار دیا۔ آج بھی سعودیہ نجدیہ حاضری درِ رحمتِ عالم و عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیت کے سفر کو شرک قرار

عہ الشیخ امام تقی الدین سبکی شافعی علیہ الرحمۃ المکافی نے "شن الغارۃ علی من انکر سفر الزیارۃ" منکرین کے رد میں تصنیف کی جو سفر زیارۃ روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث پاک کو موضوع اور سفر مبارک کو بدعت غیر مشروع کہتے تھے۔ امام ابن ہمام علیہ الرحمۃ نے فتح القدیر شرح ہدایہ میں اس سفر مبارک کو بہت ترین لکھا ہے۔ ۱۲ منہ التقی اللاشاتی ط



دیتے ہیں، حالانکہ یہ سفر مُبارک نعمتِ کُبریٰ اور سعادتِ عُظمٰی ہے اور حاضری و خاک بوسیِ آستان عرش نشان رسُولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کسی بڑی قسمت والے کا نصیب ہے ؎

طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ ۔ اَیَّا دُنَا بِحَرِّ وَجْنَۃٍ مِّنْ سَیْفِ ہَجْرِ الْمُصْطَفٰی

مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَمْ ۔ مَنْ وَجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی

☆ منزلِ شوق: بگیر اے ساربان راہ درازے ۔ مرا سوزِ جُدائی تیز تر گردد

اَللّٰہ اَللّٰہ! اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کا سفر عشق و محبّت کا سفر ہے۔ شوق و اشتیاق کی وادی اور کُوئے جانِ جاناں میں جانے والے! ہوش سے کہ یہ ادب کے منازل ہیں یہاں کے پتہ پتہ ذرہ ذرہ میں بُوئے حبیب رچی بسی ہے جو غلام کے دل و دماغ کو معطّر اور مست و سرشار کرتی ہے راہ میں اَلْعَقِیْقُ وَادِیٌ مُّبَارَکَۃٌ اس مُبارک وادی پر عشق والوں نے بہت کچھ لکھا۔ اور آنسو بہائے۔ پھر جگر سوزاں قلب تپاں عاشق اُس مقامِ رشکِ ارم، خُلدِ بریں میں آن پہنچا جس کی مُدّت سے دل میں تمنّا تھی حدودِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ میں داخل ہوتے وقت شُکر و امتنان کے جذبات سے دل لبریز ہو۔ سرکارِ نبوّت کی عظمت و جلال، عزّ و وقار سے لرزاں و ترساں اور اس نعمتِ عظیمہ و جلیلہ اور سعادتِ سرمدیہ کے حصول پر فرحاں و شاداں ہوتے ہوئے ؎

باغِ من گُل مے چکد بعد از چند سال ۔ حبّذا روزِ سعادت، حبّذا روزِ وصال

☆ جب اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کے قریب پہنچے علاماتِ شہر کا مشاہدہ ہو تو خشوع[۲] و خضوع، تضرّع انکساری اور گریہ وزاری کے ساتھ ان اشعار سے جذبۂ عشق کو تازہ کرے اور ذوق و شوق سے عشقِ محبُوب سے سرشار اور محبّتِ محبُوب سے اشکبار ہو کر درُود شریف پڑھے اور کہے[۳]

لَاسِیَّمَا اَنْ لَاحَ نُوْرُ جَمَالِہٖ ☆ قُرْبُ الدِّیَارِ یَزِیْدُ شَوْقَ الْوَالِہٖ

اَوْ بَدَتْ عَلٰی بُعْدٍ رُؤُسُ جِبَالِہٖ ☆ اَوْ بَشَّرَ الْھَادِیْ بِاَنْ لَاحَ اللِّقَاءُ

وَبَدَا الَّذِیْ یُخْفِیْہِ مِنْ اَحْوَالِہٖ ☆ فَھُنَاکَ عِیْلَ الصَّبْرُ عَنْ ذِیْ صَبْرَۃٍ

عہ اس سفر مُبارک کا ذکر اور شکر بطور تحدیث نعمت حق ہو کم ہے۔ یہ مومن کا سرمایۂ ایمان ہے۔

عہ۲ خشوع کا تعلق قلب سے ہوتا ہے اور خضوع کا اعضاء اور جوارح سے یعنی ظاہری باطنی ادب ہے۔

عہ۳ ۱۔ محبُوب کے شہرپاک کا قرب عاشق گم گشتہ کے ذوق کو بڑھاتا ہے۔ خصوصاً جب اس کا جمال چمک رہا ہو۔

اُدْخُلْ بِحُجْرَۃِ اَحْمَدَ بِبَابِہٖ ☆ یَاْوِی الْفَقِیْرُ وَیَسْتَجِیْرُ الْمُذْنِبُ
وَالرِّیْحُ قَدْ اَھْدَتْ لَنَا مِنْ طِیْبَۃٍ ☆ عَرْفًا کَشِیْ الْمِسْکِ بَلْ ھُوَ اَطْیَبُ

○ عاشقِ زار بہت دُور دراز کا سفر طے کرتے وقت اپنے دِل کو ان اشعار سے تسلّی دے کہ ہجر کی گھڑیاں اب ختم ہوئیں۔ یومُ الوصال آن پہنچا تاکہ دل کی دھڑکن، صبر، سکون سے قرار پکڑے زبان سے یہ معروضات، کیفیت پیش کرے اور جتنا ممکن ہو دُرود شریف باآوازِ بلند پڑھے۔ داخلہ سے پہلے وضو تازہ کرکے صاف ستھرا لباس پہنے اور خوشبو لگا کر دُرود شریف کا وِرد کرتے ہوئے یہ دُعا آہستہ آہستہ پڑھے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ"۔

**قرآن پاک:** پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۸۰

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ○

اور یوں عرض کرے اے میرے رب! مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔

☆ مُدْخَلَ صِدْقٍ سے مراد مدینہ منورہ کا داخلہ اور مُخْرَجَ صِدْقٍ سے مکہ معظمہ سے نکلنا۔
☆ ایمان کے ساتھ داخلہ مدینۃ المنورہ اور بشارتِ شفاعت پاکر مدینہ منورہ سے نکلنا۔
☆ قبر میں داخلہ ایمان، رضا اور طہارت کے ساتھ اور روزِ قیامت قبر سے بشارتِ مغفرت پاکر عزت کے ساتھ نکلنا مراد ہے۔ "اور سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا" سے مراد صحابہ انصار ہیں۔

○ جب زائر فرحاں وشاداں "اللّٰہ اللّٰہ" کرتے دیارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پہنچا، ہے تو اُس کی معنبر ہوائیں اور معطر فضائیں پیشوائی کرتی ہیں۔ ملائکہ انوارِ رحمت کے پھولوں سے اُس کا استقبال کرتے ہیں۔ بشارتیں، مبارکیں دیتے اور گلہائے انوار کے ہار اُس کے گلے میں ڈالتے

لہ دیارِ حبیب میں ذکرِ حبیب درود پاک سے غافل نہ ہو۔ یہ سرچشمہ عنایات بے غایات ہے۔ العم

بقیہ حاشیہ

۲۔ بشارت دے دو ملاقات کرنے والے کو کہ پہاڑوں، ٹیلوں کی چوٹیاں اب ظاہر ہوگئیں ہیں۔
۳۔ یہاں صبر کرنے والوں کا صبر و قرار بھی جواب دے جاتا ہے اور چھپا حالِ عشق ظاہر ہو جاتا ہے۔
۴۔ بارگاہِ احمدی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں حاضر ہو جا کر اسی بارگاہ میں فقیر کو پناہ ملتی ہے اور گنا ہگار کو ٹھکانہ۔
۵۔ ہوائے مدینہ منورہ نے مجھے مشک جیسی خوشبو پہنچی بلکہ مشک سے بھی زیادہ لطیف اور معطر۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ... وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ



ہیں۔ اگر سفرِ طیبہ میں کوئی دُشواری پیش آجائے تو حضرت خضر علیہ السلام، رضوانِ جنّت اور رجالُ الغیب خدمت کرتے ہیں کہ یہ مہمانِ رسول ہیں۔ تو جب شہرِ ہمایوں المدینۃ المنورہ نظر آنے لگے تو حرم شریف کے قریب سواری سے اُتر جائے اور قدم قدم پہ دھیان اور خیال سے دُرود شریف پڑھے یہ وہ سرزمین پاک ہے جہاں محبوبِ الٰہ "عزّوجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم" کے قدم مبارک لگے ہوئے ہیں۔ بالفاظِ دیگر اس سرزمین نے آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے قدم چومے ہیں اور نقشِ قدم کو اپنے سینہ میں امانتاً رکھ لیا۔ یہ اس خطۂ پاک کی سرزمین وحی ہے جہاں انوارِ قرآن اور انوارِ صاحبِ القرآن چمک رہے ہیں۔ خلفاء عباسیہ کا یہ معمول تھا جب وہ حدودِ حرم پاک میں داخل ہوتے تو اپنی اپنی سواریوں سے اُتر جاتے اور پیدل چلتے راہ کی صعوبت کو سعادت سمجھتے۔ یہی طریقہ اَدب واحترام کا ہے۔ لہ

لَوْ جِئْتُکُمْ قَاصِدًا اَسْعٰی عَلٰی بَصَرِیْ ☆ لَمْ اَقْضِ حَقًّا وَاَیُّ الْحَقِّ اَدَّیْتُ

☆ خیالِ محبوب میں محو، طاعتِ الٰہی میں مشغول، شوق و ذوق، فرح و سرور سے معمور، ذکر و فکر میں مستغرق دُرود وسلام سے زبان تر ہو تاکہ قلب قابلِ انعکاسِ انوارِ محمدی و اسرارِ احمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہو اور قلب بقعۂ نور بن جائے۔ ۲ے

نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ ام ☆ اُفتم بپائے خود کہ بکویت رسیدہ ام
ہر دم ہزار بوسہ زنم دستِ خویش را ☆ کو دامنت گرفتہ بسویت کشیدہ ام

**دُرودِ مسعود اور جلوسِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:** قبیلہ بنی سالم بن عوف کے محلّہ سے نمازِ جمعۃ المبارک کے بعد عازمِ مدینہ منورہ ہوئے تو حضور سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور پیچھے، پیدل اور سوار انصار صحابہ کے دستے زیرِ قیادت سیدُ الانصار سعد بن عبادہ خزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمرکابِ نبوی تھے اور پورا شہر تین روز سے ہی استقبال کی تیاریوں میں

لہ نگاہِ نبوت کے پروردہ، نجومِ سماءُ الاسلام، اصحابِ خیرُ الانام علیہ وآلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام کے جشنِ استقبال کا انداز۔

لہ اگر قاصد پیغامِ محبوب لاتا تو میں اپنی آنکھوں سے چل کر حاضر ہوتا پھر بھی میں نے حق ادا نہیں کیا اور یہ حق ادا بھی کیسے ہو؟
۲ے مجھے اپنی آنکھوں پر ناز ہے کہ تیرے جمالِ جہاں آرا کمال کو دیکھا ہے اور اپنے پاؤں پر ناز ہے کہ تیری گلی میں پہنچے ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں کو اس لئے ہزار بار چومتا ہوں کہ تیرے دامن کو مضبوط پکڑ کے تیری طرف کھینچا ہوں۔

مصروف تھا۔ حمد و ثنا کے نغمے گونج رہے تھے گھر گھر خوشیاں تھیں۔ انصارِ مدینہ کا عظیم الشان گروہ عجیب کیفیت سے سرشار تھا۔ حضرت بُریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ آگے آگے جھنڈا لئے چل رہے تھے۔ ہر صحابی کی خواہش تھی۔ حضور ہمارے محلّہ یا گھر کو مہمانی کی سعادت بخشیں۔ محبت سے آگے بڑھتے کہ اُونٹنی کی مُہار پکڑ لیں۔ لیکن حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اپنے جاں نثار صحابہ کو خوش خوش اور مسکرا مسکرا کر فرما رہے تھے خَلُّوْا سَبِيْلَهَا فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ "اے میرے جاں نثار صحابہ! میری اُونٹنی کی مُہار چھوڑ دو یہ مامور من اللہ ہے اور اُونٹنی تمام شہر کے محلّہ بازار اور گلیوں کو قدوم میمنت سے نوازتی ہوئی مسجدِ نبوی کے محراب کی جگہ بیٹھ گئی۔ لیکن حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نہیں اُترے تھوڑی دیر کے بعد اُونٹنی پھر اُٹھی تو چند قدم چل کر سیدنا ابُو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے آگے بیٹھ گئی۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی آمد کی خوشی سے اُن کا رواں رواں فرطِ مسرت سے جھوم اُٹھا۔ حبشی نوجوانوں نے تلوار اور نیزے کے کرتب دکھائے۔ اور جذبۂ مسرت و خوشی سے گلی بازار پُر رونق ہو گئے اور نظارۂ جمال سے ہر چیز، چمک اُٹھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابُو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شرفِ میزبانی بخشا۔

(وصالِ مبارک ۵۱ھ؁)

دُور شو اے ظلمتِ شامِ فراق ۔۔۔ کآفتابِ وصلِ تاباں مے رسد

تازہ باش اے تشنۂ وادیِ غم ۔۔۔ کہ برایت آبِ حیواں مے رسد

شاد باش اے خستۂ ہجرانِ بلا ۔۔۔ کز پئے دردِ تو درماں مے رسد

○ جب مدینہ طیبہ پہنچے تو سب سے پہلے بابُ السّلام سے داخل ہو کر نفل تحیۃ المسجد ادا کرے اور سجدۂ شکر بجا لائے کہ ربِ کریم نے کتنا بڑا فضل کیا کہ اپنے محبوب کے در پر بُلایا۔

☆ علامہ سید احمد طحطاوی حنفی علیہ الرحمۃ (وفات ۱۲۳۱ھ) نے المدینۃ المنوّرہ کے داخلہ کی منظر کشی یوں کی۔

وَلَوِ اسْتَطَاعَتْ مِنَ الْحُبِّ لَفَرَشَتْ ۔۔۔ لَهُ الطَّرِيْقَ وَيَقْطَعُ اَكْبَادَهَا حَتّٰى ۔۔۔ يَمْشِيْ عَلٰى قُلُوْبِهَا

اگر ممکن ہوتا تو اہالیانِ مدینہ منوّرہ اپنے قلب و جگر نکال کر فرش بچھاتے اور محبوب اس بچھی ہُوئی راہ پر چلتے۔

نبوّت کی سواری جس طرف سے ہوتی جاتی تھی

درود و نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی

سے آج کل ثنا خوان کے محبوب پاک کے جشن پاک میں ثنا خوانی، نعت خوانی از قسم درود شریف ہے۔ [illegible]





○ جمالِ نبوی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے، پردہ نشین خواتین بھی باہر آ گئیں اور بنی نجار کی چھوٹی چھوٹی پیاری پیاری بچیوں[1] نے دف بجا بجا کر یہ نعتیہ اشعار گائے۔ کتنا پیارا وقت ہوگا اور کتنا سُہانا سماں کہ قیامت تک یہ نغمات محبّین کے کانوں میں گونجتے اور رس گھولتے رہیں گے۔

يَا نَبِيْ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۔ يَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَيْكَ ۔ يَا حَبِيْب سَلَامٌ عَلَيْكَ ۔ صَلَوٰةُ اللهِ عَلَيْكَ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا ۔ مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ ۔ وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا ۔ مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا ۔ جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ ۔ جِئْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِيْنَةَ ۔ مَرْحَبًا يَا خَيْرَ دَاعٍ

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا ۔ وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْر ۔ مِثْلَ حُسْنِكَ مَا رَاَيْنَا ۔ قَطُّ يَا وَجْهَ السُّرُوْر

اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ ۔ اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْر ۔ اَنْتَ اِكْسِيْرٌ وَّغَالِىْ ۔ اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْر

يَا حَبِيْبِيْ يَا مُحَمَّدْ ۔ يَا عَرُوْسَ الْخَافِقَيْنِ ۔ يَا مُؤَيَّدْ يَا مُمَجَّدْ ۔ يَا اِمَامَ الْقِبْلَتَيْنِ

يَا صِدِّيْق سَلَامٌ عَلَيْكَ ۔ يَا فَارُوْق[2] سَلَامٌ عَلَيْكَ ۔ يَا حَبِيْب سَلَامٌ عَلَيْكَ ۔ صَلَوٰةُ اللهِ عَلَيْكَ

(درود نادری، پنجابی سلام صفحہ ۵۷۳ پر)

☆ **تعمیرِ مسجد النبوی شریف** :۔ سیّد الانبیاء والرُّسل صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلامہٗ نے مدینہ منوّرہ قیام فرمانے کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وُہ تعمیرِ مسجد شریف کا تھا۔ جہاں اُونٹنی بیٹھی تھی وُہیں پر مسجد شریف کی بُنیاد رکھی۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بنفسِ نفیس تعمیر میں حصہ لیا۔ دیواریں عام سادہ پتھروں اور چھت کھجور کی تھی۔ بارشوں میں چھت سے پانی ٹپکتا تھا۔ اللہ اکبر! کائناتِ کُل کے رسُولِ کُل "صلی اللہ علیہ وسلم" کی مسجدِ پاک کتنی سادہ تھی لیکن نُور سے منوّر، اور رحمت و برکت سے بھر پُور ہے۔ یہ درود شریف کا بینک ہے۔

آدابِ مدینہ طیبہ :۔ عالمُ المدینۃ المنوّرہ السید ابُو الحسن علی نور الدین سمہُودی مدنی علیہ الرحمۃ[3]

بہر نظر مہرِ من جلوہ مے کُند لیکن ۔۔۔ کس آں کرشمہ نبیند کہ من ہمے نگرم

☆ زائر روضۂ اطہر کے سامنے بغیر سلام عرض کئے ہرگز ہرگز نہ گزرے۔ سکون و وقار، ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر سلام عرض کرے اور پھر آگے بڑھے حتیٰ کہ مسجدِ نبوی شریف کے باہر سے بھی گزرے تو با ادب کھڑے ہو کر تعظیماً سلام عرض کرے اور ان لمحات کو غنیمت جانے۔

[1] ان بچیوں نے اپنا تعارف یوں الفاظ کر دیا۔ نحن جوار من بنی نجار ۔ یا حبذا محمد من جار ۔ [illegible]

[2] [illegible]

☆ مشہور تابعی امام ابُو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اُس نے کہا۔ خواب میں رسُولُ اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ابُو حازم سے کہہ دینا کہ تم میرے پاس سے اعراض کرتے ہُوئے گزر جاتے ہو۔ سلام بھی نہیں کرتے۔ اِس کے بعد حضرت ابُو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بھی درُود و سلام ترک نہیں کیا۔

☆ شیخ الشیوخ ہند عبدالحق مُحدّث دہلوی قُدّس سرّہٗ نے تین سال مدینہ طیّبہ میں قیام کیا۔ کبھی بھی درُود و سلام ترک نہ کیا ہمیشہ ہی درُود شریف سے رطبُ اللّسان رہے اور سرورِ کائنات فخرِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات علیہ افضلُ الصّلوات والتّسلیمات کی زیارت سے نوازے جاتے۔ آپ اُمّتِ مسلمہ میں عُلماءِ مُتأخّرین میں علمًا، فہمًا اور ورعًا۔ آفتاب و مہتاب تھے۔ دورانِ قیام المدینۃُ المنوّرہ کسی نے آپ سے کہا کہ آپ درس دیا کریں تو آپ نے بارگاہِ محبُوب کے ادب کے پیشِ نظر نہایت ہی مُنکسرانہ انداز میں کہا۔ میں یہاں اِستفادہ کے لیئے آیا ہُوں نہ کہ اِفادہ کے لیئے۔ آپ ادبًا کھڑے ہو کر ساری ساری رات درُود شریف عرض کرتے۔

مسئلہ :- کعبۃُ اللہِ المُشرّفہ کو ادب سے بیٹھ کر صرف دیکھنا افضل عبادت سے ہے بعینہٖ سبز گنبد کے نظارہِ جمال باکمال کو محبّت کی نگاہ سے دیکھنا اور استحضارِ قلبی سے درُود شریف پڑھنا افضل ترین[علیہ] عبادات سے ہے اور سندِ شفاعت کا درجہ رکھتا ہے۔ یہاں ہر لحظ حضُوری ہی حضُوری ہے۔ نُور ہی نُور ہے اور سرُور ہی سرُور ہے ؎

دیکھتے ہی گنبدِ خضریٰ کو آجائے اجل | کشتیِ عمرِ رواں ہو غرق ساحل کے قریب
جان یہ شمعِ آرزُو میں کس نے آخر ڈال دی | اِختتامِ قصۂ مہجُوریٔ دل کے قریب

حدیثُ الحبیب علیٰ مصدرِھا الصّلوٰۃُ والسّلام "بروایت ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما"

○ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے ایک سو بیس[۱۲۰] رحمتیں کعبۃُ اللہ کے لیئے مختص فرمائی ہیں۔ ساٹھ رحمتیں طواف

---

علیہ اِس خوش قسمت کو حاضریٔ المدینۃُ المنوّرہ خواب میں یہ بشارت عظیمہ ملی فَضْلًا فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ المُخْتَارِ اَفْضَلُ مِنْ جَمِیْعِ الْعِبَادَاتِ وَالزِّیَارَاتِ[علیہ] تمام عبادتوں اور زیارتوں سے افضل ترین عبادت مدینہ منوّرہ میں درُود شریف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ۔

علیہ صحابہ کرام کا کُل زمانہ بعثتِ نبوی سے آخری صحابی کی وفات تک ایک سو بیس[۱۲۰] سال ہے۔ جو کعبۃُ اللہ پر رحمتوں



کرنے والوں کے لیئے اور چالیس[۴۰] رحمتیں اُن کے لیئے جو نوافل پڑھتے ہیں اور بیس[۲۰] رحمتیں اُن کے لیئے جو محض کعبۃُ اللہ کی زیارت کرتے ہیں۔ اِن بیس[۲۰] رحمتوں سے اگر ایک رحمت بھی قیامت کے روز نازل کر دی جائے تو ہر ایک کی بخشش ہو جائے۔ (الحدیث المبارکہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنَامِ بَدْرِ التَّمَامِ
نُوْرِ الظَّلَامِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

بقیہ حاشیہ

کے نزُول کے مُطابق ہے۔ نیز حدیث پاک میں ہے کہ روزِ قیامت جنّتیوں کی ایک سو بیس[۱۲۰] قطاریں ہوں گی جن میں اُمّتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلام کی اسّی قطاریں ہوں گی۔ "اَلْکِنَایَۃُ اَبْلَغُ مِنَ التَّصْرِیْحِ" کے تحت عرض ہے۔ کعبۃُ اللہ، انوار و تجلّیاتِ الٰہیہ اور رحمتوں کا مرکز ہے۔ سچ حرم میں رحمتوں کے نشانات فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ[۹] برکاتِ الٰہیہ جو قبولیّت کے مراکز ہیں۔ (سورۃ آلِ عمران ۹۷) بیتُ اللہ[۱] پر نظر پڑنے سے پہلے گناہوں سے پاک اور دُعا کی قبولیّت کی بشارت۔ حجرِ[۲] اسود کو چُومنے اور استلام سے شہادت اور شفاعت۔ مُلتزم[۳] سے چمٹنا۔ چہرہ اور سینہ لگانا اور ہاتھوں کو دیوار پر پھیلانے سے مغفرت۔ حطیم[۴] کعبۃُ اللہ ابرار، میزابِ رحمت کے نیچے نوافل کی قبولیّت۔ جائے[۵] مرقد سیّدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السّلام سے برکت۔ رُکنِ[۶] یمانی ہاتھ پھیر کر چہرہ پر پھیرنے سے وجاہت۔ یہاں ستّر ہزار ملائکہ مُنتظر ہیں کی دُعا پر آمین کی مُہر مطابقت۔ غلاف[۷] سے چمٹنا۔ لپٹنا آنکھوں سے لگانا غم سے نجات، در کعبۃُ[۸] اللہ پر دُعا اور سجدے کا حتمی وعدۂ قبولیّت۔ قبّہِ[۹] مقامِ ابراہیم علیہ السّلام پر نقشِ قدم پر سجدوں کی سعادت۔ چشمۂ[۱۰] آبِ زمزم سے پینا اور بقیہ پانی سے چہرہ پہ چھینٹے مارنا۔ جسم اور لباس پر ڈالنا۔ سر کا غسل اور وضو طہارت اور نظافت، شہزادگانِ نبوّت کا تحنیک آبِ زمزم سے پانا اور شبِ اسراء، رُوحُ القدس علیہ السّلام کا جنّت کے پانی کی بجائے آبِ زمزم سے قلبِ انور دھونے کی فضیلت۔ مطاف[۱۱] جہاں کئی انبیاء علیہم السّلام کے مزارات ہیں رحمت اور المسجدُ الحرام کے باہر حرم شریف میں سب سے افضل ترین مقام مولدُ النّبی[۱۲] "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی زیارت اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ غایت کا فی الباب یہ کہ کعبۃُ اللہِ العظیم پر ایک سو بیس[۱۲۰] رحمتوں کا ورُود اور نزُول اور وہ بھی بالخصوص۔ کیا اُس ذاتِ رحمٰن و رحیم اور کریم کی کُل اتنی ہی[۱۲۰] رحمتیں ہیں۔ فرمایا میری رحمتوں کی انتہا نہیں لیکن تم مزید کو ڈھونڈو۔ اے بندہ! رحمتیں اگر چاہو تو دیے جاؤ ذوق کے اشارے المدینۃُ المنوّرہ میرے حبیب پاک صاحبِ لولاک، دانائے سُبُل، فخرِ رُسُل، مولائے کُل احمدِ مجتبیٰ محمّدِ مصطفیٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے پاس چلے جاؤ جو میری رحمتوں کے مظہر، مرکز اور رحمۃٌ للعٰلمین ہیں۔ "کیونکہ یہ بھی میری تجلّی کا ایک ظل"۔ یہ ساری رحمتیں بنفسِ برکت درُود شریف وہاں پاؤ گے۔ حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ ...

روضۃ السابعۃ — باب ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فضائل المدینۃ المنورۃ

"زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِيْمًا"

"وَزَادَهُمَا عِزًّا وَّ زَيْنًا بَعْدَ زَيْنٍ"

قرآن پاک :- پ۳۰ سورۃ البلد آیت کریمہ ۱-۲-۳

| | |
|---|---|
| لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ | مجھے اس شہر کی قسم کہ محبوب ﷺ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس کی اولاد کی قسم کہ تم ہو۔ |

○ اس قسم کا مُقسَم بہ حضور ﷺ کی ذات ہے۔ "بحلولہ ﷺ" لمزید فضائلہا اور یہاں بلدۃ آمنہ مکۂ معظمہ کی قسم ہے۔ یہ قسم فرمانا بیت اللہ، حطیم، حجر اسود اور مقام ابراہیم کی وجہ سے نہیں، حضور محمد مصطفےٰ "ﷺ" کی جلوہ گری کی وجہ سے ہے کہ محبوب "تو" اس شہر میں مکین ہے۔ اس شہر کے رہائشی اور حرم پاک کے آداب[1] امتیازی حیثیت رکھتے ہیں اور آیات مقدسہ میں شہر اُمّ القریٰ کی قسم۔ گلی و بازار، چشمہ و پہاڑ، در و دیوار مُقسَم بہ میں داخل ہیں۔ یاد رہے مکان کا عزّ و شرف مکین کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مکین جتنا شرف و کمال میں برتر اور ارفع ہوگا۔ مکان بھی اتنا ہی برتر، مرتفع، معزز اور مشرّف ہوگا۔ مکۂ معظمہ کا یہ شرف حضور "ﷺ" کی ولادت، رہائش اور جلوہ گری کی بناء پر ہے اور حرم شریف میں اس

---

[1] خیال کر کہ اس نابکار، نالائق کو شہنشاہ ارض و سما جل وعلیٰ نے اپنے گھر بلا کر حضرت ابو حنیفۃ الرحمٰن سے نوازا۔
تو کجا و من کجا و ذکرت کجا — اللہ اللہ نسبت شاہ و گدا

☆ زائر پر لازم ہے کہ مکین بلدۂ امین کے جلال کو برداشت کرے یہ ان کا حق ہے اور ہمارا حق صبر و شکر سے برداشت کرنا ہے نہ کہ شکایت کرنا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ظلم و تشدد برادران کے پوچھنے پر اپنے والد مکرم سے عرض کیا یا اَبَتِ لَا تَسْئَلْنِيْ مَا صَنَعَ اِخْوَتِيْ بَلْ سَلْنِيْ مَا صَنَعَ اللّٰهُ بِيْ "ابا جان مجھ سے یہ نہ پوچھئے کہ بھائیوں نے میرے ساتھ کیا کیا بلکہ مجھ سے یہ پوچھئے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے میرے ساتھ کیا کیا کہ مجھے قعر چاہ کنعان سے اٹھا کر تخت مصر عطا فرمایا۔"



کی عظمت و حرمت اور طہارت کی وجہ سے کفّار و مشرکین کا داخلہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا کہ مشرکین پلید ہیں اور حرم شریف پاک۔

☆ علماءِ مالکیہ نے اَلْبَلَد سے مُراد مدینہ طیّبہ لیا ہے۔ وہاں صرف ولادت اور یہاں تا قیامِ قیامت، اقامت پذیر۔ مکۂ معظمہ اور المدینۃ المنوّرہ کو اپنے قدموں سے شرف بخشنے والے حضور نور "ﷺ" مکۂ معظمہ کو چمکا کر اور بقعۂ نور بنا کر مدینہ منوّرہ (دیار مصطفےٰ) تشریف لے گئے اور دونوں شہروں کو منوّر و معظّم کر دیا۔ دونوں کی مفہوم کے لحاظ سے عظمت ظاہر ہے۔ مکۂ معظمہ میں شانِ جلالی کا ظہور ہے اور یہاں کے رہنے والے اپنے اعمال سے شانِ جلالی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور مدینہ طیّبہ میں شانِ جمالی کا ظہور ہے۔ یہاں ہر لب درود شریف سے لبریز اور ہر قلب، محبّت و ادب سے سرشار ہے۔ دونوں شہر باعظمت اور ذی شان۔ جو حضور "ﷺ" کے نور سے منوّر اور روشن ہیں اور یہاں کے باسیان کو صاحبِ خُلقِ عظیم "ﷺ" نے عظیم سے عظیم تر بنا دیا۔

☆ مکۂ معظمہ میں بیت اللہ ہے اور مدینہ طیّبہ میں رسول اللہ "ﷺ" وہ حرم خلیل محترم ہے اور یہ حرمِ حبیب معظّم، کعبۃ اللہ شرّفہا اللہ تعالیٰ و قدّس پر سب سے پہلی نظر پڑے تو رب کریم سے عشقِ مصطفےٰ مانگو اور مدینہ منوّرہ رسول اللہ "ﷺ" کی بارگاہ سے "اللہ" کو مانگو "عزّ وجلّ و صلّی اللہ علیہ وسلّم" اور رب کریم سے دعا مانگو کہ وہ ہمیں اپنا بندہ بنائے۔ یہ شریعت اور طریقت کے اعلیٰ مراتب سے ہے۔ علّامہ، مولوی، مفتی، قاضی، امام، خطیب بننا آسان ہے لیکن بندہ بننا بہت مشکل ہے۔ "بندہ وہ ہے جو ہر حال میں مالک کے حکم میں بند ہے۔"

☆ واسطی نے حضرت عیاض علیہ الرحمۃ سے روایت کی کہ اَلْبَلَدُ سے مراد مدینہ منوّرہ ہے۔ فقہ مالکیہ اعاظم و اکابر علماء کرام نے متّفقہ اسی معنیٰ کو ترجیح دی کہ ہجرت سے قبل مکۂ معظمہ افضل تھا اور بعد ہجرت مدینہ منوّرہ افضل ہے۔

فتویٰ :- فقیہہ اُمّت مشہور محدّث عالم المدینۃ النبویّہ سیّدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ولادت ۹۳ھ) نے فرمایا جو شخص افضل البلاد المدینۃ المنوّرہ کو یثرب کہے وہ منافق ہے۔ اور اس کو دس دُرّے لگانے کا حکم صادر فرماتے۔ اگرچہ وہ شخص ظاہراً کتنا ہی قدر و منزلت والا کیوں نہ ہوتا۔

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت ہجرت کعبۃ اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ مجھے ہر جگہ سے بڑھ کر

یہاں رہنے نہیں دیتے اور دُعا فرمائی اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ ! تُو نے مجھے اُس شہر سے ہجرت کرنے کا حکم دیا ہے جو مجھے محبوب تھا۔ اب میرا اُس شہر میں قیام فرما جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو تو ہجرت کے لیئے ربُ العزت نے اپنے حبیب اجمل علیہ الصلوٰۃ والسلام الاکمل کو تین جگہ کا اختیار دیا۔ قنسرین ملکِ شام، ہجر بلادِ بحرین، یثرب[۱] بلادِ عرب، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجازِ مقدس کو ترجیح دی۔ مدینہ طیبہ وُہ مقدس اور برگزیدہ شہر ہے۔ جو ربّ جیب نے اپنے حبیب لبیب عزّوجل صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے پسند فرمایا تو نبی تہامی[۱] صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ہمیشہ محبوب و مرغوب رکھا۔ آفتابِ نبوّت، قمرِ رسالت کے انوار کی شعاعیں "فتوحاتِ مدینہ" یہیں سے کائناتِ عالم میں پہنچیں، پھلیں اور پھولیں۔ شہنشاہِ نبوّت "صلی اللہ علیہ وسلم" کی تشریف آوری سے بہت پہلے ہجرت گاہ کے لیئے ایک شہنشاہ نے آباد کیا۔ یہ صوبہ حجاز کا قدیمی اور مشہور شہر ہے۔ اِسی شہر کے لیئے دُعا فرمائی۔

| اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا مَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ ؕ | اے اللہ ! مدینہ منوّرہ کو ہمارے لیئے مکہ معظمہ کی طرح محبوب شہر بنا دے۔ یا محبوب ترین ہے |
|---|---|

یہ رنگیں ہوائیں یہ مہکی فضائیں　　مُعطّر مُعنبر ہے سارا مدینہ
وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد　　وُہ مکہ بھی میٹھا یہ پیارا مدینہ

☆ طبرانی نے معجم کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

| اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ مَّكَّةَ ؕ | مدینہ منوّرہ، مکہ معظمہ سے افضل ہے۔ |
|---|---|

**قولِ فیصل** :۔ مدینہ منوّرہ مکہ معظمہ سے افضل ہے سوائے کعبۃ اللہ کے اور کعبۃ اللہ افضل ہے۔ مدینہ منوّرہ شہر سے سوائے روضہ اطہر کے اور روضہ اقدس افضل ہے کعبۃ اللہ سے اور

[۱] مکہ معظمہ تہامہ کا ایک حصّہ ہے۔ "معنی نشیبی جگہ" اور ربوہ اور نجد اُونچی ٹیلہ والی جگہ کو کہا جاتا ہے۔ اور یثرب کا معنی خراب آب و ہوا۔ اس سرزمین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے ناز کے بوسوں سے المدینۃ الطیبہ کا لقب پایا اور لاعلاج امراض کے لیئے شفا کا مرکز اور بیماروں کا مسکن بن گئی۔ منافق ہی مدینہ منوّرہ کو یثرب کہتے تھے نعت خوان حضرات اور علماء وقت کے لیئے لمحہ فکریہ ہے۔ تمام عالمِ دُنیا میں یہ فضیلت اسی شہر کو ہے کہ یہ شہر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور اسی مدینۃ السکینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا ۔ وسنہ افروز



روضۂ اطہر کی وُہ خاکِ[۱] پاک جو جسمِ اطہر سے مس ہوئی وُہ تمام کائنات، الکعبۃ المشرفۃ جنت لوح و قلم حتیٰ کہ عرشِ عظیم سے بھی افضل ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ؕ

☆ علامہ السید نور الدین سمہودی مدنی علیہ الرحمۃ نے "وفاء الوفا فی اخبار دار المصطفیٰ" میں فرمایا۔

| قَدِ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى تَفْضِيْلِ مَا ضَمَّ الْاَعْضَاءَ الشَّرِيْفَةَ حَتّٰى عَلَى الْكَعْبَةِ الْمُنِيْفَةِ ؕ | اس مسئلہ پر اجماعِ اُمّت ہے کہ جس مٹی سے اعضا مُبارک مس ہیں وُہ جگہ کعبۃ اللہ سے افضل ہے۔ |
|---|---|

جنت بھی لینے آئے تو چھوڑوں نہ یہ گلی　　مُنہ پھیر بیٹھیں ہم تیری دیوار کی طرف
جانِ جناں ہے دشتِ طیبہ تیری بہار　　بُلبل نہ جائے گی کبھی گلزار کی طرف

☆ مسجدِ نبوی شریف کی جانبِ شمال پیشانی پر یہ حدیث پاک لکھی ہوئی ہے۔

| صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةٍ مَا سِوَاهُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ | اس میری مسجد میں نماز تمام مساجد سے افضل ہے سوائے کعبۃ اللہ کے۔ |
|---|---|

**حکمتِ جلیلہ** :۔ محدثین کرام، فقہاء عظام اور آئمہ مجتہدین کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے کہ مسجدُ الحرام میں نماز کا ثواب، مسجدِ نبوی کے ثواب سے زیادہ ہے۔ یعنی کمیت کے لحاظ سے حرم کعبۃ اللہ شریف کی نماز میں زیادتی ہے اور کیفیت، قبولیت اور قُرب کے لحاظ سے مسجدِ نبوی شریف میں۔ یاد رہے اجر و ثواب کی زیادتی علیحدہ شئ ہے اور قبولیت اور محبوبیت علیحدہ شئ ہے۔ یہاں وُہ قُرب مقصود ہے جو وہاں مفقود ہے۔

پس کدامے شہر از جاہا خوش تر است　　گفت آن شہرے کہ درِ وے دلبر است
خاکِ طیبہ از ہر دو عالم خوش تر است　　اے خوشا شہرے کہ آنجا دلبر است

☆ **دُعائے مبارکہ** :۔ اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ تیرے خلیل علیہ السلام الجلیل نے دُعا مانگی کہ مکہ معظمہ شہر کو حرم بنادے اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں کا رزق عطا فرما۔ اے ربّ العٰلمین! میں تیرا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ دُعا مانگتا ہوں۔ تو میرے مدینہ منوّرہ کو حرم بنادے اور اسکے پھلوں میں دوگنا برکت عطا فرما۔[۲]

[۱] تربتِ اطہر کی یہ خاکِ پاک، کعبۃ اللہ کی خاکِ پاک ہے جو محبوب کی عظمت شان کے لیئے یہاں لائی گئی تاکہ کعبۃ اللہ کی حاضری کے ضمن میں محبوب کی زیارت ہو بلکہ علیحدہ نیت سے دُور دراز کا سفر کرکے مستجاب بن کر آئیں۔

☆ ایک روائیت میں نبیِ محترم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ" نے فرمایا۔

| حَرَمُ اِبْرَاهِیْمَ مَکَّۃُ وَحَرَمِیْ الْمَدِیْنَۃُ ط | مکہ معظمہ ابراہیم کا حرم ہے اور مدینہ منورہ میرا حرم ہے۔[علہ] |
|---|---|

☆ مکہ معظمہ حرمِ ابراہیمی ہے اور المدینۃ المنورہ حریمِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ حرمِ محترم خلیلی ہے اور یہ حریمِ محترم حبیبی ہے۔ ادب و حرمت میں دونوں حرم مساوی ہیں۔ نبیِ محترم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے نور نے ان شہروں کے ذرہ ذرہ کو تجلی گاہِ طور بنا دیا۔ "علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام"

قرآنِ پاک : پ ۲۸ سورۃ الحشر آیت کریمہ ۹

| وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ | اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا۔ دوست رکھتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کرکے گئے |
|---|---|

☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روائیت ہے اس شہر مدینہ منورہ کو دار الایمان فرمایا گیا یہ شہرِ مقدس بھی حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر ایمان لایا اور اس کے سنگریزے اور پتھروں نے بھی کلمہ پڑھا اور درود و سلام عرض کیا اور پہاڑوں نے جھک کر تعظیم کی اور خوشی سے جھوم اُٹھے اور درختوں نے قدم بوسی کی اور سلام عرض کیا۔ اس شہر کے گلی بازار، در و دیوار، پہاڑ اور ہر شئی کو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سے لگاؤ ہے۔ صحابہ کرام نے اس شہر کو اپنا وطن اور ایمان کو اپنا مستقر بنا لیا۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے قیام پذیر ہوگئے۔

☆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ میں مدینہ منورہ، حاضرِ بارگاہ رسالت تھا۔ مولائے کائنات کا ہاتھ رسولِ کائنات "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پکڑ کر ایک باغ

بقیہ حاشیہ

اور غلامی کا ثبوت بہم پہنچا کر انعکاس تجلیات ربانی اور قرب کی کیفیات سے حلاوت ایمانی پائیں۔

علہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے جنت الفردوس سے یہ قطعہ ریاض الجنۃ۔ محبوب کے لیئے دنیا میں بھیجا۔ اس کی روشنی سے جہاں منور ہوگیا جہاں تک اس کی روشنی اور نور پھیلا وہ حرمِ نبوی بنا۔ "بروایت" محبوبِ کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ جلوہ افروز ہوئے تو نورِ نبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سے سارا شہر منور ہوگیا اور ہر شئے چمک اُٹھی تو صحابہ کرام نے جہاں تک جمال آرا کے نور اور روشنی کا ادراک اور مشاہدہ کیا وہ حرمِ نبی کی حدود قرار پایا جیسا کہ حجرِ اسود کا نور مکہ معظمہ میں پھیلا وہ حدودِ حرمِ کعبہ بنی حقیقت یہ ہے کہ کائنات ارضی و سماوی میں حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے نور کی روشنی ہے۔ کیوں نہ ہو کہ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے نور سے کائنات بنی اور اسی نور سے روشن ہے۔ ۱۲ منہ



میں لے گئے۔ (یہ باغ جنتُ البقیع کے جانب شمال واقع تھا جہاں اب شہر آباد ہے۔ مؤلف)

○ ایک کھجور کے درخت نے جھک کر قدم بوسی کی اور سلام عرض کیا اور پھر آواز آئی۔ هٰذَا مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" هٰذَا عَلِیٌّ سَیِّدُ الْاَوْلِیَاءِ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اور دوسری کھجور سے آواز آئی هٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" هٰذَا عَلِیٌّ سَیْفُ اللّٰہِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے ان کھجوروں کا نام "صیحانی" آواز دینے والی رکھ دیا۔ نیز بے گٹھل کھجور بطور معجزہ ظہور پذیر ہوئی۔ "دیکھو صفحہ ۲۲۸"

☆ حدیث پاک میں رسولِ اکرم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے فرمایا۔

| اَلْمَدِیْنَۃُ مُهَاجَرِیْ وَفِیْهَا مَضْجَعِیْ وَفِیْهَا مَبْعَثِیْ ط | مدینہ منورہ میری ہجرت گاہ اور خواب گاہ ہے اور قیامت کے روز اُٹھنا یہیں سے ہوگا۔ |
|---|---|

○ فتح مکۂ معظمہ کے روز بعض صحابہ کبار کو مغموم پایا تو سبب پوچھا۔ انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ یہ آپ کا آبائی وطن ہے۔ کہیں اب آپ یہیں نہ رہ جائیں۔ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہوگا۔ میری حیات و ممات میرا حشر و نشر اور اُٹھنا بیٹھنا، رہنا سہنا تمھارے ساتھ ہوگا اور جب اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ مراجعت فرمائی تو صحابہ نے تسکین پائی۔ اس طرح یہ شہر ہمایوں سرتاج انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی تا قیامِ قیامت آرامگاہ اور قیام گاہ بن گیا۔

☆ اسمآءِ مبارکہ مدینۃ النبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"، ننانوے ۹۹ ہیں بمطابق اسماءُ اللّٰہِ الحُسنٰی اور اسماءُ النبیِ الکریم عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ جن میں مدینۃُ الرسول، مدینۃُ النبی، اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَۃ، مدینہ طیبہ، طابہ، دارُ الامان، بیتُ الرسول، حرمِ رسول اللہ، شافیہ، اَلشِّفَاء، العاصمہ دارُ السُنَّۃ، دارُ الہجرت، قُبَّۃُ الاسلام، محفوظہ، سیّدۃُ البلدان مشہور ہیں۔

☆ اسمآء کی کثرت فضیلت اور منقبت کی کثرت پر دلالت کرتی ہے ☆

بشارت :۔ شہنشاہِ دین و دنیا سلیمان علیہ السلام اپنے عظیم الشان لشکر کے ساتھ جب جبلِ اُحد سے گزرتے تو سر جھکا کر دیر تک درود شریف پڑھتے اور ارشاد فرماتے۔

| هٰذِهٖ دَارُ الْهِجْرَۃِ نَبِیِّ آخِرِ الزَّمَان | یہ نبی آخر زمان محمد مصطفےٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"، کی ہجرت گاہ ہے |
|---|---|

[illegible] سال ق م

طُوْبیٰ لِمَنْ اٰمَنَ بِہٖ ط | مبارک ہے وہ جو آپ پر ایمان لایا۔

☆ سیدنا موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے جب جبلِ اُحد پر قدم رکھا تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے برادرِ بزرگوار! یہ شہرِ مقدس قیام گاہ آخر زمان نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور آپ جبلِ اُحد پر تشریف لایا کریں گے۔ یہ آپ کا محبوب پہاڑ ہے۔ تو حضرت ہارون علیہ السلام نے دُعا مانگی یا اللہ! میری قبر اس پہاڑ پر ہو کہ جب حضور تشریف لائیں تو میری قبر کو قدمِ اقدس کی برکت سے مُشرّف فرمایا کریں۔ کماندارِ نبوت کی دُعا کے تیر کا نشانہ عین قبولیت کے نشان پر جا لگا۔ مجیبُ الدعوات نے اُن کی دُعا قبول فرمائی اور اُسی وقت وصال ہو گیا تو جبلِ اُحد پر آپ کی قبر شریف بنی اور جب لحد میں اُتارا گیا تو حضرت ہارون علیہ السلام نے ربِ کریم کی حمد کے کلمات کہے اور کلام کیا! اور اکیلے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام درود پاک پڑھتے واپس لوٹے۔

تاسیس شہرِ مدینہ طیبہ :- یہ شہرِ مقدس حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ولادت پاک سے ہزار سال پہلے شہنشاہِ یمن تبع نامی حمیری اوّل اسعد اللہ تعالیٰ نے ریتلی زمین کے نخلستان میں آباد کیا اور رہائش رکھنے والے عُلماءِ کرام کی مکمل کفالت کی ذمہ داری لی اور ایک خط لکھ کر اُن کو دیا کہ یہ خط مُہر شدہ نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا رہے تا آنکہ جب وہ آفتابِ نبوت طلوع ہو۔ تو یہ خط آپ کو پہنچا دیا جائے۔ جب حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے المدینۃ المنورہ ہجرت کی تو یہ حضرت ابوایوب[1] انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس وراثۃً چلا آ رہا تھا، فرمایا وہ خط لاؤ جو تمہارے پاس امانت ہے۔ اُنھوں نے وہ خط پیش کر دیا۔ خط کا مضمون دو شعروں میں تھا ؎

---

[1] شہنشاہِ تبع رضی اللہ عنہٗ بانی شہر ہمایوں المدینۃ المنورہ ہے۔ اُس نے حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے لئے بھی ایک مکان مُبارک نشان بنایا تھا جس میں آپ نے قیام فرمایا اور جن عُلماءِ کرام کو المدینۃ المنورہ میں ٹھہرایا تھا اُن سب عُلماء کے سردار شامول جو تبع کا مصاحب تھا کی اولاد سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ابولیلیٰ کے پاس یہ خط مُہر شدہ امانتاً چلا آ رہا تھا دانائے غیوب نبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے بھی اسی کو قیام گاہ کے لئے منتخب فرمایا اور جلوہ فگن ہو کر شرفِ میزبانی سے نوازا۔ فَنَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً لَا غَیْرَہٗ۔ وہ ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ھَاتِ الْکِتٰبَ فَدَفَعَہٗ اِلَیْہِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ تبع تحت مراۃ تفسیر خازن، شیخ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد سے تھا اور انصارِ مدینہ منورہ تبع کی اولاد سے تھے۔

☆ "بروایت" کعبۃ اللہ المشرفہ پر آپ ہی نے سب سے پہلے غلاف چڑھایا۔ جو کعبۃ اللہ کا لباسِ احرام بنا۔ ایک روایت "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"



شَہِدْتُ عَلیٰ اَحْمَدَ اَنَّہٗ | رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ بَارِیِٔ النَّسَمِ
فَلَوْ مُدَّ عُمْرِیْ اِلیٰ عُمْرِہٖ | لَکُنْتُ وَزِیْرًا لَّہٗ وَابْنَ عَمٍّ

○ ترجمہ :- میں نے گواہی دی کہ سیدنا احمد صلی اللہ علیہ وسلم خالقُ الخلق کے رسول ہیں۔ اگر میری عُمر نے آپ کے ظہور تک وفا کی تو میں آپ کا وزیر "غلام" اور چچیرا بھائی ہوں گا۔ فقط۔

☆ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے خط پڑھ کر تُبّع "تَغَمَّدَ اللّٰہُ بِرِدَآءِ غُفْرَانِہٖ" کو دُعا دی اور فرمایا کہ وہ اپنے وقت کے اولیاء میں سے سب سے بلند مرتبہ تھا۔

☆ جب صحابہ کرام ہجرت کر کے المدینۃ الشفاء آئے تو اچانک بیماریوں نے آن گھیرا۔ رنگ زرد اور پیٹ پھول گئے۔ بارگاہِ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں التجا کی تو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے فرمایا پہاڑی پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ اے شہرِ مقدس کی بیماریو! بلاؤ! وباؤ! ہمارے شہر سے نکل جاؤ۔ تمھیں رسولُ اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے حکم دیا ہے۔ تو دیکھا گیا کہ بھیانک شکل میں بلائیں نکل گئیں اور شہر پاک ہو گیا۔ "عَلیٰ مَنْ بِہَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَالتَّحِیَّاتُ"

☆ المدینۃ المنورہ درود شریف کا شہر ہے۔ زائر ہر لحظہ اس خطۂ مبارک کے ہر آثار کو محبت کی آنکھ سے چومتا اور اس شہر ہمایوں کی بھینی بھینی خوشبودار فضاؤں میں ہر لحظہ زبان دُرفشاں سے درود شریف پڑھتا ہے اور اکنافِ عالم سے درود خوان کے درود شریف مدینہ شریف پہنچتے ہیں۔ رُوحی لَہُ الْفِدَآء "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی اس خاکِ پاک سے درود شریف کی ایک عجیب خاص قسم کی دل لُبھانے والی خوشبو مہکتی ہے۔ جو زائر کے جسم و جان میں بس جاتی ہے۔

☆ المدینۃ المنورہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کا شہر ہے۔ محبوب کی ہر شئے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کا ذکر محبوب۔ تا آنکہ محبوب کا نام نامی اسم گرامی محبوب یہ شہر درود شریف کے الفاظ کا طرز مدینہ! اور درود شریف کے انوار کا گنجینہ ہے۔ یہ شہر محبوب کائنات کے محیط کا مرکزی نکتۂ ایمان ہے۔ اور محبوب پھلوں کے متعلق فرمایا فَکَانَ اَحَبُّ التَّمْرِ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْعَجْوَۃُ سب پسندیدہ محبوب کھجور عجوہ تھی یہ کھجور عجوہ جنت کا پھل ہے۔ مومن کو یہ کھجور محبوب اور پسند کیوں نہ

— بقیہ حاشیہ —

میں بسند صحیح بیان ہوا سب سے پہلے کعبۃ اللہ کا غلاف سیدنا عدنان علیہ الرحمۃ والرضوان نے چڑھایا تھا جو حضور سرورِ کون و مکان "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے جدِ اعلیٰ ہیں۔ یہاں تک حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا نسب بہ صحیح روایات سے ثابت ہے۔ عدنان کا زمانہ ۱۱۵۰ سال ہے

ہو کر یہ محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کی محبوب کھجور اُمُّ التمر ہے ۔ جس کا پودا سرکار " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا تھا ۔ کھجور عجوہ کے سات دانے مُنہ نہار ناشتہ میں کھانے سے زہر[۱] اور سخت قسم کے جادُو کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں ۔ " صحیحین بخاری و مسلم "

☆ صیحانی کھجور نے تو بارگاہِ مُصطفوی " صلی اللہ علیہ وسلم " میں سلام عرض کیا ۔ برنی کھجور کے مُتعلق فرمایا یہ افضل و بہتر اور دافِعُ الامراض ہے ۔ شبلی کھجور ، بلا گُٹھلی کھجور ، کلمہ طیبہ والی کھجور غرضیکہ ہر ایک کھجور اپنی اپنی خصُوصیات اور تاثیرات میں مُمتاز ہے اور مومن کے لیئے تبرّک ، مدینہ طیبہ کا ایک ایک مقام خیر و برکت کا ہے ۔ مقاماتِ مُقدّسہ ، مکاناتِ مُتبرّکہ اور جہاں جہاں محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کے قدمِ مُبارک لگے اور آپ کی نگاہیں دَر و دیوار پر پڑیں جس سے یہ بلدۂ طیبہ محلِ قبُولیت اور مقامِ محبُوبیت بن گیا ، ان کھجوروں اور پھلوں میں قدمِ مُبارک کے اثرات و برکات سرائیت کیے ہُوئے ہیں ۔ مدینہ مُنوّرہ کا پودینہ بے حد خُوشبُودار اور سب سے اعلیٰ تحفہ ہے جو چائے اور قہوہ کو مزید ، مزیدار اور خُوشبُودار بناتا ہے اور ایک عُمدہ تر اور نفیس ترین تبرّک گلاب کے پھُول ہیں ۔ جو محبُوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کی خُوشبُو اپنے اندر بسائے ہُوئے ہیں ۔

غُبَارُ الْمَدِيْنَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَة " رضی اللہ تعالیٰ عنہ " ؎

بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ غُبَارُ الْمَدِيْنَةِ يُطْفِي الْجُذَامَ ؎

سیدہ فرماتی ہیں حدیث پہنچی مجھے یہ کہ فرمایا رسُول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے مدینہ مُنوّرہ کا غُبار جذام ۔ کوڑھ جیسے لاعلاج مرض کے لیئے شفا اور تریاق ہے ۔

☆ گُلدستۂ محبّت :۔ دیارِ حبیب شفاخانہ ، ذِکرِ حبیب[۲] درُود شریف نسخۂ شفا ہے ؎

میرے آقا کا مدینہ بھی ہے کیا دارُ الشفا
جس جگہ مسیحا بھی آتے ہیں دوا کے واسطے

[۱] ذِکْرُ الْحَبِيْبِ لِلْمَرِيْضِ طَبِيْبٌ ؎ محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہر مریض جسمانی رُوحانی ذہنی قلبی کا معالج ہے ۔

[۲] شرفِ سعادت :۔ اس دفعہ حاضری بارگاہِ عالیہ میں بار بار خیال آیا کہ غُبار پاک میں شفا ہے اور شہرِ مُبارک المدینۃ المنوّرۃ پر نظر کھتی تو شہر ہمایوں میں نہ مکھی نہ مچھر ، نہ کھٹمل نہ جُوں ، نہ کوّا نہ چیل ، نہ خوف نہ ہراس ، نہ وباء نہ بلاء ، امن ہی امن ، سکُون ہی سکُون شفا ہی شفا وُہ اتنا صاف شفاف اور مُصفّٰی کہ غُبار کا نام تک نظر نہیں آتا تھا ۔ شانِ قُدرت " بابِ عثمان " کے باہر ایک سہ منزلہ عمارت قریب حرم شریف گرائی جا رہی تھی ۔ فقیر بروز[illegible]



حدیثِ نبوی :۔ بروایت اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ؎

اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا وَيُشْفٰي سَقِيْمُنَا ؎

حضُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مریض پر یہ کلمات پڑھ کر دم فرماتے اور بیمار شفا پاتا ۔ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا وَيُشْفٰي سَقِيْمُنَا ؎

مریضوں کو نُسخہ طبیبوں کو مژدہ
ہے خاکِ شفا خاک کُوئے مدینہ

☆ ایک مرتبہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کی عیادت کو تشریف لے گئے تو انھوں نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں بخار کی شدّت کی لپیٹ میں ہُوں تو فرمایا ۔ مدینہ طیبہ کی مٹی لے کر پانی میں بھگو کر چہرے پر چھڑکو ۔ تو انھوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو شافی مُطلق جل شانُہٗ نے ببرکتِ خاکِ شفا ، شفا عطا فرما دی ۔ ؎

منم خاکِ درِ کُوئے محمّد " صلی اللہ علیہ وسلم "
اسیرِ حلقۂ مُوئے محمّد " صلی اللہ علیہ وسلم "
قتیلِ نوکِ شمشیرِ نگاہش " صلی اللہ علیہ وسلم "
شہیدِ تیغِ ابرُوئے محمّد " صلی اللہ علیہ وسلم "

☆ خاکِ شفا :۔ المدینۃ المنوّرۃ کے پُورے شہر کی خاک ، خاکِ شفا ہے ۔ لیکن ایک مقام خاص خاکِ شفا " کے نام سے موسُوم ہے ۔ جو مسجد قبا شریف سے واپسی پر مسجد جمعۃ المبارک کے قریب کھجوروں کے باغ کے عقب وادی صُعیب میں واقع ہے ۔ جہاں سے زائر خاکِ شفا لاتے ہیں ۔ پیشتر ازیں اہلِ مدینہ مُنوّرہ چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر تبرّک دیا کرتے ۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر ؎ کو اس مقام کی زیارت نصیب ہُوئی حقیقت ہے کہ اپنی قدر و قیمت تو خاکِ پاک کی وابستگی

بقیہ حاشیہ

۲۱ رجب المرجب ۱۴۴۰ ہجری المقدّسہ کو بعد از نمازِ عصر اُدھر سے گزرا ۔ منظر دیکھنے کے لیئے کھڑا ہو گیا ۔ جب عمارت ۲۶-۳-۲۰۱۹
گری غُبار گھٹا بادل کر ایسا چھا گیا کہ کچھ نظر نہ آتا تھا ۔ یہ حقیر پُر تقصیر بھی آگے بڑھ کر اس غُبار پاک کو اپنے جسم پر سجانے کے لیئے حاضر ہو گیا ۔ تا آنکہ سارے جسم کا غُبار پاک سے غسل ہو گیا ۔ الحمدُ للہ رَبّی علیٰ ذالک ۔ کاش کہ مدینہ مُنوّرہ کی خاک پاک میں ہی پیوندِ خاک ہو جاتا ۔ اے کریم جل شانُہٗ مجھے بھی اس غُبار پاک کا صدقہ عذاب نار سے مامُون و محفوظ فرما ، بجاہ افضل البلاد وعلیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام من الملک الغفار ؎

مدینے جا کے ہم سمجھے تقدّس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

☆ فقیر اس دو شوق میں ہمرنگ جامی شیخ جمالی کے حال کی آرزو ، آب دیدہ اور کیف در دل ، شیفتگی کی تمنّا رکھتا ہے ؎

ما راز خاک کویت پیراہن است بر تن
آں ہم ز آب دیدہ صد چاک تا بدامن

سے ہے۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کی ہَوا اور فضا میں شفاء کے علاوہ حیاتِ حقیقی ہے۔ یہ مبنی برحقیقت عقیدت ہے اور مومن کے لئے مزید کثیرُ التعداد فوائدِ مُضمرہ کا مُژدہ ہے۔

☆ دُعا:۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَمَوْتًا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِكَ ﷺ ط ہے

اِلٰہِیْ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ     بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْمَوَالِیْ

وَھَبْ لِیْ فِی الْمَدِیْنَۃِ قَرَارًا     اِیْمَانًا وَّ دَفْنًا بِالْبَقِیْعِ

☆ حضور غوثُ الاولیاء، بغدادِ مُعلّٰی کے شہنشاہ علیہ الرحمۃ نے کیا عُمدہ فرمایا۔ ہے

خلق گفتند کہ فردا روزِ عید است     خوشی در قلبِ مومن پدید است

دراں روزے کہ با ایمان میرم     مرا در مُلکِ خود آں روزِ عید است

اب مری لحد میں بھی ہے خوشبو مدینے کی
مَیں خاکِ شفا لایا تھا اک دن مدینے سے

☆ **درگاہِ اولیاء کی خاک کا ادب:۔** ایک دن صاحبقِران امیر تیمور گورگاں[1] کا جلوس بُخارا شریف کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اتفاقاً خواجہ نقشبند کی خانقاہ عالیہ کے درویش چٹائیاں (سمرقندی) جھاڑ رہے تھے (اور جھاڑو دے رہے) اور گرد و غبار صاف کر رہے تھے۔ امیر تیمور بھی اپنی مُسلمانی کی اچھی حالت کے پیشِ نظر ٹھہر گیا اور خانقاہ کی گرد کو اپنے لئے عنبر اور صندل سے بڑھ کر سمجھا تو ربِ کریم نے اپنے محبوب ﷺ کے ایک ولیِ کامل کی درگاہ کی خاکِ پاک کی برکت سے خاتمہ ایمان پر عطا فرما دیا اور خواجۂ خواجگان شہنشاہِ نقشبند بُخاری کا پیرہن مُبارک بطورِ کفن مِلا اور سیّد امیر کلال دامت برکاتہم العالیہ کے مقبرہ میں بوجہ عقیدت دفن ہونے کی سعادت پا گیا۔

☆ منقول ہے۔ خواجۂ خواجگاں نقشبنداں فرمایا کرتے: "امیر تیمور مردِ نیک ایمان بُرد" ہے

مری خاک یا ربّ نہ برباد جائے     پسِ مرگ کر دے غُبارِ مدینہ

مولائے کائنات علی مُرتضٰے کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے کیا عمدہ ارشاد فرمایا ہے۔ سُبحان اللہ ہے

رَضِیْتُ بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لِیْ     اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلٰی خَالِقِیْ

لَقَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ فِیْمَا مَضٰی     کَذَا یُحْسِنُ اللّٰہُ فِیْمَا بَقِیْ

[1] امیر تیمور خاندانِ مُغلیہ کا جدِ اعلیٰ جنھوں نے اس کی برکت سے ہند پر تین سو سال حکومت کی۔

الاولیاء تحت قدم الانبیاء۔ اولیاء، انبیاء کے قدموں کے نیچے کی خاک کے انوار اور ذرّات ہیں۔ ان کا ادب ہے



مَلا کرتے ہیں آنکھوں میں اپنی     شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

**حدیثِ پاک:۔** بروایت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ فِی الْغُبَارِ شِفَاءً لِّکُلِّ دَآءٍ ط | مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ غُبارُ المدینۃ المنوّرہ میں ہر مرض کی شفا ہے

☆ شیخ محقق فرماتے ہیں مَیں نے کئی دفعہ تجربہ کیا اور شفاء سے مُشرّف ہُوا ایک مرتبہ پاؤں میں وَرم آگیا۔ اطبّاء نے لاعلاج قرار دے دیا تو شہرِ شفا کی خاکِ شفا سے شفا مل گئی۔ یہ شہر اسم بامُسمّٰی ہے۔ اکثر عُلماءِ عظام نے اس خاکِ شفا سے شفا چاہی اور پائی۔

○ مدینہ مُنوّرہ کی خاکِ پاک دَوا بھی ہے اور شفا بھی۔ علاج بھی ہے معالج بھی۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ مانند کُٹھالی ہے۔ مومن کے ہر قسم کے کھوٹ کو جلا کر اُسے مُصفّٰی و مُجلّٰی کر دیتا ہے خاک شفاء، شفاءِ بیماراں اور مرہمِ گُناہگاراں ہے۔ یہ غُبارِ پاک تو سرکارِ مدینہ ﷺ کے قدموں کی دُھوڑ ہے اس میں شفاء ہی شفاء ہے اس میں نُور ہی نُور ہے۔ اِس خاکِ شفاء کو پانی میں گھول کر غُسل کرنے سے بعونہٖ تعالیٰ یہ غُسل غُسلِ صحت ہوگا۔ اور غُسلِ شفا۔

★ مُنافق کی علامت سے ایک یہ ہے کہ وُہ فضائلِ مدینہ مُنوّرہ اور خاکِ شفا کا انکار کرتا ہے اور اُس کا دِل مدینہ مُنوّرہ نہیں جیتا اور مدینہ مُنوّرہ بھی اُس کو کھوٹے سکّے کی طرح باہر پھینک دیتا ہے۔ ربِّ علیم و حکیم نے فرمایا۔ اے محبوب ﷺ "تم نے میرے کعبۂ مُعظّمہ کو بُتوں سے پاک کیا۔ میں تیرے شہر اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کو مُنافقوں سے پاک کر دُوں گا۔

☆ حضور ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب کبھی سفر سے واپسی مدینہ مُنوّرہ ہوتی۔ تو چہرۂ انور انبساطِ مُسرّت اور فرحت سے جگمگا اُٹھتا۔ اپنی سواری کو کمالِ شوق سے تیز کرتے اور چادرِ انور اپنے دوشِ مُبارک سے ہٹا کر فرماتے ھٰذِہٖ اَرْوَاحٌ طَیِّبَۃٌ ط "یہ ہوائیں کتنی بھلی اور پاکیزہ ہیں۔" اِس مُبارک شہر کی مُعطّر فضائیں مُعنبر ہوائیں آپ ﷺ کو مسرور کرتیں اور دَر و دیوار سے فرحت برستی جو اس مبارک شہر کی گرد آپ کے چہرہ انور پر پڑتی تو وُہ ہرگز صاف نہ کرتے اور اگر کسی صحابی کو گرد سے بچنے کے لئے مُنہ چھپاتے دیکھ لیتے تو آپ منع فرماتے۔ سُبحان اللہ وُہ کیا مُبارک چہرے تھے جو اس مُبارک گرد سے گرد آلود ہوئے۔

— شیخ محقق کی اقتداء ... آپ ... خاک میں شفا کی ... فرماتے ہے۔

○ آج بھی مُحبّین کو اِس شہر کے در و دیوار، گلی و بازار سے ، مُعطّر و مُعنبر رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خُوشبُوئے جانفزا کی لپٹیں آتی ہیں۔ جس سے مُحبّوں کے دماغ خُوشبُو سے مُعطّر ہو جاتے ہیں کاش کہ اس خُوشبُوئے طیّب کا ایک شمۂ مشتاق مُسافر کے شامۂ ذوق و وجدان سے رُوح و جان میں بس جائے۔ اِس فضا کی ہوا میں حیاتِ دائمی[علہ] کی خُوشبُو ہے۔ ابُوعبداللہ عطّار علیہ الرحمۃ نے کیا عُمدہ کہا ہے ؎

فَطَابَ بِطِيْبِ رَسُوْلِ اللهِ نَسِيْمُهَا
فَمَا الْمِسْكُ وَالْكَافُوْرُ وَالصَّنْدَلُ الرَّطْبُ

☆ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ جو عُلماء صاحبِ وجدان سے ہیں فرماتے ہیں۔ دیارِ محبُوب کی آب و ہوا میں ایسی خُوشبُو کا ہونا عجائب و غرائب سے ہے۔ جس پہ قلوب فضائے انوارِ دُرود شریف سے معمُور ہوتے ہیں۔ اور اِس خاکِ پاک میں خاص قسم کی خوشبُو ہے جو مُشک اور عنبر سے برتر ہے۔ جو عاشق کے آئینۂ قلبِ نظر کے غُبار کو دُھو کر اُکر مُطہّر و مُعطّر کر دیتی ہے۔ ؎

نہ کہیں کیسے خُوشبُو سے وُضو گلیاں مدینے کی
نبی گلدستہ تھے شہرِ نبی گلدان جیسا تھا

☆ اس شہرِ مُقدّس و مُعطّر کی ہر شیٔ کو طہارت اور نظافت سے نوازا گیا ہے جو "اَللّٰهُ جَمِیْلٌ وَّ یُحِبُّ الْجَمَالَ" (حدیثِ پاک) کے جمالِ محبّت کا مظہر اور محبُوبِ ربُّ العُلیٰ عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گاہِ ناز ہے۔ "اَرْوَاحُنَا لَكَ الْفِدَآءُ سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علہ ۱۔ اس خاکِ پاک میں حیاتِ جاودانی مُضمر ہے۔ قُرآنِ پاک سُورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۹۰ مُوسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو سامری نے کہا کہ میری نگاہ نے آپکی صُحبت سے وُہ کچھ دیکھا جو دوسرے نہ دیکھ پائے کہ جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم جہاں پڑے وہاں سبزہ اُگ آتا تو مَیں نے اُس سے ایک مُٹھی خاک بھر لی کہ اس میں آثارِ حیات نظر آئے۔ تو مَیں نے سونے کا بچھڑا بنا کر اُس کے مُنہ میں چُٹکی بھر خاک ڈال تو وُہ اِس کی تاثیر سے زندہ ہو کر کلام کرنے لگا۔

۲۔ وادیِ ایمن طُورِ سینا ایک ہی تجلّیِ رّبانی سے جل کر سُرمہ بن گیا۔ اُس کی ایک سلائی قارُون نے اپنی آنکھوں میں لگائی تو نگاہ سے حجاب اُٹھ گئے اور رُوئے زمین کے خزانے نظر آنے لگے تو اَلمدینۃُ المنوّرہ کے اِن ذرّاتِ خاک کی کیا شان ہو گی جس نے قدمِ رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بوسے دے کر نقشِ قدم کو اپنے سینہ پہ بطورِ مُہر ثبت کرے کہ جہاں ہر لحظہ ہر لمحہ نئی آن نئی شان سے تجلّیاتِ رّبانی کا وُرود ہے۔ جس کے سامنے کوہِ طُور شرمندہ ہے۔

۳۔ ایک یہُودی نے نعلینِ مُقدّس کی خاکِ پاک کی ایک سلائی اپنی آنکھوں میں لگائی تو آنکھیں کُھل گئیں اور بصارت کے



○ اے جمالِ حقیقی! ہمارے دلوں میں محبُوب کا مدینہ بسا دے تاکہ یہ تیری الطاف کے مَورِد بنیں۔ اے فاعلِ حقیقی! ہمارے دلوں کو بھی محبّتِ محبُوب سے نواز تاکہ تیری نگاہ کے قابل ہوں اور ہجر کے لمحات اِس سے بہلیں اور قلبِ مُضطر قرار پکڑ لیں اور تیرے محبُوب کی یاد کریں اور دُرود شریف سے دِل تسلّی پائیں۔ کسی عاشقِ صادق نے کیا خوب کہا ہے ؎

سَنَةُ الْوَصْلِ سِنَةٌ وَّسِنَةُ الْهَجْرِ سَنَةٌ

لِاَنِّیْ فِی الْوِصَالِ عُبَيْدُ نَفْسِیْ
وَفِی الْهِجْرَانِ مَوْلَى الْمَوَالِیْ[علہ]

وَشُغْلِیْ بِالْحَبِيْبِ بِكُلِّ حَالٍ
اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شُغْلِیْ بِحَالِیْ

ہجرے کہ بود مُرادِ محبُوب
از وصل ہزار بار خوش تر

مرضیِ مولیٰ از ہمہ اَولیٰ

بقیہ حاشیہ

ساتھ نُورِ بصیرت پا کر مرتبہ صحابیت پر پُہنچا جہاں اُن کے قدموں کی خاک کو اُڑ لیا آنکھوں کا سُرمہ بنا کر امر ہو گئے

وُہ خاک جو لگی تھی کبھی پائے رسُول سے
سُرمہ بناؤں پاؤں جو اُس خاکِ پا کو میں

۴۔ قُرآن مجید نے صحابہ کرام کے گھوڑوں کے قدموں کی خاک اور گرد کی عظمت کی قسمیں بیان فرمائیں۔ سورۃ العٰدیٰت آیتِ کریمہ ۱ تا ۴"

۵۔ مختصراً یہ کہ سرزمین مُقدّس المدینۃُ المنوّرہ کی ہوا اور فضا میں حیاتِ حقیقی کے اثرات ہیں۔ جہاں بیمار دل شفا اور مُردے حیاتِ دوام پاتے ہیں۔ حضرت مُوسیٰ کلیم اللہ مع حضرت یُوشع بن نُون علیہما السلام بحرِ فارس اور بحرِ رُوم کے سنگم میں پہنچے اُن کے ناشتہ دان میں نمکین تلی ہوئی مچھلی تھی اس مقام سے جہاں حضرت خضر علیہ السلام دریا کے اندر سفید چادر اوڑھے آرام فرما تھے گزرے تو اس خطۂ ارضی کی ہوا لگی جس میں حضرت خضر علیہ السلام کے سانسوں کی مہک بسی ہوئی تھی تو اُس ہوا سے وُہ بھنی ہوئی مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چھلانگ لگا گئی۔ قُدرتِ خُداوندی کہ جہاں جہاں سے گزرتی وہاں وہاں پانی میں سُرنگ بنتی جاتی۔ یہ مقام منزل تھا ہماری منزل مدینہ پاک ہے۔ قِسْ عَلیٰ ھٰذَا۔ یہ مقیس کا مقیس علیہ پر قیاس مع الفارق نہیں۔

☆ اَلمدینۃُ المنوّرہ زادَ اللہُ شرفًا و تعظیمًا کی ہوا و فضا میں آج تک سیّدُ الانبیاء علیہ التحیّۃ والثناء کے سانسوں کی مہک اور خُوشبُو رچی بسی ہے اُس ہوا کی شان اور تاثیرِ حیات کا کیا عالم ہو گا۔ صاحبِ وجدان اور اہلِ دانش و بینش شاہد ہیں کہ اس ارضِ مُقدّس کی خاکِ پاک سے سُنّت کی حیات وابستہ ہے اور یہیں سے حیاتِ ابدی پا گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ
سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

سیّدُ الانبیاء کے مدینہ پاک کی خاکِ پاک سیّدُ الاولیاء کے نجفِ اشرف "ابُو تُراب" کے قدموں کی تُراب کُحلُ البصر والبصیرت ہے۔

۱۰۔ از فاک پائے اولیاء

روضۃ السابعۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پ ٦

## روضۂ اطہر سبز گنبد "درود و سلام کا مرکز و منبع" زَادَ اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا ط

السلام اے سبز گنبد کے مکین　　السلام اے رحمۃ للعٰلمین

## حجرۂ مطہرہ عائشہ صدیقہ کے تین[3] چاند شَرَّفَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَدَّسَ ط

☆ ذکرہ عروہ بن زبیر، اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ[1] الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک خواب دیکھا آسمان سے تین[3] چاند میری گود میں اُترے ہیں۔ میں نے خواب اپنے والدِ کرم سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا۔ آپ نے تعبیر میں فرمایا اے بیٹی! دُنیا کے تین بہترین انسان تیرے حجرۂ مطہرہ میں دفن ہوں گے۔

○ جب طبیبِ طاہرین "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے رحلت فرمائی "ولادت کی طرح آپ کی رحلت بھی پاک اور پاکیزہ تر ہے" تو غسل "بغیر کپڑے اُتارے"۔ اور تجہیز و تکفین کے بعد حجرۂ مطہرہ میں صحابہ کرام کی جماعت دست بستہ، نبی معصوم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی بارگاہِ رحمت میں تعظیماً و ادباً کھڑے ہوکر درود شریف ابراہیمی تین تین مرتبہ پڑھ کر واپس چلی آتی پھر دوسری پھر تیسری، علیٰ ہٰذا القیاس تینتیس ہزار ۳۳۰۰۰ صحابہ نے بغیر امام[2] نمازِ جنازہ پڑھی دو روز شبانہ اسی طرح درود شریف پڑھا جاتا رہا اور پھر یہ حجرۂ مطہرہ تا قیامِ قیامت آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی تدفین سے آرام گاہ بن کر رشکِ ارم ہوگیا۔ "مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَۃِ"

بر قعر زعارض بر گکن تا عالمے پیدا شود　　بُعضے زرو و خلقے زمُو جمعے زلب مَن از دہن

یک جلوہ شمع رُخت اُفتادہ در صحن چمن　　یکجا صبا یکجا خزاں یکجا گل یکجا سمن

---

[1] سبز گنبد سنہری کلس کی ایک جھلک پر اُمت فدا ہے۔ یہ محبوب رب العٰلمین کی جلوہ گاہ ہے۔ روزِ ازل تا ابد الآباد کائنات کے درود شریف کا خزانہ ہے۔ غلام اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم کے حریم قدس میں بالمشافہ صلوٰۃ و سلام عرض کرتے اور جوابِ سلام سے انوار کی دستارِ فضیلت اور دستاویزِ شفاعت چاہتے اور پاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا مَضٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فِیْمَا بَقِیَ

[2] اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو مدینہ کا چاند کہا کرتی۔

[3] حضور امام القبلتین "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہی حیات و ممات میں جملہ عالم کے امام ہیں۔ سب سے پہلے ملائکہ رُسل نے معہ جملہ ملائکہ نوری کے درود شریف پڑھا۔ یہی نمازِ جنازہ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ظاہری حیات سے ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہ



☆ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بیٹی! هٰذَا وَاحِدٌ مِّنْ اَقْمَارِكِ ط تیرے خواب کے تین چاندوں میں سے یہ ایک چاند ہیں وَهُوَ خَیْرُهُمْ جو سب سے افضل ہیں، نیز فرمایا۔ نبی کا جہاں وصال ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے کہ

لَیْسَ فِی الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَكْرَمُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ بُقْعَةٍ قُبِضَ نَفْسُ نَبِیِّهٖ ط　　وہ جگہ جہاں حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے وصال فرمایا اُس جگہ سے افضل کائنات میں کوئی اور جگہ نہیں۔

تو حضور سید الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام من الملک الغفار کو اسی حجرۂ مطہرہ میں دفن کیا گیا۔

☆ علامہ محمد علاؤ الدین علی بن محمد البغدادی المعروف بخازن علیہ رحمۃ الباری المتقی میں ارقام فرمایا۔

وَاَمَّا ضَمَّ الْاَعْضَاءَهُ الشَّرِیْفَةَ اَفْضَلُ الْبِقَاعِ عَلَی الْاِطْلَاقِ حَتّٰی مِنَ الْكَعْبَةِ الْمُعَظَّمَةِ وَالْكُرْسِیِّ وَعَرْشِ الرَّحْمٰنِ ط　　جو زمین اعضاء شریفہ سے متصل ہے وہ مطلقاً تمام مقامات حتیٰ کہ کعبۃ اللہ کرسی و عرشِ الٰہی سے بھی افضل و برتر ہے "متفق علیہ"

☆ امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری القرطبی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر "الجامع الاحکام القرآن" میں تحریر کیا۔

○ جب خلیفۃ الرسول بلافصل سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ ورضواناً عنہ کا وصال ہوا تو شہادت ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ وصیت کے مطابق نمازِ جنازہ کے بعد جسدِ اقدس کو روضۂ اطہر کے سامنے رکھ دیا گیا تو حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ ورضواناً عنہ نے آگے بڑھ کر صلوٰۃ و سلام کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کے یارِ غار[1] اور رازدارِ نبوت حاضر ہیں۔ حکم ہو کہ کہاں دفن کریں؟ اتنا عرض کرنا تھا کہ حجرۂ مطہرہ کا کنڈا اور دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی اَوْصِلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ط دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو تو صدیق مکرم کو صدقِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ "تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری"

☆ مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا

---

[1] ثَانِیَ اثْنَیْنِ روزِ ازل تا ابد عالمِ اجساد میں ثانی غار میں ثانی مزار میں ثانی اور عالمِ ارواح میں بھی ثانی تھے کہ عالمِ ارواح میں بھی روحِ ابوبکر کو روحِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معیت تھی۔ عالمِ اسباب میں یہ معیت بچپن جوانی اور بڑھاپا اور عالمِ برزخ میں بھی ہے اور بفضلہ تعالیٰ عالمِ قیامت اور جنت میں بھی یہ معیت ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز ط

آں امن الناس بر مولائے ما　　آں کلیم اوّل سینائے ما

ہمت او کشتِ ملت را چوں ابر　　ثانی اسلام و غار و قبر و بدر

"علامہ اقبال"

وَعَنْ سَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا سَیِّدَنَا اَبَا بَکْرٍ مَا اَوْفَاکَ وَمَا اَسْعَدَکَ ؕ کہتے ہُوئے آپ کے جَسَدِ اقدس کو لحد میں رکھنے لگا تو ایک عجیب مَنظر دیکھا کہ اچانک لحد کُھل گئی۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بنفسِ نفیس تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں اے علی مرتضیٰ! میرے انیس جلیس صدیق کا سر میری گود میں رکھ دو۔ یُوں رفیقِ غار، رفیقِ قبر بھی بن گیا عله

"یہ دوسرا چاند تھا جو اُمّت میں سب سے افضل ہے" مؤلف

☆ تیسری قبر کی جگہ اُمّ المؤمنین نے اپنے لیئے رکھی ہُوئی تھی جب سیّدنا عُمر فارُوق اعظم عله خلیفۂ خلیفۃُ الرّسُولِ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسّلام کی عین حالتِ نماز میں شہادت ہُوئی تو ان کی خدماتِ دینی و مِلّی کے پیشِ نظر ایثارًا، اُمّ المؤمنین نے آپ کو ترجیح دی۔ (شہادت ۱ محرم الحرام ۲۳ ھ) اس طرح تیسری قبر آپ کی بنی اور یہ تیسرا چاند ہے جو اپنے مابعد الصحابہ سے افضل ہے۔

———— "یہ ہیں حجرۂ عائشہ صدیقہ کے تین چاند" ————

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ ؕ

عله اَلشّیخین الکریمین کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر قطعی ہے۔ جو شخص سب کو برابر جانے اور ایک دوسرے پر فضیلت دینا فضول سمجھے وہ ابوالفضول اور احمق ہے جو اہلِ حق کے اجماع کو فضول جانتا ہے۔ عُلماء مُعتمدہ اہلِ سُنّت و جماعت نے اس مسئلہ کو عقائد اور ضروریاتِ دین سے فرمایا ہے۔ خطبہ میں خُلفائے راشدین، عمّین شریفین اور حسنین کریمین علیہم وعلیہم الصلوٰۃ والسّلام کا بالترتیب نام لینا اور اجمالاً ذکر صحابہ کرام، مُستحب، محبوب اور مُستحسن ہے اور عمدًا تارک، معتوب اور خبیث ہے۔ اور منکر فاسق، فاجر اور خارج از اُمّت ہے۔ ۱۲ منہ حفظہ ربہٗ سبحانہٗ وتعالیٰ

عله سب سے پہلے قبرِ انور پر قُبّہ سیّدنا فارُوقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوایا تھا۔ حتّٰی آخر سُلطانِ وقت محمود غزنوی انار اللہ تعالیٰ برھانہٗ نے گنبد کی از سرِ نو تعمیر کرائی اور کلس کو سبز رنگ سے مُزیّن کیا۔ بدیں وجہ اس کو سبز گنبد یا گُنبدِ خضرا کہتے ہیں۔ قبل ازیں سفید رنگ تھا اور قُبّۂ بیضاء کے نام سے مشہور تھا۔ امام ترمذی نے مبارک ابو داؤد مدنی علیہ الرحمۃ سے بروایت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السّلام قربِ قیامت مِنارہ بیضاء دمشق، مُلکِ شام میں آسمانوں سے نزولِ اجلال فرمائیں گے اور شادی کریں گے اولاد ہو گی۔ چالیس سال تمام رُوئے زمین پر حکومتِ الٰہیہ قائم کریں گے اور بعد رحلت نبی طٰہٰ و یٰس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلوئے اقدس میں گُنبدِ خضرا کے اندر دفن ہونگے یاد رہے آپ کی جائے ولادت بیت اللحم فلسطین ہے۔ ۱۲ منہ غُفی عنہٗ





نورکدۂ نبوی حجلۂ مُقدّسہ: — قَدَّسَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی وَشَرَّفَھَا ؕ

بنتِ صدیق، آرامِ جانِ نبی ۔۔۔ اُس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نُور جن کی گواہ ۔۔۔ اُن کی پُر نُور صُورت پہ لاکھوں سلام
جس میں رُوح القدس بے اجازت نہ جائیں
اُس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

یہ حُجرہ کائناتِ ارضی وسماوی کا مخزن بن گیا اور کائناتِ عالم میں مُؤمنین کے دل اِدھر مُتوجّہ ہو گئے۔ مَحبّت کا محور اور عشق کی دُنیا والوں کا مرکز اور مومن کے نورِ ایمان، اولیاء کے نورِ عرفان کا منبع بن گیا۔ شمس و قمر کو وجاہت کا نُور یہیں سے مِلا۔ آسمانِ برزخ میں چاند کے اِرد گرد چمکتے دمکتے جنّتُ البقیع کے تارے ہیں۔ بے چین رُوح کو راحت، قلبِ تپاں کو سکون اور سینۂ پُرسوز کو سرُور یہیں سے مِلا۔ دُکھ دُور، درد کافور ہو گئے۔

○ رحمت، رأفت، مودّت، شفاعت اور مغفرت اِسی دَر سے تقسیم ہُوئی۔ جنّت اور شفاعت کی سند یہیں سے پائی۔ عاشقانِ الٰہی، محبوبانِ بارگاہی کی زندگیاں اسی دَر سے وابستہ ہیں اور دریوزہ گروں کے لیئے بارگاہ حریمِ نازہی ہے۔ محبُوب کے شہر مکّہ معظّمہ میں اللہ نے اپنا گھر بنا لیا اور اللہ کے گھر میں محبُوب نے اپنا روضہ بنا لیا۔ یہ نورکدۂ نبوی، حجرۂ عرُوسی دُرود شریف کا حجرہ ہے۔ عَلَیْہِ اَلْفُ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ وَّعَلَیْھِمْ ؕ

مُفلسانیم آمدہ در کُوئے تو ۔۔۔ شَیْئًا لِلّٰہِ از جمالِ رُوئے تو
دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما ۔۔۔ آفریں بر دستِ تو بر بازُوئے تو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْاَنَامِ وَقَمَرِ التَّمَامِ مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ولادت ۹ سنہ قبل الہجرت — وصال ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ ھ

عله حبیبہ حبیبِ الٰہ، طاہرہ مُطہرہ صدیقۂ کائنات، طیّبہ زوجِ طیّب، صدیقۃُ الکبریٰ بنت صدیقِ اکبر، سیّدۃُ الکونین مخدومۃُ الدارین، افضلُ النساء العٰلمین، اُمُّ المؤمنین سیّدہ طیّبہ عائشہ صدیقہ ملقّب بہ "حُمیرا" جن کی عزّت، عظمت، عصمت، عفّت کے لیئے سورۃُ النُّور کا نزول ہُوا۔ جو بحکمِ الٰہی جن کی نُوری تصویر سیّدُ الملائکہ نے حضور میں پیش کی کہ یہ آپ کی دُنیا و جنّت کی زوجہ ہے۔ جن کا انتخاب خود ربِّ قدّوس نے فرمایا۔" سلامُ اللہ ورحمتہٗ علیہ وعلیہم ؕ

روضۂ سابعۃ ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حاضری بارگاہِ محبوب

## صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

---

خوشا چشمے کہ دید آں مصطفےٰ را صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم — خوشا دل کہ دارد خیالِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نجم بود عکسے از جمالِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم — کہ خلدِ بریں زینت از جلالِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

احادیثِ نبوی :- بروایت حاطب ابن ابی بلتعہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ط وَاَنَا حَیٌّ ط "اَوْکَمَا قَالَ"

جس نے حج کیا اور پھر میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی گویا اُس نے میری زندگی میں زیارت کی اور میں زندہ ہوں۔ "شفاء الہدیٰ فی متابعۃ المصطفیٰ"

○ یہ حدیثِ پاک حیاتُ النبی پر واضح ایک دلیل ہے۔ وصالِ مبارک کے بعد گنبدِ خضراء[عـلـہ] کی زیارت حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی صحبتِ حیات کا درجہ رکھتی ہے اور سبز گنبد کی زیارت اور مواجہہ شریف کی حاضری ہی مرقدِ منوّر کی زیارت ہے حج کو مقدم فرمایا پھر حاضری بارگاہِ نبوت کا مژدہ سنایا کہ روزِ قیامت میرے زائر میرے ذمہ ہونگے۔

○ بزرگانِ دین نے حج کو قائم مقام وضو اور حاضری کو قائم مقام نماز فرمایا ہے۔

قبرِ انور :- مقامِ مصطفےٰ کا ایک نظارہ اور تجلی مصطفےٰ کی جلوہ گاہ ہے۔ جمالِ مصطفےٰ حجاب میں ہے

---

عـلـہ سب سے افضل رنگ دو ہیں۔ سفید، سبز۔ سبز رنگ ربِّ کریم کو پسند اور سفید رنگ محبوب کریم کو پسند ہے جنت کی زمین سبز۔ شہداء کی روحیں سبز قندیلوں میں رہتی ہیں اور روضۂ اطہر پر غلاف سبز جو قرب اور وصل کی علامت ہے کعبۃ اللہ پر غلاف کالا ہے جو حزن اور ہجر کی نشانی ہے۔ محبوب کا روضۂ اطہر ہے وصل ہے۔ لہٰذا اُس کا رنگ سبز ہے اور کعبۃ اللہ کو محبوب سے ہجر ہے تو اُس کا لباس حزن اور غم کی نشانی بن گیا۔ جس سے ہیبت اور جلال ٹپکتا ہے۔

اَلسَّلام اے سبز گنبد کے مکین — اَلسَّلام اے رحمۃ للعٰلمین



"صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کس میں تاب جو محاحقہٗ زیارت کرسکے تو فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرِیْ "جزوِ حدیث"

☆ قبرِ انور کو محض قبر سمجھ کر دیکھنا گناہِ عظیم ہے۔ علماءِ مالکیہ زُرْتُ قَبْرَ النَّبِیِّ کی بجائے زُرْتُ النَّبِیَّ کہنا مستحسن اور ادب سے زیادہ قریب جانتے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو اصلِ حیات ہیں اور نگاہِ ایمانی میں قبر کا تعویز حجاب نہیں ہے۔ جیسے نمازی کے لئے کعبۃ اللہ کا کوٹھا اور پتھر تعلق باللہ میں حجاب نہیں۔ بلکہ کعبۃ اللہ پر تجلیات کے انعکاس سے قلبِ مومن اور زیادہ مستفیض، منوّر اور تعلق باللہ مستحکم ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تجلیاتِ الٰہیہ کے خاص مشاہدہ اور قرب میں ہمیشہ محو و مشغول ہیں کہ تجلیاتِ الٰہیہ کی نہ حد ہے اور نہ غایت اور نہ ہی اس کا کوئی پیمانۂ غایت ہے اور قبرِ انور ان تجلیات کا مرکز اور عطاءِ الٰہی کا دروازہ ہے۔ جو ہر دو عالمِ امر، عالمِ خلق کے لئے قرار گاہ ہے۔

☆ امام غزالی قدس سرہ العالی مادامت الایام واللیالی نے بنظرِ تدقیق روایۃً و درایۃً علمی بسطے بیان کیا۔ جس میں ذرہ بھر اخفا نہ اُٹھا رکھا اور عملاً بھی ثابت کیا اور حفاظ احادیثِ مبارکہ اور ائمہ محدثین کرام کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقیناً، حیاتُ النبی ہیں۔

لَافَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَلَاحَیَاتِہٖ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ "کما قال القسطلانی فی المواہب اللدنیہ"

آپ کی حیاتِ مبارکہ اور مماتِ مبارکہ میں کوئی فرق نہیں اُمت کے مشاہدۂ اعمال و احوال کی معرفت قلبی ارادے اور عزائم کے مشاہدہ میں۔

فرمایا۔ عالمِ برزخ میں پائندہ اور اپنی اُمت کے احوال سے باخبر اور اپنے اختیارات سے تصرف فرمانے والے اور آپ دُنیاوی اور حقیقی زندگی سے زندہ اور باقی ہیں۔ اُمتِ مغفورہ کے افرادِ مؤمنین کی زندگیاں حضور کی زندگی سے زندہ و تابندہ ہیں۔ "فافہم"

☆ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ط "دارقطنی"

جس نے میرے "مرقدِ منوّر" کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

قبرِ انور کہیئے یا قصرِ معلّٰی نور کا — چرخِ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نور کا

○ غلاموں کو حاضری بارگاہِ رحمتِ عالمیان "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے مژدۂ شفاعت سے گوہرِ مراد مل گیا۔ "بشارتِ شفاعت کے ضمن میں خاتمہ بالایمان کی اشارت ہے کہ شفاعت کے لئے ایمان شرط ہے۔ مرأت"

☆ فی روایۃٍ "حلّت لہٗ شفاعتی" — اور حلال ہوگئی میری شفاعت اس پر

وجبت اور حلّت مفہوماً دونوں ایک ہیں یعنی کہ روزِ قیامت میرے زائر میرے ذمۂ کرم ہوں گے مؤمنین کو اپنی بارگاہِ رحمت کی حاضری پر شفاعت کا مژدہ سنایا اور از روئے رحمت شفیعِ امت "ﷺ" نے شفاعت اپنے ذمۂ کرم لی۔ لفظ مَن عموم کے لیئے ہے ہر مومن، گناہگار ہو یا نیکوکار، عالم ہو یا جاہل، کالا ہو یا گورا، عربی ہو یا عجمی سب کو شامل ہے بشرطیکہ گنبدِ خضراء "شرّفہا اللہ تعالیٰ وقدّس" کی زیارت ادب سے ہو۔

☆ مَن زارنی متعمّداً کان فی جواری یوم القیٰمۃ ط — جس نے ارادۂ خاص میری زیارت کا سفر اختیار کیا قیامت کے روز میرے جوار میں ہوگا۔

○ اَجلّہ اولیاءِ کاملین نے حاضری بارگاہِ محبوبیت "ﷺ" کو حج کی حاضری کے تحت نہیں کیا بلکہ علیحدہ ارادہ کرتے اور بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوتے بایزید بسطامی قدس سرہٗ السّامی حج بیت اللہ شریف کے بعد واپس بسطام چلے آئے۔ کسی نے پوچھا تو فرمایا حاضری دولتکدۂ محبوب کو حج کے تحت کیسے کردوں پھر بسطام سے مستقلاً علیحدہ ارادہ کرکے حاضر ہوئے واللہ اعلم پھر کیا کیا عطیات ملے ہوں گے۔ عوام الناس کے لیئے لازم ہے حج بیت العتیق کے بعد روضۂ اطہر سید الانام "ﷺ" کی زیارت کریں۔ علماء شوافع کے نزدیک زیارت درجۂ واجب پر ہے اور مندرجہ بالا ہر دو گروہ کے لیئے وعدۂ شفاعت ہے۔

اِک طرف جلوہ گاہِ حرم ہے اک طرف ہے حریمِ رسالت — کھڑا ہوں کدھر پہلے جاؤں سوئے کعبہ ہے کوئے محمد ﷺ

☆ مَن حجّ البیت ولم یزرنی فقد جفانی ط — جس نے حج کیا اور پھر میری زیارت کو نہیں آیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

○ جفا میں اذیٰ ہے اور ایذاء بالاجماع حرام۔ حج کے بعد وجوبِ زیارت ثابت ہے۔

☆ مَن زار قبری کنت لہٗ شفیعاً و شہیداً ط — جس نے میری قبرِ انور و اطہر کی زیارت کی میں اس کا شفیع اور شہید "گواہ" ہوں گا۔

چاہیئے تھا کہ حج سے قبل یا بعد میری زیارت کے لیئے آتا اور شفاعت اور شہادت پاتا جس سے میری شفاعت میں وسعت ہوتی یہ کتنی احسان فراموشی اور شقاوتِ قلبی ہے کہ

علماء احناف کے نزدیک زیارت گنبدِ خضراء قریب الواجب ہے۔



جن کے قدموں کی برکت سے کعبہ، کعبہ بنا اور ایک نماز کا درجہ لاکھ پایا اور مسجدِ نبوی شریف کی قدر بنی کہ پچاس ہزار تک کا ثواب پاگئی۔ ایسی ذاتِ کریمہ سے اتنا اعراض۔ ذکر کرنے سے پرہیز، حاضری درِ پاک اور طلبِ شفاعت کی عرض سے لاپرواہی اور گریز۔ "اعیاذاً باللہ" کہ تو زیارت و حاضری رسول اللہ "ﷺ" کو عمداً نہ آیا اور نہ سلام کیا تو ازلی ابدی شقی ہونے میں کیا شک رہ گیا؟ اور تیرا حج بھی عدمِ قبولیت کی علامت بن گیا۔ بعض علماء علیہم الرحمت نے یہ مفہوم اخذ کیا۔ وہ شفقت، رأفت اور صفتِ شفاعت کا منِ وجہٍ منکر ہوا اور جو المدینۃ المنوّرہ میں جانے اور درِ رسول زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کی حاضری اور زیارت سے بیزار حیلہ و مکر بیزار، تو اس کا کیا ہوگا حال؟ "فاعتبروا یا اولی الابصار ط" ان کی مذمّت اشناعت اور قباحت، نعمت جتنی ممکن ہو کرے۔ مومن تو گنبد کے رنگین نظاروں، مدینۃ النّبی کی نفیس بہاروں، سلاموں کی پیہم صداؤں اور درودوں کی دلکش نداؤں میں گم ہوجاتا ہے۔

☆ علّامہ امام ابوالحسن السیّد سمہودی مدنی علیہ الرحمۃ جو متاخرین ائمۂ شوافع سے ہیں۔ (وصال ۹۱۱ھ) وہ اولیاءِ امت اور صلحاءِ امت ﷺ کے قبور کو بھی اس حکم میں داخل کرتے ہیں اور ثبوت یہ پیش کرتے ہیں کہ سیّدۃ النساءِ العٰلمین "رضی اللہ عنہا" شہداءِ احد کے قبورِ طاہرہ پر تشریف لے جاتیں اور سیّد الشہداء حمزہ عمّ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتیں اور سلام عرض کرنے کے بعد قبرِ مبارک کے تعویز کو اپنے ہاتھوں سے ٹھیک کرتیں اور تربتِ مبارک کی اصلاح کرتیں۔ اس سے زیارتِ قبور کا ثبوت ملتا ہے۔ اور یہ زیارتِ قبور تین قسم ہے۔

| | |
|---|---|
| ۱. عبرت کے لیئے۔ | دنیادار، حکماء، اور فساق کے قبور |
| ۲. موت اور آخرت کی یاد کے لیئے۔ | عوام مؤمنین کی قبور |
| ۳. حصولِ فیض و برکات کے لیئے | انبیاءِ عظام و اولیاءِ کرام کے مزارات و روضہ ہائے مقدسہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً |

ع۱ الشیخ ابوالحسن البکری علیہ الرحمۃ کے نزدیک زیارتِ قبور محسن و اولیٰ ہے۔ اور حجرۂ مبارک کی فضیلت واکمہ ہے۔

ع۲ روضۂ رسول "ﷺ" پر حاضر نہ ہونا بلکہ روکنا اور درود شریف نہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے اور گناہِ کبیرہ کے تین درجے ہیں۔ ۱. معصیان، درود شریف نہ پڑھنا یہ اس کی ذات تک محدود ہے۔ ۲. [illegible]

| | |
|---|---|
| ☆ زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّہَا تُذَکِّرُ الْمَوْتَ ط | قبوروں کی زیارت کرو۔ موت یاد آتی ہے۔ |
| ☆ بلفظ الْاٰخِرَۃَ ط | قبوروں کی زیارت کرو آخرت یاد آتی ہے۔ |

اِن احادیث مبارکہ سے یہ حدیث کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ منسوخ ہے۔ فی زماننا مستورات کو قبر سیدالمرسلین "سید القبور" کے علاوہ کسی بھی مزار پر جانا منع ہے۔ "واللہ اعلم بالصواب ورسولہٗ"

بدریا در منافع بے شمار است — اگر خواہی سلامت بر کنار است

| | |
|---|---|
| ☆ لَاتَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا ط | میری قبر کو عید نہ بنانا۔ "اشفاعۃ الحیران" |

○ عید کی طرح وقت مقررہ پر جو سال میں ایک دو دفعہ آتی ہے اور میلہ میں لہو ولعب شور و غل کا سماں ہوتا ہے۔ فرمایا ایسا نہ کرنا۔ عیدگاہ نہ بنانا جو سارا سال ویران رہتی ہے۔ بلکہ اس میں ایک لطیف اشارہ ہے ہمارے حضور زیارت کے لیئے جلد از جلد اور بار بار آیا کرو ایسے آؤ جیسے غلام اپنے آقا و مولیٰ کے حضور خوشی خوشی، ادب، احترام اور ذوق و شوق سے آتا ہے۔ آؤ صلوٰۃ وسلام عرض کرو اور جواب سلام پاؤ۔ نیز دامن گوہر مراد سے بھرتے جاؤ۔

| | |
|---|---|
| ☆ لَاتُحْمِلُہٗ حَاجَۃٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ | میری زیارت کے سوا اور کوئی حاجت نہ ہو۔ |

○ "تاجدار مدینہ سرور سینہ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کی قبر انور کی زیارت، نعمت عظمیٰ اور سعادت کبریٰ ہے۔ یہ امر مشروع درجہ واجب پر ہے۔ رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اپنے گنبد خضرا کے دیکھنے کی ترغیب اور روضۂ اطہر کی حاضری کی تشویق دلائی۔ اور قرآن عظیم نے اُسے مغفرت کا تریاق بتایا۔ کہ اُمتی حاضر ہو کر انعامات و التفات اور شہادت و شفاعت پائیں۔

برائے دیدن روئے تو چشمے دیگرم باید — کہ ایں چشمے کہ من دارم خجالت رانمے شاید

بقیہ حاشیہ

درود شریف نہ پڑھنا بلکہ پڑھنے والوں کو روکنا ۳۔ طغیان زائرین کو روضۂ رسول "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی حاضری سے اور درود شریف پڑھنے سے روکنا اور اُن سے مجادلہ، جھگڑا، بحث و مباحثہ سے فتنہ برپا کرنا اور مزید برآں پمفلٹ اور رسائل تقسیم کرنا۔ اس تیسرے درجہ میں ایسے بدنصیب، بدبخت، بدعادات کے لیئے ہدایت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں کہ اَلْعَادَۃُ فِی الْبَدَنِ لَا یُغَیِّرُہَا اِلَّا الْکَفَنُ ط عادت بدن کو بدلتا ہے کفن۔

فسق و فجور کے تین درجے ہیں ۱۔ تغابن عصیان ۲۔ جحود و عدوان ۳۔ طغیان انہماک میں مندرج ہے۔ درود شریف سے اعراض اور اعتراض درجہ طغیان ہے جو کفر کی دہلیز ہے جبکہ درجہ تغابن گمراہی کا گڑھا۔ "استغفر اللہ العزیز" ط ۱۲ [illegible]



○ سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم خلیفہ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فتح بیت المقدس پر بنفس نفیس مصالحت کے لیئے ملک شام تشریف لے گئے اور مشہور علمائے یہود ابواسحٰق کعب احبار رضی اللہ عنہٗ (جلیل القدر مشہور تابعی وصال ۳۲ھ) مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اُن کا اسلام لانا آپ کے لیئے بہت ہی فرحت اور خوشی کا سبب بنا اور واپسی پر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اُن سے دریافت کیا۔ اے کعب احبار! ہَلْ لَکَ اَنْ تَسِیْرَ مَعِیَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَتَزُوْرُوْا قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا تم ہمارے ساتھ مدینہ منورہ زیارت سرور انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہٗ علیہٖ کے لیئے چلو گے۔ جواباً عرض کیا نَعَمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا اَفْعَلُ ذٰلِکَ ہاں امیر المؤمنین میں اس کو پسند کرتا ہوں تو مراد رسول اور مرید رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ بارگاہ محبوب رب العٰلمین جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ ط "وفاء الوفا فی اخبار دار المصطفیٰ"

☆ **ضروری نوٹ** :۔ مومن کو چاہیئے کہ زندگی بھر میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ کا سفر اس نیت خالص سے کرے کہ سوائے زیارت، حاضری اور سلامی کے کوئی غرض نہ ہو۔ محض حاضری مقصود ہو تاکہ ان احادیث مبارکہ پر بھی عمل ہو اور مغفرت کی بشارت اور شفاعت کی دولت میسر آئے۔ خداوند قدوس یہ مبارک سفر نصیب فرمائے آمین بجاہ نبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط

| | |
|---|---|
| ☆ مَنْ جَآءَنِیْ زَائِرًا لَّا تُہِمُّہٗ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط "دار قطنی" | جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا کوئی ارادہ نہ ہو۔ قیامت کے روز مجھ پر حق ہے کہ اُس کی شفاعت کروں۔ |

○ آج بھی بارگاہ رسالت کی حاضری وہی عظمت و شان رکھتی ہے اور شان جمالی اسی طرح اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ جلوہ فگن ہے اور اپنے مہمانوں کو خوشخبریوں سے نوازتے ہیں۔ روز شمار خصوصی الطاف سے نوازے جائیں گے۔ "بتلک الحمد عشر کو کبا"

**مثنوی معنوی مولوی "قدس سرہ القوی"** :۔ اُم المؤمنین سیدۃ صدیقۃ الکبریٰ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بار عرض کیا۔ یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت تیز بارش ہے اور آپ جنت البقیع سے تشریف لا رہے ہیں۔ تعجب خیز بات یہ کہ آپ کا لباس مبارک پانی

سے بھیگا ہوا نہیں اور کپڑے بالکل سوکھے ہیں۔ فرمایا اے حمیرا! رضی اللہ تعالیٰ عنہا تم نے کیا اوڑھ رکھا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ کا تہبند۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ کی زبانی ؎

گفت بہرِ آں نمود اے پاک جیب — چشمِ پاکت را خدا بارانِ غیب

نیست ایں باراں ازیں ابرِ شما — ہست باراں دیگر و دیگر سما

فرمایا۔ اے عائشہ! اس تہبند کی برکت سے تیری آنکھوں سے پردے ہٹ گئے۔ یہ بارش نور کی ہے نہ کہ پانی کی۔ اس نور کی بارش کا بادل اور ہے اور اس کا آسمان اور یہ رحمت کی بارش کسی کو نظر نہیں آتی جو تو نے اس تہبند کی برکت سے دیکھ لی۔ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ نوری کے درود پاک کے نور کی بارش کا وہی معاینہ کرسکتا ہے۔ جس نے حُبِّ نبی کی چادر اوڑھ رکھی ہو اور لباسِ تقویٰ و ادب میں ملبوس ہو۔ درود خوان صحابی حضرت عمران بن حصین الخزاعی[علہ] رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ظاہری آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھتے تھے اور ان سے سلام و کلام فرمایا کرتے۔

(۱) حقیقتُ الامر :- اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر اس آیتِ عظیمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط (سورۃ الاحزاب ۵۶) سے مومنین کو خبر دی کہ رحمت کے انوار کی بارش، ہر وقت روضۂ اطہر پر برستی رہتی ہے وہ بارش صاحبِ نظر کو ہی نظر آتی ہے تو فرمایا یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی حضوری میں حاضر ہو کر درود شریف بھیجا کرو درود شریف کے انوار بارش کی طرح تم پر بھی برسیں گے۔ ردائے محبت اوڑھنے والے اس بارش کو دیکھتے اور اس میں نہاتے اور تیرتے ہیں۔ جب یہ انوار جسم و جان میں بس جاتے ہیں تو پھر ان کے جسم سے خوشبو کے جھلے آتے ہیں تو وہ درود شریف کی لگن میں مگن ہو جاتے ہیں اے اللہ عزّ اسمہٗ! تیرا قرآن برحق، تیرا فرمان واجب الاذعان برحق ہے۔ اٰمنّا و صدّقنا ط

بے مایہ سہی، شاید وہ بلا بھیجیں — ہم نے بھی بھیجیں ہیں درودوں کی سوغاتیں

کچھ ہار درودوں کے ہیں زادِ سفر میرا — لے جاؤں گا اشکوں کی سوغات مدینہ میں

علہ جلیل القدر صحابی سے ملائکہ بکثرت درود شریف ہمکلام ہوتے، سلام و مصافحہ کرتے۔ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ کَانَتْ تُصَافِحُہٗ اور ... [illegible] ... درود شریف کے انوار کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھتے۔ یہ ملائکہ نوری درود شریف



○ آثارِ نبوی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف پڑھنا محبوب مسنون اور مستحسن ہے۔ اَلْمَدِیْنَۃُ کُلُّہَا جَنَّۃٌ ط تاہم مسجد نبوی شریف کے خاص حصہ کو حضور سید الکائنات "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے ریاض الجنۃ کے لقب سے ملقب فرمایا جو کہ حقیقۃً جنّت الفردوس کا باغیچہ ہے

حدیث مبارک :- بروایت حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

وَمَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ ط "صحیح البخاری و مسلم"

میرے حجرہ اور منبر کے درمیان جنّت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے اور جنّت کے درجوں سے ایک درجہ پر ہے۔

اور فرمایا اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا جب تم ریاض الجنۃ سے گزرو تو اس کے پھل کھاؤ یعنی جو جنّتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اسے چاہیئے کہ ریاض الجنۃ میں ہر ایک اسطوانہ کے پاس ذکرِ الٰہی، نوافل اور درود شریف بکثرت پڑھے ؎

اس طرف روضہ کی جالی اس طرف منبر کی بہار
بیچ میں جنّت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

☆ امام احمد بن محمد ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک یہ قطعہ ریاض الجنّت، حقیقۃً جنّت سے ہے نہ کہ حکماً بعینہٖ اس کو جنّت میں منتقل کر دیا جائے گا۔ حجرِ اسود، کعبۃ اللہ، روضۂ اقدس کی مانند فنا اور معدوم نہ ہوگا۔

○ تعجب ہے ان پر جو جبلِ اُحد کو تو جنّتی پہاڑ مانتے ہیں لیکن روضۃ الجنّت کو حقیقی جنّت کے ماننے سے انکار کرتے ہیں؟ یہ انکارِ منکر، کمال جہالت حماقت اور سفاہت پر مبنی ہے ؎

یہ منبر یہ مسجد یہ روضہ یہ گنبد — ہے فردوس نما یہ مینارِ مدینہ

یہاں کی زمین عرش سے بھی ہے اعلیٰ — جہاں جلوہ گاہ تاجدارِ مدینہ

☆ ابنِ ابی حمزہ علیہ الرحمۃ " اکابر علماء مالکیہ " نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ٹکڑا اپنے پیارے محبوب سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من اللہ الجواد کو عطا فرمایا۔ جو شخص ریاض الجنۃ سے اگر قسم اٹھائے کہ میں نے جنّت کو دیکھا اور اندر داخل ہو کر سیر کی ہے وہ اپنی قسم

... جنّت کے ... [illegible]

میں سچا ہے حارث نہیں ہوگا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَلْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

○ اللہ تعالیٰ نے محبوب ترین یہ خطۂ ارضی تَعْظِیْمًا لِنَبِیِّہٖ وَتَنْوِیْمًا لِشَانِہٖ محبوب کو عطا فرمایا جس کی حاضری نے حجِ مبرور، زیارتِ مقبول کا مرتبہ پایا۔ یَا حَبَّذَا سَعَادَۃُ مَنْ فَازَ ذٰلِکَ ط

☆ مدینۃ الرسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دورِ جدید کی مستند تاریخ سے ایک اقتباس:۔

فرمایا۔ ایک روز ریاض الجنۃ کی حاضری کے بعد جنت البقیع شریف حاضر ہوا تو دل میں خیال گزرا سُبْحَانَ اللّٰہ! مدینۃ الرسول میں دو جنتیں ہیں۔ ایک ریاض الجنۃ، دوسری جنت البقیع اسی خیال میں ایک ولیہ کاملہ مجذوبہ کے قریب سے گزر ہوا تو مجھے بڑی فصیح زبان سے بلایا۔ اُخی تَعَالَ اِسْمَعْ کَلَامِیْ میرے بھائی ادھر آؤ میری بات سنو تو میں قریب گیا تو اس نے اپنا دایاں ہاتھ میرے بائیں کندھا پر رکھا اور فرمایا وَاللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰہُ حَیٌّ وَرَسُوْلُہٗ حَیٌّ ط اللہ کی قسم اللہ زندہ ہے اور اس کے رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" بھی زندہ۔ پھر فرمایا۔ وَاللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَلْمَدِیْنَۃُ کُلُّھُمْ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ "اللہ کی قسم! مدینہ منورہ سارے کا سارا جنت الفردوس ہے۔ یہ تھی آخری بات جس نے میری نظر کی اصلاح کی کہ مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں دو جنتیں نہیں بلکہ سارے کا سارا مدینہ منورہ جنت ہے۔

اے واعظ جنت سے نہ کر تعبیر مدینے کی
جنت بھی ہے دھندلی سی تصویر مدینے کی
"انتہیٰ کلامہٗ"

☆ اماکنِ مقدسہ:۔ افضل المساجد مسجدِ نبوی شریف، ریاض الجنۃ، مواجہہ شریف، چبوترہ صحابہ صُفّہ، مقامِ تہجد، مقامِ مؤذن بلال۔ مینار مقامِ مہبطِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ مقامِ قدمِ مبارک، محراب شریف، منبرِ منیف یہاں بکثرت نوافل اور درود شریف پڑھے۔ "اعظم فضائل" سے حضور سرورِ کائنات محبوبِ کردگار احمدِ مختار "صلی اللہ علیہ وسلم" معہ شیخین کریمین کا مسجد شریف کے بائیں کونہ میں حجرۂ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میں استراحت فرما ہونا ہے اور مسجدِ نبوی شریف کے تمام تر فضائل حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے وجودِ باجود کا صدقہ ہیں۔ جو تمام کائنات ارضی وسماوی کے درود وسلام کا مخزن اور مرکزی مقام ہے۔

☆ ریاض الجنۃ کے سفید ستون:۔ اُسطوانہ مخلقہ، اُسطوانہ عائشہ، اُسطوانہ ابولبابہ "رضی اللہ تعالیٰ عنہم"



اُسطوانہ السریر، اُسطوانہ محرس، اُسطوانہ الوفود، اُسطوانہ جبرئیل، اُسطوانہ تہجد اور مواجہہ شریف "تا مہبطِ جبرائیل "مینار" یہ مقامات بھی ریاض الجنۃ میں شامل ہیں۔ "علیہ السلام"۔

صد غیرتِ فردوس مدینے کی سرزمین ہے
باعث ہے یہ کہ محبوب اس میں مکین ہے
"صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ یہ جنت کی کیاری ہے۔ اللہ اور رسول عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے محض کرم سے ہم محتاجوں کو یہاں جگہ دی اور نمازیں پڑھنی نصیب کیں تو بحمد اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہوئے اور وعدۂ الٰہی کے مطابق جنت میں جا کر پھر کوئی نار میں نہیں جاتا تو روزِ قیامت اب ہم انشاء اللہ الرحمٰن نار کا منہ نہیں دیکھیں گے۔

☆ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کی مساجد مبارکہ:۔ افضل ترین مسجدِ نبوی شریف علٰی صاحبہا، مسجد سیدنا ابوبکر، مسجد عمر، مسجد ابوذر غفاری، مسجد غمامہ، مسجد خلیلی، مسجد الرایہ، مسجد مشربہ اُمِّ ابراہیم، مسجد علی، مصلّٰی عیدین، مسجد بنی ظفر، مسجد اجابت، مسجد بنی حرام، مسجد ربابہ، مسجد قباء، مسجد قبلتین، مسجد الذباب، مسجد فتح، مسجد جنت البقیع، مسجد الوادی، مسجد السقیا، مسجد شمس، مسجد قریظہ بر جبلِ سلع، مقامِ خندق میں خمسہ مساجد، مسجد جمعہ، مسجد عثمان غنی، مسجدیں جنت کے باغیچے ہیں۔ جنتی ان میں آرام پاتے ہیں۔ "عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ"

☆ مدینہ منورہ کے کنوئیں:۔ بیرِ علی مرتضےٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یہاں سے عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔ بیرِ عثمان غنی جن کے متعلق رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنی زبان دُرفشاں سے فرمایا۔ مَنْ حَفَرَ بِیْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ ط یہ سعادت عظمیٰ سیدنا عثمان ذوالنورین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حصہ تھا۔ اس جنتی کنوئیں کے ساتھ ایک مسجد اور عالی شان باغ لیموں ہے۔ ٹیوب ویل چل رہا تھا۔ وضو کیا تبرک کا پانی پیا۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ" بیرِ غرس نزد مسجد قبا شریف اس کا پانی آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے نوش کر کے فرمایا۔ یہ جنت کا کنواں ہے۔ بیرِ السقیا، بیرِ عریس،

علہ مومن مسجد میں اس طرح راحت پاتا ہے جیسے مچھلی پانی میں۔ اَلْمُؤْمِنُ فِی الْمَسْجِدِ کَالسَّمَکِ فِی الْمَاءِ ہر مسجد حقیقت میں کعبۂ معظمہ کا ظہور ہے بصورت کعبۂ معظمہ پر حقیقت کعبہ کا ورود اور بیت المعمور کا عین، عالمِ امر کے تجلیات کا عالمِ خلق پر نزول ہے کعبۂ ثانی کی طرف دل جھکتے اور سر سجود ہوتے ہیں۔ حقیقتِ کعبہ حقیقت نماز حقیقت قرآن حقیقتاً [illegible]
علہ بیرِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا پانی [illegible] نکتہ یہ ہے کہ [illegible] عشق میں ہے۔

غرس ، بیرِ عہن ، بیرِ اراب ، زمزمی ، بیرِ بُضہ ، بیرِ بضاعہ ، بیرِ حاء ، بیرِ جاسوم ، بیرِ اریس ، ۳۵ کلومیٹر دور ترک چوکی کے پاس ایک چشمہ ناقہ ہے۔ جس کا پانی ناریل کے پانی کی طرح ہے۔ الحمدللہ ! پیا اور شکر کیا۔ سر کو دھویا اور وضو کیا۔ تو درود شریف زبان پر جاری ہوگیا۔

○ اِن جملہ آثار ، آبار ، مساجد ، وادیوں ، چشموں اور پہاڑوں میں اربابِ بصیرت جن کے دیدہ و دِل انوار سے منور ہیں اُن پر اثر جمالِ محمدی اور ظہورِ جمالِ احمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے نُورانیت ظاہراً نظر آتی ہے جس کی انتہا نہیں۔ کیونکہ اِن سب مقامات پر کوئی ایسا ذرہ نہیں جس پر نظرِ مبارک نہ پڑی ہو اور وہ جمالِ بہجت مآل حُسنِ سیدِ کمال " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کے دیدار سے شرفیاب نہ ہُوا ہو۔ اِن انوار سے یہ قابلِ زیارت بن گئے۔ ؎

بہر زمین کہ نسیمے زِ زلفِ او وزدہ است ہنوز از دمِ آں بُوئے عشق مے آید

☆ جبلِ اُحد : یہ مدینہ طیبہ جانبِ شمال سے سبز گنبد کا نظارہ کرتا ہے۔ جس سے مسرت کے آثار ظاہر ہیں اور مومن اُس کو دیکھ کر قلبی فرحت اور چہرہ کی تازگی پاتا ہے۔

بروایت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نے فرمایا۔ "صحیح البخاری و مسلم"

| هٰذا جَبَلٌ اُحُدٌ یُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ وَعَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ ط | یہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازے پر ہوگا۔ |
|---|---|

○ اس کے فضائل معجزات کے باب میں لکھ دیئے گئے ہیں۔ حقیقت ہے کہ اِس کا نام لیتے ہی قلب محبت سے لبریز ہو جاتا ہے کیونکہ محبوبِ ربُّ العُلا عزّوجلّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محبوب پہاڑ ہے۔ اِس جبلِ رفیعُ المحل سے محبت کی خوشبو مہکتی ہے۔ ؎

سرِّ محبتِ ازلی در ہمہ اشیاء جاری است ورنہ بہرِ گُل نکند مسکین بُلبل فریاد [1]

عہ سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب جنازہ تیار کر کے جنت البقیع لے جایا جانے لگا تو اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنازہ رکھ دو۔ یہیں دفن کر دو کہ جنازہ کے ساتھ جبلِ اُحد چل پڑا ہے اور فرمایا اگر یہاں دفن نہ کرتے تو سارا شہر مدینہ جبلِ اُحد سے بھر جاتا۔ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی گود میں سُلا کر پُرسکون ہوگیا۔ جبلِ اُحد کے سینہ میں سیدنا ہارون علیہ السلام ہیں۔ سُبحان اللہ محبت کے انعامات بھی کمال ہوتے ہیں۔

[1] محبتِ ازلی ہر شئی میں جاری ہے ورنہ مسکین بُلبل پھول کے لیے فریاد کناں نہ ہوتی۔



☆ جنتی پہاڑ :- جبلِ اُحد ، ورقان ، طُور ، رضوی ،

☆ جنتی کنوئیں :- بیرِ عثمان ، اریس ، غرس ، بیرِ زمزم

☆ جنتی نہریں :- نیل ، فرات ، سیحون اور جیحون ،

☆ جنتی قبرستان :- جنت المعلیٰ ، جنت البقیع ، جنت القُباء

☆ جنتی غزوات :- غزوۂ بدر ، اُحد ، خندق اور حُنین

○ خضر علیہ السلام کے نام کی وجہ تسمیہ ، خضر کا معنی سبزہ۔ آپ جہاں کہیں اپنا قدم مبارک رکھتے وہاں سبزہ اُگ آتا اور حضرت خضر علیہ السلام کے نبی ، ہمارے پیارے رسول اور اللہ سبحانہٗ کے محبوب پاک صاحبِ لولاک علیہ افضل التحیۃ والثناء کے قدم مبارک جہاں جہاں لگ گئے وہ جگہ جنت بن گئی۔ جبلِ اُحد ایک جنتی پہاڑ ہے۔ اِس کے دامن میں سیدنا عمِ کریم حمزہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور شہداءِ اُحد کے مزاراتِ مقدسہ ہیں۔

☆ ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بذریعہ وحی الٰہی خبر دی

| اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ عَلٰی سَبْعِ سَمٰوٰتٍ اَسَدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَمْزَةُ ط "جذب القلوب الی دیار المحبوب" | بے شک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سات آسمانوں پر نوری قلم سے لکھا سیدنا امیر حمزہ اللہ اور اُس کے رسول کے شیر ہیں۔ |
|---|---|

بفرمانِ واجبُ الایمان رسولِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "میرے چچا جان ہر زائر کے سلام کا جواب نفسِ نفیس دیتے ہیں اور آپ کے مزارِ مقدس پر بعض اولیاءِ عظام کے مطابق سلام کا جواب مسموع ہوا۔ حضور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کے شفیق چچا کی بارگاہ میں غلام کے قلب میں ایسی رقت طاری ہو جاتی ہے کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ یہاں آرزوئیں بہت جلد پوری ہوتی ہیں۔

گرا کر چار آنسو حالِ دل سب کہہ دیا ہم نے
دیا مجھ کو زباں کا کام چشمِ خوں فشاں تو نے

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ میرے والد گرامی جمعۃ المبارک کے روز جبلِ اُحد کی زیارت کو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہاں پہنچے تو بلند آواز سے سیدنا عمِ عظیم حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر عرض کیا۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۝ تو قبر انور سے آواز آئی۔ وعلیکم السلام یا اباعبداللہ۔ ترجمہ

پ ۱۳ سورۃ الرعد ۲۴

والد نے مجھ سے پوچھا۔ تم نے جواب دیا ہے؟ میں نے کہا نہیں تو پھر انھوں نے ہٹ کر ایک طرف نیازمندانہ سلام عرض کیا تو پھر جواب سے مُشرّف فرمایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ۔ تو میرے والد قدس سرہٗ الماجد فوراً اس انعام پر سجدہ میں گر پڑے۔ "وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفیٰ"

☆ مشہور محدّث صحابی اَنَسْ ابنِ مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّۃِ مِنْ دُوْنِ الْاُحُدِ | اُحد کے اس طرف سے مجھے جنّت کی خوشبو آ رہی ہے۔ |

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہیں تو زمین پر، مگر خوش بو محسوس کر رہے ہیں جنّت کی۔ زکام کا مریض پھولوں کی خوشبو محسوس نہیں کرتا ایسے ہی بد مذہبی، بدعقیدگی کا مریض لاعلاج جنّت کی خوشبو کیسے پائے؟ یہ خوشبوئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام پاتے ہیں۔

☆ جنّتُ البقیع:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بقیعُ الغرقد میں اکثر اوقات رات کے پچھلے پہر تشریف لے جاتے اور اُن کو بدیں الفاظ سلام سے نوازتے اور دُعائیں کرتے۔

| | |
|---|---|
| اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ ط | سلامتی ہو تم پر اے قوم مؤمنین بے شک ہم تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ سبحانہٗ! اہلِ بقیعُ الغرقد کی مغفرت فرما۔ |

☆ جنّتُ البقیع سے ستر ہزار اُمتی بغیر حساب وکتاب کے جنّت میں جائیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہوں گے۔ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بحوالہ تورات شریف مروی ہے۔ جنّتُ البقیع پر فرشتے مامور ہیں جب یہ بھر جاتا ہے تو ملائکہ مؤکل اس کو کناروں سے پکڑ کر جنّت میں اُلٹ دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی منافق یا گستاخ رسول کسی وجہ سے دفن ہو جائے تو ملائکہ مؤکل اُس کو باہر پھینک دیتے ہیں۔ یہاں اصحاب جنّت مآب کے قبور ایسے چمکتے ہیں جیسے آسمان پر ستارے "ازکی" "واضح مزارات المقدسہ"

سیدنا عثمان ذوالنورین، سیدنا عثمان بن مظعون سیدنا ابراہیم، سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء، سیدنا عباس، سیدتنا ازواج مطہرات، سیدہ عائشہ صدیقہ سیدنا حسن مجتبیٰ سیدہ فاطمہ بنت اسد، سیدہ حلیمہ غرضیکہ دس ہزار صحابہ عظام، آئمہ کرام مؤمنین متقین ط رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوا عنہ ورضاھم عنا جلوہ افروز ہیں۔ سلام کے بعد قرآن مجید، فرقان حمید اور درود پاک پڑھ کر ایصال ثواب کریں اور دُعا مانگیں۔

سے یزید نے گلشن رسالت کو اجاڑا۔ نجدیہ سعودیہ نے جنّتُ البقیع کے ان باغیچوں روضہ ہائے مقدسہ کو مسمار کرو یا بقیہ آگے



☆ جنّتُ البقیع میں سب سے افضل:۔ اعلیٰ حضرت قادری قدس سرہٗ العالی سے اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ میں کسی نے پوچھا کہ جنّتُ البقیع میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ وبرکاتہٗ عنہ، تو وہ فوراً بولا۔ سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو آپ نے جوابُ الجواب کے طور پر فی الفور فرمایا وَلِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا علم سبحان اللہ! یہ جواب کتنا لطیف اور ایمان افروز اور محبّت کا مظہر ہے۔ فافہم ط

احادیثِ نبویہ:۔ صلی اللہ علیہ وسلم ط "شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

| | |
|---|---|
| ☆ فَمَنْ مَّاتَ بِالْمَدِیْنَۃِ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّ شَھِیْدًا ط | جو شخص مدینہ منورہ میں مرے میں اُس کی شہادت اور شفاعت کروں گا۔ |

دُعا:۔ اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ! گل باغ قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے معطر مُعطر جلوؤں میں اور مدینہ منورہ کی معنبر معنبر فضاؤں میں موت دے اور جنّتُ البقیع کی مہکی مہکی پیاری پیاری سرزمین میں مدفن عطا ہو اور لواء الحمد کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں حشر ہو۔ اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ط

عقبیٰ کے سارے غم دِل سے نکال دو
غم اپنا یا نبی مجھے بہر بلال دو
سینہ مدینہ ہو مرا دِل بھی مدینہ ہو
ذکرِ مدینہ دو مجھے مدنی خیال دو
وقتِ مرگ بس تصورِ جاناں میں گم رہوں
ذکر و درود اُس گھڑی بہر ذوالجلال دو
غلام کو بلا کر مدینے میں دو بقیع
دو پھولوں کے طفیل ہوں لپٹے سوال دو

| | |
|---|---|
| ☆ قَبْرُ الْمُؤْمِنِ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ ط | مومن کی قبر جنّت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔ |

○ یہ قبرستان جنّت کی طرف منسوب ہے۔ یعنی جنّتُ البقیع جنّت کا حقیقی ٹکڑا ہے اور جنّتُ المعلیٰ مکہ معظمہ کا قبرستان اور جنّتُ القباء بستی قباء شریف کے پاک باشندوں کا قبرستان (جانب مشرق) ہے۔ فقیر غفرلہ اللہ تعالیٰ لہٗ نے بوقت حاضری وزیارت اس کو جنّتُ القباء سے موسوم کیا تو دل

بقیہ حاشیہ
خواجہ محمد اسمٰعیل روشن سرہندی جنّتُ البقیع کے قبور کے انہدام کی یہ حالت دیکھ کر خون کے آنسو رویا اور پکار اٹھا ؎

بار دگر لسان یزید اے یزید نجد
کردی بہ اہل بیت رسول ایں قدر جفا
اہل زمین چہ، ملائک بر آسمان
بستند از جفاء تو در نوحہ عزا

عله پ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۴۸ اور ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے۔

بہت مسرور ہُوا فللہ الحمدُ۔ یہ قبورِ جنّت کے باغیچے ہیں زائرانِ بارگاہوں میں حاضر ہوتے اور فیض و برکت سے اپنے دامن بھرتے ہیں اور جنّت کے اِن باغیچوں کے تختوں کی سیر کرتے ہیں۔ درُود شریف پڑھتے، خوشبوئیں پاتے ہیں۔

☆ **معجزہ کا ظہور جبلِ اُحد کے دامن میں** :۔ حضور تاجدارِ مدینہ، سرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم وادیٔ اُحد میں ستانے کے لئے ٹیک لگانے تھے اور اُونٹنی پاس کھڑی تھی۔ مشرکین نے اُوپر سے ایک بہت بڑا پتھر لُڑھکایا۔ اُونٹنی نے جب دیکھا تو اپنے پاؤں سے اُسے روکا قدرتِ الٰہی وُہ پتھر وہیں کا وہیں اٹکا رہ گیا۔ جو آج تک اُسی حالت میں ہے اور جس جگہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سرِ مُبارک لگایا تھا وہ پتھر نرم ہوگیا اور سرِ مُبارک کا نشان پڑگیا۔ یہ نشان بعینہٖ آج بھی جبلِ اُحد کے سینہ پر بطورِ مُہر کندہ ہے۔ اِس فقیر خوش نصیب نے جب یہ منظر مؤرخہ ۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۹ ہجری المقدسہ بروز اتوار دیکھا تو زبان پر درُود شریف جاری ہوگیا
٢٦-٢-٨٩

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ بندہ جس مقام پر کھڑا تھا۔ اُس جگہ عجیب قسم کی بھینی بھینی خوشبو مہکتی تھی تو کیفیاتِ خشیت طاری ہوگئیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ حَمْدًا کَثِیْرًا ط

☆ جبلِ اُحد کو حضور سرورِ کائنات " صلی اللہ علیہ وسلم " سے محبّت ہے اُس نے ازرُوئے محبّت اپنے سینہ میں تبرّکات کو محفُوظ کرلیا اور محبّین کے دل ان تبرّکات کے مقامات کی زیارت سے تسلی پاتے ہیں۔ اشکبار آنکھیں ٹھنڈی اور قلب سکون کی دولت درُود شریف سے پاتے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ | کہ سب جنّتیں ہیں نثارِ مدینہ |
| مری خاک یا ربّ عزوجل نہ برباد جائے | پسِ مرگ کر دے غُبارِ مدینہ |
| ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی | شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ |
| جدھر دیکھئے باغِ جنّت کھلا ہے | نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ |

رہیں اُن کے جلوے، بسیں اُن کے جلوے
مرا دل بنے یا ربّ عزوجل یادگارِ مدینہ "مولانا حسن رضا علیہ الرحمۃ"

☆ مُصلیٰ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منبرِ منیف کو نیچے آٹھ سیڑھیاں لگا کر اُونچا کر دیا اور





دروازہ لگا کر بند کر دیا اور مُصلیٰ النّبی محراب میں جائے نماز کی جگہ دیوار چُن کر محراب کی شکل دے کر محفُوظ کر دیا۔ یہاں لوگ بکثرت بطورِ برکت نوافل پڑھتے ہیں اور اُن کی سجدہ میں پیشانیاں قدم[1] اقدس پر ہوتی ہیں سُبحان اللہ کیا حکیمانہ عمل تعمیر ہے ؎ "تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ"

| | |
|---|---|
| نگاہِ عشق نے گُل کے عوض سجدے بکھیرے ہیں | جہاں نقشِ قدم دیکھا وہیں سنگِ جبیں پایا |

محرابِ شریف مسجد نبوی شریف کی پیشانی مُبارک پر نہایت خوشخط سُنہری الفاظ سے یہ آیتِ کریمہ لکھی ہُوئی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (سورۃ الاحزاب ۵۶) بدرستیکہ خُدا و فرشتگاں درُود میفرستید بر پیغمبر۔ اے آنانکہ گرویدہ اید درُود فرستید برَوے و سلام گوئید گفتنی "ترجمہ از شیخ سعدی علیہ الرحمۃ"

② **حقیقتُ الامر** امام ثعلبی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب العرائس میں یہ روایت نقل کی ہے۔

☆ کہ ۱۸۰۰۰ اٹھارہ ہزار عالم سے عالمِ عُلوی[2] میں ملائکہ نوری ہمہ وقت درُود شریف درُود و سلام بر خیر الانام " صلی اللہ علیہ وسلم " بھیجتے رہتے ہیں اور عالمِ سُفلی[3] میں کوہ قاف کے پیچھے خالقِ مُطلق نے ایک خاص مخلُوق پیدا فرمائی ہے۔ جس کی عبادت فقط مقصُودِ کونین۔ مطلُوبِ ثقلین " صلی اللہ علیہ وسلم " پر درُود شریف بھیجنا ہے اور اُن کا کام دولت کدۂ سرورِ دارین " صلی اللہ علیہ وسلم " پر حاضر ہو کر بے حجاب زیارت کرنا اور سلام کرنا ہے۔ جس سے یہ رشکِ خلائق و ملائک بن گئے ؎

نگاہِ شوق نے گُل کے عوض درُود بکھیرے ہیں
جہاں نقشِ قدم پایا لب پہ درُود و سلام آیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

[2] عالمِ امر، عالمِ خلق۔ [3] عالمِ موجودات، محسوسات، معقولات، معروفات

[1] عُلماء اِن مقاماتِ مقدسہ پر ہاتھ پھیر کر اپنے چہرہ اور سینہ پر ملتے ہیں یہ سُنّتِ صحابہ ہے کہ چہرہ کی رونق اور سینہ کا سکون ہے۔ اِن مقامات میں عُلماء خیر و برکات کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ یہاں بکثرت نوافل کے ساتھ بکثرت درُود شریف پڑھے۔ کعبۃ اللہ میں مُصلیٰ ابرار، میزابِ رحمت کے نیچے ہے اور شرابِ ابرار، آبِ زمزم اور مدینۃ المنورہ میں مُصلیٰ ابرار یعنی اولیاء عُلماء کے بیٹھنے کا مقام قدمِ مُبارک کی طرف "جانبِ مشرق" ہے جہاں اولیاء، نگاہ سے سیراب ہوتے ہیں۔ اور جن کے آستانے کی جاروب کشی اُمراء و شاہانِ کے ہاں صدر نشینی سے بھی بہتر ہے۔ غلام حسن کہاں ہے جہاں عشق بھی ہے سجود میں جہاں جنّ بھی ہے نیاز میں اسی بارگاہ جمال کا میں ہوں ایک ادنیٰ غلام بھی

روضۂ اقدس ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تہجّد

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَى الظَّلَامَ اِلٰى ۔۔۔ اِنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمٍ
فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا ۔۔۔ يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

"قصیدہ بردہ شریف"

قرآن پاک : پ۲۹ سورۃُ المزّمّل آیتِ کریمہ ۱ تا ۴

| يَآيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۞ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۞ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۞ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۞ | اے جھرمٹ مارنے والے محبوب! رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو یا اس پر کچھ زیادہ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو |
| --- | --- |

○ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے۔ اِسی اداء محبوبانہ کو محبِّ حقیقی بکمال محبت اور معزز القاب سے مخاطب فرما رہا ہے۔ یَآیُّہَا الْمُزَّمِّلُ اے کملی اوڑھنے والے محبوب! رداءِ نبوت اور چادرِ رسالت اوڑھنے والے میرے پیارے رسول! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ محبت کا ایک یہ نرالا دستور ہے۔ جس ادا کو محبوب اپنائے محب اسی کا نقشہ کھینچتا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتداءِ وحی کے نزول پر گھر تشریف لائے تو اُمّ المؤمنین سیدہ طاہرہ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ تو ربِ کریم نے محبت کے لہجے میں یَآیُّہَا الْمُزَّمِّلُ سے خطاب فرمایا اور یَآیُّہَا الْمُدَّثِّرُ اے سفید چادر میں اپنے آپ کو لپیٹنے والے یا اپنے آپ کو لوگوں کی نگاہوں میں مستور کرنے والے میرے پیارے نبی! اہلِ معرفت نے یہ معنی بیان کئے ہیں۔ اے لباسِ بشریت میں حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو چھپانے والے!

☆ عارف باللہ حضرت یعقوب بن عثمان چرخی الغزنوی قدس سرہٗ (وفات ۸۵۱ھ) نے یہ معنی کئے ہیں۔ اے نبوت اور رسالت کا بارِ گراں اُٹھانے والے! اے لباسِ نبوت سے آراستہ اور محبوبیت کے خلعتِ فاخرہ سے پیراستہ۔ اے چادرِ رحمت اوڑھ کر اپنی اُمت کو اُس میں چھپانے والے میرے پیارے محبوب! یا کالی کملی اوڑھ کر اپنی اُمت کی عیوب پوشی کرنے والے محبوب یا مسندِ نبوت کو اپنے حسن

عہ افسوس کہ ہم نے اُس ذاتِ پاک کی سُنّت "تہجّد" کو ترک کر دیا جن کے تاریکیٔ شب میں کثرتِ شب بیداری سے "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"





بے مثال اور جمال باکمال سے زینت دینے والے۔ یہ سب اخذ کردہ معانی ہر ایک کے اپنے اپنے تعلقِ مصطفوی کو ظاہر کرتے ہیں جو بیان ہوئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اس خطاب میں کتنی حلاوت اور شیرینی ہے۔ وُہی جانے جو نسبت رکھتا ہو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ۔

نمازِ تہجّد اِنَّمَا التَّهَجُّدُ بَعْدَ رَقْدَةٍ نمازِ عشاء پڑھ کر سونا اور پھر سحری کو بیدار ہو کر نوافل پڑھنا یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض اور اُمت کے لئے سُنّت ہے۔ عہ

چھیڑ کے سازِ لَآ اِلٰہَ دھوم مچا گئے حضور ۔۔۔ سارا جہاں تھا محوِ خواب آ کر جگا گئے حضور

حکمت :- محبوب ساری رات بیدار رہ کر عبادت عہ کرتے اور ربِ کریم سے راز و نیاز کے ساتھ ہمکلام ہوتے اور مشاہدۂ حق سے لطف و صال میں رہتے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ" ہیں۔ اِس آیتِ کریمہ میں یہ اشارہ ہے کہ محبوب کچھ رات آرام بھی فرمایا کرو تاکہ معبودِ حقیقی آپ کو سُلا کر راز کی باتیں کرے۔

○ تہجّد نبوت کا دِثار، ولایت کا شعار اور اُمت کے لیئے رداء سُنّت ہے۔ عہ

ہر آنکس کہ در وقتِ سحر بیدار نیست ۔۔۔ او محبت را چہ داند لائقِ گفتار نیست

☆ محبت کا دستور ہے محبوب جس حالت میں ہو اُسی سے مخاطب کیا جائے یٰٓاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ یٰسٓ، یٰٓاَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ کیا عجیب کیفیت ہے اِن الفاظ میں اور کتنا کیف آور انداز، محبت والا دل ہی جانتا ہے۔ کہ اِس میں کتنی حلاوت ہے۔

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو رہے تھے۔ محبوبِ کائنات سوتوں کو جگانے والے۔ قسمت کے بنانے والے" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "تشریف لے آئے تو فرمایا۔ قُمْ یَا نَوْمَانُ۔ اُٹھ اے سونے والے۔ وُہ اسی محبت بھرے نام سے مشہور ہو گئے۔



بقیہ حاشیہ

پاؤں متورّم ہو جاتے۔ آپ فضیلت کے سورج ہیں اور سلطے نوری صحابہ، روشن ستارے جو تاریکیوں میں چمکتے ہیں۔

عہ تہجّد اُمت پر سنّتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے اور تہجّد بین المغربین کے نوافل کو کہتے ہیں۔ پہلا نوم بعد نمازِ عشاء فرض اور دوسرا نوم سُنّت ہے جو تہجّد کے بعد اور قبل صلوٰۃ فجر ہے۔ صلوٰۃ اللیل تہجّد بھی ہے اور غیر تہجّد بھی لیکن تہجّد غیر تہجّد سے بہتر ہے۔

عہ دِثار جو اوپر اوڑھا جائے۔ جُبّہ یا خرقہ۔ شعار وُہ لباس جو جسم سے مس ہو جیسے کرتا اور رداء اوپر اوڑھنے والی چادر سے مراد نوافل تہجّد، اوابین، اشراق "یہ اہلِ طریقت کی اصطلاحات ہیں۔ تہجّد سالک پر تمام مقام فرض کے ہے وغیرہ"

☆ مولائے کائنات علی مرتضٰے رضی اللہ تعالٰی عنہٗ گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجدِ نبوی کے صحن میں زمین پر سو گئے۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تلاش کرتے ہوئے جلوہ گر ہوئے تو فرمایا "قُمْ یَا اَبَا تُرَاب" تو انھوں نے اِسی پیاری کُنیت کو حرزِ جان بنالیا۔

☆ سیّدنا عُمیر الدّوسی الیمانی رضی اللہ تعالٰی عنہٗ بلیوں میں گھرے ہوئے تھے تو فرمایا یَا اَبَا ھُرَیْرَۃ وُہ بلیوں کی نسبت سے مشہُور ہوگئے۔ اصل نام اِس محبّت کے نام میں گُم ہو کر رہ گیا۔ جملہ روایاتِ احادیث اِسی کُنیت "ابوھُریرۃ" سے ہیں۔

☆ اجلّہ اولیاءِ نقشبند شکر اللہ تعالٰی سعیہم جب کسی کے چہرے پر انوار دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ یہ صاحبِ نسبت ہے اور آبِ نسبت سے چہرہ دُھلا ہُوا اور انوارِ سُنّت سے پھولوں کی طرح تازہ اور پُر رونق۔ جبکہ خوشی اور مسرّت سے کھلا ہُوا ہوتا ہے۔

☆ ربِّ ذُوالجلال وَالاکرام نے عزّت والی آل اور عظمت والے اصحاب کے چہروں کا ذکر فرمایا۔ سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط عل[1] اُن کے چہروں پر سجدوں کے تابندہ و درخشندہ چمک دار نشان ہیں۔ تہجّد کی نماز سے اُن کے چہرے مُنوّر، باوجاہت اور پُر رونق ہیں۔ اُن کی جبین میں سجدوں کے نشان چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہیں اور وُہ نشان جو اُن کی پیشانیوں پر سجدہ سے پڑ جاتے ہیں وُہ قبولیت کی مُہریں ہیں۔

☆ تہجّد کا کتنا پُر رونق اور رُوح پرور منظر ہے۔ باوجُودیکہ وُہ تہجّد گزار اور عبادت گزار ہیں۔ لیکن پھر بھی وُہ سحری کو ربِّ کریم کی بارگاہ میں استغفار کرتے ہیں۔ وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ط سورۃ الذّاریٰت ۱۸ سحری کا اِستغفار، قلب کا وُضو ہے اور رونا قالب عل[2] کا وُضو۔ شب زندہ داری سے عجز و انکساری اور سحری کو خوفِ الٰہی سے گریہ وزاری نعمتِ عُظمٰی ہے اور اس پر مُستزاد درُود شریف جو مومن کا ایمان دل کی اِنجلاء اور چہروں کی رونق ہے شریعت

عل[1] پ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۲۹ اُن کی علامت اُنکے چہروں میں سجدوں کے نشان سے۔ تہجّد گزار اُمّتی بظاہر شریعت سے آراستہ اور بباطن انوارِ طریقت سے پیراستہ ہوتا ہے اور چہرہ تر و تازہ اور شگفتہ ہوتا ہے۔ تہجّد گزار روزِ قیامت چہرے پر سجدوں کے نُور سے اور درُود خواں چہرے پر درُود شریف کے نُور سے پہچانے جائیں گے۔ "علی ابو العباس"

عل[2] پانی جسم کی جنابت اور آنکھ کا پانی آنسو قلب و رُوح کی نجاست و کثافت کو پاک کرتا ہے۔ ۱۲ منہ



مُطہّرہ کی رُوح کے دو پر ہیں۔ ظاہری پر، رزقِ حلال[1]، صدقِ مقال[2] اور باطنی پر استغفار[1] اور درُود شریف[2] اور جذبہ پرواز عشق ہے۔ جس سے طریقت کی منزلیں طے کر کے بندہ مقصودِ حقیقی تک پہنچتا ہے اور درُود شریف سے قبولیت پاجاتا ہے۔

## ایک حدیث الحبیب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام میں فرمایا۔

| | |
|---|---|
| مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْھُہٗ بِالنَّھَارِ ط | جو رات کو نماز نوافل کثرت سے پڑھتا ہے دن کو اُس کا چہرہ مُنوّر، خوبصورت اور پُر رونق ہوتا ہے۔ |

○ ربِّ کریم نے اپنے رسُولِ کریم "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" کو نمازِ تہجّد تحفہ کے طور پر عطا فرمائی اور یہ تحفہ محبُوب کی شان کے لائق ہے اور اس قیامِ لیل میں محبُوب اور مُحب کے درمیان گفت و شنید، راز و نیاز، حکمت و اسرار کی باتیں ہوتی ہیں۔

☆ سیّدنا عُثمان بن عفّان خلیفہ راشد رضی اللہ تعالٰی عنہٗ کو حضُور شبِ اسرا کے دُولہا، "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" نے شبِ معراج آسمانوں میں دیکھا تو پُوچھا آپ یہاں کیسے؟ عرض کیا یارسُول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم، نمازِ تہجّد کی برکت سے۔ "تفسیر روح البیان پ۱۵"

☆ حضرت شفیق بلخی علیہ الرحمۃ مشہُور اولیاءِ اُمّت سے مروی ہے کہ قبر کی روشنی تہجّد کی نماز سے ہے اور چہروں کی وجاہت مسنُون داڑھی سے اور دلوں کی روشنی درُود شریف سے ہے۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالٰی کی رضا نماز میں ہے اور نماز فرشتوں کو محبُوب، انبیاء کی سُنّت ہے اور نماز میں حضُور "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" کے لیئے آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہٗ کو فرمایا کرتے اَرِحْنَا یَا بِلَالُ الصَّلٰوۃُ! اے بلال! مجھے راحت پہنچاؤ یعنی اذان دو تاکہ نماز سے راحت پائیں۔ سیّدنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہٗ نے اپنے حینِ حیاتِ ظاہری میں جنّت کی سیر جسمانی طور پر فرمائی۔ سرکار شبِ اسرا کے دُولہا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پُوچھا کہ بلال کیا عمل کرتے ہو؟ عرض کیا یارسُول اللہ۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ آپ کے ارشادِ گرامی پر عمل کرتے ہوئے جب بھی وضو کرتا ہوں تو نوافل تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔

○ جب نمازِ تہجّد حضُور "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" تنہا ادا فرماتے تو صحابہ کرام بھی مسجدِ نبوی شریف میں ایک ایک کر کے پیچھے شامل ہوتے جاتے اور آپ کے ساتھ تہجّد ادا کرتے۔ صحابہ کرام کی

یہ نماز بطورِ تطوّع اور اتباعِ سُنّت تھی اور حضوؐر بھی گاہ بگاہ بوقتِ سحری صحابہ کرام کے گھروں کا تفحصِ حال کے لیئے دورہ فرمایا کرتے اور اُنھیں اپنے حجروں میں نمازِ تہجّد پڑھتے ملاحظہ فرماتے اور نگاہ میں رکھ کر نوازتے یہ نگاہ تہجّد والوں اور درُود شریف والوں کا نصیبہ ہے۔ ؎

کیا خبر تھی رکوُع کی مجھے کیا ہوش تھا سجوُد کا
تیرے نقشِ پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں

☆ طاؤسُ العُلَماء ابُوالقاسم جُنیدؒ بن محمّد البغدادی قُدّسَ سِرّہُ الغفّاری[1] کے وصال (المتوفّٰی ۲۹۷ ہجر) کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پُوچھا کہ ربِّ کریم کے دربار میں کیا مُعاملہ پیش آیا تو فرمایا۔ حقائق و مُعارف کے بیان کی ساری عبادتیں بے کار گئیں اور ارشاراتُ واردات سب فنا ہوگئے۔ ہم جو بوقتِ سحری دو رکعت "نمازِ تہجّد" پڑھ لیتے تھے۔ اُن کے سوا کسی شئے نے ہم کو نفع نہ دیا۔ رات کی تاریکی میں جو کام آنسوؤں اور درُود شریف نے کیا وُہ سامنے آیا اور مغفرت ہوگئی یہ کشفِ صحیح اور الہامِ صریح سے ثابت ہے۔

○ اللہ سُبحانَہٗ وَتعالیٰ یہ آٹھ رکعت نماز بتابعتِ سُنّتِ سَنِیّہ مُصطفویہ علیٰ صاحبِہا الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ وَالتّحیۃُ عطا فرمائے۔ بجاہِ حَبِیبِکَ الْمُفَخَّمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلیٰ آلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط ؎

عطّار ہو رُومی ہو رازی ہو کہ غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆

؎ موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چُن لیے — قطرے جو تھے مری عرقِ انفعال کے

[1] شیخُ المشائخ ابوالقاسم جُنید بن محمّد بغدادی سلسلۂ عالیہ جُنیدیہ کے بانی سیّدُ الطّائفہ، طاؤسُ العُلماء کے مُبارک لقب سے مُلقّب اور مشائخِ عظام کے سردار، شریعت و طریقت میں امامُ الائمّہ تھے اپنے ماموں حضرت ابُوالحسن سری بن مفلس سقطی کے مُرید اور خلیفہ تھے بزمانۂ خیرُ القرُون میں تبع تابعین سے ہیں۔ علیہما الرّحمۃ والرّضوان ط



روضۃُ الثّامنۃ — باب ۲

# درُودوں کے عظیم تحفے

مُبَسْمِلاً وَّحَامِدًا وَّمُحَمِّدًا جَلَّ وَعَلَا
مُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا وَّمُحَمِّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

شہنشاہِ ارض و سما بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ — وصفِ رُخ او والضُّحیٰ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
قرآن باخلاقش گواہ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ — صدقاً یقیناً راسخا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

○ اللہ جَلّ مَجْدُہُ الکریم، ذاتِ رحمٰن و رحیم کی طرف سے اپنے محبوب پر درُود "رحمتوں کا درُود" یہ تحفہ ہے اور مومن کو حکم دینا یہ ایک عطیہ ہے جس سے مُشتاقانِ رسُول، مُشتاقانِ جمالِ نبی اور فدایانِ حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم وظیفۂ درُود شریف کے سدا بہار مہکتے پھُولوں کی خوشبُو سے اپنے مشامِ جان و رُوح کو مُعطّر کرتے ہیں اور یہ تحفۃُ الصّلوٰۃ "جو اوصافِ مصطفٰے کا مُرقّعہ اور عشق و محبّت سے مُرصّع ہے" کی غرض و غایت یہی ہے کہ ذکرِ رسُول کو اپنا وظیفۂ حیات بنایا جائے۔ عمر بھر درُود شریف ہی سے شغف رکھا جائے مومن کا مقصودِ اعلیٰ بھی یہی ہو۔ ہادیٔ سُبل، سیّدُ الرُّسل مولائے کُل علیٰ نبیّنا علیہم الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ پر درُود شریف بھیجنے سے اُن کے قلوب پر پھوار کی طرح انوار برستے ہیں اور مُصلّین و مُسلّمین کے قلوب اِن انوار سے معمور ہو کر اپنے ربُّ البیتِ العتیق سے تحفۂ انوار کا احرام اور درُودوں کی دستار پاتے رہیں۔ ؎[1]

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب — ہنوز نامِ تو گفتن مرا نہ شاید

☆ الشیخ نُورالدّین شعرانی علیہ الرّحمۃ رحمانی کا روزانہ کا وظیفہ درُود شریف دس ہزار تھا۔ اور الشیخ احمد زواری علیہ الرّحمۃ کا روزانہ وظیفہ چالیس ہزار تھا۔ درُود شریف کی برکت سے اُنکی رُوح کا جسمانیت پر اتنا غلبہ ہوگیا تھا کہ تمام حجاباتِ چشم و قلب زائل ہوگئے اُن کا کثیف جسم، جسمِ لطیف بن گیا اور وُہ حضوُر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حضوری میں اُٹھتے بیٹھتے اور آپ کے ساتھ

؎ صاحبِ حال کے لئے روزانہ وظیفہ بہ تعداد و مقدار بتوفیقہٖ تعالیٰ ایک لاکھ درُود شریف و کلمہ پاک ثابت ہے۔

[1] میں نے ہزار بار مشک گلاب سے مُنہ کو دھویا پھر بھی میں تیرا نام لینے کے لائق نہیں ہوا۔

"صحابہ کی مانند عالمِ بیداری میں مجلس کرتے اور اپنے مسائلِ دینی پوچھتے تھے۔ اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ" یہ سب صحبت کی تاثیر سے پایا۔ اَوْلیاءِ نقشبند کے سلوک کا دار و مدار صحبت پر ہے کہ صحابہ نے بھی صحبت سے ہی مراتب پائے کہ صحابی صحبت سے بنے۔

☆ امام شمس الدین سخاوی نے "اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ" میں چالیس قسم کے صیغے بیان کئے ہیں۔ بعض اُن میں وُہ درُود شریف جو حضور "ﷺ" نے اپنے مقبولانِ بارگاہ کو خود ارشاد فرمائے اور بعض وُہ جو اَوْلیاءِ عظام نے دربارِ گوہر بار سیّدُ الابرار "ﷺ" میں حاضر ہو کر خود پیش کئے اور آپ "ﷺ" نے انھیں پسند فرمایا اور بشارات و نوازشات سے نوازا۔ یہ سب درُود شریف اپنے اپنے مقام پر افضل اور پسندیدہ ہیں۔ مختلف اَدوار میں مختلف اَنداز میں مختلف صیغوں اور الفاظ سے پڑھے گئے۔ ؎

عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ فَکُلٌّ اِلٰی ذَالِکَ الْجَمَالِ یُشِیْرُ

☆ اَلشَّیخ عارف محمد حنفی آفندی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے "خزینۃُ الاسرار" میں درُود شریف چار ہزار اقسام پر مشتمل کہا ہے اُن میں سے ہر ایک کسی نہ کسی جماعت کا درُود شریف نبی کریم "ﷺ" کے سبب اور واسطے سے پسندیدہ ہے اور اپنے اندر خاص اثر رکھتا ہے۔ جو خوش نصیب سرکارِ مدینہ سُرورِ سینہ "ﷺ" پر درُود شریف بھیجنے کا وظیفہ خلوت اور جلوت میں ہمیشہ اپنا لیتے اور ایک ہی مکتبِ فکر کے لوگوں کو درُود شریف پڑھنے کی ترغیب اور ترہیب کا درس آپ "ﷺ" کی عظمتِ شان کے پیشِ نظر رکھ کر دیتے ہیں اور اپنے وعظ و تبلیغ اور درس و تدریس میں عشقِ مصطفےٰ "ﷺ" سے سرشار ہو کر سامعین کو اس رنگ میں رنگتے رہتے ہیں تو جب یہ عُلماء درُود خواں اِس دُنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کو جانے لگتے ہیں تو درُود شریف کے اَنوار کے شگوفے اُن کے قلب سے پھُوٹتے ہیں اور عجیب غریب ایمان افروز بشارتیں پاتے ہیں تو پھر کسی کی قبر سے کستوری کی خوشبو کی مہک اُٹھتی ہے اور کسی کے جنازہ پر ابرِ رحمت برستا ہے اور کہیں پرندے اپنے پَروں سے سایہ کرتے نظر آتے ہیں اور کوئی درُود شریف کی برکت سے دُولہا کی سی سج دھج سے جنّت میں لے جایا جاتا ہے اور کوئی عالمِ نزع میں ہی مغفرت کی بشارتیں پاتا ہے اور کسی کے جنازہ میں حضور اَللّٰھُمَّ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ مع



وَعَلَیْھِمْ بنفسِ نفیس معہ صحابہ کبار چار یار تشریف لاتے ہیں یہ سب درُود شریف کے اَنگنت انعامات ہیں جو غلاموں کو مرحمت فرمائے جاتے ہیں۔ پھر یہ سلسلہ تا قیامِ قیامت جاری رہتا ہے

☆ الغرض درُود شریف جن جن اَلفاظ اور صیغوں سے ہو باعثِ تنویرِ قلوب اور مُفید ہے اللہ سُبْحَانَہٗ کا قُرب حاصل کرنے کے لئے اِس سے بڑھ کر اور کوئی عمل نہیں۔ درُود شریف پر ہمیشگی کرنے والا انوارِ کثیرہ کا حامل ہوتا ہے۔ درُود شریف کی برکت سے حضور "ﷺ" کی ملاقات نزع - قبر میں ہوگی خصوصاً قحطُ الرِّجال کے اِس زمانہ میں جب کہ لوگوں پر اُمورِ غلط ملط ہو چکے ہیں۔ عُلماء غلط مبحث کا شکار مُرشدانِ برحق اور سجّادگانِ برصفِ عنقا ہیں۔

◯ عُلماءُ و فقراء کو چاہیئے کہ منبر، مُصلّائے محراب و مسندِ ارشاد پر ہر خاص و عام کو استغفار اور نبی کریم "ﷺ" پر درُود شریف پڑھنے کا حکم دیں۔ اپنی تقاریر و تحاریر اور تصنیفات و تالیفات میں حضور "ﷺ" کے فضائل و کمالات بیان کریں۔ تاکہ درُود شریف کی محبت دلوں میں جاگزیں ہو۔ عُلماءِ صالحین سَلَف تا خَلَف تحریراً و تقریراً درُود شریف پڑھنے کی تبلیغ کرتے آ رہے ہیں اور ہزارہا کُتب و رسائل اِس موضوع پر منصۂ شہُود پر جلوہ گر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ خُدا کرے۔ یہ تحفۃُ الصلوٰۃ جو "چہ نسبت کاہ با آسمان عالی جاہ" کا مصداق ہے۔ کا بھی اُن میں شمار ہو۔ بِحُرْمَۃِ صَاحِبِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

☆ درُود شریف اسمِ اعظم ہے۔ جو گنجِ فضائل اور خزانۂ لطائف ہے۔

☆ درُود شریف عطیۂ خُداوندی ہے جو اُس نے کمال محبّت سے محبُوب کی اُمّت کو عطا فرمایا

☆ درُود شریف وُہ عظیم تحفہ ہے جو حضور "ﷺ" کی بارگاہ کے لائق ہے۔

☆ درُود شریف صراطِ مُستقیم ہے اِس راہ پہ چلنے والا ہدایت یافتہ ہے۔

☆ درُود شریف ایک ایسا زینہ ہے اِس پر جو چڑھا وُہ مقصُود پا گیا۔

☆ درُود شریف حبلُ اللہ ہے جس نے مضبوطی سے تھاما اُس نے واجبُ الوجُود کو پا لیا۔

☆ درُود شریف ایک نور ہے جو بحرِ ظلمات سے نکال کر دارُالنور کی چوکھٹ تک پہنچاتا ہے

☆ درُود شریف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے رضا، قُرب اور معرفتِ خُداوندی پاتا ہے۔

☆ درُود شریف ایک ایسا وظیفہ ہے جو سلامتی ایمان، مغفرت اور جنّت کا ضامن ہے۔

؎ شاہا قبول کن ایں تحفہ گدا را

☆ درود شریف ایک ایسا عمل ہے جس سے ربِ عظیم کے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی یاد ہوتی ہے

"نبات عشرۃ کاملۃ"

حکمت کے شگفتہ اور خوشبودار پھول :-

① جس طرح کلی میں رنگ روپ اور خوشبو اس کے اندر بند ہوتی ہے جب وہ بادِ صبا[1] کی اٹکھیلیوں سے کھلتی ہے تو سارا باغِ عالم خوشبو سے مہک اٹھتا ہے تو اس کی نزاکت و نفاست دیکھنے کے لائق ہوتی ہے بعینہٖ مومن کے قلب کے اندر نور اور خوشبو بند ہوتی ہے جب دل کی کلی توجہ الی اللہ اور درود شریف سے کھلتی ہے تو پھر اس سے خوشبو اور نور کا ظہور ہوتا ہے اور سارا باغِ طریقت اس خوشبو اور رنگ روپ سے مہکتا ہے اور قلب کے نور سے مومن سرور اور رنگ روپ پاتا ہے اور منہ کا غنچہ جب کھلتا ہے تو محبوب علیک الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے پھول جھڑتے ہیں۔ اور درود شریف کے نغمے اور ترانے پھوٹتے ہیں ؎

② دل بستہ خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت — کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول

صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول — اس غنچۂ دل کو بھی تو ایما ہو کہ بن پھول

کیا غازہ ملا گردِ مدینہ کا جو ہے آج

نکھرے ہوئے جوبن میں قیامت کی پھبن پھول — "حدائق بخشش"

③ جسم کی سلامتی قلتِ طعام میں ہے اور روح کی سلامتی ترکِ آثام "گناہ کے ترک" میں ہے اور دین کی سلامتی درود بر خیر الانام " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " میں ہے۔

---

[1] محبت عداوت اور سعادت شقاوت نعوذ باللہ تعبیہ نباتات جمادات میں بھی پیدا ہے۔ شجر حجر اور پہاڑ میں بھی یہ جاری و ساری ہے اور نطقِ حالی رکھتے ہیں اور ان کی محبت عداوت از لوازمات عقل و فہم ہے۔ جبلِ احد محبت کا رفیع الشان محمل اور جبلِ عیر عداوت کا محل ہے۔ فضا کی ہوائیں پیغامبری کی خدمات سرانجام دیتی ہیں یہ ہوائیں چار قسم ہیں۔ ۱۔ بادِ سموم لو سے جھلسا دینے والی۔ ۲۔ بادِ دبور قوم عاد کو عذاب دینے والی۔ یہ دونوں مظہرِ غضب ہیں اور بادِ صبا نے غزوۂ خندق میں خدمت کی، بادِ نسیم عاشقوں کے زخمِ دل کیلئے مرہم ہے۔ بنا بریں یہ دونوں بارگاہ سے انعام یافتہ اور خوشبو یافتہ ہیں ؎

ز نسیم جان فزائیت تنِ مردہ زندہ گردد — کدام باغ اے گل کہ چنیں خوش بوئیت

اور بادِ صبا وہ جو جانب شمال المدینۃ المنورہ سے سحری کے وقت چلتی ہے بوئے حبیب، ذکرِ حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی درود شریف پڑھنے والوں کو خوشخبریاں سناتی چلی جاتی ہے۔ جس سے عاشقوں کے دل کی کلی کھلتی ہے۔ کسی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎



① نورِ مجسم، شفیعِ معظم، احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " کا درود شریف :-

☆ بفرمانِ رحمٰن واجب الاذعان صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ کائنات کی ہر شئی شجر حجر، ذرہ، پہاڑ، قطرہ، دریا، چرند، پرند، جن وانس وغیرہا غرضیکہ نوری ملائکہ ہر ایک اپنی اپنی زبان اور نطقِ حالی سے اللہ سبحانہٗ وتعالٰی کی تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل اور آپ " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " پر درود شریف پڑھتے ہیں۔ انبیاء ورسل اور ملائکہ بھی درود شریف بھیجتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ رب العزت جلت شانہٗ نے اپنی وحدانیت والوہیت کی شہادت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ "سورۃ آل عمران ۱۸" خود دی یہ سب سے بڑی شہادت ہے اور اپنے محبوب " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " پر درود شریف بھیجتا ہے اور بذاتہٖ حضور " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " نے بعد از ولادت سجدہ میں رکھ کر اللہ وحدہٗ

---

بقیہ حاشیہ

آ کر مجھے سنگھا گئی زلفِ نبی کی بو — لاکھوں دعائیں دیتا ہوں بادِ صبا کو میں

وہ خاک جو لگی کبھی پائے رسول سے — سرمہ بنا لوں پاؤں جو اس خاکِ پا کو میں

یہ ہوائیں سلیم الطبائع سے موافقت رکھتی ہیں۔ ھٰذہ اَرْوَاحٌ طَيِّبَةٌ یہ حبیبِ طاہر ہوائیں خوشبودار، خوشگوار ہیں۔ ان سے ایسی خوشبو جانفزا مہکتی ہے۔ جس سے عاشق راحت پاتے ہیں اور گلِ گلستانِ قدرت " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " کے سانسوں کی خوشبو کی سچی نسبی باد صبا غلاموں کو پیام وسلام کی خوشخبریاں دیتی ہے۔ اولیاء عظام اسی کو مخاطب کرتے ہیں۔ سلام سلطان المشائخ خواجہ خواجگان چشت اہلِ بہشت السید محمد نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی دہلوی قدس سرہٗ الجلی والخفی ؎

صبا بہ سوئے مدینہ رو کن ازیں دعا گو سلام بر خوان

بہ گردِ شاہِ رسل بگرداں بصد تضرع پیام بر خوان

بہ بابِ رحمت گہے گذر کن بہ بابِ جبریل گہے جبیں سا

"سلام ربی علی النبی" گہے بہ بابِ السلام بر خوان

بشوز من صورتِ مثالی نماز بگذار اندر ایں جا

بہ لحنِ خوش سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام اندر قیام بر خوان

بنہ بہ چندیں ادب طرازی، سرِ ارادت بخاک آں کو

صلوٰۃ وافر بہ روحِ پاک جنابِ خیر الانام بر خوان

بہ لحنِ داؤدی ہمنوا شو، بہ نالہ درد آشنا شو

بہ بزمِ پیغمبر ایں غزل را ز عاجز نظام بر خوان

کی وحدانیت اور اُلوہیت کی گواہی دی اور اپنا کلمہ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ خود پڑھ کر اپنی رسالت کی تصدیق کی اور آپ ﷺ نے سُنّتُ اللہ کے مُطابق اِن الفاظ سے اپنی ذاتِ اقدس پر خود درُود شریف پڑھا۔ آذان پڑھنے کی بھی روایت ملتی ہے۔ "صلوٰۃ الانعام الالٰہیہ" ۵؎

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِيْ
بِقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ بِقَدْرِ عَظْمَةِ ذَاتِكَ ط

"افضل الصلوات الی سید السادات" السیدی عثمان الدمیاطی علیہ رحمۃ الرحمان ط

(۲) **درُود شریف ابراہیمی**: سیدنا ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم ط

☆ **دُعائے خلیل علیہ سلام الجلیل**:۔ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ط سورۃ الشعراء ۸۴ اے پروردگارِ عالم اُمتِ مُسلمہ کی زبانوں پر میرا ذکرِ خیر جاری فرما۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو شرفِ قبولیت بخشا اور اپنے حبیب لبیب علیہ وعلیٰ آبائہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اُن پر درُود شریف پڑھنے کا حکم دیا اور یہ حبیب اور خلیل میں تجلّی جمالی کی قدرِ مُشترک پر عطا ہُوا اور یہ درُود شریف بدل بنا اُس دُعا کا جو اُنھوں نے حضور ﷺ کے لئے کی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

۵؎ جو شخص جمعرات کو ایک بار یہ درُود پاک پڑھے۔ اُس کو حضور ﷺ "خود بنفسِ نفیس" لحد میں اُتاریں گے۔ افضل

نوٹ:۔ درُود شریف پڑھتے وقت اسمِ پاک پر سیّدنا ضرور کہے۔ اولیاءِ نقشبند دامت برکاتہم العالیۃ دُعا اور وظائف میں درُود شریف میں سیّدنا پڑھتے ہیں۔ دلائل الخیرات میں ہے کہ ایک بزرگ جو اصحابِ ظواہر سے تھا دلائل الخیرات شریف کا وظیفہ پڑھتا لیکن اسمِ گرامی پر سیّدنا نہ پڑھتا۔ شیخ نے فرمایا سیّدنا ضرور پڑھا کر لیکن وہ نہ مانا۔ کہنے لگا لکھا ہُوا نہیں۔ اور اسی پر بضد رہا اور اصرار کرتا اور نہ پڑھتا۔ ایک رات خواب میں سیّدنا فاروقِ اعظم "حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے" رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے اپنی تلوار اُس کے پیٹ پر رکھی اور فرمایا تو کیوں سیّدنا نہیں پڑھتا۔ آپ ﷺ سیّدُ العٰلمین ہیں۔ پھر اُس نے توبہ کی۔ "بروایت" حضور ﷺ نے خواب میں اُسے ڈانٹا کیا [illegible]



☆ **ازالۂ توہم**: سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تشبیہ اصل صلوٰۃ کی صلوٰۃ سے ہے فقط۔ علماءِ حنابلہ شکر اللہ سعیہم فی حمایۃ الملّۃ الغرّاء کے نزدیک کما کاملیت کے لیئے ہے نہ کہ تبعیت کے لئے۔

● ابوالبشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جدِّ اعلیٰ اور ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہما السلام جدِّ امجد ہیں۔ بے شک یہ بہت بڑا شرف ہے لیکن ابوالبشر یا ابوالانبیاء ہونا اور چیز اور فضیلت من کل الوجوہ اور چیز۔ روزِ جزاء دونوں "ابو محمدؐ" کی کنیت سے فضیلت پائیں گے

● یہ درُود شریف ابراہیمی تقدّم زمانی کی بناء پر ہے۔

● کبھی ایسا بھی ہوتا ہے فاضل کو مفضول کی متابعت کا حکم ہوتا ہے۔ اِس سے اُس کی فاضلیت میں کوئی کمی نہیں آتی جیسے سیدنا یعقوب کا سیدنا یوسف علیہما السلام کو سجدہ کرنا

؎ سیدنا یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم نبی ابن نبی ابن نبی ابن نبی۔ کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم علیہم السلام

بقیہ حاشیہ

باستثناء ذکر اللہ جائز ہے اور سیدنا پڑھنا بنہایت ادب افضل و اولیٰ ہے۔ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

☆ **کلامِ لطیف**:۔ ایک سُنّی مُحب نے درُود شریف میں سیّدنا پڑھا تو نجدی سُن کر جل بھن گیا کہنے لگا۔ "سیدنا ھو اللہ"۔ اس پر سُنّی نے قرآن عزیز سے سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی شان کی یہ آیت کریمہ پڑھی وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ "سورۃ آل عمران" تو وُہ خفّت اور شرمندگی سے صُمٌّ بُكْمٌ ہو کر رہ گیا۔ یاد رہے اللہ تعالیٰ اَنْتَ مَوْلٰىنَا "سورۃ البقرۃ" ہے جبکہ تمام نجدی خارجی مُعتزلہ اپنے مودودیوں کو مولانا کہتے ہیں۔ کیا یہ شرک نہیں؟ کیا تعریف و تعظیم مُصطفےٰ میں ہی شرک نظر آتا ہے؟؟؟؟ "ببین تفاوتِ رہ از کجا تا بکجا"

عہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی یہ فضیلت ہے کہ ربِّ عظیم نے تمام ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا کہ وُہ میرے شاہکارِ نبوّت کو سجدہ کریں اور خود اُن میں شامل نہ تھا۔ لیکن فضیلت مآب حضور ﷺ پہ درُود شریف بھیجنے کا حکم فرشتوں اور مومنوں کو دیا کہ سب مِل کر میرے محبوبِ پاک شہنشاہِ لولاک ﷺ "بالاطلاق درُود شریف کا تحفہ بھیجیں اور حق تعالیٰ خود اس تحفہ کے بھیجنے میں شامل ہُوا یہ کتنا بڑا شرف ہے۔ اس شرف و فضیلت میں نہ کوئی آپ کا مقابل ہے نہ کوئی مماثل۔ حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام ہر دم ذکرِ مُصطفےٰ میں مشغول رہتے۔ جب کبھی تنہائی میں آپ کی یاد ستاتی تو آپ آہ بھر کر کہتے یَا ابْنِیْ صُوْرَۃً وَاَبِیْ مَعْنًی تو اس سے اپنے آپ کو تسلّی دیتے آپ کی کنیت ابوالبشر ﷺ ہے اور حضور کی کنیت ابو الارواح ﷺ ہے۔

حضرت موسیٰ کو حضرت خضر علیہما السلام کی متابعت کا حکم ملنا اور اپنے پیارے محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ کا امر فرمانا۔ (سورۃ آل عمران ۱۵۹) مشورہ محض اظہارِ رائے ہے۔ نہ کہ متابعت اور احتیاج۔ ربُّ الارباب جلّت شانہٗ نے تخلیق آدم علیہ السلام پر فرشتوں سے مشورہ کیا تھا۔ لہٰذا مشورہ سُنّت اللہ بھی ہے اور سُنّتِ رسول عزّ وجلّ و صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور تمام انبیاء و رُسُل علیہم السلام درود شریف پڑھتے تھے۔ بنا بریں فرمایا گیا۔

حدیثِ نبوی :۔ بروایت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فقال الامام احمد فی مسندہ"

| اِذَا صَلَّيْتُمْ فَسَلِّمُوا عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ط | جب تم صلوٰۃ بھیجو تو انبیاء و رُسُل پر بھی سلام بھیجو۔ |
|---|---|

☆ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلٰوتِنَا ط تو آپ نے درود شریف[1] ابراہیمی ارشاد فرمایا۔ یہ درودِ ملت، ماثورہ وغیر ماثورہ میں سب سے افضل ہونے کی بنا پر نماز کے لیے مختص ہے۔ اس کے علاوہ بھی حدیث صحیحہ کثیرہ میں مختلف صیغوں اور مختلف الفاظ سے درود شریف مروی ہیں۔ جو سب انہی منقول روایات کے تتبع میں تالیف ہوئے۔

③ درود شریف اولیاءِ نقشبندیہ مجددیہ اَفَاضَ عَلَيْنَا اَنْوَارَهُمْ مَعَ فُيُوْضِهِمْ :۔

☆ قدوۃ السالکین الاخیار، زبدۃ المقربین الابرار، قطب الاقطاب جہانیاں مآب[2] مظہر

---

عہ[1] محبت اور خلّت کو آپس میں ایک خاص مناسبت ہے جو اس تشبیہ سے ظاہر ہے۔ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی اولادِ پاک حضرت اسحاق علیہ السلام سے ستّر ہزار انبیاء مع اُن کی اُمّتوں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد، تا قیامت اُمّتِ مُسلمہ ملت بیضا ہے۔ یہ سب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اُمّت میں داخل ہیں۔ اس درود شریف ابراہیمی کی ابتداء اَللّٰهُمَّ سے ہے جو اسم ذات ہے مع جمیع صفاتِ الٰہیہ یا اَللّٰهُ الَّذِيْ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى اور میم سے اشارہ ہے محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" جو ذات اور جمیع صفات الٰہیہ کے مظہر ہیں یہ درود شریف لفظاً و صیغۃً احکم الحاکمین کا فرمودہ ہے۔ لہٰذا یہ درود شریف اپنی جامعیت میں تمام درودوں میں الفاظ کے لحاظ سے افضل، اکمل و اجمل ہے اور معنی کے لحاظ سے اذکیٰ، ابہیٰ و اشہیٰ ہے اور فوائد کے لحاظ سے اعظم، اطیب و احسن ہے اور ملّت اور اُمّت کے تمام مومن متقی افراد کو شامل ہے۔

عہ[2] یہ القاب شیخ محقق علی الاطلاق، برکۃ النبی فی الہند شاہ عبدالحق المحدث الدہلوی علیہ الرحمۃ نے اخبار الاخیار فی اسرار الابرار میں تحریر فرمائے۔ جو آپ کے فیضانِ مجددی سے مستفیض ہونے کا بلا اختلاف بیّن ثبوت اور حقیقت کی واضح دلیل ہیں ۱۲ منہ



تجلیاتِ الٰہی، مصدرِ برکاتِ لامتناہی امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمودہ درود شریف ہے جو منبع فیوض و برکات ہے۔ تمام درودوں میں اسم اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ بارگاہِ رسالت کا منتخب شدہ اور پسندیدہ ہے۔ اس سلسلۂ علیا کی بدایت میں دوسروں کی نہایت درج ہے کہ اس درود شریف سے قربِ مصطفوی اُن کے نصیبہ میں لکھ دیا گیا ہے چونکہ اولیاءِ نقشبندیہ مجددیہ نفعنا برکاتہم العالیۃ کا مجاہدہ اور وظیفہ یہی درود شریف ہے جس سے پہلے ہی روز قربِ محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" سے نواز دیا جاتا ہے اِس درود شریف پڑھنے والے کی تربیت روحِ اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہوتی ہے یا وہ زیرِ تربیت خضر علیہ السلام دے دیا جاتا ہے۔ بدیں وجہ یہ درود خضری کے نام سے بھی موسوم ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ط

④ دلائل الخیرات مؤلفہ، ابو عبداللہ السید محمد بن سلیمان الجزولی شاذلی قدس اللہ سرہ العالی

☆ آپ صاحبِ خوارقِ عجیبہ، کراماتِ غریبہ، اور مناقبِ عظیمہ، مناصبِ فخیمہ کے حامل تھے۔ زہر سے آخر غال "فاس" (جو علم افریقہ) میں فجر کی نماز میں سجدہ کی حالت میں شہید ہوئے، ستتر سال بعد آپ کے جسدِ خاکی کو سُوس سے نکال کر ریاض العروس (لیبیا) "مراکش" میں منتقل کیا گیا جسم بالکل تر و تازہ پایا اور قبر سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ "نقلہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات"

وظیفہ :۔ دلائل الخیرات ہفتہ کے سات دنوں میں منقسم ہے ہر روز کا علیحدہ علیحدہ حزب ہے۔ تقریباً چھ سَو سال سے اولیاءِ عظام، علماءِ کرام اور صاحبانِ علم و عرفان و اہلِ دانش و بینش کا وظیفہ ہے اور فیض کے حصول کا ذریعہ۔ اِس کے اتنے فضائل و برکات ہیں۔ جن کا حصر کرنا عقلِ انسانی کی رسائی سے باہر ہے۔ صاحبِ مجاز کی اجازت سے پڑھا جاتا ہے۔ اِس وظیفہ میں دو امر لازمی ہیں۔ "اطاعت[1] اور تلاوت" کلامِ پاک کے بعد روزانہ پڑھا جائے۔ اس کے بغیر ملاحظہ، انوار و فیضانِ درود شریف کا حصول ناممکن ہے۔ اِذَا لَيْسَ فَلَيْسَ اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔ یعنی شرط کے مفقود ہونے سے جزاء مرتب نہیں ہوتی۔

---

عہ[1] مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ○ (سورۃ النساء ۸۰) اللہ تعالیٰ نے رسولِ پاک کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت فرمایا اس میں کوئی فرق نہیں۔ نَبَّتَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَلٰى اَنَّ طَاعَةَ الرَّسُوْلِ الَّتِيْ هِيَ عَيْنُ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى "صلی اللہ علیہ وسلم" ...

○ **سببِ تالیف :-** آپ نے فیضِ عظیم اور معرفتِ فخیم سے وافر حصہ پایا اور آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارقِ عادات ظاہر ہوئیں۔ آپ ایک مرتبہ ملک بربر مراکش میں سیر فرماتے ہوئے فاس پہنچے۔ وہاں ظہر کی نماز کا وقت آخر ہونے لگا۔ لیکن وضو کے لیئے پانی ندارد، بسیار جستجو سے ایک کنواں ملا۔ لیکن اُس میں رسی اور ڈول نہیں۔ آپ بہت پریشان ہوئے اتنے میں ساتھ کے خیمہ سے ایک آٹھ سالہ لڑکی نکلی۔ اُس نے کہا شیخ کیا بات ہے؟ فرمایا میں محمد بن سُلیمان الجزُولی ہوں وقتِ نماز تنگ ہے اور پانی ندارد۔ لڑکی نے کنوئیں میں اپنا لُعاب دہن ڈالا تو پانی یکدم جوش میں آگیا اور کنارے سے بہنے لگا۔ وُضو کیا اور نمازِ ظہر ادا کی اور آپ سیدھے لڑکی کی جھونپڑی میں گئے اور فرمایا اے بیٹی[عہ] تجھے خدا کی قسم۔ جس نے تجھے پیدا کیا اور تم کو اللہ و رسُولُ اللہ عزّ وجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں۔ جن کی شفاعت کی تو اُمیدوار ہے۔ مجھے بتا یہ مرتبہ تجھے کیسے مِلا۔ لڑکی نے کہا اگر تم اتنا بڑا واسطہ نہ دیتے تو کبھی نہ بتاتی۔ میں ایک درُود شریف کا وِرد کرتی ہوں۔ اُس نے مجھے وُہ درُود شریف بتایا تو یہ درُود شریف سبب بنا "دلائلُ الخیرات مرتّب کرنے کا"۔ شیخ نے وُہ درُود شریف بمطابق سُنّتُ اللہ اس میں پوشیدہ کر دیا۔ جیسے ربِ کریم نے شانِ ستّاری سے لیلۃُ القدر کو آخری عشرہ رمضانُ المبارک کی راتوں میں پوشیدہ کر دیا ہے اولیائے کرام کو اپنے رداءِ رحمت میں چھپا رکھا ہے۔ تاکہ تلاش کی جد وجہد سے مزید مورِدِ الطاف بنیں۔

☆ **اجازت نامہ :-** سلخ ماہ ذوالحجہ ۱۳۷۰ء ہجری المقدس حج بیت اللہ شریف کے بعد حاضری "بلدۃُ الامینہ" قبلۂ عالم شیخُ الدلائل[عہ] مُحجۃُ الخلف، بقیۃُ السّلف حضرت محمد یُوسف ۱۹۵۶ء

عہ یہ رجالُ الغیب کی بیٹی تھی۔ فجزاھا اللّٰہ تعالیٰ عنّا وعن سائرِ المُسلمین اَھلِ السُّنّۃِ والجماعۃِ اَحسنَ الجزاء فی الدّارین۔ اولیائے کرام سے کشفی، الہامی طور پر یا محسُوسات قلبی سے یہ اشارہ ملتا ہے۔ کہ بچی کا صلوٰۃُ الخیر یہ ہے۔ واللّٰہ اَعلم ورسُولہٗ۔ اللّٰھُمَّ صلِّ علٰی سیّدنا مُحمّدٍ وعلٰی آلِ سیّدنا مُحمّدٍ صلوٰۃً دائمۃً مقبُولۃً تُؤدّی بھا عنّا حقّہُ العظیم۔

عہ مجرّرُ السّطور عفی اللّٰہ القوی الغفور کو وصیت کی کہ دلائلُ الخیرات کا ایک ایک ختم شریف کعبۃُ اللہ حطیم شریف یا طواف اور مدینہ منوّرہ میں ریاضُ الجنّۃ ضرور کرنا۔ غافل نہ ہونا۔ الحمدُ للہ اس ناچیز کا اس پر عمل رہا اور فوائدِ ظاہری و رُوحانی سے مالا مال ہُوا۔ درُود شریف کی محبّت سے قلب لبریز رہا۔ یہ طریقہ اجلۂ اولیائے کرام سے منقول اور مقبول ہے۔ بالکہ



باشلی اکرم اللّٰہ نُزُلھم نے دلائلُ الخیرات کی اجازت سے نوازا اور سَندِ مرحمت فرمائی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا الْكَرِيْمِ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ وَاتَّبِعْنَا سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ بِحَقِيْقَةِ الْمُتَابَعَةِ الْمَرْضِيَّةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالْبَرَكَةِ وَالتَّحِيَّةِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ الْاَعْلَامِ وَالرُّسُلِ الْعِظَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْكِرَامِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَتْبَاعِهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

⑤ **درُود تاج :-** "امام الطریقت الشیخ السید ابوالحسن شاذلی نوّر اللّٰہ مضجعہٗ" ط

☆ آپ مستُور اولیاءِ عظام سے تھے۔ الشیخ شاذلی کا فیضان اور عرفان اسکندریہ مصر یمن تونس عرب و عجم کے چپّے چپّے پر پھیلا صحرائے عیذاب اُن کے عرفانی انوار سے تاباں ہو گیا اور قلوب مُنوّر ہو گئے۔ آپ مراکش میں قیام پذیر رہے۔ آپ نے یہ درُود شریف تاجدارِ اقلیم نبُوّت و رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری میں مرتّب کر کے پیش کیا۔ عرض کیا۔ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اس درُود شریف کی منظوری عطا فرمایئے تاکہ یہ اولیاء کے "ایصالِ ثواب[عہ]" کے وقت پڑھا جائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے منظُور کر کے فرمایا اے ابوالحسن! تجھے قیامت کے روز ایک لاکھ میرے اُمتی کی شفاعت کا حق دیا گیا ہے کہ تو اخلاص اور محبّت سے مجھ پر بکثرت درُود شریف بھیجتا ہے۔

○ یہ درُود تاج بہت بڑی فضیلتوں کا حامل اور جامعُ الصّفات درُود شریف ہے۔ یقیناً لاریب واقعی یہ تمام درُودوں کا تاج ہے اور الشیخ شاذلی فرمایا کرتے ہمارے مُربّی حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور یہ سب محض مواہبِ ربّی اور جذبِ الٰہی سے ہے کہ ہم نے جو کچھ پایا درُود شریف "جو عشقِ رسُول کا خزینہ اور معارفِ ایمانی کا گنجینہ ہے" سے ہی پایا۔

**وصالِ مبارک :-** بحیرۂ احمر کے کنارے نمازِ فجر میں سجدہ کی حالت میں وصال ہُوا۔

عہ درُود تاج میں بکثرت شدہ زائد القاب و صفات ہیں جو مؤلف نے مستند روایات سے لکھے۔ ان کے یاد کرنے اور پڑھنے سے مزید فوائد و فضائل ان شاء اللہ حاصل ہوں گے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم ورسُولہٗ الاعلیٰ بالصّواب ط
شاہ اقبال کی ایں تحفہ گدا را

تین ماہ تک آپ سجدہ کی حالت میں بالکل صحیح وسلامت رہے جسمِ اطہر کو نہ مٹی نے کھایا اور نہ درندہ نے پھاڑا۔ آپ صاحب حزبُ البحر ہیں۔ جو عالم دنیا میں اولیاء کا وظیفہ ہے لہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ مَّحْفُوْظٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّعَنْبَرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی نُوْرِ الْھُدٰی صَدْرِ الْعُلٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ ط وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَعَلٰیؔ السِّدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ وَالْمَوْجُوْدُ مَعْبُوْدُہٗ وَالْمَعْبُوْدُ رَبُّہٗ ط قِبْلَۃِ الْعَارِفِیْنَ کَعْبَۃِ الطَّائِفِیْنَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ، شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ، خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ، رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ، اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ، مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ، شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ، سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ طٰہٰ یٰسٓ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْیَتَامٰٓی وَالْمَسَاکِیْنِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ، نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ، اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ

ے اصل نسخہ میں لفظ عَلٰی اور عِنْدَ سے آیا ہے۔ مرتب ط

لہ بیت المقدس کی تعمیر کی نگرانی میں سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام کھڑے کھڑے وصال ہوگیا جب کہ آپ اپنے عصا مبارک پر سہارا لئے کھڑے تھے۔ ایک سال تک نہ کسی جن وانس کو آپ کے وصال کا پتہ چلا اور نہ آپ کے جسمِ اطہر میں تغیر وتبدل آیا اور نہ مٹی وغیرہ نے کھایا اور پھر بحکم الٰہی آپ کے عصا مبارک کو دیمک نے کھایا تو پھر پتہ چلا کہ آپ وصال فرما چکے ہیں۔ انبیاء و اصفیاء کے اجساد مبارکہ محفوظ ہوتے ہیں۔ ترجمہ وتخلیص "۲۲ سورۃ سبا آیت کریمہ ۱۴" تفسیر نور العرفان



قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَمَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ، اَلْمُزَیَّنِ بِکُلِّ زَیْنٍ اَلْمُنَزَّہِ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَّشَیْنٍ اَلْاَبْنَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ الشَّھِیْدَیْنِ الْقَمَرَیْنِ النُّوْرَیْنِ الطَّیِّبَیْنِ الطَّاھِرَیْنِ جَدِّ الْمُطَھَّرَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ط اَلْمُتَجَلِّیْ بِتَجَلِّیَتَیْنِ قَالَ لَہٗ وَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ یَا نُوْرُ نُوْرِیْ "۳ بار" وَیَا سِرَّ سِرِّیْ وَیَا خَزَائِنَ مَعْرِفَتِیْ اَفْدَیْتُ مُلْکِیْ عَلَیْکَ کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَاءِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ "۳ بار" یٰاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ ؎

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ      کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ      صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ط

(۶) صلوٰۃ مُنجیہ: الشیخ صالح موسیٰ ضریری قدس سرہ العزیز ط "افضل الصلوات علی سید السادات"

☆ فرمایا: میں سمندر میں سفر کر رہا تھا۔ ہمیں طوفان شدیدہ نے آن گھیرا۔ جہاز ڈوبنے لگا اور طوفانِ بادوباراں سے بچنے کی بظاہر کوئی صورت نہ رہی لوگ انتہائی پریشان اور مایوس ہوگئے اور کہرام مچ گیا تو میں نے فوراً حضور ﷺ کی طرف رجوع کیا تو اچانک مجھ پر غنودگی اور غشی طاری ہوئی۔ میری آنکھ لگ گئی تو اس حالت میں غلاموں کو نہ بھولنے والا آقا ﷺ نے جلوہ گری فرمائی اور مجھے زیارت ہوئی تو آپ ﷺ نے یہ درود شریف ۳۱۳ بار (بتعداد صحابہ بدر) پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے جہاز والوں سے اپنا خواب بیان کیا۔ ہم نے ابھی تعداد بھی پوری نہ کی تھی کہ رب اکبر جل شانہٗ نے طوفانی لہریں

نوٹ: درود تاج شریف پڑھنے کا مقام مدینہ منورہ باب جنت البقیع کے اندر، قدوم میمنت کی طرف مہبط جبرائیل مینار کے نیچے ہے۔ جہاں ادباً وتعظیماً کھڑے ہوکر یہ درود شریف پڑھنے سے قلب کے انوار کھلتے ہیں۔ اور بہت لطف آتا ہے کہ حضور ﷺ کی حضوری میں غلام حاضر ہوکر سلام عرض کر رہا ہے۔ یہ کتنا بڑا شرف ہے۔ اور وہاں کا منظر جمیل رحمت پر

کا رُخ پھیر دیا اور ہم بخیر و خوبی منزل پر پہنچ گئے۔ جن لوگوں نے اسے وردِ زبان اور حرزِ جان بنایا اُنھوں نے ہمیشہ اسے ایمان افروز، رُوح پرور بابرکت اور شفا بخش پایا۔ فتوحاتِ غیبیہ۔ قضاءِ حاجات۔ حلِ مُشکلات اور رَدِّ بلیات میں اکسیر ہے اور اس کی تاثیر مُسلّم اور مشہور ہے۔ صدیوں سے اُمتِ مُسلمہ کے لیئے دینی و دُنیوی اُمور میں کافی وافی اور شافی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا "عِنْدَکَ" اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ [علہ]

○ یہ درُود شریف بذاتہٖ مُغیثُ الملوین صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ ہے۔ اس درُود شریف کے بے حد و حساب دینی و دُنیاوی فوائد ہیں اِس کے فیوض و برکات لکھنے سے قلم قاصر ہے۔ اس کی تعداد ۳۱۳ مرتبہ "بطابق تعدادِ رُسلِ عظام علیہم السّلام پڑھے کما لا یخفٰی اَھلِ النظر" روضۃ الاحباب۔

## ⑦ درُود لکھی شریف۔ "واقفِ اسرارِ معنوی سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ القوی"

☆ سُلطانِ وقت روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درُود شریف پڑھتے تھے اور سارا وقت اسی میں مشغول رہتے۔ جس سے نظامِ سلطنت میں خلل آنے لگا۔ تو حضور، نبی کریم، رؤف رحیم صاحبِ خُلقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم، کو فتورِ سلطنت کب گوارہ تھا۔ تو آپ نے خواب میں جمالِ جہاں آراء سے نوازا اور فرمایا یہ درُود شریف بعد نمازِ فجر ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ تو اس کا ثواب لاکھ ملے گا اور میری محبت کامل ہوگی۔ بناءً بریں یہ درُود لکھی کے نام سے موسوم ہُوا

علہ یہ درُود شریف عرش کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ قبولیت میں بجلی سے بھی زیادہ تیز، اکسیرِ اعظم، تریاقِ اکبر ہے۔ یہ اچانک مُصیبت یا حاجت کیلئے آدھی رات تاریکی میں ننگے سر کھڑا ہو کر باجازت صاحبِ مجاز پڑھے کہ خود رو پودہ پنپتے دیکھا ہے پھل پھول نہیں۔ نسخہ سُہیلیہ میں عِنْدَکَ بھی آیا ہے۔

☆ سرتاجِ اَولیاء سیدنا داتا گنج بخش مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ درُود شریف بہت پسند تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اذن سے اپنے عقیدت مندوں کو یہ وظیفہ فرمایا کرتے۔ دربارِ عالیہ میں اس درُود شریف کے پڑھنے



- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَلِمٰتِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَرَمِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ کَلَامِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ الْبِحَارِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَیْہِ الَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْہِ النَّھَارُ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط
- صَلَوٰتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ الْخَلَائِقِ وَعَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ
طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا دَائِمًا اَبَدًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

(۸) **درودِ نور شریف** :۔ علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

☆ یہ درود شریف نور، اور الفاتحہ دونوں ایک ہیں۔ اولیاء شاذلیہ کا محبوب وظیفہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ نور سے خاص نسبت رکھتا ہے۔ یہ درود شریف کرامات کے دو چمکدار اور تابدار موتی ہیں اور قلب کو منور کرنے میں لاثانی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ
الْاَسْرَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ط

(۹) **صلوٰۃ التکریم والتعظیم** :۔ الشیخ ابوعبداللہ سنوسی علیہ الرحمۃ سے منسوب ہے۔

☆ یہ درود شریف حقِ غلامی اور حقِ تعظیم کی ادائیگی کے لئے مجرب ہے اور جامع مانع درود شریف ہے۔ یہ درود شریف اخص الخاص ہے اس کی ابتداء بھی اور اختتام بھی اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے اور درمیان حلقہ میں غلام اور اس کی آرزو ہے۔ یہ اپنی جامعیت میں بے مثل ہے اور محبت محبوب کا مظہر ہے اور انگنت فوائد کا حامل ہے [سه]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُكْرِمُ بِهَا مَثْوَاهُ وَتُشَرِّفُ بِهَا عُقْبَاهُ
وَتُبَلِّغُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَاهُ وَرِضَاهُ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ تَعْظِيْمًا
لِّحَقِّكَ يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدُ ط

(۱۰) **درودِ فضیلت** :۔ امام محی السنۃ ابوشامہ نووی علیہ الرحمۃ نے اذکار میں ذکر کیا۔

سه یہ درود شریف درجۂ جامعیت میں اکمل و اجمل ہے اور مرتبۂ محبوبیت میں ازہر و ابہر ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہ ط

عله دلائل الخیرات شریف کا یہ درود شریف خواب میں فقیر عفی عنہ کی زبان پر جاری ہوا اور اشارہ ہوا اس کو تحفہ میں لکھنا کہ رضاء الٰہی کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ جل شانہ اس خواب کی تعبیر کو بیداری عمل سے ظاہر فرمائے آمین یارب المرسلین



☆ یہ تمام درودوں سے افضل درود شریف ہے کہ اس کی روایت صحیحین مسلم و بخاری سے ہے۔ اور یہ خصوصاً جمعۃ المبارک کیلئے ہے اور بے شمار فضائل و فوائد کا حامل ہے۔ [سه]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

(۱۱) **درودِ ہزارہ شریف** :۔ سیدی قطب الکامل الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی ط

☆ یہ اولیاء قادریہ کا محبوب وظیفہ ہے۔ قلب کی صفائی کے لیئے مجرب ہے۔ [سه]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

(۱۲) **درودِ شفاعت** :۔ "امام شعرانی نے کشف الغمہ میں نقل کیا۔"

☆ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم مجھ پر درود شریف بھیجو تو یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ط تو اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(۱۳) **درود شریف زیارت** :۔ شارحین نے ابنِ فاکہانی سے لکھا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِى
الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ ط

☆ فرماتے ہیں میں نے اسے سونے سے پہلے پڑھا اور آزمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک خواب میں دیکھا اور آپ کا خطاب سنا۔ زیارت کے لیئے سریع الاثر ہے۔ اور محبوب رب العلمین کی جاہ کے طفیل سوال کرتا ہوں۔ کہ وہ باقی اس درود شریف کے انعامات جن کا حدیث پاک میں وعدہ ہے "مجھے عطا فرمائے۔

(۱۴) **درود صدقہ** :۔ جس کے پاس صدقہ دینے کا کچھ نہ ہو تو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے بے شک یہ پاکیزگی میں بلند تر ہے۔ اور اس کو سیری نہ ہوگی جب تک وہ جنت میں نہ پہنچ جائے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلٰى

اَلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

(۱۵) **درودِ مفتاح الجنۃ** :۔ قطبُ الکبیر، بدرُ الاساتذۃ الشہیر محمد البکری نوّر اللہ مضجعہٗ

☆ جو شخص اس درود شریف کو زندگی بھر میں صرف ایک بار پڑھے گا۔ اگر وہ دوزخ میں[علہ] ڈالا جائے تو مجھے قیامت کے روز اللہ کے ہاں اس کی جناب میں پکڑے یہ درود شریف مُبتدی مُتوسّط اور مُنتہی کے لئے مفید ہے اور بہت سے عارفین نے اس کے اسرار و عجائب بیان کئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حجابِ قلبی کھل جاتے ہیں اور وہ انوار حاصل ہوتے ہیں جن کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے " صلوٰۃ الزاہرۃ علیٰ سید الدنیا والاخرۃ " ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ النَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ الْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِکَ الْمُسْتَقِیْمِ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ ط

(۱۶) **درودِ العزّت** :۔ ایک شخص حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْعِزِّ الشَّامِخِ وَالْکَرَمِ الْبَاذِخِ ط نبی کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اُسے اپنے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان

---

علہ ہر کہ باشد حاملِ " صلوٰۃ " مدام ۔۔۔ آتشِ دوزخ بود بروے حرام

☆ آپ بحرِ معارفِ الٰہیہ، متبعِ سُنّتِ نبویہ، عظیم المرتبت ولی کامل اور ہمہ وقت حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے حضوری تھے آپ زندگی بھر کبھی بے وضو نہ ہوئے اور ہمہ وقت حکم رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے لئے منتظر اور مستعد رہتے باجازت بارگاہِ رسالت " صلی اللہ علیہ وسلم " میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے سر پر دستار باندھی۔ آپ کا کلام عجائب مخفی اسرار کا خزینہ ہوتا ایک مرتبہ قافلہ والوں نے الشیخ محمد البکری قدس سرہٗ اذا اسرارہٗ الملکوتی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ حضور آپ کا غلام مُرید شہر کے علاوہ میں مارا گیا ہے۔ آپ معاً مراقب ہوئے تو کچھ دیر بعد سر اٹھایا اور فرمایا نہیں میرا مرید زندہ ہے کیونکہ میں نے ساری جنتیں دیکھی ہیں اُسے کہیں نہیں پایا عرض کیا حضور دوزخ میں فرمایا میرا مرید دوزخ میں نہیں جا سکتا کہ میرے سب مرید یہ درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر وہ چند دن بعد واپس آ گیا۔ آپ فرمایا کرتے کہ جسم کی سلامتی قلتِ طعام میں اور روح کی سلامتی ترکِ آثام " گناہ کے ترک " میں اور دین کی سلامتی صلوٰۃ بر خیر الانام " صلی اللہ علیہ وسلم " میں ہے۔ " اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ "



بٹھایا۔ حاضرین نے پوچھا یا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " یہ کون ہے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ یہ شخص مجھ پر وہ درود شریف پڑھتا ہے۔ جو کسی نے آج تک نہیں پڑھا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ کیسا درود شریف ہے تو رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا جس کسی نے یہ درود شریف پڑھا اُس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَآءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ط

(۱۷) **درودِ سعادت** :۔ " الحافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی علیہ الرحمۃ نے حلیہ میں نقل کیا۔

☆ رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا۔ جس نے یہ درود شریف پڑھا ستر ہزار فرشتے ساری عمر اس کا ثواب لکھتے رہیں تو ختم نہ ہو۔ اور جب تک اس کی بخشش نہ ہو جائے ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ ط

(۱۸) **درودِ افضل** :۔ " الشیخ ابو الخیر حافظ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ نے القول البدیع میں لکھا ہے "

☆ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں سب سے افضل درود شریف پڑھوں گا تو وہ یہ درود شریف پڑھے کہ یہ لفظاً و معناً کامل اور مکمل درود شریف ہے ہے

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ط

(۱۹) **درودِ رحمت** :۔ " قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے میں تحریر کیا ہے " ہے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ط

☆ پس اُسے مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فیضان پہنچتا ہے اور وہ آپ کی

زیرِ تربیت وکفالت ہوجاتا ہے ۔

(۲۰) **درُودِ کامل** :- "امام الائمہ ابو حامد حجۃ الاسلام محمد بن محمد الطوسی الغزالی قدس سرہٗ النورانی" ؒ

☆ آپ نے اپنی تصنیفِ لطیف "احیاءُ العلوم" میں لکھا ہے کہ یہ کامل، مکمل اور اکمل درُود شریف ہے ۔ اس کی کاملیت اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْس ہے کہ امام الغزالی کو بارگاہِ موسیٰ علیہ السلام "بطور علماء اُمتی" پیش کیا گیا ۔ آپ مقبول ترین اولیاءِ اُمت سے ہیں ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِعَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

(۲۱) **صلٰوتُ السَّعادت** :- "علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے لکھا:"

☆ یہ ایک درُود شریف برابر چھ لاکھ کے ہے اور سعادت مندی کی علامت ہے ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً وَّ سَلَامًا بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ ؕ

(۲۲) **صلٰوۃِ ماہی** :- ایک روایت میں ہے صحابہ کبارؓ نے سمندر سے ایک مچھلی پکڑی اور چاہا کہ کھانا تیار کرکے صاحبُ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کریں گے ۔ کافی دیر تک آگ پر چڑھا کر پکاتے رہے لیکن وُہ پک نہ سکی تو اُسے ایک طباق میں رکھ کر اُوپر سرپوش سے ڈھک کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں پیش کر دی تو حضورُ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا اے میرے صحابہ کرام! یہ تو قیامت تک بھی نہ پک سکے گی اور اسے دُنیا کی آگ تو درکنار جہنّم کی آگ بھی نہ جلا سکے گی کہ یہ وُہ مچھلی ہے جو روزانہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتی ہے "بروایت" حضور ﷺ نے مچھلی کی طرف اشارہ فرمایا تو وُہ زندہ ہوگئی اور زبانِ حال سے عرض کیا فِدَاكَ جِسْمِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ میں ایک روز کنارۂ سمندر پر تھی کہ آپ کے ایک غلام نے بلند آواز سے درُود شریف پڑھا تو میں نے محبّت کے ساتھ غور سے سُنا تو حضور ﷺ



نے فرمایا اس درُود شریف کی برکت سے ربِ کریم نے تجھے دونوں جہانوں کی آگ سے محفوظ و مامون کر دیا ۔ اور تُو جنّتی حُوت ہے ۔ "درُود شریف یہ ہے:"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِيْعِ الْاُمَمِ يَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى كُلِّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ وَبِفَضْلِكَ وَبِكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ

(۲۳) **درُودِ کوثر** :- "سیدنا ابو علی خواجہ الحسن البصری قدس سرہٗ الجلی والخفی" ؒ

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کے حوضِ کوثر سے لبالب پیالے پیئے تو وُہ یہ بزرگ ترین درُود شریف پڑھا کرے ۔ خصوصاً عالمِ نزع میں پیاس سے محفوظ ہو ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَاءِ نَفْسِكَ وَزِنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ ؕ

(۲۴) **درُودِ مسرّت** :- "الشیخ عبد اللہ بن موسیٰ طرابلسی رحمۃ اللہ علیہ" ؒ

☆ آپ نے بیسیوں شیوخ سے اخذ کیا ہے ۔ جنھوں نے اس سے مدارجِ ولائیت پائے ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ مَلَاْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَّسْرُوْرًا مُّؤَيَّدًا مَّنْصُوْرًا

ــــ درُود شریف کا لفظ لفظ آبِ حیات سے بڑھ کر آبِ کوثر کے گھونٹ ہیں ۔ جس سے محبّت والا سرشار ہوتا ہے ۔

علہ آپ جلیلُ القدر تابعی ہیں ۔ آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ تھیں ۔ آپ نے اُمّ المؤمنین کا دُودھ بھی پیا ہے ۔ اور آپ فرمایا کرتے میرا ولائیت میں یہ مقام اور رتبہ اُن دُودھ کے قطرات کا صدقہ ہے ۔ آپ نے کثیر التعداد صحابہ عظام کی زیارت کی کسبِ فیض کیا مثل حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ شریف کی صحبت میں رہ کیا ۔

وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ط

(۲۵) صَلٰوۃُ النُّوْرِ الْقِیَامَۃِ : " سید احمد صاوی علیہ الرحمۃ الباری "

☆ قیامت کی ہر منزل قبر، حشر و نشر، میزان پُل صراط اور جنّت کے دروازے تک تاریکیوں میں نور ہوگا۔ یہ ایک پتھر پر لکھا دیکھا ہے۔ جو من جانب اللہ تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ ط

(۲۶) دُرُوْدُ الْعَطَاءِ :۔ " امام عارف باللہ الشیخ عبد الغنی النابلسی " علیہ الرحمۃ ط

☆ فرمایا۔ نبی " صلی اللہ علیہ وسلم " پر صلوٰۃ وسلام کی تکرار بخار وغیرہ میں پیاس کے غلبہ کو زائل کر دیتی ہے پانی کی عدم موجودگی میں حج کے راستہ میں آزمایا۔ صلوٰۃ میں لفظ اسم جلالیۃ نہ ہو یہ قیامت کی گرمی میں پیاس سے کفایت کرے گا۔ درود شریف یہ ہے۔ " الطلعۃ البدریۃ علی القصیدۃ البدریۃ "

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنَامِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمَبْعُوْثِ اِلَیْنَا بِالْحَقِّ الْمُبِیْنِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْاُمِّیِّ الْاَمِیْنِ اَفْضَلُ الصَّلَوٰتِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمَاتِ عَلَی النَّبِیِّ الصَّادِقِ وَالرَّسُوْلِ الْمُؤَیَّدِ بِاَسْرَارِ الْحَقَائِقِ ط

(۲۷) دُرُوْدِ کُبْرٰی :۔ الشیخ السید ابراہیم متبولی قدس سرہ القدسی " طبقات اولیاء "

☆ آپ ولایت کبریٰ کے حامل تھے۔ آپ کا شیخ سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہ تھا۔ آپ اکثر خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرتے اور اپنی والدہ ماجدہ سے بیان کرتے تھے اور پھر عالم بیداری میں دیدار ہوتا اور آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " سے مختلف معاملات میں مشورہ کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے میں نے حضرت شیخ احمد البدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑا صاحب فتوّت نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اُن کا بھائی بنایا۔" درود شریف یہ ہے "

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا



مُحَمَّدٍ سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِھِمْ وَصَحْبِھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ مَا مَضٰی وَتَحْفَظَنِیْ فِیْمَا بَقِیَ ط

(۲۸) صَلٰوۃُ الْجَامِعَۃِ :۔ الشیخ مجد الدین المعروف نجم الدین صغری علیہ الرحمۃ کے خلیفہ تھے۔

☆ فرمایا۔ ایک دفعہ میں جنگل میں راستہ بھول گیا تو ناگاہ ایک صالح، خوبصورت، منوّر چہرہ بزرگ دیکھا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر اپنے پاس بلایا۔ میں اُن کے ساتھ ہو لیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ آپ سیدنا ابو العباس خضر علیہ السلام ہوں گے۔ تو میں نے پوچھا آپ کا اسمِ گرامی کیا ہے۔ فرمایا الیاس بن ہشام علیہ السلام میں نے اُن سے مخاطب ہو کر عرض کیا۔ تم نے میرے پیارے رسول اللہ کے محبوب سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ فرمایا ہاں پھر میں نے عرض کیا۔ خدا کے واسطے تم نے جو کچھ آپ کی زبان مبارک سے سنا ہے اور آپ کی زیارت سے سرور پایا ہے اُس سے مجھے بھی حصۂ تنویر عطا کرو تو انھوں نے کہا میں روایت کرتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ جو کوئی یہ درود شریف پڑھے وہ ایسا پاک ہو جاتا ہے۔، جیسے کپڑا پانی سے اور فرمایا کہ درود شریف ہمیشہ وردِ زبان رکھنا کہ درود شریف رہبرِ راہِ گم گشتگاں راحت قلبِ عاشقاں اور سرمۂ چشم سالکاں ہے۔ " درود شریف یہ ہے "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ ط

(۲۹) صَلٰوۃ ذاتیہ :۔ امام سمرقندی نے سیدنا خضر و الیاس علیہما السلام سے روایت کیا

☆ فرمایا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے جو شخص سات جمعرات پڑھے مجھے خواب میں دیکھے اور مجھ سے روایت و حکایت کرے گا۔ یہ درود شریف لفظاً مختصر اور صغیر ہے لیکن معنیً برکات میں اتنا ہی عظیم ہے۔ فضائل میں کیمیا اور زیارت کے لیئے اکسیر زبان پر سبک اور دشمنوں پر بھاری ہے۔ درود شریف یہ ہے۔ " روح البیان بحوالہ عقدۃ الدرر واللآلی "

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ ط " ۳ بار "

(۳۰) درود قادریہ :۔ " پنج گنج صغیر "

☆ یہ درود شریف اکسیر اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ مصائب و مشکلات میں تیر بہدف ہے۔ اس کے بہت سے فضائل و فوائد ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ بڑی سے بڑی ابتلاء پر کارگر ثابت ہوگی۔

پہاڑ جیسی مُصیبت رُوئی کے گالے کی طرح اُڑ جائے گی۔ قبر و حشر کی سختیوں کا جسے خیال ہو وُہ یہ دُرُود شریف پڑھا کرے۔ یہ حصُولِ فضلِ عظیم اور مُنافعِ کثیر کے لئے مُجرّب ہے سلسلۂ عالیہ قادریہ کا فرمُودہ اور آزمُودہ ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ گیارہ بار پڑھنے کے بعد پھر یہ پڑھے۔ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ یَا سَیِّدِیْ یَا مُسْتَنَدِیْ یَا مُعْتَمَدِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

(۳۱) صلوات الزّیارت :- الشیخ السید نور الدین الشونی علیہ الرحمۃ ط

☆ آپ کی مجلس قائم "صلوٰۃ علی النبیؐ" نے مصر، یمن، بیتُ المقدس، شام، سوڈان یمن، عراق عرب میں رواج دیا۔ آپ کے شاگرد جب بھی مجلسِ صلوٰۃ سے فارغ ہوتے تو اللہ سُبحانہٗ کا ذِکر کرتے اور بُلند آواز سے صلوٰۃ پُکارتے اس اعلان کو حاضرین بھی سُنتے اور خود حضور ﷺ بھی سُنتے۔ ایسی منقبت آج تک کسی کی نہ دیکھی گئی نہ سُنی گئی۔ مصر کے بازاروں میں مُنادی ہوتی جو شخص رسُولُ اللہ ﷺ کی زیارت چاہتا ہے وہ شیخ نور الدین الشونی کے پاس جائے۔ فرماتے ہیں میں وہاں گیا تو پہلے دروازے پر حضرت ابُو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کھڑا پایا میں نے اُن کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دُوسرے دروازے میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور سلام عرض کیا۔ تو پھر مجھے حضور ﷺ نظر آئے۔ سفید شفاف پانی کے قطرات چمکدار موتیوں کی طرح آپ کی پیشانی سے ٹپک رہے تھے۔ میں نے قدم بوسی کی تو مجھے سُنّتِ مُطہرہ پر عمل کی وصیت فرمائی۔ میں نے یہ بات اپنے شیخ کو بتائی تو آپ آبدیدہ ہو گئے اور آنسوؤں سے ریش مُبارک تر ہو گئی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ ھُوَ اَبْھٰی مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ ط

"مصباح الظلام فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام"

(۳۲) دُرُود مُجرّبہ :- "السید احمد زینی دحلان مکی قدس سرہٗ المکی"



آپ نے اپنے مجموعہ میں تمام دُرُود شریف جمع کئے یہ دُرُود شریف زیارت حضور ﷺ کے لئے مُجرّبہ ہے۔ ہر روز ایک ہزار بار پڑھا جائے زیارت خواب میں یا بیداری میں ہو گی اور ہر وقت کی حضُوری نصیب ہو گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْجَامِعِ لِاَسْرَارِکَ وَالدَّالِّ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

(۳۳) دُرُود بہشتی :- "شوارقُ الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

☆ اس دُرُود شریف کی برکت سے جب تک بہشت بہشت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے اُسے موت نہ آئے گی۔ یہ دُرُود شریف جمعۃُ المبارک سے خاص نسبت رکھتا ہے اِس سے جمعۃُ المبارک کی مجالس مُزیّن، مُعطّر اور بارونق ہو جاتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط

(۳۴) دُرُود شریف الشّفاء :- "افضل الصلوات علیٰ سید السادات"

☆ گیارہ بار پڑھ کر جس مریض پر دم کریں شفا ہو گی۔ مریض کتنا ہی شدید بیمار کیوں نہ ہو شفا رُوحانی، جسمانی، قلبی، عقلی، لاعلاج امراض کے لئے تجربہ شدہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طَبِیْبِ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا ط

(۳۵) دُرُود تریاق :- مُفتی دمشق علامہ حامد قنوجی علیہ الرحمۃ کا فرمُودہ۔

☆ یہ دُرُود شریف خواب میں نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا یہ مذکورہ دُرُود شریف نہایت ہی مُجرّب اور تریاق ہے مصائب اور ابتلاء میں، فتنۂ عظیمہ میں ایک عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ اولیاء حاضرہ کا آزمُودہ ہے۔ صلوٰۃ منجّیہ کی مثل ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ شدائد میں ایک ہزار پڑھے۔ یا ہر نماز کے بعد ۴۱ بار پڑھے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ ضَاقَتْ

حِیْلَتِیْ اُدْرِکْنِیْ ط

(۳۶) دُرُودِ تفریجیہ :- شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز ط

☆ اللہ جل شانہٗ کے خزانوں میں سے خزانہ ہے اور اس کا ذکر خزانوں کی کنجی ہے۔ اور ہر قسم کے غم واندوہ ۔ دُکھ بے چینی کو دُور کرتا ہے ۔ دُنیا میں رزق اور قبر کی کشائش نصیب ہوگی۔ یہ کامل مُکمل مُجرّب اور تریاق ہے ۔ "احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِىْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ط

(۳۷) صَلٰوةُ الْكَبِيْرِ :- السید احمد الصاوی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے اپنی بیاض میں درج کیا۔

☆ اس درود پاک کو بکثرت پڑھنے سے بکثرت فضائل اور برکات دُنیا میں حاصل ہونگے اور قبر میں حضور ﷺ جلوہ گر ہونگے تو لحد نُور سے بھر جائے گی اور اجرِ عظیم حاصل ہوگا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ عَدَدَ كَمَالِ اللّٰهِ وَكَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهٖ ط

(۳۸) دُرُود شریف نافع :- "جادہ والا شاہ عبد الرحیم نقشبندی مجددی مشہور غوث الہلی جدّہ"

☆ ایک مرتبہ حضور سید السادات عَلَیْہِ اَفْضَلُ التَّحِیَّاتِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمَات کی زیارت سے مُشرّف ہُوا تو کثیر اولیاء کا مجمع تھا۔ حاضرین میں سے ہر ایک اپنے اپنے علم کے مُطابق درود شریف عرض کر رہا تھا تو میں نے بھی یہ درود شریف عرض کیا تو آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر انتہائی خوشی و مُسرّت کے آثار ظاہر ہُوئے ۔ اور فرمایا اس درود شریف کے پڑھنے سے حضور ﷺ خوش ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا لَهَا مَا وَجَدْنَا ، مَا وَجَدْنَا ہمیں جو کچھ ملا درود شریف سے ملا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ط



(۳۹) صَلٰوۃ حضوریہ :- حضور پُر نور شافع یوم النشور ﷺ کی حضوری میں پڑھا جاتا ہے۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ط یہاں مخاطب کے صیغے پڑھے اسی میں اُمّتِ مرحومہ کا اتفاق ہے اخیار بھی اس صلوٰۃ وسلام کو حضور کی بارگاہ میں مانتے اور جائز جانتے ہیں اور یہ اخیار کا اختیار کردہ درود شریف ہے جو مرتبہ قبولیت پر ہے۔ اور متصلاً شیخین کریمین، رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہما پر سلام عرض کرنا علامت قبولیت ہے اور نظر انداز یا اعراض کرنا سفاہت، حماقت اور شقاوت کی علامت ہے ۔

(۴۰) صَلٰوۃُ النَّسَبِ شریف :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَظِيْمِ الْاٰبَاۗءِ مِنْ سَيِّدِنَا اٰدَمَ اِلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ سَيِّدِنَا هَاشِمِ بْنِ سَيِّدِنَا عَبْدِ مَنَافٍ "مُغِيْرَةُ" بْنِ سَيِّدِنَا قُصَىِّ بْنِ سَيِّدِنَا كِلَابٍ "حَكِيْمٌ" بْنِ سَيِّدِنَا مُرَّةَ بْنِ سَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ سَيِّدِنَا لُؤَىِّ بْنِ سَيِّدِنَا غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ "قُرَيْشٌ" بْنِ سَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ سَيِّدِنَا نَضْرِ بْنِ سَيِّدِنَا كِنَانَةَ بْنِ سَيِّدِنَا خُزَيْمَةَ بْنِ سَيِّدِنَا مُدْرِكَةَ بْنِ سَيِّدِنَا اِلْيَاسَ بْنِ سَيِّدِنَا مُضَرَ بْنِ سَيِّدِنَا نِزَارِ بْنِ سَيِّدِنَا مَعَدِّ بْنِ سَيِّدِنَا عَدْنَانَ ط

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَرِيْمِ الْاُمَّهَاتِ مِنْ سَيِّدَتِنَا حَوَّاۗءَ اِلٰى سَيِّدَتِنَا اٰمِنَةَ بِنْتِ سَيِّدِنَا وَهْبِ بْنِ سَيِّدِنَا عَبْدِ مَنَافِ بْنِ سَيِّدِنَا زُهْرَةَ بْنِ سَيِّدِنَا حَكِيْمٍ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَوْلَادِهٖ سَيِّدِنَا الْقَاسِمِ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ وَسَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَسَيِّدِنَا طَاهِرٍ ط

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَبَنَاتِہٖ سَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ وَسَیِّدَتِنَا رُقَیَّۃَ وَسَیِّدَتِنَا اُمِّ کُلْثُوْمٍ وَسَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ ، اُمِّ سَیِّدَیْنَا الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَالْمُحْسِنِ وَسَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ وَسَیِّدَتِنَا اُمِّ کُلْثُوْمٍ وَسَیِّدَتِنَا رُقَیَّۃَ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَعَلٰی عَمَّیْہِ خَیْرِ النَّاسِ سَیِّدِنَا حَمْزَۃَ وَسَیِّدِنَا الْعَبَّاسِ ط "انوار الحق فی الصلوٰۃ علی سید الخلق" ع۱

☆ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝ (سورۃ الاحزاب ۳۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہِ الْمُطَھَّرَاتِ سَیِّدَتِنَا خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی ، سَیِّدَتِنَا سَوْدَۃَ ، سَیِّدَتِنَا عَائِشَۃَ صِدِّیْقَۃِ الْکُبْرٰی ، سَیِّدَتِنَا حَفْصَۃَ وَسَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ بِنْتِ خُزَیْمَۃَ سَیِّدَتِنَا اُمِّ سَلْمَۃَ ، سَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَسَیِّدَتِنَا جُوَیْرِیَّۃَ وَسَیِّدَتِنَا اُمِّ حَبِیْبَۃَ وَسَیِّدَتِنَا صَفِیَّۃَ ، سَیِّدَتِنَا مَیْمُوْنَۃَ وَسَیِّدَتِنَا مَارِیَۃَ وَعَلٰی اَوْلَادِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

---

ع۱ "انوار الحق فی الصلوٰۃ علی سید الخلق" عربی تصنیف العارف باللہ الشیخ عبد المقصود محمد سالم علیہ الرحمۃ القاہرہ مصر کی ہے جو عالی درود شریف اور مقبول ہیں۔ یقیناً درود شریف ایک ایسی نعمت ہے جس سے انبیاء و رسل نے سہارا پایا ملائکہ نوری نے آزمائش میں درود شریف سے مرتبہ پایا اور اُمّتِ مغفورہ نے تحریراً، تقریراً درود شریف سے ہی سب کچھ پایا جو پایا فقیر الی اللہ ورسولہ نے اس تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار میں درود شریف انتہیں مقبول محبوب اور مشہور کتب سے تحریر کئے ہیں جو مصنف و مؤلف سے اپنی اپنی تصنیف لطیف، کتاب مستطاب مقبول بارگاہ رسالت "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں۔ جن پر آپ نے نگاہ فرمائی اور اظہار پسندیدگی فرمایا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی شان میں کچھ لکھنے سے قد جف القلم قلم خشک ہو چکے ہیں۔ یہ چند حروف "نقوش محبت" محض ربِ کریم کا کرم ہے "ع شاہا قبول کن این تحفۂ گدا"

☆ افضل الصلوات علی سید السادات "کے مصنف نے بحوالہ ابن عابدین علیہ الرحمۃ لکھا ہے کہ مصنف صلوٰۃ القاسم علی النبی الامام



☆ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ العزیز کے ارشادات درود شریف:-

(۱) اہلِ محبت کو چاہیئے کہ درود شریف کے ذکر پر صبر و استقامت کے ساتھ وابستگی کریں یہاں تک کہ بخت جاگیں۔ محبوب زمین و زمان، راحتِ جانِ جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی کی عزت و عصمت سے خبردار رہنا چاہیئے کہ کائناتِ ارضی و سماوی میں سے کوئی فرد ایسا نہیں جو کشف نیند یا بیداری کی حالت میں آپ کی بجائے متشکل ہو سکے۔ پس جس شخص نے اس راحتِ جان، قرارِ زمین و آسمان "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کو دیکھنے کی سعادت حاصل کی اُس نے بے شک آپ ہی کو دیکھا اگر آپ کا حسن و جمال متغیر نظر آئے تو یہ جان لے کہ دیکھنے والے کی اپنی حالت ریکانی ہے۔ "جواہر البحار ج"

(۲) درود شریف کا ذکر کرنے والے پر حق تعالیٰ کی طرف سے عنایات، نوازشات سے جو بھی نتیجہ سامنے آتا ہے وہ باطل کی آمیزش سے پاک ہوتا ہے کیونکہ اُس کے پاس وہی

---

بقیہ حاشیہ

کی ضمانت دی اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے عبداللہ! یہ تیرے لئے تیری اس تالیف پر انعام ہے۔ "بوئے گل را از کہ جوئیم از گلاب"

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ تُحْفَۃَ الصَّلٰوۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ مِنْھُمْ بِعَظْمَۃِ طٰہٰ وَیٰسٓ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ط

ع۱ سالک مبتدی ہو یا منتہی درود شریف کا نور ہر مقام پر اُس کی یاوری کرتا ہوا منزلِ مقصود تک لے جاتا ہے۔ انشراحِ صدر اور انوارِ قلب سے فتح و ظفر نصیب ہوتا ہے۔ فتوحات اور اسرار انوار کی الفاظ نہیں یہ مقام حال ہے قال نہیں قال بیچارہ تہی دامن ہے حال کے بیان سے "ذکر اللہ" سے قلب "مضغہ گوشت قلب حقیقی کا مجرد ہے۔ جو عالم امر سے ہے۔ روح سر خفی اخفیٰ کے لطائف کھلنے کے بعد سالک پر سب سے پہلے حق تعالیٰ کی طرف سے ولایت حضرت آدم علیہ السلام کے انوار برستے ہیں تو آپ کے زیر قدم توبہ، انابت اور گریہ زاری طاری ہوتی ہے جو اس ولایت کا خاصہ ہے۔ پھر ولایت ابراہیمی کا ظہور ہوتا ہے تو آپ کے زیر قدم انقطاع ماسوا اللہ اور رجوع الی اللہ ہوتا ہے اور پھر سالک پر ولایت موسوی کے احوال طاری ہوتے ہیں۔ آتش عشق بھڑک اُٹھتی ہے اور دیدار الٰہی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ پھر سالک عشق سے منزلیں طے کرتا ولایت عیسوی میں پہنچتا ہے تو اس سے مظاہر قدرت کرامات، خوارق عادات سرزد ہوتے ہیں۔ بعدہ ولایت محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" جلوہ گر ہوتی ہے تو صاحب خلق عظیم کے فیض سے محبوبیت ذاتی کا ظہور ہوتا ہے۔ ان تمام مقامات پر درود شریف کامل اتباع کے ساتھ ہدایت ہی ہدایت رحمت ہی رحمت ہے۔ اور درود شریف

پہنچتا ہے جو سرکارِ دو عالم سرورِ کونین "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے واسطے سے آتا ہے۔ میں نے درود پاک کا کما حقہٗ وابستگی رکھنے والا سوائے ایک عظیم انسان کے اور کوئی نہیں دیکھا وہ ایک اشبیلیہ علہ سپین یورپ کا لوہار تھا جو حلال کی روزی کماتا اور درود شریف کا نام یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔ جب میری ملاقات ہوئی تو میں نے دعا کے لیئے درخواست کی۔ اس کی دعا سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو عورت یا مرد بچہ یا بوڑھا آکر کھڑا ہوتا تو اس کی زبان پر بھی درود شریف جاری ہو جاتا۔ وہ درود پاک یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ

(۳) ہم درود شریف کا شوق زبانی وعظ اور بصورتِ کتاب لکھ کر دلاتے ہیں یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ اپنے وعظوں میں حضور پُر نور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے فضائل و معجزات اس رنگ میں بیان کریں سامعین کے دل حُبِّ حبیب سے لبریز ہوں اور اُن پر کیفیاتِ محبت طاری ہوں۔ یہ اُس وقت ممکن ہے جب کہ وعظ کہنے والا خود عامل درود شریف ہو۔ اُس کی زبان میں تاثیر اور قلب میں نور اور سینہ میں حُبِّ مصطفےٰ ہو۔ آؤ سب مل کر اپنے مقبول الشفاعت اور راضیہ مرضیہ محبوب معصوم علیہ التحیۃ والثناء پر درود شریف بھیجیں۔ اپنی چند روزہ مستعار زندگی کو درود شریف کے رنگ سے رنگین کریں۔ عشاقِ رسول، ذکرِ رسول کے سدا بہار، مہکتے ہوئے پھولوں "درودوں" سے اپنے اپنے مشامِ جان کو معطر کریں۔ درود شریف کو وردِ زبان بنا کر روحانی برکتوں سے فائدہ "مشاہدۂ حق" نصیب ہو۔

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

"صفحہ ۵۰۲ ملاحظہ ہو"

(۴) درود شریف سے انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین نے بھی اپنی اپنی ابتلاؤں میں سہارا پایا

بقیہ حاشیہ

نعمت ہی نعمت ہے اور درود شریف کامل محبت اور ادب کے ساتھ خیر ہی خیر اور نور ہی نور ہے۔ فقیر عرض کناں ہے ان مقامات پر بحث کرنا تو درکنار اس پر کچھ لکھنے کی جرأت سے بھی استغفار کرتا ہوں۔ وَاللّٰہُ ھُوَ التَّوَّابُ وَ اِلَیْہِ اَنَابَ وَ اِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَ اِلَیْہِ الْمَآبُ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ۔

علہ فقیر غفرلہٗ کو اشارہ ہوا کہ اشبیلیہ کے لوہار دامت برکاتہم العالیہ جو مقبول بارگاہ خیر الانام "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہے کا درود شریف بھی اس تحفۃ الصلوٰۃ میں لکھو۔ بسیار تفحص اور جد و جہد کے تلاش درود شریف میں کامیاب ہوا۔



گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدارِ طیبہ و بطحا تمہیں تو ہو

☆ فرشتوں کا درود شریف :۔ ایک روز جبرائیل علیہ السلام صاحبُ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ آسمان پر ایک فرشتہ تھا جس کے اردگرد ستر ہزار فرشتے خدمت کے لیئے کھڑے رہتے اب میں نے اُسے کوہِ قاف میں پرشکستہ اور آہ و زاری کرتا دیکھا ہے اس نے مجھے دیکھ کر سفارش کی التجا کی میں نے پوچھا تیرا جرم کیا ہے؟ کہا شبِ معراج حسبِ معمول تخت پر بیٹھا۔ ؎

ذکرِ حق میں محو ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
بہرِ تعظیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہوئی میرے لیئے وجہِ وبال
آ گیا اپنی جلالیت میں ربِّ ذوالجلال
حکم فرمایا نکل جا او فرشتے پُر غرور
کیوں نہ کی تعظیم جب سامنے آیا میرا نور
یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نا منظور ہے
دور ہے مجھ سے جو میرے مصطفےٰ سے دور ہے

تو نبیِ رحمت "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ اے جبرائیل علیہ السلام! اُس فرشتے کو جا کر کہہ دو تعظیماً کھڑا ہو کر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اس فرشتے نے ایسا ہی کیا تو اللہ جل شانہٗ نے اُسے درود شریف کی برکت سے پھر وہی مقام عطا فرما دیا۔ "جامع المعجزات فی سیر خیر البریات مطبوعہ مصر"

سلامے یا رسول اللہ سلامے
فرستادم بدرگاہت پیامے
خدارا سوئے مشتاقاں نگاہے
پیامے گر نباشد گاہے گاہے

علہ ہاروت و ماروت دو فرشتے بشکل انسانی ابتلا میں مبتلا ہو گئے تو نافرمانی سے ربِ کریم کو ناراض کر بیٹھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی دعا سے توبہ قبول ہوئی آخرت بچ گئی اور دنیاوی سزا سے بابل کے کنوئیں میں قید ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ اپنے محبوب سے علاوہ دیگر کا قسمیہ خطاب فرمایا وَرَبِّکَ ۔ انبیاء نے ترے محبوب سے ورنگانی۔ ملائکہ نے ابتلا میں پناہ پائی۔ اس حقیر پر تقصیر ابتلاء و مصائب کے ایام کو اٹھا ہے۔ کہ میری اس مستعار زندگی کے ہر لحظہ ہر لفظ کی حرکات سکنات و خطرات میں فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ سے ہدایت کا مدعا فرما۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ بجاہ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ۔

ہمہ کارِ دنیا ہمہ کارِ دیں
خدایا بخیرم تو ہر یا یقیں

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

☆ ایک خوش قسمت کو حضور صاحبُ الصَّلوٰۃِ وَالسَّلَامُ کی "مسجدِ نبوی اور ریاضُ الجنّۃ کے درمیانی دروازہ میں" خواب میں زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا ب پڑھا کرو۔ اُس نے واپسی وطن پر اَولیاءِ کرام کی طرف رجوع کیا تو اُنھوں نے تعبیر بتائی کہ ب سے مراد "بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ" ط اور درود شریف ہے کہ ب سے اللہ اور ب سے باعثِ تخلیق کُن فکان" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی ذاتِ گرامی مُراد ہے۔

☆ اَلشیخ مصلحُ الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ مقبول، معروف اور مشہور با کمال اَولیاءِ اُمت (وفات ۶۹۱ ہجری) سے ہیں۔ جن کا تشخص ممتاز حیثیت رکھتا ہے اُنھوں نے یہ رباعی بارگاہِ رسالت میں پیش کی۔ جبکہ وہ مجلسِ اقدس میں مورچھل جھلنے کی خدمتِ اقدس پر مامور تھے۔ حضور" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " سُن کر بہت محظوظ ہوئے اور خوشی اور مسرّت سے اِس کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔ غلامانِ مصطفےٰ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نے اِس کو دل میں جگہ دی۔ شعراء نے بڑھ چڑھ کر عقیدت سے تضمینیں لکھیں۔ نعت خوان حضرات نے اپنی نعتوں کو اِس سے پُر تاثیر اور پُر جوش بنایا۔ اَولیاء نے اِس سے قبولیت چاہی اور پائی۔ علماء نے اپنی مجلسوں اور محفلوں کو پُر رونق کیا۔ خوشنویس حضرات نے اپنے فنِ کتابت سے عجیب عجیب انداز سے لکھا۔ مومنوں نے کتبوں سے اپنے گھروں کو سجایا۔ "عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس" صوفیاء نے اِس کو بطور وظیفہ اپنایا اور بہت کچھ پایا۔ بے تاب رُوحیں اِس نغمہ سے سرشار ہو گئیں۔ ایک تضمین ملاحظہ ہو ؎

دیروز گلستان سر اسرطوطیاں خوشنوا　　پڑھتی ہیں نعتِ مصطفےٰ ، بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

بُلبلیں بھی چار سُو لے کے سر اک گل کی بُو　　کرتی ہیں باہم گفتگو ، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

قُمریاں بھی ذوق میں سر ڈالے طوق میں　　کہتی ہیں اپنے شوق میں ، حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

چڑیوں کے سُن کے چہچہے انسان بھلا کیوں چُپ رہے　　لازم ہے اُس پر یوں کہے ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَخِصَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ



روضۃ الثامنۃ　　ب ۳

# شفاعتِ مصطفےٰ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ　　لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٖ [1]

حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرِمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہٗ　　اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمٖ

○ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ط یہ جزاء ہے شرط مقدم مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کی "الحدیث"

قُرآنِ پاک :- پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۱۰۹

یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا

اُس دن کسی کی شفاعت نفع نہ دے گی مگر جسے رحمٰن نے اِذن دے دیا ہے اور اُس کی بات پسند فرمائی۔

○ اللہ ربُّ العزّت جَلَّتْ شانُہٗ نے اپنے محبوب" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کو شفاعت کا اِذن عطا فرما دیا اور آپ کی شفاعت پر راضی ہو گیا۔ اور آپ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " اجازت یافتہ شفیع بمقبولُ الشفاعت ہیں۔ یہی اہلِ حق کا مذہب ہے۔

حدیثِ مشورہ :- بروایت حذیفہ ابن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "خصائص کبریٰ"

☆ ایک مرتبہ رسولُ اللہ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نے مسجدِ ابوذر غفاری میں بہت لمبا سجدہ کیا ہمیں ظن ہُوا کہ شاید آپ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی رُوح جسدِ اقدس سے پرواز کر گئی ہے اور جب آپ نے سر اُٹھایا تو فرمایا اِنَّ رَبِّیْ اِسْتَشَارَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ (ثلث مرات) میرے رب عزّوجلّ نے میری اُمت کی بخشش میں مجھ سے مشورہ کیا تو میں نے عرض کیا یَا رَبِّ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ پھر دوسری بار مشورہ کیا تو میں نے وہی کلمات عرض کئے پھر تیسری مرتبہ مشورہ کیا تو پھر بھی میں نے وہی کلمات عرض کئے کہ اے میرے رب جلّ شانُہٗ جو تُو چاہے تُو نے انھیں پیدا کیا اور وہ تیرے بندے ہیں پھر ربِّ کریم نے فرمایا فَقَالَ اِنِّیْ لَنْ اُخْزِیَكَ فِیْ اُمَّتِكَ محبوب تیری اُمت کے معاملہ

[1] وہ حبیب ہیں جن سے شفاعت کی اُمید کی جاتی ہے۔ دُنیا و آخرت کے ہر مصائب سے جبکہ وہ اچانک گھیر لیں۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ کے عطا و فیض کا اُمیدوار محروم ہو جائے یا اِن سے رحمت میں پناہ لینے والا بے توقیر رہ جائے۔

میں تجھے پریشان نہ کروں گا۔ روزِ قیامت بغیر حساب و کتاب تیرے ستّر ہزار اُمتی ہر ایک ایک کے ساتھ ستّر ستّر ہزار کی بخشش کروں گا۔ ایسا تین بار ہو گا کہ مشورہ بھی تین بار ہوا۔ آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " کا یہ سجدۂ شکر تھا اور یہ حدیث تحدیثِ نعمت "شکریہ" کے لئے اور فرمایا۔ "کنز العمال"

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ ؕ | میری شفاعت اُمت کے کبیرہ گناہوں کیلئے ہے۔

○ وعدہ روزِ ازل سے ہو چکا آپ شفیعُ المذنبین بن چکے اور قیامت کو سجدہ شفاعت کرنے کی اجازت چاہنے کے لیئے ہو گا۔

اذن کب کا مل چکا اب تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | اب شفاعت باز جاہت کیجئے

اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ ؕ | سب سے پہلے میں جنّت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا

☆ عقیدہ :- شَفَاعَۃُ نَبِیِّنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ثَابِتَۃٌ بِالْاَخْبَارِ وَالْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَۃِ وَمَنْ کَذَّبَ الشَّفَاعَۃَ فَلَا نَصِیْبَ لَہٗ فِیْھَا ؕ "فتح الباری شرح صحیح البخاری"

شفاعت ہمارے نبی شفیع الاُمم " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " کی اخبار اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے جس نے شفاعت کی تکذیب کی اُس کا شفاعت میں کوئی حصہ نہیں۔

"درود شریف اور شفاعت لازم ملزوم ہیں مؤلف"

○ کفّار اور مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ بُت شفاعت کریں گے اور معتزلہ کا یہ عقیدہ کہ کوئی بھی کسی کی شفاعت نہیں کرے گا۔ "آیتُ الکرسی" مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ سورۃ البقرۃ ۲۵۵ سے ان ہر دو کا رد فرمایا۔ اللہ عزّ اسمہٗ کے حضور ماذونین کے سوا کوئی بھی شفاعت نہیں کرے گا۔ اذن والے بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ صرف انبیاءؑ، واصفیاءؒ، اور مؤمنین ہیں۔ شفاعت سرکارِ ابد قرار علیہِ الصلوٰۃُ والسلامُ اِلٰی یَوْمِ الْقَرَارِ پانچ قسم پر مشتمل ہے۔

☆ بلا حساب و کتاب داخلِ جنّت ☆ میدانِ محشر میں شدّتِ انتظار سے تخفیف
☆ مستحقِ عذاب کو عفوِ معاصی ☆ دوزخیوں کو جہنّم سے نکالنا۔
☆ جنّتیوں کی ترقّی مدارج - ایک مقام سے دُوسرے مقام کی طرف عروج۔

○ امام الکلام محقق دوّانی محمد بن سعید صدّیقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ حضور شفیعُ المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مطلقہ، عامّہ، خاصّہ اور ثابتہ ہوگی۔ روزِ قیامت سامنے دو ہوں گے

سے وہ کون ہے جو اس کے یہاں شفاعت کرے بے اس کے اذن کے



ظلِّ عرشِ الٰہی اور ظلِّ لواءُ الحمد، درود شریف پڑھنے والے ان دو سایوں میں ہوں گے شفاعت کے لئے دو شرطیں ہیں۔ شفیع کا محبوب ہونا۔ مشفوع کا مومن ہونا۔ اس وعدۂ شریف مَنْ زَارَ قَبْرِیْ پر ایمان کی سلامتی کا ضمناً اور صراحۃً وعدۂ شفاعت ہے۔ جو ہر اقسام پر مشتمل ہے۔ کہ عقیدۂ شفاعت اہلِ حق کے نزدیک حق ہے۔ "فوحِ الحق و فتوح الحق"

حدیثِ قدسی :- کلامُ اللہ بزبانِ رسول اللہ عزّ و جلّ و صلی اللہ علیہ وسلم

فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا مَلٰٓئِکَتِیْ ھٰذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِیْ اَکْثَرُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَجُوْدِیْ وَمَجْدِیْ وَارْتِفَاعِیْ آگے حدیث قدسی کے بعد کے الفاظ لَیَاْتِیَنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَحْتَ لِوَآءِ الْحَمْدِ وَنُوْرُ وَجْھِہٖ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَکَفُّہٗ فِیْ کَفِّ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ ؕ

پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے فرشتو! میرے بندوں سے میرا یہ وُہ بندہ ہے جو میرے حبیب پر کثرت سے درود شریف پڑھتا تھا۔ پس مجھے اپنی عزّت، جلال، سخاوت، عظمت اور بلندی کی قسم، یہ روزِ قیامت لواءُ الحمد کے نیچے ہو گا اور اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہو گا اور اُس کا ہاتھ میرے حبیب کے ہاتھ میں ہو گا۔

"دلائلُ الخیرات حزبُ الخامس"

سایہ افگن سر پہ ہو پرچم الٰہی جھوم کر | جب لواءُ الحمد لے اُمّت کا والی ہاتھ میں

حدیثِ شفاعت :- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ "شمائل ترمذی شریف"

☆ قیامت کے روز[علہ] سب اہلِ محشر پریشان حال ہوں گے۔ ہیبت اور خوف طاری ہو گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ ط اور جواب بھی خود دے گا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ ۝ سورۃ المؤمن ۱۶ لوگ خوف سے آپس میں کہیں گے کوئی ایسا ربّ جلّ شانہٗ کا پیارا اور مقبول ہو جس سے ہم شفاعت چاہیں تو سب لوگ حضرت ابو البشر آدم علیہ السّلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے۔ اللہ جلّ جلالہٗ و عمّ نوالہٗ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی رُوح پھونکی اور آپ کے سر پر تاجِ نبوّت سجایا اور فرشتوں سے سجدہ کرایا۔ آپ ہماری

علہ روزِ محشر شانِ محبوب یک صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار محبوبی کا دن ہو گا۔ اور مومن دیکھ کر خوش ہوں گے۔ الحمد للہ
فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا | کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

شفاعت کریں تاکہ ہمیں اس سے رہائی ہو تو آپ فرمائیں گے اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ تم کسی اور کے پاس جاؤ تو پھر لوگ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو آپ بھی فرمائیں گے اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ پھر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور پھر حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے تم سب اللہ کے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ حضور پُرنور شفیع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئیں گے۔ اور آپ فخر الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے اَنَا لَهَا میں ہی اس کام کے لائق ہوں۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پس میں پروردگارِ عالم کے پاس مقامِ قدس پر سر سجدہ میں رکھ دوں گا اور عرض کروں گا۔ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اور اس کی وہ حمدیں بیان کروں گا جو میرا ربّ عزّ اسمہٗ القاء فرمائے گا۔ ایسی حمدیں آج تک کسی نے نہیں کیں تو ربّ کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَأْسَكَ[عه] یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ تو میں از راہِ محبت سجدہ میں ہی پڑا رہوں گا پھر ثانیاً حکم ہوگا اے محبوب اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤ اور میں پھر سجدہ میں اس کی حمدیں بیان کروں گا جو ربّ تعالیٰ نے مجھے سکھائیں۔ پھر ثالثاً ربّ کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَأْسَكَ یَا مُحَمَّدُ عَلَیْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَ، اِشْفَعْ تُشَفَّعْ تو اس وقت مجھے شفاعت کرنے کی اجازت ہوگی۔ اس پر محبوبِ اکبر، انبیاء و رُسل کے سردار، شفیعِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفاعت[سے] کا دروازہ سب سے پہلے میں کھولوں گا اور میرا اُمتی جس

سے درود شریف کی بہترین جزاء عند اللہ شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ العمؔ

بقیہ حاشیہ

عه ایک روز خواجہ علی رامیتنی عرف حضرت عزیزاں علیہ الرحمۃ بزرگ نقشبندی وفات ۷۲۱ ہجری سے کسی نے پوچھا کہ روزِ اوّل جب اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کہا گیا۔ تو روحوں نے قَالُوْا بَلٰی سے جواب دیا مگر روزِ ابد لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ (سورۃ المؤمن ۱۶) فرمائے گا تو کوئی جواب نہیں دے گا کیا وجہ ہے فرمایا روزِ ازل تکلیف شرعیہ کا دن تھا۔ (سورۃ الاعراف ۱۷۲) اور شرع میں گفتگو، سوال جواب تھا مگر روزِ ابد عالمِ حقیقت کا دن تھا۔ جس میں تکلیف شرعیہ اٹھا دی گئی۔ بدیں وجہ حق تعالیٰ اپنے سوال کا جواب خود دے گا۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ یا۔ کمالِ ہیبت و جلال سے کوئی جواب نہ دے سکے گا۔

[illegible]



کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اس کی شفاعت کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ الْقَدِیْرُ[عه]

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی

یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

اصالتِ کُل ، امامتِ کُل ، سیادتِ کُل ، امارتِ کُل

حکومتِ کُل ، ولایتِ کُل خدا کے یہاں تمہارے لئے

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

○ اللہ جلّ شانہٗ سب سے پہلے مقامِ محمود پر دو جہانوں کے تاجدار، حبیبِ کردگار شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ علیہ وسلم کو نوری لباس، سبز حُلّۂ بہشتی اور شفاعتِ کبریٰ کا تاج پہنائے گا۔ پھر تمام اہلِ محشر حضور کی حمدیں بیان کریں گے اور انبیاء و رسل اس مقامِ شفاعت پر غبطہ کریں گے

احادیثِ پاک :۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں بسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کی۔

«شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار»

○ فرمایا۔ ہر نبی کی ایک دعا مستجاب ہوتی ہے پس وہ دعا ان کی قبول ہو گئی اور میں نے وہ اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لیے اٹھا رکھی ہے۔

☆ دعا ابراہیم علیہ السلام :۔ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝[عه] اس دعا میں شانِ حلیمی کا ظہور ہے۔

☆ دعا عیسیٰ علیہ السلام :۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝[عه] اس دعا میں شانِ جمالی چمکتی ہے۔

○ پس یہ پڑھ کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھ دعا کے لیے اٹھا دیئے اور عرض کیا۔ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ثُمَّ بَکٰی اور عرض کیا اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ[سے]

سے امت گناہگار ہے اور رب غفور غفار ہے۔

دعا و انبیاء کی سنت ہے اور تخویف خداوندی۔

عه پ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت کریمہ ۳۶۔ تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ شانِ خلیل علیہ السلام الجلیل تعالیٰ عزّ اسمہٗ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ۝ سورۃ التوبہ ۱۱۴

عه پ ۷ سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۱۱۸۔ اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔ [illegible]

تو آپ پر گریہ طاری ہو گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم دیا اے جبرائیل! میرے محبوب ﷺ کے پاس جاؤ اور پوچھو گریہ کی کیا وجہ ہے؟ حالانکہ وہ علیم وخبیر خوب جانتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور سبب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امت کی بخشش کے لیئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے اللہ رب العزت کے دربار کریمی میں حاضر ہو کر وہ سبب عرض کیا تو اوّلاً رب کریم نے وحی جلی میں فرمایا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝[1] جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام میرے رب ﷻ سے عرض کرنا اگر میرا ایک امتی بھی جہنم میں گیا تو میں راضی نہ ہوں گا۔ تو پھر ثانیاً۔ وحی خفی میں ارشاد ہوا محبوب! كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَآءِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ (حدیث قدسی شریف)۔ یہ شانِ محبوب ہے کہ رب کریم اپنے محبوب کریم کی رضا چاہتا ہے۔ تو حضور شفیع الامت خوش ہو گئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بارگاہِ رب العزت میں مصطفےٰ کریم ﷺ کی عزت، وجاہت اور شان کمال درجہ کی ہے۔ پھر ثالثاً حدیث قدسی شریف صحیح مسلم۔ اِنَّا سَنُرْضِيكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ بِهٖ قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے حق میں راضی کریں گے اور ناراض نہ کریں گے۔ اِنَّ هٰذِهِ الْمَقَامُ الْكَرَامَةُ لَهٗ خَاصَّةً ۝ یہ مقامِ عزت وکرامت تاجدارِ مدینہ سرور سینہ ﷺ کیلئے خاص ہے۔

[1] پ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ ۵ بے شک قریب ہے تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

علامہ السید ابو الفضل السید محمود آلوسی بغدادی حنفی اپنی مشہور معرکۃ الآراء تفسیر روح المعانی میں سورۃ الضحیٰ کے تحت کہتے ہیں۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُنَادِيْ رَبِّيْ ءَرَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ فَاَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ رَضِيْتُ ۔ اللہ تعالیٰ ندا کرے گا جس پر رسول اللہ راضی ہوں۔ رب کریم پوچھے گا محبوب بتاؤ تم راضی ہو تو محبوب بارگاہِ معبود میں سجدہ ریز ہو کر عرض کریں گے میں راضی ہوں، اے میرے رب ﷻ تو یہ بساط لپیٹ دی جائے گی۔ پھر شفیع مجرماں پناہِ عاصیاں ﷺ جنت الفردوس کو اپنے قدوم میمنت سے نوازیں گے اور جنت کی تمنا پوری ہو گی۔ جس سے جنت الفردوس بھی خوش ہو کر جھوم اٹھے گی۔

قدرت نے ازل میں یہ لکھا اُن کی جبیں پر
جو اُن کی رضا ہو وہی خالق کی رضا ہو

دیکھا اُنھیں محشر میں تو رحمت نے پکارا
آزاد ہے وہ جو تیرے دامن سے بندھا ہو





"ایسے عظیم وکریم اور عزیز وجلیل رسول پر درود لامحدود ہوں، اور سلام باکرام ہوں"

○ سُبْحَانَ اللّٰہِ! کیا رتبہ علیا ہے۔ پروردگارِ عالم کو راضی کرنے کے لیئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اٹھاتے ہیں اور وہ ذاتِ صمد جل جلالہٗ اپنے حبیب کریم ﷺ کو راضی کرنے کے لیئے اکراماً صلۂ عام کرتا ہے۔ محبوب ﷺ میں اس وقت تک عفو زلات صوری ومعنوی کرتا رہوں گا جب تک تم راضی نہ ہو جاؤ۔

درودیں صورتِ ہالہ محیطِ ماہ طیبہ ہیں
برستا امتِ عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

وہ سرگرمِ شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی
کرم کا عطرِ صندل کی زمیں رحمت کی گھانی ہے

☆ امام طریقت از اہلبیت نبوت ابو جعفر سیدنا امام محمد باقر سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام سے مروی ہے۔

○ علماءِ حاضرہ کے نزدیک سب سے زیادہ امید افزا آیت کریمہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ[2] ہے اور اولیاءِ وقت کے نزدیک قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ[3] امید افزاءِ مغفرت ہے اور ہم اہلبیت نبوت کے نزدیک سب سے زیادہ امید افزاء آیت کریمہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝ ہے۔

دوزخ گر وسیع ہے تو رحمت وسیع تر
لَا تَقْنَطُوْا جواب ہے هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ[4] کا

[3] پ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۸۴ آپ فرما دیجئے۔ ہر کوئی عمل کرتا ہے اپنی فطرت کے مطابق فَلَا يَشَاكِلُ بِالْعَبْدِ اِلَّا الْعِصْيَانُ وَلَا يَشَاكِلُ بِالرَّبِّ اِلَّا الْغُفْرَانُ بندہ کی فطرت جبلِ عصیان ہے اور اللہ عز اسمہٗ کا تقاضا رحمت غفران ہے۔

[4] قَالَ جَلَّ جَلَالُهٗ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ (سورۃ ق ۳۰) جہنم کہے گا کچھ اور۔ مطابق حدیث پاک جب مومن پل صراط سے گزریں گے تو جہنم سے آواز آئے گی۔ جُزْ يَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَأَ لَهَبِيْ جلدی جلدی گزر جائے مومن تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے۔ جہنم کی آگ کو تمام جہان کے سمندروں کے پانی نہیں بجھا سکتے لیکن خشیتِ الٰہی سے مومن کی آنکھ سے ایک ٹپکا ہوا آنسو جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ خوفِ الٰہی میں ہیبت کے ساتھ تعظیم بھی ہو اور امید بھی۔ خشیت بہت بڑی نعمت ہے جو صاحبِ قلبِ منیب کا نصیب ہے۔ مصیبت میں صابر، آرام میں شاکر اور ہر حال میں ذاکر ہو تب لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کی کیفیت کھلتی ہے۔ مومن پر خشیتِ الٰہی اور امیدِ رحمت درود شریف سے پاتا ہے۔

بر در آمد بندۂ بگریختہ
آبروئے خود ز عصیاں ریختہ

مغفرت دارد امید از لطفِ تو
زانکہ خود فرمودۂ لَا تَقْنَطُوْا
(شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

[2] امید رحمت بمطابق حدیث قدسی "اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ" اپنی قلبی حالت کا ثمرہ ہے۔ ۱۲ سورۃ الزمر ۵۳

**اقوالِ حکمت** :۔ علمائے اُمت و اولیاء کے نزدیک اعمال سے انکار زندیقیت (الحاد) ہے اور اعمال پر بھروسہ خارجیت۔ قابلِ اعتماد محض رحمت ربِّ کریم اور شفاعت رسولِ کریم ہے۔ ہم گناہگاروں کے لیئے رحمت ربُّ العُلیٰ اور شفیع روزِ جزاء "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سوا اور سہارا ہے ہی کیا! اور یہ ہر دو نعمت اے عُظَما وراجی رحمت دُرُود شریف سے پاتا ہے۔

☆ سرحلقۂ اولیاء نقشبند خواجہ محمد بہاؤ الدّین والملت بخاری علیہ الرحمۃ نے وصیت کی میرے کفن پر یہ شعر لکھ دینا۔ بارگاہِ کریمی میں عجز و انکساری (وجمال) ولایت کاملہ کا خاصہ ہے۔ "مؤلف" ؎1

وَفَدْتُ عَلَی الْکَرِیْمِ بِغَیْرِ زَادٍ ‏ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِیْمِ
فَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ کُلِّ شَیْءٍ ‏ اِذَا کَانَ الْوُفُوْدُ عَلَی الْکَرِیْمِ

اور حضور نبی الرحمۃ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دربارِ دُربارِ عالی میں غلام عرض گذار ہیں۔ ؎2

مُفلسانیم آمدہ در کوئے تو ‏ شیئًا للہ از جمالِ روئے تو
دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما ‏ آفریں بر دستِ تو بر بازوئے تو

؎1 میں کریم کے دربار میں بغیر توشۂ حسنات اور قلبِ سلیم کے جا رہا ہوں کیونکہ جب کریم کے پاس جانا ہو تو توشۂ آخرت یا زادِ راہ ساتھ لے جانا اچھی بات نہیں۔

؎2 جن بزرگانِ دین و ملت کے اسمائے گرامی سے میں نے اپنی کتاب محبت کو زینت دی اور اُن کے فیض کے بکھرے ہوئے چمکدار موتیوں کو پرو کر سجایا۔ اے کریم اُن کے طفیل میری جبینِ معصیت آلود کے داغِ گناہ کو محو کر اور اپنی صفت عفوّ سے اور چشمۂ انابت کے آنسوؤں کے شفاف مُقطّر پانی سے دھو کر اپنے در پہ بٹھالے اور نواز لے۔ جیسے ایک پلید جانور کتا پتھر کھانے کے باوجود صحابۂ کہف کی چوکھٹ پر کہنیاں بچھا کر بیٹھ گیا اور اُس کی یہ ادا تجھے بھاگئی تو تیرے فضل نے اُسے نواز دیا اور انسانی لباس میں ملبوث فرما کر اُسے جنّت کے لیے چن لیا۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

در درگہِ تو سگ را بار است ‏ سگ را بار است سگ را در بار است
من سگِ دل سگ صفت از رحمتِ تو ‏ نومیدم کہ سگ سگ را بار است

☆ سرکار حلقۂ اولیاء نقشبند بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "تُو فضیلیم" ہم فضلی ہیں محض اس کے فضل و کرم کے پروردہ۔ اے ذُوالفضل العظیم! میں تجھ سے فضل مانگتا ہوں فضل کہ تیرے فضل نے جنت سے ستر سالہ کافروں کو صرف ایک مرتبہ کے کلمہ پڑھنے سے قُرب کے اعلیٰ علیّین میں پہنچا دیا اور تیرے عدل نے ستر ہزار سالہ موحد اور گروہ ارض پر چپہ چپہ کے



☆ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام قیامت کب ہوگی؟ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ اے میرے صحابی تو نے کیا تیاری کی ہوئی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کوئی عمل نہیں جو بارگاہِ خداوندی کے لائق ہو۔ صرف اللہ اور رسول عزّ و جلّ و صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا۔ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔" دُرُود شریف محبت کی اعظم علامت ہے۔"

| ترجمہ | متن |
| --- | --- |
| تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے باپ اولاد اور لوگوں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔ | ☆ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ "صحیح البخاری" |

بقیہ حاشیہ

عابد اور زاہد کو ایک سجدہ کے ترکِ انکار پر بُعد کے اسفل السافلین میں گرا دیا۔ الٰہی فضل کر فضل اور فضل ط ؎

عقل زبوں را کہ رسد چوں و چرا در کارِ تو ‏ فرماں دِہ مطلق توئی کلکے کہ داری آں کنی

اے ذُوالفضل العظیم! فضل فرما کر معذور ہوں مغرور نہیں۔ مجرم ہوں منکر نہیں۔ مومن ہوں مشرک نہیں اور عاصی ہوں مگر تائب اِلَیْہِ اَدْعُوْا وَ اِلَیْہِ مَآبُ ط اضعف العبید "تغافل نہیں تیری ادا سے غافل۔ تجاہل نہیں ذکر سے ہی جاہل"۔ کر ان اولیاء کاملین کے آستانِ عرش نشان کے خوشہ چینوں اور بلا والا اولیاء الکرام سرہند شریف کے خاک نشینوں میں رکھ۔ آمین ثم آمین ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَھْوٍ وَّلَعِبٍ ‏ فَاٰہٍ ثُمَّ اٰہٍ ثُمَّ اٰہٍ
اُحِبُّ الصّٰلِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْھُمْ ‏ لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا "امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ"

میں نے اپنی عمر لغو لہو و لعب اور عبث غفلت میں صرف کر دی ہیں افسوس ہی افسوس۔ اگرچہ میں تیرے دوستوں میں سے نہیں ہوں مگر اُن سے محبت ضرور رکھتا ہوں۔ ممکن ہے کہ تُو اُن کے طفیل مجھے صالح بنا دے۔" غایت امانی الباب یہ کہ تو نے اُن صالحین کو اُن کی اس فروتنی اور کسرِ نفسی سے حُبُّ الفقراء و مفتاح الجنۃ تک پہنچا دیا اور ان کا سرمایۂ حیات اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ باعثِ صد افتخار بنا کر حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا میں داخل کر لیا۔ جن کی عداوت۔ گستاخی مستوجبِ لعنت ہے۔ اے ستّار العیوب! اپنے ان "تحت قبائی" اولیاء کے طفیل عبودیت کے نشان کو اس روسیاہ کی پیشانی میں ثابت رکھ اور ان کے شرفِ صحبت سے مجھ جیسے دشت گمراہی کو شہرستانِ ہدایت میں پہنچا اور میری کتاب زیست کو اُن کی عقیدت اور پیروی سے مزین کر اور مجھے بعد از مرگ بوقتِ حساب شانِ ستاری کی چادر سے ڈھانپ

قدسی بعد فرماں شود سودائے بازار جزاء ‏ او نقد امروز دل بکف بجلس عصیاں در بغل

○ مغزِ قرآن، رُوحِ ایمان، جانِ دین ہست حُبِّ رحمۃٌ للعلمین ﷺ

☆ الشیخ الکامل امام علی مُتقی نے الحکم الکبیر میں شیخ احمد بن موسیٰ المشروع الصوفی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا ہے۔ کہ طریقِ سلوک، تحصیلِ معرفت، قربِ الٰہی بزمانہ فقدانِ وجودِ اولیاء، مُرشدِ مُتصرف شریعتِ مُقدسہ کو لازمی ٹھہرالینا اور حضور سیّدالرُّسل "ﷺ" پر کثرت سے دُرُود شریف بھیجنا ہی کافی ہے کہ کثرتِ صلوٰۃ سے باطن میں ایک نُورِ عظیم پیدا ہوگا جو موجب ہدایت ایصال اِلَی المطلوب ہوگا اور بعض مشائخ عظام سورۃُ الاخلاص کا وظیفہ بھی ارشاد فرماتے کہ اِس سے اللہ اَحد، واحد[1] کی معرفت حاصل ہوگی اور توحید کا رنگ قلب و قالب پر غالب ہوگا۔ جس سے اَحسن آدابِ نبویہ اور اخلاقِ محمدیہ علیٰ صاحبہا اَلفَ اَلفِ تحیۃً وسلاماً سے مُشرّف کردیا جائے گا اور اُس کی ترقی اعلیٰ مقام کمال اور حضرت ربِّ مُتعال تک پہنچادیگی۔

اِذَا الْحَبِیْبُ لَایَخْتَارُ لِحَبِیْبِہٖ اِلَّامَاھُوَ اَحَبُّ وَاَکْرَمُ ط

محبوب اپنے محب کے لئے وُہی چیز پسند کرتا ہے جو اُس کے نزدیک محبوب واکرم ہو۔

محبِ حقیقی، یہ دو محبوب ترین تحفے "ذکرِ محبوب دُرُود شریف، سُنّتِ محبوب" اُسے عطا فرماتا ہے جو اُس کے حبیب کا محبوب ہو۔ مُبارک ہیں وُہ لوگ جو اِس تحفۂ ربّانی سے سرشار ہوکر محبوب کی کانِ سُنّت کے چمکدار موتی اعمال کی لڑیوں میں پروتے ہیں۔

☆ دُرُود شریف اتباع کے ساتھ پڑھنا حضور ﷺ سے محبتِ کاملہ کی دلیل ہے ☆

بقیہ حاشیہ

آمین بِحُرمَۃِ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَرَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَحْبَابِہٖ وَسَلَّمَ ط ۱۲ منہ غفرلہٗ

[1] سُلطانُ الاذکار اور مُراقبہ:۔ ذکر اللہ نفی اثبات اور سورۃُ الاخلاص سے مُستقیم الاحوال ہوتا ہے اور دُرُود شریف سے لطائف خمسہ قلب، رُوح، سِر، خفی، اخفیٰ کے اسرار کھلتے ہیں۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ قلب، صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ رُوح۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ خفی اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ سے لطیفۂ اخفیٰ کھلتا ہے۔ اور لطائف کی سیر ہوتی ہے۔ دُرُود شریف علیٰ حسب المراتب سالک مُبتدی، مُتوسط اور مُنتہی کے لیے مُفید ہے۔ روضہ شریف کی طرف دھیان کرکے دُرُود شریف پڑھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میرا دُرُود شریف سُن رہے ہیں۔ بعدہٗ مُراقبہ کرے کہ ذاتِ احدیت سے فیض رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قلبِ انور پر مثل بارش برس رہا ہے اور آپ



احادیثِ پاک:۔ بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ ط

☆ مَنْ اَحْیٰی سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ط

جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وُہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ "بروایت صفوان بن قدامہ رضی اللہ عنہٗ"

☆ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ط

○ بروایت امام الاولیاء مرجع الاصفیا حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما ط

مَنْ لَّمْ یَرَ وِلَایَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَلَمْ یَرَی نَفْسَہٗ فِیْ مِلْکِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَذُقْ حَلَاوَۃَ سُنَّتِہٖ

جس نے رسولُ اللہ "ﷺ" کی ولایت اپنے تمام اَحوال میں نہ دیکھی اور اپنے آپ کو آپ "ﷺ" کی مِلک میں نہ جانا وُہ آپ کی سُنّت[1] کی حلاوت نہ چکھے گا۔

سُنّتِ مُطہرہ" کی حلاوت وُہ نہیں پاسکتا جو اپنے آپ کو حضور آقائے دوعالم، محبوبِ مُکرّم، مالکِ رقابِ اُمم "ﷺ" کی مِلکیت نہ سمجھے اور اپنے جملہ اُمور میں حاکم، مالک اور مُختار نہ جانے کہ اَلنَّبِیُّ (سورۃ الاحزاب) "ﷺ" مومنوں کی اُن کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہیں اور قریب بھی اور لائق اطاعت بھی۔ تو اے مومنو! تُم بھی قریب ہوجاؤ اور یہ قُربِ ظاہری باطنی سُنّتِ مُطہرہ پر عمل اور دُرُود شریف سے پاؤگے۔ کہ دُرُود شریف فرحتِ ایمانی و حلاوتِ عرفانی کا مخزن ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ الْاَخْیَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

[1] سُنّتِ مُطہرہ کا احیاء اور اجراء، بدعت کا قلع قمع اَمر بالمعروف نہی عن المنکر سے، اہلسُنّت کا شکریہ لازم ہے۔ یہ میراثِ نبوی سلسلہ عالیہ ہے جو مشائخ عزیز اور مشائخ گرامی کا ہے۔ دُنیا دارالعمل اور آخرت دارالجزاء ہے۔ روزِ شمار ہر عمل اپنی اصلی ہیئت اور شکل میں ظاہر ہوگا۔ لَھُمْ مِّنْ جَھَنَّمَ مِھَادٌ وَّمِنْ فَوْقِھِمْ غَوَاشٍ (سورۃ الاعراف) جہنم میں آگ اُن کا اُوڑھنا اور بچھونا ہوگی۔ حقیقت کی نظر میں شرکِ خفی و جلی جہنم کا اوڑھنا اور بدعت اس کی ورکی بچھونا ہے۔ یہ جہنم کے انگارے ہیں۔ سُنّت اپنی قدامت کے لحاظ سے کتنی بھی پرانی نظر آئے۔ انجام کار نُور ہی نُور ہے اور بدعت اپنی جدیدیت میں کتنی ہی بن سنور کر سامنے آئے آخر کار ظُلمت ہی ظُلمت ہے۔ بدعت میں حُسن اور نُور نہیں جیسے حرام میں شفاء نہیں۔ جنھوں نے سُنّت سے دل وحصہ پایا، انھوں نے حلاوتِ ایمانی کا ذائقہ چکھ لیا۔ اُس کے علاوہ سب خرافات اور

روضۃ الثامنۃ ب ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# خصائص مصطفٰی

## صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى النَّبِیِّ فَاِنَّهُ یُبْدِیْ بِهِ الذِّکْرُ الْجَمِیْلُ وَیَخْتِمُ

قرآن پاک :- پ ١٧ سورۃ الانبیاء آیت کریمہ ١٠٧

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ | اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت تمام جہانوں کے لیے

○ یعنی رحمتِ مطلقہ، تامہ، عامہ، کاملہ، شاملہ، جامع محیط بر جمیع مقیدات، رحمتِ غیبیہ، شہادت علمیہ، عینیہ، وجودیہ، شہودیہ، سابقہ، لاحقہ وغیر ذالک تمام جہانوں کے

---

عله یہ وصفِ خاصہ ہے ما یُوْجَدُ فِیْهِ وَلَا یُوْجَدُ فِیْ غَیْرِهٖ معنیٰ ہوا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ فِیْ حَالَةٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ اِلَّا حَالَ كَوْنِكَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ، ضمیر واحد مخاطب کَ سے ثابت ہے۔ نبی رحمت شفیع اُمت "ﷺ" کو کمالات صوری، معنوی، وہبی، کسبی، خلقی، فطرتی سے مشرف فرما کر اِنِّیْ بُعِثْتُ رَحْمَةً کے اعلان کا حکم دیا۔ کائنات عالم کے ذرہ ذرہ کے لیے رحمت۔ خصوصاً رحمت بر اُمت کا عالم یہ تھا کہ اُمت کو کسی مقام پر فراموش نہیں کیا۔ مکہ معظمہ یا مدینہ مکرمہ، مسجد مکرم یا حجرہ مطہرہ میں اسی طرح ذروۂ عرش، مقام قاب قوسین، حیات و وفات میں اور قیامت کو مقام محمود پر بساط شفاعت بچھا کر یا رب اُمتی اُمتی فرمائیں گے۔ نبی رحمت۔ شفیع اُمت "ﷺ" (غار حرا تا حریم قدس) کو جب قبر انور، لحد میں اُتارا گیا تو آپ "ﷺ" کے لبہائے مبارک جنبش میں تھے۔ حضرت قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کان لگا کر سنا تو آہستہ آہستہ بارگاہ رحمان و رحیم جل شانہ میں رب اُمتی اُمتی عرض کر رہے تھے۔ وہ جان راحت کان رأفت "ﷺ" تمام مخلوقات کے ذرہ ذرہ غرضیکہ ہر شَے کے لیے راحم ہیں۔ راحم میں چار صفتوں کا ہونا ضروری ہے۔ حیات اُس کی ہونا۔ مرحوم کے ہر احوال قلبی و روحی سے کماحقہٗ واقف ہونا، قدرت اور بااختیار ہونا۔ راحم کا مرحوم کے قریب ہونا۔ اس شرائط سے حاضر ناظر کا مسئلہ بھی حل ہوا۔ تا آنکہ سب



عالمِ اَرواح ہوں یا عالمِ اجساد، ہژدہ ہزار عالم، ہفت اقلیم سے ذوی العقول یا غیر ذوی العقول ہوں، مومن، کافر، جن، انس، ملائکہ نوری سب کے لیئے رحمت ہیں۔ حضور ختمی مرتبت ﷺ خصائص نبوت کے جامع ہیں۔ جو بحرِ ناپیدا کنار اور بے حد و حصر (نہایت) ہیں چند ایک خصائص کا حصولِ برکت کے لیئے ذکر کرتا ہوں۔ ؎

دامانِ نگہ تنگ و گلِ حُسنِ تو بسیار
گلچینِ بہارِ تو زداماں گلہ دارد

اہلِ ایمان و محبت کے لیئے باعثِ انبساط و مسرت ہوں گے۔

① آپ "ﷺ" کی یہ وصف رحمۃ للعٰلمین، وصفِ خاصہ ہے۔
② آپ "ﷺ" کا نور امرِ کُن سے بھی پہلے تخلیق ہوا۔
③ آپ "ﷺ" نے سب سے پہلے عالمِ ارواح میں بلیٰ کہا۔
④ آپ "ﷺ" نے بعد ولادت سجدہ کیا اور انگشتِ شہادت سے گواہی دی۔
⑤ آپ "ﷺ" کی چشمِ مبارک سوتیں لیکن دِل بیدار رہتا۔
⑥ آپ "ﷺ" کا پسینہ مبارک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔
⑦ آپ "ﷺ" جیسے روشنی میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں دیکھتے۔
⑧ آپ "ﷺ" حیات بالذات، حیاتِ حقیقی سے متصف ہیں۔

---

بقیہ حاشیہ

اللہ علیک وسلم حریم قدس، سدرۃ المنتہیٰ میں خوفِ الٰہی سے کانپتا تھا اور جب وحی لے کر حاضر ہوا تو آپ کی رحمت کا صدقہ میرا خوف زائل ہوگیا۔ نیز سب سے ازلی ابدی شیطان لعین سے کسی نے پوچھا کیا تجھے بھی اس رحمت سے کچھ ملا۔ کہنے لگا ہاں۔ جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو روزانہ علی الصبح ایک فرشتہ میرے منہ پر طمانچہ مارا کرتا۔ جس سے بے ہوش ہو کر گر جاتا۔ وہ سزا معاف ہوگئی ہے ؎

جو منکر ہے اُن کی عطا کا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں ہے

عله دعاءِ حضور، نور، پُرنور علیہ التحیۃ والثناء الی یوم النشور۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَیْنِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ عَلٰی ثَوْبِیْ وَیَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا "شمائل الترمذی"

(۹) آپ " ﷺ " کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا۔ [۱]

(۱۰) آپ " ﷺ " کے جسم مُقدّس پر کبھی مکھی نہ بیٹھی اور نہ جُوں پڑی [۲]

(۱۱) آپ " ﷺ " کا لُعابِ دہن کڑوے پانی کو شیریں کر دیتا۔

(۱۲) آپ " ﷺ " شیر خوار بچے کے مُنہ میں لُعابِ دہن ڈالتے تو وُہ شکم سیر ہو جاتا۔

(۱۳) آپ " ﷺ " کی آوازِ مُبارک دُور تک سُنی جاتی جتنی دوسروں کے لیئے ناممکن ہو۔

(۱۴) آپ " ﷺ " نے کبھی بلغم " کھنگار " نہیں تھوکا۔

(۱۵) آپ " ﷺ " کے فضلاتِ مُبارک زمین نگل جاتی تو وہاں کستوری کی خوشبو آتی۔

(۱۶) آپ " ﷺ " کا سوتے میں کبھی جسم ناپاک نہیں ہُوا۔

(۱۷) آپ " ﷺ " جس جانور پر سواری کرتے وہ بول و براز نہ کرتا۔

(۱۸) آپ " ﷺ " کو معراج جسمانی دَنَا فَتَدَلّٰی پر ہُوا۔

(۱۹) آپ " ﷺ " بچشمِ ظاہری دیدارِ الٰہی سے مُشرف ہُوئے۔

(۲۰) آپ " ﷺ " کے ساتھ ہمیشہ فرشتوں کی جماعت رہتی۔

(۲۱) آپ " ﷺ " خاتم النّبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔ [۳]

۱۶

---

[۱] جامع القرآن کامل الحیا و الایمان سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور " ﷺ " کا سایہ زمین پر پڑنے نہ دیا تاکہ کوئی اُس پر اپنا قدم نہ رکھ دے۔ اور بے ادبی نہ ہو جائے۔ " تفسیر مدارک " سے

هٰذَا عَجَبٌ وَّكَمْ لَهٗ مِنْ عَجَبٍ ‏ ‏ وَالنَّاسُ بِظِلِّهٖ جَمِيْعًا قَالُوْا

یہ بات کتنی تعجُّب کی ہے اور کس قدر اور کتنی تعجُّب خیز ہے کہ سایہ نہ ہونے کے باوجُود سب لوگ آپ کے سایہ میں پناہ لیتے اور آرام پاتے ہیں۔ " لفظ قَالُوْا قیلولہ کے معنیٰ میں ہے۔ دوپہر کو آرام کرنا۔"

[۲] لَمْ يَكُنْ فِيْهِ قَمْلٌ لِاَنَّهٗ نُوْرٌ ط جسمِ اقدس، لباسِ اَنفس میں نہ جُوں پڑی نہ مکھی بیٹھی۔ " الحدیث " کہ بجسمِ اطہر مگس نہ نشست و نہ نشیند " " شفاء الصدور لابن سبع علیہ الرحمۃ بحوالہ زرقانی علی المواہب اللدنیہ "

[۳] پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ہم وسب نبیوں سے پیچھے " آخر الزمان نبی اور الفاظِ حدیث پاک " لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اسی معنیٰ اور عقیدہ ختمِ نبوّت کے مُصدق اور واضح دلیل ہیں کہ جو حضور ختمی مرتبت



(۲۲) آپ " ﷺ " سیّدُ المرسلین ہیں اور تمام انبیاء آپ پر ایمان لائے۔

(۲۳) آپ " ﷺ " کے لئے اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ کا مقام خاص ہے

(۲۴) آپ " ﷺ " شاہد " حاضر ناظر " مشہود اور سراج مُنیر ہیں۔

(۲۵) آپ " ﷺ " کی ذات و صفات کی نظیر ممکن نہیں " مسئلہ امتناعِ نظیر "

(۲۶) آپ " ﷺ " کی مثل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ " صحیح البخاری "

(۲۷) آپ " ﷺ " کی ہیئتِ جمال " باطنی " کا مثیل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ ط ظاہری ہیئت میں کوئی مثل نہیں۔ " صحیح البخاری "

(۲۸) آپ " ﷺ " کی صُورت " جمالِ ظاہری " کی تمثیل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ ط ظاہرًا و باطنًا کوئی ہمسر نہیں۔ " صحیح البخاری "

(۲۹) آپ " ﷺ " لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ کی شانِ کمالی بے مثالی ہے۔

(۳۰) آپ " ﷺ " سب سے پہلے قبر انور سے اُٹھیں گے۔

(۳۱) آپ " ﷺ " کے مُتعلق ہی قبر میں سُوال جواب ہو گا۔

(۳۲) آپ " ﷺ " شفیعُ المذنبین ہیں بابِ شفاعت آپ کھولیں گے۔

(۳۳) آپ " ﷺ " روزِ قیامت اللہ سُبحانہٗ کے حضُور بمنزل وزیرِ اعظم ہوں گے۔

(۳۴) آپ " ﷺ " کے لِوَاءُ الحمد کے نیچے تمام انبیاء و اصفیاء ہوں گے۔

(۳۵) آپ " ﷺ " کے رُخِ انور پر شفاعتِ عُظمیٰ کا سہرا ہو گا۔

(۳۶) آپ " ﷺ " کا مقامِ محمُود " تحت ربُّ العزّت کے بائیں جانب ہو گا۔

(۳۷) آپ " ﷺ " کا روزِ قیامت مقامِ خاص ہو گا۔ [۱]

---

بقیہ حاشیہ

ہے۔ وَمَنْ شَكَّ فِیْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ كَفَرَ اور جو اُس کے کُفر اور عذاب میں شک بھی کرے وُہ بھی کافر ہے۔

[۱] قیامت کے روز سرکارِ دو عالم " ﷺ " کی عزّت و وجاہت کا کیا عالم ہو گا کہ یہ دن آپ کا دن، مرتبہ آپ کا مرتبہ، جا آپ کی جا، مقام آپ کا مقام، بات آپ کی بات ہو گی۔ آپ " ﷺ " مہمان۔ ربّ قدُوس میزبان اور سارا عالم محشر طفیلی ہو گا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ " اخبار الاخیار "

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور ‏ ‏ بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مُصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۳۸) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" روزِ قیامت وُہ حمدیں بیان کریں گے جو آج تک کسی نے نہ کیں۔

(۳۹) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

(۴۰) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر اللہ کریم ؛ درُود شریف بھیجتا ہے اور تمامی فرشتے بھی[۱]

اللہ سُبحانہٗ کی یہ عین رحمت ہے کہ اُس نے مومنوں کو بھی حکم دیا۔ اے

ایمان والو! تم بھی میرے حکم پر اپنے رسُول اور میرے ہمہ صفت موصوف

محبوب نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر سُنّت اللہ کے مطابق درُود شریف

بھیجا کرو۔ "تفسیر فتح العزیز"

☆ مسئلہ :- حضورِ انور "صلی اللہ علیہ وسلم" بنی آدم کے بہترین قرون قرناً بعد قرنٍ سے بہترین قبائل اور بہترین خاندان برگزیدہ برگزیدگان اباً عن جدٍ ہیں۔ خاتم المحققین حافظ ذی شان علامہ جلال الدین السیوطی ، شافعی علیہ الرحمۃ نے بیس[۲] سال کی عرق ریزی اور محنتِ شاقہ سے کتبِ تفاسیر ، شروح احادیث آثار واخبار سے تتبع کرکے " انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب " تصنیف کی جس میں انھوں نے ایک ہزار خصائص نبوی کا ذکر کیا۔ " جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزآء عن سائر الامۃ وجمیع اھل السنۃ والجماعۃ " ؎

لِکُلِّ مَقَامٍ مَقَالٌ ، لِکُلِّ مَقَالٍ رِجَالٌ نَسْئَلُ اللہَ تَعَالٰی حُسْنَ الْمَآلِ

خصائص چار قسم میں منقسم ہیں۔ ۱۔ واجبات مثلاً نمازِ تہجد ۲۔ محرمات ۳۔ مباحات ، ۴۔ فضائل و کمالات ، " جو سابقہ انبیاء و رُسُل میں مشترک ہیں " ان کے علاوہ جو حضور فائض النور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ذات سے ہی مختص ہیں۔ اس دریوزہ گر علماء نے بمطابق عددِ میم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چالیس[۳] خصائص پر اکتفا کیا ؎

" کُجا حدیث و صفت را ہنوز آغاز ے بینم "

نہ حُسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں زتشنہ مستسقی میرد و دریا ہمچناں باقی

○ خلاصہِ کائنات :- خصوصیّت اسمِ ذاتی "محمد" ، "احمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وجہ تسمیہ :- اسماءِ گرامی انبیاء علیہم السلام ، حضرت آدم گندم گوں ، نوح نوحہ ، ابراہیم عبداللہ ، اسمٰعیل سمیع اللہ اسحاق ضاحک ، یعقوب پیچھے آنے والا ، موسیٰ پانی سے نکالا ہُوا ، عیسیٰ سُرخ و سفید چہرہ کی بنا پر موسوم ہوئے

---

[۱] ابو البشر آدم علیہ السلام کو ملائکہ نے اللہ عزّ اسمہٗ کے حکم سے سجدہ کیا اور اس میں خود شریک نہیں ہُوا۔ لیکن سیدُ البشر " صلی اللہ علیہ وسلم " پر درُود شریف بھیجنے کا حکم دیا تو اللہ جلّ شانہٗ درُود شریف بھیجنے میں بذاتہٖ شامل ہُوا۔ یہ کتنی بڑی فضیلت ہے اور کتنا بڑا اعزاز ہے۔ مُرشد حقیقی کا یہ مقام ہے اور کوئی مخلوق اس سے خارج نہیں ہے۔



○ اپنے محبوب پاک کو نام نامی اسمِ گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے موسوم کرنے کی وجہ تسمیہ خصوصی ، صفۃً و معنًی عطا فرمائی کہ جس کی حمد و نعت کُل جہان نے سب سے بڑھ کر کی ہو یا وہ ذاتِ اقدس جس کی بار بار تعریف اور ہر بار توصیف کی گئی ہو۔ یہ اسم سامی خزانۃ الٰہیہ کا ذُر مکنُوم اور مُسمّٰی گرامی سِرٌّ مِّن اَسْرَارِ اللہِ ہیں۔ اور اسمِ پاک احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنٰی یہ کہ جس نے کُل جہان کے مجموعہ سے بھی فزوں تر اپنے ربِّ اکبر کی حمد و ثناء ، تسبیح و تقدیس ، تحمید ، تمجید ، تکبیر ، تعظیم اور تہلیل کی ہو۔ " آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری " ؎

تَحِیَّۃُ الصَّمَدِ الْمَوْلٰی وَرَحْمَتُہٗ مَا غَنَّتِ الْوُرْقُ فِیْ اَوْرَاقِ اَغْصَانٖ

عَلَیْکَ یَا عُرْوَۃَ الْوُثْقٰی وَیَا سَنَدِیْ الْاَوْفٰی وَمَنْ مَّدْحُہٗ رَوْحِیْ وَرَیْحَانِیْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَأَتْ قَلْبَہٗ مِنَ الْجَلَالِ وَعَیْنَہٗ مِنَ الْجَمَالِ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ۔

---

[۲] انابت آدم ، استقامتِ نوح ، تفنیثِ شیث ، تدریسِ ادریس ، علمِ ابراہیم ، حلمِ اسمٰعیل ، ضحکِ اسحاق ، حُسنِ یوسف ، لطافتِ شعیب ، لطافتِ الیاس ، انابتِ ایوب ، ذہابِ ذکریا ، شکرِ سلیمان ، اندوہِ یحییٰ ، داوِ داؤد ، دُعائے یونس ، لحنِ موسیٰ زہدِ عیسیٰ " علٰی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام " غرضیکہ جملہ انبیاء کرام کے فرداً فرداً فضائل ، فضائل کثیرہ ، رُسُل عظام کے معجزات باہرہ کے علاوہ انگنت نعوتِ مکابرہ ، محامدِ جمیلہ ، صفاتِ متکاثرہ وجُود باجُود سیّد الموجود المُسمّٰی " صلی اللہ علیہ وسلم " میں ودیعت فرمائے۔ جو اظہر من الشمس واز ہر من الامس ہیں۔ اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ وآلہٖ وصحبہٖ ۔

اُمّی و گویاں بزبان فصیح الف آدم تا میم مسیح "نظامی گنجوی علیہ الرحمۃ القوی"

[۳] پرتوِ انبیاء و رُسُل " صحابہ " کو جذبِ الٰہی سے اپنے خاص رنگِ مُصطفائی سے رنگین فرما کر الفقر فخری کی چادر اوڑھا دی اور اس دُربارِ گوہر بار میں مدنی چاند کے ہالہ میں نوری ستارے بلال حبشی ، سلمان فارسی ، صہیب رومی ، عداس نینوائی ، حبیب طائفی ، عدی یمنی ، ثمامہ نجدی ، عکرمہ ہاشمی ، دحیہ کلبی ، سعد اوسی ، عمارہ خزرجی ، طفیل دوسی ، ضماد ازدی ، ابوسفیان اموی ، ابوذر غفاری ، ابوعامر اشعری ، کرز فہری ، سراقہ مدلجی غرضیکہ کل جگر گوشے مدنی نور پارے عربی شاہ ، عجمی شہزادے باہم شیر و شکر شانہ بشانہ دوزانو بیٹھے ہیں۔ الشیخین الکریمین سیدنا صدیق اکبر ، سیدنا فاروق اعظم ، صاحبین ختنین سیدنا ذوالنورین ، سیدنا حیدر کرار کو خصوصیت ہے۔ ان سب کے قلب ذکر اللہ اور زبانیں درُود شریف سے تر اور لذت گیر " رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضوا عنہ و جماعۃ صحابہ علیہا "

روضۃ الثامنۃ ب ۵

# تبرکاتُ النبی المختار

## صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قرآنِ پاک :- پ ۲ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۲۴۸

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۧ

اُن سے اُن کے نبی نے فرمایا کہ اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزّز موسیٰ، معزّز ہارون کے تبرک کی۔ اُٹھا لائیں گے فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانیاں ہیں اگر ایمان رکھتے ہو۔

○ وہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام پر نازل ہوا۔ اس میں انبیاء کے مساکن اور مکانات کی تصویریں اور آخر میں نبی پاک " صلی اللہ علیہ وسلم " نماز میں بحالتِ قیام ہیں اور انبیاء وصحابہ آپ کے اردگرد کھڑے ہیں۔ مساکن ومکانات، حجرات طیبات کی تصاویر ہیں۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی قمیص اور حضرات موسیٰ وہارون علیہما السلام کے تبرکات، تورات کے الواح کے ٹکڑے، عصا مبارک، کپڑے، نعلین اور عمامہ مبارک اور تھوڑا سا منّ وسلویٰ۔ ان تبرکات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے تسکین رکھی ہے۔ اس تابوت کو آگے رکھ کر دُعا مانگتے تو قبول ہو جاتی۔ " خزائن العرفان فی ترجمۃ القرآن "

تبرکاتِ انبیاء :- المدینۃ المنورہ قدم بقدم بکھرے ہوئے آثارِ نبوی کی آماجگاہ ہے۔

☆ المکۃ المعظمۃ :- صفا اور مروہ دو پہاڑیاں جو کعبۃ اللہ سے متصلاً جانب مشرق کوہِ ابو قبیس کے دامن میں ہیں۔ سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے اکلوتے معصوم بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ سکونت پذیر ہوئیں۔ سنگلاخ زمین، کوہ وبیابان نہ پانی نہ سبزہ نہ کوئی سامانِ خورد ونوش۔ اپنے لختِ جگر کے لیئے پانی کی تلاش میں دوڑیں اُن کے قدوم میمنت کے سبب سے یہ دونوں پہاڑیاں متبرک ہو کر شعائر اللہ بن گئیں۔ پھر ربِ کریم نے اپنی رحمت کی گودی " حطیم " میں سُلا لیا یہ اُن کی آخری آرامگاہ بن گئی۔



☆ قبۂ مقامِ ابراہیم علیہ السلام :- وہ پتھر جس پر ابو الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دو قدموں کے نشان لگے ہوئے ہیں۔ زائرانِ تبرکات کی زیارت سے آنکھوں کا نُور اور دل کا سرور پاتا ہے۔ وہاں سجدے کرتا دُعا مانگتا اور درود شریف پڑھتا ہے۔ اُن کی تعظیم سے قلب کا تقویٰ ملتا ہے۔ شعائر اللہ " تبرکات " کی تعظیم درحقیقت اللہ ربُّ العزت کی تعظیم ہے۔ حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو سارا حج ہی انبیاء کے بکھرے ہوئے تبرکات کا گلدستہ ہے۔ آبِ زمزم، غلاف کعبۃ اللہ، حجرِ اسود، ملتزم وغیرہ ذالک۔

☆ قمیص یُوسف علیہ السلام :- یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وراثۃً بطور تبرک چلی آرہی تھی " بروایت " جبرائیل علیہ السلام نے یُوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں یہ قمیص پہنائی۔ جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے آپ کے گلے میں بطورِ تعویذ پہنا رکھی تھی۔ قرآن پاک کے الفاظ میں اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ عہ جب اُن کے چہرہ پر یہ قمیص ڈالی گئی تو بصارت لوٹ آئی۔ یہ قمیص کی شان ہے جو خاندانِ نبوت کا تبرک ہے۔ جس کی عظمتِ شان اور برکات قرآن وحدیث میں بالوضاحت بیان فرمائی گئی ہیں۔

عہ پ ۱۳ سورۃ یُوسف آیت کریمہ ۹۳ میرا یہ کُرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے مُنہ پر ڈالو۔ اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اس احسن القصص میں قمیص کا کردار واضح اور نمایاں ہے۔ یہاں آنکھوں کا نُور ملا وہاں قمیص یُوسف علیہ السلام کی عزت حُرمت، عفت کی گواہ بنی، پنگوڑا میں چالیس روزہ شیر خوار بچے نے یہ نہیں کہا یُوسف علیہ السلام کو دیکھو کیونکہ اُس کو علم لدنی تھا کہ یُوسف علیہ السلام تو پاک ہیں کہ یہ نفوسِ قدسیہ، اخلاق ذمیمہ، افعال قبیحہ، اعمال رذیلہ سے پاک ہوتے ہیں۔ اور اخلاق شریفہ طاہرہ مقدسہ اُن کے خمیر میں گندھا ہوتا ہے۔ یہاں بچے نے قمیص کی بات کی

☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کسروانیہ یا طیالسی جُبّہ شریف نکالا اور فرمایا یہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا۔ میں نے مانگ کر لے لیا۔ ہم اس جُبّہ مبارک کے کچھ حصہ کو بھگو کر نچوڑتے تو لاعلاج بیماروں کو اُس کا غسالہ پلاتے تو اُس کی برکت سے رب کریم شفا عطا فرما دیتا۔ ایسا ہی جُبّہ سیدہ اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھی بطورِ تبرک موجود رہا۔ "صحیح مسلم شریف"

☆ سیدہ فاطمہ بنت اسد، والدۂ ماجدہ سیدنا علی مرتضٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قمیض بطورِ کفن نبی کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " نے عطا فرمائی وُہ اس قمیص "تبرک" سے جنّت کی حُور عین بن گئیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لحد میں لیٹنے سے قبر عظمت کا نشان بن گئی۔

☆ تبرکات اخیار:۔ حضرت ابوالحسن علی بن سعید خرقانی علیہ الرحمۃ نے "خرقہ" سلطان محمود کو عطا فرمایا جس کی برکت سے کفرستان ہند میں سومنات کا بُت کدہ فتح ہُوا اور اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ اور ہزار ہا بُت پرست، خدا پرست بن گئے۔

☆ انگشتری مبارک:۔ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے دستِ مبارک میں عمر بھر رہی جس پر محمد رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کندہ تھا۔ اس سے شاہانِ عجم کے خطوط پر مُہر لگایا کرتے۔ پھر یہ خلیفۂ اوّل، پھر خلیفۂ ثانی پھر خلیفۂ ثالث کے پاس رہی۔ اور یہ انگشتری بیر اریس میں گر کر گم ہو گئی تو اُمورِ سلطنت و خلافت میں فتور آ گیا۔ "بدرُ الانوار فی آدابِ الآثار"

☆ مُشک مبارک:۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مُشک تھا وصیت کی کہ اسے میرے کفن اور جسم پر مَل دینا کہ یہ رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کا بچا ہُوا مُشک میں نے بطورِ تبرک سنبھال کر رکھا ہُوا تھا۔ "کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب"

~ تنظیم آثار سے صاحب آثار صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوتی ہے اور محبت و ادب میں پختگی ہے۔

بقیہ حاشیہ

یوسف علیہ السلام کی گواہی دی اور وُہ بھی قمیص ہی تھی۔ جسے بیٹے خُون آلودہ کر کے باپ کے سامنے لائے کہ اُن کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ یہاں اس قمیص نے باپ پر بھائیوں کا مکر کھولا۔ وہاں قمیص نے عورت کا مکر کھولا اِنّ کَیدَکُنَّ عظیم۔ عورتوں کے مکر بہت بڑے ہیں۔ اور کہیں یہ قمیص عذاب قبر سے نجات کا سبب بنی اور کہیں وُہ [illegible]



☆ ناخن مبارک:۔ حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات قمیص مبارک پہنا کر چادر مبارک میں لپیٹ کر مجھے دفن کرنا اور ناخن مبارک اور موئے مبارک میری آنکھوں اور منہ پر رکھ کر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔

☆ نعلین مبارک:۔ محدث فی الصحابہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہ کے پاس نعلین شریف تھے۔ انھوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میرے وصال کے بعد لحد میں میرے سینہ پر رکھ دینا اور ایسا ہی کیا گیا۔ تو صاحب النعلین ہونے کا مرتبہ پا گئے۔

☆ جُبّہ مبارک:۔ غوث الاولیاء الکرام شہنشاہِ ولایت بغداد نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک جُبّہ بھیجا۔ جو کہ نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا ہُوا شاہ سکندر کیتھلی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ سے آپ کے پاس پہنچا۔ آپ اُسے سر پر رکھ کر اور کبھی اوڑھ کر دُعائیں فرمایا کرتے۔ یہ طریقہ مروجہ سلف صالحین سے چلا آ رہا ہے۔

☆ قبا مبارک:۔ امام ربانی قیوم زمانی الشیخ احمد نقشبندی قدس سرہ العالی نے اپنی ایک قبا شریف ملا عبدالغفور سمرقندی علیہ الرحمۃ کو بطور تبرک عطا فرمائی اور لکھا کہ یہ قبا کئی دفعہ پہنی گئی ہے آپ اُسے کبھی کبھی باوضو پہنا کریں اور ادب ملحوظ رکھیں اس سے جمعیتِ قلبی اور تسکین حاصل ہو گی اور بے شمار فوائد دینی اور فضائل دنیوی کی توقع ہے۔ "مکتوبات قدسی آیات"

☆ رداءِ مبارک:۔ بعض واقعات شاہد ہیں کہ خود حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے یہ تبرک غلاموں کو عطا فرمائے۔ تو انھوں نے بطور تبرک قبر میں ساتھ لے جانے کو ترجیح دی۔

☆ عباءِ مبارک:۔ حضرت کعب ابن زُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارِ رسالت کی حاضری میں "قصیدہ بانت سُعاد" پیش کرنے پر ایمان بھی ملا اور تبرک کا "چادر" بھی پائی۔

☆ چادر مبارک:۔ علامہ بوصیری صاحب القصیدۃ البردۃ علیہ الرحمۃ کو عالم رویا میں چادر عطا ہوئی جس سے شفا بھی پائی۔ یہ چادر شاہان خلفاءِ عباسیہ نے اُن کے خاندان سے حاصل کر لی اور خاص تقریبات میں اپنے سروں پر رکھتے اور برکت حاصل کرتے۔

☆ جُبّہ مبارک:۔ خواجہ اویس قرنی سُہیل یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جُبّہ مبارک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانہ میں عطا فرمایا۔

☆ **موئے مبارک**:- شاہ ولی اللہ کے والد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو خواب (دُرالثمین فی مبشرات النبی الامین)
میں موئے مبارک بطور تبرک عطا فرمائے۔ بیدار ہوتے پر ان کے ہاتھ میں محفوظ تھے۔ فرماتے ہیں
جب موئے مبارک کو دھوپ میں لایا جاتا تو غیب سے ایک سفید بادل کا ٹکڑا آ کر سایہ کر دیتا
اور زائرین کی زبانوں پر خود بخود درود شریف جاری ہو جاتا۔ آج تک اُن کے خاندان میں یہ
تبرک محفوظ ہے۔ جس کی زیارت سے قلب کو سرور اور روح کو راحت ملتی ہے۔

☆ تبرکات کی زیارت کرنا اور اُس سے شفا چاہنا اور اُس کے ذریعہ رب کریم سے دعا مانگنا
عذاب قبر، آخرت سے نجات چاہنا اور چومنا۔ درود شریف پڑھ کر آنکھوں سے لگا کر برکتیں
حاصل کرنا مستحب ہے۔ جو تمسک بالکتب والسنۃ سے ثابت ہے۔ تبرکات کا اثر علیٰ تب
ہوتا ہے جب محل بھی اثر پذیر ہو جس کی اساس ایمان ہے۔ محبت اور ادب سے مزید رنگینی
کا ظہور ہوتا ہے۔ حضور صاحب الآثار صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش نعلین شریف کو سر پر رکھ کر دعا مانگنا
رب کریم کو پسند اور تبرکات کا انکار قلبی انتشار اور گمراہی کا سبب ہے۔

○ **تبرکات کے انوار جزئیات**:- پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۲۵ قال عزّ اسمہٗ

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ | کہ میرا گھر خوب صاف ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجود والوں کے لیے۔

جب سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما السلام تعمیر بیت اللہ کر چکے تو حکم ہوا میرے گھر کو صاف

---

علہ آثار مبارکہ درود شریف کا محل نزول ہیں۔ درود شریف پڑھنے والوں کو صادق الوعد نے اجر کا وعدہ "خلف وعد"
محال اور ممتنع کے باوجود "قسموں کی توثیق سے فرمایا "حدیث قدسی"۔ فَيَقُوْلُ يَا مَلٰئِكَتِيْ هٰذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِيْ اَكْثَرَ
الصَّلٰوةَ عَلٰى حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَجُوْدِيْ وَمَجْدِيْ وَارْتِفَاعِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ صَلّٰى بِهٖ قَصْرًا
فِي الْجَنَّةِ وَلَيَاْتِيَنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَنُوْرُ وَجْهِهٖ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَفُّهٗ فِيْ كَفِّ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ترجمہ فرمایا اے فرشتو! یہ میرا بندہ کثرت سے میرے حبیب پر درود شریف پڑھتا ہے۔ مجھے
اپنی عزت، جلال، سخا، بزرگی اور عظمت کی قسم! میں اسے ایک ایک حرف کے بدلے جنت میں محل دوں
گا۔ روزِ قیامت لواء الحمد کا سایہ۔ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا اور اس کا ہاتھ میرے
حبیب کے ہاتھ میں ہوگا۔" سبحان اللہ "درود شریف کے انعامات تبرکات وعنایات بے غایات ہیں اور صاحب
درود شریف کے والد و والدہ کی قسم، شہر، کلام، عمر شریف کی قسم، قرآن مجید، فرقان حمید شاہد عادل ہے" کا تھم



ستھرا رکھو تو آپ جھاڑو سے صفائی کرنے لگے تو بادِ صبا نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا۔ اے
اللہ کے پیارے خلیل علیہ السلام! یہ خدمت میں سرانجام دیتی ہوں تو بادِ صبا نے خس و خاشاک، کنکر و ذرات (تبرکات کعبہ معظمہ)
یکجا کئے تو حکم ہوا۔ اس کو تمام روئے زمین میں پھیلا دے تو جہاں جہاں یہ بیت اللہ کے ذرات
گریں گے تو وہاں وہاں مسجدیں بنیں گی۔ یہ کعبۃ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ کعبۃ اللہ کے ذرات کا یہ عالم
ہے تو کعبہ کے کعبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کی نگاہ کے انوار کی کیا شان ہوگی۔ جہاں
پڑ گئی، صحابی، ولی، مومن بنا دیا۔ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کے انوار اور آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی بیٹے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے منور ستاروں کی مانند ہیں۔

| | |
|---|---|
| از فروغ تست روشن دین و دنیا ہر دو جا | پر تو بادا از خدا صلوٰۃ اے بدر الدجیٰ |
| از بہار لطف تو سرسبز باغ کائنات | وز نسیم فیض تو شاداب تر روضِ الصفا |

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ
وَجَمَالِهٖ وَجَلَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَهُوَ الرَّفِيْقُ، الْمُوَفِّقُ
بِالتَّحْقِيْقِ الْاِبْتِدَاءُ مِنَ اللّٰهِ وَالْاِخْتِتَامُ اِلَى اللّٰهِ وَاِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى (سورۃ العلق) وَرَضِيْتُ بِاللّٰهِ
رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ
وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا غَفَّارُ يَا اَللّٰهُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ط

"۳۶۵۴"

کتبہ
محمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

فاضل جلیل عالم نبیل محب المصطفیٰ ابو الرضا مولانا حافظ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ
"حنفی نقشبندی مجددی قادری"

---

اختتام پذیر: جمعۃ المبارک ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۱۳ ہجری القدسیہ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۹۲ء
مرکز البلد لاہور پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# صلوٰۃ وسلام بحضور سیدُ الانام

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَآلِکَ وَسَلَّمَ

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ۔ نوشۂ بزمِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسراء پہ دُولہا پہ دائم درُود ۔ نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی ۔ اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں ۔ اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان ۔ کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
پارہ ہائے صُحُف غنچہ ہائے قدس ۔ اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
یعنی اَفضَلُ البَشَر بَعدَ الرُّسُل ۔ ثانیَ اثْنَیْنِ ہجرت پہ لاکھوں سلام
وُہ عمر جن کے اعدا پہ شیدا سقر ۔ اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
یعنی عُثمان صاحبِ قمیصُ الہُدیٰ ۔ حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام
مرتضےٰ شیرِ حق اَشجَعُ الاشجعین ۔ ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
بے عتاب وعذاب حساب وکتاب ۔ تا ابد اہلِ سُنّت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضا ۔ مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

## بزبانِ اُردو

یا نبی سلامُ علیک ۔ یا رسول سلام علیک ۔ یا حبیب سلامُ علیک ۔ صلوٰۃُ اللہ علیک
مصطفےٰ خیرالورٰی ہو ۔ سرورِ ہر دوسرا ہو ۔ اپنے اچھوں کا تصدق ۔ ہم بدوں کو بھی عطا ہو
کنزِ مکتوم ازل میں ۔ دُرِّ مکنونِ خدا ہو ۔ سب سے اوّل سب سے آخر ۔ ابتداء ہو انتہا ہو

---

فرشتوں کی سلامیاں درُود وسلام کی لوریاں اور اُن کے نغمات کی گونج تا ہنوز فضا میں سُنی جاتی ہے۔ ماشاء اللہ
فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج گاتی تھی ۔ جنابِ آمنہ سُنتی تھیں یہ آواز آتی تھی ۔ رضی اللہ عنہا
مرتب تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار



سب بشارت کی اذاں تھے ۔ تم اذاں کا مُدّعا ہو ۔ سب تمہاری ہی خبر تھے ۔ تم مؤخر مبتدا ہو
سب مکاں تم لامکاں میں ۔ شہ ہو تم جانِ صفا ہو ۔ سب تمہارے دَر کے رستے ۔ اِک تم راہِ ہُدیٰ ہو
وُہ گلِ روضے کا چمکا ۔ سر جھکا و مجھکلا ہو ۔ وُہ درِ اقدس پہ آئے ۔ جھولیاں پھیلا کے شاہ ہو
یا نبی سلامُ علیک ۔ یا صدیق سلامُ علیک ۔ یا فاروق سلامُ علیک ۔ صلوٰۃُ اللہ علیک

## بزبانِ پنجابی

یا ربّ العٰلمین ۔ سر کردے سب واسینہ ۔ سب نوں دکھا مدینہ ۔ رحمتاں دا اوہ خزینہ
پھر روضے کول سب کھلوکے ۔ اوہاں دست بستہ جھکے ۔ سب کرنا عرضاں رو کے ۔ منہ اشکاں تھیں دھوکے
مینے اُٹھ کے صبح سویرے ۔ جالیاں چُمیے لیتے ڈیرے ۔ پڑھتے چار چو پھیرے ۔ پردے رکھ اوہ میرے
دُکھ بھر کاواں کا صدقہ ۔ کربلا والوں کا صدقہ ۔ بھیک دو لعلوں کا صدقہ ۔ نازے پالوں کا صدقہ
چھوڑ کر دامن تمہارا ۔ اوہیں کس کا سہارا ۔ کس کے در پہ ہو گزارا ۔ کون ہے داتا ہمارا
آپ سُلطانِ مدینہ ۔ مَہبطِ وحیِ السکینہ ۔ مشک سے بہتر پسینہ ۔ نور سے معمور سینہ
یا نبی سلامُ علیک ۔ یا رسول سلامُ علیک ۔ یا حبیب سلامُ علیک ۔ صلوٰۃُ اللہ علیک

## بزبانِ فارسی

زمن بری بمدینہ صبا سلامُ علیک ۔ بگو بگو چنانچہ برُی زاہلِ وفا سلامُ علیک
رساں رساں بدرِ روضۂ رسولِ کریم ۔ اُمیدِ تضرّع زمابے نوا سلامُ علیک
بروزِ چین توقّع گُناہگاراں را ۔ نہ رد کنی بپذیری شہا سلامُ علیک
روزِ حشر اسیرانِ معصیت گویند ۔ ترا کہ شافعِ روزِ جزا سلامُ علیک
زخستہ عاجز و مسکین وناتوان جامی ۔ رساں بحضرتِ اوائے خدا سلامُ علیک

دست بستہ ہیں کھڑے حاضر غلام ۔ پیش کرتے ہیں غلامانہ سلام
اَلسَّلام اے سبز گنبد کے مکین ۔ اَلسَّلام اے رحمۃ للعٰلمین

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

"از حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی" ۔ "بزبانِ عربی سلام صفحہ ۲۷۵ پر ملاحظہ ہو"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## نعتیہ درود شریف "منظوم"

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمدٍ　صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدٍ

عطر و گلاب سے منہ کو دھو　حبِّ نبی کی دل میں ہو　ہر دم زباں سے یہ کہو　صلِّ علیٰ محمدٍ

صلِّ علیٰ کریمنا صلِّ علیٰ محمدٍ　صلِّ علیٰ رحیمنا صلِّ علیٰ محمدٍ

شکرِ خدا یا محمدی　ہم کو بنایا اُمتی　کس کو ملا یہ مرتبہ　صلِّ علیٰ محمدٍ

صلِّ علیٰ حبیبنا صلِّ علیٰ محمدٍ　صلِّ علیٰ محبوبنا صلِّ علیٰ محمدٍ

اولیاء انبیاء سب تمام　پڑھتے درود اور سلام　ہے یہی خود خدا کا کام　صلِّ علیٰ محمدٍ

صلِّ علیٰ رؤفنا صلِّ علیٰ محمدٍ　صلِّ علیٰ رحیمنا صلِّ علیٰ محمدٍ

کس کی مجال جو دم بھرے　صفتِ رسول کی کرے　جس پر خدا خود پڑھے　صلِّ علیٰ محمدٍ

صلِّ علیٰ نورنا صلِّ علیٰ محمدٍ　صلِّ علیٰ منیرنا صلِّ علیٰ محمدٍ

دم بدم پڑھو درود　حضرت بھی ہیں یہاں موجود　یعنی محمد مصطفےٰ　صلِّ علیٰ محمدٍ

صلِّ علیٰ رسولنا صلِّ علیٰ محمدٍ　صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدٍ

پیارا ہے نام مصطفےٰ　ہر رنج و غم کی ہے دوا　جنت کے در پہ ہے لکھا　صلِّ علیٰ محمدٍ

صلِّ علیٰ اوّلنا صلِّ علیٰ محمدٍ　صلِّ علیٰ آخرنا صلِّ علیٰ محمدٍ

عرش بریں [illegible] کر　نعلین پاک کو چوم کر　پڑھنے لگا یوں جھوم کر　صلِّ علیٰ محمدٍ

صلِّ علیٰ ظاہرنا صلِّ علیٰ محمدٍ　صلِّ علیٰ باطننا صلِّ علیٰ محمدٍ

در پہ جو تیرے آئے گا　جھولیاں بھر جائے گا　جود و سخا ہے تیرا عام　صلِّ علیٰ محمدٍ

صلِّ علیٰ بشیرنا صلِّ علیٰ محمدٍ　صلِّ علیٰ نذیرنا صلِّ علیٰ محمدٍ

تیری ادا ادائے حق　تیری رضا رضائے حق　وحیِ خدا ہے تیرا کلام　صلِّ علیٰ محمدٍ

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمدٍ　صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدٍ

اے بارگاہِ اکبری　یہی ہے دعا آخری　جب مری لب پہ ہو یہی　صلِّ علیٰ محمدٍ



## زائرِ حرم سے ایک سُوال

"از حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی"
مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ

بتاؤ مجھ کو بھی طیبہ میں تم، کیا کیا دیکھ کر آئے
باادب، دو زانو منتظر تھے کتنے لوگ، کتنے خوش نظر آئے
مدینہ سے بچھڑنے کا، دیکھا غم، کتنے چہروں پر
سلامی کو گئے جو لوگ، اُن میں کتنے باحالِ دگر آئے
گئے تھے کیا احرام باندھ کر تم میقات سے بیتُ المکرّم میں
سُناؤ کچھ وہاں کی کس حال میں چھوڑ کر دیوار و در آئے
حجرِ اسود کا بوسہ لیا تم نے، اور آنکھوں سے لگایا بھی
کیا آبِ زمزم کے چشمۂ صفا سے پیا قلب و نظر سے تر آئے
کسی بچھڑے ہوئے ساتھی کی بابت بھی آپ نے کچھ، فرمایا
جن کی یاد سے آنکھوں میں کچھ، آنسو بھی بھر آئے
امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچے، کیا درِ اقدس پر میری بھی سلامی دی
جو ہجراں میں پڑے ہیں سُلگتے اُن کے لئے بھی، کچھ خبر لائے
جنت البقیع پہنچے، جنت القباء، جنت المعلّٰی
شہیدانِ وفا کی تربتوں کو کیا ادب سے چوم کر آئے
گرائے تم نے موتی حافظ چشمِ پُرنم سے کہاں اور کب
جبیں پر خاکِ پاک مدینہ کی کیا مَل کر گھر آئے
مزارِ عثمان ذوالنورین، دربارِ حلیمہ فاطمہ، حسن و ابراہیم "رضی اللہ عنہم"
کیا چڑھا کر تم وہاں، اپنی عقیدت کے گہر آئے
کیا ہے تم نے یہ سب کچھ تو پھر تجھ کو مبارک ہو
محبت کے آنسو اب اشتیاق سے میرے بھی بھر آئے
نظرِ حافظ نہ چھلک، ربِ کریم پر رکھ نظر
کیا عجب ابھی ترے لئے پیغام مدینہ سے پھر آئے

# تحفۃ الصلوٰۃ

"از قلم خورشید عالم سدیدی"

جب بھی کسی نے پیش کیا تحفۃ الصلوٰۃ
مقبولِ بارگاہ ہُوا تحفۃ الصلوٰۃ

جس سے چھٹیں قلوب کی تاریکیاں تمام
ایسا ہے مہر جلوہ نُما تحفۃ الصلوٰۃ

یارب نصیب ہو اُسے اُلفت حضور کی
دل کے لہو سے جس نے لکھا تحفۃ الصلوٰۃ

شامل ہیں قسم قسم کے اس میں درود پاک
بیشک ہے بابِ شک دُعا تحفۃ الصلوٰۃ

دوزخ کی آگ اس پہ ہُوئی یک بیک حرام
جس نے خلوصِ دل سے پڑھا تحفۃ الصلوٰۃ

سرکارِ دو جہاں کی زیارت کے واسطے
اللہ کی ہے ایک عطا تحفۃ الصلوٰۃ

ملتی ہے اس سے دل کے گلستاں کو تازگی
فردوس کی ہے آب و ہوا تحفۃ الصلوٰۃ

رکھ اس کا وِرد لمحہ بہ لمحہ وضو کے ساتھ
ہر ایک درد کی ہے دوا تحفۃ الصلوٰۃ

چھٹ جائیں گے اندھیرے سبھی اس کے ورد سے
انوار کی ہے ایک رِدا تحفۃ الصلوٰۃ

وہ شخص ہوگا دُنیا و عُقبےٰ میں کامران
پڑھے گا جو بنامِ خُدا تحفۃ الصلوٰۃ

یارب عنایتیں ہوں عنایت پہ بے شمار
چھپوا کے جس نے شائع کیا تحفۃ الصلوٰۃ

اے مومنو پڑھو کہ یہ سُنّت خُدا کی ہے
پڑھتا ہے روز خود بھی خُدا تحفۃ الصلوٰۃ

آنکھوں کا نور بھی ہے جگر کا قرار بھی
ایمان کی بھی ہے یہ ضیاء تحفۃ الصلوٰۃ

کرتا ہے آدمی کو خُدا سے قریب تر
یہ ہدیۂ سلام و دُعا تحفۃ الصلوٰۃ

اس کی فضیلتوں کا کنارہ نہیں کوئی
ہے ردِّ ابتلاء و بلا تحفۃ الصلوٰۃ

بخشش نے اُس کی راہ میں غنچے بچھا دیئے
جو اپنے ساتھ لے کے گیا تحفۃ الصلوٰۃ

پروردگار سب کی مشقت قبول کر
جن جن کی کوششوں سے چھپا تحفۃ الصلوٰۃ

شُکرِ خُدا و نازشِ کونین و انبیاء
خُوش وقت میں ہے لکھا گیا تحفۃ الصلوٰۃ

۱۴۱۲ھ

مخمورؔ لفظ لفظ ہے اس کا بہشت گوش
مومن کی رُوح کی ہے غذا تحفۃ الصلوٰۃ

"مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ"





بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد ﷺ — حامد ﷺ — محمود ﷺ — قاسم ﷺ — عاقب ﷺ — فاتح ﷺ

خاتم ﷺ — حاشر ﷺ — ماح ﷺ — سراج ﷺ — داع ﷺ — مدعو ﷺ

منیر ﷺ — بشیر ﷺ — نذیر ﷺ — ہاد ﷺ

مہد ﷺ — رسول ﷺ — محمد ﷺ — نبی ﷺ — طٰہٰ ﷺ

یٰس ﷺ — مزمل ﷺ — مدثر ﷺ — شفیع ﷺ

نعمۃ اللہ ﷺ — ذکر اللہ ﷺ — حبیب اللہ ﷺ — مصطفٰی ﷺ

مرتضٰی ﷺ — مجتبٰی ﷺ — ناصر ﷺ — منصور ﷺ

نور ﷺ — شہید ﷺ — شاہد ﷺ — مشہود ﷺ — مطاع ﷺ — مطیع ﷺ

مجیب ﷺ — علیم ﷺ — حکیم ﷺ — مذکر ﷺ — امین ﷺ — صادق ﷺ

[illegible] ﷺ — [illegible] ﷺ — مہیمن ﷺ — بر ﷺ — ولی ﷺ — [illegible] ﷺ

مفتاح الجنۃ ﷺ — امی ﷺ — کریم ﷺ — متین ﷺ — عزیز ﷺ — رؤف ﷺ

رحیم ﷺ — کریم ﷺ — ہدٰی ﷺ — صدق ﷺ — مبشر ﷺ — نبی الرحمۃ ﷺ

خاتم الانبیاء ﷺ — طیب ﷺ — طاہر ﷺ — مطہر ﷺ — قوی ﷺ — شاف ﷺ

کاف ﷺ — مصدق ﷺ — مصباح ﷺ — حق ﷺ — مبین ﷺ — اول ﷺ

آخر ﷺ — ظاہر ﷺ — باطن ﷺ — آمر ﷺ — ناہ ﷺ — حفی ﷺ

مختار ﷺ — محی ﷺ — شکور ﷺ — مکین ﷺ — ہدیۃ اللہ ﷺ — صراط اللہ ﷺ

عبد اللہ ﷺ — شہیر ﷺ — کفیل ﷺ — وکیل ﷺ — سید ﷺ — معلوم ﷺ

نبی التوبۃ ﷺ — قریب ﷺ — رحمۃ ﷺ — مومن ﷺ — کامل ﷺ — اکلیل ﷺ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ